یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی غمخوار بدیشی کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی اتفاق کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) خط و کتابت وغیرہ جلد واپس ہوگی۔
(۳) مضامین مراسلہ نہ چھپنے صورت میں واپس ہو سکتے اور نہ چھپنے والے مضامین محصول ڈاک واپس ہو سکیں گے۔

اخبار اہلحدیث

نمبر (۱۱) جلد (۱۲)

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپیہ
روسا و دیگر گورنمنٹ افسران سے ۸ روپیہ
عام خریداران سے ۶ روپیہ
مشنشاہی ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ یا چھ
۸ شاہی ۵ شلنگ

آمد و اشتہارات

۱۔ اشتہار سنہ ۱۰ سطر تک طبع ہو سکتا ہے
۲۔ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (اصولی فاضل) مالک و منیجر اخبار امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر مورخہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۶ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

رشتی نمبر پر ریویو

نمبر ۱

(۱) اور کے آریہ اخبار کا رشی نمبر (جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں) ہمارے ہاتھ آیا ہے (۲) ہر کتاب سے نکلا جس کی بابت ہم نے پہلے سے یہ کاش کو کا سچائی پر مبارک کہتے ہیں (۳) بھی نہیں بہت سے مضامین ہیں جن سب تعریف سوائی دیانند کی مدح کے گیت ہیں مگر سوائے سوال کے مضمون جنگ بے جس میں سوامی دیانند کی حیثیت ایک مجرم کے دکھائی گئی ہے۔ (۴) مضمون ہوتے اگر مضمون نگار کو اس مضمون کو نہ چھپنے دیتے۔ مگر افسوس ہے کہ اتنا مضمون بار بار چھپا کہ ہر مضمون نگار (آریہ کل) کے مد نظر اس مضمون کی حیثیت و مضمون کی نوعیت کو نہیں

سمجھے اور بغیر سوچے سمجھے جو کچھ دل میں آیا لکھتے چلے گئے۔

ناظرین کو یہ امر بخوبی یاد ہوگا اور یاد رہنا چاہیئے آریہ سماج کا دعوے ہے کہ جملہ علوم کا خزانہ وید ہیں اسی کی فرع ہے کہ ویدی مسئلہ مستند بالذات (دلیل) ہیں باقی کتب و یدوں کی مسئلہ سے مستند بالغیر ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں۔ اس دعوے کو غور سے دیکھا جائے تو بہت ہی تاویل قلد ہے کیونکہ الہامی اور غیر الہامی میں یہی فرق ہے کہ الہامی کلام مستند بالذات ہے اور غیر الہامی مستند بالغیر۔ مسلمان بھی اس بات کے قائل ہیں کہ علماء کا قول کسی آیت یا حدیث سے دلیل ہے تو دلیل میں پیش ہو سکتا ہے ورنہ محض قول حجت نہیں۔

الجملہ کہ اس اصول میں دونوں (مسلمان اور آریہ) متفق ہیں۔ اس مسلمہ اصول کے مطابق آریہ مضمون نگاروں کا فرض ہونا چاہیئے کہ جب کبھی اپنے مذہب کا مقابلہ کسی دوسرے مذہب سے کریں تو اپنے مذہب کی اس کتاب سے اپنے دعوے کو ثابت کریں جس کو وہ مستند بالذات کہتے ہیں نہ کہ ایسی کتاب سے جو خود کسی دوسری دلیل کی محتاج ہو۔ آریہ مضمون نگار اس اصولی غلطی کو نہیں سمجھتے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں

اس مضمون میں راقم مضمون شروع سے ویدک دھرم کا دوسرے مذاہب (عیسائیت اور اسلام) سے مقابلہ کرتا ہے چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"رشی دیانند اور اس کے دیگر چیلے نے بھی پیغمبروں کے درمیان تو فرق ہے۔ مگر جہاں دیگر پیغمبر اور بزرگوں کے اپدیش جیون کے متعلق ہیں وہاں رشی دیانند سے ہمارے ہیں۔ کہتے ہیں اور رشی دیانند نے ایک ایسے دھرم کا پرچار کیا۔ جو انسانی جیون کے متعلق ایک مکمل پروگرام پیش کرتا ہے۔ اگر ایک آدمی عیسائی ہے تو

اس کے وہم کا تعلق نا تو صرف ایت وار اور گرجے کے ساتھ ہے۔ اور یا جن کے بہت ضروری کاریگریوں میں اس کی رہنمائی لازم ہے۔ اگر ایک عیسائی نوجوان کالج میں فلاسفی اور ریاضی پڑھتا ہے۔ تو اس کا مذہب اس کو فلسفہ اور ریاضی کے مسئلوں کے متعلق کچھ نہیں بتلاتا کیونکہ انجیل مقدس میں فلسفہ یا سائنس کا ذکر تک نہیں۔ اس کو کیا کہا جائے۔ کیسے سکان میں رہنا چاہئے۔ اپنے ملک [illegible] کے دشمنوں کے ساتھ کیسے [illegible] ان معاملوں میں بھی اس کا مذہب خاموش ہے۔ اس کے دیش میں راجیہ پرکار کیسا ہونا چاہئے۔ اس معاملہ میں تو انجیل مقدس سے رہنمائی کی تلاش کرنا بالکل بے سود ہے کیونکہ یہ باتیں تو کبھی حضرت مسیح کے خواب وخیال میں بھی نہ تھیں۔ (پرکاش رشی نمبر ۷ کا تک صفحہ ۷ کالم ۱)

الحدیث :- اس قیاس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مضمون نگار کے خیال میں عیسائی مذہب جنگی اور ملکی انتظام ہے یعنی مذہب حق کا فرض ہے کہ اپنے تابعداروں کو جنگی فوجداری اور ملکی انتظام کے طریق بھی سکھائے صرف یہی نہ کہ نمازیوں پڑھو اور سنیچر یوں کرو روزہ یوں رکھو بلکہ اسکے علاوہ تمام انسانی ضرورتوں کے متعلق تعلیم دینا بھی مذہب کا فرض ہے بہت خوب بیچارے مضمون نگار نے اس فرض کو کہاں تک ادا کیا ہے اور کسکے لئے الفاظ میں ہم دکھاتے ہیں کہ وہ اپنے اس اصول کو کہاں تک سمجھا ہے چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"مذہب اسلام کی بھی یہی حالت ہے۔ بجائے مذہب پڑھنے کے سنسار کو پرماتما کا جگت کیسے جا سکتا ہے۔ وہ نہیں بتلا سکتا کہ پرماتما کا راج کیسا ہوسکتا ہے۔ جو چند ریاں کے سردار کو اتنا تھوڑا سمجھا ہے کہ شق القمر کے معجزے کا فخریہ کرتا ہے۔ جو اس پرتھوی کو ہی سنسار میں سب سے بڑا سمجھا ہوا ہے۔ جو اس کے [illegible]

اس پر بھی گردش کرتا ہے۔ (غش)

الحدیث :- کون کہہ سکتا ہے کہ مضمون نگار [illegible] رکھتا ہے بیمار توجہ آدمی [illegible] یہ تھا جنگی اور ملکی انتظام سکھانا مذہب کی علامت ہے ہی بنا پر عیسائی مذہب کو نام نگار نے فیل کر دیا تھا مگر جب اسلام کا ذکر کیا تو اس معیار کے لحاظ سے مقابلہ نہیں کیا بلکہ اس کو چھوڑ کر معجزہ شق القمر کو لے بیٹھے۔ ہم نہیں کہتے کہ معجزہ شق القمر قرآن مجید میں نہیں ہے۔ نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ کوئی مخالف اسپر اعتراض کرنے کا حق نہیں رکھتا بلکہ یہ کہتے ہیں کہ جس معیار سے نامنگار نے مذہب کی جانچ شروع کی تھی جس کی وجہ سے اوسنے عیسائی مذہب کو فیل کیا تھا اوسی معیار کو لیکر اسلام کی جانچ کرتے تو ہمیں گلہ گذاری کا موقع نہ ہوتا صورت موجودہ میں تو ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں ؎

تو آشنائے حقیقت نمی خطا بینی است

اچھا اس بے اصولی کو بھی جانے دیجئے ہم یہ بھی ثابت کر سکتے ہیں مگر اس کے بعد دو سرے بے اصولی کو کون صاف کرے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نامنگار مسٹر اڈیٹر صاحب پرکاش کے اپنے اصول مذہب سے یا تو واقف نہیں یا دانستہ ناواقف بنتے ہیں یا اپنے ناظرین کو ناواقف جانتے ہیں۔ چنانچہ انکے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

"کنفیوژن کال کے واحد رشی اور پیشوائے دیں بھگوان دیانند کی تصانیف میں ان سب کی جھلک موجود ہے اگر ان تمام علوم کا خیال کیا جاوے۔ جن کا ذکر دیانند رشی کی تصانیف میں جگہ جگہ مسلسل طور پر موجود ہے تو آج ہم رشی دیانند کی رائے من جنگ کے متعلق ایسے طریق پر پیش کریں گے جس سے آجکل یورپ میں جرمنی کی طرف سے تہذیب کے نام پر چھایا جا رہا ہے۔ ان پر پرکاش پڑھے۔ اور جذب دنیا کو جانیں گے کہ ان کے پیچھے کے طریقوں میں کہاں کہاں ترقی کی گنجائش ہے۔ ہم سوامی دیانند کی رائے کو رشی کے الفاظ میں ہی پیش کریں گے۔ (صفحہ کالم)

الحدیث :- ناظرین اس قیاس کو غور ملاحظہ کریں کہ نامنگار نے اپنا مذہبی اصول کہاں تک یاد رکھا کہ ہم آریوں کے ہاں مستند الفاظ دیدہی ہیں باقی کسی کی بات اگر وید سے مستنبط (اخذ کی ہوئی) ہے تو صحیح اور حجت ہے ورنہ نہیں۔ مناسب بلکہ لازم تھا کہ رشی دیانند کی تصنیفات کی بجائے وید کا حوالہ دیتا تاکہ یہ ثابت ہو سکتا کہ وید کے دھرم کی الہامی کتاب اس معیار کی رو سے کہاں تک کامیاب ہے اور کہاں تک فیل۔ مگر افسوس واقع یہ ہے کہ بجائے وید کی تعلیم دکھلانے کے ہم کو سوامی دیانند یا منوجی کے الفاظ سنائے جاتے ہیں جو ہر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس معیار کے مطابق [illegible] ہم مانتے ہیں کہ ویدوں میں بھی مسئلہ [illegible] تبھی کے احکام نامنگار بتلانا چاہتا ہے وہ نہیں مگر ہمیں گے تو منوجی اور سوامی جی کے اقوال پر مگر مختصر یہ کہ سماجی اصلاحوں کی یہ عام عادت ہے کہ دعوے کو مطابق ویدوں سے ثابت کرنے کی بجائے اشخاص کے اقوال کی طرف رجوع کر جاتے ہیں [illegible] عادت عام طور پر سماجیوں میں [illegible] سوامی جی بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ اور اس کی [illegible] کتاب ستیارتھ پرکاش کو اٹھا کر دیکھئے [illegible] اوس میں سے کتنے حوالے ویدوں کے ہوں گے۔ [illegible] ہیگا۔ سوامی جی نے [illegible] دیں کیا ہے [illegible]

[illegible] ور [illegible] نامنگار [illegible]

جملہ ویدوں اور دیگر شاستر
بھاشہ کا شودھت آریہ پستک
قیمت [illegible]

جنگ یورپ اور مسئلہ تعدد ازدواج

یورپ کی مردم شماری میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت اب بھی کئی حصے زیادہ ہے فرانس میں بہت سے عباس طبیعت مردوں اور عورتوں نے نکاح کرنا چھوڑ دیا ہے تاکہ نکاح کو آزادی کے خلاف جانتے ہیں اسلئے لازمی نتیجہ اس کا یہ ہوا ہے کہ فرانس میں نسل انسانی سب ملکوں سے کم ہے گورنمنٹ فرانس کو اس کمی کی طرف پہلے ہی توجہ تھی اب تو جنگ کی وجہ سے اور بھی اس طرف توجہ ہونی لازمی ہے۔

جنگ کی روش یہی رہی تو مقتول مردوں کی تعداد غالباً لاکھوں سے گذر کر کروڑوں تک پہونچیگی بہت دنوں بعد جب مردوں اور عورتوں کی تعداد کو شمار کیا جائیگا تو مردوں کی تعداد اتنی کم ثابت ہوگی کہ لاچار اوس وقت یورپ کی سلطنتوں کو اپنی آئندہ نسل کے لئے بہت کچھ [illegible]

ہم جو ایک عرصہ سے سارے یورپ سے تعلق رکھتے ہیں ہمارا بھی فرض ہے کہ اوس نازک اور اندوہناک نظارہ کو سامنے سمجھکر جو کچھ ہماری [illegible] اس وقت [illegible] میں [illegible] اس کا

[illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] کے لئے [illegible] کی بہت [illegible] ہوگا یعنی [illegible] طور پر [illegible] چاہئے [illegible] مرد [illegible] کرے [illegible] نسل انسانی [illegible] بلکہ تلافی ہو [illegible] اسی نکتہ کو [illegible] اس مسئلہ [illegible] اعتراض [illegible] ہیں۔ بلکہ نسل [illegible] ترقی دینے کے لئے [illegible] ضروری اور [illegible] کرے گا یا [illegible] گا جو ممکن نتیجہ [illegible]

یورپی جنگ کا اثر عیسائی مشن پر

ہم سمجھتے تھے کہ جنگ کا اثر ہندوستانیوں کے کاروبار ہی پر ہوگا مگر عیسائیوں کا رسالہ جو سیمی تجلی دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جنگ کا اثر علاوہ ہندوستانی کاروبار کے خود عیسائی تبلیغ پر بھی ہوا ہے تجلی میں ایک نوٹ لکھا ہے کہ ولایت سے مشنری سوسائٹی کو بذریعہ تار اطلاع آئی ہے:-

بڑے بڑے خرچ ملتوی کر دو۔ تنگ سے تنگ بجٹ تصور کرو۔ روپیہ لو۔ عارضی طور پر اوور ڈرافٹ لے کر کام چلاؤ۔

اس نوٹ سے ہم ہندوستانی اپنا اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہاں کے عیسائی کاموں کی حالت کیا ہوگی۔ انا للہ

جواب اکذب الحدیث

(از مولوی منیر خان صاحب ارنباکس)

[illegible] سے گذرا ناضل اڈیٹر نے حدیث شریف ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث کی طرف علماء کو توجہ دلائی ہے کیا وجہ ہے کہ اس حدیث میں ظن ہو کر تکذب کا محل ہے محکوم علیہ اور اکذب الحدیث جو کہ زبان کا فعل ہے محکوم بہ ہے لہذا میں نے باوجود ہیچمدانی ہر سوال کے متعلق جو کچھ سمجھا ہے وہ علمائے کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ تحمل افتادہ زبہ عزر مشرف۔

منتہی الادب میں ہے ظن بالفتح گمان یعنی طرف راجح از ہر دو طرف اعتقاد غیر جازم ظنون و اظانین جمع و دانست از لغات اضداد است و گمان بردن و داشتن و افعل من نصر لقول ظننتک زیدا و قولہ تعالے وظن داؤد انما فتناہ۔

اس حوالہ سے ثابت ہے کہ ظن بمعنی یقین اور گمان دونوں آتا ہے اور ظاہر ہے کہ حدیث مذکور میں ظن بمعنے گمان ہے اور گمان نیک و بد دونوں صفتوں کے ساتھ متصف ہوتا ہے چنانچہ قرآن والا شان ہے۔ فلنوا باطنون خیرا مومنین کے ساتھ اچھا گمان کرو قال اللہ تعالیٰ فاجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم بچتے رہو کہ بعض ظن گناہ اور باعث عذاب ہوتا ہے۔ اس آیت کریمہ میں قول اللہ تبارک وتعالے کا فاجتنبوا کثیرا اور ان بعض الظن اثم صاف بتا رہا ہے کہ ظنوں میں اجتناب لازم اور ضروری ہے بلا خطر ار تمام ظن کا تابع نہ ہونا چاہیئے ورنہ ممکن ہے کہ بعض ظنوں میں خطا کار ٹھہرے اور اس وجہ سے مستحق عذاب ہو معلوم ہوا کہ ہر ظن قابل نفریں اور مذموم نہیں بلکہ خاص کر وہی ظن جس کی بنا بعض خیال اور اندازہ پر بلا غور اور تامل ہو اور واقعات اور قرائن سے اس خیال کی تکذیب ہوتی ہو مثلاً ایک مومن نیکوکار جس کے افعال ظاہری سراسر شریعت کے مطابق اور موافق ہیں اسکے [illegible] نہیں بلا گناہ ہے چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں حدیث مذکور کی شرح میں لکھتے ہیں والنہی عن الظن السوء بالمسلم المسالم فی دینہ وعرضہ یعنی نہی مذکور فرمان والا شان صلے اللہ علیہ وسلم میں مخصوص ہے ساتھ مسلمان نیکوکار کامل الدین اور صاحب عزت اور وقار ہے۔

اور اگر کوئی شخص فاسق اور فاجر اسکے افعال ظاہری شریعت کے مطابق نہیں تو اس کے متعلق بدگمانی ممنوع نہیں چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک باب خاص جو اوائل میں اس قسم کے ظن میں لکھا ہے اور حدیث صلے اللہ علیہ وسلم ما اظن فلانا فلانا یعرفان من دیننا شیئا لیتے میرا گمان ہے کہ فلاں فلاں دین اسلام کی باتوں سے بالکل کورے ہیں اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ فاسق فاجر کے حق میں بدگمانی شرعاً ممنوع نہیں چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالے لکھتے ہیں:-

بوجہ ماہانہ تعطیل ۳۰۔ اکتوبر کا پرچہ شائع نہیں ہوا۔ منیجر

وحاصل الترجمۃ ان مثل ھذا الذی وقع فی الحدیث لیس من الظن المنھی عنہ لانہ مقام التھدید من مثل من کان حالہ کحال الرجلین یعنی حاصل ترجمہ باب کا یہ ہے کہ جس قسم کا ظن حدیث باب میں ذکر ہے وہ شرعاً ممنوع اور حرام نہیں کیونکہ حضور پرنور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے دو شخصوں کو مخاطب قرار دیا ہے جو کہ شریعت کے احکام سے بالکل ناواقف تھے اور ظاہر ہے کہ ایسا شخص دین ہرگز اجو فاسق فاجر ہرگز ہوگا اور بعلاوہ ازیں ہے اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم والمراد ھو کثیر کظن السوء باھل الخیر من المؤمنین وھو کثیر بخلاف ظن فی الفساق منھم فلا اثم فیہ فی مثل ما یظھر منھم اس عبارت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بدگمانی مسلمان کامل الایمان کے ساتھ ممنوع اور گناہ ہے اور فاسق و فاجر کے ساتھ گناہ نہیں البتہ اس قدر اس میں اضافہ ہے کہ بدگمانی نہ تحسین کی نظر سے اور نہ مشورہ میں جائز اور مباح ہے بلکہ صدہا درجہ سے برابر بڑھ کر رہتا ہے اور حدیث بخاری میں فرمان والا شان کہ فلاں فلاں کے ساتھ میرا گمان ہے کہ ان اسلام کی باتوں سے کچھ بھی نہیں جانتے صاحب جلالین کے مضمون کی تائید کرتا ہے اور اہل ناسمین کے ایسے ہی افعال میں بدگمانی صحیح ہو سکتی ہے وہ ایسے افعال ہیں جن کا صدور ان سے ظاہر نہیں ہوا وہ اور مسلمان کامل الایمان دونوں یکساں ہیں۔

میرے اس قدر بیان سے یہ امر بخوبی ظاہر ہو گیا کہ جملہ اقسام ظنون کے ممنوع نہیں بعض جائز اور بعض مستحب ہیں البتہ یہ امر قابل غور ہے کہ جب ظن افعال قلوب سے ہے تو حدیث شریف ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث میں ظن متصف بکذب قبل سوال کیوں واقع ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ جملہ افعال اختیاریہ کا صدور قلب سے متعلق رکھتا ہے کیونکہ قلب مصدر جملہ افعال اختیاریہ ہے لیکن افعال قلوب کا صدور مخصوص بقلوب ہے اعضائے ظاہری کا واسطہ نہیں ہوتا کہ ان میں اعضائے ظاہری کا واسطہ اور ذریعہ ہوتا ہے اور جس قدر افعال اختیاریہ حسنہ میں صرف نیت اور ارادہ پر ہی انہیں ثواب مترتب ہوتا ہے اگرچہ اعمال ظاہری ان میں نہ بھی پایا جائے اور افعال قبیحہ میں صرف نیت اور ارادہ سے عقاب مترتب نہیں ہوتا دلیل اس کی حدیث شریف ہے من ھم بحسنۃ فلم یعملھا کتب لہ حسنۃ فان عملھا کتب لہ عشراً ومن ھم بسیئۃ فلم یعملھا لم تکتب الخ یعنی جو شخص نیت کرے کسی اچھے کام کی پھر نہ کرے تو ایک نیکی کا اور جو نیت کرے کام اس نے نہیں کیا تو ایک نیکی کا اور جو کرے تو دس نیکیوں کا اور اگر اس کام کو وہ کرے تو ثواب ملتا ہے اور اگر برائی کا ارادہ کرے تو نامۂ اعمال اس برائی کو نہ لکھا جائیگا اس کے حق میں برائی ہرگز نہ لکھی جائیگی اور کرنے پر صرف ایک برائی لکھی جائے گی اور نیز حدیث میں وارد ہے ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسھا ما لم تکلم بہ او تعمل یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اس امت کی خطرات نفسانیہ سے درگذر کرتا ہے تاوقتیکہ ان کے ساتھ کلام نہ کرے یا عمل نہ کرے۔

ان دونوں حدیثوں سے صاف ظاہر ہے کہ جملہ افعال اختیاریہ کا ارتکاب تاوقتیکہ اعضائے ظاہری سے نہ ہو گناہ ہرگز نہیں اور افعال قلوب اگرچہ وجود پذیر بدون اعضائے ظاہری ضرور ہو جاتے ہیں مگر ان پر کوئی حکم قضاءً بدون اظہار اعضائے ظاہری کے نہیں کیا جا سکتا چنانچہ تصدیق قلبی کے متعلق کو حل کرنے کی توجہ کریں وہ (مرتب گرچہ قلب سے ہے مگر جبتک ان پر اس کا اجرا نہ ہو گا گناہ نہیں اسلئے حدیث ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث میں سرد کا قائم صلے اللہ علیہ وسلم نے ظن مذموم بدگمانی کی صفت حدیث قرار دیا ہے یعنی ظن بتدا اور اکذب الحدیث خبر واقع ہے اور میرے بیانات سے اسکا ثبوت کھلا کھلا ظاہر ہے اس بحث کے متعلق میرا ارادہ تھا کہ کسیقدر اور طول دوں مگر ذرا رکرام سے امید ہے کہ اس پر قبول روشنی ڈالیں گے۔ فقط۔

اہلحدیث۔ میں اس سوال سے غرض یہ تھی کہ جن خرابیوں کو بند کرنے کے لئے یہ حدیث سد سکندری کا کام دے سکتی ہے مثلاً اور بھی کام آتا ہے تاکہ ناظرین پر اس حدیث کی حکمت اور اسرار ظاہر ہو جائیں۔

الجواب۔ میں اس کی میں عرض کرتا ہوں گذشتہ جملے میں جو ہوئی فیض اللہ صاحب طالب کی روشنی میں سکندر اہلحدیث میں مصالحت کرانے میں سامنے ہوئے اس طرف سے تو حسب عادت کوئی شرط نہیں تھی فریق ثانی (جناب مولوی احمد اللہ صاحب) کی طرف سے بہت سی شرائط پیش ہوئیں جن کا سفیر صاحب نے کسی صفحہ جواب دیا آخر کار مولوی صاحب مرحوم نے فرمایا ہمیں گمان ہے کہ اور (فاکسار) کی اس مصالحت کرنے میں یہ غرض ہوگی کہ اہلحدیثوں کی مدد سے میونسپل کمیٹی کا رکن بنجائے حالانکہ ہرگز اس کا خیال بھی نہیں تھا ہم نے جواب دیا کہ مصالحت نامہ میں یہ شرط لکھی جائے کہ اگر وہ ممبر کمیٹی بنا تو مصالحت ٹوٹ جائے گی۔ آخر کچھ نہ ہوا مولوی فیض اللہ صاحب اپنا وقت گذار کر چلے گئے۔

میری غرض اس واقع کے لکھنے سے یہ تھی کہ اس قسم کی بدگمانیاں بسا اوقات مانع کار خیر ہو جاتی ہیں جیسا کہ ہمیں ندوہ کے لئے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی ہے پس جو صاحب ایسی بدگمانی کے تعلق کو حل کرنے کی توجہ کریں وہ (مرتب گرچہ

بوجہ سالانہ تعطیل ۳۰۔ اکتوبر کا پرچہ شائع نہیں ہوا۔ منیجر

مشائخ بھی مبتلا پائے کریں تاکہ اس حدیث کی حکمت اور اسرار ناظرین پر نمایاں ہوتے جاویں۔

اس حدیث کے عقدہ کا حل جو خاکسار کے ذہن میں ہے وہ ابھی مخفی ہے کسی صاحب نے بیان نہ کیا تو میں بھی عرض کرونگا (ایڈیٹر)

بقیہ جواب متعلق بہ اشتہار مسکرہ

(از مولانا خیرالدین احمد صاحب از سرینگر ضلع مظفر)

پرچہ اہلحدیث امرتسر ۱۳۳۲ھ کی اشاعت میں چند سطور بذیل سرخی (حنفی علماء کی طرف سے جواب) ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہونگے اور ہمیں فاضل ایڈیٹر کی عقیدہ پاکیزہ پر بھی معائنہ فرمائی ہوگی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب والا جاہ نے غور اور تامل کی نگاہ سے نہیں دیکھا اور نہ سمجھے بڑے مسلم فاضل کا مختصر سی عبارت کے فہم میں غلطی کھا جانا سمجھ میں نہیں آتا یا تجاہل عارفانہ کیا ہے۔

آنجناب کی خدمت میں اصلاح سوال کی اپیل کیگئی تھی تو بالکل بے تعلق لطائف سرفرمائی تھی اور جواب کے وقت اس کی معاونت کے لئے کمستد ہوئے ہیں غالباً کوئی سرہے جو ہماری فہم سے بالاتر ہے۔ ایک ضعیف خیال یہ بھی گذرتا ہے کہ وہ سوال کہیں حضرت والا کا ساختہ پرداختہ ہی ہو نہ رہ گئی طرف بیل سے جیل بننے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی آنجناب نے تین طرح پر سمجھ حرج فرمائی ہے۔

(۱) کتب فقہ میں کہیں قید عبادت نہیں (جواب) اگر ذرا غور فرمائیں تو خود آنجناب کی منقولہ عبارت میں قید عبادت موجود ہے۔ ہدایہ کی عبارت اذا کان من غیر لھو ولعب اور قاضی ثناء اللہ مرحوم کی عبارت "کچھ بقصد لہو وغرض دنیوی" دونوں میں لہو کے قید سے فی لہو ولعب کے قصد سے حرام ہے فی لہو ولعب سے مقصود اثبات قید نیک ہے دوسرے دلائل وغیرہ کتب تبیین طحطاوی لکھا ہے اذا قصد بہ السیر او الطعام والتداوی والتقوی علے طاعۃ اللہ تعالیٰ جس سے آنجناب کا ارعاء انکار مطلق کا فرہو گیا ہے۔

بنکھیں اگر میں بند تو پھر دن بھی رات ہے
اسمیں قصر کیا ہے بھلا آنکتاب کا

اور قرآن میں بطریق حصر آیا ہے انما ھذہ الحیوۃ الدنیا لھو ولعب، اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو جو غرض ہے سپر کہو لہو ولعب کے سوا کیا دنیا ہی ہے۔

(۲) امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے قولوں کا متحد ہونا معلوم۔

(جواب) اثنینیت درجہ فروع میں ہے اور اتحاد مرتبہ اصول میں پس کوئی مغائرت نہیں شیخین یا صاحبین کسی کے قول پر حسب اصول رسم المفتی عمل کرنے والا حنفیت سے نہیں نکلتا چنانچہ حضرات عزنویہ و دیگر جماعت اہلحدیث آنجناب کے نزدیک بھی اسلام سے خارج نہیں بلکہ مزاریوں تک کی اقتدا درست ہے۔

(۳) اما المقلد فمستند قولہ مجتھد (جواب) استناد قول مجتہد کا یہ مطلب ہے کہ کسی مقلد کو اپنی طرف سے خلاف اصول فقہ استنباط واجتہاد کا منصب نہیں نہ یہ کہ اپنے امام کے مسئلہ مستنبطہ کے متعلق اظہار دلائل بھی نہیں کر سکتا۔

اس قدر معروض ہو چکنے کے بعد آنجناب کے فہم دانصاف رحق پرستی وفیک نیتی سے امید واثق بلکہ اوثق ہے کہ آنجناب اپنی تائید یا تقریظ کو جو سوال سائل کی تقریب میں تحریر فرمائی گئی ہے اپس لیکر اداء انصاف دینگے اور سوال کے غیر مکمل ہونے کا واضح طور پر اقرار فرمادینگے۔

نوٹ۔ اشتہار مسکرہ کی مزید تفصیل تشریح وتائید جملہ مذہب امام آئندہ تحریر ہوگی انشاء اللہ والسلام۔

ایڈیٹر۔ اپنی اس تقریر سے میری سابقہ رائے تغیر نہیں آیا میرے خیال میں اپنی ساری تحریر نظر ثانی ہے۔

تعریف تصوف از کتب تصوف

(از صوفی)

کشف المحجوب کشف الظنون میں علم تصوف کی تعریف اس طرح ابن صدر الدین سے منقول ہے۔

التصوف ھو علم یعرف بہ کیفیۃ ترقی اھل الکمال من النوع الانسانی مدارج سعادتھم وکما مورالعارضۃ فی مواجھم بقدر الطاقۃ البشریۃ۔

کسی بزرگ نے تصوف کی اہمیت کو نظم میں ادا کیا ہے۔

علم التصوف علم لیس یعرفہ
الا اخو فطنۃ بالحق معروف
ولیس یعرفہ من لیس یشھدہ
وکیف یشھد ضوء الشمس مکفوف

اللہ تعالیٰ نے صوفیوں کا ذکر اس طرح فرمایا ہے یخرجھم من الظلمات الی النور۔ حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ جن بزرگوں سے تصوف کے متعلق بطور اشارات منقول ہیں ان میں سے بطور اختصار کے ہم بیان کرتے ہیں۔

حضرت ابوجریری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، التصوف ھو الدخول فی کل خلق سنی والخروج من کل خلق دنی۔ یعنی تصوف ہر ایک اعلیٰ خلق سے متصف ہونا اور ہر دنی اخلاق اور بری خصلتوں کا چھوڑنا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا التصوف ھو ان یمیتک الحق عنک ویحییک بہ یعنی تصوف یہ ہے، کہ حق تعالیٰ تجھے تجھ سے مارے اور اپنے سے تجھے زندہ رکھے۔

اور فرمایا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے مقام پر کہ التصوف ذکر مع اجتماع ووجد مع استقامۃ وعمل مع اتباع یعنی تصوف ذکر ہے باجامعیت اور وجد باستقامت اور عمل باتباع سنت اور فرمایا الصوفی کالارض یطرح علیھا کل قبیح ولا یخرج منھا الا کل ملیح یعنی صوفی مثل زمین کے ہے۔ کہ ہر ایک بری چیز

اس پر ڈالی جاتی ہے۔ اور اس میں سے جو چیز نکلتی ہے اچھی ہوتی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ صوفی زمین کے مانند ہے۔ جس کو نیک و بد سب روندتے ہیں۔ اور ابر کی طرح ہے کہ ہر ایک پر سایہ افگن ہوتا ہے۔ اور بارش کی طرح ہے۔ کہ ہر ایک کو سیراب کرتا ہے۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الصوفی وحد انی الذات لا یقبل احد ولا یقبل احد۔ صوفی اپنی ذات سے کیا ہی نہاد ہے کہ کوئی اس کو پسند کرتا ہے۔ نہ وہ کسی کو چاہتا ہے یعنی وہ اس طرح مشغول بحق ہے۔ کہ غیر حق سے ملنے اور بات کرنے کی گنجائش نہیں ہے ؎

فلیت الذی بینی وبینک عامر
وبینی وبین العالمین خراب

حضرت ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ بغدادی کا قول ہے کہ سچے صوفی کی علامت یہ ہے۔ کہ تو انگر تھا پھر فقیر ہو گیا۔ عزت والا تھا۔ پھر ذلیل ہو گیا۔ مشہور تھا پھر مخفی ہو گیا۔ اور جھوٹا صوفی وہ ہے۔ کہ پہلے فقیر تھا۔ اب دنیا پیدا کر لی پہلے ذلیل تھا۔ اب عزت والا ہو گیا۔ پہلے گمنام تھا۔ اب مشہور ہو گیا۔

حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ تصوف یہ ہے کہ جس وقت جو بہتر کام ہو اسی میں مشغول ہونا۔

حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ التصوف ان لا تملک شیئا ولا یملکک شیئ۔ تصوف یہ ہے۔ کہ تو کسی چیز کے مالک ہونے کا دعوے نہ کرے اور نہ کوئی شے تیری مالک ہو جائے۔

حضرت رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تصوف یہ ہے کہ تو اپنی ذات کو خدا کے ارادے پر چھوڑ دے بغوں آنکہ۔ ؎

عاقلاں تسلیم کردند خدائے را بہ

اور یہ بھی فرمایا کہ تصوف تین خصلتوں پر مبنی ہے (۱) فقر و احتیاج اللہ کی جانب (۲) بذل و ایثار (۳) کسی حال کا اعتراض نہ کرنا۔ منہ۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

التصوف الاخذ بالحقائق والیاس مما فی ایدی الخلائق۔ تصوف یہ ہے کہ حقیقت پر عمل کرنا اور مخلوق کے ہاتھ میں جو کچھ ہے۔ اس سے مایوس ہو جانا۔

اور حضرت سہیل بن عبد اللہ فرماتے ہیں۔ کہ صوفی وہ ہے۔ کہ جو اپنے خون رلک کو مباح سمجھتا ہو۔

حضرت ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ صوفی کی صفت یہ ہے کہ نہ ہو تو سکون و اطمینان ہو۔ اور جو ہو۔ تو دیدے۔

اور حضرت بوعلی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ تصوف در جیب پر بیٹھ جانا ہے۔ گرد و پیش اپنے کو ؎

ہم در پہ تیرے بیٹھے ہیں کچھ کر کے جائیں گے
یا دل ہی کی کھڑکی یا ہم کو کر کے اٹھیں گے

اور یہ بھی اپنے فرمایا کہ اقبح من کل قبیح صوفی شحیح۔ یعنی سب سے بری بات یہ ہے کہ صوفی ہو۔ اور بخیل بھی ہو۔ حضرت ابو منصور نے فرمایا کہ صوفی اللہ سے مشہود دیکھتا ہے اور مخلوق اللہ سے مدد چاہتی ہے۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ صوفی خلق سے دور مگر حق کے وصال سے مسرور ہے۔

جیسے خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا فَاصْطَفَيْتُكَ لِنَفْسِي۔ یعنے اپنے خاص قرب سے ان کو خاص فرمایا۔ اور غیروں سے علیحدہ کر لیا اور پھر فرمایا۔ کہ لن ترانی۔ یعنی تو مجھ کو نہیں ہے۔ بلکہ زیادت تجلی و مزید قربت کی وجہ سے تھا جس کے قرب کی مثال اس طرح سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ ایک شخص کی آنکھ پر عینک ہے جب عینک کا شیشہ بالکل آنکھ سے ملا دیتا ہے۔ تو کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ اور جب آنکھ سے کچھ فاصلے پر لگاتا ہے۔ تو سب دیکھتا ہے۔ وہم قرب اور وصل کی حالت میں دیکھنا ممکن نہیں ہوتا تفرقہ ہو تو دیکھ سکے۔ حالت قرب میں ندیدے نہ شنیدے۔ گفتگو نہ عقل نہ ہوش کچھ بھی نہیں رہ جاتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ التصوفیۃ اطفال فی حجر الحق

یعنے صوفیہ فقیر و عاجز ہیں خدا ہی کے فضل و کرم سے پرورش پاتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ تصوف مخلوق کو دیکھنے سے بچنا ہے۔

حضرت ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ الصوفی لا یکدر کراہ شوائب۔ صوفی کو کوئی شے گدلا نہیں کر سکتی۔ بلکہ ہر شے بسبب اس کے پاک و صاف ہو جاتی ہے اور یہ بھی کسی کا قول ہے۔ کہ الصوفی لا یتغیر طالب ولا یدیر عجبہ بسبب یعنے صوفی وہ شخص ہے کہ نہ طلب اس کو تھکا دے۔ اور نہ کوئی سبب اس کو جگہ سے ہلا دے۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الصوفی لا تقلہ الارض ولا تظلہ السماء۔ یعنے صوفی کو نہ زمین ہٹا سکتی ہے۔ نہ آسمان سایہ کر سکتا ہے۔

امام قشیری فرماتے ہیں۔ کہ یہ تحو کے حال کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی جو خود سے فنا ہوتا ہے۔ تو پھر اس کو آسمان و زمین کا کب خیال رہتا ہے۔ وہ تو زمین و آسمان سے چھٹ کر فناح اللہ کی راہ طے کر رہا ہے۔ اور یہ اشیا نیچے کی چیزیں ہیں۔

اور بعضوں نے کہا۔ کہ صوفی وہ ہے کہ جب اس کے سامنے دو حال یا دو خلق اچھے پیش آئیں۔ تو وہ ان دونوں میں سے بہتر کو اختیار کرے۔ کسی نے کہا۔ التصوف اسائۃ الحیاء وسواد الوجہ فی الدارین۔ تصوف۔ حیا کی جاہ کی پاس نہ رکھنا ہو۔ اور دونوں جہاں میں [illegible] تعلق رہنا ہو۔ یعنی صوفی کو اگرچہ ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن اس نے صرف ذات حق کے عبادت کی اور وہی اس کا مقصود ہے۔ وہ جنت اور حوروں کا خواستگار نہیں ہوتا ہے۔

حضرت یعقوب زراج رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ التصوف حال یفضل فیہا معاملۃ کل حال۔ تصوف ایک حال ہے۔ کہ جس میں علاوہ فنائیت جانے رہتے ہیں۔ یعنی صوفی کو خدا تعالیٰ صبا کی طرح مستغرق ہوتا ہے۔ کہ فرق کیا بلکہ وہ اپنی ذات کو بھی بھول جاتا ہے۔

حضرت ابو الحسن بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الصوفی من تکون مع الواردات لا مع الاوراد۔ صوفی وہ شخص ہے۔ جو واردات کے ہمرنگ ہوتا ہے۔ نہ اوراد و وظائف میں مشغول رہتا ہے۔ کیونکہ اوراد مبتدی کے لیے ہیں۔

حضرت ابو سہیل صعلوکی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ التصوف الاعراض عن الاعتراض۔ تصوف یہ ہے۔ کہ قضا و قدر پر اعتراض نہ کرنا اور راضی ہو جانا۔ اس کی مرضی پر کیونکہ صوفی سمجھتا ہے کہ خدا مجھ سے زیادہ علیم اور عالم الغیب ہے۔

حضرت حصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جب نار کامل حاصل ہوتی ہے یعنے خواہشات مٹ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں پہنچتا ہے۔ اور اس کی مناجات کی لذت حاصل ہوتی ہے تو پھر وہ خواہش کی آفتیں نہیں پلٹتی ہیں فصل حق شامل حال رہتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں۔ ما رجع من رجع الا من الطریق (جو پلٹتا ہے توراہ میں سے پلٹتا ہے پہنچنے کے بعد نہیں پلٹتا ہے) اور لا یعدم بعد وجودہ کے معنے یہ کہ جب وہ متوجہ بحق ہو چکا ہے۔ اور اعلیٰ مقامات پر پہنچ گیا۔ تو اب سقوط خلق ہو تو وہ اپنے مقام سے نہ گرے گا اب یہ دونوں حارث اس پر اپنا اثر نہیں ڈال سکتے۔ کیونکہ وہ مشغول بحق ہے۔ والمشغول لا یشغل۔ اور اس طرح بھی کہا جاتا ہے۔ الصوفی المصطلم عنہ بما سواہ من الحق۔ صوفی وہ ہے کہ جس کو بسبب ظہور انوار حق کے وہ استغراق ہوتا ہے۔ کہ اپنا غیر بھی نہیں رہتا ہے اور یوں بھی کہا جاتا ہے۔ کہ الصوفی مفقود بتصریف الربوبیۃ مستور بتصریف العبودیۃ صوفی تصریف ربوبیت سے مفقود ہے اور تصریف عبودیت سے مستور ہے۔

اور یہ بھی ایک قول ہے۔ الصوفی لا یتغیر فان تغیر لا یسمی صوفیا۔ صوفی متغیر نہیں ہوتا۔ اور جو کسی امر کے غلبہ سے تغیر پیدا ہو جائے۔ تو کہہ نہیں ہوتا ہے۔ یعنے جہاں تغیر پیدا ہوا اپنے مولا کی طرف رجوع کیا۔ اور اس سے نکل گیا۔

لا ان التغیر الیہ یزول بالماء والکثیر

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ عوارف المعارف میں فرماتے ہیں کہ مشائخ نے تصوف کی تعریف احوال کی بنا پر کی ہے۔ جو مختلف حالات ہو سکتے ہیں۔ اور میں ایک ضابطہ بیان کرتا ہوں جس میں ان سب کے معانی آجائیں صوفی وہ ہے۔ جو ہمیشہ اپنے اوقات کو کدورت سے پاک کرتا ہے۔ اس طرح پر کہ نفس کے لوث سے دل کو صاف کرتا ہے۔ اس تصفیہ کے لئے وہ مدام اپنے مولا کا محتاج رہتا ہے۔ اور یہ اس کا دائمی افتقار اس کو کدورتوں سے صاف رکھتا ہے۔ غرض اس کی جامعیت دصفائی و دوام تصفیہ و تزکیہ سے ہے۔ اور اس کا تفرقہ و کدورت نفس کی جنبش سے ہے۔ تو وہ اپنے رب کے ساتھ ہو کر اپنے قلب پر حاکم اور اپنے نفس پر اپنے قلب کے ساتھ ہو کر حکومت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ یعنے اللہ کے لئے قائم اور سیدھے گواہ عدل کے ساتھ ہو۔ پس اب جو اللہ کے لئے نفس پر قوامیت ہے۔ یہی تصوف ہے۔ یہ وہ جامع بات ہے۔ جو اس سے واقف ہو گا وہ صوفیوں کے متفرق اشارات کو نہیں پاوے گا۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ تصوف در حقیقت زہد اور فقر دونوں سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ زاہد اور فقیر دنیا کو اس لئے ترک کرتا ہے۔ کہ تا جنت میں یا نسبت پس پشت یا آگے اغنیا سے پہنچے۔ اس لئے فقر کے معدوم ہونے سے ڈرتا ہے تا کہ اس کی فضیلت و معاوضہ کہیں نہ جاتا رہے۔ اور صوفی کے پاس یہ تین اعتمال اور سبب کا پایا جانا ہے۔ کیونکہ صوفی اجر موعود کے انتظار میں نہیں ہے بلکہ اس نے اپنے اعمال

(بقیہ بر صفحہ ۸ ضرور ملاحظہ ہو)

اسلام اور اہل اسلام

پیارے ناظرین۔ السلام علیکم۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت اردو کے مسلمانوں کی کیا ناگفتہ بہ حالت ہے۔ اور دن بدن کیسی ہوتی جاتی ہے۔ نہ زبان کو بیان کی قدرت ہے۔ نہ قلم کو لکھنے کی طاقت۔ جسقدر امراض شر کیہ و بدعیہ دین میں مہلک ہیں اسکو مسلمانان خوشی سے نہیں بلکہ دل و جان سے فرح کر کے حاصل کر رہے ہیں۔ اصل جوہر جو اسلام کا تھا سعید و سنت ہے جو سر نجات کا دارو مدار ہے۔ اس سے تو کوسوں دور اس کی تو کسیکو پروا نہیں ہے یعنی وہی حال ہو رہا ہے۔ جو قبل از بعثت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاشرہ زادھا۔ مشرکا کی تھی بلکہ اس سے بھی کئی گونہ زیادہ جو ہر دیکھو بجز شرک و الحاد کے کچھ نظر نہیں آتا۔ اور مسلمان کہہ ایسے بھی جنہیں رسم کے پابند ہو رہے ہیں۔ کہ اگر غور کیا جائے۔ تو نہ وہ مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا۔ چنانچہ وہ بت پرستی کے سنسنیہ ہیں۔ تو یہ قبر پرستی کے طلاوہ وہ یہاں اور چوراہوں کی پوجا کرتے ہیں۔ تو یہاں پنجہ نشان کی اون کے گلے میں ڈالے رہے۔ تو اون کے گلے میں وہی۔ اگر اون کے یہاں عرس عید وہ لوگ یہاں میلہ جاتا ہے۔ تو یہاں عرس عید۔ وہ بھی نائن سے پرشاد دلاتے ہیں کوئی مہر دار۔ یہ بھی نائن سے پرشاد دلاتے ہیں تو یہاں کھن پوجا۔ اچیر۔ پاک پتن سے رسولی اور دیگ کے جاول۔ وہ شیہ ناتھ۔ شیہ بخش۔ وہ شیہ چوتان کلس کہلاتے ہیں۔ تو یہ پیر بخش۔ فرید بخش۔ مسالار بخش۔ کہتے ہیں۔ انہوں نے کسی دیوی کو اوتار کر بھیجے کے بڑا بنایا۔ تو یہاں فلانی میاں کی گدی اور شیخ سدھو کا بکرا ہی نذر چڑھا دیا۔ وہ لوگ ہر ہر دیو کی صدا لگاتے ہیں۔ تو یہاں یم دادیا علی حیدر کا نعرہ۔ اون کے یہاں امیت رتھ ہیں۔ تو یہاں گھنگھرو لٹ والے دھنی۔ وہ لوگ ہر اہن اور چارن سے منتر پڑھواتے ہیں۔ تو یہاں حکیم وید سے فاتحہ ہی دلواتے ہیں۔ وہ لوگ دیبی دیوتاؤں کے سندوں میں پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ تو یہاں درگا اور خانقاہوں

میں سجدہ اور طواف۔ جائے عبرت ہے کہ یہود و نصاریٰ نے تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبروں کو سجدہ گاہ قرار دینے سے ستوجب لعنت غضب سمجھا مگر معلوم نہیں کہ ان حجاج سے مسلمانوں کو اولیاء اللہ کی قبروں کو سجدہ گاہ قرار دینے کی کہاں سے پردہ لگی ملگی ہے۔ خیر عوام تو بیچارے قبر کے فقیر رسم آبائی کے شیدائی ہو ہی رہے ہیں سب سے زیادہ تامل افسوس کی بات تو یہ ہے کہ جو لوگ حافظ۔ مولوی اور شاہ صاحب کہلاتے ہیں۔ وہ بھی امراض شرکیہ و بدعیہ میں مبتلا ہیں خود بدعتی کام کرتے ہیں۔ اور دل کو بھی کھلا کھلا کر کے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اگر کوئی غریب مسلمان موحد۔ جو توحید و سنت کا جام پی چکا ہو بہ نیت خالص مسلمانوں کو سمجھانا چاہئے کہ یہ کام خلاف شرع اور بدعت ہے۔ اسکو چھوڑ دو۔ اور رد بدعت میں اگر کوئی آیت یا حدیث پڑھے تو پھر حامیان بدعت کی اوسوقت حالت دیکھو کہ مجلس میں کلا تجیں مارنے لگتے ہیں۔ اور نہ اول صلواتیں سنا کر ایسے طیش میں آتے ہیں۔ کہ اگر قابو چلے تو پڑھنے والے کا مونہہ نوچ لیں۔ سچ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ حج کے رکوع میں وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ كَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا یعنے جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں ہماری کھلا کھلا بیان کرنے والیاں تو پہچانتا ہے تو منہ پر ان لوگوں کے جو منکر ہیں ناراضی کو۔ قریب ہے کہ حملہ کر بیٹھیں۔ ان لوگوں پر جو ہماری آیتیں پڑھتے ہیں تو کہو میں تمہارے۔ وہ جہنم جائے۔ تعصب بُرا۔ جس میں خاکسار عرصہ تین ماہ سے مقید ہے۔ ایک ثنا صاحب کو جو کہ یہاں کے قطب کہلاتے ہیں۔ فرماتے سنا کہ ایک کٹر وہابی۔ بیدین۔ لامذہب اس قصبہ میں وارد ہوا ہے۔ خبردار اس بیدین گمراہ کی باتوں کو نہ سننا۔ اور نہ اوس کے پاس نشست و برخاست رکھنا۔ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ جب ان نام صاحب کی حین کو ہزاروں آدمی اپنا پیشوا و مقتدا سمجھتے ہیں۔ یہ کیفیت ہے۔ تو اون کے چیلے چاپڑ دل کا تو خدا ہی نگہبان ہے۔ جن کی یہ اعتقاد کرتے ہیں۔ ایسے ایک شخص کا بگڑ جانا گویا ہزار دل کے بگڑ جانے سے زیادہ ہے۔ اوپر طرہ یہ کہ قرآن و حدیث پر اقرار و ایمان کا دعوے۔ اور اپنے تئیں مسلمان محب رسول۔ سچ فرمایا اللہ جل شانہ نے وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ یعنے اکثر لوگ ایمان لا کر بھی شرک کرتے ہیں۔ سچ تجربے سے معلوم ہوا کہ جو مسلمانوں میں بدعت و بُرے عقیدے کی دن دونی رات چوگنی ترقیاں ہو رہی ہیں۔ باوجود یکہ قرآن و حدیث پر سب کا ایمان و اقرار ہے۔ تو وجہ اوسکی یہ ہے۔ کہ اطمینان و اقرار کی صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ دل میں اوسکا نہ نہیں۔ وہی حال ہو رہا ہے۔ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلے زمانوں کی بابت فرمایا تھا یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا رَسْمُهٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مشکوٰۃ صفحہ ۲۷ یعنے ایسا زمانہ آجائے گا۔ کہ صرف نام کے مسلمان اور رواج و عادت کے طور پر قرآن شریف کا پڑھنا ہوگا عمل نہ ہوگا۔ اگر قرآن و حدیث کا اثر دل میں ہوتا۔ تو بدعت و بُرے عقیدے کی ترغیب ہو ہی نہ سکتی۔ فالہم احفظنا۔ یا معتی الکسوتہ۔ اگر فی الواقع محب رسول ہونے کا دعوے ہے۔ اور قرآن و حدیث پر سچا ایمان و اقرار ہے۔ تو اعمال شرکیہ و بدعیہ سے اجتناب ہو کر تعصب و نفسانیت و باہمی جنگ جدال کو ترک کر کے۔ قرآن خداوندی اور ارشاد نبوی کو غور سے سنو۔ اور ہر عمل بیرا ہو۔ جسکے اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا۔

یعنے اے ایمان والو۔ خدا تعالیٰ سے حق ڈرنے کا اور ہرگز نہ مریو جز مگر مسلمان۔ اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب ملکر اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے کہ تم آپس میں دشمن تھے پس الفت ڈالی اللہ تمہارے دلوں میں پھر ہو گئے تم اس نعمت اوس کی کے۔ آپس کے بھائی اور اس آیت شریف میں یہ بیان ہوا کہ تمام مسلمانوں کو ہمیشہ اور ہر حالت میں دین اسلام پر ثابت قدم رہنا چاہئے تاکہ ہو نعمت مودت آپس کے۔ اسلام ہی پر مریں۔ اور سب کو ایک دل اور ایک جماعت رہنا لازم ہے۔ اور یکدل اور ایک جماعت رہنے کی یہ تدبیر بتلائی گئی ہے کہ سب ملکر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑیں۔ اور اس تدبیر کی یہ تاثیر بتلائی گئی ہے۔ کہ سب کے دل ملے رہیں گے۔ بعض لوگ فرماتا کہ تم میں علماء دین نہیں۔ ایک کا ایک دشمن تھا۔ اب اس نعمت الٰہی کی برکت سے ایک کا ایک بھائی بھائی ہو گیا۔ اور وہ نعمت اور رسی اللہ تعالیٰ کی قرآن شریف ہے

اور سنیے فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ انفال کے رکوع ۳ میں۔ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ یعنے تابعداری کرو اللہ کی اور اوس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپس میں جھگڑا مت ڈالو۔ اگر آپس میں جھگڑا کرو گے تم سست ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا اکھڑ جاویگی۔ اور صبر کرو بیشک اللہ تعالیٰ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزی المومنین فی توادھم وتراحمھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا شتکی عضو تداعی لہ سائر جسدہ بالسھر والحمی۔ مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۱ یعنے مسلمان۔ اکٹھے جاؤ۔ آپس کی محبت و مہربانی میں ایک بدن کے مانند ہوں۔ جب ایک عضو میں تکلیف ہوتے ہے سارے جسم کو درد پہنچتا ہے اوسی طرح ایک مسلمان کو تکلیف ہو تو سب مسلمانوں کو اوسکا

پرا ایمان و اقرار کا دعوے غلط۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

بنی آدم اعضائے یک دیگرند
کہ در آفرینش ز یک گوہرند
چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار
تو کز محنت دیگران بی غمی
نشاید کہ نامت نہند آدمی

یعنے فقیر تابعداری سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز نجات نہ ہوگی۔ ما علینا الا البلاغ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

خاکسار خادم المسلمین عبدالصمد غزنوی عفی عنہ

چند سوالات جواب طلب علماء مقلدین سے

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے تہتر فرقے ہونگے۔ ان میں ایک فرقہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسکے یاروں کے طریق پر ہوگا ناجیہ یعنے دوزخ سے نجات پانے والا۔ اور باقی بہتر دوزخی ہیں

سوال اول۔ ان چار مذہبوں میں فرقہ ناجیہ کونسا ہے حنفی یا مالکی شافعی یا حنبلی۔

دوم۔ اگر کہئے کہ چاروں فرقہ ناجیہ ہیں۔ تو بڑے ادب کے ساتھ گزارش ہے۔ کہ حدیث شریف میں تو یہ نہیں آیا۔ کہ اس امت کے چہتر فرقے ہونگے چار نجات پانے والے اور بہتر دوزخی بلکہ یوں آیا ہے کہ اس امت کے بہتر فرقے ہونگے۔ ایک ناجیہ بہتر دوزخی۔

سوم۔ اور اگر یہ کہئے کہ یہ چاروں مذہب ایک ہی مذہب اور ایک ہی فرقہ ناجیہ ہے تو البتہ یہ قول حدیث شریف کے مضمون کے موافق پڑے گا لیکن پھر بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب یہ چاروں مذہب اہل سنت والجماعت کے ایک ہی مذہب اور فرقہ ناجیہ ہوا۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ایک مذہب میں ایک کام و مثلاً قرأت خلف الامام فرض ہے دوسرے میں حرام۔ فاعتبروا

خاکسار عبدالصمد غزنوی عفی عنہ از ملتان ۲۵/۱۰/۲۵

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر علماء وقت دو ہزار روپیہ انعام دینگے

عورتوں کا چوٹی نہیں موباف لگانا

از مولوی محمد ابوطاہر صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ

کیا فرماتے ہیں علمائے محققین و مفتیان مسئلہ ذیل مسئلہ میں کہ عورتوں کا بال کٹوا کر سر پر رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ اور کل عورتیں اپنے بالوں کو سوائی یا ریشمی یا اون کی پراندہ کا بڑھا دیتی ہیں۔ ناکہ پریشان نہ ہوں۔ یہ صحیح ہے یا نہیں۔ اور یہ عمل بھی منہ میں داخل ہے یا نہیں۔ اور یہ صورتیں حدیث و اصلہ کی مصداق ٹھہریں گی یا نہیں بینوا توجروا۔ السائل ابوالنصر بہاری

الجواب

صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بالوں میں کچھ ملا کر سوائی کپڑا ہو یا ریشمی یا اونی یا کسی حیوان یا انسان کا بال ہو گوندھنا سخت ممنوع اور ناجائز و حرام اور باعث استحقاق لعنت ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ اس سے مسلمان عورتوں کو بہت پرہیز کرنا لازم اور ضروری ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ۔ ترجمہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے بال میں ڈالنے والی اور ڈلوانے والی۔ اور گودنا گودنے والی۔ اور گودھوانے والی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنے جو بات رسول خدا تم کو بتاتا ہے۔ اوسکو اختیار کرو۔ اور جس سے منع فرماتا ہے۔ اوس سے باز رہو۔ دوسری روایت میں اسی صحیح مسلم کی احادیث موجود ہے۔ حدثنا الحسن بن علی الحلوانی و محمد بن رافع قالا نا عبدالرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی ابوالزبیر انہ سمع جابر بن عبداللہ یقول زجر النبی صلی

اللہ علیہ وسلم ان تصل المرۃ برأسہا شیبا۔ یعنی ابوزبیر نے جابر رضی سے سنا وہ کہتے تھے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو منع فرمائی ہے عورتوں کو اپنے سروں میں کچھ ملانے سے

علامہ نووی فرماتے ہیں۔ فقال مالک فی الطیب والاکتحال دون الوصل ممنوع بکل شیئ سواء وصلۃ بشعر او صوف او خرق واختجوا بحدیث جابر الذی ذکرہ مسلم عبد هذا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زجر ان تصل المرۃ برأسہا شیئا انتہی یعنے امام مالک اور علامہ طبری اور اکثر علماء یہی کہتے ہیں۔ کہ بال میں بناوٹی چیز ہو بال یا الون یا سوتی کپڑے اور انکی تحت جابر کی حدیث ہے جو اوپر گذر چکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ڈانٹا کہ کوئی چیز اپنے بال میں نہ ملائیں۔ پس احادیث صحیحہ اور اقوال علماء محققین سے ثابت ہوا کہ عورتوں کو سروں میں مصنوعی بال لگانا ناجائز و ممنوع ہے۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب فقط

مسلمان اور مسلمین

مکرمنا محمد ورحمنا جناب مولانا وحیدالفضل ادام اللہ مولانا سلمہ

بعد از سلام مسنون گذارش ہے کہ اہلحدیث مورخہ ۱۰ ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ میں دو سوالات از جانب خانزادی محمود (لاہور چھاؤنی) چھپے ہیں اور آپنے ان کے جوابات بھی بندہ کو سپرد قلم فرمایا ہے۔ تاہم میرا عریضہ بھی درج اخبار فرما کر مشکور فرمادیں۔ کہ میرے دل کا غبار بھی نکل ہو جاوے۔

جناب خانزادی محمود صاحب۔ السلام علیکم میرا آپنے سوالات میں قرآن الحکیم کی آیات پیش کرکے اور اپنے مذہب کو مسلمین ثابت کرکے اور آخر میں اپنے آپ کو مسلمان کہلانا صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ جسنے مسلمان اور مسلمین کے لفظوں میں کوئی فرق خیال نہیں کیا۔ کیونکہ آج کل مسلمان کا لفظ ایسا عام ہے۔ کہ دنیا کی کل قومیں ہم کو اسی لفظ سے پکارتی ہیں۔ اور ہر اخبار اور ہر مضمون ہم کو اسی لفظ سے نامزد کرتا ہے۔ بلکہ ہر مجالس اور ہر تحریر مسلمان کا لفظ ہی اپنے میں لئے ہوئے ہے لہذا اپنے مسلمین اور مسلمان کے لفظوں کا خیال نکرکے ایسا لکھدیا۔ درصل میرا مطلب اور دعا مسلمین لفظ سے ہے۔ جو کہ خداوند تعالےٰ نے قرآن مجید میں ابراہیم کو تلقین کیا ہے۔ لہذا میرے مضمون کے لفظ مسلمان کو مسلمین ہی خیال فرمادیں۔ احقر العباد غلام حسین گنگ محکمہ نہر

لغیر مذہب × کے چارہ نہیں

دنیا میں تین چیزیں ایسی ہیں جن پر بلا دخل عقل سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ ایک نہایت باریک مسئلہ ہے۔ اور میں یہاں تک خیال کرتا ہوں۔ عوام نے اس ہم مسئلہ پر کبھی عقل سے کام نہیں لیا۔ ناظرین ہر شخص بلا استثناء قوم و ملت اس بات پر مجبور ہے۔ کہ وہ رسم و رواج۔ حکومت۔ مذہب۔ کے غیر فرد سے رسم و رواج کا تعلق ایک خاندان یا کسی خاص ملک یا فرد سے ہوتا ہے۔ اور اس کا وجود گو بعض افراد میں پایا جاتا ہے تو بعض سے مفقود ہوتا ہے اس کی حیثیت ہی منفرد ہے ترقی کرکے مذہب کے پہلو بہ پہلو ہو جاتی ہے۔ اور ہر شخص اسکو مذہب میں داخل کرنے لگتا ہے

رسم و رواج اور مذہب میں فرق یہ ہے۔ کہ رسم و رواج کا تعلق ایک ملک یا ایک خاندان میں مختلف اشکال سے پایا جاتا ہے۔ جیسے کہ ہندو کے تو تین فرقے ہندو کے ہر خاندان سے علیحدہ علیحدہ متعلق ہیں اور یہ عادات مذہبی حیثیت سے ہندو میں قائم کرلئے گئے ہیں۔ اور اوسکو مذہب قرار دیا گیا ہے۔ اب قبل اس کے کہ میں اصل بحث پر آپ کو پہنچاؤں۔ اسقدر عرض کردینا مناسب سمجھتا ہوں کہ جس مقام پر اسلام نے جو عقلی طور پر ایک حکم کا فرد کردیا ہے۔ اوس کے مصالح کو مسلمانوں نے نہیں پہچانا۔ اور انہیں خبر نہیں ہے کہ اسلام نے ان عادات و اختراعات کے متعلق کیا حکم دیا۔ اور کس حکم کا کیا منشاء تھا۔ اور ان احکام سے کہاں تک فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اسلام نے علانیہ یہ حکم شایع کردیا کہ جو رسم و عادت بحیثیت مذہب کے ادا کی جائے اور یہ سمجھا جاوے کہ اسکا التزام ایسا لازمی ہے جیسے مذہب اور ان کے ترک پر قدرتی تفرقات حرتب ہونے لگیں گے۔ وہ بدعت کی تعریف میں داخل ہے اور جو بدعت وہ اختراع ہے جو مذہبی اصول و فروع سے خارج ہو۔ اور بدعت کا نتیجہ ستر جہنم ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ اس حکم کا منشاء یہی تھا کہ آئندہ کو مسلمانوں کے جتھے میں ایک غیر رسم پیدا نہ ہو۔ اور عادتاً خاندان کے درمیان عداوت رسم و عادت کی وجہ سے کوئی فتنہ نہ پیدا ہونے پائے۔ اور ظاہر ہے کہ ایک نئی بات جو اختیار کی جائیگی تو دوسرا دوسرا خاندان اپنے خیال و زعم کی وجہ سے قابل تسلیم سمجھے گا اور جب اسمیں حرکت نہ ہوگی۔ تو لامحالہ اختلافی کے اسباب پیدا ہونگے۔ جیسے کہ ایک گروہ ہے کہ ایک شادی میں سہرا باندھتے۔ دلہن کی صحن تک کرنے۔ محرم کے طرح طرح کے رسوم ادا کرنے پر قائم ہے۔ اور دوسرا گروہ پابندی مذہب کے بحیثیت عقل کے قائل نہیں ہے اور اس طریقہ سے آپس کی سب و شتم اور آپس کی رنجش ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ ان اختراعات میں پابندی اور ترک کیوجہ سے بعض رسوم کے ترک کرنے کو اپنی اولاد و اعقاد و مال منال کے حق میں باعث وبال و نحوست خیال کیا جاتا ہے۔ جہاں تک مجھکو معلوم ہے عربیت مذہب جانتے ہیں۔ اور بالکل خلاف اصول الضلال قلب و طعام طعام وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ دہل کسی کے ترک ہونے پر یقیناً سمجھا جاتا ہے کہ اس دعوت کی منفعت نہ اٹھائے گا اولاد پیدا نہ ہوگی۔ فقرو فاقہ کی نوبت پہنچے گی۔ یہ ایک لغو خیال ہے۔ جو خدائی قدرتوں اور اسکے بیوت و حکومت کے انکار پر ایک گونہ مجبور کرتا ہے غرضیکہ جن اوصاف کو لایعنی تخیل بنا رکھا ہے وغیرہ کہ جتنے

× از مولوی الوحید عبدالعظیم صاحب حیدرآبادی

بقیہ صفحہ ۷ کالم ۲

درست کرنے کے لئے تمام چیزوں کو ترک کیا ہے۔ اسواسطے اوسکو ان وقت کہتے ہیں۔ جو برزخ انتہائی پر جو خاص قرب الٰہی کے ہوا اوقت ہو جاتا ہے۔ کہ اسی کی جنس اب اسی کی خواہش کے مطابق واشتہا چشم کے مطابق زمانہ چلنے لگتا ہے۔ اس کو زمانہ کچھ الٹ پلٹ نہیں کرسکتا بلکہ وہ زمانہ کو الٹ پلٹ سکتا ہے۔ قیامت ڈھا سکتا ہے۔ سورج۔ چاند زمین۔ آسمان کو ایک سانس یا ایک پھونک میں گرد بر کرسکتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کی شان میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون

اور یہ بھی فرق ہے کہ اگر فقیر نے ترک کو اختیار کیا ہے۔ اور نعمت فقر حاصل کرنے کا ارادہ ہو تو صوفی کے پاس یہ اختیار و ارادہ بھی علت ہے۔ کیونکہ صوفی ارادۂ الٰہی سے قائم فی الاشیاء ہے۔ ثم باذنہ ارادے سے۔ تو اب اس کو فقر میں فضیلت معلوم ہوتی ہے نہ تونگری میں۔ بلکہ فضیلت اسی میں ہے جسکو اختیار کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اور کبھی حکم سے آسودگی اختیار کرتا ہے اور اسی میں فضیلت سمجھتا ہے۔ جو فقر کے خلاف ہے۔ لیکن یہ ہر ایک کا قصہ نہیں۔ صادقین کو یہ مرتبہ ملتا ہے۔ جنکو حکم الٰہی کا علم نوری اور لکھا ہوتا ہے۔ ورنہ یہاں ہاؤں ہنداں بڑوں بڑوں کے پھسلتے ہیں۔ لوگ نقرش میں اٹکے۔ کوئی زندقہ میں مبتلا ہوا ہے کوئی حلول میں اور کوئی محو کو عین سمجھکر نفس الامر میں محو ہو گیا ہے اسلئے اتحاد و زندقہ میں مبتلا ہوا ہے۔ حالانکہ محو محض نظری ہے یعنی تعین سالک کا اس سے نظری طور پر منقطع ہوتا ہے اور صاف زندقہ والحاد سے بچکر نکل جاتا ہے۔ جو لوگ زندقہ میں محو ہو گئے ہیں اور اسکو فنا سمجھ لیا خیال کیا ہے اور حشر و نشر و حساب کتاب میزان و صراط سے انکار کیا ہے۔ یہ اون کی نادانی و کم علم و کمی ایمان سے ہے۔ اور ان کے فنا کا نقص ہے رجوع بر حضرت ہو۔ اگر کسی نے رجوع بر حضرت نہیں اور موت خیال کیا ہے تو کافر زندیق ہے کہ عذاب اخروی سے انکار رہا ہے کہ دعوی حشر اجساد علیہم السلام باطل ہو جاتا ہے اور یہ کفر ہے اگر کچھ بھی بصارت ہو تو آئینہ سامنے رکھ کے اپنے تشخص اوس میں دیکھکر بطور حق تجلی کو صد تجلی اور میں اسی طرح خیال کرسکتے ہیں کہ جسطرح اون کی صورت آئینے میں متجلی ہوتی ہے کہ نہ تو اتحاد لازم آتا ہے نہ حلول ؎

فالعین واحدۃ والمدرک مختلف
وذاک سر لاہل العلم منکشف

اور یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ فقر تصوف کی اساس دنیا دیا ہے۔ یعنی تصوف کے مرتبہ کو پہنچا ہو تو پہلے فقر کو اختیار کرنا ضرور ہے۔ اور یہ بات نہیں ہے کہ وجود تصوف کو وجود فقر لازمی ہے یعنی جو صوفی ہو وہ فقیر بھی ہو بلکہ فقیری طریق تصوف ہے۔

الحدیث:۔ ہم نے اس مضمون کو اس لئے نقل کیا ہے تاکہ فریقین (قائلین اور منکرین تصوف) میں مصالحت کرادیں اور دونوں کو افراط و تفریط سے بچانے کی کوشش کریں۔ منکرین تصوف کی بڑی وجہ انکار یہ ہے کہ اس کا ثبوت زمانہ سالمت اور خلافت میں نہیں ملتا۔ نیز مشہور فین میں بہت سی بدعات ہیں جو صریح خلاف شرع ہیں۔ یہ وجہ معقول ہے مگر ان اقوال میں جو تصوف کی تعریف کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصوف میں اصل مقصود اسلام ہے اور یہ در اصل بیت و تبتل الیہ تبتیلا کی عملی تفسیر ہے۔ مگر نام اسکا جدید مگر کام اس کا قدیم ہے لیکن جو رسوم اور بدعات زمانہ حال کے صوفیوں میں مروج ہیں وہ اسی قسم کی ہیں جو خود علماء ظاہری میں بھی رواج پذیر ہیں۔ ایک شخص سنی مسلمان بلکہ پورا عالم حافظ کہلا کر بھی ایسی بدعات کا قائل اور فاعل ہوتا ہے کہ سوفی کیا ہوگا۔ تو کیا اس غلط بدعت سے سنی مذہب صحیح اور غلط ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ سنت چیز ہے درست و بدعت چیز ہے دیگر اسی طرح تصوف کی اصلیت تو صرف تبتل کا کیا علاج بتلایا ہے۔ (آمریہ سماج کا سیلوک مختلف ہیں۔ رہی بدعات سو فاضل اس کا ذمہ دار ہے تصوف کو اس سے تعلق نہیں۔

ہاں صوفیوں کے اشغال وغیرہ بھی تصوف کی ذات اور ماہیت میں داخل نہیں اور بھی طریق تعلیم کی طرح مختلف ہیں۔ کوئی آسان اور سہل الوصول ہیں کوئی مشکل اور بعید الوصول پنجاب میں علم صرف نحو کی تفصیل میں بہت وقت لگتا ہے کیونکہ بڑی محنت اور جگر سے پڑھتے ہیں۔ ہندوستان میں اتنی دیر نہیں لگتی کتابوں کا بھی اختلاف ہے مگر اصل مقصود تعلیم و تعلم میں اختلاف نہیں۔ اسی طرح علم تصوف کو سمجھنا چاہئے۔ واللہ اعلم۔

مفقود الخبر اور نیوگ

ناظرین! سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے جو نئے مسئلے ہندو دھرم کے خلاف جاری کئے ان میں سے ایک نیوگ بھی ہے سو وہ ہم کو اس سے بحث نہیں کہ سوامی دیانند نیوگ کو ایک دیدک دھرمی مسئلہ ثابت کرنے میں حق بجانب ہے یا کیا لیکن اتنا کہنے سے ہم کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی کہ سوامی دیانند کا مجوزہ نیوگ ثابت نہیں ہوتا فاضل ہے جسکے کرنے کی کسی مسلم انسان سے توقع نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے کہ آج تک باوجود سوامی جی کے خاص پرچار کرکے ہمارے آریہ دوست اس سے گھبراتے ہیں گو زبانی دعوے اس کے خلاف ہی۔ علاوہ ازیں نیوگ کے قواعد اکمل بھی نہیں۔ اسلئے مفقود الخبر کی زوجہ کو لیجئے۔ اسکے واسطے کچھ نہیں کہ وہ کسقدر انتظار کرنے کے بعد نیوگ کرائے۔ ایسے ہی مفقود الخبر کیلئے بھی کوئی ہدایت نہیں پائی جاتی تو وہ ایسی حالت میں نیوگ کو اپنے حق میں جائز قرار دے سکتا ہے یا نہیں۔ دوسری شادی تو کر نہیں سکتا کیونکہ سوامی جی تعدد ازدواج کے خلاف ہیں۔ آریہ سماجی ہو کر جواب دیں کہ سوامی جی نے ایسی صورت میں ان دونوں (خاوند و بیوی) کا کیا علاج بتلایا ہے۔ (آریہ سماج کا سیلوک۔

فتاوے

اطلاع ۱۔ گزشتہ سال کل فتوے ہوا بخار میں شائع ہوئے (۲۱۰) نئے علمی بھی قریب قریب اسی کے یا کچھ زیادہ۔ مگر ان میں بہت سے اصحاب ایسے بھی ہیں جو اپنا وجود اعلان جاننے کے غریب فنڈ کی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ اس فنڈ سے سینکڑوں غربا کو فائدہ ہو چکا ہے۔ اسلئے احباب سائلین فتوے کرچاہئے کہ کوئی سوال ہو اپنا غریب فنڈ کے لئے بھیجا کریں۔ قلمی کے لئے فی سوال دو آنا۔ فرائض التقسیم وراثت بکھنے فی بطن (روپیہ) ۲ر تانکا دیکی طرف سے پرسلسلہ خیرات جاری رہے (اڈیٹر)

سوال نمبر ۱۔ جو عورت حاملہ ہو دے اور کوئی قاتلی اسکا نکاح کردیوے حالانکہ اوسکو خبر بھی دیجاوے کہ یہ عورت حمل میں ہے پھر بھی اس بات کا خیال نہ کرے اور اوسکو خبر بھی کیجاوے کہ اللہ تعالےٰ کا یہ حکم نہیں۔ وہ شخص اس بات پر کوئی غور نہ کرے اور عقد کردیوے اس پر کیا حکم چاہئے۔ ایسا کرنا جائز ہے یا ناگناہ ہوتا ہے (از محمد عبداللہ گورداسپوری ضلع امرتسر)

جواب نمبر ۱۔ حاملہ عورت کا نکاح کرنا بحکم قرآن شریف ناجائز ہے۔ نکاح خواں ناحق کی بابت کوئی فتویٰ نہیں دیجا سکتا جبتک اوسکا حال اور نیت معلوم نہ ہو۔ کہ اس نے تجویز میں ایسا کیا یا بنکا شرارت سے کیا۔ بہرحال نکاح ناجائز ہے۔

س نمبر ۲۔ اگر ایک لڑکی کا رشتہ عرصہ دراز سے کیا ہوا ہے اور لڑکے والے لڑکی کو کچھ زیورات یا چاندی بھی بھیجتے ہوں جو عید کو مسلمانوں کے دستور ہوتا ہے۔ اور اب لڑکی والا کچھ خفا ہو گیا ہے اور رشتہ دوسری جگہ کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ کسی دوسری جگہ نکاح کرے تو اہلحدیث کے نزدیک جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۲۔ صورت مرقومہ میں نکاح نہیں وعدہ ہے۔ لڑکی کا دین اگر کوئی خرابی دیکھے تو وعدہ فسخ کرسکتا ہے۔ لہذا نکاح دوسری جگہ جائز ہے۔

س نمبر ۳۔ میں تجارت کیلئے کارواں کا روپیہ کو حرام کہا جاتا ہے وہ روپیہ مسجد میں لگایا جائے تو صحیح ہو سکتا ہے یا نہیں (عبدالرحمن خلیل نمبر ۲۵۵۳۔ دہلی)

ج نمبر ۳۔ حرام روپیہ کسی خیرات میں نہیں لگ سکتا نہ قبول ہوتا ہے نہ اوسکا ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب اللہ پاک ہے اور پاک کمائی کو قبول کرتا ہے۔

س نمبر ۴۔ انگریزی دوا پینا یعنی ڈاکٹری دوا پینا جائز ہو سکتا ہے کہ نہیں (ہ ہ)

ج نمبر ۴۔ جو دوا اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہو وہ نہ پینی چاہئے خواہ اوسکا ایک ہی قطرہ ملایا جائے۔ بموجب حدیث شریف حرام ہے۔ اور داخل غریب فنڈ

س نمبر ۵۔ ہر شخص بوقت کلام اباؤ اجداد کے حق میں لفظ بہشتی کا کہے کہ میرے والد اجداد بہشتی نے اسی طرح فرمایا تھا کیا یہ شخص گنہگار ہوتا ہے یا نہ۔ اگر وہ ایسا ہو تو دلیل بقل کتب احادیث یا فقہ سے تحریر فرمائی جاوے (خاکسار محمد امام مسجد اہلحدیث ڈیرہ غازیخاں)

ج نمبر ۵۔ بہشتی کہنے والے کی مراد اپنی نجات اور آزاد ہونی ہے یعنی خدا اوسکو بہشتی کرے اوسکے بہشتی ہونے کی خبر وحی منصور نہیں بلکہ بہشتی کا لفظ معروف کے لفظ کی طرح ہے۔ یعنی ولی آرزو کا اظہار ہے کہ خدا اوسپر رحم کرے اور اوسکو بہشت میں داخل کرے لہذا جائز ہے جیسا کہ مرحوم کہنا جائز ہے۔

س نمبر ۶۔ جو عورت کہ حالت حمل میں مرجاتی ہے اوسکا مشرکس طرح ہوگا۔ آیا بالحمل اوگھیگی یا نہ۔ برتقدیر ثانی اوس کا حمل کہا جائیگا۔ دلیل تحریر فرماویں۔

(حاجی اصغر علی خیدر نمبر ۳۰۸۳۔ اذ بارہ مولہ)

ج نمبر ۶۔ حاملہ عورت بے حمل اٹھیگی۔ قیامت کے دن کی نوبہ تک حالت یہ بتلائی گئی ہے **وتضع کل ذات حمل حملها** اوس روز تو حاملہ اپنا حامل بھی گرا دیگی بفرضیکہ اوس روز حاملہ کا حامل اٹھنا ثابت نہیں۔ یہ سوال کہ اوسکا حمل کہاں جاویگا اوسکا جواب یہ ہے کہ قبر میں فنا ہو جائیگا۔

س نمبر ۷۔ زید نے مغرب کی جماعت کرائی جب قیسری رکعت ختم ہو چکی تو سلام سے پہلے عمرو بھی نماز میں تشہد کی حالت میں شامل ہوا۔ بعد سلام کے عمرو اپنی تین رکعت پوری کرتا ہے مگر عمرو کی سلام سے پہلے چند اشخاص آئے۔ عمرو جو جب معلوم ہوا تو قرأت بلند آواز سے پڑھنی شروع کردی۔ مذکورہ اشخاص شامل ہو گئے نماز باجماعت پوری کرلی۔ بعد میں زید کے ہمراہیوں نے کہا ایسی جماعت کسی کتاب میں نہیں ملتی بعض خواہش نفسانی ہے۔ البتہ عمرو کی اقتدا کرتے طلبہ دوسری جماعت کرلے تو جائز تھا۔ زید کی اقتدا پر عمرو جماعت نہیں کرسکتا عمرو کے ہمراہی اور عمرو مذکور جماعت جائز جانتے ہیں۔ آپس میں بحث تکرار ہوتا ہے بلکہ فساد کا خوف ہے۔ برائے مہربانی جواب مدلل بالفاظ حدیث و قرینہ کے تحریر فرماویں (ابوالجاد خریدار اہلحدیث نمبر ۲۶۳۲)

ج نمبر ۷۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے حنفیہ مانع ہیں۔ شافعیہ قائل ہیں۔ دلیل اوکی کوئی صحیح حدیث تو نہیں قیاس ہے کہ مسبوق اپنی بقیہ نماز میں مستقل ہے اسی لئے اوس کی بھول پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ حنفیہ جو مانع قرأت خلف الامام ہیں وہ بھی مسبوق کو قرأت پڑھنے کا حکم دیتے ہیں اس کا نتیجہ ہے کہ مسبوق کی بقیہ نماز میں اقتدا جائز ہے۔

عجیب شرط سائل مذکور لکھتا ہے کہ ۲۳ اکتوبر کے پرچہ میں جواب لکھا جائے کیونکہ فریقین ۲۴ تک راضی ہیں اور فساد ہوگا۔ مقام غور ہے کہ اس قسم کی شروط ایک مذہبی مسئلہ کی تحقیق پر کیسی ہیں۔ اول یہ کہ مذہبی مسائل کی تحقیق کسی زمانہ سے مخصوص یا محدود کرنی جائز نہیں۔ دوم عجیب کوئی امر مانع ہو۔ چنانچہ میں کئی روز سفر میں رہا۔ آج (۱۶ نومبر کو) یہ خط دیکھا تو جواب دیا گیا۔

بعض احباب جلدی میں اس قسم کی شروط بالجہر کرہم پر لاد جب وہاؤ ڈالا کرتے ہیں۔ اون احباب کو ایسا کرنے سے پہلے مذکورہ بالا امور پر غور کرلینا چاہئے۔

س نمبر ۸۔ نماز جنازہ میں امام سرّیا و جہراً قرأت پڑھ سکتا ہے اور کیا فاتحہ پڑھ سکتا ہے۔ (محمد الغنی از ملتان)

ج نمبر ۸۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ اونہوں نے ایک فرد بلند آواز سے فاتحہ بالجہر پڑھا اس لئے پڑھی ہے تا جان لو کہ سنت ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل قرأت سنی ہے لیکن کوئی صاحب فاتحہ کو بلند بھی پڑھ لے تو روا ہے۔

متفرقات

محمدیہ کمپنی کی بابت گزشتہ پرچہ میں جو اعلان کیا گیا تھا۔ کوئی الحال موجودہ رقم کوئی روپیہ ۱۲ فی کے حساب سے تقسیم کرنا تجویز ہوا ہے اوس کے مطابق تقسیم شروع ہے۔ جو صاحب اطلاع دینگے۔ اون کا حصہ بھیجا جائیگا۔ انقایا کے لئے کوشش جاری ہے۔ خدا سے امید ہے بلحاظ نیگا

امرت سر میں ایک جوشیلا محمد یعقوب خطاط فوت ہو گیا ہے۔ اسکی تین مشکیاں ہوئی ہے۔ بیٹی بابت میں اعلان کرتا ہوں کہ اس مقدمہ میں میرا کوئی تعلق تائیدی یا تردیدی نہیں ہے۔ نہ مجھے اس کی اصلیت کا علم ہے۔ نہ میں اس کے کسی مشورہ میں شریک یا فعل میں اگر کوئی شخص کسی وجہ سے مجھے اس میں شریک جانے گا۔ وہ بدگمانی کا مرتکب ہوگا عند اللہ ماخوذ ہوگا۔ (ابوالوفا)

استادی کا دعوے کہ سری جلد الرحیم صاحب جہلم والوں نے لکھا کہ مولوی احمد صیاء الرحمٰن صاحب گو علم عربی سے بے علم ہے مادہ بہت سی آپتی باتیں کہتے ہیں۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف اپنے حمایتیوں کے مجلس عام میں مولوی احمد اہلحدیث سے گفتگو کرلیں۔ یہ مجلس مقامات سے مگنگ کی۔ چوٹالہ۔ چکوال۔ جہلم۔ دارالار وغیرہ میں سے جہاں چاہیں کرسکتے ہیں۔ اڈیٹر صاحب سراج الاخبار جہلم کو تو ہی بلا سکتے ہیں۔ (خاکسار عبدالغفور ملازم فوج کاکڑ سیوہارہ ضلع جہلم)

آریوں اور سکھوں کا مقدمہ پنڈت اس سکھوں آریوں کا مقدمہ بابت کتاب فاتحہ پیغمبر کی حقیقت بھی چل رہا ہے۔ نور صفحہ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ کمترین خاص گواہان مستغاثہ پر جرح کرنے کے لئے مقرر تھیں جن کو اطلاع دے دی گئی ہے کہ کچھ گواہ باقی ہیں۔ اور جرح بہت زیادہ ہے (مرزا اللہ دتا) نائب کے مقدمہ میں اہلحدیث تحریر ہے کہ اس قسم کے مقدمات میں جلدی چاہیں نکرائے جا سکتے ہیں۔ اور اگر مطلب کی بات پر زور دیں تو ہو سکتا ہے کہ اس میں بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کاتب پڑھ رہا ہے۔ جلدی فارغ ہوگی۔ انشاء اللہ

اہلحدیث میں ایک کالم نعتیہ اشعار کا رکھا جائے نعتیہ اشعار اگر بہتر ہوگا جس سے اخبار کو رونق ہوگی۔ (محمد منظور الکریم صدیقی سب انسپکٹر نوشہرہ صوبہ سرحد)

اڈیٹر: آداب شرع کو ملحوظ رکھکر شوق سے اپنا کلام بھیجا کریں۔ چھاپ دیا جائیگا۔ انشاء اللہ

جنازہ غائب میری حقیقی بہن عرصہ کی بیماری اور دعاء مغفرت سے ۱۱ اکتوبر کو فوت ہو گئی انا للہ (احمد اللہ از قرعت پور ضلع سیالکوٹ)

میرا بھائی (زبیر علی دارد نیا سے دار بقا کو انتقال کر گیا۔ انا للہ۔ (نثیر الدین موضع ہوگا وال ضلع دیپالپور)

ہمارا ایک عزیز حافظ عبداللہ امرتسر انتقال کر گیا۔ (الیاس وفا)

ناظرین سے درخواست ہے کہ سیتوں مرحوم کے جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔

اللھم اغفرلہا وارحمہا۔

مولانا شاہ عین الحق صاحب کا سایہ ان کے شاگرد بھاولپور کے پہلے ایک دفعہ فالج ہو کر صحت ہوئی۔ اب پھر فالج پڑنے کی خبر اخبار میں سنی گئی تھی۔ ناظرین سے درخواست ہے۔ کہ مخلص قلب جناب ممدوح کے لئے صحت کی دعاء کریں۔ اللھم اشفہ بشفاءک ودوایہ بدوائک وعافہ بعفوک آمین

اشتہارات تعزیہ

مثل سابق اس مثال بھی اشتہارات تعزیہ دفتر اہلحدیث سے شائع ہو سکتے۔ جو صاحب چاہیں۔ منگالیں۔ قیمت فی سینکڑہ ۸ محصول علاوہ۔

ہر مقام میں ان اشتہارات کا تقسیم ہونا ثواب کا موجب ہے (مینجر)

اہلحدیث کانفرنس کی رپورٹ

بعض جگہ سے آمدہ خبر سے رپورٹ تیار کیا جا رہی ہے۔ اور بہت سی خبریں آچکی ہیں۔ تاہم ابھی خرابان کانفرنس کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کاتب پڑھ رہا ہے۔ جلدی شائع ہوگی۔ انشاء اللہ

استفسار طبی

(کوئی صاحب ڈاکٹری یا حکیمی) میرا جواب عنایت فرمائیں۔ کہ میرے ساتھ ہمیشہ میں (علاوہ کانگ غیرہ کے) کھجلی کے طور پر کچھ کھلکی ہوتی ہے جب اسکو کھجلاتا ہوں تو جلن سے خصوصاً پیٹ کے چمڑے سے کے طور پر چھوٹے چھوٹے دانے سے ہے جس کے سبب ایک طرح سے بدہضمی داخ پیدا ہوتا ہے۔ اور سفید سفید داغ بھی ہیں۔ گردن سے لیکر پیٹ پیٹھ دونوں ہاتھ وغیرہ سب کا ایسا ہی حال ہے۔ برائے مہربانی کوئی صاحب علاج بتاویں (خاکسار فقیر جلال خان ضلع اٹک از بارس

کتا بولنگی قیمت بیس ہزار روپیہ ہے نظیر۔ حیرت افزا۔ اہلحدیث۔ اگست میں سیر زیارت سکھر کنارہ عباسی نیت کانگڑہ الہ آباد وغیرہ مقامات کا شامل ہے۔ اخبارات کا کالم کتب بعض وقت ہو چکی ہیں اب اور زیادہ تفصیل کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اوکی اشتہارات میں کتب درج ہیں ان کی جلدیں اوکی قیمت تیار ہیں جو اشتہار دیکھ کر خریدار بنیگا اوکو فی روپیہ تخفیف ہوگی۔ اور جو خریدار بننا چاہیں اوکی قیمت بھیجنے کے بعد اشتہار بھیجا جائیگا۔ محصول ڈاک ضرور ذمہ خریدار۔ (روایت ۱۰۰ سنہ ۱۹۱۳ء) اہلحدیث ان ۱۹ نومبر تک رہے گی۔ اس کے بعد فروخت ہو گی

انتخاب الاخبار

بحری کارزار

جرمنی کی چار تجارتی کشتیاں جو شمال جاپان کے پاس غرق ہوئیں۔ ان کے نام ایس ۱۱۵۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹ ہیں جرمن بحر و بر ایمپائر نے بھر پور دار ہو کر پانچ تجارتی جہازوں کو غرق کر کے کوئلے کے دو جہازوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

کہتے ہیں کہ اگر ایمپائر کوئلہ کے جہاز نہ لیجاتے تو وہ کسی غیر جانبدار بندر میں داخل ہو کر غرقاب ہو جاتا۔ کیونکہ اس کے پاس کوئلہ بالکل ختم ہو چکا تھا۔

اب ان دونوں جہازوں کے غنیمت سے اس کے پاس سال بھر کا کوئلہ جمع ہو گیا ہے

اس تاخت میں غرق شدہ جہازوں کے نام یہ ہیں چکا: میسرز مرائس سیٹن ریلوے۔ اور کلن گریٹ گرفتار شدہ جہازوں کے نام اکسفورڈ اور ولی اسک ہیں کل ہمارے جانبازوں نے آج تک غرق یا گرفتار کئے ہیں۔ ۱۰ لاکھ تن تعداد ۱۷ ہے۔ اور قیمت کا اندازہ ۳۰ کروڑ روپیہ سے کم نہ ہوگی۔

ایمسٹرڈیم سے ان ساحلی جہازوں کے سواروں کو سٹیمر اگنٹ پر سوار کر کے ساحل پر بھیجدیا۔

ان غرق شدہ جہازوں میں سے ایک کے کپتان نے بیان کیا ہے۔ کہ ان غرق شدہ جہازات میں سے ایک میں ایسا قیمتی مال تھا جس کی قیمت ۱۰ کروڑ روپیہ سے کم نہ ہوگی۔

ایک جرمن جنگی جہاز کا سالہ سلے فرلینڈ کے رخ میں متحدہ سلطنتوں کے ۱۳ تجارتی جہاز غرق کر دیئے

امارت بحریہ انگلستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ اسوقت مختلف سمندروں میں جرمنی کے ۱۲ جنگی جہازات پھر رہے ہیں جن کے تعاقب میں متحدہ سلطنتوں کے جنگی جہاز بھیجے ہوئے ہیں

ایک انگریزی زیر آب چلنے والی کشتی گم ہو گئی ہے جرمنی کی خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اسکو غرق کر دیا ہے

ایمسٹرڈیم سے اور دو جنگی جہاز ایک روسی ایک

فرانسیسی غرق کر دیئے۔

تجارتی جہاز ایکٹر ایمپرس کے ساحل غربی پر بحری سرگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا

ٹوکیو کا تار ظاہر ہے کہ جاپانی جنگی جہاز نکاچیہو خلیج کیاچو میں آ کے سرگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا جس کے سوار بھی جو تعداد میں ۲۵ تھے غرق ہو گئے

سلطانی کا مار منظر ہے۔ کہ دو سٹرڈی آبدوز کشتیوں نے فرانسیسی بیڑے پر حملہ کیا جن میں سے ایک کو فرانسیسی جنگی جہاز بوائلک یکسو نے غرق کر دیا۔

ایک جرمن تباہ کن کشتی تاریکی شب میں جاپانی بیڑے کی نظر بچا کر کیاچو سے بھاگ نکلی تھی لیکن کیاچو سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ساحل پر چڑھی ہوئی پائی گئی۔

ٹوکیو میں مرکزی طور پر اعلان ہوا ہے کہ جاپانی صیغہ بحر نے میرشل ٹاپل اور جزائر کیرولائن پر قبضہ کر لیا ہے

بری میدان جنگ

جرمن افسر انگلستان پر حملہ کرنے کی لائن کی رہے ہیں

کینیڈا نے ۳۰ ہزار سپاہ میدان جنگ میں بھیجی ہے

ساحل

ٹیلیگراف کی لڑائیوں میں انگریزی جنگی جہازوں نے متحدہ افواج کی مدد کی۔ اور جرمنوں کو سخت نقصان پہنچایا کہتے ہیں کہ قیصر جرمن غیر جانبدار سلطنتوں سے دریافت کرنا چاہتا ہے۔ کہ آیا وہ اسے شاہ بلجیم تسلیم کرنے کو تیار و آمادہ ہیں یا نہیں۔

گذشتہ ہفتہ وار

کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن پیچھے ہٹ رہے ہیں اور متحدہ افواج ان کو دبائے چلی آتی ہیں۔ اور ان لڑائیوں میں جرمنوں کا کئی لاکھ آدمیوں کا نقصان ہوا ہے

جرمن شہزادہ میکلنبرگ لیبلین آف ہیسی جنگ میں زخمی ہو گیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انگریزی بیڑے کے روند فورسائٹ نے ٹیوٹونک کے جرمن دو حملوں پر گولہ باری کر کے ہوئے جرمن جنرل فان لوپ اور اس کے سارے سٹاف کو ہلاک کر دیا۔

روسی اعلان کرتے ہیں۔ کہ جرمن ان کے سامنے سے پسپا ہو رہے ہیں اور انہوں نے کئی ایک مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

جرمنی نے اعلان کیا ہے کہ جرمن سپاہ نے روسی علاقہ پولینڈ کے دارالخلافہ وارسا پر قبضہ کر لیا ہے۔

انگریزی اخبارات کہتے ہیں کہ گورنمنٹ جرمنی نے اپنی رعایا کی بیوقوفی کو دور کرنے کے لئے وارسا کی تسخیر کی جھوٹی خبر شائع کی ہے۔

اٹلی کا اخبار ٹریبونا لکھتا ہے کہ سرڈی اور انٹی گلڈی سپاہ جانسرا جیوہ کے تمام بڑے بڑے قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

سرویہ کی سرکاری اطلاع سے ظاہر ہے کہ بلغراد اب بالکل محفوظ ہے۔

ہندوستانی افواج نے فلانڈرز کی لڑائیوں میں جو بہادری دکھائی ہے۔ اسکی تمام فرانس انگلستان میں تعریف ہو رہی ہے

ایک لاکھ ہندوستانی سپاہ سالار اعلیٰ حضرت پر انگریزی فوج کو سجا لیا۔

جرمنی دستہ فوج جو بڑھا چلا آ رہا تھا۔ ہندوستانی سپاہ کی جانبازی سے ان پر گھبراہٹ چھا گئی اور جرمنوں کو گھڑی کی طرح کانپنا شروع کیا۔ یہ دیکھکر جرمن جرنیل نے حکم دیا کہ سپاہ واپس ہو کر بھاگ چلے۔ سپاہ نے ان کا تعاقب کر کے انہیں ہر چہار طرف سے گھیر لیا ایک میل پر سے تک بھگا دیا۔ تاخوب واپس آنے کا حکم نہ دیدیا۔ انگریزی فوج نے سپاہ ہندوستان کی اس بہادری پر فقرہ بفقرہ مسرت ظاہر کی

دول متحدہ کے سفراء متعینہ قسطنطنیہ کی باب عالی سے درخواست

کی تھی کہ گورنمنٹ اور سپاہ کے جرمن افسروں کو معزول کر دیا جائے۔ باب عالی نے اس سے صاف انکار کر دیا باب عالی نے اپنے ملک میں غیر سلطنتوں کی عدالتیں اور قونصل خانے بند کر دیئے ہیں

یونان نے ہمیں واقعہ البانیہ میں اپنی فوجیں اس غرض کے لئے بھیجدی ہیں

اٹلی نے بھی ساحل البانیہ پر اپنے جنگی جہاز متعین کر دیئے ہیں۔ اور وہ اس لئے کہ سپاہ اتاری جائے

جرمن اسٹاف تمام ہسپانیہ کو جو سنور جرمنی اور البانیہ میں ملتی ہے مرتب و منظم کر رہا ہے تاکہ وہ ضرورت کے حوالی میں اپنی ساری طاقت کو جمع کر سکے۔

آسٹریا نہایت سرگرمی سے صرصائل پر مورچے بنا رہا ہے

ترکی جنگ۔ آخر وہی ہوا جسکا خطرہ کیا جاتا تھا۔ ۲۹۔ اکتوبر کو ترک بھی شریک جنگ ہو گئے۔ روسیوں پر حملہ کر کے ان کے کئی ایک جہاز ڈبو دیئے۔

اسلامی طہارت و عبادت کی فلاسفی

۱۳۴

ضخامت ۵۸۰ صفحات

دینیات کے موضوع پر زبان اردو کے لئے ایک قابل فخر تحفہ جدید ہے۔ اس میں جملہ اقسام عبادات نماز روزمرہ (سفر و حضر) جمعہ۔ عیدین۔ تراویح۔ جنازہ۔ خسوف کسوف وغیرہ۔ حکم صیام فریضۂ حج۔ زکوٰۃ صدقۃ الفطر۔ قربانی۔ عقیقہ۔ ولیمہ۔ وغیرہ ضروریات دین کے ساتھ مسائل نجاست۔ طہارت اور ہدایات اسلامیہ متعلق رسوم شادی و غمی کو بالتفصیل ایسی خوبی و خوش اسلوبی سے مذاق زمانہ کے موافق فلسفیانہ طریق میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ بالخصوص بعض انگریزی خواں نوجوانوں میں جو غیری مذہب کے متعلق جو شبہات و خیالات فاسدہ پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کے انسداد کیلئے تریاق کا کام دیگی

کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہئے بیمبدی سے لیکر منتہی تک اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اگر آپ بھی چاہتے ہیں۔ تو بہت جلد آرڈر بھیجدیجئے۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ پس امید تھوڑی جلدیں باقی رہگئی ہیں۔ تمام خوبیوں کی علت غائی یہ ہے۔ کہ اس کے لائق مصنف **مولینا ابوالمسیح احمد** بافاضہ علوم دینیہ میں ماہر ہونے کے ساتھ زبان انگریزی میں درجہ فضیلت رکھتے ہیں۔ ان مصنوعی خوبیوں کے ساتھ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی کی نفاست نے سونے پر سہاگہ کر دیا ہے

اصلی قیمت غیر مجلد عہ مجلد ۱۰ رعایتی قیمت غیر مجلد عہ مجلد عہ

اخبار کا حوالہ دے کر

مینیجر صاحب حجاز بک ایجنسی شہر سیالکوٹ سے طلب کرو۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ بھی واپس ہونگے۔
(۳) مضامین سرسلہ بشرط پسند شدت درج ہونگے اور ناپسند مضامین بھی اگر ٹکٹ آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

اخبار اہلحدیث

اخبار اہل حدیث کیلئے وقف ہے

نمبر (۲) جلد (۱۲)

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ روپے
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ روپے
عام خریداران سے ۔۔۔ روپے
بشمول ہر
پارسل نیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۲ پنس
۔۔ ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ ذریعہ خط و کتابت ہوگا۔ تمام خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری مالک و مدیر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر۔ مورخہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

ہندو مسلم اتفاق

آجکل اخباروں میں یہ مضمون گشت کر رہا ہے کہ ہندو مسلم اتفاق کی ضرورت ہے۔ اور کیونکر ہو سکتا ہے۔ اسکی وجہ یہ پیش آئی ہے۔ کہ آجکل گورنمنٹ جنگ کی وجہ سے پریشانی میں ہے۔ اس لئے ہم ہندو رعایا کو باہمی کوشش بڑھا کر گورنمنٹ کی پریشانی کو بڑھانا چاہئے۔ بلکہ نقل انگلینڈ اور آئرلینڈ کے باہم شیر و شکر ہو کر یک جہت ہو جانا چاہئے۔

وجہ مصالحت تو معقول ہے۔ مگر اس کی وجوہات اور طرق میں اختلاف ہے۔ اہلحدیث ایک مذہب ہے۔ اس کی حیثیت مذہب کے اندر ہے۔ اسلئے اسکا طریق استدلال مقدم رہ ہدایت ہوگی۔ جو ہر سب کی جانب ملحوظ صادر ہوں۔ دلائل اور کلمی دلائل ہمکی نگاہ میں وقعت نہیں۔ رکھ سکتے۔ جو ہمیں لائیں کہ ہندو

اس میں شک نہیں کہ دونوں قومیں ایک ملک کی رہنے والی ہیں۔ ایک دوسرے کی پڑوسی ہیں بلکہ ایک دوسرے سے خون کا تعلق بھی ہے۔ پھر لڑائی کیا۔ اور جنگ کیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے تھا ؎

وجہ بیگانگی نہیں معلوم
تم جواں کے تم ہو وہاں کے ہم

اسلام مکی اور پڑوسی بھائیوں کے ساتھ محبت اور سلوک کی ہدایت کرتا ہے۔ لیکن ساتھ مقدم یہ دیکھتا ہے۔ کہ باوجود اتنے تعلقات کے لڑائی کیوں ہے۔ اور کس طبقے میں ہے۔ بعد تلاش تمام لڑائی کے سبب قرار دیئے جاتے ہیں۔ عید الاضحیہ پر گائے کی قربانی اور محرم پر تعزیے۔ ہندو اس بات سے ناراض ہوتے ہیں کہ گائے کی قربانی کی جائے۔ مسلمان اس پر مصر ہوتے ہیں کہ کریں گے۔ غرض ان دونوں کی لڑائی اس شعر کی مصداق ہوتی ہے ؎

ملک الموت کو ضد ہے کہ یہیں جان لیکے ٹلوں
سر سجدہ ہے میرا کہ یہیں بات ہے

دونوں قومیں اپنے اپنے دعوے پر بضد ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خاں صاحب شاہ کابل نے اپنی سیاحت کے ایام میں ہندوؤں کے جذبات کا خیال کر کے عید الاضحیہ مسلمانوں کو گائے کی قربانی سے منع فرمایا تھا کیونکہ انہوں نے مقرر گائے کی قربانی نہ کی تھی اور نہ کرنے کی وجہ یہی بتلائی تھی۔ کہ ہندوستان کی ایک بڑی قوم اس اختلاف سے ناراض ہوتی ہے مگر اہلحدیث کی نگاہ سب سے مقدم مذہبی ہدایات پر ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم پہلے مذہبی ہدایات پر غور کریں۔ کہ آیا مذہب اسلام میں گائے کی قربانی کرنی جائز ہے یا نہیں۔ اس کا مختصر جواب یہی ہے۔ کہ جائز ہے۔ پھر ہم ان لوگوں کی ! اور طریق عمل سے متعلق

گلزار احمدی ۔ یہ صحیح الحدیث ترجمہ کا پنجابی نظم میں دلچسپ پسند طریق ہے۔ ہر صفحہ پر ۲ حدیث ہیں۔ ہر حدیث کے نیچے اردو ترجمہ ہے۔ ہر حدیث کے نیچے اردو ترجمہ ہے۔ ہر حدیث کے نیچے اردو ترجمہ ہے

نہیں ہیں جنکی شکایت مسافر اگرہ ان لفظوں میں کرتا ہے۔

"تمام کے مسلمان ان تہواروں کو ہر ممکن طریقہ پر ہندوؤں کی دل آزاری کا موجب بنانا اپنا شعار اسلام سمجھتے ہیں" (مسافر ۳۰ اکتوبر)

مگر اتنی گذارش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ نیت کا حال سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔ ہم نے جہاں تک [illegible] قربانی کے متعلق دیکھا ہے کسی مسلمان کے دل میں یہ خیال نہیں پایا۔ کہ میں اسلئے قربانی کرتا ہوں کہ ہندوؤں کو ستاؤں۔ البتہ ایک مذہبی رسم ہے۔ اس لئے مسلمانوں کی نسبت ایسا خیال کرنا ہمارے خیال میں بدگمانی ہے۔

رہا تعزیوں کا سلسلہ۔ سو اس کی بابت تو اہلحدیث کی حیثیت مذہب کملی رہا ہے۔ کہ یہ مذہبی رسم نہیں ہے۔ اس لئے بند کرنے کے قابل ہیں۔ تعزیہ داری کی نیت کی بابت اگر کہا جائے۔ کہ ہندوؤں کی دل آزاری کو دخل ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔

تیسرا ہماری مذہبی رائے ہے۔ اب ہم پولیٹیکل طور سے اس مسئلہ پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ گورنمنٹ کا منشاء کسی مذہب کی جانچ اور تحقیق کرنے سے نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ جو قوم کسی رسم کو اپنے مذہب میں داخل سمجھتی ہے۔ گورنمنٹ اوسکو ایسا ہی سمجھکر اوسکی حفاظت کرتی ہے اور کریگی۔ اس اصول سے قربانی اور تعزیہ کی رسم بدولت سے مسلمانوں میں چلی آتی ہے۔ پولیٹیکل نگاہ میں جائز ہے۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اوسکی حفاظت کرے۔ چنانچہ گورنمنٹ اپنے فرض کو آج تک بڑی جانفشانی اور محنت سے ادا کرتی رہی ہے۔

اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ فساد کس کی طرف سے ہے۔ کچھ شک نہیں کہ قانون کا منشاء ہے کہ جائز کام کرنے والا مفسد نہیں۔ بلکہ جائز کام سے اوکھنے والا مفسد ہے۔ گذشتہ ایام میں آرین باجھہ کا مقدمہ مابین متقادین اور اہلحدیث امرتسر

اور اہلحدیث تھا۔ جسکی اپیل چیف کورٹ لاہور میں پیش ہوئی۔ تو جان چیف کورٹ نے اسی اصول سے لکھا۔ کہ آرین باجھہ کرنا ایک جائز فعل ہے۔ جائز فعل فساد نہیں بلکہ جائز سے روکنا فساد ہے۔

اب اصول کے مطابق ہم کو دیکھنا چاہیئے کہ قربانی اور تعزیہ میں ہندوؤں کی طرف سے مزاحمت ہوتی ہے۔ وہ فساد ہے یا نہیں۔ کیونکہ دونوں رسمیں پولیٹیکل نقطۂ خیال سے جائز ہیں۔

ہم اس متعلق کے کہنے سے قاصر ہیں۔ جو ہندو کہتے ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک گائے پاک جانور ہے۔ (بہت خوب) آریہ سماجی جو ہندوؤں کے اس خیال میں مذہبی نقطۂ خیال سے تعلق نہیں رکھتے۔ مگر انکا بھی چاہتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی اس بارہ میں شریک رہیں۔ اسلئے اون کا طرز استدلال اور ہے۔ وہ کہتے ہیں گائے کہ چونکہ ملکی فوائد میں بارس لئے اس کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ تاکہ گھی دودھ اور زراعت کو ترقی ہو۔ مانا مگر اس کے معنے یہ نہیں۔ کہ مسلمانوں کے ایک جائز کام میں رکاوٹ پیدا کی جاوے۔

علاوہ اس کے محترم میں تو ہندوؤں کا کوئی نقصان نہیں۔ پھر کیوں آئے دن فساد ہوتے رہتے ہیں۔ اسکے جواب میں مسافر اگرہ کہتا ہے۔ کہ مسلمان ہندوؤں سے دو باتوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اوّل ایام محترم میں ہندو اپنی خوشی کی تقریب پر بھی باجہ نہ بجاویں دوم تعزیہ کے راستہ میں کسی پیل کی شاخیں لٹک رہی ہوں۔ تو اون کو کٹوا دیا جائے۔ خواہ وہ پیل ہندو کی ملکیت ہو۔ ان دونوں باتوں کی بابت مسافر کہتا ہے۔

"یہ دونوں مطالبات قطعی بیہودہ اور بیجا ہیں"

ہم بھی مسافر کی تائید کرتے ہیں مگر غور کریں۔ تو اصل مقدمہ میں مسافر نے ذکر نہیں کیا۔ مسلمانوں کو دلانی ہے۔ کیونکہ جسطرح مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ ہندو ہماری خاطر باجہ نہ بجاویں بقول مسافر فضول اور لچر ہے۔ اسیطرح ہندوؤں کا یہ مطالبہ کہ مسلمان ہمارے پرتر جانور کو ذبح نہ کریں۔ مسافر کی اصطلاح میں انہی الفاظ کا حق دار ہے یا نہیں یہ کوئی فرق نہیں۔

آس تقریر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسافر کی وکالت نادان دوست کی حمایت سے بڑھکر نہیں ہے۔ سچ ہے ؎

ترا زدہ گر بود یار غمگسار
انراں بہ کہ جاہل بود غمگسار

مختصر یہ ہے۔ کہ ہندو مسلم اتفاق کے ہم حامی ہیں۔ بلکہ متمنی ہیں۔ اسلئے لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ہی اسکا طریق بتلا دیا ہمارے خیال میں اس مصالحت کے دو طریق ہیں۔

(الف) دونوں قومیں اتفاق سے مشترک کمیشن بنا دیں۔ جن میں جملہ رسومات متنازعہ کو پیش کر کے فیصلہ کرایا جاوے جو رسم بحیثیت مذہب جائز ثابت ہو۔ اوس کو بند کیا جائے۔ خواہ وہ ہندوؤں کی ہو یا مسلمانوں کی۔

(ب) اگر ایسی صورت نہ ہو سکے تو گورنمنٹ کے پولیٹیکل اصول کے مطابق جو قوم جس رسم کو اپنی مذہبی رسم کہے۔ دوسری قوم بھی اوسکو اوس کی مذہبی رسم سمجھکر اوس میں مزاحمت نہ کرے۔ خواہ وہ رسم ہندوؤں کی بت پرستی کی ہو۔ یا مسلمانوں کی تعزیہ سازی کی۔

ہمارے خیال میں یہ دو صورتیں ہندو مسلم اتفاق کی ہیں۔ جن میں سے بحیثیت مذہب ہم پہلی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور بحیثیت پولیٹیکل دونوں ٹھیک۔ اور اپنا عندیہ ان دو لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں ؎

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر کرنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستان ہمارا

جنگِ یورپ

ترکی جنگ میں مسلمان کیا کریں گے؟

عرصہ سے یہ سوال اخباروں میں گشت کر رہا ہے کہ ترکی سلطنت اگر جنگ میں کود پڑے۔ تو ہندوستانی مسلمان کیا کرینگے۔ اسلامی اخبارات کا جواب گو الفاظ میں مختلف تھا۔ مگر معنے میں متفق۔ آج جو یہ بیان کن خبر آئی ہے۔ کہ جس امر کا خطرہ لگ رہا تھا۔ وہ وقوع پذیر ہو گیا۔ یعنی ترک بھی آخر جنگ میں کود پڑے۔ تو اس سوال نے نئے سرے سے شکل دکھائی۔ کہ اب مسلمانانِ ہند کیا کریں گے؟

سوال کنندوں کا منشاء معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانانِ ہندوستان کو ترکوں سے مذہبی اتحاد ہے۔ اسی اتحاد کی وجہ سے جنگ طرابلس و بلقان میں مسلمانوں نے ہمدردی کا اظہار بھی کیا۔ مگر اب جو ترکوں نے بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی جرمنی سے ٹکر کارروائی شروع کی ہے۔ اس موقع پر مسلمانانِ ہند کیا کریں گے؟

ہمارے خیال میں اس سوال کا جواب بہت آسان ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ جواب کی آسانی پر نظر کر کے ہمیں سائلین پر تعجب آتا ہے۔ کہ انہوں نے اس سوال کو کیوں اتنی اہمیت دی۔ مسلمانانِ ہند وہی کریں گے۔ جو مندرجہ ذیل مثال سے ثابت ہوتا ہے۔

"ایک شخص کا بھائی کسی فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ دوران مقدمہ میں وہ اوس کے لئے خوب دوڑ لگاتا ہے۔ کہ کسی طرح الزام سے بھائی بری ہو جاوے۔ ناگہ عدالت سے نکلکر اپیل تک جاتا ہے۔ مگر جب اپیل کورٹ میں بھی ناکام رہکر دیکھتا ہے۔ کہ اوس کے بھائی کو جیل میں لے جاتے ہیں۔ تو اوس وقت وہ اپنی تمام قوت اور ہمدردی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ اور خاموش ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ یہانتک کہ بعض اوقات اوسکو اپنی آنکھوں سے پھانسی پر لٹکا ہوا دیکھتا ہے۔ مگر کوئی ناجائز حرکت نہیں کرتا اس مثال کے کیا معنے؟ سنئے!

مسلمانانِ ہند اگر یہ کہیں کہ ترکوں سے ہماری [illegible] نہیں تو جھوٹ کہتے ہیں۔ اور دروغ کو جیتے ہیں جس کو کوئی دانشمند قبول نہیں کرے گا۔ اس لئے ہم نے جو مثال دی ہے۔ اوس کو ملحوظ رکھکر سوچئے۔ تو اس مشکل سوال کا جواب مل سکتا ہے۔ کہ مسلمانانِ ہندوستان کیا کرینگے۔

وہی کریں گے جو قانون اون کو اجازت دیگا۔ جسطرح ملازم کا بھائی دوران مقدمہ میں اپنے بھائی کی رہائی کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اس لئے کہ قانون اوسکو اجازت دیتا ہے مگر یہ نہیں جب قانون اسکو روک دیتا ہے تو خاموش بیٹھ جاتا ہے۔ جنگ طرابلس اور بلقان میں مسلمانوں نے چندہ دیا۔ ہمدردی کی کیونکہ قانون وقت نے اون کو ایسا کرنیکی اجازت دی تھی۔ یہاں تک کہ ینگ ٹرک پارٹی اور اون کی بیگم صاحبہ نے چندوں کی نہ صرف تحریک کی بلکہ شرکت بھی فرمائی۔ اس لئے مسلمانوں کو بھی حوصلہ ہوا۔ اب جو وقت اوس کے برخلاف ہے۔ تو مسلمانانِ ہند بقول ؎

"چلو تم اودھر کو جدھر کی ہوا ہے"

وہی کریں گے۔ جس کے کرنے کی قانون اور گورنمنٹ اجازت دیں گے۔ اور بس۔

معذرت

اخبار کے کاموں میں سے ایک بیمار ہوا۔ دوسرے کے بھائی کی شادی میں مصروف رہے۔ اسلئے [illegible] طبیعت بشکل ہو گئی۔ اسلئے [illegible] پندرہ صفحہ ہو سکا۔ انشاء اللہ۔

منیجر

رشی نمبر پر ریویو

نمبر ۲

رشی نمبر کی بابت ہم نے گذشتہ پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ وہ آریوں کے اخبار پرکاش کا ایک خاص پرچہ ہے۔ جس میں خاص سوامی دیانند کی صفت [illegible] دسمی پر ریویو کا ایک نمبر گذشتہ پرچے میں کیا گیا ہے اور آج دوسرا نمبر کیا جاتا ہے۔

گذشتہ نمبر میں ہم نے سوامی دیانند کے جنگی لاٹ ہونے کی حیثیت پر گفتگو کی ہے۔ آج ہم اون کی نرم یا درشت کلامی پر بحث کرتے ہیں۔ کیونکہ رشی نمبر میں ایک مضمون اس عنوان کا بھی ہے۔ کہ "سوامی دیانند سخت کلامی کرتے تھے؟" اس میں مضمون نگار نے تمام دنیا کے برخلاف یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ سوامی جی کا طرز عمل نہایت شیریں تھا۔ اس عجیب دعوے پر جو دلیل لائے ہیں وہ اس سے بھی عجیب ہے۔ لکھتے ہیں۔

"اگر یہ بات صحیح ہوتی۔ تو سرسید احمد خان اپنے مسلمان اور پادری سکاٹ جیسے ایسائی اون کے مرنے پر ان الفاظ میں اپنا غم ظاہر نہ کرتے۔ جنہوں نے کیا"

حالانکہ امر واقع یہ ہے۔ کہ سوامی جی بہت سخت کلام اور دل آزار تھے۔ اگرچہ انکا دعویٰ تحریر و تقریر عموماً سنسکرت یا ہندی ناگری میں تھیں جن سے سرسید احمد خان اور پادری صاحب جیسے بالکل ناواقف تھے۔ اس لئے وہ صرف یہ سنکر کہ ایک شخص برہمن خاندان کا ہندو بہت پرستی کا رد کرتا ہے۔ اون کی تعریف کرتے اور اون کی موت پر افسوس کرتے تھے۔ کسی شخص کی تعریف کرنے سے واقعات اصلیہ چھپ نہیں سکتے۔

سوامی جی کی بڑی سوانحعمری میں ہم اس بات

کا ثبوت پاتے ہیں۔ کہ آپ سخت کلام اور دلآزار تھے۔ ایک موقع پر جلسہ میں جہاں سکھر کا صاحب ضلع اور کمشنر صاحب بھی شریک تھے۔ مولوی نے ہندوؤں اور عیسائیوں کے حق میں ایسی سخت کلامی کی۔ کہ دوسرے روز کمشنر صاحب نے منتظم جلسہ کو بلا کر کہا۔

"اپنے پنڈت صاحب کو کہہ دو۔ کہ ایسی سخت کلامی سے کام نہ لیا کریں۔"

(دیباچہ انجام آتھم صفحہ)

اس واقعہ کے علاوہ ہم سوامی جی کے دلآزار الفاظ کی فہرست بھی دے سکتے ہیں۔ جو انہوں نے خاص مسلمانوں کے حق میں استعمال کئے ہیں۔ جو نہایت احتقار سے درج ذیل ہیں۔ ستیارتھ پرکاش اردو طبع اوّل کے صفحات ذیل ملاحظہ ہوں۔

"یہ شیطان سے بڑھکر شیطنت صفحہ ۶۰۳ جنگلی لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ صفحہ خدا نے پیغمبر شیطان سے بھی ہوگی۔ دیکھئے خدا کی بھیجی صفحہ ۶۰۳ سوجے کی سب باتیں فضول اور بناوٹ کو بھگانے کے لئے گھڑی گئی ہیں صفحہ ۶۰۳۔

بال اسلام نے اچھا مطلب بھی وحشی وحشت پورا کرنے کو لاپچ دیا صفحہ ۶۰۳ پہ قرآن بے انصافی کی بات جاہل اور خود غرض لاعلم آدمی کی ہے خدا مسلمانوں کو فساد کرنے پر آمادہ کیوں کرتا ہے صفحہ ۶۰۳ دیکھئے لاانصافی کی بات قرآن کے مصنف کو علم ہیئت اور جغرافیہ نہیں آتا تھا۔ واہ واہ دیکھو جی مسلمانو تمہارا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل ہوئے صفحہ ۶۰۳ بہشت کیا ہے۔ طوائف خانہ ہے صفحہ ۶۰۳ محمد صاحب کی نیت صاف نہ تھی اور وحشت جنگلی اور جاہل آدمی زیادہ تھے۔ امیر ہوئے ایسے خلاف از علم مذہب چل گئے صفحہ ۶۰۳ خدا وہ کا اور فریب کتاب ہے۔ خدا بھی سالہ کے ساتھ بھدی بحث میں پڑتا ہے صفحہ ۶۰۳ خدا بڑا شیطان ہے۔ الیس تعلیم دینے

قرآن کی تعلیم اکنوں میں ڈالنی چاہیئے جاہلانہ مذہب صفحہ ۶۰۳ محمد صاحب یہ باتیں عیش و عشرت کے لئے بنائیں صفحہ ۶۰۳۔

واہ جی واہ مسلمانوں کے خدا محمد صاحب نے اپنا مطلب نکالا۔ صفحہ ۶۰۳ مسلمانوں کا خدا بھی شیطان کا کام کرتا ہے۔ نہ خدا کا کلام ہو نہ کسی عالم کی تصنیف صفحہ ۶۰۳ تمہارا خدا بھولا ہے صفحہ ۶۰۳ ایسی جھوٹی باتوں کو خدا اور محمد صاحب بھی مانتے تھے صفحہ ۶۰۳ یا گلا نہ بکواس ہے یہ سب فریب قرآن کے مصنف کا ہے صفحہ ۶۰۳ یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے کسی مکار فریبی کا بنایا ہوا ہے مسلمانوں کے خدا سے انصاف اور رحیم وغیرہ تک اوصاف دور بھاگتے ہیں۔ تسلیم خدا بھی تو کیا کسی عین آدمی کی بھی نہیں ہو سکتی صفحہ ایسے خدا کو ہماری طرف سے ہمیشہ تلانجلی دور تک ہے خدا کیا ہے۔ ایک تماشہ گر ہے یہ عقلمند لوگ ایسے بے بنیاد اور نامعقول مذہب کے قائل ہیں صفحہ واہ جی واہ محمد صاحب آپنے تو گوسائیوں کی ہمسری کر لی۔ واہ جی واہ میاں۔ آپنے اچھی سودا گری جاری کی۔ عقلمند اور شریفوں کے قابل نفرت ہو گئیا دیکھو محسن کشی کی تحقیق ہوا کہ مصنف قرآن علم طبعیات کو بھی نہیں جانتا تھا۔ صفحہ وحشی لوگوں نے یہ کتاب بنائی ہے۔ واہ جی واہ خدا کی اونٹنی صفحہ ایسی باتیں جاہلوں کی ہوتی ہیں خدا اور عالموں کی نہیں مسلمانو تمہارا خدا علم لیسی کچھ بھی نہیں جانتا۔ قرآن کا مصنف بادلوں کے علم کو بھی نہیں جانتا طرفدار غیر منصف اور جاہل ہے صفحہ خدا اور شیطان میں کیا فرق ہے۔ صفحہ شیطان کا بھی اوستا دکیوں نہیں۔ یہ سب بے علمی کی باتیں ہیں۔ ایسی باتوں کو انجان لوگ مان لیتے ہیں۔ صفحہ بھلا خدا کی کتنی نادانی ہے لاعلمی کی بات ہے۔ قرآن کے مصنف کو

حقارت یا علم ہیئت نہ آتا تھا ایسی خلاف از عقل باتیں کیوں لکھ دیا۔ اس کتاب کے معتقد بھی بے علم ہیں۔ ایسی کتاب کو خوشی لوگ بھی مانتے ہیں۔ صفحہ شائستگی کے خلاف بہت سی باتیں لکھی ہیں صفحہ ایسی فحش باتیں خدا کی کتاب میں کیا کسی شائستہ آدمی کی بھی نہیں ہو سکتیں۔ کسی گمراہ کی بنائی ہوئی ہے صفحہ خدا اور مسلمان بڑے کجت پرست ہیں صفحہ ۱۲ (باختصار)

اہل حدیث ان حوالجات کو دیکھکر بھی کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ سوامی دیانند سخت کلام تھے بلکہ نرم کلام تھے۔ ایسا کہنے والے ہمیں اجازت دیں گے۔ کہ ہم بھی اپنی نرم کلامی کا ثبوت دیکھکر اون کے حق میں ایسے الفاظ کا استعمال کریں۔ ہرگز نہیں۔ پس ہماری بہتر! ہے

اچھا خو دبینی بدیگراں بخشند

مسافر کی غلط بیانی

اگر ہم یہ کہیں کہ آریہ اخبار مسافر اگر نے غلط بیانی کی ہے تو ممکن ہے ناظرین ہم سے اسکو کوئی غیر معمولی بات نہ جانینگے کیونکہ اسکی توعادی ہی ہیں ہے مگر اس قسم کی غلط بیانی جو یہ کسی سے تعلق رکھتی ہو واقعی غیر معمولی ہے ۲۲۔ ۲۹۔ اکتوبر کو (اپریل پیٹھ) میں مسلمانوں کا جو جلسہ جہیں فاکسار اللہ غازی کھوکھر (دھرمپال) بھی موجود تھے میرے سامنے ہوا خط کی کتابت بھی اسمیں صرف دو روز کا حیلہ لکھا تھا اگلی کے مطابق ہم نے اپنا وقت سوچا تھا جو بھی سرکتی چنانچہ ہم شریک جلسہ ہوئے اشتہار جلسہ میں لکھا تھا کہ مخالفین اسلام اپنے شکوک رفع کرانے کی خواہش کرینگے تو وقت دیا جاویگا آریوں نے بھی کی کہ جلسہ کے خاتمہ پر ایک رقعہ لکھ دیا کہ آپ اپنے اشتہار کے مطابق وقت کب دینگے اسکا جواب جلسہ میں دیا گیا کہ جو بے لکھا تمہارے مخالف خواہش کرینگے تو وقت دیا جاویگا جو کہ آریوں نے خواہش کا اظہار نہ کیا جانتک کہ جلسہ ختم ہونے کو ہے۔ اسمیں قصور کسکا؟ چنانچہ ہم نے اپنے پروگرام کے مطابق

نہیں کچھ ہو جاتا ہے کہ مخالفین کو شکایت کا موقعہ نہ دیا جائے گا۔

انسانوں میں سے شیطان کون ہیں

اس عنوان سے ایک نمبر آریہ گزٹ میں ہر نرمل صوال صوال ہوا ہے سکو بقدر جواب ہم درج کرتے ہیں۔ آریہ گزٹ لکھتا ہے۔

قادیان کے فرقہ احمدی کی ایک جماعت کی طرف سے جس جماعت کو بشیریہ جماعت کہہ سکتے ہیں ایک اشتہار نکلتا ہے اس کی پیشانی پر یہ سیاہ سطور لکھی ہوتی ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلاتے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جاویں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔ اس فقرے کا صاف یہ مطلب ہے کہ انسانوں میں سے جو لوگ مرزا صاحب کو نبی تصور نہیں کرتے وہ سب شیطان ہیں۔ مسلمانوں کا ایک ہی شیطان پہلے اس قدر اودھم مچا رہا تھا لیکن اب سوائے چند سو یا ہزار بشیری احمدیوں کے دنیا کے کروڑہا انسان الفضل کی پیشانی کی سیاہ سطور کے قول کے مطابق شیطان ہو گئے تو پھر دنیا کا کیا حال ہوگا۔ یقیناً اس کا جواب ان مسلمان بھائی کو دینا چاہئے جو مرزا صاحب کو نبی تصور نہیں کرتے ہوئے الفضل کے ایڈیٹر صاحب یہ کسطرح گوارا کرتے ہیں کہ اپنے لکھے گئے مریدوں کے سوائے سب کو شیطان کا خطاب دیدیں۔ بہرحال یہ سیاہ سطور نام ہندو مسلمان عیسائی لوگوں کے دلوں کو دکھ پہنچانے والی ہیں۔ (۲۹۔ اکتوبر)

اہلحدیث:۔ ہمارے خیال میں اس کا جواب آسان ہے گراڈیٹر آریہ گزٹ نے بہت مشکل سمجھا ہے۔ پس آریہ گزٹ اور الفضل غور سے سنیں۔

اونہوں۔ نے خود غرض مشکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید وہ جب آنکھ کھولینگے تو ہم اون کو بتا دینگے

رومن کیتھولک پادریوں کا جنون

عیسائیوں کے دو فرقے بڑی تعداد میں ہیں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ۔ موخر الذکر باٹبل کو اردو وغیرہ زبانوں میں اشاعت کرتے ہیں۔ اول الذکر اس کے ترجمہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ لاہور کے رسالہ مسیحی تجلی نے مندرجہ بالا عنوان سے اس کے متعلق ایک واقعہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے (اڈیٹر)

"کرسچن ہیرلڈ" رقمطراز ہے کہ جزائر غلپائن میں جو پروٹسٹنٹ مشنری وہاں کے دیسیوں کے درمیان بشارت کا کام کرتے ہیں انہوں نے اشاعت باٹبل کی خاطر چندہ جمع کیا یہ اعلان کیا جو آدمی ایک باٹبل خرید کرے اسے بائیسکوپ (فلمی پھرتی تصویروں کا تماشا) کے تماشے کا ایک ٹکٹ مفت ملیگا۔ لوگوں کے لئے یہ ترغیب کافی تھی۔ بہت آدمیوں نے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ یعنی تین روز کے عرصہ میں چھ ہزار جلدیں باٹبل کی خریدیں اور تماشے کا ٹکٹ مفت میں حاصل کیا۔ پروٹسٹنٹ مشنریوں کی یہ کارروائی قابل اعتراض نہیں بلکہ بہت اچھا کیا۔ جو انجیل فروخت کرنے اور لوگوں کو اس کی مبارک تعلیم سے مستفید ہونے کا ذریعہ ہم پہنچا رہا ہے مگر وہاں کے رومن کیتھولک مشنری یہ حالت دیکھکر چراغ پا ہوئے۔ یہ لوگ باٹبل کے ترجمہ اور فروخت کے سخت دشمن ہیں۔ انہوں نے یہ اعلان کیا کہ جو آدمی باٹبل واپس لاکر لے اسے تماشے کا ٹکٹ مفت ملیگا۔ چنانچہ سینکڑوں آدمی اپنی باٹبلیں واپس لائے اور ٹکٹ مفت پایا۔ جب وقت مقررہ پر لوگ تماشا دیکھنے کو جمع ہوئے تو تمام باٹبلوں کو اکٹھا کر کے آگ لگا دی گئی یہ کیسی ناپاک حرکت ہے اور ان لوگوں کی طرف سے ہوئی جو خدا اور مسیح کے مبارک نام سے کام کرنے اور دنیا کو مسیح کے پاس لانے کے دعویدار ہیں خدا ان سے سمجھیگا (مدایت تحریر)

کانفرنس اخبار اور جماعت اہلحدیث

۱۳

(از مولوی محمد یوسف صاحب شیخ فیضی آبادی)

اہلحدیث ایک ایسی جماعت کا لقب ہے جسکا مذہبی نام مسلمان ہے۔ اہلحدیث نام تو فن حدیث میں انہماک اور مشغولیت اور اس کے اہم ہونیکی وجہ سے ہے اور اس لحاظ سے یہ جماعت اہل قرآن کہلانے کی بھی مستحق ہے کیونکہ قرآن پاک کی صحیح تفسیر جتنی ہو سکتی ہے جو الہامی مفسر روحانی مذکر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل سے ہو۔

نیز اسی وجہ سے یہ جماعت اپنے کو اہل فقہ کہہ سکتی ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں تفقہ کرنے والے ہی اہل فقہ کہلانے کے مستحق ہیں نہ ادھر اودھر کے اقوال و آرا کی پیروی کرنیوالے۔

پس یہ پاکیزہ جماعت جس کا مذہبی نام سوائے مسلمان کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ جو فن اور علم و تو غل کی وجہ سے اہل قرآن۔ اہلحدیث اور اہل فقہ کہی جاسکتی ہے اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم سب کچھ ہیں مگر مانئے پھر میں یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں۔

حضرات! آپ میری خود پسندانہ بیانی پر متعجب ہو کر یہ نہ کہدیں کہ یہ کیا کہ ہم سب کچھ ہیں اور کچھ بھی نہیں سنئے! غور سے سنئے!!

کنت کنز امۃ کا پیارا خطاب جسکے لئے ہے اس سے تو معلوم ہوا کہ ہم سب کچھ ہیں مگر اس کے معیار پر تو فکر فرمایئے اسکی علتوں اور دلیلوں پر توجہ کیجئے۔ پڑھئے لَوْ لَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ يعنی تم لوگ اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور معروف کا حکم دیتے ہو اور منکر سے روکتے ہو۔ پس اگر یہ تینوں باتیں ہم میں ہوں تو ہم خیر امت ہو سکتے ہیں۔ نہیں تو نہیں۔ اللہ اور روز حشر پر ایمان رکھنے کے دعوے میں اگر کوئی کسی کے دل کی نیت کو تو واقف نہیں ہو تو علم ذات الصدور کی صفت ہے۔ رہا ظاہری اور شرعی حکم سو اعمال کا مدار ہی پر مترتب ہوتا ہے جیسے حدیث صحیح میں وارد

صلوٰۃ کو صاف صاف کافر کہا ہے۔ اب کوئی اس کی ناک نہ ڈالیں کرے اور اپنی اپنی اولاد اور پیچھے حدیث رسول کے الفاظ فقہ کفر صاف اور صریح اور واضح ہیں اسی طرح زنا کے وقت۔ شارب الخمر شراب پینے کے وقت مومن نہیں رہتا۔ اب کوئی بات بنائے اور کہے اس سے یہ مراد ہے وہ مراد ہے۔ ہم کہینگے اصل مراد اور اصل تاویل تو اللہ سے زیادہ کسے معلوم ہو سکتی ہے۔ باقی رہی ہم تو ظاہر پر ہی الفاظ کے مواخذ کہینگے۔

پس اس اصول سے اس حدیث من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الخ کے صاف معنی ہو میں کہتے ہیں یعنی جو تم میں سے برا کام دیکھے اسے ہاتھ سے مٹا دے وہ مومن ہے ورنہ زبان سے اگر اتنی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے اگر یہ بھی نہ ہو تو برائی کے وقت بھی ایمان نہیں۔

اس پاک حدیث کو آیت شریفہ سے صاف صاف مطابقت ہے کیونکہ ہمارے سلف صالحین علیہم الرحمہ کا یہ دستور رہا کہ جب وہ کوئی حدیث پاتے اُن کو اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ملتی۔

اب لَوْ مِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (یعنی تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو) کو اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ کے ساتھ دیکھئے، اور حدیث نبوی پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آیت و حدیث دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

اب مضمون کا تتبع سنئے۔ اَلْجَمَاعَۃُ الحدیث۔ چونکہ خیر امت ہے اور یہی ایک جماعت ہے جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے جسکی صوت سرمایۃ الدنیا دنی من اسکر پر موقوف ہے اور یہی وہ کام ہے جسکے لئے کانفرنس اور اخبار الجمعیۃ کی ضرورت ہے کانفرنس جماعت کی طرف سے اسی کام کے لئے قائم کی گئی ہے اور اخبار کا بھی یہی مقصد ہے لہٰذا اگر دوست کو ہم قرآن پر ذد کھیں تو کہہ سکتے ہیں کہ جماعت کا قصور ہے۔

آج ہم اپنی جماعت کو یہ سنانا کہ تم ہی خیر امت ہو تم ہی پر لَا یَاْتِیْ یَنْبَغُوْنَ اَلْمَوْصُوْلُ الْمَبْنِیُّ کا قبی [illegible] ہے۔ قرآن و حدیث کے [illegible]

رسول ضلالت پر نہیں جمع ہو سکتی جس کے لئے ارشاد ہے وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا (یعنی ہم نے تم کو امت معتدل بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تم پر گواہ بنے) صراط مستقیم کے پیچھے رہو تو نہیں ہو۔ مصلح دین تمہارا ہی لقب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کہہ گئے ہیں اَلْمُتَمَسِّکُ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ لَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَھِیْدٍ (جو میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوط پکڑے اس کو سو شہیدوں کا اجر ملے گا) اگر مسلمانوں کی حکمرانی میں کام نہیں ہو۔ خدا کے لئے اٹھو جاگو! اشاعت دین کے لئے کمر باندھو!! انہار کو تڑی دو۔ کانفرنس کو زور شور سے چلاؤ اور دیگر وسائل اختیار کرو!!!

لندن کی ہوٹل کا دلچسپ نظارہ

یورپ کے جنگ کو چھڑے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا۔ شاید دو ہفتے ہوئے ہونگے کہ لندن کے ایک نہایت عالیشان ہوٹل میں ایک معزز فوجی افسر کی بیوہ بعد اپنی عدت کے وارد ہوئی۔ ہوٹل کے منیجر نے اپنے معزز مہمان کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور ایک فٹ کلاس کمرے میں بہترین جگہ پسند کر کے لیڈی صاحبہ فروکش ہوئیں۔ نووارد مہمان کوئی معمولی عورت نہیں تھی بلکہ امراء میں سے ایک معزز خاتون تھی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اس کا معزز شوہر جو گورنمنٹ اور ملک میں کہیں ہر دلعزیز جنگی افسر تھا اور اپنی قیمتی خدمات سے بہت کچھ ناموری حاصل کر چکا تھا قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا۔ بیوی کے دل پر شوہر کی وفات سے قدرتی طور پر جو صدمہ پہنچا تھا اس کے مفصل اظہار کی یہاں ضرورت نہیں۔ شب و روز مرثیہ سل کی طرح تڑپتی تھی۔ آخر ڈاکٹر کے مشورہ اور عزیزوں کی رائے سے دل بہلانے کے لئے لیڈی صاحبہ نے یورپ کے مختلف ممالک کی سیاحت کا ارادہ کیا اور حال ہی میں فرانس روس اور جرمنی میں چار ہفتے بسر کر کے اپنے وطن میں واپس آئی تھی اور اس ہوٹل میں فروکش ہوئی۔ لیڈی موصوفہ کو جنگ کے معاملات میں بہت دلچسپی ہے اور جیسا کہ ایک فوجی افسر کی بیوی کو فوجی معاملات میں دلچسپی لینی ہی چاہئے۔ اخبار بینی سے یا بعض واقف کار فوجی افسروں سے ملنے جلنے سے وہ ان معاملات سے بخوبی واقف تھی۔ اس لئے اس کا دل اخبار بینی سے اچاٹ ہو چکا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ کسی فوجی افسر سے ملاقات ہو تو جنگ کے متعلق کچھ حالات سنے۔ اتفاق کی بات ہے کہ اسی ہوٹل میں ایک اور معزز فوجی افسر کی بیوی بھی اپنے خاوند کے ساتھ آ کر ٹھہری ہوئی تھی۔ اس کا خاوند بھی جنگ میں بڑا نام پیدا کر چکا تھا۔ اس کی بیوی بھی اپنے خاوند کے ساتھ یورپ کے مختلف ممالک میں سیاحت کرتی رہی تھی۔ اس کا خاوند بھی جنگ کے متعلق بہت سی معلومات رکھتا تھا۔ اس لئے دونوں عورتوں کو ایک دوسرے سے ملنے جلنے کا شوق پیدا ہوا۔ ایک دن ایک عورت دوسری کے کمرے میں گئی۔ دوسری نے اس کو اپنے کمرے میں بلا لیا۔ اس طرح ان کا آپس میں میل جول بڑھ گیا۔ ایک دن ایک عورت دوسری کے کمرے میں گئی تو اس نے دیکھا کہ ایک عورت دروازے کے پاس ان باتوں کو سن رہی ہے۔ مگر اس کا دل ہیں شک گذرا کہ اس جگہ اس حالت میں کھڑے ہونے سے سوائے جاسوسی کے اس کا اور کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔ نوجوان افسر نے اس راز کو اپنے ہی سینہ میں محفوظ رکھا۔ مگر اس دن سے اس کی تو وہ میں رہنے لگا اور خفیہ طور پر کچھ کارروائی شروع کر دی۔ ہوٹل کے نوکروں سے اس فادمہ کی نقل و حرکت کی بابت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ہر شام آٹھ بجے کے قریب اپنا کام نہایت عمدگی سے بھگتا کر کہیں چلی جاتی ہے اور پھر دس گیارہ بجے واپس آ کر سوتی ہے مگر معلوم نہیں کہ کہاں جاتی ہے۔ معزز بیوہ سے بھی دریافت کیا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ دوران سفر جرمنی میں اس نیک عورت کو جو حد سے زیادہ خاموش اور شریف معلوم ہوئی ہے ایک دوست کی سفارش پر ملازمت میں لیا گیا تھا اور آج تک ہر قسم کا آرام اس کی ذات سے پہنچا ہے۔ وہ اپنے فرض کو نہایت خوبی سے انجام دیتی ہے۔ نوجوان افسر کے دل سے ابھی بدظنی باقی تھی۔ اس کے صندوق کو خوب الٹ پلٹ کر دیکھا۔ ایک ایک کاغذ اور ایک ایک پرزہ کو بار بار دیکھا مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ آخر وہ ہوٹل سے باہر نکلا۔ ٹوپی کو اس نے خاص انداز پر رکھ لیا تھا۔ اور کوٹ کا کالر کھڑا کر لیا تھا تاکہ اس کی شکل بخوبی نظر نہ آ سکے۔

دوسرے دن کسی سرکاری ضرورت سے اسی نوجوان فوجی افسر کو انگلستان کے ایک ایسے مشرقی علاقہ میں جانا پڑا۔ جہاں جرمن جاسوسوں کا بہت زور ہے اور جس علاقہ کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ گرفتار شدہ جرمنوں نے انگلستان پر حملہ کیا تھا اسی راستہ سے وہ اپنی ناپاک کوششوں پر عمل پیرا ہونگے اس علاقہ کے ضلع میں ایک چھوٹے سے ہوٹل کا مالک جرمن تھا۔ اور اس کا ہوٹل آج کل جنگ سے زیادہ جرمن تھا۔ اور اس کا ہوٹل آج کل جنگ سے زیادہ جرمن سرحد کے قریب ہونے کی وجہ سے انگریز افسروں کے خون کھولنے لگے۔ اور کیوں وہ اس قدر برافروختہ ہوتے جبکہ انہوں نے دیکھا کہ صندوق کے پیندے میں سے اس قسم کے نقشے اور ڈاک کے ٹکٹ نکلے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ عورت اس علاقہ سے انگلستان بھیجی گئی ہے کہ جب جرمن فوج سے انگلستان کے اس حصہ پر حملہ کریں۔ تو یہ عورت قبضہ کے خیال پل کو بم کے گولہ کے ذریعہ سے نقصان پہنچا میں اطلاع کر دے تاکہ انگریزی فوج کو پریشان کر سکے۔

(باقی آئندہ شمارہ) (انتخاب و اجاب)

بقیہ مذہب کی ضرورت

گذشتہ پرچہ میں اس مضمون کا ایک حصہ درج ہو چکا ہے جو کہ ذیل ہے۔

جس سے اظہر ہوتا ہے کہ مذہب کی ضرورت کیا ہے۔ اسلام نے اس دائرہ کو نہایت وقت کے ساتھ وسیع کر دیا ہے اور حکومت و حاکم کی اطاعت و پیروی کے لئے بڑے تشدد کے ساتھ احکام نافذ کر دیئے ہیں۔ قرآن کا کھلا فرمان ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی خدا و رسول اور پھر حاکم کی پیروی کی جائے بہرحال مذہب اسلام اس امر کا مانع نہیں ہے کہ تو دنیا دنی کی پابندی کی جاوے۔ مگر ہاں ہر مقام پر اسلام نے جو ناکہ بندی کی ہے وہ یہ ہے کہ اصول اسلام میں کوئی چیز مزاحم نہ ہو۔ نہ رسم و رواج کو مذہب میں دخل ہو سکتا ہے۔ اور نہ حکومت کا اصول مذہب پر کوئی اثر پڑ سکتا ہے۔ چلئے اس بات کا تو ہر مسلمان کو ہونا چاہئے۔ کہ حاکم وقت کی پابندی کے ساتھ اصول مذہب کی پابندی کا خیال رکھا جاوے کیونکہ مذہب جو میرے مضمون کا تیسرا سبجکٹ ہے اس کا اثر انسان قلوب پر جس طرح کہ ہو سکتا ہے نہ کسی دوسری شے کا نہیں ہو سکتا۔ اور انسان کو جو کچھ امن و آسائش کیا لحاظ دنیا کے اور کیا لحاظ عقبیٰ کے نصیب ہو سکتا ہے۔ وہ اسی مذہب کی بدولت۔ کیونکہ انسان کی حکومت سے مجبور عرف لحاظ انزامات ظاہریہ ہے۔ اور مذہبی حیثیت سے نیت پر بھی مجبور کیا جاتا ہے۔ دست و خداوندی ہے۔ کَلَّا بَلْ لَّا یَعْلَمُ الْاِنْسَانُ اَنْ تَخْشَوْا یَخْشَیْہُ اللّٰہُ۔ یعنی جو ظاہر کر دیا۔ پھیلا اور کیا حساب خدا کے پاس ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ اس فرمان خداوندی کے اثر سے انسان اپنی اندرونی چھپی سے بھی مجتنب ہونے کی کوشش کرتا رہے گا۔ اور کوئی ایسا شخص نہ ہوگا کہ ارتکاب جرم سے پیشتر خدا کا خوف اس کے دل میں جاگزین نہ ہوتا ہو یہی وجہ ہے کہ انسان ہر وقت اپنے نیت کو بھی ظاہری اسباب کے صاف رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو۔ وہ نیکی پر کمر بستہ رہتا ہے کسی کو تکلیف اور ایذا پہنچانے سے اجتناب کیا کرتا ہے۔ بہرحال جو کچھ اخلاق اور جو کچھ عزت اور عمدہ طرز معاشرت حاصل ہو سکتی ہے وہ کسی

مذہب کی بدولت۔ مذہب کے نہ ہونے سے کبھی انسان صاحب خلق وصاحب مروت نہیں ہو سکتا۔ ظالم۔ جابر سرکش ہونا ایک لازمی امر ہے۔ غور کیجئے کہ خصوصاً مذہب اسلام نے چھوٹے بڑے سے احکامات جو اخلاق کے ہیں۔ وہ عقلاً اس بات کی ہمنوائی کرتی ہیں۔ کہ بغیر اس کے دنیا میں کوئی چارہ نہیں ہو سکتا۔ بسا اوقات ہیں جہاں ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ سے سائل کو نہ جھڑک۔ وہاں سائل کرنے کا حکم ہوتا ہے کہ سوال کی بری خو کو بہت جلد حرکت کرنے کی کوشش کرے۔ لڑائی جھگڑے پر جہاں اسلام نے سبقت کرنے والے پر ملامت کی ہے۔ وہاں فریق مقابل کو بھی قابل ملامت اس وجہ سے سمجھا ہے۔ کہ فریقین کی حیثیت میں یہ بات نہیں۔ کہ ایک دوسرے کو مار سے پیٹے۔ ان اصول کے لحاظ سے کون ہے۔ جو یہ لکھنے کی جرأت کرے کہ مذہب سے بڑھ کر کوئی اور شے امن و آسائش سکھاتی ہے۔ اور کون ہے جو بغیر مذہب کے زندگی بسر کرنا کامیاب دعوے رکھتا ہے۔ بہر حال مجملاً اخلاقی اصول جو ایک انسان بحیثیت اشرف المخلوقات کے اختیار کرنا چاہتا ہے۔ وہ مذہب سے حاصل ہو سکتے ہیں بس جب انسان کے لئے بغیر خدا تی حالت زیست کے اور بغیر خود کو کسی کا سپرد بنائے کوئی چارہ نہیں۔ اور وہ خدا قادر مطلق و رحیم و حکومت کا پابند ہوتا جاتا ہے۔ تو یہ خدا سرکش دل سماعت نہیں ہو سکتا۔ کہ مذہب کے سیاست میں دہریت کو کام میں لاکر مذہبی پابندی سے کامیاب کیا جائے۔ کہ نوجوان انگریزی تعلیم یافتہ حباب اس بات کی کوشش کریں گے۔ کہ جدید علوم سے دنیاوی ترقی کا کام لیکر مذہبی پابندی کو کام نہ سے جانے نہ دیا جائے

(ابو العظیم)

طلسم الحق المعروف جناب والا شاہ صاحب مرحوم کے کرامات کی خبر
علم الدین سیالکوٹی کے سوانح عمری مع تصاویر دیدہ زیب
ملنے کا پتہ مکتبہ اہلحدیث لاہور

غریب فنڈ میں مندرجہ ذیل آمد ہوئی۔ از فتوی فنڈ لگر۔ از عبد الرزاق صاحب از آلے کاؤل ضلع سرگودھا

۱ مسابقہ علماء کل ہیں۔ میر الدین محمد ابراہیم مدرسہ جمعیۃ محمدیہ سیالکوٹ ۲ محمد ابراہیم موضع کسانہ ضلع گورداسپور مدرسہ عمر رسیالی) تمیز الدین احمد ظہیر بانس مدرسہ رسیالی) صمصام الدین گھنیئے کے بانگڑ مدرسہ رسیالی) محمد خلیل مرتاضہ مدرسہ رسیالی) میزان کل ۱۵ عشر یا پچوں سائلوں کے نام اخبار جاری کر کے باقی ماہ عشر

سیجر

علماء کرام سے سوالات

کیا فرماتے ہیں۔ علماء دین۔ مسئلہ مولوی ابو الوفا ثناء اللہ و مولوی محمد علی گوہاوی و مولوی عبد الحی۔ عمر پوری و مولانا سید عبد السلام دہلوی۔ و مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی و مولوی ابو القاسم بنارسی۔ و مولوی عبد الواحد غزنوی لاہوری اور حافظ عبد المنان وزیر آبادی۔ اس بارے میں۔ کہ زید چودہ۔ پندرہ سال سے دنامرد ہے۔ اور اس کی بیماری کی خبر اس کے والدین کو نہیں۔ زید کے باپ نے اس کی منگنی کر دی جب تک منگنی رہی۔ تب تک نہ اس کے سسرال کو اور نہ زوجہ کو اس کی بیماری خبر ہوئی جب زید کی شادی ہوئی۔ اور اس کی زوجہ اس کے گھر آئی تو اسکو اسی کی بیماری کی خبر ہوئی تب اس نے اپنے والدین سے اپنے شوہر زید کی بیماری کی خبر کی۔ بھی طرح ہونے پر زید کے والدین کو بھی اس کے بیمار ہونے کی خبر ہوئی۔ کیا اس صورت میں زید کی عورت کو طلاق کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اور اگر طلاق کی ضرورت ہے تو کتنے عرصہ تک انتظار کرنا ہوگا۔ یا نہیں۔ اور اگر طلاق کی ضرورت ہوگی۔ تو کیوں۔ جب کہ زید مدت سے بیمار ہے۔ اور مرد ہی نہیں۔ اور نکاح ہمیشہ مرد کا ہوا جاتا ہے جب زید مرد ہی نہیں۔ تو اس کا نکاح بھی نہیں ہوا۔ جب نکاح نہ ہوا۔ تو طلاق کی کس طرح ضرورت ہوئی۔ نہایت تحقیق کے ساتھ معتبر احادیث سے بذریعہ اخبار اہلحدیث جواب دیں۔ تاکہ ہر ایک طالب پر مسئلہ روشن ہو جائے۔

سوال ۲۔ رفع یدین کرنے والے اہلحدیث کی اقتداء حنفی امام کے پیچھے جو رفع یدین نہیں کرتا۔ جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے۔ تو جواز کا ثبوت حدیث قولی یا قول صحابہ کرام سے ہو۔ اور کیا خیر القرون میں یہ بات ملسکتی ہے۔ کہ اگر امام رفع یدین کرتا ہو۔ اور مقتدی نہ کرتا ہو۔ اور اگر مقتدی کرتا ہو۔ تو امام نہ کرتا ہو

(۳) یہ بات اکثر عام مشہور ہے۔ کہ پیر صاحب شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے اکیس حنفیوں سے کہا کہ فتوے دیا تھا جن میں سے امام ابن جوزی رحمہ اللہ تھے۔ اور پھر انہوں نے ہی توبہ کی تھی کیا کوئی ثبوت اس امر کا ثبوت دے سکتا ہے اگر کسی کے پاس ثبوت ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث مشکور فرمائے۔ اور بہتر ہوگا۔ کہ جس کتاب میں اس کا ثبوت ہو اس کی عبارت بھی نقل کر دیں۔

(راقم عبد الحمید ہزاروی ہنا۔ ۲۴۱۷ء)

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں کا اکیسم پر عالمانہ بحث۔ قیمت ۲ر
پتہ

سلسلہ علوم القرآن

قرآن مجید کی بلاغت مسلمہ ہے۔ بلاغت قرآن کے متعلق جناب مولوی ابو البرکات عبید اللہ صاحب نے سلسلہ شروع کیا ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ کا دوسرا نمبر ہمارے پاس پہنچے ہیں۔ ہماری دعا ہے خدا اس سلسلہ کو قائم رکھے۔ ایک رسالہ میں مضمون ہے استفہام کی تحقیق بتفصیل۔ دوسرے میں اس کی تحقیق۔ مطالبین علمی ہیں۔ اس لئے ان کے چھاپنے کی کوشش چاہیے۔ قیمت اول کی ۱ر دوم کی ۲ر محصول علاوہ ہے۔ مولوی صاحب موصوف حیدر آباد دکن بنگلہ نواب سراج یار جنگ کے

متفرقات

محمدیہ کمپنی کی بابت کہا جاتا ہے کہ چونکہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ کمپنی کا سرمایہ بانٹ دیا جائے۔ چنانچہ دو دل شدہ رقم کوئی روپیہ ۳ فی تقسیم کا اعلان کیا گیا ہے

اہلحدیث آنہ فنڈ لاہور (بہ لنگر بنک دفتر فنڈ) اس عید البقرہ کے آنہ فنڈ کی رقم حسب ذیل از منشی محمد صاحب پنشنر مظفر گڑھ حال وارد لاہور گوجرانوالہ محلہ ۔ مرسلہ محمود حسین نصیر خاں ولد یہ اور عبد مرسلہ محمد سلیمان خاں بخش از بہوالی ضلع حصار وصول ہوئے۔ امرتسر میں عید کے روز بارش تھی یہاں تو کچھ نہ ہو سکا۔ اور صاحب بھی اپنی محنت کی اطلاع دیں۔

اہلحدیث آنہ فنڈ دہلی اہلحدیث کے میدان میں ہزاروں میں عید کے روز نماز پڑھا کرتے ہیں۔ مولوی عبد الوہاب صاحب نماز پڑھاتے ہیں۔ اور خطبہ میں وعظ کہتے ہیں۔ اس دفعہ بھی آنہ فنڈ کا چندہ کیا گیا۔ عید کے وصول ہوئے۔

شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر صدر بازار اور محمد اشرافی صاحب سوداگر صدر بازار سے وصولی چندہ میں بہت کوشش کی۔ کانفرنس ان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ سید عبد السلام جائنٹ سکریٹری

فتح المنت اس سال عید تعزیوں کی وجہ سے اور جالندھری تعزیہ داروں کے مقدمات کی وجہ سے فیصلہ ڈیفکریٹ درج ہے۔ اور ایک فتوے خلاف حنفیہ کا راگ کی حرمت کے متعلق ہے ایک مضمون مرثیہ خوانی کی تحقیر پر تیسرے صفحہ پر ہے۔ خلیفہ شمس الدین صاحب حنفی جالندھر محلہ لکڑ منڈی۔

جنازہ اور دعائے مغفرت افسوس ہے کہ مولوی عبید اعظم صاحب فوت ہو گئے عبد الرحمن مقام ہنگال ضلع لدھیانہ۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ

درخواست دعائے صحت ایسے برادر مکرم منشی فضلدین صاحب کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں ناظرین دعائے صحت فرمائیں۔ اللھم اشف

کر انکو مدد دیں۔ تاکہ وہ اپنے فرائض اچھی طرح ادا کر سکیں۔ (سید عبد السلام عفی عنہ جوائنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس بنارسیلیماراں دہلی)

اہلحدیث آنہ فنڈ لاہور (بہ لنگر بنک دفتر فنڈ) اس عید البقرہ کے آنہ فنڈ کی رقم حسب ذیل از منشی محمد صاحب پنشنر مظفر گڑھ حال وارد لاہور گوجرانوالہ محلہ ۔ مرسلہ محمود حسین نصیر خاں ولد یہ اور عبد مرسلہ محمد سلیمان خاں بخش از بہوالی ضلع حصار وصول ہوئے۔ امرتسر میں عید کے روز بارش تھی یہاں تو کچھ نہ ہو سکا۔ اور صاحب بھی اپنی محنت کی اطلاع دیں۔

اہلحدیث آنہ فنڈ دہلی اہلحدیث کے میدان میں ہزاروں میں عید کے روز نماز پڑھا کرتے ہیں۔ مولوی عبد الوہاب صاحب نماز پڑھاتے ہیں۔ اور خطبہ میں وعظ کہتے ہیں۔ اس دفعہ بھی آنہ فنڈ کا چندہ کیا گیا۔ عید کے وصول ہوئے۔

شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر صدر بازار اور محمد اشرافی صاحب سوداگر صدر بازار سے وصولی چندہ میں بہت کوشش کی۔ کانفرنس ان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ سید عبد السلام جائنٹ سکرٹری

فتح المنت اس سال عید تعزیوں کی وجہ سے اور جالندھری تعزیہ داروں کے مقدمات کی وجہ سے فیصلہ ڈیفکریٹ درج ہے۔ اور ایک فتوے خلاف حنفیہ کا راگ کی حرمت کے متعلق ہے ایک مضمون مرثیہ خوانی کی تحقیر پر تیسرے صفحہ پر ہے۔ خلیفہ شمس الدین صاحب حنفی جالندھر محلہ لکڑ منڈی۔

جنازہ اور دعائے مغفرت افسوس ہے کہ مولوی عبید اعظم صاحب فوت ہو گئے عبد الرحمن مقام ہنگال ضلع لدھیانہ۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ

درخواست دعائے صحت ایسے برادر مکرم منشی فضلدین صاحب کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں ناظرین دعائے صحت فرمائیں۔ اللھم اشف

شفاء کاملاً (محمد مظہر اکرم سب انسپکٹر پولیس جانسیفل ضلع لدھیانہ)

علاج مرض جنبل اخی مکرم شیخ دین محمد صاحب سنگنیل اسٹیٹن سبی ضلع ملتان آپ اس دوا کو کام میں لائیں۔ انشاء اللہ دائمی شفا ہوگی سم الفار ۱ حشہ۔ بسفید ۱ حشہ۔ نیلا تھوتھا ۱ حشہ ان چیزوں کو پیس کر رکھ لیں۔ خوراک ۲ رتی ۱ حشہ خالص ۱ حشہ۔ بغیر ذائقہ ۱ حشہ۔ شیرینی ۱ر تولہ میں حل کریں۔ اور مقام جنبل پر ضماد کریں زیادہ سے زیادہ تین ہفتہ تک استعمال کریں۔ ان شاء اللہ تو یک بار کے لگانے سے ہی فائدہ ہو جائے گا مگر کچھ نقصہ ہو تو پورے تین روز تک ضماد کریں۔ یہ نسخہ بہت ہی مجرب ثابت ہوا ہے۔ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے۔ تو بذریعہ جوابی خط کے اطلاع دیں۔ (ابو سعید محمد شریف از بھیٹاں ضلع گورداسپور ڈاکخانہ کاہنووان)

ہندو کب سے نکلے جن قوم کا ہندو ہوں مگر جانتا نہیں کہ ہندو دھرم کب سے نکلا ہے آپ مہربانی کر کے اخبار اہلحدیث میں اس سوال کو درج کرکے جواب دیں۔ کہ ہندو دھرم کب سے نکلا ہے۔ تاکہ خوشی پر بھوا دا فریقہ۔

جواب آج تک ہندو کی تعریف DEFINATION نہیں ہو سکی۔ آپ نے اس شکل میں ایک اور اضافہ کیا۔ کہ ہندو دھرم کب سے ہے۔ ہمارا خیال میں موجودہ ہندو دھرم منو کے زمانہ سے چلا ہے کیونکہ ہندو دھرم کا دارومدار منو سمرتی پر ہے۔ اور کوئی صاحب بھی جواب دینگے تو درج ہو جائیگا انشاء اللہ

مفید کتابیں ۳

حزب اعظم۔ کا تعلق اہل حدیث سے حزب مقبول کا فائدہ حزب اعظم صفحہ ۵ ر سر من ہوا ہے حزب تفسیر سورہ بقر عہم وعظ اذیدی شاہ اسمٰعیل شہید صاحب کا ۱۳ تحفہ اہلحدیث لکھوی تحفہ آن الوحی صاحب ۱۵ ر دستور الجام اہلحدیث تصویر عہم رسالہ سر عہم اہلحدیث قیام اللیل ۱۲ تنبیہ الغافل مختصر اکبیر عہم مفید الاقتا صحاح ۱۱ ر صحیح مسلم باہ اول ۱۰ ر عہم ۱۲ ر

انتخاب الاخبار

انگریزی سوڈان اور فرانسیسی سلطنتوں نے سلطنت ترکی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

انگریزی سلطنت نے مشہور حلیف سلطنتوں کے اعلان کیا ہے کہ مسلمانی مقدس مہینوں کو حدود جنگ سے باہر سمجھا جاویگا۔ بشرطیکہ یہ مہینے جاسوسی کو ملوث نہ ہو

انگریزی جنگی جہاز برداشتے۔ عقبہ پر گولہ باری کی گئی

(واقعہ یہ ہے کہ عقبہ پر بحیرۂ قلزم میں جزیرہ نمائے سینا کے مشرق میں واقع ہے) انگریزی اور فرانسیسی بیڑہ در دانیال پر گولہ باری کر رہا ہے۔ ترک تلعے جواب دے رہے ہیں

روسی سرکاری بیان ملخص ہے۔ کہ انہوں نے کردوں کی عظیم جمعیت کو منتشر کر دیا ہے۔ ۲۔ لومیر کو بایزید پر قبضہ کر لیا۔ (بایزید روسی ترکی سرحد پر صوبہ ارمینیا میں ارارات سے ۱۵ میل جنوب مغرب کو پانچہزار کی آبادی کا قصبہ ہے)

ترکوں نے روس کے جنگی جہاز سیواسٹوپ کو غرق کر دیا ہے۔

گورنمنٹ انگریزی نے مصر میں فوجی قانون نافذ کر دیا ہے۔

گورنمنٹ روانیہ نے سامان حرب سے لدی ہوئی ۱۱۴ جہاز ضبط کر لئے ہیں۔ جو جرمنی نے ترکوں کو بھیجے تھے۔

ترک وزارت خانگہ تعلیمات عامہ۔ محکمہ تجارت اور محکمہ بحری نے استعفا دیدیا ہے۔

اخبار مارننگ پوسٹ مظہر ہے کہ ترکوں کے شمار سے زیادہ اسلحہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہی ہیں (اسلحہ شہر سویز پر مصر میں واقع ہے)

سلطنت انگریزی خزیرہ قبرس کو اپنے ساتھ ملحق کر لینے کی سلطنت جزیرہ قبرس ایشیا سے کوچک کے ساحل سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر بحیرہ روم میں واقع ہے ۱۸۷۸ء سے۔ یہ بھی مصر کی طرح انگریزی نگرانی میں ہے رقبہ ۳۶ ہزار ۵ سو ۴۰ مربع میل ہے)

سلطنت ایران نے دول کو اپنی غیر جانبداری

(باقی دنیا ہے۔ بکلو پتی کیا ہوئی کا شور ہے)

ترک اجنبی دشمن سپاہی فوج کو گھٹی کر رہے ہیں جس کی تعداد ۴۰ ہزار تخمینہ کی جاتی ہے۔

ترکوں نے برٹش قونصل بصرہ اور وہاں کے انگریز سوداگروں کو روک لیا ہے۔

ایک انگریزی زیر آب چلنے والی ۱۴ کشتی فاسفورس سے ٹکرا کر غرق ہو گئی۔

ایک جرمن کروزر سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

جرمن جنگی جہاز کا لسروبے تین تجارتی جہاز غرق کر دئے۔

جاپانیوں نے خلیج کیاؤچو میں ایک جرمن مسلح کشتی کو غرق کر دیا۔

بقول نامہ نگار پاد نیر (میدان کے کپتان کے ماں باپ انگریز تھے)

جرمنوں نے بحیرہ میں جنگی قانون نافذ کر دیا ہے۔

بقول نامہ نگار ٹائمز جرمنوں نے للی کو خالی کر دیا ہے۔ اور افواج متحدہ اسپر قابض ہو گئی ہیں

مغربی میدان جنگ میں جرمن ہر جگہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور متحدہ افواج پیشقدمی کر رہی ہے

ہندوستانی سپاہ نے میدان جنگ میں جرات انگیز شجاعت کا اظہار کیا ہے۔ تمام انگریزی اور فرانسیسی اخبارات اس کے کارناموں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں

فرانس کے بلجیم سے ۱۱۹۔ انگریز افسروں کی بھی بہادری کے صلہ میں 'لیجن آف آنر' کے تمغے عطا کئے ہیں۔

جاپانی گورنمنٹ نے سنگاؤ میں ایک رہم مقام الصٹن ہل کو سخت نقصان پہنچایا۔ اور اس کے قلعہ کے مکڑے مکڑے ہو گئے۔

فیلڈ مارشل سر جان فرنچ نے سندستانی سپاہ کو انکی بہادری پر مبارکباد دی ہے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ روسی افواج نے تمام خط محاذ پر قبضہ کن کامیابی حاصل کر لی ہے۔

جرمن اب خط مشرقی پرست یا پر خفیہ قبضہ کر لیا ہے

روسیوں نے بکلو جیسے پر قبضہ کر کے سامان حرب کی ایک عظیم مقدار مال غنیمت کی ہے۔

روسیوں نے کیلیس اور سینٹ مرزو والے خط تصادم پر آسٹریلیوں کو شکست دیکر کیلیس اور سینٹ مرزو پر قبضہ کر لیا ہے۔

روسیوں نے گذشتہ ہفتے کیلیس کے جنوب میں پندرہ ہزار قیدی اور چند توپیں گرفتار کی ہیں۔

آسٹریلیوں نے منگل کی رات کو سان پر قبضہ جما لیا۔

سرویہ نے ترکوں سے اپنے مقبوضات قطعی کر لئے۔

بلغاریہ ابھی تک غیر جانبداری پر قائم ہے

برٹش مشرقی افریقہ کے سرداروں نے ۳ ہزار بیگھے کپاس گورنمنٹ کو پیش کی ہیں

تبت کی گورنمنٹ نے تمام جنیبوں کو تبت کی حدود سے نکال دینے کا حکم دیا ہے

جرمن ہیڈکوارٹروں میں انگریزوں اور جاپانیوں کے خلاف نفرت کا رنج بو رہے ہیں

جرمنوں نے بیکن گروٹ کو غرق کر لیا ہے

فنس کی ہمدرد ہالینڈ کی دو ہزار روپے کی ضمانت ضبط ہو گئی (وضاحت طلب)

گورنمنٹ پنجاب نے اپنے کم تنخواہ کے ملازموں کو تحفہ کا الاؤنس دینا منظور کیا ہے

اسپرنگل ریلیف فنڈ ۵۰ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا ہے

اعلان جنگ کے وقت جرمن کے ۳۵ تجارتی بسٹیر سمندروں میں موجود تھے۔ جن کی مجموعی قیمت ۲۰ کروڑ پونڈ ہوگی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان میں سے ۲۰۰ سٹیمر پکڑے جا چکے ہیں۔ جن کی قیمت ۱۰ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔

ترکی فوج کا کمانڈر انچیف (انور پاشا) ہے جو جرمن ہے۔ جرمنی سے کئی سو نئے افسر سلطنت پہنچے ہیں۔ کئی سو سپاہی بھی ترکی فوج میں کام کرنے کے لئے آ گئے ہیں۔

سومیائی ۵/۵۲

یہ سومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق دمہ کھانسی۔ دردِ سر اور کمزوری سینہ کو نفع کرتی ہے۔ جریان یا کمی اور وجع سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ داغ کو طاقت بخشتا ہے کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ (ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی)

قیمت فی چھٹانک ۴ روپیہ دو چھٹانک ہے۔ ۱ روپیہ محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام اعظم کلاں ضلع اعظم گڑھ سے لکھتے ہیں کہ ۴ چھٹانک سومیائی بذریعہ ویلیو پارسل کے بذریعہ ریل سے روانہ کریں۔ یہ کچی سومیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ جلدی بھیجیں بہت لوگ منتظر ہیں (۵ ستمبر ۱۹۱۴ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع وہاڑ چھاؤنی لکھتے ہیں کہ ۲ چھٹانک سومیائی بذریعہ ویلیو پارسل کے روانہ کریں۔ ایک چھٹانک سومیائی کے فائدہ سے ایک ہندو صاحب نے ۱۰ چھٹانک سومیائی جلد کی روانہ کریں (یکم اکتوبر ۱۹۱۴ء)

جناب ابراہیم صاحب (منشی محمد بخش صاحب) لکھتے ہیں ایک چھٹانک سومیائی بذریعہ ویلیو پارسل روانہ کریں (۱۵ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

جناب مولوی محمد شبیر الرحیم صاحب مقام ہنوہ ضلع ہوشیار پور سے تحریر فرماتے ہیں کہ جناب کی سومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی تھی نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ ایک دوست کو ایک روپیہ بھیجا تھا کہ ۴ چھٹانک سومیائی بھیجدیں۔ ۱۰ چھٹانک بھیج دی ہے۔ ۶ چھٹانک کا روپیہ بھیجتا ہوں۔ ۱۰ چھٹانک اور بھیجدیں۔ (۱۹ نومبر ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پنڈت وید اسٹور دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید ضروری اور کارآمد کتابیں ۲۳/۵۲

حمائل شریف عربی نہایت خوشخط۔ جدید کاغذ۔ لکھائی چھپائی۔ حفظ الفاظ علیحدہ علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے جزو مقامات کی فہرست بکمال تجوید درج ہے۔ بیچ میں دعائیں اور آخر میں سورتوں کے سپارہ وار۔ رکوعات و آیات کی تفصیل درج ہے۔ تقطیع وسط۔ سفید و عمدہ کاغذ۔ سنہری حاشیوں۔ لڑکیوں۔ لڑکوں اور عورتوں کے لئے نہایت مفید۔ اصلی قیمت بالجلد سے رنگین جلدیں مع محصول عربی ۔ ۱۰ عدد

حمائل شریف جیبی یہ حمائل شریف کا نمونہ سا ہے۔ نہایت خوشخط۔ صحیح ترجمہ ہے حمائل شریف مترجم اردو ملک میں ہر طرح پسند کیا گیا ہے۔ سفر میں نہایت کارآمد جلد چرمی خوشنما۔ مع محصول ڈاک

لغات القرآن اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر عموماً کر کے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی و مصادر۔ ماخذ۔ مفرد۔ جمع۔ ہیں۔ ہر ہر لفظ کے شروع میں ضرورت پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دئے ہیں۔ تاکہ ہر بندی کو الفاظ قرآن کے معانی سمجھنے میں آسان ہو۔ خرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی و مطالب سے کامل طور پر واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ اصلی قیمت بالجلد ۱۰ عدد۔ عمدہ جلد مع محصول

انسان کامل } عارف ربانی سید عبدالکریم صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان الکامل کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف۔ اس تصنیف کے تمام اصول فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے۔ اخلاق۔ مواعظ۔ عبادت۔ قلب۔ روح۔ کتب آسمانی۔ فرشتگان۔ کرسی۔ لوح۔ قلم۔ دخول کے اسرار و معانی کا ذکر نہایت شرح و بسط سے کیا گیا ہے۔ اصلی قیمت بالجلد رعایتی مع محصول عربی

شرح فصوص الحکم علی } از مولانا حاجی عارف باللہ حضرت محی الدین ابن عربی رکن الدین علیہ کی فصوص الحکم کو حل کرنے کے لئے جو قلم اٹھایا ہے بشکل ہے کسی کتاب کو حل ہوا ہوگا۔ یہ کتاب حقائق و معارف سے معمور ہے اور سپر مولانا جامی کی شرح سونے پر سہاگہ کی مثال ہے۔ نہایت صحیح نسخہ بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔ ہر کتابگھر میں ہونا نہایت ضروری مفید اور کارآمد ہے۔ قیمت

یہ اخبار ہفتہ وار ہر سبت کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی بگڑی اصلاح کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ امور ہرگز
(۳) مضامین مرسلہ شرط پسند منشا درج ہوں گے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۳ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ صلے
رؤسا و جاگیرداران سے "
عام خریداران سے "
" شش ماہی
ممالک غیر سے سالانہ شلنگ ۱۲ شش ماہی ۶ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۲ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

دھلی کے دو اشتہار

عید گزشتہ کے موقع پر دہلی سے دو اشتہار نکلے جو دفتر اہلحدیث امرتسر میں بھی پہنچے ایک اشتہار حاجی عبدالغنی صاحب متولی عیدگاہ دہلی کا ہے جس عید کے متعلق چند مسائل کا بطریق حنفی مذہب ذکر ہے اور اس کے جواب میں ایک اشتہار عظیم آباد (پٹنہ) کا ہے جس کو مسجد اہلحدیث کہا جاتا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ جو مسائل دوسرے اشتہار میں درج ہیں اہلحدیث کے ہاں معمول بہا ہیں مگر جس عنوان اور طرز سے ان مسائل کو لکھا گیا ہے اہلحدیث و پسندیدہ نہیں عنوان ہی میں لکھتے ہیں "تفاصیل حنفیہ دہلی مصدقہ" اس اشتہار کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لکھنے والے کو اشاعت سنت کا شوق تو ہے مگر اہل حدیث نہیں۔ خواہ مخواہ دل آزار طریق سے مقابلہ کرنے کی کیا غرض تھی کافی تھا کہ جس طرح حاجی عبدالغنی صاحب نے حنفی مسائل کا اشتہار دیا تھا اہلحدیث صاحب بھی نفس مسائل مع دلائل لکھکر شائع کر دیتے محض اشاعت خیالات سے کسی عاقل میں شک ہوتا ہے جناب مولانا شیخ صاحب اتنا تو خیال فرمایا ہوتا کہ قرآن مجید میں تبلیغ کا طریق خدائے عالم الغیب نے کیا فرمایا ہے غور سے سنئے

قُلْ لَّهُمْ فِيْ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا

یاد رکھئے فی انفسہم کی قید بلیغ سے متعلق ہے مطلب یہ ہے کہ تبلیغ کے وقت ایسی بات کہو جو سننے والے کے دل میں اتر جائے اور سنئے

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى

نرم کلامی پر تفریع بتلائی ہے تذکر اور خوف خدا آپ خود ہی خیال فرما دیں کہ اپنکا مندرجہ ذیل انتباس کہاں تک بلیغ ہے جو آپنے شروع اشتہار میں لکھا ہے کہ۔

"ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ عید کے موقع پر جو اشتہارات منجانب مقلدین شائع ہوئے ہیں انکا مطلب سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ سادہ و صریح کلمہ کھلا کھلا ہمارے نبی معصوم کی مخالفت کی جائے" اسی عنوان سے کوئی مضمون ہمارے حق میں دہلی لکھا جاتے کہ غیر مقلدین کی طرف سے جو تحریر لکھتی ہے انکا مطلب صرف یہی ہوتا ہے کہ اسلام کی مخالفت کیجائے تو مشتہر صاحب کچھ تبلائیں کہ اوسکے دل کا کیا حال ہوگا میں اپنے دل کا پتہ کہے دیتا ہوں کہ ایسا عنوان سنتے ہی میرا دل اس سے بلابت پانے کی بجائے انتقام لینے کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ مختصر یہ کہ ہمارے بھائی اگر واقعی سے چاہتے ہیں کہ تو حید و سنت کی اشاعت ہو تو اشاعت کریں میں خود بھی سنت نبوی پر عمل کیا کریں۔ اسلئے اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ دہلی میں جو ہو چکی ہیں جو علماء دہلی وغیرہ بکثرت پاس ہو چکی ہیں

مذہبی تحریرات اور تقریرات میں سختی اور دل آزاری پر یہ کانفرنس نفرت کا اظہار کرتی ہے۔"

لہٰذا یہ خاکسار اڈیٹر اہلحدیث کو بھی اشاعت توحید وسنت کا شوق ہے جس کا ادعا ثبوت علی موجود ہے کہ ہندوستان میں آپ کی قومی کانفرنس کے جلسے بڑی شان سے ہو رہے ہیں۔ مگر یہ خاکسار جب دیکھتا ہے کہ ہمارے بھائی سنت کی اشاعت کرنے میں خود سنت سے غافل ہو کرتے ہیں تو بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

ان کے لئے اشاعت سنت کر سنت کے مطابق کر دیجئے سننے والوں کا دل ہدایت کی طرف مائل ہو انتظام کی طرف نہ ہو واللہ الہادی۔

یورپی جنگ

خدا کی شان تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے لوگ کہا کرتے تھے اب تو دنیا میں ایسا امن امان ہے کہ کہیں پتہ بھی حرکت کرتا نہیں سنا جاتا گو یورپی سلطنتیں ایک دوسرے سے مخالف تھیں اور اسی خوف میں انہوں نے حد سے زیادہ فوجی اخراجات اٹھا رکھے تھے اسی وجہ سے توقع تھی کہ دنیا میں امن امان دیر تک قائم رہیگا اتنے میں جب دنیا کی بدبختی کا ستارہ چمکا تو بعض حکومتوں کو طمع دامنگیر ہوئی اور بعض نے اسی میں مصلحت سمجھی کہ طرابلس پر ملی حملہ کر کے لے لیں۔ جس سے یہ ہولناک میدان دربست رسنگ سگر وَاللّٰہُ یَحْکُمُ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَکْتُمُوْنَ بندوں کا علم خدا کے علم کے برابر نہیں ہو سکتا اوس کی شان ہی نرالی ہے اوس کے ہاں قانون ہی کچھ اور ہے

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَکُ مُغَیِّرًا نِّعْمَۃً اَنْعَمَھَا عَلٰی قَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

"یہ اوقات مخالفین کو قوت دینا چاہتا" اسلئے انسان اپنے منصوبوں میں بہت کم کامیاب ہو سکتا ہے یہی سمجھنے ہیں۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ

تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہو سکتا مگر جو اللہ چاہے

قادیانی مشن
مصری جنگ میں قادیانی تکذیب

مرزا صاحب قادیانی مسیح اپنی مسیحیت کے دلائل میں ایک بڑی زبردست دلیل یہ بھی لکھا کرتے تھے کہ قرآن شریف اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹوں پر سواری متروک ہو جاویگی چونکہ اب دنیا میں ریل جاری ہے خصوصاً ملک حجاز میں ریل بننے کی خبر سے تو مرزا صاحب اور اُنکے مریدوں کو پختہ یقین ہو گیا تھا کہ بس اب اونٹ بالکل متروک ہو جائینگے چنانچہ گذشتہ ایام میں لاہوری جماعت نے ایک اشتہار بھی اس مضمون کا دیا تھا کہ منکرین اب کیا کہیں گے اہلحدیث میں اُسی وقت جواب دیا گیا تھا کہ ملک حجاز (مکہ۔ مدینہ) میں ابھی ریل جاری نہیں ہوئی مرزا صاحب اور اُنکے مریدوں نے پہلے ہی شور محشر برپا کر دیا تھا غالباً اسلئے خدا نے ریل بند کر دی تاکہ جناب مرزا صاحب کی تکذیب کافی ہو جائے۔

آجکل لوگوں کو جنگ خصوصاً مصری جنگ کی خبروں کا شوق محض جنگ کی حیثیت سے ہو لیکن اہلحدیث اپنے خاص کو ہمیشہ ملحوظ رکھکر واقعات کو مذہبی رنگ میں دیکھا کرتا ہے۔ اسی بنا پر معلوم ہوا کہ مصری جنگ میں بھی قادیانی مذہب کی تکذیب پنہاں ہے کیونکہ ابھی دنوں میں خبر ملی ہے کہ ترکی فوج شتر سوار آئی ہے کیونکہ دشمن سے سویز تک لق لق ریگستان بغیر سواری اونٹوں کے طے نہیں ہو سکتا چنانچہ ترکوں نے بھی یہ سفر اونٹوں پر طے کیا ہے ثابت ہوا کہ اونٹوں کی سواری ابھی تک متروک نہیں ہوئی جس کا نتیجہ صاف ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی اپنے اصول سے بھی گئے گذرے اور یہی مسعود یا بالفاظ دیگر اپنے دعوے میں سچے تھے

ہوا ہے مری کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن پاکدامنوں کا

طرابلس کی جنگ ہنوز جاری تھی کہ بلقان میں شر برپا ہو گئی بلقانیوں اور اونکے مددگاروں نے بھی اچھا موقع سمجھا قطع نظر اختلاف مذہب اور قومیت کے بلقانی حیثیت میں ہم بھی کہیں گے کہ انہوں نے موقع اچھا پایا کیونکہ آجکل کی سلطنتوں کا علم سیاست یہی ہے جو عرصہ ہوا منوچی نے اپنے دفتر شاہنامہ میں لکھکر رواج دیا تھا۔

"جب اپنی کمال طاقت یعنی فوج کو غریب و آسودہ اور خوشحال دیکھے اور دشمن کی طاقت برخلاف اسکے کمزور ہو جائے تب دشمن کی طرف جنگ کرنے کے واسطے کوچ کرے۔"

(منوچی باب کا فقرہ ۱۸) (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۶)

اسلئے بلقانی ریاستوں نے جو سمجھا ترین مصلحت اور مروجہ پالٹیکس کے مطابق تھا کہ ترکی اور اونکے اندرونی مددگاروں نے کیا کیا آہ، اوس کا ذکر سنانے اور سننے کا موقع نہیں مختصر یہ کہ ہزاروں معصوم بچوں کو اور لاکھوں بے گناہوں کو تہ تیغ کر کے مٹی کا تیل ڈالکر جلا دیا انا للہ۔

اس کشت وخون کے بعد بظاہر چند روز وقفہ رہا مگر در اصل وہ دفعہ بیچ کی پریشن کے لئے تھا چنانچہ اوس بیچ نے سر نکالا اور ایسا سر نکالا کہ اوسکے کاٹوں میں تمام دنیا پتلا ہو گئی ہے ابھی آئندہ کو خدا جانے کیا ہوگا بظاہر تو وہی ہے جو کسی مدعا نویس نے کہا ہے ؎

آنکھ جو دیکھتی ہے اب پہ اسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جاوگی

مگر ہر قوم اس عظیم جنگ کی بابت کچھ رائے لگا رہی ہے مگر باطن میں اصحاب اس جنگ کو طرابلس کی جنگ کا نتیجہ سمجھکر اس مصرعہ پر ختم کرتے ہیں کہ ؎

طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہو ہمیں

تنقید دید اور مسافر کا نامہ نگار
تیلی کی بیل نے آنکھیں کھولدیں

اہلحدیث میں قریباً ایک سال سے ہمارے مضامین درج ہو رہے ہیں لیکن کبھی کسی مسافر نے ہمارے کسی مضمون کا بھی جواب دیا ہو۔ اگر مسافر کے جواب دینے کی بات ہمارا کوئی دوست سوال کرتا تھا تو ہم جواب میں استاد غالب کا مندرجہ ذیل شعر مسافر کی شان میں پڑھکر سنایا کرتے تھے ؎

غالب نہیں کہ لہجۂ جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے۔

ایک عرصہ سے ہمارا سلسلہ مضامین (بعنوان تنقید دید) اہلحدیث میں درج ہو رہا ہے کئی نمبر نکل چکے ہیں لیکن ابھی تک کسی آریہ کو جرأت نہیں ہوئی کہ شرح صدر سے جواب دے۔ شکر وحمد ہے کہ مسافر (۳ اکتوبر) میں مسافر دیانند کالج کے ایک طالب علم کے نام سے ۱۷ اکتوبر کے مضمون (تنقید دید) کا جواب دیا گیا ہے۔ اس مضمون میں ہم نے تین دید منتروں پر اعتراض کئے تھے ان میں سے ڈاکٹر تو نام نگار صاحب نے چھوا تک بھی نہیں شاید مسلا چھوت چھات مانع ہوا ہوگا ہاں البتہ ایک منتر کا ترجمہ (شروع ساقط نام اللہ بخشش کرنے والے ہرہان کے) لکھکر یہ اعتراض کیا تھا کہ۔

"اس منتر کے ذریعہ ایشور لوگوں کو ہدایت کرتا ہے کہ کسی غریب آدمی کے واسطے اوس کے عزیز دوست مکار راجہ اور عالموں سے ہمدعا کریں کہ جس طرح آج آپ لوگ ہماری رکھشا کرتے ہیں اسیطرح اس کی بھی کریں گویا کہ پرمیشور تمام لوگوں کو راجہ وعالموں سے رکھشا وامداد لینے کی تعلیم وتلقین کرتا ہے کوئی آرام سب اپنے واسطے چاہیں ویسا ہی دوسروں کیواسطے بھی چاہیں۔ (ناخواندہ مسافر ۲۳ اکتوبر)

جناب من! ہم نے آجتک بیس قدر اعتراضات وید منتروں پر کئے ہیں وہ بعض اسی طریق پر کئے ہیں جس طرح کہ رشی ۱۰۸ مہرشی سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج نے قرآن مجید پر کئے تھے اگر آپ جواب دینے سے قبل سوامی جی کے معیار صداقت کو پیش نظر رکھے ہوتے تو ہرگز جواب میں ایسا نہ لکھتے۔ سوامی جی کے اعتراضات کا نمونہ دکھلانے کو ان کا سب سے پہلا اعتراض لکھا جاتا ہے۔ آپ نے قرآن شریف کی سب سے کا ترجمہ (شروع ساقط نام اللہ بخشش کرنے والے ہرہان کے) لکھکر یہ اعتراض کیا تھا کہ۔

مسلمان لوگ ایسا کہتے ہیں کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی دوسرا ہے کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوتا تو شروع ساقط نام اللہ کے ایسا نہ لکھتا بلکہ شروع واسطے ہدایت انسان کے ایسا کہتا۔ (ستیارتھ سمولاس ۱۴)

ہر باتمکن و اعتراض سوامی جی نے بجگہ کلام پاک کی طرف سے خیال کیا تھا وہی اعتراض کسی قدر تغیر کے ساتھ منتر مذکورہ بالا پر ہمنے ویدوں کے کلام انسانی ہونے کی بابت کیا ہے۔ کہئے اس کا کیا جواب۔

آپ نے ایک جگہ ہم سے شکایت بھی کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

"اول تو آپ نے ایک عبارت مذکورہ بالا ایسی مترجم کتاب سے نقل کی ہے جس کا ترجمہ ہمارے لئے مستند نہیں اور جس میں جگہ بجگہ عبارت کو توڑنے مروڑنے کی کوشش ظاہر ہے لیکن پھر اگر آپ اسکے دو منتر قبل دیکھ لیتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ وہاں صاف لکھا ہے کہ اب راج پرش کیسے ہوں اسپر کہا جاتا ہے (مسافر ۲۳ اکتوبر)

ہم جو وید مظہر درج کیا کرتے ہیں وہ آریوں کے مترجم ہیں میرے یا کسی مسلمان کے نہیں۔ پھر جب تک وہ غلط ثابت نہ ہو جاوے آپ کو غیر مستند کہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

بموجب اپنے لکھنے کے ہمنے دو منتروں کے نہایت غور کے ساتھ دیکھے لیکن کہیں اس فقرہ کا پتہ نہ لگا کہ اب راج پرش کیسے ہوں اسپر کہا جاتا ہے۔ مہربان۔ آپ پر کسی کا سایہ تو نہیں پڑ گیا جو ایسی بہکی باتیں کرتے ہو۔ اسکے علاوہ جو آپنے کئی جگہ تہذیب سے کام لیا ہے اس کا جواب ہم صرف یہی دے سکتے ہیں کہ ؎

لگے منہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

قابل صد مبارکباد ہے جگہ میرے طریقہ اعتراض کو جاہلانہ معیار کہکر ٹالنا چاہا ہے۔ جی صاحب بھولے سے کہیں غلطی سے تھوڑی دیر کے واسطے اپنے طریقہ اعتراض کو جاہلانہ ہی تسلیم کر لیتے ہیں لیکن آپکے اسی معیار کے مطابق سوامی جی کا ایسا منہ نام اللہ کے اعتراض کس قسم کا ٹھہریگا۔

آخر میں ہم اپنے معزز دوست کو آیندہ کے واسطے نصیحت کرتے ہیں کہ جواب دینے سے پہلے اپنے گرو مہاراج کے معیار صداقت کو پیش نظر رکھ لیا کریں ورنہ ؎

رنگ لائیگا یہ اکدن اپکا رنگ حنا
اے سنگ دلوں کو مجھدی لگانا تجھے روا

الحاج مولوی محمد بخش الدین از قصبہ سلام ضلع جالندھر

الحاج اور تعلیمات اسلام کے متعلق آریوں کی تردید

حدیث ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

بھی مختصر طور پر کچھ ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔

واضح ہو کہ حدیث مذکور کا مطلب ہی قدر ہے کہ ظن پر وثوق و اعتماد نہ کرنا چاہئے یہ ظاہر ہے کہ وثوق اعتماد ان ہی ظنون پر نہ ہو سکتا ہے کہ جب عمل میں لایا جاوے اور زبان سے ظاہر کیا جاوے اسی وجہ سے حدیث سے جو کہ زبان کا ظن ہے تعبیر کیا گیا حدیث میں وارد ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان بسیفیہما الحدیث یعنی جب دو مسلمان تلوار لیکر ایک دوسرے کے مقابل ہوویں تو قاتل و مقتول دونوں معذبی ہونگے اس پر عرض کیا گیا کہ قاتل تو ظالم مزا دادنی کی وجہ سے دوزخ کا مستحق ہوا لیکن مقتول نے کیا قصور کیا آپنے فرمایا کہ اسکے دل میں اپنے مقابل کے قتل کرنے کی پوری ہوس تھی۔ یہاں چل چل کے فعل پر اس واسطے مؤاخذہ کیا گیا کہ اس پر وثوق و اعتماد کر کے عمل میں لایا گیا لیکن یہ ظن کرنا چاہئے کہ ظن کے تمام افراد وثوق و اعتماد کے لائق نہیں اور بالکل بے اعتبار ہیں بالبعض افراد۔ تمام افراد کو بے اعتبار قرار دینا ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا حق تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ظن کے تمام افراد نازیبا اور بے اعتبار نہیں ظن کا وہ فرد جو محض الکل اور رائے سے پیدا ہووے بے اعتبار ہوتا ہے اور جو دلیل و سند سے پیدا ہو وہ اعتماد کے لائق ہوتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ ایاک والظن سے یہ نہیں بلکہ بطور تنبیہ سہل کے فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کے بارہ میں فرمایا ان یتبعون الا الظن یعنے وہ لوگ صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں دلیل و برہان سے کام نہیں لیتے اور ایک مقام پر حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

نقل کیا ہے۔ ان نظن الا ظنا وما نحن بمستیقنین۔ یہاں پر ظن کو یقین کے مقابلہ میں قرار دیگر۔ یقین وہ ہوتا ہے جو دلیل سے حاصل ہوا اور فرمایا ولا تقف ما لیس لک بہ علم یعنے جو بات دلیل سے معلوم نہ ہو اس پر وثوق و اعتماد نہ چاہئے۔ علماء اصول نے بیان فرمایا ہے کہ احتمالات سبب بنا نہیں ہوتے وہ احتمال جو دلیل سے پیدا ہو قابل اعتبار ہوتا ہے اور احتمال بلا دلیل غیر معتبر۔ اسی طرح ظن کو خیال کرنا چاہئے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جو ظن دلیل و سند سے پیدا ہو یقین کے حکم میں ہوتا ہے اور شرعاً قابل اعتبار۔ اور جو اس کے خلاف ہو وہ بالکل بے اعتبار۔ واللہ اعلم۔

راقم مہمات امور پوری سفیر اہلحدیث کا نمائندہ

اڈیٹر۔ مجیب نے ظن موضوع کی تحقیق میں وقت لگایا حالانکہ سوال یہ نہ تھا بلکہ سوال حمل پر تھا کہ ظن فعل قلب پر الکذب فعل جارح کو کیوں کہا یہ بھی واضح رہے کہ میں اس حدیث کو دنیا بھر کی اغلاطوں کے لئے بیخ کن جانتا ہوں سابق مجیب صاحبان ان غرابیوں کی مثالیں بھی دیتے جاویں۔

شرائط جمعہ

بخدمت جناب حضرت مولانا مکرم معظم دامت ابرالوفاء فاضل امرتسری دام لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و مغفرتہ و رضوانہ واضح ہو کہ برائے نوازش مہربانی فرما کر مفصلہ ذیل مضمون اخبار اہلحدیث میں اندراج فرما کر مشکور فرماویں۔

ہمارے گاؤں میں ایک حنفی مولوی کا ورود چند یوم ہوئے ہوا تھا۔ جو ہمارے گروہ نواح ہی کا تھا۔ حسن اتفاق سے خاکسار موجود نہ تھا۔ راقم کی عدم موجودگی میں مخالفین نے اس مولوی صاحب سے نماز جمعہ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو اس نے کہا کہ گاؤں میں جمعہ ہرگز درست نہیں ہے۔ کیونکہ شہر و سلطان کا ہونا عین ضروری ہے۔ یہ ہر دو شرائط نہ موجود ہونے سے بالکل جمعہ درست نہیں۔ اس میں المحدثوں کو سخت غلطی در بھوکا لگا ہوا ہے۔ بڑی بڑے اکابر علمائے اہلحدیث اس میں حاجز ہیں۔ صدیقی غریب ترکس تطاریں شمار ہے۔ اس اگر کوئی ان ہر دو امر میں ثبوت رکھتا ہے۔ تو بندہ پر اپنی آرگن اہلحدیث مستنیر کر کے دکھا سکتا ہے تاکہ کوئی دوسرا اہل علم بھی اس کی عدم شرائط کے بارے میں غور فرما کر رجوع کرے۔ اسلئے راقم حروف چند سطور ہے واضح ہا کہ برائے نوازش مہربانی فرما کر مفصلہ ذیل مضمون اخبار اہلحدیث میں اندراج فرما کر مشکور فرماویں۔

اڈیٹر۔ مجیب نے ظن موضوع کی تحقیق میں وقت لگایا حالانکہ سوال یہ نہ تھا بلکہ سوال حمل پر تھا کہ ظن فعل قلب پر الکذب فعل جارح کو کیوں کہا یہ بھی واضح رہے کہ میں اس حدیث کو دنیا بھر کی اغلاطوں کے لئے بیخ کن جانتا ہوں سابق مجیب صاحبان ان غرابیوں کی مثالیں بھی دیتے جاویں۔

شرائط جمعہ

بخدمت جناب حضرت مولانا مکرم معظم دامت ابرالوفاء فاضل امرتسری دام لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و مغفرتہ و رضوانہ واضح ہو کہ برائے نوازش مہربانی فرما کر مفصلہ ذیل مضمون اخبار اہلحدیث میں اندراج فرما کر مشکور فرماویں۔

ہمارے گاؤں میں ایک حنفی مولوی کا ورود چند یوم ہوئے ہوا تھا۔ جو ہمارے گروہ نواح ہی کا تھا۔ حسن اتفاق سے خاکسار موجود نہ تھا۔ راقم کی عدم موجودگی میں مخالفین نے اس مولوی صاحب سے نماز جمعہ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو اس نے کہا کہ گاؤں میں جمعہ ہرگز درست نہیں ہے۔ کیونکہ شہر و سلطان کا ہونا عین ضروری ہے۔ یہ ہر دو شرائط نہ موجود ہونے

زیادتی ہے قرآن شریف پر بوجہ تخصیص اور تقیید کے کیونکہ قرآن مجید میں یہ حکم عام ہے یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ الخ تو اس قول ظنی الثبوت اور ظنی الدلالۃ سے اسکی تخصیص کیونکر ہو سکتی ہے کیونکہ تخصیص کرنے عموم نص کے لئے شرط ہے کہ عام متصل مستقل مساوی مخصص ہو ایسے قرائن سے تخصیص ہو نہیں سکتی۔ پھر یہ جو قاعدہ ہے۔ کہ قول احادی کافیما لا یعقل بالقیاس ہیں مرفوع حدیث کا کام دیتا ہے۔ سو اس میں شرائط ہیں۔ اول یہ کہ ضرور ثابت ہووے کہ یہ قول صحابی کا ہے۔ دوسرا یہ کہ مخالف کتاب اللہ کی مخالف نہ ہووے اور نہ حدیث صحیح کی اور چونکہ اس قول کے ثبوت میں بھی کلام ہے۔ اور مخالف بھی قرآن شریف اور حدیث شریف کے ہوا کیونکہ نصوص دجوب جمعہ کے ہیں جو قرآن شریف یا حدیث شریف سے ہیں۔ کسی میں شرطیت مصر کا ذکر نہیں ہے۔ تو اس وقت یہ قول حدیث مرفوع کا کیسے کام دے سکتا ہے۔ پس شرطیت مصر کا ماخذ حدیث سے تو یہ تھا جو بیان ہوا۔ اور جو شخص آیت وذروا البیع سے شرطیت مصر کی ثابت کرتا ہے۔ اس کے قول کی طرف التفات نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ حسب تا کھڑت علیہ السلام نے اور صحابہ کرام نے اور ائمہ مجتہدین نے اور سلف و خلف کی علماء معتبرین نے اس آیت سے شرطیت مصر کی نہیں نکالی تو جو شخص اس استنباط میں آج اپنا تفرد ظاہر کرتا ہے بے معنے ہے۔ پس معلوم ہوا کہ شرطیت مصر کی واسطے نماز جمعہ کے قرآن شریف سے بھی ثابت نہیں ہے باقی رہا یہ قول یعنے شرطیت مصر کا ہمارے امام اعظم کا ہے۔ تو اس کی نسبت عرض یہ ہے کہ اس باب میں امام صاحب کا کوئی قول مروی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر امام صاحب سے کوئی قول مروی بھی ہے۔ کہ کیا امام صاحب سے شرطیت مصر کی وجوب کے لئے ہے یا جواز اور اولویت کیلئے پھر جس طرح بھی دیکھو ظن سے خالی نہیں ہے۔ اور قول امام صاحب کا ہو تا تو فقہاء اس کے برخلاف فتویٰ نہ دیتے۔ کیونکہ کہا فقہاء نے کہ تقع فرضا فی القصبات والقری الکبیرۃ کان ہذا مجتہدا فیہ واذا فصل بہ الحکم فصار مجمعا علیہ الخ اور قصبہ اور قریہ مصر کے تحت میں اور پھر کہا صاحبانے کہ اذا بنی مسجد فی القریۃ بامر الامام فہو امر بالجمعۃ الخ تو اگر شرطیت مصر کی امام کے قول سے ثابت ہوتی تو فقہاء کیونکر اس کا خلاف کرتے۔ کیونکہ فقہاء کے اس قسم کے لیتے تقع فرضا فی القصبات اور اذا بنی مسجد فی الموضع الخ سے شرطیت مصر کی ٹوٹ گئی۔ اور حالانکہ شرط کا حال یہ ہوتا ہے کہ عند عدمہ عدم مشروط کا ہوتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اس بارے میں امام صاحب سے کوئی قول منقول نہیں ہے اور جو قول فقہاء سے بعض قول لا ان سلطان الجمعۃ ہذا فیہ سے صاف ظاہر ہوا کہ مذہب احناف میں جمعہ جائز ہے شرطیت مصر کی نہیں ہے۔ فوگر اس بات میں کوئی ہی کامل ثبوت ہوتا۔ یعنی عدم وجوب جمعہ کا یا امام سے ہی اس بات میں کوئی صحیح قول وارد ہوتا۔ تو فقہا اس کو مخالف نہ مسئلہ نہ لکھتے۔ اور اگر کہا جاوے کہ ظاہر روایت کی کتابوں میں شرطیت مصر کی ثابت کرتا ہے۔ اور اس کے ظاہر روایت کی کتابیں وہ ہیں کہ سب قول امام صاحب ہی کے ہیں تو عرض کیا جاتا ہے کہ ظاہر روایت کی کتابوں میں بھی امام صاحب کی برخلاف قول پائے جاتے ہیں۔ بلکہ برخلاف ائمہ ثلاثہ کے پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ بلحاظ نسبت رفع سبابہ کے ظاہر روایت کی کتابوں میں عدم ہو اور رفع سبابہ موجود ہے۔ اور حالانکہ یہ کسی امام کا ائمہ ثلاثہ سے مذہب نہیں ہے کما صرح بہ علی القاری تو پھر کس طرح قطعیت کہا جاوے کہ شرطیت مصر کی امام صاحب سے منقول ہے سو اگر کہا بھی جاوے تو بھی ظن سے خالی نہیں۔ اور پھر یہ بھی ہے۔ کہ کیا امام صاحب سے شرطیت مصر کی وجوب کے لئے ہے یا جواز اور اولویت کیلئے پھر جس طرح بھی دیکھو ظن سے خالی نہیں ہے۔ اور اگر واقعی اس باب میں کوئی

پھر خود تعریف مصر میں بھی کوئی تعیین قرار نہیں پائی ہوئی کسی نے تو تعریف مصر کی کہتے کہ جہاں تعطیل کو بھی شہر قرار نہیں دیتا ہے کہ جبکہ کہا ہے کہ شہر وہ ہے کہ جس میں بادشاہ اور قاضی اور عالم ہوں اور قائم کی جاویں حدیں شرع کی اور انصاف کیا جاتا ہے مظلوموں اور ظالموں میں تو تمام اوصاف کو تو دیکھو شاید کوئی ہی شہر ہوگا۔ اور کسی نے قصبہ کی تعریف کر شہر کہا۔ اور کسی نے تیس قدم کی لمبی چوڑی بستی کو شہر کہا ہے۔ جیسا کہ یہ پہلی تعریف شیخ الاسلام فتاویٰ اہلحدیث میں موجود ہے۔ اور اور بھی تعریفیں کرتے کرتے اس مصر کی تعیین کے لئے ہمارے فقہاء احناف ہی جن قول تک پہنچ گئے ہیں۔ تو غور کا مکان ہے کہ دوسرے شرطیت مصر ظنی الثبوت اور ظنی الدلالۃ ہے اور پھر دلائل غیر متعین ہو کر وہ بھی ظنی ہے۔ پس ظن کے پیچھے فرض نکلی کہ چھوڑا مجیب بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اب شرطیت سلطان کے لئے۔ ذرا کان لگا کر خیال مبارک کو تھوڑا دیر کے لئے میدان انصاف میں حاضر کیا جاوے اور خود فراکر بغیر تعصب کو دور پھینک دیا جاوے اول تو جس حدیث ابن ماجہ سے شرطیت سلطان کی ثابت کی جاتی ہے۔ وہ حدیث تمام طریق سے ضعیف ہے اور ہرگز قابل احتجاج نہیں۔ اور نہ ہی شرطیت سلطانی کے بارے میں امام صاحب سے کوئی قول ہے کیونکہ اگر ہوتا تو ہرگز نہ کہتے فقہا جیسا کہ انہوں نے جیسا صاحب جامع الرموز نے بالصراحت فرمایا کہ فالسلطان لیس بشرط اور ایسا ہی ارکان اربعہ میں ہے اور بھی بہت سی معتبر کتابوں میں ایسا ہی موجود ہے۔ اور اگر امام صاحب سے کوئی قول اس باب میں ہوتا تو تب بھی نصوص کے برخلاف اس کی تقلید لازم نہیں تھی۔ جیسا کہ خود امام صاحب نے ارشاد فرمایا ہے۔ اذا رأیتم قولی بخبر الرسول پس یہ شرطیت سلطان کی بھی ظنیت سے خالی نہیں ہے۔ بلکہ بعض فقہاء نے بعد تحقیق کے یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ شہر اور بادشاہ ہمارے امام اعظم کے نزدیک ہرگز شرط نہیں ہے

چنانچہ رسالہ صدیہ میں مذکور ہے ان استدلال بعض مشائخنا الحنفیۃ بھذین الحدیثین علی ان السلطان والمصر شرطان لصحتها غفلۃ فقد تابعہ من تابعہ جھلا وانما السلطان والمصر شرط عند الوفضۃ والزیدیۃ وبعض المعتزلۃ وقد صح عن ابی حنیفۃ وصاحبیہ ثلثۃ الوقت والخطبۃ والجماعت حسب ومن لکسب ابھم عنہ ھذا فھو مفتر کذاب ومن شک فیہ فعلیہ باسناد من مسانید الخ کہ تحقیق دلیل لانا بعض علما حنفی کا ساتھ ان دونوں حدیثوں کے اوپر اس کے کہ تحقیق بادشاہ اور شہر دونوں شرط ہیں واسطے صحت جمعہ کے بڑی ادنی غفلت ہے پھر تابع ہوا اسکے جو تابع ہو جاہلی سے اور خبر اینکہ کہ بادشاہ اور شہر دونوں شرط ہیں نزدیک رافضیوں اور زیدیوں کے اور بعض معتزلہ کے اور صحیح ہوا ہے اس تحقیق والوں کے ہمارے مذہب سے کہ شرطیں ادائے جمعہ کی نزدیک امام حنیفہ اور اسکے شاگردوں کے تین ہیں وقت ظہر کا اور خطبہ اور جماعت ہے۔ پس بس اور جو کوئی نسبت کرے اون کی طرف سوائے اوسکے پس وہ مفتری جھوٹا ہے اور جو کوئی شک کرے اس میں پس اوسپر لازم ہے کہ کوئی سند لاوے اون کی سندوں سے۔ تو اس پر شرطیں یعنی بادشاہ اور شہر کی اگر کسی بھی پختہ دلیل سے ثابت ہوتیں تو اون کی نسبت ایسا نہ کہا جاتا جیسا کہ کہا گیا۔ تو اس وقت ایسی ظنی اور وہمی شرائط کے پیچھے ہو کر فرض قطعی کو ترک کرنا ہرگز مسلمانوں کا طریقہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ پناہ دیوے ایسے خیالات بعید سے کہ بعض لوگ۔

تو ان ظنی شرطوں کا چھوڑنا تو اچھا نہیں سمجھتے ہیں بلکہ خواہ مخواہ الٹی لفظ قرآنیہ قطعیہ کو عام مخصوص منہ البعض اور مقید کہہ کر ظنی کر ڈالتے پر زور دیتے ہیں۔ اور جس طرح یہ لوگ تخصیص بالتقیید کرتے ہیں اس طرح تخصیص اور تقیید ہو بھی نہیں سکتی۔

لہٰذا انکی تخصیص اور تقیید کا بیان دل لگا کر سنئے اور آنکھوں کو ذرا کھول کر دھیان کریں۔ وہ تین وجہ ہیں جو پیش کرتے ہیں۔ اول تو یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت اپنے اطلاق پر بھی مطلق نہیں ہے بلکہ اجماع سے اوس کی تقیید کی گئی ہے۔ اور انعقاد اجماع کا محل سوچ فرماتے ہیں کہ اذا کان بقرب الدار یعنے جبکہ جنگلوں میں جمعہ کسی کے نزدیک جائز ہوا نہیں ہے۔ پس جب جنگل نکل گیا وجوب جمعہ سے تو قطعیت آیت کی تو یہاں سے ہی ٹوٹ گئی اور دوسرا قول لا تشریق ولا جمعۃ الا فی مصر الخ سے گاؤں بھی نکل گئے اور پھر تیسرا حدیث طارق بن شہاب کی حدیث منقطع سے الخ اور گلا پڑھ نماز جمعہ واجب نہیں ہے جیسے عورت غلام وغیرہ کے نکالنے سے قطعیت آیت بالکل چلی گئی۔ سو واضح ہو ایسے اجماع سے جیسا ان صاحبوں نے بیان کیا ہے ایت قطعی کی تخصیص ہو نہیں سکتی۔ اور اسلئے تو کوئی اجماع بھی منعقد نہیں ہوا ہے یعنی اس مطلق آیت کے مقید کرنے پر اور نہ ہی اس طرح کوئی طریقہ تخصیص کا ہے۔ اول تو یہ ہے کہ اصول میں مقرر ہے کہ اجماع سے تخصیص کرنے عام کے کلام متصل مستقل مساوی کے مخصص ہونی ضروری ہے۔ ورنہ تخصیص نہ ہوگی اور اور کسی وجہ سے یا اور کلام سے تخصیص عام کی ہوئی تو وہ تخصیص نہیں ہے۔ بلکہ نسخ ہے۔ پھر اوسکے ساتھ ہی اصول میں مقرر ہے کہ اجماع سے نسخ آیت شریف اور حدیث شریف کا نہیں ہو سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ اگر اس موقع پر اجماع ہوتا تو تب بھی نا قابل نسخ آیت شریف نہیں تھا چنانچہ ماہر اصول پر مخفی نہیں ہے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ اسجگہ تو کوئی اجماع منعقد ہوا ہی نہیں ہے کیونکہ اجماع میں شرط ہے۔ کہ مخالف نہ ہو کوئی ایک بھی اجماع کرنے والوں سے اور اسجگہ تو اکثر اسکی برخلاف ہیں کہ جیسا کہ خود اصحاب کرام میں سے عمر بن عباس نے جمعہ قایم کیا جنگل میں جب اہل منصور پر چڑھائی کی اور لئے اون کے ساتھ اصحاب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جیسا کہ انکی خروج المصر کے صلا ۳۱ پر موجود ہے تو اجماع کب اس بات پر منعقد ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ اس دعوے پر کوئی اجماع منعقد نہیں ہے ہاں اگر کوئی صاحب انکار کرے اس سے اور کہے کہ اجماع اسپر ضرور منعقد ہوا ہے۔ تو لازم ہے اوسپر کہ پیش کرے انعقاد اجماع اور اتصال اسکا بسند تعین مرتبہ اجماع ہر چہار مراتب اجماع سے بشرطیکہ پھر اس میں کوئی ایک بھی برخلاف نہ ہووے میرے خیال میں تو نہیں اس نام اجماع کے اسجگہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔ تو پھر خواب سے تخصیص ہو جاوے گی اور یہی کوئی کوئی اس طرح طریقہ تخصیص کا ہے کہ یہ تخصیص جو ہوئی ہے۔ تو اصحاب مخاطبین امرین کے ہونی چاہئے۔ تو اس جگہ مخاطبین امرین تو مسلمان ہیں نہ شہر اور گاؤں اور جنگل جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایھا الذین امنوا تو مسلمان مخاطب ہیں نہ شہر اور گاؤں وغیرہ۔ پھر خواہ مخواہ ان کا بہانہ لیکر تخصیص قطعیہ کی کوشش کرنی صرف ظنی بات کو ترک کرنے کے خوف سے لائق نہیں ہے پس جب اجماع سے بطریقہ نسخ کے اس آیت شریف کی تخصیص نہ ہوئی بموجب قاعدہ اصول کے اور نہ ہی یہاں کوئی اجماع منعقد ہوا اور نہ ہی بسطرح کوئی طریقہ تخصیص کا ہے۔ اور قول لا تشریق تو صحت لذاتہ میں گرفتار ہے وہ کب صالحیت رکھتا ہے کہ اس سے قطعیت کو مشروع کیا جاوے۔ اور ایسا ہی حدیث طارق بن شہاب کی وہ منقطع ہے یہاں سے بھی تخصیص قطعیہ کی نہیں ہو سکتی۔ اور وہ افراد جن پر جمعہ فرض نہیں ہے وہ تو اس آیت شریفہ میں داخل ہی نہیں۔ کیونکہ آیت شریفہ میں امر بالفاظ فاسعوا کے ہے۔ کہ یہ امر ایسا وارد کو طاقت سعی کی نہیں ہے وہ مخاطب بھی نہیں ہیں۔ جیسے یہ افراد عورت غلام وغیرہ کہ ان کو قابلیت اور اختیار اور طاقت سعی کی نہیں ہے تو یہ افراد اس خطاب میں داخل ہی نہیں

جب داخل نہیں تو خارج کیا ہوگا۔ اور جب خارج نہ ہوا تو قطعیت آیت شریفہ بحال خود رہی والسلام تعالیٰ پناہ دیوے کیا لوگوں نے اس آیت قطعیہ پر کیسی کیسی اور کتنی تخصیص ڈالی ہیں۔ کہ بحالت تسلیم کرنے ان تخصیصوں کے اب اس آیت شریفہ سے واجب بھی ثابت ہو نہیں سکتا ہے حالانکہ جمعہ فرض عین ہو کر من الظہر ہے۔ اور منکر اس کا کافر ہے پس لائق ہے کہ ایسی اٹکل پچو تاویلیں کرنے سے آدمی باز آجاوے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھ توجہ کو فرض جانکر جہاں کہیں آدمی رہتا ہوں۔ بقدر اچھی جماعت کے جیسا کہ شرح موطا امام مالک میں موجود ہے اور اگر تعصبی پٹی کھولکر انصاف سے دیکھا جاوے تو یہ آیت شریفہ اپنی قطعیت پر مضبوط ہے۔ اس میں تخصیص نہیں پڑ سکتی اور شرط ظہرانی واسطے نماز جمعہ کے شہر اور بادشاہ کو کچھ ثابت نہیں۔ ورنہ ظن سے تو خالی نہیں پس ظن کے پیچھے پڑکر عین فرض ترک کرنا کونسی مسلمانی ہے دیگر بڑی عجیب بات تو یہ ہے کہ اہل کے مولوی عبد الرحیم والد ماجد ہمارے دنیاوی مال کے اپنے اپنے گاؤں میں نماز عیدین ادا کر لیتے ہیں مگر جمعہ میں شرائط مقرر کر دیتے ہیں۔ سبحان اللہ ایمانداری اسی کا نام ہے۔ اے میرے مولا کریم تمہارا ایک صاحب کو صراط مستقیم پر چلا۔ آمین

حررہ نور محمد میانوی۔

کیا آریہ دھرم پنچایتی ہے؟

آریہ سماج کا دعوے سننے سے لکھنے کے قابل ہے کہ ویدی تمام علوم کا مخزن ہے دافع الہامی کتاب کا بھی حق ہے تو تمام مضامین کا خزانہ ہو مگر اس دعوے کے بعد آریہ سماج کا عملی پہلو جب دیکھا جاتا ہے تو اس دعوے میں شک پیدا ہو جاتا ہے۔ ہم دل سے متمنی رہتے ہیں کہ آریہ سماج اپنے دعووں میں کامیاب ہو مگر افسوس سے کہا جاتا ہے کہ عملی پہلو اس کے برخلاف ہے۔ آج ہم ایک مضمون آریہ گزٹ سے نقل کرتے ہیں اس سے صاف معلوم ہوگا کہ آریہ دھرم میں ابھی تک آریہ رسومات کا ہی فیصلہ نہیں ہے۔ ماہ نومبر کے اخیر لاہور آریہ سماج میں اس بات کا فیصلہ ہوگا کہ آریہ دھرم میں رسومات کیا گیا ہیں آریہ گزٹ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"پنڈت سے آریہ سماج کے اندر اب تک فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ ان کے خاص تیوہار اور رسومات کیا ہیں۔ ہم اس کے متعلق اپنے گذشتہ پرچوں میں مفصل لکھ چکے ہیں اور بتلا چکے ہیں۔ کہ خاص آریہ تیوہار اور رسومات نہ ہونے کے باعث کس قدر گڑبڑ ہو رہی ہے۔ اور پرائیویٹ زندگیوں میں اور گھریلو جیونوں میں کتنا آریہ پن آرہا ہے۔ جس کے باعث ہماری آئندہ نسلیں آریہ نہیں بنتیں شکر ہے کہ اس نہایت ضروری کام کو بھی اب کے سالانہ جلسہ پر پورا کیا جاوے گا۔ اس کام کو عملی شکل دینے کے لئے آریہ سماج لاہور نے اکٹھ آریہ پنڈتوں اور ودوانوں کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو ایک مسودہ طیار کریگی جس میں یہ ظاہر کیا جاوے گا کہ آریہ سماجیوں کے لئے کونسے تیوہار منانے ضروری ہیں اور خاص خاص رسومات کیا ہیں۔ کمیٹی کے ممبران صاحب ذیل ہیں:۔

(۱) پنڈت بھگت رام جی شاستری دیدیرتھ (۲) مہاتما ہنسراج جی (۳) پنڈت راجارام جی (۴) پنڈت کرد یو جی شاستری مہا ودیالہ جالندھر (۵) پنڈت سنت رام جی ودیہ رتن ریٹائرڈ جج (۶) منشی رام چندر جی شاستری (۷) لالہ رام پرشاد جی بی اے (۸) پنڈت آریہ منی جی۔

اس کمیٹی کے اجلاس ۱۴ نومبر سے گیارہ نومبر تک ایک ہفتہ متواتر ہوتے رہیں گے۔ اور پھر جو مسودہ کمیٹی تیار کرے گی وہ اس آریہ کانفرنس میں پیش کیا جاویگا جو آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر ہوگی۔"

اہلحدیث ۔ اس اقتباس کو دیکھکر کون اچھا ہے برآریوں کی مذہبی حالت پر آٹھ آٹھ آنسو نہ بہائے کون دل ہے جو غم نہ کرے اسے وہ زندہ قوم جس کے لئے آسمان تک بلند پہونچیں کرے نقارہ دھرم کا بجتا ہے آئے جسکا جی چاہے صداقت دین احمدی کا ترانہ جس کا جی چاہے

آج وہی قوم ہے کہ اپنی رسومات کا فیصلہ دیدوں سے نہیں، سمرتی سے نہیں، ستیارتھ پرکاش سے نہیں بلکہ کانفرنس سے فیصلہ کرانا چاہتی ہے کیا اب اس میں کوئی شک ہے کہ آریہ دھرم الہامی نہیں بلکہ پنچایتی ہے

آریہ مقرر! سنتے ہو؟ ؎

نقارہ دین کا بجتا ہے آئے جس کا جی چاہے
صداقت دین برحق آزمائے جس کا جی چاہے

سوال بغرض جواب

کہ مناسب و مناسخ؟ مولانا و بالفضل مولانا دام فیضہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج اقدس گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل فتویٰ کی تشریح فرما کر مشکور فرمائیں اور سوال و جواب اخبار میں درج فرما دیجئے۔

دیکھو اہلحدیث ۱۲ شوال ۱۳۳۲ھ

س نمبر ۱۴۱۔ ایک شخص نے جنوری میں کہیکر پچاس روپے قرضہ لیا ہے۔ اور اقرار یہ ہے کہ ماہ اپریل میں تم سے فی روپیہ ۱ سیر پختہ گندم لونگا۔ نرخ اس وقت خواہ کم ہو یا زیادہ یہ بیع قرآن و حدیث کی رو سے جائز ہے یا نہیں اور اس بیع کا کیا نام ہے۔

ج نمبر ۱۴۱۔ یہ بیع جائز ہے اور اس کا نام بیع سلم ہے۔

مولانا! سوال و جواب کو پڑھکر میں نے مظاہرہ

دیکھیں۔ اس میں اسکی تفصیل درج نہیں ہے ہاں صرف شرطیں بیان کیگئی ہیں۔ جس کے مطالعہ سے میں اپنی طرح سمجھ نہیں سکا۔ اس لئے آپ کو تکلیف دیجاتی ہے تاکہ تسلی ہو جاوے۔ سوال وجواب تو درست ہیں۔ لیکن عرض یہ ہے۔ سود اور بیع سلم میں کیا فرق ہے؟

(۱) سود ایک جنس دیکر وہی جنس زیادہ لینا۔ بس میں نقدی کا نام سود ہے۔ مگر گندم دے کر روپے لینا اور روپے دیکر گندم فی روپیہ لینا۔ بس یہ سود ہے۔ پچاس سیر گندم دیکر پچاس سیر گندم لینا پس یہ بھی سود ہے۔

(۲) بیع سلم۔ نقدی دیکر گندم لینا۔ اگر اس وقت کے نرخ کے مطابق لیا جاوے۔ تو وہ بیع ہے۔ لیکن اگر نرخ مقرر ہو جاوے تو وہ بیع سلم ہے۔ مثلاً فلاں ماہ میں ۱۲ سیر گندم فی روپیہ لونگا۔

لاکن سوال یہ ہے کہ مجھے ابھی طرح معلوم ہے کہ گندم اس وقت ۲۰ سیر روپیہ کی بکتی ہے۔ اور ماہ اپریل میں ۱۲ سیر بکتی ہوگی۔ تو فقرا ہر سال فصل کے موقعہ پر ۲۰ روپیہ ہم کے سن کہتی ہے۔ یہ میرا سالہا سال کا تجربہ ہے کہ کہیں اور اوکہیں ۲۰ روپیہ کا ۱۲ سیر بکتا ہے۔ تو میں کس طرح ۱۲ سیر فی روپیہ مقرر کر سکتا ہوں۔ اور کہاں میں ۲۰ سیر بھی مقرر کر سکتا ہوں۔ یہ تو صریح اور صاف ظلم ہے اور ظالم ہو رہے یعنی ۸ ماہ سود ہو رہا ہے۔ پھر فرماتی ہے کیا آپ اسکی تشریح فرما دینگے اور ہم جیسے جاہلوں کو راہ راست پر لا دینگے۔ کیونکہ اگر یہ مسئلہ عام لوگوں میں رائج ہو گیا تو یہ سود سے بھی بدتر اثر پیدا کریگا اور پھر اسکی روک تھام نہیں ہو سکیگی والسلام۔ از راقم غلام حسن [illegible]

جواب۔ بیع سلم میں نقدی پہلے دیجاتی ہے کسی مقررہ وقت پر مقررہ نرخ سے لیجاتی ہے سود دو قسم ہے دونوں اس میں متفاوت۔ نقدی کا سود دوئیم

ہے کہ نقد پر نقد زیادہ لے سود بیع کا رکھتے کہ ان چیزوں کو کم و بیش بیچے جو جس کو برابر سے زیادہ بیچنا سود فرمایا ہے خلاً گیہوں سیر کے بدلے سیر سے زیادہ لینا بیع سلم میں یہ دونوں صورتیں نہیں ہوتیں۔ اس میں نقد کی بجائے بیع کا مقررہ نرخ سے سودا ہوتا ہے۔ نقد کی بڑھ نقد کی سود کی بیع میں زیادتی شریعت نے جب سکو جائز رکھا ہے تو عام لوگوں میں رواج ہونے کے لئے رکھا ہے کاروبار ہوسکے کیا فکر۔

ہوائی ریل کا سفر

(از اخبار آب حیات)

دنیا کے علمی عجائبات میں سے ایک ہوائی ریل ہے یہ ریل جرمنی میں فارسن سے البرفیلڈ تک جاتی ہے اسکے رکھیب سفر کے متعلق ایک سیاح مسافر کا لطف بیان کرتا ہے کہ پہلے ایک دن ہوا میں سے ایسا جھٹکا معلوم ہوا کہ ہم سب کے دل دھک سے رہ گئے۔ ہوا میں سے ایسا جھٹکا اتفاقاً ہوا دل میں ہوائی ریل کے سفر کا شوق اگر گدگدا رہا تھا۔ اسمیں سوار ہوئے ریل بمصداق سر بچے اور ٹانگیں اوپر بالکل اٹھ گئی ہے یہ گاڑی ریل کی پٹڑی کے نیچے لٹکتی ہوئی جاتی ہے اسکی سیٹیں بھی معلق ہیں جیسے بڑا جھولا جو ہوا میں لٹکا ہوا ہو۔ ہوا میں اڑتے جا رہے ہیں۔ ہوا میں ہوتے ہوئے آپ باغات میں ہو کر نکلے جہاں کا کچھ سبزہ رنگا رنگ کی کیاریاں اور پھول کھلے ہوئے نظر آئیں گے کہیں کہیں کھیتوں کے کنارے بل اور کہیں چھوٹا دریا جس میں پانی سبزی آسمان سے آبکو حظہ کر رہا تھا اور یہ نظارہ دلچسپی میں اور بھی بڑھ جائیگا جب آپ ہوا میں ہوں اور ایسے راستے میں کہ کبھی جنگل ہو رہے ہوں کبھی کھیت کبھی زمینی ریل سڑکے اوپر سے گذرتی ہے اور کہیں نیچے سے غرضیکہ عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ یہ ریل صرف ایک عجوبہ ہی نہیں بلکہ نہایت ضروری چیز ہے کیونکہ تنگ وادی کی صورت میں ملک کے دور دراز حصے تک کو طے کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتی تھی اور نہ کوئی جگہ مل سکتی تھی اسلئے اس کے موجد انجینیروں کی داد دینی چاہیئے۔ حال کی انجینیری کی اعلیٰ لیاقت کا ثبوت ہے۔

القرآن العظیم۔ قرآن کریم کے الہام پر لیکچر۔ از منیجر

قربان البقرہ پر سوال

ایک صاحب سندھ سے ذیل سوال کرتے ہیں۔

گائے کی قربانی کس وقت سے شروع ہوئی اور گائے اونٹ میں اگر دیا جاوے تو دونوں ملکر حصے مقرر کر لیں۔ تو ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۲) بعض لوگ کہتے ہیں گائے کے ایک حصہ میں صرف ایک ہی آدمی کی طرف سے قربانی ہوگی اور بھیڑ بکری ایک ہی گھر بھر کی طرف سے کافی ہے۔ جوابات معتبر حدیثوں سے عنایت ہوں (غبار خاطر ۲۹ ۲۶ روشن علی)

اڈیٹر۔ عرصہ ہوا ایک صاحب نے پٹنہ سے ایک پرچہ مضمون بھیجا تھا میرے خیال میں وہ مضمون اس سوال کا جواب ہے اس لئے اس کے جواب میں ہی نقل کیا جاتا ہے

وھو ھذا

بعض لوگ کہتے ہیں گاؤ کشی مسلمانوں کے مذہب میں منسوخ ہے۔ اور عرب میں گائے کا وجود مفقود ہے۔ اس لئے وہاں گائے نہیں ذبح کیجاتی ہے۔ اور پیغمبر آخر الزمان صلعم نے خود گائے کی ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اور تعلق یہ ہے کہ بعض بے خبر مسلمان بھی دلوں کی مار میں ہاں ملانے اور دل رکھنے کو موجود ہو گئے جب تک یہ خاطین کا دکھتی جملہ کے نزاع کے جائے تھے میں دنیاوی فوائد دکھاتے تھے جب تک میں چپ تھا اور کیوں بولتا ہے کہ ایک سے زیادہ ذبح کرو۔ اے کیا ہو گیا ٹھیٹے میں لیتا ہے۔ کہاں میں پناہ مانگتا ہوں۔ ذرا کی کہ ہوں چاہلوں سے

کہ معلوم ہوا کہ قبل زمانہ اسلام کے عرب میں گاؤ کشی ہوتی تھی۔ اسلام نے بھی گاؤ کشی جائز رکھی۔ اس کی دلیل بھی کلام مجید ہی سے ہے۔ سورہ مائدہ کی دوسری آیت میں ہے۔ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ۔ (ترجمہ۔ حلال کئے گئے تمہارے لئے چوپائے مویشی) اور انعام کہتے عربی میں مویشی جانوروں کو جسکے میں اونٹ اور گائے کے داخل ہیں اور بھیڑ بکری بھی داخل ہیں۔ اور گائے کے واسطے خاص علیحدہ لفظ البقرۃ موجود ہے۔ گرگائے وہاں نہ ہوتی۔ تو اونٹ کے لئے کسی عجمی لفظ کو معرب کر لینے کی ضرورت ہوتی۔ اس کے علاوہ جو جو دلیلیں میں اپنے دوسرے اور غیر سے دعوے کے ثبوت میں دے چکا ہوں جب میرے اس دعوے کو بھی ثابت کرینگے۔

میرا دوسرا دعوے یہ تھا کہ گاؤ کشی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے کہیں قبل سے عرب میں ہوتی آئی ہے اور دین اسلام نے بھی اسکو جائز رکھا ہے علاوہ توریت کی شہادت کے قرآن شریف میں جا بجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمانداری کا ذکر آیا ہے جس میں وہ اپنے مہمان کے سامنے تلا ہوا گوسالہ لاتے تھے فَجَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ (سورہ ہود رکوع ۷) سفر اور مجلسوں کے سوا دیات کے دوسرے رکوع میں یہ آیت موجود ہے فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ۔ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ (ترجمہ۔ پھر وہ گیا اپنے گھر کی طرف پھر لایا ایک بچھڑا موٹا پھر لایا ان کے پاس رکھا کہا کیوں تم کھاتے نہیں) حضرت موسےٰ علیہ السلام کی امت کو گائے ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا۔ سورہ بقر کے رکوع میں ہے وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ (ترجمہ۔ اور جب کہا موسےٰ نے اپنی قوم کو اللہ تم کو حکم کرتا ہے ایک گائے ذبح کرو۔ اے کیا ہنسی ٹھٹھے میں لیتا ہے۔ کہا میں پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ کی کہ ہوں جاہلوں سے

غرض عربی میں جانوروں کو کہتے ہیں جن کو اردو میں چوپائے مویشی اور انگریزی میں (اینیمل) کہتے ہیں۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ مویشی اور اینیمل کا اطلاق گائے اونٹ بھیڑ اور بکری پر ہوتا ہے۔ علاوہ بریں انعام کے معنے کی تصریح خود کلام اللہ میں دوسری جگہ پر آئی ہے سورہ انعام کے، اس رکوع میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ۔

(ترجمہ) اور پیدا کئے مویشی میں لدے والے اور دبے کھانے والے کروڑ شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ تم کو دشمن ہے۔ پیدا کئے ۸ اٹھ جوڑے بھیڑ میں سے دو ۔۔۔۔ اور اونٹ میں سے دو۔ اور گائے میں سے دو۔ تو کہہ کیا دونوں نر حرام کئے یا دونوں ادہ۔ یا جو پیٹ رہے ہے۔ دونوں کے ہٹ میں۔ یا تم حاضر تھے جس وقت اللہ نے تمکو یہ کہدیا تھا پھر اس سے بڑھکر ظالم کون ہے۔ جو جھوٹ باندھے اللہ پر تاکہ لوگوں کو بہکا دے۔ بغیر تحقیق کے۔ بیشک اللہ راہ نہیں دیتا ہے انصاف لوگوں کو۔

خاص غور۔ فصلی میں بھی گائے کی قربانی کا کام اللہ کے حکم کا ہے۔ سورہ ذبح کے جو تھے۔ کہ رکوع میں ہے فِي يَوْمٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (ترجمہ۔ اور یاد کریں اللہ کا نام معلوم دنوں میں (دسویں) اوپر چوپائے مویشی کے جو دیئے ان کو (قربانی کے دنوں میں) اس چیز پر جو سنہ میں دی ہے

اور چوپائے مویشیوں میں سے

اور چوپائے مویشیوں کی تفصیل اور ہر کسی آیت میں بیان کی جا چکی ہے۔ باقی رہیں وہ آیتیں جن میں حلال چیز کو حرام کر لینے کی سخت ممانعت آئی ہے۔ ان کو اپنے چند دعوے کے ثبوت کے ضمن میں پیش کروں گا۔

تیرے دعوے کے ثبوت میں دو حدیثیں لے گئیں جن سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عید الضحیٰ اور دوسرے مواقع میں گائے کا ذبح کرنا ثابت ہوتا ہے۔ ان دو مسئلوں کو بھی سن لیجئے۔ ترجمہ جابر قال نحرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم عام الحديبية البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة۔ (ترجمہ) جابر سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں نے حدیبیہ والے برس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کی گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے۔ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم لوگ تمتع کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا۔ پھر ہم لوگ گائے قربانی کرتے تھے سات آدمی شریک ہو کر اور اونٹ کو بھی سات آدمی کی طرف سے۔ وعن ابن عباس رضي الله عنه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة وفي البعير عشرة (ترجمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں آیا۔ بقر عید کا دن پھر ہم لوگ شریک ہوئے۔ گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی۔ وعن حجية ابن عدي رضي الله عنه قال قال علي رضي الله عنه البقرة عن سبعة (ترجمہ) حجیہ ابن عدی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ گائے سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔ وعن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قلنا يا رسول الله نحر الناقة وذبح البقرة والشاة وبحل ما في بطنها نطعمهن اللحم ام نلقيه قال كلوا ان شئتم فان ذكوة امه (ترجمہ) اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگ اونٹنی کو نحر کرتے اور گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں اور اس کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں۔ آیا اس کو پھینک دیں یا کھائیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر چاہو کھاؤ۔ پھر بے شک اس کی ماں کا پاک کرنا اس کا پاک کرنا ہے۔ اس بارہ میں اور بہت سی حدیثیں بھری پڑی ہیں جن کے لکھنے کے لئے ایک دفتر چاہئے۔ چند حدیثیں بطور نمونہ از خروارے پیش کی گئی ہیں۔ اور یہ میرے دعا ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔

اب اپنے اس دعا کے ثابت کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت گائے کی قربانی کا حکم کیا تھا۔ بلکہ خود بھی گائے قربانی کی تھی۔ دو حدیث بطور نمونہ کے پیش کرتا ہوں۔ وعن عائشة رضي الله عنها قالت غزا النبي صلى الله عليه وسلم عن ابي طلحة في حجة الوداع فاهدى البقرة واحدة (ترجمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہا انہوں نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آل محمد کی طرف سے حج وداع میں ایک گائے قربانی کی۔ وعن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علينا يوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا فقالوا نحر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ازواجه (ترجمہ) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بقر عید کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا۔ پھر میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے قربانی کی ہے۔

اب ان آیات قرآنی و احادیث نبوی سے زمانہ سلف سے گائے کا عرب میں ذبح کیا جانا ثابت ہوا ہے۔ مذہب اسلام میں اس کا حلال رہنا اصحاب رسول اللہ اور خود ہمارے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کا گائے کا قربانی دینا یہ سب باتیں بہت صراحت اور وضاحت کے ساتھ ثابت ہو گئیں

اب ہمارے چوتھے دعا کا ثبوت بھی سن لیجئے۔ یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ گائے کو خدا نے حلال کیا ہے۔ ہم نہ کھائیں گے۔ آپس کا معاملہ ہے۔ حلال چیز کو اپنے لئے حرام کر لینے والوں کے حق میں قرآن میں جا بجا وعید ہے اس صورت میں کہ تعلیماً یا کرتا رہتا۔ مسلمانوں سے گائے کے گوشت کے ترک سے استعمال کرانے میں کوشش کی جا رہی ہے۔ ہم مسلمانوں کو ضرور ہے کہ گائے کشی سے باز آ جائیں۔ اور اس طرح سے اس کی حلت کو قائم رکھیں سورہ انعام کے ۱۴ ویں رکوع میں ہے وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ (ترجمہ) اور تمہیں کیا ہے کہ نہیں کھاتے وہ چیز جس پر خدا کا نام لیا گیا ہے۔ اور بتحقیق خدا نے تفصیل کے ساتھ تم کو بیان کر دی ہیں۔ وہ چیز جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔ مگر اس صورت میں کہ تم اس کی طرف مجبور ہو۔ اور بیشک بہتیرے لوگ البتہ بہکاتے ہیں۔ اپنی خواہشوں سے بے جانے۔ بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے۔ حد سے گذرنے والوں کو۔ سورہ مائدہ کے بارہویں رکوع میں حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ (ترجمہ) اے ایمان والو! حرام کرو۔ ان ستھری چیزوں کو جو کہ حلال کی تمہارے لئے حلال کیا ہے۔ اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ نہیں چاہتا زیادتی کرنے والوں کو۔ اور کھاؤ اللہ کی حلال ہوئی ہوئی چیز ستھری اور ڈرتے رہو اللہ سے جس پر تمہارا ایمان ہے۔ اس مضمون کی اور بہت سی آیتیں قرآن شریف میں

خواب تعبیر طلب

مندرجہ ذیل تحریر عرصہ سے آئی ہوئی ہے مگر بعض مصالح کی وجہ سے درج نہ ہو سکی۔ آج درج کی جاتی ہے جن حضرات سے سوال کیا گیا ہے۔ توجہ کر کے سائل کو جواب سے مطمئن فرمائیں۔ سوال کوئی معمولی آدمی نہیں۔ بلکہ خود اہل علم۔ ذی فضل ہے۔ مگر حضرات علماء کرام سے اپنی تسکین چاہتا ہے

حضرت شریف جناب مولانا ابو الوفا صاحب دام فیضہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خواب مندرجہ ذیل لکھ کر بغرض تعبیر ارسال خدمت ہے۔ امید کہ درج اخبار فرما کر ممنون فرمائیے گا۔ یقینی ہوں کہ علماء کرام و فضلاء عظام عموماً اور آپ اور جناب مولانا حافظ عبد الغفور صاحب حیدر آبادی و جناب مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری نزیل دہلی۔ و جناب مولانا عبد الرحیم صاحب ظفر آبادی۔ و جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی و جناب مولانا نواب وحید الزمان صاحب حیدر آبادی وغیرہ وغیرہ فرما کر اس کی تعبیر کی اشاعت اخبار اہلحدیث میں فرمائیں

آج کی تاریخ کے مہینہ میں (تاریخ یاد نہیں) پوشیدہ کی شب کو میں نے خواب دیکھا۔ کہ یکایک میدان میں ہل مچ گیا جانب شمال پہاڑ ہے۔ اور اس کے ابتدائی حصہ کے دامن میں جا بجا اشجار ہیں اور میدان سبزہ زار ہے۔ چار پانچ شخص جن سے تو واقف نہیں مگر اپنی طبیعت اول الوقوع سے غیر مانوس بھی نہیں۔ مجھے پہلے میدان کے کنارہ سے نیچے گئے ہیں۔ اور باہم گفتگو کر رہے ہیں۔ کہ آج پروردگار عالم کا نزول ہوگا۔ جاؤ تھوڑی دیر میں سنیں۔ ان لوگوں کی بات سنی۔ اور کچھ نہ سمجھا۔ اس کی داستان سنئے۔

ایٹلان کے متعلق آپ بیتی کہانی

ایک خیال کا نام گذرا۔ ۲۔ جنوری ۱۹۱۲ء کو صبح کے وقت خیال ہوا کہ جناب باری آمادے کا شرف النسائی ہو۔ اور ہم لوگوں سے چھ سات قدم کے فاصلہ پر تمام مقربین کی طرف مخاطب ہوئے اور یہ فرمایا کہ آج قیامت ہوگی میں اپنے جس دوست کو ترس کھا کر لگا کر گلے کا ہار بنا لوں۔ اسی وقت معلوم ہوا کہ آج کا دن عجائبات کا دن ہے۔ جب علامات قیامت کی طرف خیال گیا

گذشتہ میں سوار ہو گئی۔ اور اپنے چلے جانے کی خبر دی۔ ہم دونوں شناسائی کی طرف جا رہے تھے۔ اور ان چار مسافروں میں سے دو وہ تھے جو شناسائی کی ایلچی و سفارت کمپنی کے مقرر کئے جہاز ٹرانس اٹلانٹک پر سوار تھے۔ یہ جہاز مال اور مسافر لے کر جہاز پر علیحدہ جانے کے لئے روانہ ہوا تھا۔

ایک روز ہمارے جہاز کے کپتان کو اطلاع ملی کہ ایڈن نامی جہاز بنگال میں ہے۔ اور اس کے کپتان کو اطلاع ہوئی ہے کہ ہمارے جہاز پر ایک معزز مسافر ہے۔ اس کو ایڈن کے ساحل پر اتار دیا جائے لیکن یہ تجویز نہ ہو سکی۔ ایڈن کے ساحل پر اترنا ہمارے جہاز کے لئے مضر تھا۔ مگر کل یقین تھا کہ ایک جہاز ایڈن سے روانہ ہو کر ہمارے جہاز کے ساتھ ملے گا۔ اور اس کے ذریعہ سے ہم لوگ اپنے اپنے مقام پر پہنچ جائیں گے۔ اس لئے ہم لوگوں نے اس کا انتظار کرنا شروع کیا۔

ایڈن مر گیا اور اپنی کہانی چھوڑ گیا

فجعلناهم احاديث

اللہ کو خبر ہے کہ مرحوم کا شمار کن جہاز ڈ جہاز والوں میں ہوا گیا جس کی بربادی و ویرانی کی تعریف انگریزی اخبار بھی کرتے تھے جب کہ سفر شمال اور بادکی تجاوبت کو بہت کچھ نقصان پہنچایا جس کا کسی کو رونا تک بھی نہ آیا ہندوستان سے کامل الگ کر دیا جس کے ساتھ ہی ہمارے ہمدرد کو بادبانی کر کے آگ لگا دی۔ کسی ایک جہاز کا پتا ڈھونڈے سے نہ ملا۔ غرض جو جہاز بہت سا نقصان کر کے شریک سفر ہوا تھا اسی کے ساتھ ہم لوگ بھی سوار ہو گئے۔ اور اپنے چلے جانے کا حکم دیا۔ اور جہاز کو اپنے پیچھے آنے کے لئے کہا۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل کی۔ سینٹ ایگبرٹ پر جو کہ اس سال بالکل خشک ہو گیا تھا۔ اور پانی بھی بہت کم ہو گیا تھا۔ ایڈن کو یہ اطلاع ملی کہ ایک گرفتار شدہ کے جہاز کو لے کر جہاز کی ایلچی سفارت کمپنی کے مقرر کئے ہوئے ٹرانس اٹلانٹک پر سوار تھے۔ یہ جہاز مال اور مسافر لے کر جہاز پر علیحدہ جانے کے لئے روانہ ہوا تھا۔

ایک روز ہمارے جہاز کے کپتان کو اطلاع ملی کہ ایڈن نامی جہاز بنگال میں ہے۔ اور اس کے کپتان کو اطلاع ہوئی ہے کہ ہمارے جہاز پر ایک معزز مسافر ہے۔ اس کو ایڈن کے ساحل پر اتار دیا جائے لیکن یہ تجویز نہ ہو سکی۔ ایڈن کے ساحل پر اترنا ہمارے جہاز کے لئے مضر تھا۔ مگر کل یقین تھا کہ ایک جہاز ایڈن سے روانہ ہو کر ہمارے جہاز کے ساتھ ملے گا۔ اور اس کے ذریعہ سے ہم لوگ اپنے اپنے مقام پر پہنچ جائیں گے۔ اس لئے ہم لوگوں نے اس کا انتظار کرنا شروع کیا۔

اگلے روز میں سمع اور مسافروں کے لئے جہاز کے لنگر میں بیٹھی ہوئی ایڈن کو اور جہاز ڈ جہاز والوں کے ساتھ بلی پر ہم کلام ہونے کی بھیلی ہوئی دیکھتی رہی۔ بینسٹا کو اس نے کہا تھا کہ جہاز گرفتار کے بعد ہم کے ساتھ تم پہلے گرفتار ہوئے ہو۔ جہاز کو بھی خیال کر دیا جاؤ۔ تو انہی کل تعالیٰ اللہ ہو جاتی ہے۔ الغرض سمع پر بیٹھ کر اس نے ڈبو دیا اور دو کو۔ رکھنے کے لئے اپنے ساتھ لے گئے۔ ان میں سے ایک مرد مسلمان تھا۔ پہلی نے اپنے قیدیوں کو چلے جانے کا حکم دیا اور اس جہاز کو اپنے پیچھے آنے کے لئے کہا۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل کی۔ سینٹ ایگبرٹ پر جو کہ اس سال بالکل خشک ہو گیا تھا۔ اور پانی بھی بہت کم ہو گیا تھا۔ ایڈن کو یہ اطلاع ملی کہ ایک گرفتار شدہ کے جہاز کو لے کر جہاز کی ایلچی سفارت کمپنی کے مقرر کئے ہوئے ٹرانس اٹلانٹک پر سوار تھے۔ یہ جہاز مال اور مسافر لے کر جہاز پر علیحدہ جانے کے لئے روانہ ہوا تھا۔

جو جہاز غرق کئے گئے۔ ان میں سے ایک مرلش ایڈن کمپنی کا جہاز تھا۔ ایڈن نے سمجھا جاتا ہے کہ ایک ہم رسانی کا

فتاوے

س نمبر۹ - زید نے ہندہ کو بایں شرط نکاح کیا کہ ہندہ دس بلوغ تک اپنی ماں کے باپ کے ہاں ہی رہے جب اس سن میں عید بقرعید آئے تو زید ہندہ سے درخواست کرے کہ آج عید ہے تو میرے گھر ہندہ کی حاضری ضروری ہے۔ پھر وہ ہندہ کو ہمراہ لے جائے اور ہندہ کو روانہ کر دے یہ شرط ہر عید کے گھر روانہ کرنا۔ ہندہ جب زید کے گھر پہنچی تو زید نے اپنی سگی ہمشیرہ کو ولی ہندہ کے گھر روانہ کرنے سے انکار کر دیا۔ ہندہ بھرا آ کر خاص اپنے باپ اول کے گھر چلی گئی۔ ہندہ ابھی تک سن بلوغ کو نہیں پہنچی ہے۔ مرتومہ بالا شرط کے موافق باپ کے گھر ہی رہتا چاہتی ہے۔ زید نے اسی ہتک پر کہ منکوحہ ہندہ اپنے والد کے گھر طرفداری چلی گئی۔ آپ نے نکاح ثانی کر لیا ہے زید ہندہ کو نہ طلاق دیتا ہے اور نہ نفقہ تو کیا اس صورت میں ولی یا پدر ہندہ کو یہ حق حاصل ہے کہ زید سے طلاق بہر نفقہ کی درخواست کرے کیونکہ ہندہ ابھی نابالغ ہے۔

کیا پدر ہندہ کو شارع اسلام نے یہ اختیار دیا ہے کہ خود ہی تاحین بالغ میچورٹی سے تنسیخ نکاح کروا دے کیونکہ زید نے ایفاء شرط نہ کی۔ جس کے نکاح ثانی سے ہندہ کی ملی تباہ کر دی ہے۔ (سائل از سوداگر ضلع گورداسپور)

ج نمبر۹ - حدیث شریف میں ہے جو جائز شرط ثابت نکاح مقرر کی جائے۔ اور سکوت سے مقدم ہو لازم واجب ہے۔ اس لئے ہندہ کو تا سن بلوغ باپ کے گھر میں رہنا حق حاصل ہے لیکن مرتومہ مرقومہ میں نکاح ثانی کرنا شرائط میں داخل نہیں۔ تنسیخ کی طرف سے اور کوئی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ بجز اتنی بات کے کہ وہ ہندہ کو نا کر رخصت کرنے کے لئے نہ آئی ہو۔ اس کا بدلہ یہ کیا گیا کہ ہندہ کو کسی حیلے سے لے گئے پس حال اگر کسی شرط کا خلاف ہوا ہے۔ تو ولی ہندہ کو اس کے پورا کرانے کا خبر گاہ فاتح حق حال ہے۔ (علم ردا خل غریب فنڈ)

س نمبر۱۰ - ہندو کے گھر کا حلال کھانا حلال ہے یا حرام ہے۔

(اظہار مطلوب) سائل نے ۹ سوال کئے ہیں۔ جن کے لئے کاغذ کا بھی بخل اور غریب فنڈ سے بھی تامل۔ حیرت کا ٹکٹ پر اتنے سوال لکھ دینے سے آپ صاحب کو اگر جواب ملے۔ تو شکایت کس کی؟ لم نقصانات۔ اس کے ساتھ ہی یہ فرمائش بھی ہے کہ کوئی عمدہ جلی قلم اور ترجمہ شفیع الدین کا بھیجا ہو۔ تو ارسال فرمائیں۔

س نمبر۱۱ - اگر کوئی شخص جان بوجھ کر قرآن و حدیث و تفسیر کی باتوں سے روگردانی کرے۔ اور وہ اپنے کو مسلمان کہتا ہے۔ یا اپنے کو مسلمان کہنے کا مستحق ہے یا نہیں۔ بیان کیا کہ وہ کافر ہے۔

ج نمبر۱۱ - مسلمان کہلانا ہمارا نہیں کر سکتا اصلے جب تک کلمہ گو نہ والے کا بیان بھی نہ پہنچے صحیح نتیجہ نہیں پا جا سکتا

س نمبر۱۲ - رات کو جو خواب میں اعلام ہوتا ہے اور سکا غسل واجب ہے؟ اگر کسی کو خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ میں صحبت کرتا ہوں۔ اور منی نکلنے کی کھلا گئی۔ اور انزال نہ ہوا تو اس بارے میں کیا حکم ہے۔ حدیث سے ثبوت کرتا عین احسان ہوگا۔ (فقیر آدم انوری جنوبی افریقہ) (سبحان اللہ)

ج نمبر۱۲ - حدیث میں ہے۔ الماء من الماء یعنی احتلام کی حالت میں اگر انزال ہو۔ تو غسل واجب ہے۔ انزال نہ ہو۔ تو غسل واجب نہیں

ہر دو اہل غریب فنڈ۔

اطلاع

بارہا لکھا گیا ہے کہ فی سوال ۔ رکم ۱ کم بھیجا جاتا ہے۔ جو دو اہل غریب فنڈ ہو کر ہو جب لوٹ ہوتا ہے۔ لیکن باوجود کئی بار اطلاع دینے کے پھر بھی کئی صاحب قبائل کرتے ہیں۔ لہٰذا گذارش ہے۔ کہ فی سوال ایک پیسہ اور قلمی جواب سے لفافہ بھیجنا چاہئے۔ نیز استفتاء خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ تا کہ پڑھنے میں دقت نہ ہو

منیجر

متفرقات

کاغذ کی گرانی جنگ کی وجہ سے کاغذ اور دیگر قابل چھاپہ اشیاء کی مصالح طبع کی گرانی مسلم ہے اسی لئے ہر ذی اخبار، رسالہ، اشتہار وغیرہ کی قیمت بڑھا دی گئی ہے۔ مگر ہم اپنے معزز خریداروں سے جن میں سے ۱۲ پرسنٹ عام اور خاص ضرورت کے ہیں سے قیمت وہی رکھی ہے۔ مگر علم اخبار کا کم کر دیا ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسی مطلب ہے۔ جو مشکلات دوران اشاعت کے لئے ہیں۔ آپ حضرات کے لئے بھی وہی آزمائش ہیں۔ کاغذ گراں ہے مصالح پریس کی قیمت بڑھ رہی ہے باوجود اس کے اہلحدیث سے آج تک کسی طرح کی کمی محسوس نہیں کرائی جو ہمارا خیال ہے کہ اہلحدیث قوم کا ہے اس لئے غیر ضروری قوم کے میں کوئی فیصلہ کرنا نہیں چاہتا۔ اب ہمارے مساعدین مضمون میں (الف) اخبار کی قیمت بڑھا دے (ب) اشتہارات کم کئے جائیں۔ (ج) یا اہلحدیث کے بھی خواہ یا بالا جماع اس کے ایک بھی اشاعت پر کمی اختیار کریں کہ اوسط آمد کس ایک خریدار طرح موجودہ اشاعت سے قابل کر دیں۔ میں اس صورت کو زیادہ پسند کرتا ہوں بشرطیکہ جب بہت عمل شروع کر دیں۔ امید ہے جواب اپنی رائے سے مطلع کریں گے۔ وقت بہت تنگ ہے جلد لکھ کر ممنون کریں۔

محمدیہ کمپنی کا سرایت اعلان بقدر موجودہ فاضل سرمایہ تھا۔ فی روپیہ ۱۲ پر کے حساب سے تقسیم ہو رہے ہے۔ نومبر تک کی تقسیم کا اعلان گذشتہ پرچہ میں چھپا ہے۔ ۸ سے ۱۲ تک مندرجہ ذیل حساب کو تقسیم کیا گیا۔

مولوی محمد حسین رضا نپور۔ محمد امین گھڑی ساز۔ شیخ نذیر امین احمد گورسید۔ محمد حسین راجو کھیڑی۔ سید کریم شاہ صاحب بیرہ۔ بابو عبدالرحمن خانیوال۔ مولوی محمد حسین بٹالہ۔ سید عبداللہ صاحب متولی مسجد اہلحدیث پشاوری بھی انتقال کر گئے۔

جالندھر کے نہایت نیک مزاج مولوی دوست محمد صاحب نے اپنے فرزند کے رخصت کر گئے

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعا مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔ خدا مولانا محمد امین اور مرحوم کے دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے

وعا رصحت ہمارے دوست بابو برکت علی صاحب عبدالرحمن کی تکلیف بڑھ گئی ہے۔ سنہ ہو گئی تھی۔ اس ہفتہ ایڈیشن کر رہا ہے۔ مولوی ابراہیم صاحب بزاز خارش علیل ہیں۔ اور مولوی محمد صاحب (لکھاوی) نقشہ بری بھی سخت علیل ہیں ایک اور صاحب عبدالرحمن مقام دسنکہ لکھتے ہیں۔ میں بوجہ بخار مبتلا ہوں۔ ان تینوں صاحبوں کے لئے دعا صحت فرمائیں خدا ان سب کو صحت بخشے۔ اللھم اشف ھم بشفاءک واعف عنھم بعفوک وارحمھم برحمتک انک علی کل شیء قدیر۔

ملاش کتاب التحفۃ المنصفیہ والہدایۃ الاصولیہ۔ فی اصالۃ عدما ۴ الموالی وحیاتہم السرمدیہ در بارہ جواز سماع سوتے میری نظر سے گذری کسی صاحب نے اسکا جواب دیکھا ہو۔ تو اطلاع دیں

(محمد شریف خوشاب عفی عنہ)

چنبیل کی دوا شیخ دین محمد صاحب نے مرگی چنبیل کی دوا طلب کی ہے۔ آپ (۱) کھوٹا اطلاع کریں کہ کتنا سیر سے لیں یا خدا کہیں ہیں۔ آسان دوا بتلا دیں گے۔ انشاء اللہ بہت جلد تکلیف دور ہو جائیگی نیچر از لاہور مرحوم دور دانہ

مقتولین جنگ کا اندازہ یورپی جنگ کے دو سال ہونے کا نہایت ہی سے زیادہ گیا ہوگا کہ اس مغربی جنگ کی ہے عورت بچوں کے مقتول مجروح اور مفقود لوگوں کا اندازہ ۱۰ سے ۱۲ لاکھ تک ہے۔ ترکی اسلطنتوں کا بھی اندازہ کچھ لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ امر بعید از قیاس ہے کہ ایک طرف کے مرنے اور دوسری طرف کے نہ مریں۔ آسٹریا مروبہ مسٹی نگرو۔ سرویا۔ فرانس۔ جاپان اور انگریز۔ بلجیم وغیرہ ان سب کو قیاس لگایا جاوے۔ تو اہلحدیث مورخہ ۲۳ اکتوبر میں جو یک عدد کی پیشگوئی اس جنگ کے متعلق لکھی تھی۔ کہ قیامت سے پہلے ایک عظیم جنگ ہوگی۔ اس کے صدق میں شبہ نہیں رہتا۔ الحظیۃ للہ لاہور کی آریہ سماج نے اس سال بھی اپنے سالانہ طبع ہندی کا نرخ (۱) دفعہ تین روپیہ ۹ گنجے رکھا کو مباحثہ میں حصہ لینے والے اصحاب ۱۰ نومبر تک سکریٹری

آنہ فنڈ میں امرتسر سے ۔ ۱۰ کوٹلہ ۔ ۱۰ حیدرآباد دکن عمر

انتخاب الاخبار

مسٹر اسکوتھ وزیر اعظم انگلستان نے تقریر کرتے ہوئے سلطنت ترکی کے متعلق کہا ہے:-

پس مجھے یہ پیشگوئی کرنے میں تامل نہیں۔ کہ گورنمنٹ ذکور (ترکی) تلوار ہی کے گھاٹ اتاری جائے گی۔ ہم نے نہیں بلکہ خود اس نے دعوت دے دے کر اپنی کایا پلٹانی قسمت و عثمانیہ کی لوٹ کی تھلی سجا لی ہے۔ ترکی کے غائب و نہاں ہو جانے سے مجھے امید ہے کہ وہ باعث بھی مفقود ہو جاوے گا۔ جس نے دنیا کے بعض بہترین علائم کو کئی نسلوں سے چھپا رکھا ہے۔

نمائندہ عضو ضعیف: مسٹر اسکوتھ وزیر اعظم انگلستان نے ترکی کی نسبت تقریر کرتے ہوئے ایک پیشگوئی بھی کی ہے۔ مسٹر اسکوتھ ایسے دور کا متعلق نہیں ہو کسی غیر معمولی ضرورت ترکی کی قطعی تباہی کے متعلق پیشگوئی کرنے کی پڑی تھی۔ بجائیکہ جرمن کی نسبت یہی کہی کوئی پیشین گوئی قطعاً یورپ سے معدوم کر دینے کی نہیں کی گئی (پیسہ اخبار)

جرمن جنگی جہاز: انگلستان جس نے سندستان کے سمندروں میں ۷ جہاز غرق کئے تھے ۳ غرستگاہ پر سے بارہ سو میل شمال مغرب کی طرف جزائر کوکوس کے کنارے پر تباہ کر دیا گیا۔

جس جہاز نے ایڈن کو تباہ کیا ہے: اس کا نام سڈنی ہے۔

ایڈن کے دو سو آدمی مقتول اور تیس زخمی ہوئے: ایڈن کا کپتان اور قیصر جرمنی کا بھتیجا بچ گئے ہیں جو گرفتار کر لئے گئے۔

ایڈن کی تباہی باقام سلطنت برطانیہ میں خوشی ظاہر کی گئی ہے۔

ملاکا چلی (جنوبی امریکہ) کے ساحل کے قریب جرمن اور انگریزی جنگی جہازوں کا مقابلہ ہو گیا جس میں دو انگریزی جنگی جہاز لڑتے ہوئے اور نا محقق غرق ہو گئے ایک انگریزی مسلح جہاز نائیجر پر ایک جرمن جہاز کشتی نے تارپیڈو پھینکا۔ جس سے وہ ۴ منٹ میں غرق ہو گیا۔

انگریزی جنگی جہاز چانچم نے ایک جرمن جنگی جہاز کو نکسہ عمل کا تعاقب کر کے اسکو دریائے فیگارہ میں بند کر دیا ہے

برلسلا کے نزدیک ایک جنگی جہاز نے بغیر اسرو میں روسی بندرگاہ یوفی پر گولہ باری کی لیکن روسی توپوں کے گولوں نے اسکو بس پا کر دیا

بحر اسود کے روسی بیڑہ نے سرخہ اب پر گولہ باری کی اور بارہ داری کے تین جہازوں کو غرق کر دیا۔

ہندوستانی فوجی جمعیت اور بحری بریگیڈ نے خلیج قبضہ کر لیا جو خلیج فارس میں شط العرب کے دہانہ پر واقع ہے

روسی فوج نے مغا کو بری کوئی پر قبضہ کر لیا ہے

ترکی فوج نے جرمن افسروں کے زیر کمان کوہ پری کو کی کو واپس لینے کی کوشش کی لیکن روسی کہتے ہیں کہ ہٹنے سے انہیں پسپا کر دیا۔

ترکوں نے جدہ کی لڑائی کے سپاہیوں کی سرشتیاں گل کر دی ہیں

سنگاپور کی حوالگی شرائط پر منحصر ہو گئے ہیں

ارکشیر جہاز یوں کے حوالہ کر دیا گیا ہے

روما کی خبر ہے۔ کہ روسی فتوحات سے خوفزدہ ہو کر قیصر نے روس سے صلح کی ابتدائی شرائط پیش کی تھیں لیکن روس نے انہیں مسترد کر دیا۔

لارڈ کچنر نے گرینڈ ڈیوک نکولس سپہ سالار افواج روس کو روسی سپاہ کی کامیابیوں پر مبارکباد کا تار بھیجا ہے۔

اس کا شبہ ہوا ہے کہ جرمنوں نے اسکاٹ لینڈ میں ایک خفیہ جرمانی سٹیشن قائم کر رکھا ہے۔ اس کے دریافت کرنے کے لئے گورنمنٹ انگریزی نے انعام مشتہر کیا ہے۔

ملٹمنر کا نامہ نگار امسٹرڈم سے لکھتا ہے۔ کہ جرمن صدر ولیلم نیلیا کے مقام منسٹر میں ۱۵ لاکھ تازہ دم فوج فراہم کی گئی ہے۔

کمانڈر انچیف افواج ہندوستان کا بیٹا میدان جنگ میں مارا گیا ہے۔

سول کو خاص نامہ نگار لندن سے اطلاع دیتا ہے کہ کرنیل جرمن نے فوج کو تھکا دیا ہے۔ کہ ایک بار پھر انگریزی فوج پر حملہ کر کے کیفے تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

ہندوستانی افواج کی بہادری کے کارناموں سے فرانس اور انگلستان کے اخبارات لبریز نظر آتے ہیں

جرمنوں نے ایک مقام ٹوگسوداپر قبضہ کر لیا ہے

روسی اپنی حال کی فتح کو سب سے بڑی فتح سمجھتے ہیں

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ ۳ سڑکوں کو سخت شکست دیکر انہوں نے پھر جاوسلاو پر قبضہ کر لیا ہے

ٹائمز اخبارات کا بیان ہے۔ کہ جرمن بلجیم سے اپنی افواج مشرق کی جانب بھیج رہا ہے۔

روسی اعلان مشتہر ہے کہ وہ پھر پردسلس کا محاصرہ کر رہے ہیں۔

آسٹریلیا میں ۲۰ ہزار آدمی لاڈ کچنر کی فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ جن میں سے بارہ ہزار السٹر کے باشندے ہیں

فلینڈرز (بلجیم) میں لڑائی کے متعلق پٹانیہ کا سرکاری بیان۔ اس امر کی تصدیق کر رہا ہے کہ جنگ نہایت شدت سے جاری ہے۔ اور ہمیں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ مگر جرمن کا ہم سے بھی زیادہ نقصان ہوا ہے۔

روسی سپاہ نے جرمنی کے علاقہ میں گھس کر بہت سے قصبوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی اور آسٹریا تھوڑی گرانی کے خط حفاظت پر تیس لاکھ فوج جمع کر رہے ہیں۔

جرمن عجوبوں نے عہد کیا ہے کہ جب تک جرمنی پر سے قابض نہ ہو جائیں۔ وہ فرنچ طرز کی ٹوپیاں استعمال نہیں کریں گے۔

فرانسیسی پارلیمنٹ گذشتہ شب۔ یکشنبہ کی درمیانی رات میں بارش ہوئی۔ اور بارش کے ساتھ کثرت سے اولے برسے۔ سردی کا منظر نہایت خوفناک تھا۔ خدا کرے اسکا اثر فصلوں پر نہ ہو۔

موسمیائی ۲۲/۵۲

یہ موسمیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل، دق، دمہ، کھانسی، لیکوریا اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جو ان باسی اور درجہ سے جن کی کمریں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو تقویہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا ہے۔ اسکا معمولی نسخہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد، عورت، بوڑھے، بچے، جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی

قیمت فی چھٹانک اگر ڈاک پر بھاؤ پنجہ سے ۲ روپیہ محصول ڈاک وغیرہ ۱۰ مالک گرچہ محصول علاوہ

تازہ شہادت

جناب شیخ حبیب اللہ صاحب سوداگر بھدرک ضلع بالیسر لکھتے ہیں:- کہ ۳ چھٹانک موسمیائی بذریعہ وی پی روانہ کریں۔ آپکی موسمیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے جلدی ارسال کریں بہت لوگ منتظر ہیں (۵ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

جناب منشی عمر علی صاحب گھوڑا کھاڑ ضلع دیناجپور تحریر کرتے ہیں۔ کہ آپکا موسمیائی استعمال کرنے کا شوق ہوا اب اندازہ مہربانی ایک چھٹانک موسمیائی جلدی روانہ کریں (یکم اکتوبر ۱۹۱۴ء)

جناب ڈاکٹر عثمان صاحب ڈسوقا تحصیل اعظم گڑھ لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک موسمیائی پہنچ کر دل ۔۔۔۔ دیکھ کر جیسے آپکی یہ دوا واقعی نافع ہے (۵ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

جناب سردار محمد عبدالرحیم صاحب مقام انبوا ضلع بیربھوم بنگال سے لکھتے ہیں کہ آپکی موسمیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی الحمدللہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس واسطے میرے ایک اور حبیب نے مجھکو کہا کہ میں دو۔ کو نسی میں جاتا ہوں مجھکو بھی ایک چھٹانک منگوا دیجئے یہ سہربانی کر کے جلد ہی بھیجئے۔ (۱۱ اکتوبر)

ملنے کا پتہ

پروپرائیٹر ڈی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید ضروری اور کارآمد کتابیں ۲۲/۵۲

تحفۃ البشارہ: ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹر کی تصنیف جو اپنے پیش بہا فوائد و محاسن کی وجہ سے حضور لیڈی ہارڈنگ صاحبہ وائسرائے ہند و دیگر حکام ہائے ہند و پنجاب کی منظور و مقبول شدہ ہے۔ اس میں عورتوں کے لئے حاملہ سے لیکر زچہ و بچہ کی پرورش تک کے متعلق ہر قسم کے ضروری مسائل حمل، وضع حمل وغیرہ کے علاوہ امراض متعلقہ، شکایات جسمانی، علاج و معالجہ کے متعلق ہر قسم کی ہدایات درج ہیں۔ قیمت عمدہ کپڑے کی جلد ۱۲/ عمدہ ۱۰/

فیملی ڈاکٹر: ایک نہایت مفید کتاب ہے جو ہر خاندان کے لئے ضروری ہے۔ اس میں ہر قسم کے امراض، علامات، اسباب و علاج مع ہدایات ضروری تحریر ہیں۔ ہر نسخہ کی ترکیب بڑی شرح و بسط سے بیان کی گئی ہے۔ ہر مرض کے متعلق ضروری ہدایات درج ہیں۔ قیمت عمدہ کپڑے کی جلد ۱۰/ عمدہ ۸/

تجربات دین: ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہے جس میں ۱۲۰ سے زائد تجربہ کار حکماء و اطباء کے تجربات درج ہیں۔ ہر مرض کے متعلق ۲ یا ۳ نسخہ جات ہیں۔ قیمت عمدہ کپڑے کی جلد ۱۰/ عمدہ ۸/

گریمر اللغات جلد اول: گرامر کی تکمیل ہے۔ سرکاری کورس کے مطابق بہت سے الفاظ اضافہ کر کے عربی کی ترتیب پر لکھے گئے ہیں۔ اس لئے طلباء کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت عمدہ کپڑے کی جلد ۸/

چشمہ حیات: ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہے جس میں ہر قسم کی غلط کاریوں سے بچنے کے لئے نہایت مفید ہدایات درج ہیں۔ ہر نوجوان کے لئے ضروری ہے۔ قیمت عمدہ کپڑے کی جلد ۸/

لیکچرز: ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہے جس میں ۲۰ لیکچر درج ہیں۔ ہر لیکچر کا موضوع علیحدہ ہے۔ ہر لیکچر میں ایک خاص مضمون پر بحث کی گئی ہے۔ ہر لیکچر کا انداز بیان علیحدہ ہے۔ ہر لیکچر کا طرز بیان علیحدہ ہے۔ ہر لیکچر کا طریق استدلال علیحدہ ہے۔ ہر لیکچر کا طریق استدلال علیحدہ ہے۔ ہر لیکچر کا طریق استدلال علیحدہ ہے۔ قیمت عمدہ کپڑے کی جلد ۸/

دنیائے اسلام: ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہے جس میں اسلام کے مختصر طور پر سیاسیات اور علوم و فنون اور علمیات میں دنیا کی رہنمائی کی ہے اور یہ چند اصول ہیں جن پر ۱۲ صدیوں سے پرستگوہ عالم میں ہستاد ہے ان کا ذکر اور علاج۔ ہر مسلمان کو چاہیئے جس کا پہلو میں دل اور دل میں درد ہے۔ ایسی مفید کتاب ضرور لیوے قیمت عمدہ کپڑے کی جلد ۸/

سیر دہیات: ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہے جس میں زمینداروں کی دقت وار بیان ہے۔ سرکاری اہلکاروں کے ظالم۔ انگلو انڈین کے ٹوٹے۔ غلات خانہ کی کارروائیاں۔ دیہات کی بھلائی کے لئے بہت سی تجاویز ہیں۔ ہر زمیندار کے لئے ضروری ہے۔ قیمت عمدہ کپڑے کی جلد ۸/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کٹڑہ امرتسر و ہاب ٹمبر مرچنٹ

اسلام اور علماء فرنگ اسلام کی عظمت۔ صداقت۔ فضیلت پر ایسے بین ثبوت فیصلہ کن دلائل سے مزین کتاب ہے جو ہر مسلمان کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت عمدہ کپڑے کی جلد ۸/

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عمومًا اور اہلحدیثوں کی خصوصًا دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور نا پسند مضامین جو محصول ڈاک کے آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

اخبار اہلحدیث

نمبر (۴) جلد (۱۲)

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عوض روپیہ سالانہ
عام خریداران سے ۔ ۔ ۔ سے
ششماہی بھر
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کالیصد بذریعہ خط و کتابت علم ہو سکتے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب
(مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اہلحدیث
امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۸ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

مذاکرہ علمیہ
بابت تطبیق حدیثین

اخبار اہلحدیث میں بہت دنوں تک مذاکرات علمیہ جاری رہے جن میں اہل علم کو اپنے جوہر دکھانے کا اچھا موقعہ ملتا رہا اور ناظرین کو بھی معلومات سے فائدہ پہنچتا رہا۔ اخبار اہلحدیث۔ ایک بڑی پرچہ ہے اس کا فرض ہے کہ مذہبی خصوصًا حدیثی مضامین پر بحث کرے اسلئے۔ سوچکر اعلان کیا جاتا ہے کہ احادیث کے متعلق جس جس قسم کی مشکلات شائقان حدیث کو پیش آیا کریں وہ بھیجدیا کریں ان کو مذاکرہ علمیہ میں درج کرکے اہل علم کے معلومات سے فائدہ حاصل کیا جائے گا جس سے بہت لوگوں کے لئے حدیث کی تشریح

لکھنے میں روپیہ کی افشار السلام مضمون کو دائمی اجر۔

اخبار اہلحدیث بفضلہ تعالیٰ لئے عرصہ علماء حدیث کی نظر سے گذرتا ہے اسلئے توقع ہے جانبین کہ اس قسم کے مذاکرات علمیہ میں حضرات علماء حصہ لیا کرینگے۔

سب سے پہلے میں خود اس مذاکرہ کو شروع کرنے کے لئے دو حدیثیں پیش کرکے اہل علم ناظرین کو ان کی تطبیق کے لئے توجہ دلاتا ہوں۔

ایک حدیث میں آیا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ

جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ فطرت (توحید) پر پیدا ہوتا ہے پھر اسکے ماں باپ اسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

اس حدیث کا مضمون مدنظر رکھکر مندرجہ ذیل حدیث سنئے۔

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم بجبل نال عن مکانہ فصدقوا واذا سمعتم بجبل تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ فانہ یصیر الی ما جبل علیہ مشکوٰۃ باب الفتن

فرمایا جب تم سنو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹگیا تو اسکو مان لو اور جب تم سنو کہ کوئی آدمی اپنی عادت سے بدل گیا تو مت مانو کیونکہ وہ جس عادت پر پیدا ہوا ہے اسی پر رہے گا یا اسی طرف جائے گا۔

ان دونوں میں فطرت اور ماجبل علیہ (عادت) گو ایک ہے تو ان میں اختلاف کیوں ہے کیونکہ پہلی حدیث سے تغیر فطرت ثابت ہے دوسری سے تغیر نہیں ثابت ہوتا ہے۔ اگر ایک نہیں تو ان سو

ناظرین کو اسلامی سال نو مبارک ہو

کیا مراد ہے۔

اسکے علاوہ اور بھی ان حدیثوں میں بحث ہے جسکو اہل علم خود سمجھ سکتے ہیں۔

امید ہے علماء حدیث اس مضمون پر کافی غور کرکے جواب دینگے۔

قادیانی مشن

جنگ یورپ کا اصلی سبب مرزا صاحب کا انکار ہے

عرصہ ہوا ایک صاحب سکول میں مدرس تھے راستے میں چلتے چلتے کسی بدچلن لیڈی پر نظر پڑگئی اس پر ہیڈ ماسٹر کو کیا نسبہ تو اپنی گاڑی پر راتوں رات ہری پور لے گئے ماسٹر صاحب کو بھی قابل رقم بنا گئی۔ ماسٹر صاحب کے دماغ کا یہ حال ہوا کہ جو بھی کوئی لڑکا سوال کرتا نور آنکھوں کے لہجے میں فرماتے "یہ بھی اسی ملعونہ کا بچا یا ہوا ہے" غرض ایسے بہکے کہ جو کچھ بھی ہوتا اس میں اس ملعونہ کا دخل جانتے یہ قصہ تو بہت پرانا ہے آجکل قادیانی اخباروں نے اس کی مثال یہ قائم کی ہے کہ دنیا میں کوئی اہم واقع ہو جھٹ سے کہہ دیتے ہیں ہمارے حضرت اقدس کی برکت ہے، جنگ یورپ کے اسباب تلاش کرنے میں بہت سے دماغوں نے وقت لگایا مگر قادیانی اخبار الفضل نے ایک ہی نقطہ میں حل کر دیا الفضل کی رائے میں جس کی سند وہ مرزا صاحب کے قول سے دیتا ہے یہ جنگ مرزا صاحب کی وجہ سے ہوئی ہے کاش مرزا صاحب زندہ ہوتے تو ہے دیکھ انکو منایا جاتا مگر اب کیا ہو سکتا ہے چنانچہ الفضل نے مرزا صاحب کے الفاظ جو نقل کیے ہیں مدرج ذیل ہیں۔

"ہمت خیال کرو کہ اربکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی بہت قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جاوے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ" (الفضل ۸ نومبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۲)

اس اقتباس اور سند سے جو نتیجہ نکالا ہے وہ بھی درج ذیل ہے:۔

"سوائے مسلمان کہلانے والو! اور نخلت کی نیند سونے والو! خدا تعالے کے عذاب سے ڈرو۔ اور خدا تعالے کے سایہ کے نیچے آجاؤ۔ اب کوئی جگہ نہیں۔ جو تمہیں پناہ دے سکے۔ بجز اس کے کہ تم خدا تعالے کے فرستادہ کو مان لو۔ اور اس کی رحمت کے مستحق بنجاؤ"

اہلحدیث ۔ ہمارا خیال مدت سے یہی ہے کہ یورپ سارے کا سارا اگر مزائی ہو جائے تو انکی موجودہ حالت کی نسبت ہم اوس کے مرزائی ہونے پر خوش ہیں اسلئے ہمارے خیال جنگی سلطنتوں کو الفضل کے مشورہ پر عمل کرکے جنگ سے عافیت پانا بہت مفید ہوگا بہ نسبت اس کے کہ مدت دراز تک جنگ میں لاکھوں آدمیوں اور کروڑوں بلکہ اربوں روپیہ کا نقصان کریں سب سے پہلے اس نعمت کے حقدار انگریز ہیں خدا کرے ہماری حکمران قوم انگریز الفضل کے مشورہ پر عمل کرکے مرزا صاحب کو خدا کا سچا مان لیں اور دنیا کو نمونہ دکھا دیں کہ ایسے فرستادہ کو ماننے میں یہ فائدہ ہوتا ہے۔

رفع دخل مقدر | یاد رہے کہ مرزا صاحب کے ماننے میں اگر جنگ سے نجات ہے تو اسکے ماننے والے کیوں ایکدوسرے سے برسرجنگ ہیں غالباً یہ اسلئے ہوگا کہ دونوں میں سے ایک فریق درپردہ منکر ہوگا جس کی تعیین ہم نہیں کر سکتے۔ ماں اس کی نظیر بتلا سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے بار بار اعلان کیا تھا کہ میرا مرید طاعون سے نہیں مریگا (رسالہ کشتی نوح ص۱) پھر جب مرے تو اعلان ہوا کہ بکو ان کے دل کا حال کیا معلوم کہ وہ واقعی ہم کو مانتے ہیں یا منکر ہیں ٹھیک سمیطع ہم کیا کہہ سکتے ہیں کان دونوں فریقوں میں سے کون مرزا صاحب کو مانتا ہے اور کون منکر ہے۔ اللہ اعلم بامرارعباد

لاہوری علماء کا عجیب فتوے

مندرجہ ہیرا اخبار

ہیرا اخبار مورخہ ۵ نومبر میں ایک فتوے قربانی کے متعلق چھپا ہے جس کے جواب سے سوال عجیب ہے اور سوال سے جواب عجیب تر۔

سوال یہ ہے:۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین! اور مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ جو شخص شرعاً قربانی کر سکتا ہو اور اس کی نیت قربانی کرنے کی ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ تھوڑے سے روپیہ میں قربانی کر دے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہے کی خاطر ہے۔ لہذا وہ حسبۃً للہ ہونی چاہئے اگر کوئی شخص اس میں نمود اور شہرت دنیوی کا خواہاں ہو تو البتہ قربانی کا مقصد اس سے مفقود ہو جائے گا فنوذ باللہ من ریاء الناس وطلب منہ الا اخلاص فی العبادات واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

وانا الراجی الغفران محمد المعروف بہ فضل میراں

آن بزرگ نے یہ لفظ بڑھایا ہے لہٰذا فضل نامور ہی وغیرہ معلوم نہیں یہ کہاں سے لیا ہے سوال میں تو یہ صحیح نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال و جواب کسی خاص شخص کے لئے بنایا گیا چوتھے بزرگ فرماتے ہیں:۔

الجواب۔ اگر قربانی بحکم شریعت کسی شخص پر واجب نہو بایں وجہ کہ وہ مالک نصاب نہو۔ تو اس صورت میں اس شخص پر واجب نہیں کہ کسی سے امداد لے یا قرضہ اٹھا دے اسکے لئے جائز ہے کہ قربانی نہ کرے شرعاً اسپر کوئی مواخذہ نہیں۔ اگر وہ مالک نصاب ہو تو اسکے لئے جائز ہے کہ قربانی کم قیمت والی ذبح کر دے۔ بشرطیکہ شرعاً وہ قربانی جائز ہو سکتی ہو۔ ھذا ما فہمت من السوال واللہ اعلم بالکمال۔

الراقم خادم العلماء الابرار محمد یار عفی عنہ امام مسجد طلائی لاہور۔

یہ جواب بنا تمام صحیح ہے مگر اسکو سوال سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ سوال میں نہ تو غیر مستطیع کا ذکر ہے بلکہ مستطیع مذکور ہے کیونکہ صاف الفاظ میں مرقوم ہے کہ جو شخص شرعاً قربانی کر سکتا ہے نہ واجب اور فرض سے سوال ہے بلکہ جائز سے۔ فاضل مجیب نے کہا ہے کہ غیر مالک نصاب پر قربانی واجب نہیں سائل کا سوال جواز سے ہے اور مجیب کا جواب سلب وجوب سے یہی معنے ہیں سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات (علماء لاہور) نے اس مسئلہ پر غور نہیں فرمایا۔ ایسی سوال کی صورت صاف ہے کہ ایک شخص قربانی کر سکتا ہو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کو قربانی کا حکم ہے بہت خوب اب اس کے ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں یا تو اوس کو کوئی شخص بدستور امداد دیتا ہے جس کو وہ قبول کرکے قربانی پر خرچ کرتا ہو یہ ہے سوال کا مطلب۔ جواب کا مدار اس پر ہے کہ پہلے یہ امر تنقیح کیا جائے کہ بصورت مرقومہ میں جو روپیہ کسی سے بطور احسان یا بطور قرض لیتا ہے وہ اس کی جائز ملک ہے یا نہیں؟ یقیناً اس کی ملک ہے نہیں کسی کو شک ہوگا تو پھر اس سے قربانی خریدکردہ کے جواز میں کیا شک ہے؟ فافہم جیدا یا اولی الالباب۔

بھلا یہ بھی کوئی بڑی شرافت ہے

ہمارے دوست پنڈت بھوجدت جی (مسافر آگرہ) عرصہ سے بیمار ہیں علالت دیرپا ہونے کی وجہ سے آگرہ سے تشنہ تبدیل آب وہوا کے لئے گئے ہیں آپکی علالت کی خبر اخبار مسافر میں پڑھکر خاکسار نے بھی عیادت کا خط لکھا جس کا جواب اوسکے صاحبزادے نے قلمی بھیج دیا اور اخبار میں درج کیا جو یہ ہے:۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی شرافت | جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں آنجہل پنڈت جی کی مزاج پرسی کے لئے چاروں طرف سے خطوط آرہے ہیں جن میں بہت سے خطوط آریہ سماج کے پرمدہ لیڈروں۔ اخبارات کے معزز اڈیٹروں اور ملک و قوم کے برگزیدہ بزرگوں کے شامل ہیں۔ اور ہم تہہ دل سے ان سب بھائیوں و بزرگوں کے بے حد مشکور ہیں لیکن سب سے زیادہ ہم مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اڈیٹر اخبار اہلحدیث کے مشکور ہیں جن کی طرف سے آج خط ہمیں موصول ہوا ہے۔

ناظرین سے یہ امر مخفی نہ ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ

صاحب آج آریہ سماج کے سب سے بڑے مخالف ہیں۔ اور گذشتہ دس سال سے ہماری آپ کی تحریری و تقریری معرکے بپا ہوتی رہتی ہے۔ لمبا اوقات مذہبی مباحثوں میں ایک دوسرے کے ظلم و زبان سے سخت الفاظ بھی نکل جاتے ہیں۔ لیکن ہم اس امر کو عرصہ دراز سے محسوس کر چکے ہیں کہ مولوی صاحب آریہ سماج کے کمینہ مخالفوں میں سے نہیں ہیں بلکہ بالطبع شریف و خلیق انسان ہیں یہی وجہ ہے کہ جس وقت طبعی ضمانت کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے اپنا اخبار بند ہو گیا تھا ہم نے دلی درد کے ساتھ اس طبعی ضمانت کے خلاف زوردار پروٹسٹ کیا تھا بہرحال ہم اس عنایت کے لئے مولوی صاحب کا دلی خلوص کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ ملک کے مختلف مذاہب کے مدعی ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں پریم و پریتی کے تعلقات پیدا کرنے میں مولوی صاحب کی مثال سے سبق حاصل کرینگے۔ (مسافر آگرہ ۱۳ نومبر)

اہلی حدیث ۔ کسی مخالف مذہب کی بیجا پرسش کرنا یا اس کی عبادت کو جانا اخلاق نبوت میں ادنے درجہ کی سنت ہے مگر چونکہ آجکل ہم لوگوں کے جو مذہبی آدمی کہلاتے ہیں اخلاق اس قدر گر گئے ہیں کہ اتنا معمولی کام بھی زمانہ کے لحاظ سے بڑا سمجھا جاتا ہے سو یہ ہماری اپنی کمزوری ہے ورنہ مذہب تو یہ سکھاتا ہے ؎

ہندو سے لڑیں نہ گبر سے بیر کریں
شر کہیں اور شر کی حوض خیر کریں
جو کہتے ہیں یہ کہ ہے جہنم دنیا
وہ آئیں اور اس بہشت کی سیر کریں

جہاد و بید
ویدوں نے جہاد کا ثبوت۔
قیمت ۲ رنچھ

ایک سو ساٹھ روپیہ انعام منجانب انجمن اہلحدیث مرادآباد

اما بعد اہل البصیرت پر واضح ہو کہ دینی احکام کا اعتبار خاصۃ سند پر موقوف ہے۔ اگر دین میں سند نہ ہوتی تو سارا کارخانۂ دین درہم برہم ہو جاتا۔ دنیا میں یہ خوبی بجز اہل اسلام کے کسی کو حاصل نہیں۔ جمیع علماء متقدمین و متاخرین اس پر متفق ہیں۔

چونکہ مولوی قدرت اللہ صاحب مرادآبادی رسالہ انصار صفحہ ۴ میں فرماتے ہیں حضرت کی محبت کی پہچان آنحضرت کا اتباع ہے کہ مقلدین کو بدرجہ اتم حاصل ہے انتہی۔ اور مولوی نعیم الدین صاحب مرادآبادی رسالہ فرائد النور فی جرائد القبور صفحہ ۴ میں فرماتے ہیں۔ ہم تو حضور ہی کو مقتدا جانتے ہیں اور حضور ہی کے افعال شریفہ کا اتباع کرتے ہیں انتہی۔ لہذا حسب مشورہ مولانا تہانوی خصوصاً ہر دو صاحبان اور عموماً جملہ مقلدین احناف سے گذارش ہے کہ اگر آپ لوگوں کی نماز (جو اعظم العبادات ہے) حسب افعال رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے تو مسائل مندرجہ ذیل کو اگر کسی حدیث صحیح بلکہ حسن لذاتہ سے ہی جس صریح ثابت فرمادیں تو فی مسئلہ حق الخدمت بطور انعام بیش روپیہ دیئے جاویں گے جو ہر طرح بذریعہ عدالت بھی وصول فرما سکتے ہیں۔

(۱) وقت ظہر کا دوسری مثل کے اخیر تک باقی رہنا۔

(۲) حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا مقتدیوں کو سورہ فاتحہ پڑھنے سے منع فرمانا۔

(۳) حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جہری نمازیں آہستہ فرمانا۔

(۴) حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رفعین یوقت جانے رکوع اور سر اٹھانے رکوع کے نہ کرنا۔

(۵) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زیر ناف نماز میں ہاتھ باندھنا۔

(۶) حضرت فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ استراحت نہ کرنا (یعنے پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر نہ کھڑا ہونا)

(۷) حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر قعدہ میں سلام والے میں تورک نہ کرنا (یعنے بایاں قدم نکالکر زمین پر نہ بیٹھنا)

(۸) حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تین رکعت وتر ایک سلام سے پڑھنے میں بیچ کا قعدہ نہ کرنا۔

تنبیہ ۔ اگر جواب نہ ہو سکے تو جو اپنا تحریر فرما کر ہم سے اس کے خلاف میں شرائط مذکورہ احادیث بلا معارضہ طلب فرما سکتے ہیں ورنہ خاص اہل مرادآباد کے واسطے میعاد آخری الجمعہ ۳۰ ؍ ۱۲ ؍ ۱۳۵۲ھ ہے بعد اس کے فرار سمجھا جائیگا البتہ اصحاب بیرونجات مہلت تحریر سے لے سکتے ہیں

المشتہر۔ محمد ابراہیم ناظم انجمن اہلحدیث مرادآباد واقع مسجد سبزی بازار چوک۔

"نہر سویز"

آج کل جنگ کی خبروں میں نہر سویز کا ذکر بار بار آتا ہے۔ اس لئے ناظرین کو اس عظیم الشان نہر کا حال معلوم ہو جانا چاہیئے۔

دنیا کے قدیم قانون بین الاقوام میں نہر سویز کی کوئی مثال پائی نہیں جاتی۔ اس لئے کہ اس قدیم زمانہ میں کوئی قانون نہ تھا جس کے مطابق نہر سویز پر عمل آمد کیا جاتا۔ مگر ضرورت ایجاد کی ماں ہے اس کی ہستی نے اس کے لئے قانون بنا دیا جس کی بنا بہت سے عہدناموں پر ہے۔ مسٹر لارنس مشہور مصنف اصول قانون بین الاقوام کی رائے پر ہے کہ چونکہ نہر سلطنت عثمانیہ کے حدود ارضی کے درمیان سے گذرتی ہے جس کی تہذیب کا

معیار اہل فرنگ کے معیار سے بالکل مختلف ہے اس لئے دولت عثمانیہ کا پورا اور کامل اختیار اہل فرنگ کے تجارتی حقوق کو مدنظر رکھنے والا نہیں ہو سکتا۔ لہذا ایک سلسلہ اصلاحات کی ضرورت محسوس ہوئی جن کے مطابق نہر سویز کے متعلق ایک نیا قانون تیار ہوا۔ اور اس کی پیروی اب نہر نامہ کے عہد نامہ (جو پانسو فرنک ۱۹۰۱ء) میں ہوتی ہے۔

دنیا بھر کے انجینروں کا اس امر میں اختلاف رائے تھا کہ اس جگہ کوئی نہر بنائی جا سکتی ہے ایک فریق اپنے اختلاف کو اس دعوے پر مبنی خیال کرتا تھا کہ بحیرہ روم اور بحیرہ قلزم کی سطح آب ایک دوسرے کے مساوی نہیں ہے۔ اسلئے نہر نہیں بن سکتی۔ ایم فرڈینانڈ لیسپس ایک فرانسیسی انجینر نے آخر بڑی جدوجہد اور تجربہ کے بعد نتیجہ نکالا کہ دونوں سمندروں کی سطح ایک ہے اور نہر کھودی جا سکتی ہے۔ ایک کمپنی بنائی گئی جس میں فرانسیسی اور انگریزی اثر بہت زیادہ تھا۔ خدیو مصر نے اس کمپنی کو کئی رعایتیں دیں۔ جن کی منظوری سلطان روم سے منگائی گئی۔ آخر نہر تیار ہو گئی اور ۱۸۶۹ء میں اس کا افتتاح ہوا۔ یورپ۔ ہندوستان اور جاپان کے درمیان تجارتی لحاظ سے اس نہر کی بڑی اہمیت تھی۔ مگر دول یورپ ۱۸۸۲ء تک کسی ایک بات پر قائم نہ ہو سکیں اور اس لئے کوئی عہدنامہ اس کے متعلق تیار نہ ہو سکا آئے دن فساد رہنے لگا اور انہیں ہیں مخالف دول یورپ کی رقابت کا سامان پیدا ہو گیا۔ ۱۸۸۲ء اور ۱۸۸۴ء کی گفتا گو کشمکش کے بعد اس مسئلہ کا حل ۲۹ ؍ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو ہوا۔ غیر جانبداری کا اصول اس نہر پر عائد کیا گیا اور عہدنامہ پر یورپ کی چھ بڑی سلطنتوں یعنی برطانیہ روس۔ فرانس۔ جرمنی۔ اٹلی اور آسٹریا نے دستخط کر دیئے۔ اور ساتھ ہی ٹرکی۔ سپین اور ہالینڈ نے بھی اس معاہدہ کو درست تسلیم کیا۔ اس وقت اگرچہ جاپان اور صوبجات متحدہ امریکہ اس عہدنامہ کے کوئی فریق نہ تھے مگر عملی طور پر ان دونوں طاقتوں نے بھی اس عہدنامہ کو تسلیم کر لیا۔ اور اس وقت سے آج تک اس عہدنامہ کا کھلم کھلا عدم رضامندی کا کافی ثبوت ہے۔

عہدنامہ کی شرائط کے بموجب یہ نہر امن اور جنگ دونوں حالتوں میں کھلی رہیگی۔ ٹرکی یا کسی اور طاقت کو اس کو روکنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ ہر قسم کے جہاز خواہ جنگی ہوں یا تجارتی۔ خواہ وہ کسی طاقت کے ہوں۔ خواہ وہ جنگ کر رہی ہوں یا غیر جانبدار ہوں اس نہر میں سے گذر سکتے ہیں۔ لیکن کوئی لڑائی یا اس کے متعلق کارروائی نہر میں نہیں کی جا سکتی اور سمندر میں بھی تین بحری میل اسی طرح متبرک سمجھے جائینگے نہر کو دونوں طرف سے روکے نہیں جا سکتے اور لڑنے والی طاقتوں کے جہاز اور ان کے گرفتار کئے ہوئے جہاز نہر یا اس کی بندرگاہوں میں کسی صورت میں بھی ۲۴ گھنٹے سے زیادہ نہیں ٹھہر سکتے۔ اور کوئی فوج یا سامان حرب وہاں نہیں اتارا جا سکتا۔ اگر نہر کی ان شرائط کے متعلق کبھی کوئی اندیشہ ہو تو مصر اور روم کو اختیار رہے کہ اس کی حفاظت کے لئے مناسب ذرائع استعمال کریں۔ مگر کسی صورت میں بھی متعلقہ قلعے اس کے کناروں پر نہیں بنا سکتے۔ یا امن کے متعلق اس کے استعمال میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتے۔ سلطنت برطانیہ نے بھی مصر کے عجیب و غریب حالات ہونے کی وجہ سے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے نہر پر فوجی اختیار رکھا ہوا تھا مگر ۱۹۰۴ء میں جو عہدنامہ برطانیہ اور فرانس کے درمیان مراکش اور مصر کے متعلق ہوا اس کے بعد سلطنت برطانیہ نے دوبارہ ۲۹ ؍ اکتوبر ۱۹۰۴ء کے عہدنامہ کی پابندی اپنے ذمہ لی۔

ان شرائط کی پابندی اب تک دول یورپ اور دیگر سلطنتوں کے درمیان ہوتی رہی ہے اور خیال یہ ہے کہ موجودہ اہم جنگی شورش میں بھی نہر سویز کے متعلق کسی قسم کی بے ضابطگی یا اقرار نامہ کی خلاف ورزی نہیں ہونے پائیگی

(دیش)

اسلام اور جنگ

جس مذہب کا نام ہی لفظ صلح کا ہم معنے ہو۔ اس پر یہ اعتراض کہ وہ تلوار سے ہی بڑا اور تلوار سے زندہ رہ سکتا ہے۔ بڑا ہی ظلم ہے۔ معترض اتنا ہی غور کریں کہ آخر کوئی شخص کوئی نام رکھتا ہے تو اس نام کے تجویز کرنے میں کوئی غرض اسکی ہوتی ہے۔ اگر درحقیقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تلوار کے ذریعہ سے ہی اپنا دین پھیلانے پر آمادہ تھے تو اس کا نام اسلام انہوں نے کیوں رکھا؟ سارا عرب تو ان کا پہلے دن سے ہی دشمن ہو چکا تھا کس کو دھوکہ دینے کے لئے انہوں نے اپنے مذہب کا نام اسلام یعنے صلح کا مذہب رکھا اور پھر غور کرو کہ آپ نے کیسی عجیب بنیاد صلح کی اسلام کے ذریعے رکھدی کہ آپنے کسی نبی کی نبوت سے انکار نہیں کیا بلکہ کل نبیوں پر ایمان لانا اسلام کا اصل الاصول قرار دیا۔ یہ وہ عظیم الشان کام مذہب میں صلح کی بنیاد رکھنے کا تھا جو کسی مذہبی پیشرو نے نہ آپ سے پہلے کیا اور نہ آجتک آپ نے بعد کیا بلکہ مہذب ممالک کی مذہبی آزادی درحقیقت اسلام کے باغ کا ہی ایک ثمر ہے۔ مذہبی پیشروؤں تک یہاں تک عزت کی اس سے بڑھکر یہ کہ کسی قوم کے جھوٹے معبودوں کو بھی برا کہنا جائز نہ رکھا کَمَا تَسُبُّوْا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ پہلی مذہبی کتابوں کی بھی یہاں تک عزت کی کہ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ کا مسلمان ان کو دیا اس سے بڑھکر صلح کی تعلیم ناممکن تھی۔ اور ناممکن ہے۔

تو سوال یہ ہے کہ اگر اسلام واقعی جنگ کی ضد

اور اپنے حقیقی معنوں کے لحاظ سے ایسا عظیم الشان صلح کی بنا دو سب مذاہب میں اسلام نے رکھی۔ تو پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ کیوں کئے دنیا کی مہذب سے مہذب قوم آج یہ نہیں کہہ سکتی کہ صلح پسند اور امن جو قوموں کو کبھی بھی ایسی مجبوری پیش نہیں آسکتی کہ وہ کسی دوسری قوم سے جنگ کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں مگر یاد رکھو کہ جو معنوی ضرورتیں امن پسند اور صلح جو قوموں کو جنگ کے لئے پیش آیا کرتی ہیں۔ وہ سب مسلمانوں کو پیش آنے کے باوجود بھی اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت نہیں دی۔ اور جن ضرورتوں کو مجبوری کی حد تک پہنچی ہوئی ضرورت قرار دیا۔ جس کی خواہشمند قوموں کی عزت پر جب کوئی حملہ ہوتا ہے یا ان کی جائدادوں اور ان کے مالوں پر کوئی حملہ ہوتا ہے۔ یا ان کی تجارتوں پر کوئی حملہ ہوتا ہے۔ یا ان کی آزادی پر کوئی حملہ ہوتا ہے یا سب سے بڑھکر ان کی جانوں پر کوئی حملہ ہوتا ہے تو دنیا کی اصلاح میں بھی وہ باوجود امن پسند ہونے کے جنگ کی ابتدا کرنے میں حق بجانب سمجھے جاتے ہیں۔ مسلمان قوم پر تیرہ سال تک ان تمام معاملات میں ایسے خطرناک حملے ہو چکے تھے کہ قریب تھا کہ اگر مسلمان اپنے گھروں کو چھوڑ کر نہ بھاگ جاتے تو ان کو بالکل نیست و نابود کر دیا جاتا۔ ان کی نہ کوئی عزت باقی رہی تھی نہ ان کی جائیدادیں اور اموال ظالموں کے ہاتھ سے محفوظ رہے تھے نہ ان کی کوئی تجارت رہ گئی تھی نہ ان کی آزادی کا کوئی پہلو باقی رہ گیا تھا اور نہ ہی اُن کی اُن کے بال بچوں اور ان کے بھائی بندوں کی جانیں محفوظ تھیں بلکہ بہت سے بڑے بڑے مظالم کے ساتھ مارے ڈالے گئے تھے۔ پر ان باتوں پر مسلمانوں کو صبر کرنے کی ہدایت ہوتی رہی۔ یہ کس لئے؟ اس لئے کہ یہ سب باتیں اتنک اپنی عزت اپنے مالوں۔ اپنی تجارتوں اپنی آزادی اپنی حفاظت کے لئے تھیں اور اللہ تعالےٰ چاہتا تھا کہ مسلمان اپنے نفوس پر بہت ستم کے دکھ اور مصیبتیں برداشت کرتا سیکھیں ان کا جو نام ہی مسلم یا ایک صلح پسند اور حق جو قوم تھا اور وہ نام ان کا اپنا تجویز کردہ نہ تھا بلکہ اس خدائے قادر کا تجویز کردہ تھا جو

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (۲۲: ۷۹) جس نے انہیں حقیقی معنوں میں مسلم بنا کر دکھانا تھا اسلئے انہیں جائز نہیں دی گئی کہ وہ ان دکھوں ان مصیبتوں ان حق تلفیوں اور جانوں کے تلف ہونے پر اعلان جنگ کریں جس پر دنیا کی دوسری قومیں کرتی ہیں مگر آخر ان کو بھی میدان جنگ میں نکلنا پڑا کب اور کن حالات کے ماتحت اپنا کرنا پڑا اسپر قرآن سے بڑھکر کوئی شاہد نہیں۔ ابتدا میں جنگ کی اجازت کا ذکر دو موقعہ پر قرآن شریف نے فرمایا ہے ایک سورہ حج میں اور دوسرے سورہ بقر میں اور دونوں جگہ الفاظ مختلف ہیں مگر مفہوم ایک ہی ہے سورہ حج میں تو یہ ہیں الفاظ فرمایا اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ (۲۲: ۳۹-۴۰) ان لوگوں کو جن کے ساتھ جنگ کیا جاتا ہے اجازت دی جاتی ہے۔ (کہ وہ بھی جنگ کریں) کیونکہ ان کے ساتھ ظلم کیا جاتا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ وہ لوگ جو ناحق اپنے گھروں سے نکالدیئے گئے (اور نکالا) سوائے اس کے (کوئی قصور نہ تھا) کہ وہ کہتے تھے ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے نہ ہٹاتا تو صومعے اور گرجے اور عبادتخانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام بہت لیا جاتا ہے ویران کر دیئے جاتے۔"

اور سورہ بقر میں فرمایا۔ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (۲: ۱۹۱) اللہ کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو تمہارے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور (ضرورت جنگ کی) حد سے نہ بڑھو کیونکہ اللہ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا اور اس کے آگے فرمایا۔ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ (۲: ۱۹۳) اور اُن کے ساتھ جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور مذہب اللہ کے لئے ہو۔

اول دونوں مقامات سے ذیل کی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ مسلمان طرح طرح کے دکھ اور مصیبتیں اپنے مخالفوں کے ہاتھ سے برداشت کر چکے تھے وہ اپنے گھروں سے بھی ناحق نکالے جا چکے تھے۔ مگر ان کو اپنی مصیبتوں کا انتقام لینے یا اپنے گھروں کے واپس لینے کے لئے جنگ کی اجازت نہیں دیگئی تھی۔ دوئم یہ کہ ان کا جنگ کرنا اب اپنے لئے نہ تھا بلکہ فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں تھا اور دوسری جگہ اسی مطلب کو ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ اگر اب بھی جنگ کی اجازت نہ دیجائے۔ تو تمام مذاہب کے مقدس مقامات برباد کر دیئے جائیں گے۔ سو مسلمانوں کا جنگ اپنے مال و جان اپنی عزت اپنی تجارتوں کی حفاظت کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ ان مقامات کو جو اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں ویرانی سے بچانے کے لئے تھا اور اسی کا نام فی سبیل اللہ رکھا ہے۔

اَذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا کے الفاظ سے اور فی سبیل اللہ لکھ کر یہ بتایا ہے کہ مسلمانوں کا جنگ اپنی قومیت کے لئے نہیں بلکہ سب قوموں کے یکساں بھلے کے لئے اور صرف اسی قسم کے خلاف ہے جو تمام قوموں کی نہ یہی آزادی کو برباد کر کے اللہ کے نام کو دنیا سے مٹانا چاہتی ہے۔ جو یہ اجازت نہیں دیتی۔ کہ لوگ کلمہ حق منہ سے کہیں بلکہ کسی کلمہ حق کو اپنی کسی غرض یا فائدہ کے منافی خیال کر کے ایسے کلمہ حق منہ سے نکالنے والے لوگوں کو دنیا سے نیست و نابود کرنا چاہتی ہے۔

سو یہ دونوں آیتوں میں ایک جگہ فرما کر اور دوسری جگہ اَلَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ

فرما کر حکم دیا ہے کہ باوجود ان سب باتوں کے کہ مسلمانوں پر ظلم ہو رہے ہیں اور ان کو دنیا سے نیست و نابود کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اللہ اللہ کے نام کو دنیا سے مٹانے کی کوشش کی جاتی ہے پھر بھی مسلمانوں کو یہ اجازت نہیں کہ اپنے مخالفوں سے جنگ کی ابتدا کریں۔ بلکہ پہلے مخالف جنگ شروع کریں تو اس کے بعد مسلمانوں کو جنگ کی اجازت ہے۔ باوجودیکہ تمام واقعات پیدا ہو چکے تھے۔ جن کی وجہ سے جنگ ضروری ہو چکی تھی۔ پھر بھی اسلام کو جنگ کے ساتھ اس قدر نفرت تھی کہ اب بھی یہی حکم ہوتا ہے کہ مخالف جنگ شروع کریں۔ تو تم جنگ کرو اور ثواب بھی رکھے رہو۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر فرمایا کہ اگر جنگ شروع کر دینے کے بعد وہ رک جائیں اور جنگ کرنا ترک کر دیں تو تم بھی رک جاؤ اور ان کی ساری زیادتیوں کو معاف کر دو۔ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۲: ۱۹۲) چہارم جنگ کے اندر جنگی ضروریات سے بڑھکر کسی قسم کی زیادتی کرنے سے روکا۔ تیسرا ایک قوم جو طرح طرح کے دکھوں اور مصیبتوں کا شکار ہو چکی تھی۔ جن کا حق نفع اور غلبہ کے وقت وہ اپنی مصائب کا انتقام لینے کے لئے دشمن پر کوئی زیادتی کر بیٹھے۔ اس سے روکا اسی بنا پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے جانشین اپنی فوجوں کو یہ ہدایت دیتے رہے۔ کہ بچوں، بوڑھوں، عورتوں، راہبوں وغیرہ کو جنگ میں قطعاً نہ چھیڑا جاوے۔ شرارت نہ کرنے جائیں مگر نہ جلائے جائیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کے ارتکاب سے کئی مہذب قوموں کا دامن آج بھی آلودہ ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ مظلوم ہو کر نہیں بلکہ ظالم ہو کر جنگ کرتے ہیں ان کو کوئی دکھ دینے والا نہیں مگر وہ دوسروں کو دکھ پہنچانے کے لئے جنگ کرتے ہیں۔ جن سے اُن کے خونخوار مظالم طراز بس میں۔ یا بالقابی ریاستوں کے وحشیانہ مظالم ترکی کی پردہ نشین عورتوں اور معصوم بچوں پر۔ یا جرمنی کا بلجیم کے شہروں کو جلانا اور بچوں اور عورتوں تک کی مصائب کا لحاظ نہ کرنا۔

پنجم جنگ کی غرض یہ نہ تھی کہ کسی قوم کو مفتوح اور مغلوب کریں یا کسی پر اپنے رعب کا سکہ بٹھائیں بلکہ صرف یہ فتنہ باقی نہ رہے امن پسند مسلمانوں اور دوسرے لوگوں کو کلمہ حق کہنے کی وجہ سے دکھ نہ دیا جائے۔ گرجے مسجدیں اور دوسرے مذاہب کے عبادتخانے جو سب کیلئے یکساں محفوظ ہوں اسی کا نام یَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ رکھا ہے اور یکون الدین کے معنے بعض لوگوں نے یہ کئے ہیں کہ سب لوگ اللہ کا دین اسلام قبول کر لیں وہ نہ صرف قرآن کریم کے دوسرے مقامات کے خلاف ہیں بلکہ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات یہ بتاتے ہیں کہ آپنے یہ معنے کبھی نہیں سمجھے مثلاً اسی جگہ قرآن شریف ہیں فرمایا فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اگر یہ لوگ جنگ سے رک جائیں تو تم ان کو سب کچھ معاف کر دو اور ایسا ہی ایک جگہ فرمایا اِنِ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا کہ اگر یہ صلح کے لئے جھکیں۔ تو تم سب صلح کے لئے جھک جاؤ۔ پس اگر اسلام قبول کرنا شرط ہوتی۔ تو یہ ہدایات جو اس کی منافی ہیں کیوں دیجاتیں سب سے بڑھکر یہ کہ سورہ حج میں جنگ کی آخری غرض یہ لکھی ہے کہ گرجے اور دوسرے عبادتخانے اور مسجدیں سب یکساں ویرانی سے بچائے جائیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقعہ پر کفار سے صلح کی حالانکہ انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ بلکہ یہاں تک شرط کر لی تھی کہ کفار میں سے کوئی مسلمان ہو کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلا جائے تو آپ اسے اپنے پاس نہیں رکھیں گے اور مسلمانوں میں سے کوئی کفار سے جائے تو کفار اسے واپس نہیں کریں گے۔ پس ان تمام آیات اور ان واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ کے یہ معنے کہ سب لوگ اللہ کا دین قبول کریں غلط اور قرآن کریم کے صریح مخالف ہیں۔

ان تمام امور سے معلوم ہو گا کہ گو اسلام کو جنگ کرنی پڑے مگر یہ اس غایت درجہ کی مجبوری میں جائز رکھے گئے۔ جب اور کوئی صورت قیام امن کی باقی نہ رہی۔ اور چونکہ قیام امن اسلام کے اصل اغراض میں سے تھا اسلئے صرف اسی ایک غرض کے لئے جنگ کی اجازت دی اور اسی قیام امن کی حد تک جنگ کے جاری رکھنے کا حکم دیا اور کسی وقت اس غرض کے حاصل ہو جانے کی صورت میں جنگ کو روک دینے کا حکم دیا اس سے معلوم ہو گا کہ واقعی اسلام صلح کا نام ہے اللہ صلے اور امن کے قیام کرنے کے لئے جو ضرورتیں پیش آئیں۔ اور جو کچھ بھی قربانیاں کرنی پڑیں وہ اسلام کے اس مفہوم کے منافی نہیں۔ (پیغام صلح)

ترکوں کے متعلق مرزائی اخباروں کی رائے

آجکل چونکہ ٹرک برسر جنگ ہیں اسلئے ہر ایک انجمن سوسائٹی اور اخبار والوں کی نسبت اظہار رائے کر رہے ہیں مرزائی اخباروں نے مندرجہ ذیل رائے ظاہر کی ہے۔

لاہوری پارٹی کا آرگن پیغام صلح لکھتا ہے۔

"اگر دنیا کے ان زلزلوں اور ہلاکتوں میں ہماری حفاظت فرما اور ہم سے کوئی بھی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جو ہماری ہلاکت و بربادی اور تیرے دین کی ذلت کا موجب ہو۔ ہم نہیں جانتے کہ ٹرکوں کی تباہی تیرے دین کے لئے مفید ہے یا مضر۔ اگر ٹرکوں کا وجود اسلام کے لئے مضر ہے تو ان کو ضائع ہونے دے اور اگر اسلام کے لئے ان کا وجود مفید ہے تو ایسے سامان کر کہ دنیا میں تمام امن و سلامتی ہیں۔"

قادیانی جماعت کا آرگن الفضل لکھتا ہے۔

لڑکوں کی حالت جبکہ اس درجہ پیچھے گر گئی ہے اور وہ دین سے ایسے بے بہرہ اور نسلی تعصب سے ایسے دلدادہ ہو گئے ہیں تو ان کو مسلمان کہنا یا ان کی حکومت کو اسلامی حکومت کہنا کیسی بے وقوفی ہے جب اسلام ہی نہ رہا تو پھر اسلامی حکومت کیسی! اسلامی حکومت وہی ہے جس میں اسلام کا خیال رکھا جائے جو اسلام کی ترقی کا باعث ہو۔"

الحدیث۔ الفضل کا فیصلہ بہت صاف ہے کہ نہ صرف مسلمان ہی نہیں۔ مگر الفضل کا یہ فیصلہ خاص لڑکوں ہی کے حق میں نہیں بلکہ کل دنیا کے حق میں ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کو نہیں مانتے وہ کافر ہیں غرض ؎

کسے نمانہ کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

ایک مرزائی کے سوال بغرض جواب

مولانا السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج شریف کے بعد عرض ہے کہ ایک شخص احمدی مسمی رحیم خویل سوالات کرتا ہے اور اس شرط پر جواب طلب کرتا ہے کہ اگر مجھ جواب نہ ملا میں تو میں مرزائیت سے تائب ہو جاؤں گا۔ اس لئے آپ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل سوالات کے جواب بہت جلدی تحریر فرمائیں اور نیز تحریر فرمائیں کہ جو مباہلہ آپ کے اور مرزا کے مابین ہوا ہے وہ اخبار میں کس تاریخ کے پرچہ میں ہے اور مسند کونسا ہے اور وہ پرچہ کہیں سے مل بھی سکتا ہے یا نہیں اور اگر اور کہیں سے نہ ملے تو آپ دکھا سکتے ہیں یا نہیں فقط مہربانی فرما کر جلدی جوابات سے مطلع فرمائیں کیونکہ اس مرزائی سے میری شرط ہے اور دن تھوڑے باقی ہیں اگر کوئی رسالہ اس بارے میں ہو تو بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں۔ وہ سوالات یہ ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول جو قرآن مجید و حدیث صحیح سے ثابت ہے اس پر ایک مرزائی یہ سوال پیش کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ کس حیثیت سے نازل ہونگے کیا اپنی اصلی حیثیت سے یا اس سے تنزل ہو کر یا ترقی پاکر یا ان تینوں صورتوں سے علیحدہ کسی دوسری حیثیت پر۔

(الف) اگر اصلی حیثیت سابقہ پر نزول فرماویں گے تو امت محمدیہ سے الگ کوئی تعلق نہ رہے گا وہی کتاب انجیل اور وہی ان کی امت نصاریٰ اور وہی رسالت و نبوت جس کا تعلق صرف بنی اسرائیل یہود سے تھا آکے ملے گی کیونکہ سابقہ اصلی حیثیت تو ان کی یہی تھی

(ب) اگر اس سے تنزل ہو کر آویں تو منجملہ افراد امت محمدیہ کے ایک امتی ہونگے اور اپنی اصلی حالت نبوت و رسالت سے بالکل معزول ہو جائیں گے اور اس طرح معزول ہونا بخلاف قرآن مجید ہے دیکھو جَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ۔ لہذا وہ نبی سے امتی نہیں ہو سکتے۔ (ج) آپ لوگ جو یہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ خدایا مجھے امت محمدیہ میں داخل فرمائیو چونکہ وہ دعا انکی قبول ہو گئی تھی اس لئے وہ اس امت میں داخل ہو گئے تو یہ سخت غلطی ہے کوئی نبی بلکہ ادنیٰ مومن بھی کبھی تنزل کی دعا اپنے حق میں نہیں کرتا تو پھر مسیح علیہ السلام کو باوجود مستقل رسول صاحب امت ہونے کے کیا پڑی ہوگی کہ وہ اپنے حق میں تنزل کی دعا کرتے کیا وہ اپنی اصل رسالت کو افراد محمدیہ سے کم خیال کرتے تھے اگر یہی امر ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کو اپنے امتی ہونے سے یہ کام جو تب انہیں امت محمدیہ میں داخل فرمائیو (د) اب تیسری حالت انکی ترقی کی ہو سکتی ہے وہ اس طرح کہ پہلے تو ادعائے نبوت کہ یَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ اور پھر دعویٰ کریں کہ یَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔ مگر اس حالت میں علاوہ ایک جدید رسالت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوگ

ملک کی مذہبی حالت اور اہلحدیث کانفرنس سے خواہش

کوئی انجمن یا سوسائٹی کی ترقی کے لئے یہ ابتدائی مرحلہ ضروری ہے کہ جو کام اوس نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اوس کی ضرورت ملک میں عام طور پر ہو۔ دوسرے قوم کی تو خاص اس انجمن سے ہوں۔ الحمد للہ اہلحدیث کانفرنس کے لئے یہ دونوں مرحلے طے ہیں۔ ملک میں توحید و سنت کی اشاعت کی ضرورت ہے۔ اور قوم کو اس کانفرنس سے توقع بھی ہے چنانچہ بمقام مظفر نگر اس کی شہادت دیتا ہے۔ میرے ایک محترم ذی علم دوست لکھتے ہیں:۔

حامداً و مصلیاً

مولانا مکرم زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد خاکسار خیریت بخیریت۔ دین سے خیریت مزاج سے سردست نہیں ہوں۔ میں ایک مدت متواتر دورہ تبلیغی میں مشغول رہا۔ ایک فروری تقریب میلہ پر گرو بھی کے ضلع جھنگ میں ہوتا ہے۔ جو ایک عورت طوائف بالغ گرو کی نذر چڑھا دیتا ہے۔ میلہ کے موقع پر ۱۲ کے قریب شہوہ مشہور طوائف مثلاً جھنگ۔ شورکوٹ۔ لاہور وغیرہ سے چند کی پہلی تاریخ کو پہنچ جاتی ہیں جہاں کانفرنس صاحب کی طرف سے فروغ خوب اک مکلف خطا شروع ہو جاتا ہے۔ علاقہ کے معزز زمیندار ذیلدار وغیرہ جمع ہوتے ہیں۔ تبلیغی اور ضلع کے بعض اخبار بھی شریک ہوتے ہیں۔ جلسے سے تمام اور تمام سے قبل ایک بجے بعد دیگرے علمی باری سے مجلا ہوتا ہے فقیر صاحب روپوں کا بڑا آگے رکھ لیتے ہیں اور ہمارا کیمپ پر نثار کرتے ہیں۔ غرض یہ جلسہ بھی حسب حیثیت فرح دلی سے خروج کرتے ہیں۔ اس تاریخ کو میلہ ختم ہوتا ہے اور ہر ایک طوائف کو انعام اکرام دیکر رخصت کیا جاتا ہے۔ گدی کی آمدنی سالانہ ۴۰ ہزار کے قریب ہے۔ جو کنجروں کی ملک ہے۔ یہ میلہ گویا اوس بزرگ مرحوم کی شادی کی رسومات کے مطابق ہوتا ہے۔ کیونکہ صاحب مزار مجرد تھے غرض دنیا بھر میں کوئی شق و فجور کا ایسا مجمع نہیں ہوگا۔ فقیر کا ذاتی خرچ میلہ پر قریباً آٹھ دس ہزار روپیہ خرچ ہو جاتا ہے۔ نذر۔ چڑھاوا وغیرہ کی اوس گدی پر رسم نہیں بلکہ خود فقیر صاحب ہر ایک مہمان کو خلعت دیکر رخصت کرتے ہیں غرض مفصل تو آپ کا خط دیکھ کر لکھوں گا۔ مگر دنیا بھر میں یہ ایک فسق و فجور کا خاص مجمع ہے میں ایک دو سال ایک دو واعظ لیکر گیا۔ مگر لفظ ضائع تھے۔ جو بغیر طے کے جانا اور امر بالمعروف کرنا گوارا نہ کرتے تھے۔ اس لئے ملتجی ہوں۔ کہ اگر آپ اپنے تذکرہ دار واعظ بھیجیں تو بالقبول آپکا اچھا ہے اور اپنا گا ئیں۔ تو یقیناً حق تبلیغ پورا ہو۔ اکثر اہل اسلام علماء کی آمد سے کبھی آتے ہیں (فقط والسلام مع جمیع اہل علم)

اڈیٹر اتوقت گذر گیا ۲ صفحہ سوال کا جواب ملنا کیا فائدہ

سفیہ کانفرنس اہلحدیث کا دورہ

مولوی عبدالستار حسن صاحب سفیر کانفرنس اہلحدیث ۲۵ اکتوبر پنجشنبہ کو بذریعہ ریل اس خیال سے تشریف لائے تھے۔ کہ میلہ موضع گلوڑے میں تبلیغ کریں لیکن اس خیال کو بسبب وجوہ دیگر صالح ملتوی کرکے آپ سہسوان تشریف لائے۔ یہاں آکر آپ نے ۲۶ اکتوبر دوشنبہ کو بوقت صبح نماز علم طلباء صاحب مرحوم میں تبلیغ و اتفاق کے متعلق نہایت سنجیدگی کے ساتھ بیان فرمایا جس سے تمام حاضرین جلسہ آپکی خوش بیانی کے گرویدہ ہوگئے بعد عصر آپ نے منشی سید انوار احمد صاحب کے مکان پر ایک جماعت کثیر کے روبرو صوم و صلوٰۃ کا بیان فرمایا۔ یہاں عورتوں کے ایک جماعت بھی موجود تھی۔ پھر اسی تاریخ کو بعد عشاء آپ نے محلہ پٹھاناں میں شیخ محمد حنیف صاحب کے چوپال پر بیان فرمایا جس میں مختلف مسائل کا ذکر ہوا۔ ۲۷ اکتوبر چہارشنبہ کو میر ہادی علی صاحب رئیس قاضی محلہ کے یہاں آپ نے نہایت مدلل بیان اتباع سنت کے متعلق فرمایا۔ پھر بعد عشاء آپنے محلہ چاہ بشیر میں وعظ فرمایا جس میں علم غیب و قبر پرستی وغیرہ شرک و بدعت پر آپ نے تنقیدی بحث کی۔ ۲۸ اکتوبر پنجشنبہ کو آپ موضع خیر پور پہنچے۔ وہاں جاکر آپ نے لوگوں کو نماز و توحید کی تلقین فرمائی ۲۹ اکتوبر جمعہ کو جامع مسجد سہسوان میں خطبہ میں نہایت واضح طور پر مختصراً بیان فرمایا۔ پھر اسی روز بعد عشاء قاضی محلہ میں وعظ فرمایا۔ چونکہ یہاں عورتوں کے ایک کثیر جماعت شامل تھی۔ اسلئے پردہ کے متعلق بھی آپنے اچھی بحث کی۔ ۳۰ اکتوبر کو آپنے مجمع کثیر کے ساتھ نماز عید اضحیٰ ادا فرمانے کے بعد خطبہ میں توحید و قربانی کے متعلق نقید مناسب بیان کیا۔ ۳۰۔ نومبر دوشنبہ کو صبح ۹ بجے خیر پور دھنہ تک توحید و نماز کا بیان کیا جس کے اثر سے چند بے نماز تائب ہوگئے ۳۰۔ نومبر کو آپ موضع اندیلہ پور جلگا سہسوان تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر آپ نے بعد عشاء تمام لوگوں کو جمع کرکے توحید و صلوٰۃ کی تلقین فرمائی۔ اور قبر پرستی وغیرہ کا رد کیا

۴۔ نومبر کو موضع بھوائی پور میں بعد عشاء توحید و نماز وغیرہ کا بیان کیا۔ ۵۔ نومبر پنجشنبہ کو موضع مصطفےٰ آباد میں توحید و عمل بالحدیث کی تبلیغ کی۔ اور سہسوان

حرمت اور اس سے نفرت بیان کی ۹۔ نومبر کو موضع رفعت پور ڈاکخانہ دیگواں میں خطبہ جمعہ میں تھوڑا سا وعظ کہا۔ صرف قرآن و حدیث کا بیان تھا۔ ۱۰۔ نومبر کو موضع سرسول میں توحید و نماز و پردہ کے متعلق مبسوط ذکر کیا۔ ۱۱۔ نومبر کو واپس سہسوان آئے۔ ۱۲۔ نومبر کو خطیب مفلر حسن صاحب کے مکان پر توحید و سنت کا بیان فرمایا جس سے مالک مکان و دیگر حضار کو بہانتک گرویدگی ہوئی کہ بعد عشاء آپکو پھر دوبارہ وعظ کہنا پڑا۔ الحمد آپنے توحید و علم غیب کا قرآن و حدیث سے بحوالہ کتب فقہ معتبرہ مثل شرح فقہ اکبر و عالمگیری و فتاویٰ غیاثی و الاہدیہ و حجج الکرامہ وغیرہ نہایت مبسوط و مدلل قابلانہ جامع مانع بیان فرمایا جس سے تمام حاضرین موافق و مخالف جو ایک کثیر تعداد میں موجود تھے۔ نہایت درجہ محظوظ و مسرور ہوکر جو لوگ اہلحدیث سے متنفر تھے۔ اون میں خوش عقیدگی کے آثار نمودار ہونے لگے۔

اللہ عزوجل مولوی صاحب اور جملہ اہلحدیث کانفرنس کو جزائے خیر دے۔ ۱۳۔ نومبر کو وقت صبح جناب مولوی صاحب موصوف کی روانگی ضلع بلاپور کو ہوئی۔

فہرست چندہ کانفرنس اہلحدیث

مولوی ابن حسن صاحب بیری کانفرنس اہلحدیث عاجز محمود صاحب بیری کانفرنس اہلحدیث عاجز سید عبدالرحمن صاحب عاجز شیخ لطف اللہ صاحب مرسل خاکسار اختر محمد حفظہ اللہ آوردود

(از سہسوان ضلع بلاپور)

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ یہ ایک اخلاقی حدیث ہے جس میں بدگمانی سے بچنے کی سخت تاکید ہے۔ مگر افسوس یہ ہے۔ کہ ظن جو فعال قلبیہ ہے۔ ہر حدیث کا محل ہوا فعال جارحہ سے ہے کیکر درست ہوگیا۔ اور عموماً اسی کا رد ہوا ہے اور اس کی مثال اس کثرت سے اسلامی دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ کہ کوئی گھر اس سے خالی نہیں۔ بلکہ زیادہ افسوس اور سوء وقت ہوتا ہے جب ہم کردہ عاملین بالحدیث کے اندر یہ آفت مرض پاتے ہیں سبکا اور گروہ سے زیادہ۔ حالانکہ ہم کو اس کی زیادہ نفرت ہونی چاہئے۔ کیونکہ ہم لوگ متبعین کتاب و سنت ہیں۔ اور کتاب و سنت میں جابجا اس کی ممانعت ہے۔ پھر کس خبیث کے خیال سے لیا عمل جائز سمجھا گیا۔ پس عرض ہے جس سبحانہ تعالےٰ اور اوس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلیمات کا عام منشاء ہے۔ کہ بنی نوع انسان دنیا میں متحلی بالفضائل و متخلی عن الرذائل بنکر رہیں۔ اپنے کو اون صفات حمیدہ کے ساتھ متصف رکھیں۔ جو دنیا اور نہ آخرت دونوں میں باعث سرفروزی ہیں۔ اور ایسے ناپاک اور گندے اوصاف کے موصوف نہ بنیں۔ جو دارین میں موجب سیاہ روئی ہیں۔ منجملہ اون صفات ذمیمہ کے ایک صدق لہجے راست گوئی ہے فرمایا۔ علیکم بالصدق ایاکم والکذب یعنے سچ بولنے کو اپنے اوپر لازم کرو۔ اس صفت کا موصوف صادق یعنے راستگو سچا کہلاتا ہے جس سبحانہ تعالےٰ اپنی نسبت فرماتا ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثاً۔ ومن اصدق من اللہ قیلاً۔ یعنے بات میں اللہ تعالےٰ سے بڑھکر کون سچا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی نہیں۔ فاعل مطلب ہے کہ صدق جیسی پاک اور بہتری صفت ہے۔ کوئی تعالےٰ جلشانہ اپنے اندر سب سے زیادہ سوا ثابت اور پسند فرماتا ہے اور سب مذمومہ اون صفات ذمیمہ خبیثہ کے کذب ہے۔ یعنے دروغگوئی جھوٹ بولنا۔ یہ ایسی ناپاک اور ناشائستہ صفت ہے۔ کہ اس کے موصوف پر خدائے کریم کی لعنت برستی ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین چونکہ کذب اکثر مرتکب خدائے کریم کی لعنت کا مستحق ہے۔ اس سے آدمی ڈر کر بچ سکتا ہے۔ مگر شیطان کے غوایا نفس امارہ کی پیروی سے بدگمانی کی صفت بایں توجیہ حاصل کرتے گھاتے ہے۔ کہ مستحق لعنت تو وہی فعل ہے جو جارحہ سے صادر ہو۔ اور یہ ظن یعنے بدگمانی اوس سے افعال قلبیہ ہے۔ کیونکہ فعل قلب ہے اس کے ارتکاب سے لعنت متحقق نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا آدمی اپنے زعم میں جھوٹ حسد و کبر بدگمانی پر کمر باندھ لیتا ہے۔ اور اپنی اس خوبت اجتہادیہ کے بل پر گاؤں گاؤں بلکہ گھر گھر گھوم کر ہر شخص کے جاہ و حلال مال و منال پر بدگمانی کرنے تاک جاتا ہے۔ کہ میرا گمان ہے۔ فلاں شخص کی بے عزتی ذاتی ہیں بلکہ موجب ہے میرا گمان ہے۔ کہ فلاں کے اس مال و دولت بکسب حلال نہیں ہے۔ بلکہ موجب ہے میرا گمان ہے۔ کہ فلاں کی بھوت کمائی اوائی سے نہیں ہے بلکہ فلاں کی ملنبل سے ہے۔ غرضیکہ ؎

حسد است و ہزار بدگمانی

اور ساتھ اس کے وہ سمجھتا ہے کہ ہم جھوٹ نہیں بولتے اور نہ خدا کے قانونی مجرم ہیں اور نہ لعنتی ہیں۔ بل یحسبون انھم یحسنون صنعاً یعنے اپنے خیال میں یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔ اسی وسوسہ یا خطرات اجتہادی کے رفع کے لئے حکم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حدیث فرما کر سمجھایا۔ کہ ؎

سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

بندہ خدا بدگمانی کرنے سے تو اور زیادہ دور کھا گیا چاہیئے کیونکہ اگر یہ فعل قلبی ہے۔ مگر عرفاً ظن کا اطلاق اکثر یقین پر ہوتا ہے۔ کہ کوئی کام دین و دنیا کا بغیر ظن نہیں ہوا جہاں کسی شخص موثق نے کہا کوئی کام خیر کی ابتدا کی کہ بدگمانی پہلی۔ اور ہر کام میں خفیہ پڑا۔ اس کے پہلے ہم محبت ہی نواب ہوا ہے۔ جس پہلے باہمی اتفاق تھا۔ نواب اختلاف ہے۔ بیزاری ہے۔ دل آزاری ہے۔ اور آج اس کا ایسا ہائیکاٹ دور ہے۔ کہ کوئی شہر کوئی قصبہ کوئی گاؤں کوئی گھر بلکہ کوئی آدمی اس سے خالی نہیں۔ جہاں

فتاوے

س نمبر ۱۸ کیا حکم ہے شریعت کا کہ مسماۃ آمنہ سے کوئی ایسا فعل صادر ہوا جس سے شوہر مسمات مسلمہ کو سچ گذرا۔ اور والد مسمات بالاطلاع زید مسمات ہندہ کو اپنے گھر لایا۔ بعد ناں والد زید بلا دے طلاق دینے مکان پر مسمات سے یا۔ مگر بوجہ کسی امر کے طلاق نہیں دیا پھر والد زید نے راجہ کے پاس درخواست کیا۔ کہ ہماری بہو مسمات ہندہ کو والد ہندہ رخصت نہیں کرتا۔ بلا بھیجے وہاں کو طلب کیا۔ والد ہندہ مسمات سے کہا کہ تم اپنی دختر کو کیوں نہیں رخصت کرتے ہو۔ والد مسمات نے کہا۔ کہ ہم رخصت دینے پر راضی ہیں جب چاہیں رخصت کرالیویں۔ مطالبہ زوج نے کہا کہ ہم ایسی بہو کو نہ لیں گے اور نہ رکھیں گے۔ والد مسمات نے کہا۔ اگر نہ رکھو گے تو ہمدست اور تاوان دینا ہوگا۔ جو ہمنے دیا ہے واپس کردو۔ شہر کے پنچایت

انتخاب الاخبار

ناظرین کو سال نو مبارک ہو

اس ہفتہ کی خبروں کا اجمال یہ ہے کہ لڑائی برابر ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں لڑائی کی کوئی خبر نہ دوبارہ پہنچی ہیں۔ ان کا خلاصہ ذیل میں درج ہو۔ اللہ اعلم شکست کا ذکر جاپانیوں سے علاوہ کرنے سے بیشتر تیرہ جنوں کی اپنی جنگی کشتیوں اور بحری سرنگیں لگانے والے جہاز اور آسٹریا کی جہاز قیصرین الزبتھ کو توڑ کر دیا تھا

دو جرمن آبدوز کشتیاں ہٹانے کے دوران میں غرق کر دیگئیں۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ان کے جنگی بیڑے نے بحیرہ اسود میں ترکی جہاز گولبن اور بھسلا پر حملہ کیا جس سے گولبن نقصان پہنچا اور وہ کنارہ پر غائب ہو گیا۔ روسیوں کے ۱۰ ہلاک اور ایک لفٹننٹ زخمی ہوئے۔

اخبار ایکسپریس کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ چونکہ جرمن شہر کے بائیں کنارے پر قابض نہیں ہو سکے اس لئے دوسرے کا قبضہ ان کے لئے بیسود ہے۔

لارڈ رابرٹس جو پہلے کسی زمانہ میں ہندوستانی افواج کے سپہ سالار تھے فرانس میں ہندوستانی سپاہ کو دیکھنے کے لئے گئے۔ جہاں وہ خفیہ سے انتقال کر گئے۔

مارسیلز (فرانس) میں نئی ہندوستانی سپاہ کا نہایت پرجوش استقبال ہوا۔

آسٹریا ہنگری کے دیوان عام میں مصارف جنگ کے لئے پونے دو کروڑ کی منظوری دی گئی اور دس لاکھ مزید رنگروٹ کی بھرتی پر زور علی ہے ۱۲ کروڑ ۱۰ ماہ اپریل تک کافی ہو گئے

روسیوں نے مشرقی جرمنی کے جن مقامات پر قبضہ کیا ہے ان میں اسی طرح اور اسی نسبت سے تاوان جنگ کا مطالبہ کیا ہے جس طرح جرمنوں نے روس، بلجیم اور فرانس کے بعض مقبوضہ مقامات سے تاوان کا۔ مطالبہ کیا تھا۔

اخبار ڈیلی نیوز قطر ہے کہ مصارف جنگ کے لئے پچاس کروڑ پونڈ یہ اقساط فرض لیا جائیگا۔

پاپائے روم نے ایک کشتی چٹھی میں تمام عیسائی سے درخواست کی ہے کہ وہ صلح کر لیں۔

پریس آف ویلز (ولی عہد سلطنت انگلستان) نے میدان جنگ میں پہنچکر فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کے عملہ شاف میں شامل ہو گئے ہیں۔ عملہ والا

جرمن فوجیں مقام رسینر کے کئی ضلعوں پر قابض ہیں اور بلا مقابلہ فرانسیسیوں پر غلبہ حاصل کر رہی ہیں۔

سٹیٹسمین کلکتہ کا نامہ نگار ولایت سے تار دیتا ہے کہ ایک سرکاری شخص تازہ ٹرانسپورٹ کے جنی مشاہدہ کی بنا پر ظاہر کرتا ہے کہ گو جرمنوں نے کچھ جگہ حاصل کر لی ہے تاہم وہ پیش قدمی نہیں کر سکے۔ گو ہمارا سخت نقصان ہوا۔ مگر دشمن اپنے ارادہ میں ناکام رہنے کے علاوہ ہم سے بھی زیادہ نقصان اٹھا چکا ہے۔ جرمن گولہ باری مستقل طور پر ہے۔

فرانس میں لڑائی بڑے زور شور سے ہو رہی ہے جس میں متحدہ افواج (فرانسیسی، انگریزی) فتح کی حامل قابل اطمینان ہے اور وہ بتدریج آگے بڑھ رہی ہیں

روس کا سرکاری اعلان ظاہر ہے۔ کہ وارسا کے قریب جرمن شکست کھا کر پسپا ہو رہے ہیں۔ اور اپنے علاقہ میں پہنچ جانے میں کامیاب ہونے کے لئے تمام ریلوے لائنوں کو تباہ کر دیا۔

روسی بیان ہے۔ کہ جرمنوں نے فوجوں کا بیا اجتماع شروع کر دیا ہے جس کے ساتھ رسد کی بہت بڑی جمعیت ہے جو خرابی مذکورہ کا جواب فراہم کیا گیا ہے

آسٹریا کی نئی فوج جو سروی افواج سے بہت زیادہ ہے سروبیہ میں داخل ہو گئی ہے۔

روسی سپاہ بہت دور تک جرمن علاقہ میں گھس آئی ہے

جرمن ہیڈ کوارٹر سے جو یہ بیان شائع ہوا ہے کہ جرمن نقصان جان کی سرکاری فہرست سے مکشف ہوتا ہے۔ کہ وہ لاکھ ۱۹ ہزار ۲ سو ۷۰ آدمی مجروح و مقتول ہوئے

روسی اور جرمن دریائے ویچولا اور ورٹہ پر ایک بہت بڑی لڑائی کی تیاریاں کر رہے ہیں

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ترک توپوں نے ان سے کہا ہے۔ کہ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ ترکی جو مسلمی کی طرف سے کیوں لڑ رہا ہے۔

ترکی فوج بہ سختی جرمن افسروں کے شہادت دوم واقعہ آرمینیا کو قتل بند کر رہی ہے

ترکوں نے جرمنی سے کئی سو افسر مانگے تھے مگر جرمنی نے جواب دیا کہ مسلمہ تعداد میں جرمن افسر نہیں بھیج سکتے

کونسٹاٹینوپل سے آسٹروی افسر بھی روانہ کئے جا دیں گے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ جس قلعہ ارضروم اور طرابزون سے ترکوں کی زبردست کمکی فوج کے پیچھے کی دھمکی ہیں لپسا ہونا پڑا۔

ترکی فوج کمک صوبہ باطوم کی سرحد پر نمودار ہوئی ہے۔

روسیوں نے طرابزند پر گولہ باری کر کے قافلہ کو نقصان پہنچایا۔

روسیوں نے وادی فرات میں حملہ کر کے دو کے مقام کو فتح کر لیا۔

انگریزی جنگی جہاز ڈیوک آف ایڈنبرا نے شیخ سعید پر گولہ باری کر کے قلعہ طرہ کو بیکار کر دیا۔ اس کے بعد ہندوستانی سپاہ کی تین رجمنٹیں خشکی پر اتریں اور قلعوں کے گولہ بارود اور توپوں کو بیکار کر کے واپس آ گئیں (شیخ سعید آبنائے باب المندب پر واقع ہے)

روما کے برقی پیغامات سے معلوم ہوا۔ کہ قسطنطنیہ کا جاپانی سفیر قسطنطنیہ سے مدانہ ہو گیا ہے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ روسی دستہ ہمدان میں داخل ہو گیا ہے۔ جہاں اس نے ترکی فوج سیو کو شکست دی۔

پیرس کی خبر ہے کہ موادوک کے شمال میں نہایت سخت اور مسلسل گولہ باری ہوئی ہے۔ جرمنوں نے اندازہ سے اہل ہیں شمار ان کو ٹ کے مغربی حصہ کو سرنگ لگا کر اڑا دیا۔

موسمیائی

یہ موسمیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا سی اور وجع جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو زبر اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ داغ کی طاقت بخشتا ہے کا معمولی کشتہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی۔

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ آنہ دو چھٹانک ہے روپیہ پانچ سیر مع محصول ڈاک وغیرہ ممالک غیر سے محصول علاوہ

نادر شہادت

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب۔ مقام کھدوک ضلع بالیسر سے لکھتے ہیں:۔ کہ ۳۔ چھٹانک موسمیائی بذریعہ ویلو پارسل کے بھیج دیں۔ ہمارے علاقہ میں موسمیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ جلدی ارسال کریں۔ بہت لوگ منتظر ہیں۔ (۲۵۔ اکتوبر ۱۴ء)

جناب شیخ محمد علی صاحب گھوڑا لگی سے تحریر کرتے ہیں۔ میرا لڑکا موسمیائی سے اچھا کر کے فارغ ہوا۔ اب ازراہ مہربانی ایک چھٹانک موسمیائی جلدی روانہ کریں (یکم نومبر ۱۴ء)

جناب ابوالنعمان صاحب از مراد آباد محلہ گلشن لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک موسمیائی بذریعہ ویلو پارسل بھیجیے۔ کمی کی بروا نہ فرمائیے۔ (۱۵۔ اکتوبر ۱۴ء)

جناب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب معلم انبوہ ضلع سرگودھا لکھتے ہیں۔ کہ جناب کی موسمیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی۔ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس باعث میرے کہنے سے اور بھیجئے چھ چھٹانک منگوا دیجئے۔ میں ہر ماہ کمی کی میں ایران جاتا ہوں۔ مجھکو ایک چھٹانک منگوا دیجئے۔ (۱۹۔ اکتوبر ۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن انجینی کمپنی قلعہ امرتسر

نہایت مفید۔ ضروری۔ اور کارآمد کتابیں

تحفۃ النساء یا مکمل مسلمان خاتون ڈاکٹر کی تصنیف۔ جو اپنے بیش بہا فوائد کی وجہ سے ہر فیملی ڈاکٹر کا کام دیتی ہے۔ حضرت لیاری محمد لاٹ صاحب پنجاب کی منظور و مقبول شدہ ہے۔ اس میں لڑکیوں کو جوان پیدائش معلوم کرنا۔ ملاپ۔ شادی۔ جفت عمل۔ وضع حمل۔ استقاط۔ چلہ کی عارضات۔ قبلیات۔ تنگیات اور امراض اور بچوں کی مختلف عمر کی تکلیفات۔ نشو نما۔ پرورش۔ تربیت کے نقائص۔ دیہ کے اسباب و علامات بتا کر ان کے علاج بھی بتلائے ہیں۔ ضروری نسخہ جات مع ترکیب درج ہیں۔ ہر گھر میں اور ہر زنانہ کے پاس اس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اور کام کی چیز ہے۔ قیمت عمدہ کاغذ عمدہ چھپائی عمدہ جلد ۱۰ روپیہ

لیکچرار یا واعظوں۔ مقرروں۔ اور اسکولوں کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے ساتھ ہی ہر واعظ میں کارآمد کیا ہوتی ہے۔ تقریر کرنے والے کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ ان کے بفضل سہولت بیان کرنے اور تقریر۔ دلائل پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع واضح طور پر بتائے گئے ہیں مبتدی کے لئے نہایت مفید ہے قیمت عمدہ کاغذ عمدہ چھپائی عمدہ جلد ۱۰ روپیہ

تجربات دمن یہ ایک مکمل کتاب ہے جس میں اصلی قیمتی ہر روزانہ کام آنے والے ۱۲ نسخہ جات تحریر ہیں۔ تمام عمر ہر ایک کام میں ہر روز کام آتی ہے۔ علاوہ ملک کی مختلف صنعتوں۔ سیمنٹ بنانا۔ لاکھ۔ موم بتی بنانا۔ دیا سلائی۔ صابن وغیرہ ذخیرہ بہت سے نسخے مع ترکیب دئے گئے ہیں۔ اصلی قیمت ہر روپیہ ۱۰

کریم اللغات جدید نئی طرز۔ سرکاری تقطیع۔ بہت سے ضروری الفاظ کا اضافہ کر کے حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے گئے ہیں۔ الفاظ کا عام فہم معنے اور صحیح۔ اردو جاننے والے اور طلبہ کے لئے نہایت مفید و کارآمد

چشمہ حیات حفظ۔ تجوید۔ سرعت۔ استقام۔ شادمردی۔ اور جوانی کی حفاظت کا یوں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے اسباب و علامات کی قدیم و جدید طرز پر تحقیقات اور علاج۔ تجربات اور مفید ہدایات جاری

دنیائے اسلام اور عیسائیت اسلام نے کس طرح پہلے پہل ارسال تک سیاسیات اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند اصول جن کی وجہ سے پرآشوب مصائب میں مبتلا ہے۔ ان کا ذکر اور علاج۔ ہر مسلمان کیلئے سمجھنے کے ہر پہلو میں حل اور دل میں درد قومی ہو اسکا مطالعہ نہایت مفید ہے

سیر و سیاحت اس میں سرکاری ہلکاروں کے غلط کام۔ انجمن اسٹ گورنمنٹ یا ہندوستان کی قوم کا بدیہ کی۔ خلاف قانون کارروائیاں۔ ہندستان کی تجارت۔ ریلوے سود خوار بنیوں کے ہتھکنڈے۔ سرکاری ٹیکس فیس۔ ہوائی مشن کا رواج۔ صوم کے سبب تباہی کے دردانگیز حالات لارڈ سپاہ بیان کر کے انکا علاج بتایا گیا ہے۔ راجی مہاراجوں

ہندوستان اور سلف گورنمنٹ سلف گورنمنٹ (خود مختاری) کے کیا فوائد ہیں۔ ہندوستان کو اپنی حکومت کب اور کیونکر ملے گی اور ہمیں اپنی حکومت حاصل کرنے کے لئے کیا ذرائع اختیار کرنے چاہئے۔ الخ مفصل ذکر قیمت ۰۶

ملنے کا **منشی مولا بخش شتہ امرتسر ڈاب کھٹیکاں**

اسلام اور علماء موجودہ اسلام کی عظمت۔ صداقت و فضیلت پر دین پر لیکچروں۔ سوالوں۔ جوابوں۔ خاصوں کی آراء بمجرد

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے
(۲) رجسٹرڈ خطوط وغیرہ بعد واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ لفظاً پسند مفت درج ہونگے۔ ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۵ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپیہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۸ "
عام خریداران سے ۶ "
ششماہی ۳ "
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ
ششماہی ۴ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو کہ جملہ خط و کتابت و رسائل بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر۔ مورخہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ مطابق ۴ دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

عیسائی مذہب کا بنیادی پتھر

کسی مذہب کے انتخاب کرنے سے غرض یہی ہے۔ کہ اس مذہب میں ہمکر ہماری نجات ہو۔ اور ہم دوسرا زندگی میں ان دکھوں اور مصیبتوں سے چھوٹ جائیں۔ جو گنہگاروں پر برسیں۔ اور بدکاروں کیلئے ہوتی ہیں۔ اسی لئے خدا نے دنیا میں سلسلہ رسالت پیدا کیا۔ کہ لوگوں کو خدا کی طرف بلائیں۔ اور ان کے بعد ان کے نائبین اس کام کو کریں

نجات جو مذہب کی اصل غرض یا بنیادی پتھر ہے۔ کس طرح حاصل ہوتی ہے؟ اس کے جواب میں مذاہب مختلفہ مختلف ہیں۔ موجودہ عیسائی مذہب یہ جواب دیتا ہے۔ کہ خدا نے دیکھا۔ کہ دنیا سب گناہگار ہے۔ اگر انکو چھوڑتا ہوں۔ تو میری عدل کی صفت قائم نہیں رہتی۔ اگر انکو عذاب کرتا ہوں تو رحم کا ظہور نہیں ہوتا۔ اسلئے خدا وند عادل اور رحیم نے ایک نئی صورت پیدا کی جس سے اس کے یہ دونوں وصف قائم رہے۔ اور مذہب کی غرض نجات بھی حاصل ہو گئی۔ خداوند قدوس جو جسم اور جسمانیات سے پاک ہے۔ مبعاصاۃ وقولہ عما یقول الظالمون۔ (بقول نصاریٰ) اس نے خود جسم اختیار کیا۔ اور بشکل مسیح مجسم ہو کر لوگوں کے گناہوں کے بدلہ میں پھانسی پر مرا۔

پس دنیا کی نجات کا ذریعہ اب عیسائی مذہب یہی پیش کرتا ہے۔ کہ مسیح مجسم خدا پھانسی پر مرا۔ تاکہ لوگوں کو نجات دیوے یا دلائے

ہر عقیدہ عیسائیوں کا بہت پرانا سمجھا جاتا ہے بلکہ حال میں بھی اسی کی اشاعت کرتے ہیں چنانچہ عیسائی اخبار نور افشاں روپیہ کی تازہ اشاعت میں حسب ذیل بیان شائع ہوا ہے۔

"خداوند مسیح یا کلام خدا یا کلمۃ اللہ کے مجسم ہونے کا دوسرا مقصد یہ تھا۔ کہ وہ دنیا کے گناہ اٹھالے جائے۔ وہ اس لئے ظاہر ہوا تھا۔ کہ گناہوں کو اٹھالے جائے۔ اور اس کی ذات میں گناہ نہیں" (۱ یوحنا ۳: ۵) اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں کسی دقیق تحقیق یا فلسفانہ بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں جیسے اس آیت کے الفاظ صاف اور سادہ ہیں۔ ویسے ہی مطلب بھی صاف ہے ہاں حقیقت کو زیادہ صاف طور پر اور زیادہ پُر روشنی میں سمجھنے کے لئے ایک رسم کے واسطے اس چلاوے کے بیکرے پر غور کرنا چاہئے۔ جس کا ذکر احبار ۱۶: ۸ سے ۲۲ تک میں مفصل ہے وہاں لکھا ہے۔ کہ ہارون اپنے دونوں ہاتھ اس جیتے طلان کے سر پر رکھے اور بنی اسرائیل کی سارنگی بدکاریوں۔ اور ان کے سارے گناہوں۔ اور خطاؤں کا اقرار کرکے ان کو اس طلان کے سر پر دھرے۔ اور کسی

الحق ان الحق یعلو ولا یعلی علیہ۔ حق کا ادا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے

شخص کے ہاتھ جو اس کے لئے معین ہو۔ بیابان کو بھیجوا دے۔ کہ وہ علاوہ ان کی سارے بکریاں اپنے اوپر اٹھا کے ویرانے میں لے جائیگا۔ (آیات ۲۱ و ۲۲) اس سارے مقام سے روشن ہے۔ کہ گناہ ایک بوجھ ہے جو ایک کے سر پر سے اٹھا کے دوسرے کے سر پر رکھا جا سکتا ہے۔ اور وہ شخص بلا تجربہ اور بلا مشابہ اسکو اٹھا کر دور لے جا سکتا ہے۔ یہی سادہ مطلب ہیں کہنے کا ہے کہ وہ اس لئے ظاہر ہوا کہ پہلے ساری باتوں میں ہم سا بنے۔ بگڑ بغیر گناہ کے۔ اور انسانی گناہ کے بوجھ کے نیچے ہو کر اس کو بھی آدم پر سے اٹھا لے۔ اور دور لے جائے لیکن ناکہ ہم جسم الٰہی کے اس مقصد کو اور زیادہ واضح طور سے سمجھ سکیں۔ خدا ہمارے ہر غور کریں کہ گناہ اٹھانے والا جو ظاہر ہوا۔ وہ تھا کون؟ یوحنا کی انجیل سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے۔ کہ جسپر اسوقت یوحنا رسول کی نظر تھی۔ وہ یسوع ناصری شخص مجسم اور جو اس قسم سے محسوس ہوا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مثبت ہے۔ کہ یسوع ناصری کی شخصیت میں وہ کسی اور کو دیکھتا تھا جو اس جسم میں مجسم تھا۔ یعنے خدا جسے اس کی نظر تھی یہی معنے یہاں لفظ "ظاہر ہوا" کے ہیں۔ وہ کلمہ تھا جو مجسم ہوا۔ وہ جسم تو ہے۔ مگر ہے کلمہ۔ اس بات پر بھی غور کرو۔ کہ یوحنا ساتھ ہی اس کے کہتا ہے۔ کہ اس کی ذات میں گناہ نہیں۔ یعنے یہ وہ شخص ہے جس کی ذات میں مقابل میں انسانی ذات کے گناہ نہیں ہے یہی شخص "ظاہر ہوا" تاکہ وہ دوسروں کی خطاؤں کو اُن پر سے اٹھا لے۔ اپنے پر اٹھا لے لے جائے۔ دور پھینک دے۔ پر اور کہ ڈالے۔ ناکہ پھر کبھی گناہ کا وجود ہی نہ رہے

الفاظ گناہ اور ظاہر ہوا پر لحاظ کرو۔ مسیح کے مجسم ہونے کے عین وقت پر وہ عدالت کیا گیا تھا۔ کہ وہ بیٹا بھیجے گی۔ اور تو اس کا نام یسوع رکھنا۔ کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دے گا۔" اور جب وہ پیدا ہو گیا۔ تو فرشتوں نے گڈریوں کے روبرو یہ گیت گایا تھا۔ کہ "آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے جو خداوند مسیح ہے" اور وہ شخص بلا تجربہ اور بلا مشابہ اٹھا سکتا ہے۔ اور وہ اٹھا کر دور لے جا سکتا ہے۔ یہی سادہ مطلب ہیں کہنے کا ہے کہ وہ اس لئے ظاہر ہوا کہ پہلے ساری باتوں میں ہم سا بنے۔ بگڑ بغیر گناہ کے۔ اور انسانی گناہ کے بوجھ کے نیچے ہو کر اس کو بھی آدم پر سے اٹھا لے۔ اور دور لے جائے لیکن ناکہ ہم جسم الٰہی کے اس مقصد کو اور زیادہ واضح طور سے سمجھ سکیں۔ خدا ہمارے ہر غور کریں کہ گناہ اٹھانے والا جو ظاہر ہوا۔ وہ تھا کون؟ یوحنا کی انجیل سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے۔ کہ جسپر اسوقت یوحنا رسول کی نظر تھی۔ وہ یسوع ناصری شخص مجسم اور جو اس قسم سے محسوس ہوا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مثبت ہے۔ کہ یسوع ناصری کی شخصیت میں وہ کسی اور کو دیکھتا تھا جو اس جسم میں مجسم تھا یعنے خدا جسے اس کی نظر تھی یہی معنے یہاں لفظ "ظاہر ہوا" کے ہیں۔ وہ کلمہ تھا جو مجسم ہوا۔ وہ جسم تو ہے۔ مگر ہے کلمہ۔ اس بات پر بھی غور کرو۔ کہ یوحنا ساتھ ہی اس کے کہتا ہے۔ کہ اس کی ذات میں گناہ نہیں۔ یعنے یہ وہ شخص ہے جس کی ذات میں مقابل میں انسانی ذات کے گناہ نہیں ہے یہی شخص "ظاہر ہوا" تاکہ وہ دوسروں کی خطاؤں کو اُن پر سے اٹھا لے۔ اپنے پر اٹھا لے لے جائے۔ دور پھینک دے۔ پر اور کہ ڈالے۔ ناکہ پھر کبھی گناہ کا وجود ہی نہ رہے

الفاظ گناہ اور ظاہر ہوا پر لحاظ کرو۔ مسیح کے مجسم ہونے کے عین وقت پر وہ عدالت کیا گیا تھا۔ کہ وہ بیٹا بھیجے گی۔ اور تو اس کا نام یسوع رکھنا۔ کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دے گا۔" اور جب وہ پیدا ہو گیا۔ تو فرشتوں نے گڈریوں کے روبرو یہ گیت گایا تھا۔ کہ "آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے جو خداوند مسیح ہے"

پس مقسم کا یہ وعدہ تھا۔ کہ ایک شخص مجسم ہو گا جو گناہ اٹھا لے جاویگا۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے اس کام کی حقیقت کو اور اپنے طرز عمل اور معاملات اور کلام سے بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ واقعی گناہ اور گناہ دے سوا ہے۔ اور کہ میں آیا ہوں کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈوں۔ اور بچاؤں یہ کیسی لاثانی اور مبارک فیض رسان خدمت ہے۔ جو کسی اور سے نہ ہو سکی۔ بلکہ صرف اس لئے اٹھایا جانے کی تھی۔ جو اس بوجھ میں سے نکلا۔ اور مجسم ہوا۔ اور اپنے آپکو بھی گرا دیا۔ تاکہ انسان بے گناہ ہو کر غیر فانی ہو جاویں۔ پر جاننی کی یہ قربانی ایک گستاخی ہے بالکل۔ جس کے ذریعہ سے مسیح گیا اور اوپر اٹھایا گیا۔ سب کے سب پاک ہو کر اس لات وقت سے گذر کر ہر ہم وقت کو پرلے پار ہوں جہاں سے واپس نہیں آنا ہے۔ اور نہ دہلا پاپ ہے اور نہ موت۔ (الزام انسان ۱۱ انجیل اسی کی تائید میں رسالہ الکفارہ کے مصنف پادری ڈبلیو گولڈ سیک صاحب لکھتے ہیں:۔

"یسوع مسیح نے پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں آکر صلیبی موت کے ذریعہ سے تمام بنی آدم کے گناہوں کا کامل کفارہ دیا۔ چنانچہ انجیلی بیانات میں وہ خود بار بار اسی بھاری کام کو اپنی آمد کا سبب بیان کرتا ہے۔ متی نے لکھا ہے کہ جسطرح موسےٰ نے سانپ کو اونچے پر چڑھایا۔ اسی طرح ضرور ہے۔ کہ ابن آدم (مسیح) بھی اونچے پر چڑھایا جاوے ناکہ جو کوئی ایمان لاوے۔ اس کے سبب سے ہمیشہ کی زندگی پائے۔" (یوحنا ۳: ۱۴ و ۱۵) "ابن آدم اس لئے نہیں آیا۔ کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے۔ اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے۔" (متی ۲۰: ۲۸) پھر انجیل شریف میں ایک اور مقام پر مسیح کے حق میں یوں مرقوم ہے:۔ "اور وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا۔ بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا۔" (۱ یوحنا ۲: ۲) اور پھر مرقوم ہے۔ کہ اس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے۔ (۱ یوحنا ۱: ۷) ایک مرتبہ یوحنا اصطباغی نے یسوع کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ دیکھو خدا کا برہ جو جہان کے گناہوں کو اٹھا لے جاتا ہے۔" (یوحنا ۱: ۲۹)

پس توریت اور انجیل دونوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح کے مجسم ہونے کا خاص مطلب و مقصد یہ تھا۔ کہ صلیب پر جان دیکر گناہوں کا کفارہ دینے سے عدل کا تقاضا پورا کرے تاکہ خدا تائب گنہگاروں کو معاف کر سکے اس طرح سے مسیح نے ہمارے عوض میں سزا اٹھائی تاکہ ہمکو خدا سے ملا دے۔ کفارہ کے اس بھاری کام کے وسیلہ سے جو مسیح نے کیا۔ انسان کے دل کی خدا سے ملنے کی دیرینہ خواہش اور حقیقی آرزو پوری ہوئی۔"

(الکفارہ صفحہ ۱۲)

ان سارے اقتباسات کا مطلب صرف اتنا ہے کہ مسیح جو مجسم خدا تھا۔ دنیا بھر کے لوگوں کے گناہوں کو اٹھا کر تحمل سزا یاب ہوا۔ اور لوگوں کو سزا سے بچایا۔

قرآن مجید نے اس خیال کا جواب دو لفظوں میں نہایت ہی سنجیدگی اور متانت سے دیا ہے فرمایا ہے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَىٰ (کوئی نفس کسی دوسرے

کا بوجھ نہیں اٹھائے گا) ممکن ہے عیسائی اس بیان کو محال نہ سمجھیں۔ اس لئے ہم صرف ایک دو سوال کر کے بات کو ناظرین کے فہم پر چھوڑ دیتے ہیں۔

(الف) مسیح کا کفارہ کن لوگوں کے لئے ہے؟ تمام دنیا کے لوگوں کے لئے جن میں عیسائی غیر عیسائی سب شامل ہیں۔ یا خاص عیسائیوں کے لئے۔ رسالہ الکفارہ کے مندرجہ بالا اقتباس میں جو اول یوحنا کی عبارت نقل ہے۔ "نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا" اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ کفارہ مسیح تمام دنیا کے لئے ہے۔ اور حق بھی یہی ہے کیونکہ خدائی صفات عدل اور رحم سب سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے اس کفارہ میں ہی سب کا حق ہے۔

(ب) گناہ کی سزا کیا ہے۔ جس کے بھگتنے میں یہ کفارہ مدد دے سکتا ہے۔ اسکا جواب بھی ہم کو انجیل ہی سے ملتا ہے۔ کہ گناہ کی سزا موت ہے (رومیوں کا ۶ باب فقرہ ۲۳)

اس موت سے کونسی موت مراد ہے۔ اسکا جواب پادری ہاؤس صاحب کے الفاظ میں سنا ہے جو لکھتے ہیں:۔

"انکے دیگر بنی آدم مرگئے۔ لیکن وہ گناہ گاروں کی طرح اپنے ہی گناہوں کے لئے مرے۔ پر یسوع مسیح چونکہ خود بیگناہ تھا گناہگاروں کے لئے اس کا عوض ہو کر مرا"

(رسالہ یسوع مسیح کی موت حصہ ۲)

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ گناہوں کی سزا جو موت ہے۔ وہ یہی موت ہے جو ظاہر طور پر ساری دنیا پر آئی ہے۔ جس سے حضرت انبیاء اور غیر انبیاء سب مرے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں حضرت مسیح کا قول ہے۔ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔" پس ہم ہی کفارہ کے درخت کو پھل سے پہچانتے ہیں۔ تو کفارہ کا یہ معدوم چیز سے ہی پرے ہمکو نظر آتا ہے۔ کیا کچھ ہم دیکھتے ہیں کہ گناہوں کی سزا جو موت ہے۔ دنیا سے معدوم نہیں ہوئی بلکہ ہر انسان بلکہ ہر جاندار پر آتی ہے۔ اس موت میں نہ عیسائی کی تمیز ہے۔ نہ موسائی کی۔ اور نہ محمدی کی نہ احمدی کی۔ پھر ہم کیونکر باور کریں کہ کفارہ مسیح نے دنیا کو کوئی فائدہ دیا ہے جبکہ ان کے گناہوں کی سزا جو موت ہے۔ وہ اللہ برابر بھگتنی پڑتی ہے یہی معنے ہیں متبلی ہی کیا اور روکھا کھایا؟"

اخبار کی کالموں میں اسی قدر گنجائش ہے ورنہ اس مسئلہ پر متعدد بحثیں ہیں۔ جو ہمارے رسالہ "نجات" میں مفصل مذکور ہیں جو طلبگار ہوں دفتر اہلحدیث سے ملکا ہے

قادیانی مشن

مذاکرہ علیہ بابت آیت قرآنی

لاہور ہی پارٹی کے اخبار پیغام صلح ۱۴ نومبر میں بعنوان مذاکرہ مذاکرہ علیہ ایک مراسلہ مولوی عزیز علی صاحب کا چھپا ہے۔ جس میں بہت سی آیات متعلقہ اور غیر متعلقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جانوروں کی زندگی کے متعلق پیش کر کے دکھی موت اور دوبارہ زندگی سے انکار کیا ہے۔ یہ بار تو ہماری متعدد تالیف تنبیہ الغبی عن عربی۔ ترک سلام اور تکذیب الاسلام وغیرہا میں فصل مذکور ہے۔ یہاں ہمیں اوکی پیش کردہ بات میں سے صرف ایک بات کے بابت کچھ کہنا ہے جسکو مرزا صاحب سترہا دفعہ کہنی ایک مقامات پر اس دعا کے لئے کہا ہے۔ کہ مردے دنیا میں زندہ نہیں ہو سکتے۔" وہ آیت یہ ہے

وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ

اس آیت کا ترجمہ اور مرزا صاحب یوں کرتے ہیں جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے سپر حرام ہو گیا کہ وہ اس دنیا کی طرف پھر نہ آئیں۔

اس ترجمہ کو دیکھکر سائل علم کو تعجب ہو گا۔ کہ مرزا صاحب اور انکی جماعت کیونکر ایسا ترجمہ کرتے ہیں جو کسی ترکیب سے بھی صحیح نہیں۔ کہ نہیں۔ بلکہ ایسا خیال ہے کہ ان کے سوا دنیا میں کوئی نہیں جو عربی غلطی کو سمجھ سکے۔ مگر واقع یہ ہے کہ قادیانی مشن اپنے پیرو ہادی کی رہنمائی میں مطالب بیان کرنے میں علوم عربیہ کا لحاظ نہیں کرتے۔ مثال کے لئے یہ آیت اور وہ حدیث جو حضرت مسیح کے نزول کے متعلق آئی ہے۔ جو نبی جیسے جس کے الفاظ یہ ہیں کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم جسکا ترجمہ کیسی ہے۔

تم کیسے ہو گے جب مسیح ابن مریم تم میں اترے گا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہو گا۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کے نزول کے وقت مسلمانوں کا حاکم مسلمانوں میں سے ہو گا چونکہ اسوقت مسلمانوں میں سے کوئی حاکم نہیں۔ ثابت ہوا۔ کہ مسیح کے نزول کا وقت ابھی نہیں مسلمان مرزا صاحب اور ان کے حواریوں نے اس حدیث کا ترجمہ یوں کیا۔ کہ مسیح تم میں سے ہو گا۔ اور وہ تمہارا امام ہو گا کون پوچھے کہ یہ ترجمہ عربی کا عدد کے موافق ہے یا خلاف؟

اسی قسم کی یہ بات ہے۔ کہ آیت موصوفہ کی ترکیب یوں ہے۔ حرام مبتدا اتم خبر مگر قابل غور یہ ہے کہ اتم لایرجعون مثبت ہے یا منفی۔ چونکہ اس میں لا ہے۔ اسلئے تقدیر عبارت یہ ہے

حرام علی قریۃ ہلکناھا عدم رجوعھم۔ یعنے جو مرگئے اور سپر عدم رجوع حرام ہے۔ ظاہر ہے کہ عدم رجوع کی نقیض رجوع ہے۔ اور عوام کی نقیض واجب۔ یا بالفاظ منطق کم از کم جائز تو ثابت ہوا۔ کہ جن لوگوں پر عدم رجوع حرام ہے۔ ان کا رجوع جائز تو ہے یعنے حالت ہے کہ مُردوں کا دنیا میں واپس آنا جائز ہے

ذرا بیٹھ کر اس ذکر میں کسی ضم کی مغالطہ دہی سے کام نہیں لیا۔ کوئی بات علوم عربیہ کے قواعد کے خلاف کی ہے۔ امید ہے پیغام صلح اپنے مضمون نگار سے مذاکرہ بالا کے بنانے کی کوشش کرے گا۔

میری طرف اس مذاکرہ علیہ سے صرف یہ ہے کہ اس آیت کی تقدیر صحیح ہونا بالجزوت سے

تقاضیب، ہندوؤں کے فرائض قیمت ۔ امر

خلافت علی اور آیت انفسنا

۱۰-شوال ۱۳۳۲ھ بمقام بریلی کے اہلحدیث میں ایک مضمون نکلا تھا جو کسی شیعہ کے جواب میں تھا جس نے دعوے کیا تھا کہ قرآن مجید کی آیت مباہلہ میں، اللہ تعالیٰ نے جناب مرتضےٰ کو حضرت کا نفس کہا ہے۔ اس لئے مرتضےٰ خلیفہ بافصل تھے۔ جس کے جواب میں لکھا تھا کہ آیت مباہلہ میں انفس کے لفظ سے مراد قومی برادری ہیں۔ جیسے اس آیت میں ہے۔

لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُبِينٌ ۝ لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ۝ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝

بنی اسرائیل کو حکم ہوا ہے۔ کہ گوسالہ پرستی کے بدلہ میں اپنے نفسوں کو قتل کردو۔ یہی فرمایا۔ تمکو سجدہ یا ہتلاء کہ اپنے نفسوں کو اپنے گروہوں سے ملا کر کرو پھر ثم ایسا ہی کرتے ہو۔ کہ اپنے نفسوں کو قتل کرتے ہو۔ وغیرہ۔ یعنی اپنے دینی بھائیوں کو۔

ان آیات کی شہادت پر نیز تفسیر معالم التنزیل کی روایت پر ہم نے یہ نقض کیا تھا۔ کہ آیت مباہلہ میں انفس سے مراد قومی اور مذہبی بھائی ہیں۔ عین یعنی نفس رسول نہیں۔ بشیہ۔ مساوات اصلاح میں کسی اہل علم سنتیہ کی طرف سے اسکا جواب نکلا۔ جس میں زور علمی تھا۔ زور لسانی اور دل آزاری بہت ہے اہل سنت خصوصاً اہلحدیث کی نسبت لکھتا ہے۔

کہ رسول اللہ نے تو آپ لوگوں کو اغیار کتاب اللہ کا خطاب دیا ہے۔ (اصلاح ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ)

پھر لطف یہ کہ اسی فقرہ کے ساتھ ہی سوال کرتے ہیں۔

"پھر کیوں کتاب اللہ کا آپ لوگ تمسک کرتے ہیں؟"

(اصلاح مذکور)

کوئی ان صاحب سے پوچھے کہ جو لوگ (بقول آپکے) زبان (بام ترجمان رسول علیہ السلام تھے اغیار کتاب اللہ ہونے کو لازمی نتیجہ ہے۔ کہ وہ کتاب اللہ کو غارت کرینگے۔ پھر آپ کا یہ سوال "حافظہ نباشد" نہیں تو کیا ہے۔

لے جناب آپکا ارشاد ان معنے میں ہوا۔ جو کوئی عقل کا دشمن کسی کو کہے۔ اے صاحب آپ مسلمان ہو کر بت پرستی کی تردید کیوں کرتے ہیں۔ کیوں نا ہو یہی معنے ہیں سے

لطف پر لطف ہے اغیار میں مر کر یارب
طعنۂ حلی سے گو رنج کہنا سے ہوئے ہمیں

باوجود یکہ بیسیوں آیات قرآن پیش کیں "اہم بحبیب صاحب لکھتے ہیں۔

کہ محض مولوی فاضل کی برائے نام ڈگری حاصل کر لینے سے انسان ادیب نہیں ہو جاتا۔ یہ کو نقض استعمال و اطلاق بھائیوں پر کہاں سے معلوم ہوا۔ اہل زبان میں سے کسی کو تو سند پیش کیا ہوتا جس سے آپ سچے سمجھے جاتے۔ قرآن مجید کی تفسیریں موجود ہیں۔ عرب کے لغات اور ان کے محاورات اور استعمالات کی کتابیں بہت کثرت سے شایع ہیں۔ مہربانی فرما کر کسی ایک کا تو حوالہ دیا ہوتا کہ جس سے معلوم ہوتا کہ عرب انفس کے لفظ کو بھائیوں کے معنے میں استعمال کرتے ہیں؟

(اصلاح صفحہ)

اہلحدیث اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی شہادت آپ کے نزدیک کافی نہیں۔ تفسیر معالم سے جو قول نقل کیا تھا۔ وہ اس کی بابت لکھتے ہیں۔ کہ صاحب معالم نے سکو قیل سے بیان کرکے ضعیف کیا ہے۔ حالانکہ صاحب معالم نے دونوں کو قیل سے بیان کیا ہے جبکہ حبیب صاحب نے خود نقل کیا ہے۔ (واعظ ہو اصلاح مذکور صفحہ)

ہم نے جو سوال کیا تھا۔ کہ حضرت علی کی بابت نفس رسول ہوتے۔ ثبوت میں سے شریک ہوتے۔ اس کا جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ فاسد عقیدہ ہمارا ہرگز نہیں ہم کون کہتا ہے۔ کہ تمہارا یہ عقیدہ ہے۔ یہ تو الزام ہے نہ اظہار واقع) لکھتے ہیں ہم حضرت علی کو اوسی طرح نفس رسول کہتے ہیں جسطرح قرآن مجید حضرت مسیح کو روح اللہ کہتا ہے۔ اے جناب قرآن مجید میں روح اللہ کی اضافت کو اور کسی اضافت مخلوق الی خالق یا مصنوع الی صانع سے جیسے ناقۃ اللہ کا جاتا وغیرہ۔ جو محض اظہار شرافت کے لئے نیز اوان لوگوں کے رد کرنے کے لئے ہے۔ جو جناب مسیح کو عین اللہ کہتے تھے۔ چنانچہ اسی پر جو اہلحدیث کے مضمون اول میں اونہی لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ حضرت علی نفس رسول ان معنے سے کیسے ہوتے؟ اور کیوں ہوئے؟ اس کا مطلب کیا ہوا؟

غرض آخر میں آپکو ماننا پڑا کہ ہم حقیقی معنے سے حضرت میں اور حضرت علی میں اتحاد کے قائل نہیں۔ (صفحہ ۴) انصاف پھر نتیجہ کیا؟ یہی کہ حضرت علی شیخ دیگر برادران یعنی کے بھائی تھے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں بہت سی جگہ انبیاء علیہم السلام کو انکی قوم کا بھائی کہا جاتا ہے اِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ وغیرہ اور حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اخواننا الذین یاتون بعدنا (مسلم) میرے امت کے جو لوگ مسلمان کہلاتے اور اطاعت کرتے) میرے پیچھے آویں گے وہ میرے بھائی ہونگے۔

ایک حدیث میں ذکر ہے۔ صحابہ نے پوچھا۔ کیا ہم کو سجدہ کریں۔ فرمایا۔

اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم (عبادت کرو اپنے مشکوٰۃ باب خلق النساء رب کی کرو۔ اور اپنے بھائی کی (میری) تعظیم کرو۔

ان معنے سے ہم کو بھی انکار نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت رسالت سب امت کے بھائی ہیں۔ اور بحیثیت رسالت سب کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

مگر اس سے خلافت خصوصاً خلافت بافصل کیونکر ثابت ہوتی۔ یہی ایک سوال ہے جسکو شیعہ حبیب نے باوجود بہت سی طول طویل تحریر و تقریر کے حل نہیں کیا بلکہ چھوڑا ہی نہیں سے

بس کہ نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

اسلام در پریشن لارڈ یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۴

خیرت البخاری۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ کی زندگی کے مقدس حالات

پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر

جنگ یورپ

اسوقت جنگ مختلف مواقع پر ہو رہی ہے۔ دنیا بھر کی عظیم الشان طاقتیں برسر پیکار ہیں۔ ترکی جو پہلے الگ تھی۔ اور جس نے اپنے تحفظ و بچاؤ کے خیال سے درد ناں میں سرگیں بچھا رکھے تھے علاوہ اسکے سر پر اپنی فوج جمع کی ہوئی تھی وہ بھی جرمنی کی ترغیب و تحریص سے میدان میں آگئی۔ اور البتہ پہلے کے دو میدانوں میں ترکی فوجیں انگریزی افواج سے برسر جنگ ہوئیں۔ ایک تو بنائے باب المندب کے مقام شیخ سعید کے مشرقی قلعہ طرہ پر اور دوسرے خط العربہ کے آگے دریائے قارون کے ساحل صحان کے قریب خبر آئی کہ ۱۱-نومبر کو ترکوں نے انگریزی بیرونی چوکیوں پر حملہ کیا۔ مگر نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے

ارض روم میں ترکوں کی روس سے ٹکر ہوئی ارض روم ترکی ریاست کا صدر مقام ہے جو ارمینیا کے وسط میں واقع ہے اور دریائے فرات جو یہاں سے نکلتا ہے انہیں پہاڑوں سے نکلتے ہیں وادی فرات میں ترکوں کا ایک مقام ڈیرے ہے اسپر روسی فوج غالب ہو گئی اور ترکوں نے باطوم پر حملہ کر دیا۔ جسکا مقابلہ روسیوں نے کیا لیکن بعد میں مزید فوجیں ترکوں کی باطوم پر جمع ہو گئیں اور اس ہفتہ کی آخری خبر ہے کہ ترک مقام باکو تک پہنچ گئے۔ جو روسی ایران سرحد کا انصالی مقام ہے۔ باکو کو دفاع میں ترکی سرحد سے بہت آگے سرحد ایران اور روس پر شہر ہے۔

بحیرۂ اسود میں ترکی جہازوں اور روسی جنگی جہازوں کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوئی۔ جس میں روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انکا ایک لفٹننٹ اور ۱۴ آدمی زخمی ہوئے۔ ترکی کے ایک جنگی جہاز گوبن کو نقصان پہنچا۔ جو تھوڑی دیر لڑنے کے بعد گھر میں غائب ہو گیا۔ اور اسی طرح دوسرا ترکی جہاز بھی روسیوں کی نظر سے اوجھل ہو گیا

ایک اور سرے مقام طرابزن پر ترکی جہاز تعینہ نے ۲۷ روسیوں پر مشتمل ایک جہاز کو غرق کر دیا۔ روسی کہتے ہیں کہ ہمارے صرف ۱۷ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور ہمارے توپ خانہ نے سو ترک جواب دیا۔

ادھر انگریزی فوج نے بصرہ پر فوجی قبضہ کر لیا جسے ترک خالی کر کے چلے گئے تھے۔

انگریزی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ ترکوں نے عمانوں کے درمیان اعلان جہاد کرنے کی کوشش کی تھی۔ جو ناکام ہوئی۔ سمرنا کے اخبار سے معلوم ہوا کہ وہاں تا اعلان جنگ ہے۔ مصری سرحد کی بعض چوکیوں پر ترکوں اور بدوؤں نے حملہ کر دیا ہے

جرمنی نے روسی علاقہ پولینڈ اور ورشہ دریاؤں کے درمیان سنہ مرقومہ سے جنگ کی۔ جرمنی کہتے ہیں کہ انہیں روسیوں کے مقابلہ میں بہت بڑی فتح حاصل ہوئی ہے۔ لیکن روسی بیان ہے۔ کہ زخمشہ اور سرا کو کے محاذ میں کوئی فرق نہیں آیا روسی بندرگاہ لباؤ میں جرمنوں نے روس کے ڈاک لے جانے والے تین جنگی جہاز غرق کر دیئے بعد خود جرمنی کا ایک تباہ کن جہاز بحری سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ علاوہ ازیں بحیرہ بالٹک میں جرمنی کے جنگی جہازوں کا جو بیڑہ تھا۔ اس کے ایک حصہ نے لباؤ اور روسی بندرگاہ وارنا کے دہانہ کا جہازوں کو غرق کر کے محاصرہ کر لیا۔

روسی علاقہ پولینڈ میں پہلے جرمن پیشقدمی کی خبریں آتی تھیں۔ لیکن اب روسی کہتے ہیں۔ کہ ہم پولینڈ میں کشمکش آمیز کامیاب ہو رہی ہے۔ اور جرمن پیشقدمی رک گئی ہے۔ روسی دوسرے ایک مقام گلیشیہ میں جرمنوں کی طرف بڑھ رہے ہیں

آسٹریا والوں کے مقابلہ میں روسی بیان کے مطابق روسیوں کو نمایاں فتح ہوئی۔ روسی بیان ہے کہ کارپیتھن کے پرے جہاں فوج آسٹریا والوں کے بہت بڑے لشکر کو لوا رع میزو اور لیوزر میں گھیر لیا کو ہے۔ ہم نے ایک خبر لی۔ ۔ ۔ اخیر حملہ ہے تین ہزار آسٹریائی سپاہی کہہ کل کی توپ اور تین لڑیں گرفتار کیں۔ اور درہ ہائے کو کار پیتھن کے سرے پر ایک بڑے مقام پر قبضہ کر لیا ہے جہاں سے

ہنگری کو راستہ جاتا ہے۔

سہ سٹریا کو سرویہ کے مقابلہ میں بہت بڑی فتوحات حاصل ہوئی ہے۔ سہ سٹریا کی فوجیں سرویہ میں دور تک گھس گئیں۔ سرویہ نے اپنا پایہ تخت اسکوپ میں بدلوایا۔ جو سرویہ کی سرحد کے آخری سرے پر واقع ہے۔

ادھر فرانس کے میدان میں جرمنی کی جنگ جاری ہے۔ جرمنوں نے پیرس پر گولہ باری کر کے اوڈن ہال اور ایک دوسرے مقام پر آگ لگا دی لیکن کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

فرنچ بلجین حلیف جرمنوں کے حملوں کے متعلق فرنچ و فرانسیسی سرکاری مراسلت ہے۔ کہ عام طور پر حالت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور نوٹ سے دشمن (جرمنی) کی گولہ باری دن بدن کمزور ہے فرانس کے میدانوں میں ہندوستانی سپاہ نے جو شجاعت دیا ہے وہ بھی دکھائی ہے۔ اس نے یورپ سے خوب خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دست بدست لڑائی میں دشمن کے حوصلے پست کر دیتے ہیں

انگریزی امارت بحریہ کی دلیری ہے۔ کہ زیر گ کے جنگی وفنی مقامات پر وہ انگریزی جنگی جہاز داخل ہو کر سخت گولہ باری کی۔ اور جرمن دو دھ۔ کھن کے کارخانوں پر قبضہ کر لیا۔

غرض اسوقت جرمنی۔ روس۔ انگلینڈ۔ ترکی آسٹریا مسرویہ۔ جاپان۔ فرانس سب نبرد آزما ہیں۔ جرمنی فرانس کے علاقہ میں لڑ رہا ہے۔ اور ادھر روس سے بھی برسر جنگ ہے۔ روسی آسٹریا والوں کو گرفتار کر رہے ہیں۔ آسٹریا سرویہ میں گھس گئے ہیں۔ کہیں ہندوستانی فوج کے جانباز بہادر عرصفت کے جوہر دکھا رہے ہیں۔ کہیں ترک فوج کشی کر رہے ہیں۔ اور کہیں انگریزی فوج قابض ہو رہی ہے۔ جنگ ابھی کوئی فیصلہ کن نہیں ہے۔ اور کیا جا سکتا ہے کہ آئندہ کیا ہوگا۔ جرمنی کی ریشہ دوانیاں تھیں۔ کہ سپین رہی ہیں اور انگلینڈ کو اپنی صداقت اور متوسط سلطنتوں کو اپنے استحکام پر کامل بھروسہ ہے۔ کہ اگرچہ دوران جنگ میں انہیں کسی طرح کی

ایجنٹ و ناظم کی ضرورت ہے جلد تنخواہ معقول

اگر ایسا واقعہ مرزا صاحب کی زندگی میں ہو جاتا؟

۲۲۔ نومبر کو پیسے مولانا ابوالوفا صاحب کی آمد پر ہم کو اس لوٹ کی طرف دلائی جس میں اس نے مولیٰنا ابوالکلام آزاد اور ڈپٹی ہلال کی نسبت حیرت انگیز الفاظ میں کہا تھا کہ وہ گلگتہ سے غیر حاضر ہیں۔ مولانا صاحب نے فرمایا تھا کہ وہ اپنے کسی کام کو گئے ہوئے ہیں۔ البتہ ہم نے آج خواب میں دیکھا ہے کہ ڈپٹی صاحب ہلال سے ملاقات ہوئی شاید گلگتہ میں ہلال کی ضبطی جماعت اور پریس کی بندش کا ذکر آیا۔ تو ڈپٹی ہلال نے کہا کہ ہنوز ایک فرد باقی ہے۔ جس دن سے ہم پر یہ حادثہ گزرا ہے دو دن کے بعد ہلال آیا۔ پہلے دن کا اخبار جو سرسری نظر ڈالی۔ تو پہلے ہی کالم فرد کی بابت میں اچانک ہاتھ پڑا۔ اور اس میں ضبطی جماعت کا ذکر اور سینما ہاؤس کے متعلق خبر تھی۔

اس فرد کو دیکھکر مجھے خیال آیا کہ اگر ایسا خواب مرزائی کو دیکھنا پڑے جس میں ایک ہی آجاتا۔ تو آج ان کے سر پر آسمان کو اٹھا رہے ہوتے۔ کہ ہمارے پچاس ہزار مرید اسکو دنیا میں شائع کر کے اپنی صداقت کے خوب راگ گاتے۔ لیکن یہاں معمولی بات ہے۔ کوئی کسی گنتی شمار میں نہیں (قادیانی مواخذہ)

سنڈے کی تباہی خیز داستان

از سیتہ

قابل توجہ گورنمنٹ

سنڈے نیوز کا بابو فتح خاں صاحب کی کوشش سے ہفتہ وار بادی کی جب روک ہوئی۔ تو اس کے ساتھ دیگر ہر قسم کی خبریں بھی جو عوام میں دہشت دلے چھپنے لگا باعث ہوتی نہیں بند کی گئیں۔ اور آسمانے دن جو چور سی۔ ڈاکہ زنی کا بازار گرم رہتا تھا۔ سرد پڑ گیا لیکن جو افسوسناک امر ہے۔ کہ دیسی جوا کے بدلے جا گرفتاری جو اسٹے ہزارہ تیز ہو رہے ہیں۔ نہیں ہو آ رہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ سب انسداد اسٹیٹ صاحب کی کوشش سے بالا تر ہے۔ کیونکہ پہلے دنوں جب آپ اسکی بندش کی تھی۔ تو سنڈے والے حکام بالا سے اجازت لے آئے تھے۔ سنڈے کیا ہے؟ اور اس کے نقصانات کیا ہیں؟ سنئے۔ سنڈے ایک مذہب جوا ہے۔ یعنے ایک شخص دوکان پر صندوقچی رکھکر بیٹھ جاتا ہے۔ لوگ آتے ہیں۔ اور سب استطاعت رقم جمع کراتے جاتے ہیں۔ اور ایک چٹ پر جس پر کوئی نمبر مثلاً ۳۰۰ یا ۲۰۰ ہوتا ہے۔ اس سے سب کو آگاہ کیا جاتا ہے وقت مقررہ تک ایک معقول رقم اکٹھی ہو جاتی ہے پھر وہ لاٹری کی طرح پرچیاں تولی جاتی ہیں جس کے نام کے ساتھ وہ نمبر والی پرچی نکلے۔ اس کو ساری رقم سے دسواں گنا زیادہ ملجاتا ہے۔ مثلاً ایک سو روپے لے کر صندوقچی میں ڈالی تو وہ ہزار لے گا۔ اور باقی سب کا مال معظم

سنڈے کے نقصانات

شام کے بعد مختلف دکانوں پر لوگ جوا۔ ہوتی جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے اپنے نمبر کے نکلنے کے انتظار میں بیتاب بیچین نظر آتے ہیں۔ اور کسی ایک کا نام نکلنے سے جو دوسروں کی حالت ہوتی ہے۔ بیان کے قابل نہیں گویا انجکی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ دن بھر کی کمائی خوب خط کھیچ لیتا ہے۔ ساری اخلاقی بہادری پھیر دیتی ہے۔

اس سے لے بہت سے تو دیوالی کو حیران و سرگرداں کر رکھا ہے۔ اپنا اثاثہ وغیرہ برباد کر رہے ہیں۔ اور دن بھر کی کمائی سنڈے کی نذر کر کے کتب فسوس ملتے ہیں گھر والوں کو لوٹ جاتے ہیں۔ یہ سب صرف لچوں۔ اور بدمعاشوں کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ اس میں کثرت سے ذی شرافت بھی شریک ہوتے ہیں۔ جنکو جوا جیسے کا علم۔ قلم وغیرہ کے لئے ملتے ہیں۔ وہ یہاں دے جاتے ہیں بلکہ ہم نے اس کو زیادہ افسوس سے سنا کہ اس تماشا و تجارت میں عورتیں علاوہ لوگیاں بھی شریک ہو کر قسمت آزمائی کرنے لگ گئی ہیں۔

اس تجارت کے شائقین اگر پیسے کی طلب جائز و ناجائز، فعال کا اکتساب کرنے میں اس قدر نہیں کرتے۔ تو شریف سوسائٹی کے پرچار کرنے والے جو ایک معقول رقم تک سگریٹ تو شی کا سفتہ باب کرنے کے درپے ہیں۔ اور میلوں پر شراب نوشی کو بند کرنے کی فکر میں ہیں۔ وہ اس بات کو افسوس سے سنیں گے۔ کہ سنڈے کی بدولت چھوٹے چھوٹے بچے شراب پینے لگ گئے ہیں۔ افسوس!

اگر کچھ یہی حالت رہی۔ اور لوگ کے مستقلان قلم دفتر نے کچھ عرصہ اور توجہ نہ کی۔ تو گھنٹہ گھر کی منحنی منحنی کو نپلیں ستل دتی۔ تو نشک ہونگی وغیرہ ہلک امراض ہیں۔ انشاء اللہ باقی ہوئی نظر آئیں گی۔ اور اس ناپاک درخت کے کھوکھلے تنا اور درخت ہو جانے پر بڑے بڑے تیشے بنوانے پڑیں گے۔ بقول شیخ سعدی رح ؎

سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل
چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

آریہ سماج کا پالیٹکس سے تعلق

جناب خبابات

میں یہ بحث چھڑی تھی۔ کہ آریہ سماج پولیٹکل پارٹی سے دلکی جماعت ہے۔ تو آریہ سماجی اخبارات نے کان پر ہاتھ دھرے تھے۔ اور اپنے کو انفیس (جواب) میں آریہ سماج کو صرف مذہبی جماعت بیان کیا تھا۔

لیکن سچائی کی آگ خیالی جنگلوں میں زیادہ دیر تک پنہاں نہیں رہ سکتی۔ یہ شعلہ اپنا جلوہ دکھاتی ہے چنانچہ اس نے اپنا رنگ دکھایا۔ اور آریہ سماج کے چولی کے اخبار سنیما ہرم پر چاک کر مانا پڑا کہ بیشک آریہ سماج پالیٹکس سے جدا نہیں ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

گورنمنٹ کے افسران کے نشانہ کی ایک اور یہی وجہ ہے کہ آریہ سماج دیگر فرقہ ہم کا پرچار کرتا ہے۔ دیگر فرقہ ہم ایک مکمل مذہب ہے۔ یہ محض پوجا پاٹھ سکھانے والا دھرم نہیں۔ وہ ہمیں اپنے منتہی لیف سوسائٹی کی نسبت بھی تعلیم دیتا ہے۔ پالیٹکس اور سوسائٹی کا انتظام سب ہمارے دھرم کے اندر آ جاتے ہیں آریہ سماج جیسے دیانند فرائض تعلیم، سوشل اصلاح اور مستورات کی تعلیم کو اپنا مقصد سمجھتا ہے۔ ویسے ہی پولیٹکل امور بھی ہے۔ جیسے وہ اپنے بہت سے دعاؤں کا پرچار لوگوں کی چوٹ کرتا ہے۔ ویسے ہی پولیٹکل مسائل کو بھی عادت طور پر عام لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے (ویش ۱۰ دسمبر)

* اس نوٹ کے لکھے جانیکے بعد خبر ملی کہ سنڈیکیٹ پولیس کی توجہ سے سنڈے پر حکام کی نظر پڑ گئی ہے۔

ہم اپنے ورکنوں کو اس تبدیلی خیالات پر مبارکباد دیتے ہیں۔ افسوس ہے کہ اگرچہ ہمارے ہاتھ کو بہت اوپر تک پھیلا کر سر تک پہنچایا۔ لیکن اپنے مرکز پر نہ آ سکے۔ ہیں ہم صورت بست

مصری علماء کا اعلان بابت جنگ

گذشتہ ہفتہ کی ڈاک میں جبکہ احتساب سے پاس ہو کر اخبار الاہرام مصری پہنچا۔ تو اس میں علماء مصر کا وہ اعلان بھی خبر اخباروں میں گشت کر رہی ہے۔ اصلی الفاظ میں درج کیا جاتا ہے ترجمہ درج ذیل ہے۔ جس سے علماء مصر کی دور اندیشی اور کمال درجہ دانشمندی کا ثبوت ملتا ہے۔ ناظرین دیکھ بغور پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی حرم دماء ہ وموالہ الدخول فی الفتن واحرم بعضہا بعضا بالقتل والصلوٰۃ والسلام علی سید نا محمد الذی حقن الناس علی مکارم الاخلاق وجنبہم الفوضیٰ علی ملازمۃ السکینۃ وترک الشقاق وعلی صحبہ وآلہ الذین اتبعوہ وتشبعوا علی منوالہ

امابعد ایہا معشر المسلمین اتقوا اللہ فان قاصر ان الغریب الثائرۃ الآن علی ساق وقدم فاقطعوا دابرہا قبل ان تستفحل وتعم جمیع البلاد فتحرقہا وقد رأیتم ما عم من بلایا وشرور من رفع رایۃ العصیان فی الاقطار فاعتبروا یا اولی الابصار واحذروا ان تکونوا فی من من خوض غمرتہا فتہلکوا کما ہلک من قبلکم من الامم الغابرۃ وفی الصحیحین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستکون فتنۃ القاعد فیہا خیر من القائم والقائم فیہا خیر من الماشی فیہا والماشی فیہا خیر من الساعی الی من استشرفہ لہا فمن وجد منہا ملجأ او معاذا فلیعذ بہ۔

وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بین یدی الساعۃ فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا او یمسی مؤمنا ویصبح کافرا القاعد فیہا خیر من القائم والقائم خیر من الراکب الا فاکسروا قسیکم وقطعوا اوتارکم واضربوا سیوفکم بالحجارۃ فان دخل علی احدکم بیتہ فلیکن کخیر ابنی آدم۔ رواہ ابوداؤد

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون فتن القاعد فیہا خیر من القائم والقائم فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی من تشرف لہا تستشرفہ فمن وجد فیہا ملجأ او معاذا فلیعذ بہ۔ رواہ البخاری

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القائم والقاعد فیہا خیر من القائم والماشی فیہا خیر من الساعی من تشرف لہا تستشرفہ فمن وجد منہا ملجأ او معاذا فلیعذ بہ۔ رواہ البخاری

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بین یدی الساعۃ فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا او یمسی مؤمنا ویصبح کافرا القاعد فیہا خیر من القائم والقائم خیر من الراکب الا فاکسروا قسیکم وقطعوا اوتارکم واضربوا سیوفکم بالحجارۃ فان دخل علی احدکم بیتہ فلیکن کخیر ابنی آدم۔ رواہ ابوداؤد

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون فتنۃ القاعد فیہا خیر من القائم والقائم فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی الی من استشرفہ لہا فمن وجد منہا ملجأ او معاذا فلیعذ بہ۔

وعن ابی بک

ہوا چاہا ہوگا۔

ہم علماء سے اس وقت میں اپنا فرض سمجھا۔ ہر قوم کے لوگوں کو نصیحت کریں۔ کہ یہ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دین میں خیر خواہی ضروری ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اسلام کی بھی نشانی یہ ہے مسلمان اپنے کاموں کو چھوڑ دے۔ جو اس کے حق میں مفید نہ ہو۔ یعنی لغو ہوں۔

اس اعتبار سے ۲۴ علماء کے دستخط ہیں جو مہریں بارہ علماء ہیں۔ انٹیرنیشنل لاء نے اس فلیس کی حیثیت لکھی ہے کہ اس فلیس بلاء کا میمورنڈم علم ہو سکتا ہے جس کی عمر ۲۰ سال سے متجاوز ہو۔ اور وہ دس سال تک دوس نہ کر چکا ہو۔ اور کسی مسئلہ خاص میں اس کی کوئی تصنیف بھی ہو۔ یہ بھی لکھا ہے کہ جب سے یہ فلیس بنی ہے۔ اسکا اجلاس ہوتا ہم نے نہیں سنا۔ صرف یہی اعلان دیکھا ہے۔ لکھا ہے کہ یہ ادارہ اجلاس خاص اس لئے ہوا ہے کہ ایسا کوئی کام جو عام ملک سے تعلق رکھتا ہو۔ ملک میں کبھی پیدا ہی نہیں ہوا۔ واللہ اعلم

اتفاق کسنے کہتے ہیں؟

ہندوستان کے کسی حصہ میں جب کبھی گڑبڑ کی نوبت آتی ہے۔ تو بعض اخبار ہندو مسلمان کے اتفاق و یگانگت کے دست دراز کر دیتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ آدھے قصور نہیں کرتے۔ اور اتنا ہی نہیں دیکھتے۔ کہ جس کی طرف ہم جھک رہے ہیں وہ بھی اس کو ہندوستان و ہندو قوم کی نظر سے دیکھتا ہے یا نہیں۔

اتفاق کے نام سے انکار کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسے علم کی خوبیوں پر آفتاب کی روشنی سے۔

اتفاق جو فی نفسہ ایک بہت بڑی نعمت و برکت ہے۔ اور جس کی اسلام نے بہت بڑے الفاظ میں تبلیغ کی ہے۔ اس قابل ہے۔ کہ ہر جگہ جلوہ گر ہو۔ اور قوم اس سے متمتع و مستفید ہوں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اتحاد و اتفاق کہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ بھی ایسی ملک میں جہاں متفاد خیالات۔ رکھنے والی مختلف قومیں آباد ہوں۔ اور ہر ایک قوم اپنے اندر جداگانہ حالت رکھتی ہو۔ مثلاً ہندو قوم ہی جو ہندوستان میں سب سے زیادہ آباد ہے۔ کتنی حصوں پر منقسم ہے۔ آریہ۔ سکھ۔ اور سناتن دھرمی جو اس قوم کے مشہور فرقے ہیں۔ بعض بعض اصولوں کی بناء پر مخالفت رکھتے ہیں۔ کہ کسی مفید کام میں بھی ان کا مجتمع ہونا ایک دشوار امر ہو رہا ہے

اور پھر ہندو مسلمان کا اتحاد اس سے بھی زیادہ ٹیڑھی کھیر ہے۔ جن کے خلق و شقاق کے لئے ذرا ذرا سی باتیں مؤثر و کارگر ہو جاتی ہیں۔ اور قدرت بھی بعد وجہد ایک آن کی آن میں معدوم و نابود حق ہے۔ اور ہمیشہ کسی خوش آئند منظر دیکھنے کے حسرتناک انجام کا نظارہ دیکھنا پڑتا ہے

مثال کے طور پر ہم اس امر کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ کہ جب سے ہندو سماج کے بال سوامی دیانند پر ہندوؤں کی طرف سے اور دوازہ مند تھا۔ اور ان کی تبلیغ میں کلمہ بہ لفظ رکاوٹ پیدا کرنے کی انکو متعہد و کوشش کیا جاتا تھا۔ تو شوخت حرب یک مسلمان قوم ہی ایسی تھی۔ جو یہ دیکھکر۔ کہ یہ پنڈت خدا کی توحید بیان کرنا چاہتا ہے۔ اور ہماری اس ایک غرض کہ خدا کی وحدت کا ڈنکا دنیا میں بجے۔ میں شریک ہے خوشی سے اپنے پلیٹ فارم تھولکر فراخدلی کا اظہار کیا تھا۔ سوامی دیانند نے اگر قرآن مجید پر کچھ اعتراضات کئے۔ تو اپنے خیالات جتا کر انہیں انسان فراموشی کا مجرم نہیں بنایا گیا۔ بلکہ نہایت خندہ پیشانی سے ان کے جوابات دیئے گئے۔ جو ایک متین یسنجیدہ اور مقدس اسلام کے پیچھے پیرو کی شان کے شایاں ہے۔

جو تو دور کی بات ہے۔ حال ہی کی سنئے۔ کہ لاہور کے سکھ اخبار کے ایڈیٹر صاحب نے بابا نانک صاحب کے نور طلوع کی تقریب پر ایک نمبر تیار کیا تھا جس میں کثرت سے مسلمانوں نے مضامین لکھے جن میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کے نام کے ساتھ منشی فاضل اور مولوی فاضل کے القاب وابستہ ہیں۔ اور یہ امر صرف مسلمانوں کی فراخدلی اور کسیع الخیالی کا ثبوت دینے کے لئے ہوا تھا۔ ورنہ ہم کو بابا نانک کی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں۔

اس کے چند دن بعد سکھوں کے ایک دوسرے اخبار پنتھ سیوک میں ایک کارٹون نظر سے گذرا۔ جو بھائی تارو سنگھ کی شہید کی رشہادت کے عنوان سے مندرج تھا۔ جس میں یہ دکھایا گیا۔ کہ ایک قاضی صاحب سامنے کتاب کھولے کھڑے ہیں۔ جو شاید فیصل کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ ایک مسلمان بھائی بھی کی ٹانگ کھینچ رہا ہے۔ اور دوسرا کلہاڑا مار کر جھٹکا کرنا چاہتا ہے۔ وغیرہ

ہمیں اس کارٹون (نقشہ) کو دیکھکر سکھوں کے تعصب پر شبہ نہیں آیا۔ بلکہ انکی حالت پر رحم آیا۔ کہ اگر بفرض محال یہ معاملہ سچا بھی ہو۔ تو سکھ اسلام اور پیرانِ اسلام سے کیا تعلق۔ اور ان لوگوں پر کیا گھ۔ جنکو باوجود ہندو رسم و رواج اور جدید فلسفہ و تعلیم سے فیضیاب ہونیکے ایسی بیہودہ خیالی سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے ہیں۔ اور ان میں بہت بڑا امتیاز و فرق ہے لیکن اس کارٹون سے کم از کم اتنا مقصد تو انکو فراہم حاصل ہو جاتا تھا کہ وہ سکھوں کو مسلمانوں کی طرف سے مشتعل کر سکیں گے اور اتحاد کی جس بڑی دیوار کو جوانا نے مدتہا بڑی بڑی انگلوں سے بلند کرنے کی کوشش کی تھی۔ آنی واحد میں زمین کے ہموار کر دینگے۔

ہمیں نہیں کہنا کہ کسی فرضی واقعہ کو ہیت دینے والوں کی بات کو غلط میزان میں اٹھانے کی جرأت کی ہے۔ اس دلخراش واقعہ کا لفظ لفظ میں دکھاتے ہیں جس میں ہمارا جو رہبر سنگھ والی نجابت کی جانبین شیر سنگھ کو دھوکہ کھلوانا کا دگل دیکھ رہا تھا کہ ایک سکھ برادر سادہ دل کے ساتھ کس طرح دغا کا زیر کر کے اسکا کام تمام کر دیا تھا۔ اور وہ جھوٹے شہزادے بیگانہ و جو نزاد پر سوختے کے باتوں سے فتنی رہے تھے۔ نہایت بیدردی و سفاکی سے قتل کرا دئے گئے تھے۔ اس ہی قسم کے ہزارہا سکھوں میں ایسے مظالم و غیرہ کے واقعات ملوث میں آتے ہیں۔ جن کے بیان سے جلن پر درد گھنے کہرے ہو جاتے ہیں۔ مگر محتسب را دشمن خانہ چہ کار کے مصداق ہم دوسرے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

ہماری اس تحریر سے کوئی یہ نتیجہ نہ نکالے کہ ہم اتحاد کے مخالف ہیں۔ یا اتفاق ہو نہیں سکتا۔ یا ہونا ہی نہیں چاہئے۔ بلکہ ہم تو بار ہا اسکی تشریح و توضیح کرتے آئے ہیں۔ اور ہمیشہ کرتے رہینگے۔

منصب اہل ایمان

ہاری تعالیٰ جل ذکرہٗ نے اپنی کمال رحمت سے تعلیم ان ان کے لئے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ اور ان کو انھوں میں یہ حکمدار دیکر تبلیغ کا حکم دیا۔ چنانچہ رب العالمین نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا۔ یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ یعنی اے پیارے رسول لوگوں کو وہ احکام پہنچا دے جو تیرے رب کی طرف سے نازل ہوئے۔ اور اگر تو ایسا نہ کریگا۔ پس تو نے منصب رسالت انجام ہی نہیں دیا۔ اس سے رسالت ثابت ہے۔ کہ جبرئیل علیہم السلام کو ہی صرف حکم ربانی پہنچانے کا ارشاد ہوا۔ اسی کی تعمیم و تبلیغ باحکم کوشش کرتے رہے جس سے یہ گنجائش اور موقع امت کے لئے نہیں رکھا گیا۔ کہ اپنی خواہش و رائے سے مسئلہ شرعیہ میں حکمت و مصلحت کی ترمیم یا فرضیت و اباحت کی تردید کرے۔ مگر ہمارے مخالف اور دعوکات نفسانیہ اسپر مقتضی ہیں۔ کہ حکم خاص کے خلاف مرتکب ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جوامع کلم کامل و اصل انسانوں پر نازل فرمایا۔ کہ اہل ایمان کو ہمیشہ اسپر کاربند ہو کر اپنی رہنمائی و ہدایت کرنے کے لئے کوئی ذریعہ۔ اس سے بڑھکر میسر نہیں ہو سکتا۔ اور نہ قوت ایمانیہ اس سے انحراف کر سکتی ہے۔ مثلاً زید کہتا ہے۔ کہ شراب حرام ہے۔ اور عمر اس کا استعمال اہل ایمان کسی حالت میں نہیں کر سکتے۔ بکر کہتا ہے۔ حرمت مسلم ہے۔ مگر قوت اور علاج کے لئے جائز ہے۔ اسکو ایمان والے قبول کر سکتے ہیں عمر کہتا ہے۔ نہیں نہ اذ کجا است تا بہ کجا

ایک حرام مغلظ بیان کرتا ہے۔ دوسرا مقید کرتا ہے دونوں اہل اسلام و ایمان ہیں۔ طبیعتوں کا اختلاف اور قیاس کا مخالف نہیں دونوں کا فرق رکھتا ہے۔ نتیجہ کے لئے اصول نہ کہ جس کے مقابلہ میں تمام اصول نکمے و سرنگوں ہیں۔ پیش کیا جاتا ہے قرآن اللہ تعالیٰ نے کان نہار علیکم شیئا فرمایا وکان اللہ علی کل شیء قدیرا ورسول ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ الآخر الآیۃ۔ یعنے تم اگر اس میں جھگڑ پڑو کسی بات میں تو اوسکو اللہ تعالیٰ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر پیش کرو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی (عظمت و جلال) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

ثابت ہو گیا۔ منصب اہل ایمان یہی ہے۔ کہ ہر معاملہ متنازعہ فیہا کو اللہ اور رسول کے حکم کے موافق کر لیا کرے۔ خواہ اپنی حیت ہو یا ہر۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کو اپنی فلاح اور حیت کیلئے بنا دیں تو یہ اور بحکم کے اختلاف و نزاع کو اللہ اور رسول کے حکم پر پیش کر کے فیصلہ کر لیا جائے فرمایا۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

یعنے اے ایمان والو شراب اور جوا اور بتوں کے تھان اور پانسے سے فال نکالنا ناپاک فعل شیطانی ہے۔ اس سے بچو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔ صریح حرمت مطلقہ شراب کی موجود ہے۔ نص قرآنی ناطق ہے جسکو اپنی سماعت اور فلاح مطلوب ہو وہ ان حرام اشیاء سے بچے۔ اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اسپر کاربند ہو اور حدیث میں وارد ہوا۔ کل شراب اسکر فھی حرام یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پینے سے نشہ لاوے حرام ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے۔ قال ما اسکر کثیرہٗ فقلیلہٗ حرام یعنے فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شے بہت پینے سے نشہ لاوے اوسکا تھوڑا حصہ بھی رجو نشہ لاوے) حرام ہے۔ اور احادیث بھی بہت وارد ہیں۔ جس میں شراب پینے والے کیلئے تہدید وعید و عذاب کا ذکر ہے۔ اعاذنا اللہ منھا اور اگر کوئی اس کے مقابلے میں کتب فقہ کی عبارت پیش کرو اذا فصل بہا استعمال المطاعم والمداوی فی التقوی علی طاعۃ اللہ یعنے کوئی شراب خوری معدہ کی درستی کھانے ہضم ہونے کے لئے یا کسی علاج کی غرض سے اور تقویت کے لئے تاکہ خدا کی اطاعت خوب ہو سکے تو جائز ہے۔ اس خواہ مخواہ شی کے بہت حکمت عملی سے جانو کہنے کا زور لگایا جائے کا شبہ ہے مگر جواب میں اتنا ہی ہے۔ اگر کوئی مصیبت ان امراض و علتوں کی غرض سے شراب نوشی پر آمادہ ہوا ہے یا استعمال کرتا ہے۔ تو میں اپنے طلب سے اس سے بدرجہا زیادہ مقوی دوا صفت یا قیمت دیتا ہوں۔ بشرطیکہ شراب نہ پئے اور اس فتوے سے توبہ کرے۔ اس سے کئی فائدے ہونگے۔ اقل تو حرام سے توبہ نصیب ہوگی۔ دوم یہ بہن علم ہوگا۔ کہ شراب کوئی دوا نہیں ہے۔ بلکہ وہیں اور ہیں جن سے بالنشہ و خمار تو ہے۔ علے درجہ کی حاصل ہوتی ہے۔ سوم یہ کہ منشی جواز شراب پر دلالی نہ ہوگی۔ بلکہ لاعلمی پر محمول ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ

قصہ جواب یہ ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ اور اسکے پیغمبر نے حرام کر دیا ہو۔ اوس کے جواز استعمال پر جرأت کرنا اور ہونوں مسلمانوں کا منصب نہیں لہٰذا یہ عبارت متروک رہے

حدیث شریف میں وارد ہوا۔ طارق بن سوید نے بعد ممانعت و حرمت شراب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ انما اصنعھا للدواء فقال انہ لیس بدواء ولکنہ داء یعنے شراب دوا کے لئے بناتا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ یہ شراب دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوا کہ اس کے ساتھ دوا کرنا یا اور کسی غرض سے کھانا پینا شرعاً ممنوع ہے۔ پھر اس کا جواب عقلاً نقلاً معدوم ہے۔ جو اصحاب اس کو مرض اور دوا ہونے کے خلاف خامہ فرسائی کریں گے ہم انکو قواعد عقلیہ شرعیہ سے جواب دینے کو تیار ہیں مگر بحیثیت مسلم ہونے اور فریق مقابل کے درمیان حدیث و قرآن کریم کی تعظیم حائل ہے جو مقدم ہے اسکے حرمت کے اسباب و مصالح بیان کر سکتے ہیں جس سے احکام شرعیہ کا اسباب التعلیل ہونا ثابت ہو۔ لہٰذا محترز گذرش ہے۔ کہ لٹھے مسکر قوائے بالطبع اور حواس خمسہ پر ایک جمود و

سکون کا عام طارمی کر کے جس سے لیے ہر کر دیتا ہے۔ اس لئے ہر قسم کے مرض میں ملاوں کو، الاقا اور اخوت میں ترقی معلوم ہوا کرتی ہے وہ دراصل جس کا بطلان ہے۔ جس سے بیماری کی ایذا کم معلوم ہوتی ہے۔ اور طبیعت پر فرحت اور قوت کے آثار نمایاں ہوتے۔ مگر تابکے۔ انجام خراب ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

والسلام عبدالرحمن کفاہ اللہ عنہ

عورتوں کو تاگہ سے موباف

مکرمی جناب شاہ اللہ صاحب (مولوی فاضل) مظہر اسلام دام فضائکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد بادب گزارش ہے کہ سلسلہ جوابات میں اپنے اخبار اہلحدیث میں درج فرما کے مسئولین کو ارشاد فرمادیں۔ اخبار اہلحدیث ۱۔ نومبر سنہ حال میں ایک سوال مع جواب دعورتوں کا چوٹیوں میں موباف نکالنا مندرج ہے۔ اسپر مجیب صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ بالوں میں کچھ ملا کر سوتی یا ریشمی یا اون وغیرہ سے ہو گونہ ہذا منصوص ممنوع۔ ناجائز اور حرام ہے۔ بعبارت استحقاق لعنت ہے۔ اسپر فدوی عرض کرتا ہے کہ بیشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال میں بال جوڑے۔ اور اوس عورت پر جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑ دے انتہا روایت کی بخاری و مسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے۔

تو اب جسقدر احادیث جوڑنے کی باعث لعنت کے پائی جاتی ہیں۔ وہ سب کا مطلب بال کا جوڑنا اور جوڑ دانا ہی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ لانے بال کرنے سے زینت مقصود ہے۔ اور ناقص کی خالقیت کو تسویل کرنا پایا جاتا ہے۔ پس یہ ہی باعث لعنت کا ہے۔ اور چوٹی میں چاندنگشت سے بالوں میں دبی کپڑے کسی قسم کی ہو۔ اسلیے باندھنے کے زینت مقصود نہیں۔ بلکہ مضبوطی کی طرف خیال کیا جاتا ہے کہ چوٹی کھل کر بال پراگندہ نہ ہوں۔ اس سے ہر ایک آدمی کا دل اپنی زوجہ سے نفرت کی نظر سے دیکھنا پایا جاتا ہے۔ اور بال بچھرے ہوؤں سے کام کرتے میں دقت۔ پریشانی ہوتی ہے۔ اور بال کھلے ہوئے اکثر گر گر کے کھانے وغیرہ میں نکلتے ہیں۔ تو ایک قسم کی سبکی ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی دانا کا یا کپڑے کی چندیا لیتے وہ بھی پسپیٹ کر باندھا جاتا ہے چوٹی کو تو سب وجوہات بالا سے امن رہتا ہے لاؤ دوسرے یا کپڑے کے چوٹی گوندھکر باندھنا امر مشکل گذرتا ہے۔ بال کی گرہ آخری کی نہیں ٹھہر سکتی ہے۔ میرے عقیدہ میں، احادیث کی طرف غور کیا جاتا ہے۔ تو لعنت کا باعث نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ بال میں بال ملانا اور گوندھنا موجب لعنت ضروری ہے۔ جیسا کہ ظاہر ہے

اپنے محترم دوست مجیب صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اپنی ناقص سمجھ کے مطابق کچھ عرض زیادہ نہیں کر سکتا ہوں۔ مگر ہاں علماء محدثین سے التجا کرتا ہوں۔ اور امید قوی رکھتا ہوں۔ کہ میرے دل کو حضور خلاصہ حال مع دلائل منصوصہ کے تحریر فرما کر تسکین دلویں گے۔ ورنہ خادم تو اسی کا قایل ہے۔ کہ جسقدر احادیث اس باب میں آئی ہیں۔ اون کا مطلب بال جوڑنا اور بال چوڑ رانا ہی پایا جاتا ہے۔ کپڑا اسکو وجہی یا ڈورا سے غیر خم بالوں پر چار انگشت داسطے مضبوطی کے گرہ دینے کے داسطے جائز سمجھتا ہوں۔ العلم عند اللہ

اس قدر عرض اور بھی کرتا ہوں۔ کہ ہمارے علماء سلف لباس مسنونہ کو ترک کر کے ہیود وغیرہ کفار ہند کے لباس کو ترجیح دیکر عوام الناس کو ادھیڑا ہے کہ ہیود کی مثل ہنود کوٹ پتلون وغیرہ کچھ ممنوع نہیں۔ سب جائز ہے۔ حالانکہ اس کی وعید شدید احادیث رسول امام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہر من الشمس کی طرح سے واضح لکھا ہوا موجود ہے۔ اور ہمارے سمجھنا علماء موجود ہ بالکل

حرمت موباف کی دلیل میں پیش کی ہے۔ جیسا کہ یہ حدیث اوس کی تفسیر کرتی ہے۔ عن اسماء بنت ابی بکر قالت جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان لی ابنۃ عریسا اصابتھا حصبۃ فتمرق شعرھا افاصلہ ما فاصلہ میں جو ضمیر مفعول ہے وہ راجع ہے طرف شعر کے۔ یعنے ایک عورت آئی۔ اور اوس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہماری ایک لڑکی ہے۔ اور ہماری کہو جسے اوس کے بال گر گئے ہیں۔ اور اوس کی شادی ہو رہی ہے کیا میں اوس کے بال میں دوسرا بال ملا کر لانبا کر دوں۔ آپنے فرمایا۔ لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ من ترجمان تصل المرأۃ برأسھا شیئا ای شیئا من الشعر کما یفعلہ حسانہ عائشۃ ام وھو الظاھر والاجنب منھا عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت لیست الواصلۃ التی تصنعون ولکن المرأۃ تبتصل قرنا من قرونھا بصوف اسود فتجعلہ مثل القرن من کثافۃ شعرھا

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ بال ملانا تغیرات خلق اللہ حرام و باعث لعنت ہے۔ اس قسم کا ریشمی وادی کپڑا وغیرہا کا جیسا کہ تمام دنیا میں مروج ہے بالکل ممنوع نہیں۔ کما لا یخفی علی ماھر الفن

لہذا تنقیحاً وتحقیقاً چند عمل معروض ہیں۔ اسکو اپنے اخبار گہربار میں مشایع فرما کر اس ناچیز کو ممنون و مشکور فرمادیجئے۔

کتبہ ابوالعرفان محمد سلیمان بیدار زادہ عفی عنہما

ظریف

ذاکرہ علمیہ دربارہ بنک تیندارہ

السلام علیکم

اخبار اہلحدیث میں درج فرما کر ممنون و مشکور فرمادیں بنک مروجہ جو بنظر فوائد عام اور فائدہ زمیندارکی کے سرکار کی طرف سے برخلاف رضیت عوام دیہات میں کھولے گئے ہیں۔ جن کی کیفیت اسطرح پر ہے کہ ممبرانی انجمن سے حسب حیثیت سالانہ پانچ شماہی چندہ جمع کر کے حاجت مندوں کو بحساب ۱۲ پائی یا ۱۰ پائی فی روپیہ ماہواری سود پر دیا جاتا ہے۔ اور سرکار کی امداد اس طرح پر ہے کہ جب روپیہ ضرورت سے کم ہو۔ تو سرکاری بنکوں سے بحساب ایک پائی فی روپیہ سود پر لیکر عرت کیا جاتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کل روپیہ جمع شدہ بعد گذرنے دس سال کے جمع شارع حصہ داران ممبروں کو تقسیم کیا جاویگا۔ گو کہ صورت مرقومۃ الصدر میں عام زمینداروں کو بہ نسبت قرضہ لینے کے ساہوکاروں سے بہت فائدہ ہے۔ ایک تو ساہوکار سود بہت سخت لیتے ہیں۔ یہانتک کہ سوائے۔ ڈیوڑھے۔ بلکہ بعض اوقات اصل رقم سے کئی حصہ سود زیادہ کر کے وصول کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قرضدار کی ساہوکاروں سے رہائی مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتی ہے۔ بنک ہائے مذکور بلحاظ فائدہ و استفادہ دنیاوی تو مفید معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بلحاظ قانون اسلام مسلمانوں کا اس میں اختلاف ہے بعض اس کے جواز کے قائل ہیں۔ بعض اسکو ناجائز بلکہ حرام کہتے ہیں۔

لہذا علماء کرام سے درخواست ہے۔ کہ قرآن اور حدیث کی رو سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں اور ہر ایک اپنے اپنے علم سے اس میں خیال التصحیح لکھ مسلم بذریعہ تحریر جواز و عدم جواز کے متعلق اپنے خیالات سے مستفید فرمائیں

(فقط والسلام مع علی از موضع سپاہ ضلع امرتسر)

نعتیہ مطلع

دیکھی گزشتہ پرچہ اہلحدیث میں تحریک ہوئی ہے کہ نعت سخن کے طور پر نعتیہ اشعار بھی درج اہلحدیث ہوا کریں۔ چنانچہ لکھتا چاہا ہمارے اشعار اسلوب تو بہ کر بیٹھے گے تو اوکھا کلام بڑی عزت سے درج ہوا کریگا سب سے پہلے مرزا محمد خلیل صاحب مرزا اوری نے اپنا کلام بھیجا ہے۔ اس کلام میں گو شاعرانہ خیالات نہیں۔ بلکہ بالکل سادہ ہے۔ مگر مرزا صاحب کے اخلاص پر نظر کر کے درج کیا جاتا ہے امید ہے اور صاحبان ارباب سخن بھی اسطرف توجہ کریں گے ——— (ایڈیٹر)

جو کوئی۔ رکھتا ہے دل میں نعت خیر الورا
صادق و کامل وہی ہے امت خیر الورا
مظہر نور خدا ہے رحمت پروردگار
ذات ذی درجات اقدس حضرت خیر الورا
حق میں اپنے سوگواست ہے کہیں ہمسر ہمچو
گو میسر ہو تجھے یک زوجیت خیر الورا
آپکا دنیا میں ہونا تھا کہ سب اصنام دیر
گر گئے مسجود سب بھاگا کہ ہیبت خیر الورا
خصلت خوش نبی کو نیک زہد و تقوی پسند
ہے پسندیدہ خدا کو عادت خیر الورا
ہے جہاں قرآن میں کلم علیھا اللہ کا
ساتھ ہے دلبستہ اوس کے طاعت خیر الورا
ورد افضل ہے وظیفوں میں کلام اللہ کا
جو اوس کے ہے ورد و رحمت خیر الورا
وصف ہر شاعر کیا کرتا ہے اپنے یار کا
تو بھی اے مسلم کہا کر مدحت خیر الورا

فتاوے

س نمبر ۲۸ - ایک شخص قوم چمار جس کا باپ مسلمان تھا۔ اب اپنی خوشی اور صرف محبت الٰہی سے بلا کسی ضغط دباؤ وغیرہ اس کے اسلام قبول کر لیا اور سب طرح سے احکام اسلام کی پابندی کرتا ہے۔ اور اب تک اسلام کے برخلاف اس سے کوئی بات صادر نہیں ہوئی۔ اور اب نام اور سکار مسلمان رکھا گیا ہے۔ صرف کہ چند اشخاص کہ جن کے نام ظاہر کرنے کی حاجت نہیں۔ اس کو مذہبی طور پر کسی طرح کا جاتا نہیں کہتے ہیں چھوا کھانا پینا وغیرہ سب چیزیں اور رکھتے ہیں۔ بلکہ اس کو سراسر ہندی حالت پر سمجھتے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں کہ اس کو شرعاً کیا حکم ہونا چاہئے۔ چونکہ چند علماء نے اس کے گاؤں میں آکر دیکھا سمجھا لیکن ہرگز باز نہیں آتے۔ تو مسلم مذکور نے بروز عید الاضحیٰ قربانی کی۔ تو بہت اشخاص نے گوشت قربانی بھی نہیں لیا۔ اور کہا کہ جب تم چمار جانتے ہو سب لغزت کرتے ہیں۔ وحائل آپ جنبش وحافظہ کا اور رکوشہ مرسل)

ج نمبر ۲۸ - مسلم جو اپنے سابق مذہب کو چھوڑتا ہے وہ پہلے سب گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے اس لئے وہ عزت کے قابل ہے۔ ہنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سب تو مسلم تھے۔ اور حضرت بلال اور صہیب رضی اللہ عنہم غلام تھے۔ غلام ہمارول سے بہتا یانہ ذلیل ہوتے ہیں۔ مگر اسلام لانے کے بعد وہ اس قابل ہو سکتے ہیں کہ ان کے نام پر رضی اللہ عنہم کہا جاتا ہے۔ اس لئے ایسے چمار۔ تو مسلمانوں سے دلی محبت رکھی اور عزت کرنی چاہئے۔ جو لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ بہت بد کرتے ہیں۔ اسطرح اسلام کی شان میں سخت رکاوٹ آتی ہے گی۔ اور فاعمل صواب فقط۔

س نمبر ۲۹ - میرا شوہر پابند صوم وصلوٰۃ ہے۔ اسی لئے وہ مجھکو بھی اسی پابندی کی ہدایت کرتا ہے۔ مگر مجھ کو یہ بات نہیں ہو سکتا۔ وہ یہ کہ لاچوکہ میرا شوہر ہر بات میں خواہش کو روک نہیں سکتا۔ میرے ایک ہمشیرہ ہے جو میری گود میں تھی جس کے مفارقت دائمی ان اور نیز اپنی اس تکلیف کے

اندیشہ کو عرض کرتی کہ کہیں ہمارے ہاتھ پیر نہ رہ جائیں یا شیر خوار کو ٹھنڈ کا مرض نہ ہو جائے۔ اس عسل نہیں کرتی۔ اور یہی سبب ہے۔ کہ میں نماز ادا کرنے سے معذور ہوں۔ شوہر ادائے صلوٰۃ کی سخت تاکید کرتا ہے۔ علاوہ بریں وقت پر کھڑکی وغیرہ کا پانی گرم کرنے کے لئے میسا ہونا بھی مشکل ہے۔ ٹھنڈا پانی خصوصاً اجکل سردی کے زمانہ میں بمجد مرض کو باعث خطرہ ہے۔ پس ایسی صورت میں شرع شریف کا کیا حکم ہے۔ کہ میں نماز کسطرح ادا کر سکوں۔ (سائل کوٹ پوری)

ج نمبر ۲۹ - قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا۔ خدا کسی نفس کو طاقت سے بڑھکر حکم نہیں دیتا۔ جسم کے وقت غسل سے تکلیف کا خطرہ ہے۔ تو جمع کی نماز وضو سے پڑھ لیں۔ دوہر کو غسل کرنے میں تکلیف نہ ہو۔ تو غسل کر لیں فرض غسل کر نہیں تکلیف کا خیال رہے۔ مگر واقعی تکلیف ہو۔ محض بناوٹی نہ ہو

س نمبر ۳۰ - حیض اور نفاس کی اقل مدت کیا ہے؟

ج نمبر ۳۰ - حیض اور نفاس کی اقل مدت میں اختلاف ہے۔ خاکسار کی ناقص تحقیق یہ ہے۔ کہ حیض و نفاس کی اقل مدت مقرر نہیں۔ حنفیہ نفاس کی بابت تو یہی کہتے ہیں۔ مگر حیض کی اقل مدت تین یوم کہتے ہیں کیونکہ ایک حدیث آئی ہے جسکا مضمون ہے کہ حیض کی کم مدت تین یوم ہے۔ مگر وہ حدیث صحیح قابل حجت نہیں۔ اور حیض کی اکثر مدت حنفیہ کے نزدیک دس یوم اور شافعیہ کے نزدیک ۱۵ یوم ہے۔ اصلی بات یہ ہے۔ کہ جسکی عادت ہو۔ نفاس کی اکثر مدت چالیس یوم ہے۔ بعض کے نزدیک ۶۰ یوم اللہ اعلم۔

س نمبر ۳۱ - بعض عورتیں مہینہ بھر یا کم میں اور بعض سوا مہینہ میں وضع حمل کے بعد غسل کر کے نماز پڑھ لیتی ہیں۔ کیا ایسا کرنا فعل مواخذ شرع ہے؟

ج نمبر ۳۱ - جب خون بند ہو جائے پڑھ لیں دن کا حساب ٹیکہ نہیں

س نمبر ۳۲ - بعض کا قول ہے کہ اقل مدت حیض کی ۳ دن اور چار راتیں ہیں۔ نہیں چھ گھنٹے دن مدت سے مقارب کرنا کیا ہے۔ (ر)

ج نمبر ۳۲ - قال دن سے مراد یہ ہے کہ اتنے دن ہو سکتا کہ یہ نہیں۔ کہ اتنے دن گزر کر مقاربت کرنا جائز ہے خواہ خون جاری ہی ہو

س نمبر ۳۳ - حیض و نفاس میں قرآن و حدیث کا مس کرنا اور اسکی تلاوت کیسی ہے؟ (ر)

ج نمبر ۳۳ - حدیث میں منع ہے

س نمبر ۳۴ - حائضہ اور نفاس والی عورت کے ہاتھ کا پھوا ہوا کھانا پینا کیسا ہے

ج نمبر ۳۴ - جائز ہے

س نمبر ۳۵ - حائضہ اور نفاس والی عورت کے ساتھ صاحب فراش ہونا کیسا ہے۔ (عمل کاپوری)

ج نمبر ۳۵ - صاحب فراش ہونا جائز ہے جماع منع ہے۔

س نمبر ۳۶ - اس ملک کے میں بسبب ہے کہ نکاحوں کے موقعوں پر عقد خوان سے پہلے ہی اہل برادری کی دعوتیں اور ضیافتیں کی جاتی ہیں۔ طعام ولیمہ شاذ و نادر دیا جاتا ہے۔ اور ولیمہ کے کھانے میں غرباء و مساکین کو نہیں بلایا جاتا۔ ذی مقدرت اور خوش پیش لوگوں کو ہی دعوت دیجاتی ہے۔ پس جو دن ولیمہ کے نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں۔ اور جس ولیمہ میں غرباء و مساکین کو بلا کر کھانا نہ کھلایا جاوے۔ تو ولیمہ درست ہوگا یا نہیں۔ (سائل اہلحدیث امرتسر)

ج نمبر ۳۶ - نکاح درست ہے۔ ترک ولیمہ اور دیگر خلاف سنت دعوتوں کا گناہ لازم ہے مذکور کو ہر ہیں

س نمبر ۳۷ - شادی اور غمی کی وہ تقریبات جن میں لہو و لعب اور سنہ کرتب و بدعیہ سرایت ہو کر رہی ہیں۔ اور اہل برادری اور نیز دیگر اہل اسلام کو دعوتیں دی جاتی ہیں۔ مثل ہفتہ۔ چوتھی۔ دسم۔ تسعم۔ احد جہلم وغیرہ کی۔ تو ایسی دعوتیں قبول کرنی اور ان کو محفلوں میں شریک ہو کر محفلوں کی رونق بڑھانی اور کھانا کھانا شرعاً کیسا ہے؟ (ر)

ج نمبر ۳۷ - ایسی دعوتوں کو قبول نہ کرنا چاہئے حدیث شریف میں ہے۔ لا تقبلوا صواضع الا تام (تمام کے مواضع سے بچے رہو

متفرقات

حساب دوستاں] سندرجہ ذیل احباب کی نسبت ۱۵ دسمبر میں ختم ہے۔ ۱۰ دسمبر کا پرچہ وی پی کیا جائے گا۔ اگر صاحبان اسٹیشن کسی صاحب کو آئندہ خریدار ہی منظور نہ ہو یا کچھ مہلت چاہتے ہوں۔ تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرماویں۔ تاکہ وی پی واپس آنے سے پیش نہ ہو۔

۱۰۵ - ۱۵۳ - ۳۰۸ - ۱۳۰ - ۴۳۴ - ۴۳۴ - ۴۳۴

انتخاب الاخبار

امرتسر کے سکھوں کے خالصہ کالج میں ۲۸ نومبر کی شب کو ایک کھلے جلسے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس جلسے کو خطاب کرنے کے لئے پرنسپل خالصہ کالج کے خیال سے ایک انگریز پروفیسر مسٹر چھبی (آلۂ قتل) سے خیر کیے۔ یہ پروفیسر فکر و ذہنی تو ہوا لیکن بچ گیا۔ اور محلہ آم در گر فنا رہوا۔

تفصیل واقعہ ۲۸ نومبر کی درمیانی رات کے ایک بجے کے قریب بٹالہ اور امرتسر کے درمیان سمبھ سٹیشن پر ہولناک حادثہ ہوا۔ جس کی گواہیاں اور بحث گزشتہ کل ہو گئے۔ مسافر ہلاک اور ۲۲ زخمی ہوئے۔

فیصلہ: بٹالہ میونسپلٹی بیدی نے سکھوں کی طرف سے ایک مقدمہ جو بابت دینا تھا۔ آریہ پراکی تصنیف "ناتھ چکر" کے دل آزار ہونے کی بنا پر دائر کیا ہوا تھا۔ وہ پنڈت مکند کے اظہار افسوس کرنے پر واپس لے لیا۔

خالصہ پنتھ کی حقیقت: جس کے صفحہ ۱۱ و ۱۲ پر لکھا ہے کہ سکھ مذہب کی بنیاد ہندو مذہب پر ہے۔ اس کے متعلق ۲۸ نومبر تک گواہان استغاثہ پر جرح ہو گی اور ۱۲ سے ۱۸ تک ملزم صفائی پیش کریں گے

جنرل اسٹان میں ڈاکہ: ۲۴ کی شب کو ایک بجے ایک جرمن قصاب پر پڑا۔ جس قصاب نے بلوائیوں کا اجتماع دیکھ کر دکان بند کر دی۔ بلوائیوں نے شیشے اور دروازے توڑ پھوڑ ڈالے اسی غلط فہمی سے لڑائی شروع ہو گئی۔ بلوائیوں نے کئی گاڑیاں لوٹیں۔ اور کئی جگہ آگ لگائی۔ ان بلوائیوں میں عورتیں بھی نظر آئیں جو تماشا دیکھنے والوں پر پتھر پھینکتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ۴۰ بلوائی اور ۴ سپاہی اس میں گرفتار ہوئے

کلکتہ میں بم۔ کلکتہ کے مسلمان باشندوں میں ۱۵ دسمبر کی شام کو بم کی ہولناک واردات وقوع میں آئی کہا جاتا ہے کہ بالیسنج کے کمانڈر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس بنگال اور خفیہ پولیس کے پانچ افسروں نے اس بنا پر کی ایک جگہ میں کانفرنس کی۔ وہ چلے گئے تو کانفرنس ختم کر کے گھر جانے والے تھے۔ کہ دو منٹ کے بعد دھماکا ہوا۔ عمارت میں آگ لگ گئی۔ بھاگے ہوئے والوں پر گولی چلائی گئی۔ ایک سپاہی نے ہوا میں پستول چلانا چاہا۔ لیکن اس کے دو ہم راہی

بلغاریہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر ڈوسلات نے بیان کیا۔ کہ بلغاریہ کو غیر جانبداری کا قائم رکھنی چاہئے

انگریزی جنگی جہاز بلو: یک بمقام شیرنس بحر مانچ سے اڑ کر غرق ہو گیا۔ سات سو ملاح سوا دو میوں میں سے صرف ۱۲ بچائے گئے۔

روسی بیان ہے کہ راہوں نے ۲۰ مشروری علاقہ میں بھی کامیابی حاصل کی ہے۔ اور ۵ ہزار قیدی اور توپیں پکڑ لیں۔

جاپان اگرچہ بڑی جنگی جہاز ناؤں نے بمقام ٹسیموگ گولہ باری شروع کر دی جو سن تاہیر کر دہم پر ہم کر رہا۔

زیبروگ بلیم میں ایک سفید گاؤ ہے۔ جسے عربوں نے تبرکاً کے اسے اپنا مجری جنگی اسٹیشن بنا لیا تھا اور وہاں زیبرگ جانے والی گشتیاں بنا رہے تھے۔ تاہم انگریزی بیڑے پر حملہ کرنے میں ہمہ وقت ہے

یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ زیبروگ میں جو نہ آب چلنے والی گشتیاں تھیں۔ ان کا کیا حشر ہوا۔

میدان جنگ دانہ فرانس میں انگریزی اور فرانسیسی سپاہیوں نے قدرے ترقی کی

فرانس کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ جرمنوں نے الزاتے جنگ کے لئے درخت کی جو نا منظور کی گئی۔

روسی بیان ہے کہ راہوں نے بعض خفہ قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے اور تین جرمن افسر سو سپاہی ایک موٹر اور تین توپیں سے چلنے والی توپیں گرفتار کی ہیں

جرمن نقصان کی سرکاری فہرست ۳۵ سے پایا جاتا ہے۔ کہ مقتولین و مجروحین کی مجموعی تعداد ۱۲ لاکھ اکہتر ہزار ۳۰۰ تک جا پہنچی ہے۔ اس میں سیکسن کی ۵۰ بویریا کی ۵۶ اور ۱۰ انجمن گرد کی فہرستیں شامل نہیں۔

بقول ایک فرانسیسی فوجی افسر جرمنوں کا نقصان بارہ لاکھ سے بھی زیادہ ہوا ہے

جرمن کیلئے تک پہنچنے کی آخری جدوجہد کے لئے تیار ہو رہے ہیں

جرمن نہر کیل کو سورچوں کو مستحکم کر رہے ہیں۔ آسٹریلوگ

جنگ کر رہے کا کام تمام کر دیا۔ ملک پنجابی پرلیسین اور دو ہیڈ کنٹیبل بھی گئے۔ جن میں ایک بابو صاحب کا فرزند پیشہ پڑھا میڈیکل کالج لاہور کے متعلق ہو چکے دن افادہ آدمی تھی۔ کہ کالج بوجہ جنگ کے بند ہو جاوے گا۔ اسکے متعلق پڑھا گورنمنٹ نے پرلیس کے نام ایک مراسلہ بھیجا کہ طلباء ان دلایا ہے۔ کہ اگر چہ اس کے دو پروفیسروں کو فوجی ڈیوٹی پر غور کرنا پڑا۔ اور ممکن ہے کہ وہ اور پروفیسروں کی طرح بھی عنقریب جنگ کیلئے طلب کیجائیں جس سے بعض پروفیسروں پر کام کا بوجھ زیادہ پڑ جاوے گا۔ مگر تاہم تک ولی ناگہانی افتاد نہ پڑے۔ کالج دوران جنگ میں برابر کھلا رہے گا۔ بلکہ اسے اپریل گذشتہ کی کمیٹی تفتیش کی سفارش کے مطابق اور بھی تقویت دیگئی ہے

گورنمنٹ ہند نے محکمہ کی عصیدہ فوج بھی عنقریب میدان جنگ کو جانے والے ہیں

ارض روم صدر مقام ترکی ارمینیا۔ روسی اور ترکی جنگ کا مرکز بن رہا ہے

روس کی خبر ہے کہ وسیوا اور دو ٹے کے دامن ہر مقام کو کامل شکست ہوئی۔

لڑائی کی تفصیل سطح بیان کی جاتی ہے کہ عربن روسیوں نے الٹوا تے جنگ کے لئے درخت کی جو نا منظور کی گئی۔

ہندوستانی سپاہیوں نے بعض خفہ قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے اور تین جرمن افسر سو سپاہی ایک موٹر اور تین توپیں سے چلنے والی توپیں گرفتار کی ہیں

جرمن نقصان کی سرکاری فہرست ۳۵ سے پایا جاتا ہے۔ کہ مقتولین و مجروحین کی مجموعی تعداد ۱۲ لاکھ اکہتر ہزار ۳۰۰ تک جا پہنچی ہے۔ اس میں سیکسن کی ۵۰ بویریا کی ۵۶ اور ۱۰ انجمن گرد کی فہرستیں شامل نہیں۔

بقول ایک فرانسیسی فوجی افسر جرمنوں کا نقصان بارہ لاکھ سے بھی زیادہ ہوا ہے

جرمن کیلئے تک پہنچنے کی آخری جدوجہد کے لئے تیار ہو رہے ہیں

جرمن نہر کیل کو سورچوں کو مستحکم کر رہے ہیں۔ آسٹریلوگ

موہیالی

۱/۱۲

یہ موہیالی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جو کسی یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا ہے۔ معمول کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ جوش کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ بیماریوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ ایک پھٹانک سے کم دوا نہیں ہو سکتی

قیمت فی پھٹانک ۱۲ آنہ ۔ دو پھٹانک ۱ روپیہ ۔ یا پنجہ سے ترسیع محصول ڈاک وغیرہ

حوالہ غیر سے محصول علاوہ

تائید شہادت

جناب شیخ حبیب اللہ صاحب مقام بھدوک ضلع لدھیانہ سے لکھتے ہیں:۔ کہ ۲۴ چھٹانک موہیالی فوراً بھیجو یا رسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں۔ میری موہیالی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ جلدی ارسال کریں بہت لوگ خود منتظر ہیں (۵ اکتوبر ۱۴ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا کھاٹ ضلع رنگپور تحریر کرتے ہیں:۔ کہ آپکی موہیالی استعمال کر کے فائدہ ہوا۔ براہ مہربانی ایک چھٹانک موہیالی بھیجدیں۔ روپیہ پہلے ارسال کر دیا جائیگا (۱۰ اکتوبر ۱۴ء)

جناب الحاج خان صاحب از سوناتھ ضلع اٹک لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک موہیالی بپتہ ذیل ... ویلو کر دیجئے۔ آپکی یہ دوا واقعی نافع ہے (۱۵ اکتوبر ۱۴ء)

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مقام اسوہ ضلع بیرہم رقمطراز ہیں۔ کہ جناب کی موہیالی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی بہت مفید ثابت ہوئی۔ میں باعث میرے ایک اور عزیز نے بھی کہا کہ میں دے۔ کہا تھی میں جیلان ہوں۔ مجھکو ایک چھٹانک مگوا دیجئے۔ سو مہربانی کر کے جلدی بھیجئے۔ (۱۲ اکتوبر ۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید کتابیں

۱/۲

رسائل شبلی: شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی کے نہایت مفید مکاتیب علاوہ ازیں یہ مجموعہ دس رسائل کا مجموعہ جسمیں ذیل کے دس رسالے شامل ہیں

(۱) اصلاحی خطبات۔ (۲) مسلمانوں نے اپنے عہد میں کہاں اور کیسے کیسے فنون ایجاد کئے

(۳) اصلاحی کتبخانے۔ اسلام میں کتبخانوں کی ابتدا و ترقی کے حالات۔

(۴) حقوق الذمیین۔ اسلامی ذمہ میں غیر مذاہب کی رعایا کو کیا کیا حقوق حاصل تھے

(۵) الجزیہ۔ جزیہ کس قسم کا ٹیکس تھا۔ اور کن اصولوں پر مقرر ہوا تھا۔

(۶) الخطبہ۔ قدیم ادبی و علمی تالیفات کا تذکرہ۔ (۷) النظر۔ یورپ کے مورخین مشرقین (۸) ویانا کانگریس کے سفرنامے پر ریویو (۹) کتبخانہ اسکندریہ۔ جس مشہور کتبخانہ کے واقعات دو ہی کا تذکرہ تھی ثبوت۔ کہ اس کے جلانے والے مسلمان نہ تھے

(۱۰) اسکالش مدارس۔ اور قدیم تعلیم۔ مسلمانوں نے کہاں کہاں اور کیسی کیسی درسگاہیں قائم کی تھیں اور ان میں تعلیم کا کیا نصاب تھا (۱۱) تراجم۔ علمی دنیا کی کن کن زبانوں سے مسلمانوں نے کیا کیا کتابیں ترجمہ کی تھیں۔ (۱۲) میکنتکل اور مسلمان مسلمانوں نے کیا کیا کلیں ایجاد کی تھیں۔ — — ۱۲ر

تقلید اور عمل بالحدیث: (۱) اس مضمون میں سات تذکرے ہیں۔

(۲) غیر مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے مذہب کا حال

(۳) ان چاروں مذاہب کی پابندی کا مل طرح سے کب ہوئی

(۴) ان چاروں مذاہب میں اختلافات ہونے کا سبب

(۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلدانہ اعتراضات کا جواب (۷) قول فیصل بنسبت تقلید اور عمل بالحدیث کے

مصنفہ نواب محسن الملک بہادر مرحوم — — ۸ر

الایمان: اس کتاب میں نہایت فلسفیانہ طریق سے بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایمان از روئے قرآن کریم کیا ہے۔ اور اس میں کیا کیا داخل ہے اور کیا کیا خارج ہے۔ قابل عمل و مطالعہ۔ ۶

تربیت اولاد: تربیت اولاد کے مسئلہ پر حکیمانہ بحث۔ اور بچوں کی جسمانی۔ اخلاقی۔ اور مروجہ حالت موجودہ و اصلاح کی عمدہ تدبیریں

سہل اور کارآمد ترکیبیں ۴

الدین یسر: یہ محققانہ رسالہ در حقیقت حدیث نبوی ان الدین یسر کی تفسیر ہے (دین تو آسان چیز ہے) کی ایک بے مثل حکیمانہ تفسیر ہے۔ جس میں نصوص صحیحہ سے ثابت دیا گیا ہے۔ کہ ہمارے مذہب کے اصول نہایت آسان ہیں۔ ہر قوم اور ہر ملک کے لئے اسلام کی پابندی آسان ہے۔ مصنفہ شمس العلماء مولانا حالی۔ ۳ر

ملنے کا پتہ: منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

اسلام اور علماء فرنگ۔ اسلام کی عظمت۔ صداقت اور افضلیت پر دو عیسائی علماء اور سرخوں کی آراء کا مجموعہ ۳ر

تاج قادیان: لیکھرام اور مرزا قادیانی کے مناظرہ کی کیفیت جو مولانا ابوالوفا اور مرزا قادیان کے درمیان ہوا۔ جس میں مولانا کو مین صداقت اسلام ظاہر اور حق کی فتح ہوئی ۱ر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر بدھ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) تائید دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قوانین و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط و غیرہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند شائع ہونگے۔ ناپسند مضامین بصورت ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

اہلحدیث

اخبار امرتسر

جلد ۱۲ — نمبر ۶

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپے
رؤساء و جاگیرداران سے ۷ "
عام خریداران سے ۵ "
شہنشاہی ۳ شلنگ
ممالک غیر سے سالانہ ۶ شلنگ یا پیسہ ۱۰ "
شہنشاہی ۴ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت دار السلام زیر نام مولانا البواب و انشاء اللہ ھذا الصاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر۔ مورخہ ۲۲ محرم ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

عورت کا درجہ

یہ وہ مضمون ہے۔ جو لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ (مذہبی) کا فرسٹ ایم پر بتاریخ ۲۵ دسمبر پڑھا۔ اور تھوڑی دیر بعد سب حاضرین نے سنا۔ البواب

مسلم ہے حرم میں لگ گایا تیرا
ہندو نے صنم میں جلوہ پایا تیرا
دہری نے کیا وہ سے تعبیر تجھے
انکار کسی سے ہو نہ پایا تیرا

پھر شک نہیں کہ مذہب نوع انسانی کی بہتری کے لئے ہوتا ہے۔ قدرت کی صنعت میں کسی قسم کا نقص نہیں بلکہ کمال ہے۔ پھر مذہب اس کمال کو ظاہر کرکے اس کی تکمیل کرتا ہے۔ اس بیان کی ہم ایک مثال دیتے ہیں۔

گیہوں اور دیگر نباتات پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں سب قسم کے کمالات ہوتے ہیں۔ انسان ان کمالات میں کوئی کمال بڑھا نہیں سکتا۔ تاہم انکی صفائی کرکے آٹا بناتا ہے۔ روٹی پراٹھے نہیں۔ اسے گوندتا اور گوندکر روٹی بھی پکاتا ہے۔ غرضیکہ اسی طرح انسان میں ہر ایک کمال ہے۔ دیانت ہے۔ امانت ہے ادائے حقوق ہے۔ سخاوت ہے۔ احسان ہے۔ غرض سب کچھ ہے۔ تاہم مذہب آکر ان سب میں جلا کرتا ہے۔ یا الفاظ دیگر ان کمالات کی تکمیل کرتا ہے:

جو مذہب فطرت انسانی کے خلاف ہدایت کرے اسکو غلط ہونے کی یہی ایک کافی علامت بلکہ دلیل ہے کہ وہ چٹان سے ٹکراتا ہے۔

اس تمہید کے بعد میں اصل مضمون پر آتا ہوں اصل یہ ہے میں عورت کا درجہ کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام میں عورت کا درجہ وہی ہے جو قانون قدرت میں ہے۔ اس کی تفصیل منظور ہو تو آوے سنیں۔

فلسفہ انسان ہمکو بتاتا ہے۔ کہ قدرت نے جتنی چیزیں بنائی ہیں۔ ان میں ہم ایک نسبت دیکھتے تعلق پاتے ہیں۔ وہ کیا وہ تعلق استعمال کی نسبت ہے یعنے دنیا کی چیزوں میں بعض مستعمل ہیں تو بعض مستعمَل۔ مطلب یہ کہ بعض چیزیں بعض کو استعمال کرتی ہیں مثلاً بے جان چیزیں جتنی ہیں۔ سونا۔ چاندی تانبا پیتل نباتات وغیرہ ان سب کو جاندار استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح جاندار دلوں میں بھی یہ نسبت پائی جاتی ہے جملہ حیوانات کو انسان استعمال کرتا ہے۔ یعنے یہی حضرت انسان ان سب کا مستعمِل ہے۔ اور وہ سب اس کے مستعمَل۔ گھوڑا۔ خچر۔ اونٹ۔ ہاتھی ہمیشہ انسان کو سواری دیتے ہیں۔ گائے۔ بکری بھینس وغیرہ دودھ دیتی ہیں۔

کبھی کسی ملک میں یہ نہ دیکھا نہ سنا گیا ہوگا کہ یہ حیوانات انسان سے وہی کام لیتے ہیں۔ جو انسان ان سے لیتا ہے۔

الہادی مشن ۔ دفاع اسلام کے لئے مسلمانوں کی واحد علمی و تحقیقی تنظیم

محض بے نسبت جیسی جانداروں اور بے جانوں میں پائی جاتی ہے۔ ویسی ہی انسانوں اور حیوانوں میں پائی جاتی ہے اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ انسان کی نوع کی جو دو صنف (مرد اور عورت) ہیں۔ ان میں بھی قدرت نے کوئی نسبت رکھی ہے یا نہیں۔ بغور دیکھا جائے۔ تو رکھی ہے۔ اس دعوے پر میں تین قسم کی دلائل پیش کر سکتا ہوں۔ اوّل قدرتی (نیچرل) قسم عرفی۔ جو عام طور پر بلا لحاظ مذہب و ملت مروّج ہیں قسم۔ مذہبی۔ جو ہر مذہب میں پایا جانے کی مذہب مروّج ہیں۔

قدرت نے مرد۔ عورت کو جوڑا بنایا ہے۔ اس سے غرض نسل انسانی کی پیدائش ہے۔ مگر اس پیدائش کا طریق جو رکھا ہے۔ اسی سے ظاہر ہے۔ کہ مرد مستقل ہے اور عورت مستقل۔

کون نہیں جانتا کہ انسانی پیدائش بھی نباتات سے کہتے۔ اس موقع پر مجھے دیانند کا یہ کھیلانہ قول یاد آیا جو انسانی پیدائش کو ویسی طرح بیان کرتے ہیں کہ اوس سے اوسکی نسبت کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ دنیا کاری کرتے ہیں۔ اوکو نصیحت کے طور پر لکھتے ہیں کہ جیسے مثل درختان پنبہ بیج اپنے کھیت کے سوا دوسرے کے کھیت میں نہیں ڈالتا۔ زنا کار انسان بیج کیوں دوسرے کے کھیت میں ڈالکر ضائع کرتے ہیں۔ (ستیارتھ پرکاش) یہی مثال قرآن شریف نے دی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ (تمہاری عورتیں تمہارے کھیتیوں کی مانند ہیں۔ جس طرح چاہو اپنے کھیتوں کو آباد کرو۔

اس معقول مثال سے ثابت ہوا کہ انسان کی پیدائش مثل نباتات کے ہے۔ بہت خوب۔ اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ اس کھیتی کا آدھوشت دونوں میں سے کس کو ملا ہے۔ سوامی دیانند نے اس سوال کو کھلے لفظوں میں حل کر دیا ہے۔ کہ زمین آدھوشت بلکہ بیج بھی مرد ہی کو ملا ہے۔ عورت کی حیثیت صرف زمین کی ہے۔ ایسی دیوے ہے کہ جیطرح مزارع جب چاہے زمین کو بوت سکتا ہے مگر زمین جب چاہے۔ بیج نہ اگا سکتی۔ جس سے ثابت ہوا کہ یہی نسبت انسان کی دونوں نسلوں میں ہے۔ کہ مرد مستقل ہے۔ اور عورت مستقل۔ جس کی نشر تریح کی حاجت نہیں قدرتی دلائل میں سے ایک یہ بڑی روشن دلیل ہے کہ بلوغت کو پہنچتے ہی یعنے جس وقت دونوں قدرتی طور پر اوس اعضائی حد پر پہنچتے ہیں جسپر ان کی ابتدائی زندگی کی تانیں جدا جدا ہوتی ہیں۔ تو اوس وقت خدا نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے۔ بوجہ عرفی اور کسبی۔ کہ مرد عورتوں پر جانبازانہ خرچ کرتے ہیں فرض اس دلیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مرد عورت میں وہی نسبت ہے۔ جو دیگر اشیاء میں اوسکی ہے۔

اب میں تیسری قسم کے دلائل میں سے کچھ بیان کرتا ہوں کچھ شک نہیں۔ کہ بچے کی پیدائش میں دونوں کو دخل ہے باپ کا نطفہ ہے تو ماں نے اوسکو پالا ہے۔ مگر بچہ جب پیدا ہوتا ہے۔ تو ہر ایک مذہب اور ہر قوم میں یہی عادت کرتا ہے۔ کہ وہ باپ کی قوم سے ہوگا۔ سید یا اور شیخ زادہ کا بچہ سید ہوگا۔ برہمن اور کھتری کا بچہ برہمن کہلائیگا۔ حالانکہ ماں کی محنت زیادہ ہے دائم حمل کی مدت کے علاوہ قرار کی تکلیف اوس کے بعد دودھ پلانے کی تکلیف۔ مرد ماتوں میں سلانے کی تکلیف۔ مگر مذہب اور ہر قوم ان باتوں پر لحاظ کر کے مرد کو دون قدرتی عرفی اور کسبی حقوق سے محروم نہیں کرتا۔ بلکہ کہتا ہے نہیں ہاتھی پر سے گراں گراں جبکا ہاتھی اسکی کا ہاں (یعنے ہاتھی کا وزن گاڑی میں بڑا پر ہے جبکا ہاتھی ہے اسکی کا نام ہے)

شادی کے وقت جو الفاظ کہے جاتے ہیں وہ بھی قابل غور ہیں۔

ہر ایک مذہب میں یہی طریق ہے۔ کہ مرد کو نکاح کے الفاظ سے ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے۔

ان سب دلائل قدرتی عرفی اور مذہبی کا نتیجہ یہی ہے کہ عورت۔ مرد کے لئے ایک مستقل چیز ہے۔ اور مرد کے لئے مستقل۔

آپ لوگوں میں جو ایک مسئلہ ہے جسپر مخالف بہت کچھ ہنسی اڑایا کرتے ہیں۔ گو میں اوسکا قائل نہیں مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ بھی اسی فلسفہ کی فرع ہے۔ وہ مسئلہ کیا ہے

پردہ کا حکم دیتا ہے۔ اس مضمون کو دو لفظوں میں ادا کر دیا۔ اور ایسا خوب ادا کیا۔ کہ اوس سے اچھا نہ کیا اوس کے برابر بھی نہ ہو سکے۔ فرمایا

اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ (یعنے مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ کیوں؟ اس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو وہی قدرتی کہ خدا نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے۔ بوجہ عرفی اور کسبی۔ کہ مرد عورتوں پر جانبازانہ خرچ کرتے ہیں فرض اس دلیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مرد عورت میں وہی نسبت ہے۔ جو دیگر اشیاء میں اوس کی ہے۔

اب میں تیسری قسم کے دلائل میں سے کچھ بیان کرتا ہوں۔ عرف عام سے میری مراد وہ دستور ہے۔ جو ہر ایک ملک میں بلا لحاظ مذہب و ہر قوم جاری ہے۔

ہر ایک قوم میں دستور ہے۔ کہ شادی کے وقت دولہا کی طرف سے دولہن کو کچھ نہ کچھ دیا جاتا ہے۔ سوامی دیانند نے تو عورت کی داد و دہش کا نام ہی رکھا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ عورت کی پوجا کرنی چاہئے (ستیارتھ پرکاش)

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر دونوں مرد اور عورت کا رتبہ عرف عام میں مساوی ہوتا۔ تو خرچ کا تمام بوجھ مرد ہی پر کیوں ڈالا جاتا۔

قرآن شریف نے جو فلسفہ آبیات اور نصیحات کی بنا

میرے خیال میں اوس کے بتانے سے پہلے ہی ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ وہ لینگ کا خیال ہے۔ اصول یہ ہے۔ جس کی تحت میں آدھ صاع پر بہت کچھ گرد باد کی ہوتی ہے اور ہوگی۔

چونکہ ایک مسئلہ نکلتا ہے۔ تو با پو لیٹکل ایجنٹی ہر مبنی ہے۔ اس لئے آدھ صاع کی طرف سے اس کے جواب میں خلافت کو کہا جائے۔ کہ ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

تو شاید بیجا اور درست ہے۔

میں کہہ چکا ہوں۔ کہ میں اس مسئلہ کا قائل نہیں۔ ورنہ اس موقع پر میں اس کے دلایل دیتا۔ غالباً میرا ارشاد سننا کسی آدھ صاع کو بہت کچھ مفید ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں عرض پر کہ آگے چلتا ہوں ؎

یاد آیتی تمہیں میری دعا میرے بعد

اسی لئے میں اپنے حق دعا پر نہیں کہتا۔ بلکہ صرف تمہید ہی تمہید میں ہوں۔

دعا یہ ہے کہ اسلام میں عورت کا درجہ کیا ہے۔ گذشتہ دلائل سے ثابت ہوا۔ کہ مرد اور عورت میں ایک نسبت ہے جس کو میں اپنے لفظوں میں نسبت استدلال کہتا ہوں۔ یعنے مرد عورت کا مستقل ہے اور عورت مرد کی مستقل چیز۔ مگر چونکہ یہ مستقل چیز بھی اپنے اندر جان رکھتی ہے۔ جان بھی ایسی جیسی مرد کی جان ہے بلکہ اس سے بھی عزیز تر۔

اس لئے اسلام نے عورت کو محض مستقل بلا جان چیز کی طرح قرار نہیں دیا۔ بلکہ حکم فرمایا ہے۔

عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (عورتوں کے ساتھ نیک طریقہ سے برتاؤ کیا کرو۔

مرد عورت کے بگاڑ کی وجہ سے عورت کی بدصورتی یا بدمذاقی ہوتی ہے۔ اس بگاڑ کے روکنے کو فرمایا فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا (ممکن ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور خدا اوس میں تمہارے لئے بہتری پیدا کر دے (یعنے اگر بیوی بدمذاق یا بدصورت ہو۔ یا ہو جائے۔

مرد جو یہ سنتے ہیں۔ کہ ہم عورتوں پر حاکم ہیں۔ عورت ہمارے لئے ایک قابل استعمال چیز بنی ہے۔ تو اون میں ایک طغیان اور غرور اس مضمون کا پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہمارے حقوق سب طرح عورتوں پر نافذ ہیں۔ اور عورتوں کے حقوق ہمارے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ اس نے قرآن شریف کہتا ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (عورتوں کے حقوق اون پر ایسے ہی ہیں۔ جیسے اون کے حقوق عورتوں پر ہیں۔ تم چاہتے ہو کہ تمہاری عورت باوفادار ہے۔ تمہارا یہی فرض ہے۔ کہ تم بھی اس کے ساتھ باوفادار ہو۔ تم چاہتے ہو۔ تمہاری عورت تمہارے حقوق اور عزت کی محافظ رہے۔ تمہارا یہی فرض ہے۔ کہ تم اوس کے محافظ رہو۔ عورتوں کی خوبیاں اور فضائل کے بیان میں فرمایا۔

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ (نیک عورتیں وہ ہیں جو خاوند اور خانہ داری کی سب چیزوں کی محافظ ہوں)

طبابت بیٹے۔ اور ڈاکٹر شہادت دے سکتے ہیں۔ کہ کسی مرض کا نسخہ تجویز کرنے میں مریض کی ہر ایک حیثیت کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ وہ اگر مرد ضرورت سے زیادہ گرم ہے۔ تو اوس کے اعتدال کے لئے بادام جاڑا لائے جاتے ہیں۔ غرض حکیم حاذق کا فرض ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک پہلو پر نظر رکھے۔

اسلام بھی حکیمانہ مذہب ہے۔ اس نے عورت کی ہر حیثیت کا لحاظ رکھا۔ بحیثیت اس کے کہ قدرت نے اوسکو مرد کے لئے ایک مستعمل چیز بنایا ہے۔ مرد کو حسب ضرورت تعدد ازدواج کی اجازت دی۔ کیونکہ نہیں جانتا۔ کہ انسان کی حاجات مختلف ہیں کسی کی ضرورت ایک کوٹ سے دور ہو سکتی ہے۔ کسی کو دو کی حاجت ہوتی ہے۔

اسی طرح جس مرد میں طاقت زیادہ ہو۔ جس سے وہ ایک عورت کو کافی نہ پا سکے۔ اوسکو اجازت دی کہ وہ مستعد نکاح کرے۔ کیونکہ اسکا جواب وہی قدرتی نسبت ہے جو خالق کائنات نے ان دونوں میں پیدا کی ہے۔

مگر یہ نہیں جانتا۔ کہ ہم اپنی کسی مستعمل چیز کو بنگا یا کبھی

میں ایک طوفان کا اندیشہ کرتے ہیں تو اوسکو ڈانپ کر رکھتے ہیں۔ مگر بعض اوقات بہت سے پردوں میں رکھتے ہیں۔ اسی اصول سے اسلام نے عورت کو پردہ کا حکم دیا ہے۔ تاکہ کسی کی نظر اوسپر اثر نہ کر سکے سمجھے۔ ہم دوستوں اپنے دلوں کی کیفیت معلوم کریں۔ جسوقت ہم باغ میں زیورات اور خوش لباس سے سجی ہوئی عورتوں کے جھنڈ کے جھنڈ دیکھتے ہیں تو ہماری نگاہیں ہمارے دلوں پر کیا اثر کرتی ہیں بازار کے لوگ اسکا جواب اچھا دے سکتے ہیں۔ جایک دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں ؎

آنکھیں کہیں کہ دل ہی نے ہمکو کیا خراب
دل بولوں کچھ کہ آنکھوں نے ہمکو لٹا دیا
بگڑا کسی کا کچھ نہیں لے ذوق عشق میں
دونوں کی اس نزاع نے ہمکو مٹا دیا

تمام انسانوں میں اگر ایک ہی فطرت کام کر رہی ہے۔ تو ہی اثر اون بازاری لوگوں پر ہوتا ہو گا۔ جسکا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ بانکلنا لگن ہے ؎

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
اسکی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

ہاں اسلام نے عورت کو انسانی نزاع کا ایک الگ رکھکر ایک حصے سے مرد کے برابر حقوق دیتو ہیں عورت کو جو کچھ اوس کے ماں باپ کی طرف سے یا خاوند کی طرف سے ملے اوس کو اوس کی ملکیت قرار دیا ہے۔ چاہے وہ لاکھ دو لاکھ کا ہو۔ بعد موت مرد کو عورت کے مال کا وارث بنایا ہے۔ تو عصمت کو بھی حصہ دار قرار دیا ہے۔ مگر کیا مجال کہ وہ نسبت جو قدرت نے ان میں رکھی ہے گھٹے جائے۔ مرد کو عورت سے دوگنا حصہ دلایا ہے۔ مثال سنیئے۔

ایک عورت مر گئی۔ اوس کے وارث رہے۔ خاوند ایک بیٹا۔ ایک بیٹی۔ اوس کے مال میں سے خاوند کا چوتھا حصہ۔ باقی لڑکے اور لڑکی کا۔ مگر مسطرح کہ لڑکی کو ایک حصہ تو لڑکے کو دو حصہ

اسی طرح مرد مر گیا۔ اوس کے وارث رہے ایک بیوی ایک دو لڑکا۔ ایک لڑکی۔ بیوی کا آٹھواں حصہ۔ باقی

اس عورت کی ادا دکھا۔ مگر دسمی طرح۔ پہلے اور دوسرے کی نسبت سے سابقہ کی جائداد میں بھی لڑکی کو بھائی کے ساتھ وارث بنایا ہے۔ یہ سب احکام قرآن مجید کھلے لفظوں میں دیتا ہے۔

اس کے علاوہ بڑی بات یہ ہے کہ اسلام اس قدر کی ضرورت کو ہر وقت ملحوظ رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے مرد ہے۔ اور عورت۔ عورت۔ اسی لئے اسلام ہاں۔ اسی مذہب اسلام جہاں لڑکے مرد کو دوسری شادی کی اجازت دیتا ہے۔ عام طور پر عورتوں کے حق میں بھی فرماتا ہے۔ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ اپنی بیوہ لڑکیوں کی شادی کر دیا کرو۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ عورت خود نہ چاہے۔ یا اس کے برابر کا گھر نہ ملے۔

جو حقوق کے بتانے کے لئے ایک حدیث نقل کرتا ہوں۔ جو مجملاً اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہے۔

ایک صحابی نے ہمارے حضور پر نور حضرت سید الانبیاء احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور میری بیوی کا مجھ پر کیا حق ہے۔ حضور نے فرمایا۔

قال ان تطعمها اذا طعمت وتكسوها اذا اكتسيت ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر الا في البيت

جب تو خود کھائے اسے کھانا کر جب خود پہنے اسے پہنایا کر۔ غصہ کے وقت اس کے منہ پر نہ مار کر۔ اور اسکو برا نہ کہا کر۔ بڑی بات یہ کہ ناراضگی کا موقع پیش آجائے تو گھر ہی میں اس سے جدائی کیا کر۔ یہ نہیں کہ بستر الٹا دیا۔ اور مکان سے باہر جا سوئے۔ ورنہ اسکی خرابیاں بہت ہونگی۔

خلاصہ یہ ہے کہ اسلام عورت کو وہی حقوق اور درجہ دیتا ہے جو قدرت نے اسکو دیا ہے۔ طبعی میں ایک مثال ہے۔ الضرب الامثل یدل اضداد ہا چیز وں کی پہچان مقابلہ میں ٹھیک ہوتی ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ ہم غیر اسلام مذاہب کی بھی جانچ کریں۔

وہ بھی انہیں برا چاہنے والا نکلا

سب سے پہلے ہمارے سامنے ہندو دھرم اور اسکی شاخ آریہ دھرم ہے۔ ان دونوں نے عورت کو اس قدرتی حقوق سے محروم کیا ہے۔ جو اسکو ملنے چاہئیں خاوند کے مال سے وراثت کا ثبوت تو کیا ہی ہوتا۔ ماں باپ کے مال سے بھی بے نصیب ہے۔

خاوند کے مرنے کے بعد نکاح ثانی سے روکا جاتا ہے چاہے اسکی عمر ۱۴-۱۵ سال کی ہو۔ اور پہلے نکاح کے ابھی تک کپڑے اور زیورات بھی میلے نہ ہوئے ہوں اور جس جامعیت اور قدرتی ضرورت کے لئے اس کی پہلی شادی ہوئی تھی۔ وہ کمال طاقت اور نفسوں پر ہو۔ مگر ہندو دھرم اور آریہ سماج دونوں اسکو صبر و شکیب ہی کی نصیحت کرتے ہیں۔ اور وہ بیچاری غمزدہ جواب دیتی ہے ؎

نہ کریں میرے لئے حضرت ناصح تلقین
خود طبیعت دل بیتاب کو سمجھا دے گی

ہندو دھرم میں جو ہیوگان کے ساتھ سلوک ہوتا رہا ہے اس کے خیال سے انجمن حمایت ہیوگان منعقد تھی کہ ہندو دھرم کا کوئی نظام مرتب کیا جائے۔ تو ہم اوسکو ان مصائب کی طرف توجہ دلا دیتے۔ اتنے میں جرمنی کو سوامی دیانند نے لاہور میں آکر لالہ رسپ خاں مرحوم کے باغ میں ستیارتھ پرکاش درج کیا۔ جس ہیوگان نے سوامی جی کو اپنے مصائب پر توجہ دلائی کہ سوامی جی ہمکو بیاہ خانے اس نے پیدا کیا ہے کہ ہم دنیا میں ذلیل خوار ہو دیں۔ یہ کیا غضب ہے کہ مردوں کو تو نکاح ثانی کی اجازت دی جاتی ہے اور ہم ہیوگان کو روکا جاتا ہے۔ ہماری قدرتی خواہشات کا خیال نہ سہی نسل انسانی کی ترقی کا خیال تو کیا ہوتا سوامی جی نے اس کا یہ فیصلہ کیا۔ دیکھو ہم تم دونوں مرد عورت کو برابر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے حکم دیتے ہیں کہ نہ رانڈ عورت دوسری شادی کرے۔ نہ رنڈوا مرد کرے۔ جاؤ تم دونوں برابر رہو۔ (ستیارتھ پرکاش)

انجمن ہیوگان نے یہ فیصلہ سنکر ایک ریزولیشن پاس کیا۔ جس کا مضمون یہ تھا ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد

سنو بھائی ہندوؤں اور آریہ سماجیوں! تمہارے دھرم کا یہ حکم ہے۔ آریہ سماج نے سوامی جی کے اس حکم پر یہ عمل کیا کہ رنڈوے مرد کو تو شادی کرنے کی اجازت دی مگر بیاہ عورت کو نہیں۔ رنڈوے مرد کو اگر اپنے دیس میں نہ ملے۔ تو دوسرے دیس میں دوسرے دیس میں نہ ملے۔ تو تیسرے دیس تک بھی چلا جائے۔ مگر بیاہ عورت پر صیغہ کے سرو حضرات! کیا یہی ادا حقوق ہے جو قدرتی مذہب کا کام ہے۔

سوامی دیانند نے منوجی کا قول نقل کیا ہے کہ مرد کو اپنی آنکھیں نیچی رکھنی چاہئیں۔ کیونکہ اندریاں (آنکھیں) ان اور سماش سے بھی نہیں رکتیں۔ (ایڈیشن مذہبی)

مگر یہ بہت نہ ہوئی۔ کہ اس انہی قانون کے خلاف دونوں (مرد و عورت) میں پردہ حائل کر دیتے۔ جس صورت میں عورت کو برہنہ پھرنے کا حکم ہے۔ اس میں مرد کو کہا جاتا ہے۔ کہ لنگا پہنے رکھو۔ تو علاوہ اس کے کہ دنیا ہی کا روبار اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ خطرہ ہے۔ کوئی سچا جواب میں کہدے ؎

کون دیکھتا ہے بھلا اس بیخود کی طرف
یا تو سامنے دیکھے نہ آنکھ بھر دیکھیں تو

یہی حال عیسائی مذہب کا ہے۔ نہ عورت کو وراثت میں شریک کیا گیا ہے۔ نہ اوسکو پردہ ہے ہے تو صرف یہ ہے کہ مرد و عورت ہاتھ میں ہاتھ ڈالے سب کے سامنے باز اروں میں پھریں

مجھے ابھی ایک ضروری مسئلہ بھی بیان کرنا ہے۔ پھر اسلام تو فخر کرتا ہے۔ کہ اوس نے اسکی وراثت دینے میں بھی قدرتی خانوں کو ملحوظ رکھا ہے۔ مگر اوس کے مخالف اوسکو غلط کہا کرتے ہیں۔

کون نہیں جانتا۔ کہ نکاح قدرتی ضرورت کی وجہ سے مصنوعی عقد ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرد۔ عورت کو ایک دوسرے سے ایک ضرورت ہے۔ جس کے باعث دونوں باہمی عقد اور معاہدہ کرتے ہیں۔ اوس ضرورت کے بیان کرنے کی حاجت

ہمیں ہر ایک شخص اوسکو اسی طرح سمجھ سکتا ہے جس طرح بھوک پیاس کو جانتا ہے پس عقد نکاح اور شادی اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ہے۔ ؎

کسی اور مطلب کے لئے۔ لیکن کیا یہ ممکن نہیں۔ کہ کسی موقع پر باوجود سب سامان عقد ملے ہو جانے کے دونوں کی یا دونوں میں سے ایک کی ضرورت پوری نہ ہو۔ کیوں؟ ہم اس کا جواب دیتے ہیں جن کو ایسا موقع پیش آیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں لڑکا نوجوان خوبصورت ہے۔ لڑکی بھی، وجیہ ہے مگر دونوں میں سخت بدمزگی رہتی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس غرض کی تکمیل میں کسی طرح کا نقصان ہے جس کو وہ کسی پر ظاہر نہیں کر سکتے۔

غرض کسی قسم کی بدمزگی کی صورت میں اس مصنوعی عقد کو وہ توڑ بھی سکتے ہیں یا نہیں۔

اس بدمزگی کی تصویر منوجی کے الفاظ میں سنایا جاتا ہے

شراب پینے والی اور سادھوؤں کی خدمت نہ کرنے والی اور دشمنی کرنے والی اور بیماریوں سے بھری ہوئی اور گھات کرنے والی اور ہر وقت دولت کو نیست نابود کرنے والی عورت ہو۔ تو دوسرا وواہ کرنا چاہئے

(باب ۹۔ فقرہ ۸۰)

اس فقرہ (شلوک) میں منوجی نے اون عیبوں کا ظاہری الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ جن کی وجہ سے مرد و عورت میں بدمزگی رہتی ہے۔ مگر میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ مرد عورت میں ایسا اتفاق آریہ سماج کی بابت بھی بدمزگی رہتی ہے۔ جسکو ان دونوں کے سوا تیسرا کوئی آدمی جان نہیں سکتا۔

پھر کوئی وجہ بھی ہو جو میاں بیوی میں بدمزگی کا باعث ہو۔ تو ان دونوں کی بدمزگی رفع کرنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

جی چاہتا ہے کہ چلتے چلتے ایک سوال اور پیش کر دوں۔ شاید آریہ سماج پھر بھی عقد کو سوامی دیانند ملستیارتھ میں جو ایک بڑی لمبی چوڑی فہرست ان عورتوں کی دی ہے جن سے نکاح کرنا منع کیا ہے۔ مثلاً لمبے بالوں والی چھوٹے بالوں والی۔ مرد سے لمبے قد والی۔ جتنا ناملوں والی۔ بھاڑ جیل اور سانپوں کے ناملوں والی۔ وغیرہ وغیرہ ستیارتھ ۴ دیکھو۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بیچاری بیاہ دھرم میں اسی عورت سے نکاح کر لے۔ تو کیا کرے نباہے تو گویا کہ فلسفہ کا نوتلے ہے۔ کہ غلطی کر لیا یک گیا ہے۔ تو اوسکو قائم رکھنا سزا ہے اور پھر گھڑی کا گیا ہے۔ پھر یہ شخص کرے تو کیا کرے۔ جب تک طلاق کے مسئلہ کو جاری نہ کیا جاوے نکاح شادی کا مسئلہ بسا اوقات اس سے کم نہیں ہوتا کہ اوس کی بابت کہا جائے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا

مختصر یہ کہ اسلام نے عورت کو کیا اپنے خاوند کے مقابلہ میں۔ کیا اپنے بھائیوں کے مقابلہ میں۔ کیا اپنے ماں باپ کی وراثت میں پورے حقوق دلائے ہیں اس لئے میں اس مضمون پر کلام ختم کرتا ہوں ؎

بس تنگ نہ کر اے طبع ناداں اتنا
یا چل کے دکھا دے منہ سے ایسا کہہ کر

اس کے بعد

آریوں کی طرف سے اسی عنوان پر ایک مضمون پڑھا گیا۔ اوس کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ مگر افسوس سوال و جواب کا رخ تحقیقانہ نہ ہوا۔ میں نے چند کوشش کی۔ کہ بحث مرکز پر رہے۔ مگر آریہ مناظر مرکز پر نہ آیا۔ پرے آیا۔ میں نے کہا۔ کہ دونوں مضمونوں کے بیانات سے بظرین حالات امر تنقیح جو نکلتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ عورت مرد کے ساتھ ہے یا مساوی ہیں اسکو ماتحت جانتا ہوں۔ شہوت بذمہ مدعی۔

اسپر پنڈت دیانند کے اقوال سنائے جن سب کا مطلب یہی تھا کہ عورت مرد کے ماتحت ہے مساوی نہیں۔ مگر آریہ مناظر نے انکو قبول نہ کیا۔ بلکہ وہ معمولی طور پر ادھر ادھر جاتا رہا۔

سنو کا ایک قول یہاں بھی ناظرین کی دلچسپی کے لئے نقل کرتا ہوں۔ سنئے۔

عورت لڑکپن میں اپنے باپ کے اختیار میں

رہے۔ اور جوانی میں اپنے شوہر کے اختیار میں اور بعد وفات شوہر تک اپنے بیٹوں کے اختیار میں رہے۔ خود مختار رہ کر کبھی نہ رہے

(دستور باب ۵ - فقرہ ۱۴۸)

کیسا صاف اور صریح حکم ہے جس سے دنیا کا وہ کوتاہ بین اور کج فہم آدمی بھی بغیر فراست و دانش سوزی کے سمجھ سکتا ہے کہ مذہبی خلاف ورزی ہے۔ کہ عورت مرد کے ماتحت اور تابعدار رہے۔ مساوی نہیں۔ کجا یہ کہ افضل اور برتر ہو۔

حیرت! آج کل ہندوستان سے جو مباحثات سماجوں کے سالانہ جلسوں پر ہوتے ہیں۔ ان میں یہ دستور ہے۔ کہ مخالف اور ان پر سوال کرتے ہیں اور وہ جواب دیتے ہیں۔ اور بحیثیت مجموعہ آریوں کا وقت اچھا گذرتا ہے۔ مگر ریفارمیٹ سماج کی دور بین نگاہ اور باریک بین عقل ایسی نہیں۔ کہ چوک جاتے۔ اس دفعہ جو مباحثہ ہوا۔ اس میں اختر رضی بھی، ریفارمیٹ سماج ہی کی طرف سے تھے ہے۔ (رجسٹرڈ مسلمان۔ مگر آخر وقت تک بھی آریہ مقرر کو دیا گیا۔ حالانکہ کہا گیا۔ کہ بحیثیت مجموعہ ہونے کے آخری وقت تک ہمارا ہے۔ اور مقررہ وقت جو دس بجے تک تھا۔ ٹھیک میری آخری تقریر پر ختم ہوا۔ مگر ریفارمیٹ سماج اور اوس کے فاضل صدر پنڈت رام بھجدت جی نے وہی کیا۔ جو ان کے خیال میں سماج کے حق میں بہتر تھا۔

باوجودیکہ یہ مقرر کی سخت ہے جسکا اقرار خود صاحب صدر جلسہ نے کیا۔ اور باوجود حق تلفی کے مسلمانوں نے شائستگی سے مباحثہ کو انجام دیا۔ اس لئے تمہید حمد جلسہ کی طرف سے بذات خود کمرہ دست شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمانوں سے جب کبھی مباحثہ ہوتا ہے۔ بہ نسبت اور لوگوں کے متانت اور شائستگی سے ہوتا ہے۔ کیوں؟ سے

جتنا بھی چاہے ستائیں ستم ایجاد ہمیں
مثل تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں

گورنمنٹ کا جدید قانون

متعلق غلہ

اور

حدیث لا تحتکروا

مسلمانوں کا بہت پرانا دعوے ہے۔ کہ جو احکام اسلامی شریعت نے کیا از قسم عبادت اور کیا از قسم سیاست بتائے۔ ہم کو سب کچھ سکھا دیا۔

عرصہ ہوا۔ جبکہ یہ رسالہ لکھا تھا جس کا نام ہے اسلام اور پروٹیشن لا۔ سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ۔ اوس رسالہ میں اسی موضوع پر بحث ہے۔ جو تازہ جدید ہے۔

آج ہم جس مضمون پر یہ نوٹ لکھنا چاہتے ہیں وہ گورنمنٹ ہند کا جدید قانون ہے۔ متعلقہ غلہ۔ جو حضور والیسرائے کی دماغی اور رعایا پروری کا کافی ثبوت ہے۔

کون نہیں جانتا۔ کہ موجودہ جنگ کی تکالیف میں سب سے بڑی تکلیف گرانی غلہ کی ہے۔ گرانی غلہ کیوں ہے۔ اس لئے نہیں کہ پیدا نہیں ہوا۔ اس لئے نہیں کہ ہندوستان میں غلہ کم ہے، بلکہ اس لئے ہے۔ کہ غلہ کے سوداگر جیسا کہ ہر سر میں ہوتا ہے اچھا اور سستا جاتا ہے۔ غلہ کو بلند کر رکھتے ہیں۔ جسکو عربی یا حدیث نبوی میں اشتکار کہا جاتا ہے اس کی بابت گورنمنٹ ہند کے گزٹ کا غیر معمولی پرچہ شایع ہوا ہے۔ جس میں تجارت کے متعلق حضور وائسرائے کا ہنگامی قانون (آرڈیننس) نمبر ۹ مشتہر کیا گیا ہے۔ اس قانون کے رو سے گورنمنٹ ہند کو تمام تجارتی اشیاء کی مقدار مائے موجودہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور ایسے گوداموں کو جو بلا معقول وجہ کے فروخت کے جانے سے روک رکھے گئے ہوں اپنے قبضہ میں لینے کے اختیارات دے گئے ہیں۔ اپنے قبضہ میں لے لینے کے اختیارات دے گئے ہیں یہ قانون کل ہندوستان کے لئے ہے۔ ہر گماشتہ بھی جو مالک کی طرف سے کسی تجارتی جنس کی فروخت کر سکتا ہے۔ مالک مسئول ہوگا۔ ہر ایک گورنمنٹ کو بھی اس مخالفت کی رو سے یہی اختیارات دیئے گئے ہیں۔ ہر مالک جنس کو حکم دیا جا سکے گا کہ وہ وقت مقررہ کے اندر اپنے گودام کی معائنہ وغیرہ سے مطلع کرے۔ یہ اطلاع مخفی بھی جائے گی۔ اور صرف اس صورت میں ظاہر کیجائے گی۔ جبکہ مالک کی طرف سے غلط اطلاع ملنے کی صورت میں مقدمہ فوجداری چلائے کا فیصلہ کیا جاوے۔ غلط اطلاع ملنے کا شبہ پیدا ہونے پر یا دوں بھی اطلاع کی تصدیق کے لئے افسر مجاز گودام میں خود داخل ہو کر اس کی پڑتال کر سکے گا۔ جو شخص اطلاع تحریری ہم پہنچانے سے انکار کرے یا جان بوجھ کر غلط اطلاع تحریر کرے۔ یا افسر مجاز کو پڑتال نہ کرنے دے یا اس کے کام میں مزاحم ہو۔ یا اس کے سوالات کا جواب نہ دے۔ یا غلط جواب دے۔ تو ہر قسم کی سزائے قید کا جو چھ ماہ تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کا جس کی مقدار پانچ ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔ گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹ ہر امر کی بھی مجاز کی گئی ہے۔ کہ اگر کسی رقبہ میں کوئی تجارتی جنس فروخت سے بلا وجہ معقول روک لی گئی ہے۔ تو وہ اعلان عام شایع کر کے اس جنس کو اپنے قبضہ میں لے سکے گی۔ مالک جنس کو وہ قیمت دی جاوے گی۔ جو افسر مجاز اور مالک میں باہمی رضامندی سے طے ہو یا اگر سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ تو جو قیمت افسر مجاز مناسب تصور کرے۔ اس کی ادائیگی پا جانے پر جنس مذکورہ لے جاوے گی۔ اگر مالک کو اطلاع یا پیش شدہ قیمت سے اختلاف ہو تو خواہ وہ قیمت لے چکا ہو۔ جو وہ دن کے اندر یا کسی طویل تر میعاد میں جو مقرر ہو محکمہ مجاز میں اپیل کر سکے گا۔ محکمہ مجاز میں کم از کم

تین شخص ہونگے جن میں سے ایک لازمی طور پر تجارت پیشہ ہوگا۔ محکمہ مذکور تمام حالات کو مدنظر رکھکر قیمت کو بڑھا دینے یا گھٹا دینے کا مجاز ہوگا۔ بڑھوتی کی صورت میں زائد رقم مالک کو ادا کر دی جاویگی۔ بصورت گھٹیت فاضلہ واستادہ رقم مالک جنس سے بقایا مالگذاری کی طرح قابل وصولی ہوگی۔ کوئی عدالت اس ضابطہ کے مطابق صادر شدہ کسی حکم یا فیصلہ کے متعلق کوئی کارروائی نہ کر سکے گی۔ اور نہ اس ضابطہ کے مطابق نیک نیتی سے کوئی کارروائی کرنے والے افسر کے برخلاف کسی قسم کی دیوانی یا فوجداری نالش یا دعوے کوئی قانونی دائر کی جا سکے گی۔"

(ریویو اردو دسمبر)

اس قسم کے گھٹا ٹوپ اندھیرے ہو رہے ہیں۔ اسلئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ من احتکر فھو خاطئی (مسلم) یعنے جو کوئی غلہ کو بند رکھے۔ اور ضرورت کے وقت فروخت نہ کرے۔ وہ مجرم ہے ایک حدیث میں فرمایا۔ الجالب مرزوق والمحتکر ملعون (ابن ماجہ) جو کوئی باہر جا کر غلہ لاوے اور منڈی میں فروخت کرے۔ اسے خدا رزق دے اور جو غلہ کو بند کرے۔ خدا اسپر لعنت کرے۔

اس حدیث کو اس جدید قانون سے ملا کر مسلمان غور کریں۔ کہ خدا نے اپنے نبی کو کیسی پاکیزہ تعلیم دی تھی۔ آج جو حکم سلطنت کی طرف سے بہت سے غور و خوض اور میران کے مشورہ سے جاری کیا گیا ہے وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی حکم فرمایا ہوا ہے۔ سچ ہے ؎

حسن یوسف دم عیسے ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسلام اور پروٹیشن لا۔ یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا تقابلی مطالعہ قیمت ۴ آنہ

کانفرنس اخبار اور جماعت اہلحدیث

از مدیر

حضرات! اس مضمون کا سلسلہ قریب دو سال سے جاری ہے۔ مگر سوائے اس عاجز کے کسی صاحب کو ہمت نہ ہوئی۔ کہ اس میدان میں بھی خامہ فرسائی فرماتے۔ کچھ صلاحیں بتاتے۔ میرے معروضات کی تردید یا تائید کرتے۔ تدابیر پر عمل کرنے کی سکیم بتاتے۔ عمل کرنے پر علیٰ کی ظاہر کرتے۔ مگر مجموعہ کانفرنس کی مجلس شوریٰ میں کچھ ہوتا جاتا ہے۔

سامنے میں ہمنے ہر طبقہ کے لوگوں کا نقشہ دکھایا تھا اور فکری حالت پر اظہار تاسف کیا تھا۔ مگر میرے اس تاسف کا حاصل بجز تاسف اب تک کچھ نہ ہوا۔

ہاتے قوم نہ بمبھی سے

خدا کے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلتی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

علماء کی حالت ناگفتہ بہ پر جسقدر افسوس کیا جاوے کم ہے۔ غناء و باہمی وحسد کا یہ حال کہ اگر کوئی یہ آیت پڑھ دے۔ اور شرمندہ ہونا پڑے۔ معاذ اللہ ہمارے دشمنوں پر یہ صادق آتا ہے۔ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ (حکایا لازمی نتیجہ ہے ضَرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ۔ اختلاف بھی جو تباہ کن چیز ہے مبتلی ہو۔ جا نہیں۔ مگر وہ اختلاف جو تَقَطَّعُوا بَيْنَهُمْ کا مصداق ہے۔ قابل ہزار لعنتیں ہے

اسی اختلاف کی فریاد ہے، اپنے کو حنفی اہلحدیث کہنا۔ اور اخبار اہلحدیث کو چٹکی کھانے کی دھمکی دینا کہ ہم شکایت کریں گے جب ہمارے تو ہمارے اخبار سے نیز اسی اختلاف و عناد کا نتیجہ ہے۔ حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب ایسے کریم النفس اور متقی کو ہوا اللہ علم ظہرانا وغیرہ۔

علماء کی اس خود پسندی سے عوام نے خود سری کا فایدہ اٹھایا۔ جو لازم و ملزوم تھا۔ اب گذارش ہے کہ اہل علم اپنے علم و فضل سے لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا نہیں۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جن میں نفاق و شقاق کی ہوا تیں چل رہی ہیں وہ تو کسی کام کے نہیں۔ نہ وہ کچھ کر سکتے ہیں۔ نہ ان سے میر دست کچھ امید رکھنا چاہئے۔

ہاں جو حسد اور خود پسندی کے شرر خیز بگولوں سے محفوظ رہیں۔ وہ اگر اٹھ کھڑے ہوں۔ تو کام بن جائے سب سے پہلا کام تو یہ کریں کہ "کانفرنس" کی تجویز قبول فرما دیں۔ اور اس کے ماتحت اپنے مقام پر ایک ایک انجمن کھولدیں۔ صوفت تک جتنی انجمنیں قائم ہوئی ہیں۔ بہت کم ہیں۔ اور "کانفرنس" کی وسعت کے پیش نظر کرتے ہوئے گویا کچھ بھی نہیں۔ اور اس کے تحفظ کے لحاظ تو جہاں جہاں وہ بھی کچھ نہیں

ہمارے غلام ایڈیٹر صاحب وسکر ٹری کانفرنس بارہ کام کانفرنس کے انجمنوں کی ایک فہرست شایع کر دیں۔ تاکہ ہمیں یہ اندازہ کرنے کا موقع ملے کہ ابھی کہاں کہاں زیادہ ضرورت ہے۔ لکھتے اضلاع لیسے ہیں۔ کہ ان میں "اہلحدیث" ہیں۔ اور انجمن نہیں ہے وہاں کے علماء توجہ فرما دیں۔ تو کام بن جائے۔

دوسرا کام یہ ہوگا کہ سب علماء کرام انجمنوں کے ماتحت

سلسلہ فرست کوئی اتنی طویل نہیں جو اب تک بھی علم ہوا ہے۔ کم و بیش مقامات ذیل میں انجمنہائے اہلحدیث کھلی ہیں۔ جن میں بعض کچھ کام کرتی ہیں۔ بعض سست ہیں

کلکتہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ لدھیانہ۔ فیروزپور۔ ہزارہ۔ بہاولپور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ ریواڑی۔ بریلی۔ فاگپور۔ بنارس۔ ملتان وغیرہ

کسی مقام کو میں بھولا ہوں تو وہاں کے احباب مطلع فرماویں۔

افسوس تو یہ ہے۔ کہ حیف آباد اور سیالکوٹ میں ابھی تک انجمن اہلحدیث قایم نہیں ہوئی (ایڈیٹر)

کے اغراض و مقاصد کو طے فرما دیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ ہماری انجمنوں کے مقاصد وہی ہوں۔ جو کانفرنس کے ہیں۔ اور ان کا کامل انتظام کانفرنس سے ایسا وابستہ رہے۔ جیسے کٹھ پتلی بازیگر کے قبضۂ اختیار میں رہتی ہے۔

ان سب انجمنوں اور خود کانفرنس کو عامی سنت یا اہلحدیث سے کیا تعلق ہوگا۔ اسکو میں آگے چلکر یہ تفصیل بیان کروں گا۔ انشاء اللہ اور خدا کرے میرے بیان کرنے سے پہلے ہی کانفرنس کی مجلس منتظمہ خصوصاً مولانا فضل امرتسری اور سیر صبد السلام صاحبان اور عموماً تمام انجمنیں و جماعت کے اراکین بیان کر دیں۔

اب میں اس مضمون کو ختم کرتے کرتے ایک اور بات کہہ دیتا ہوں۔ کہ انجمنوں یا جماعت کا تعلق کانفرنس سے قائم رکھنا۔ اور خصوصاً یہ بات کہ انجمنوں کی آمدنی میں سے کانفرنس کے خزانہ میں کیا پہنچنا چاہئے؟ میرا خیال ہے کہ کم سے کم پانچواں حصہ اور زیادہ سے زیادہ نصف۔ انجمنوں کے اختیار میں رہنی چاہئے۔

(محمد یوسف شمس محمدی)

گذشتہ تین سو سال کی تاریخ جنگ

گذشتہ تین صدیوں میں یعنی ۱۶۰۱ء سے ۱۹۰۰ء تک

دنیا بھر میں ایک ہزار سات سو جنگیں وقوع پذیر ہوئیں۔ ان سب میں سے دو تہائی سے زیادہ ترکی اور دنیا کے ۲۶ ملکوں کے درمیان ہوئیں۔ جن کی تعداد ۱۱۰۰ ہے۔ ان جنگوں میں ۶۰ لاکھ آدمی مارے گئے۔ ۱۶۰۰ء سے ۱۹۰۰ء تک ترکی نے ۲۸ جنگیں لڑیں۔ جن میں ۱۲ لاکھ آدمی کام آئے۔ ۱۶۰۰ء سے ۱۸۰۰ء تک ترکی نے ۱۲ جنگیں لڑیں۔ جن میں ۵ لاکھ آدمی مارے گئے۔ ۱۸۰۰ء سے ۱۹۰۰ء تک ترکی نے ۱۶ جنگیں لڑیں۔ جن میں ۷ لاکھ آدمی مارے گئے۔ ۱۶۰۰ء سے ۱۹۰۰ء تک ترکی نے ۲۶ ملکوں سے جنگیں لڑیں۔ جن میں ۲۴ ملک یورپ کے تھے۔ ۱۶۰۰ء سے ۱۸۰۰ء تک ترکی نے ۱۲ ملکوں سے جنگیں لڑیں۔ جن میں ۱۰ ملک یورپ کے تھے۔ ۱۸۰۰ء سے ۱۹۰۰ء تک ترکی نے ۱۶ ملکوں سے جنگیں لڑیں۔ جن میں ۱۴ ملک یورپ کے تھے۔ ۱۶۰۰ء سے ۱۹۰۰ء تک ترکی نے ۲۸ جنگیں لڑیں۔ جن میں ۱۲ جنگیں جیتیں۔ ۱۶۰۰ء سے ۱۸۰۰ء تک ترکی نے ۱۲ جنگیں لڑیں۔ جن میں ۸ جنگیں جیتیں۔ ۱۸۰۰ء سے ۱۹۰۰ء تک ترکی نے ۱۶ جنگیں لڑیں۔ جن میں ۴ جنگیں جیتیں۔ ۱۶۰۰ء سے ۱۹۰۰ء تک ترکی نے ۲۸ جنگیں لڑیں۔ جن میں ۱۶ جنگیں ہاریں۔ ۱۶۰۰ء سے ۱۸۰۰ء تک ترکی نے ۱۲ جنگیں لڑیں۔ جن میں ۴ جنگیں ہاریں۔ ۱۸۰۰ء سے ۱۹۰۰ء تک ترکی نے ۱۶ جنگیں لڑیں۔ جن میں ۱۲ جنگیں ہاریں۔

ملک اودھ کی دینی حالت

پیارے ناظرین! السلام علیکم۔ ضلع رائے بریلی سے تو غالباً آپ لوگ واقف ہوں گے۔ اس ضلع میں ایک بہت پرانا قصبہ حالیں کے نام سے مشہور ہے اس میں ہر قوم آباد ہیں۔ خاصکر مسلمان زیادہ۔ سادات تو علی العموم اہل تشیع کا مذہب رکھتے ہیں باقی سنی حنفی المذہب۔ وہاں میں ہی دو گروہ چند افراد تو وہابی علماء کے متعقد باقی رضائیہ پارٹی کے ہم خیال ہیں۔ یہاں درس قرآن کا بھی اکثر شغل رہتا ہے۔ علاوہ اور تعلیم کے بچوں کو پہلے قرآن شریف حفظ کرایا جاتا ہے۔ حافظ قرآن یہاں کثرت سے ہیں۔ ہر گلی کوچے میں میلاد شریف کا جرچا رہتا ہے۔ یہاں کی عورتیں بھی بڑے سلیقہ و شان سے محفل میلاد کرتی ہیں۔ سال میں دو بار تبرجب کی گیارہویں تاریخ کو ایک طبہ رسمی شریف کا بھی بڑے دھوم دھام سے منعقد کیا جاتا ہے۔ بیرونجات سے بڑے بڑے نامدار علماء جبہ پوش۔ صوفی منش بہ تشریف لاکر شرکت کرتے ہیں۔ اس جلسہ میں دابیوں کی خوب ہی درگت کی جاتی ہے۔ یہ جلسہ ایک جان العمر بزرگ شاہ صاحب کے اہتمام سے ہوتا ہے۔ جو اکثر یہاں تشریف لایا کرتے ہیں۔ تین ساڑھے تین سو زیادہ قصبہ کے لوگ آپ کے مرید ہیں۔ آپ کا تعرف نہایت بڑھا ہوا ہے۔ اکثر لوگ بڑھی جوان عورتیں بھی آپ سے فیض حاصل کرتی ہیں ایک صفت آپ میں یہ بھی ہے۔ کہ آپ وہابیوں کی طرف ہی شناخت کرتے ہیں۔ خدا نخواستہ اگر کوئی دنیاوی خدمت اول سے آپ کی مجلس مبارک میں کہیں شریک ہو گیا۔ تو فوراً سے پیشتر پوچھ پوچھ لیتے ہیں۔ آپ جناب شاہ حاجی وارث علی صاحب دیوا شریف ضلع بارہ بنکی کے خادموں کے خادم ہیں۔ آپ کا نام نامی واسم گرامی جناب مولانا شاہ محمد شفیع صاحب ہے۔ آپ کے کرامات کے تمام اہل قصبہ معترف ہیں۔ اور یہ جا و بیجا کا کمال یہ ہے۔ کہ سب کو بزرگوں کے مزاروں سے ثابت ہوا کرتی ہے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے۔ کہ آپ قصبہ کے لوگوں سے

(باقی)

حاشیہ: تبرکاً یہ مضمون کا نمبر ۲ درج ہے۔

رخصت ہو کر وطن کی جانب مراجعت فرمانے لگے۔ تمام مریدین متعالیت کی غرض سے آپ کے ہمراہ گئے قصبہ کے باہر آپ ایک مزار شریف پر فاتحہ پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ فاتحہ خوانی کی حالت میں آپ کو مزار شریف سے وطن جانے کی ممانعت ہوگئی لہذا مجبوراً آپ واپس آئے۔ اس بات کے دوسرے روز آپ کے خدام میں سے ایک خادم کو خواب میں الہام ہوا۔ کہ کوئی بزرگ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جناب شاہ صاحب کے ذریعہ سے قصبہ کے لوگوں کو خوب ہی ہدایت ہوئی ہے۔ چنانچہ صبح سے ہی دنیل میں اپنے خواب کو سوچا کر دعا یا مدتوں سے ایک قریباً بالکل ترک ہو گئی تھی۔ جسکا نشان نہ ملتا معلوم ہوتا تھا۔ اور اہل قصبہ کو بھی اس قبر کا پورا علم نہ تھا۔ آجکل گشت کے دور سے معلوم ہو گیا کہ یہ فلاں بزرگ کا مزار ہے۔ لہذا آپ کی ہدایت کی وجہ سے اب اوپر بھی چادریں چڑھنے لگیں قصبہ بھاپیں جناب کی ہدایت کا باب سلسلہ جاری ہے اور ہر خرد و کلان آپ پر ایسا گرویدہ ہو رہا ہے کہ کیا مجال۔ آپ کے خلاف دوسرے سے دابیوں کی تقریر سنیں۔ آپ دو چار مہینے مسلسل یہاں قیام فرما کر مریدوں کے عقائد کی اصلاح کرتے ہیں۔ بیچ کی اصلاح زیادہ تر وہابیوں سے نفرت دلانے کی ہوتی ہے۔ غرضیکہ آپ میں بڑے بڑے اوصاف اور کمالات ہیں۔ جس کے بیان سے زبان عاجز اور قلم قاصر ہے۔ ناظرین گھبرائے نہیں۔ آگے چلکر کچھ اس سے بھی لطف کی باتیں سناتا ہوں۔ قصبہ ہذا کے احاطہ کے بزرگوں کے بڑے بڑے مزارات ہیں۔ تین قبریں تو گز کی بھی زیادہ ہیں۔ قصبہ اور ایک قصبے کے بیچ سے ایک چھوٹا سا حوض بنا ہوا ہے۔ آٹھ دس یا دس بارہ گز کے فاصلے پر متصل عیدگاہ ایک پختہ خانقاہ خمس کی چار دیواری کی بنیاد ابھی پختہ سے بھی ہوئی ہے۔ اس کے اندر ایک قبر ہے جس کے دروازے پر ایک پتھر لگا ہوا ہے۔ اور خانقاہ کے اندر چند دکان ہیں پرانے طرز کے ہیں۔ ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ اس درگاہ کے بڑے بڑے ہوشیار مجاور ہیں۔ اور ایک بڑے عالی رتبہ خانقاہ کے خادم ہیں۔ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تک یہاں برابر میلہ رہتا ہے۔ خانقاہ کے اندر دونوں وقت برابر عدالت لگتی ہے۔ سب سے زیادہ عورتیں اکثر عدالت میں حاضر ہوتی ہیں۔ اور بنایت ادب اور خشوع کے ساتھ قبہ کی طرف ہاتھ باندھکر دو زانو ہو بیٹھتی ہیں جس کے سر پر جن بھوت ہوتا ہے۔ قبہ کی برکت سے خود بخود جل جاتا ہے۔ اگر شاذ کسی عورت نے انکار کیا کہ میں نہ جلوں گی۔ تو مجاور لوگ ملاحظہ کرتے ہی سے اس کا موہنڈا کر دیتے ہیں۔ اور ملاحی تو کمال ٹیڈ کے سے ٹیڑھے سے خوب ہی مرمت کرتے ہیں۔ خانقاہ کے اندر ایک چھوٹا سا حوض بنا ہوا ہے آٹھ دس یا دس بارہ گز کو خود بخود اس میں پانی ابل آتا ہے۔ اسکا پانی زائرین کو تبرکاً تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ مگر خاص لوگوں کو۔ عام کو نہیں۔ لوگ اس پانی کو آب زمزم سے بھی زیادہ متبرک سمجھ کر سر۔ اور آنکھوں سے لگاتے ہیں۔ سنا جاتا ہے۔ کہ کچھ عرصے سے شریف کے روضہ میں ایک سیپ کے جاندار شے پیدا ہو گئے ہیں۔ اور یہاں تک بڑھے ہیں۔ کہ

کہو جی میں ہیرہ پر ملا ہے
وہاں ہولا میاں آ کر بھلا ہے

تعزیہ داری میں بھی یہ قصبہ شہرۂ آفاق ہے۔ اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ دور دور کے لوگ محرم میں تعزیہ یہاں تعزیہ دیکھنے کو آیا کرتے ہیں۔ بیشمار بیسنی دونا قریب یہاں تعزیہ دار ہیں۔ جیٹھ کے مہینے میں ایک اور بڑی میلہ غازی میاں کے تخت کا لگتا ہے۔ یہ دو میلے ہیں۔ جس روز غازی میاں شادی کے بعد خلوت فرماتے ہیں۔ نعوذ باللہ من سوء الفہم۔

ناظرین یہ حالت تو قصبہ کے مسلمانوں کی ہے۔ اور قریب دو ہزار کے مسلمانوں کا خدا ہی نگہبان ہے۔ وہ بیچارے تو نماز میاں کی کندوری اور شیخ مسدد کا بجرا اور ٹیلے کے رسنے کی سواری۔ دوسری عبادت جانتے ہی نہیں۔ غرضیکہ اودھ کے مسلمانوں کی حالت انتہائی درجہ کی خراب ہو رہی ہے۔ اور ہوتی جاتی ہے۔

اب میں نہایت حسرت اور افسوس کے ساتھ اپنے ناظرین باتمکین کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ گذارش کرتا ہوں۔ کہ کیا ہمارے علماء کرام حضرات کا فرض ہے واعظین کا فرض نہیں ہے کہ وہ ایک مرتبہ اس قلمرو کی طرف بھی دورہ کر کے توحید و سنت کی چمکتی ہوئی تلوار کی دھار سے ایک مرتبہ کاٹ کر ہوا لے ہمارے مسلمانوں کو ضلالت کے گڑھے سے نکالیں۔ قبل اس کے خاکسار نے کئی مرتبہ ذریعہ اخبار اہلحدیث جناب مولانا ابوالمکرم حبیب فاضل امرتسری دام اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں اپنی فریاد کو پہنچایا تھا۔ لیکن کچھ توجہ نہ ہوئی اس سرشتہ ہی اپنی فریاد کو پہنچاتا ہوں۔ کیا ہمارے مولانا شبیر السلام فاتح شرک و بدعات کچھ توجہ فرمادیں گے۔ وہ یا یہ۔ فاکسار احقر ابوالعبد المحمد

امیر الباوری ضلع سلطان پور

✻ یہ شاہ صاحب اگر وہی ہیں جو گیروے کپڑے پہنتے اور سر منڈا رکھتے ہیں۔ تو ان شاہ صاحب کو میں جانتا ہوں۔ آپ خوش شکل خوش لباس رہتے ہیں۔ اور اصلی ڈاڑھی کے باشندے ہیں۔ میرے ساتھ کہ ہمیشہ توحید و سنت کی تائید اور اس قسم کی بدعتی اور شرکی رسوم کی تردید کیا کرتے ہیں۔ دہلی میں ہمارے مکرم دوست مولوی محمد حسین صاحب سوداگر کو مکہ کے ان پڑھ دائم الحج کی محبت ہوتی ہے۔ اور اس میں یہی آپ کا ذکر ہوتا ہے۔ اور خوب توحید و سنت بیان کیا کرتے ہیں غرض اچھے اچھے مشہور اہلحدیثوں سے خصوصاً اس خاکسار سے شاہ صاحب کو بہت محبت ہے اس لئے مترو ہے کہ یہ واقعات جو آپ نے لکھے ہیں اگر شاہ صاحب کے متعلق نہ ہوں گے۔ شاہ محمد شفیع صاحب کی نظر سے یہ اہلحدیث کہیں گذرے۔ تو مناسب ہے شاہ صاحب اس کے متعلق خود ہی جواب باصواب

تکفیر کے فتوے

ہمارے علماء (خصوصاً اہل فقہ و محدثین) کو قرآن مجید پر تدبر کی بڑی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ نے تمام انسانی اقوال کو خواہ وہ انبیاء کے ہوں خواہ اوصیاء کے اور تمام اجتہادات کو بمقابلہ وحی کے رد فرما دیا ہے۔ اور صرف عمل بالوحی کی ہدایت فرمائی ہے۔ ارشاد ہے۔ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ترجمہ۔ یہ ہماری کتاب عدالت کے ساتھ بول رہی ہے (جو کچھ پوچھتا ہو۔ اسی سے پوچھ) اور ہم ان اقوال انسانی کو رد کرتے ہیں۔ جن پر تم عمل کرتے ہو۔ سبحان اللہ۔ خدا نے اپنی پاک کتاب کو ناطق قرار دیا ہے۔ یعنی یہ ہر وقت قیامت تک (تمہاری ہر بات ہر مسئلہ کا کافی و شافی جواب دینے کے لئے تیار ہے۔ پس قرآن سے بڑھکر کون مفتی اور مجیب ہو سکتا ہے۔

صاحبو۔ غور کرو۔ اس وقت کوئی رسول ہم میں زندہ موجود نہیں۔ اور ارشاد ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى (آیہ) ۔ اے رسول سلام علیہ تو مردوں کو کچھ نہیں سنا سکتا۔ اور ارشاد ہے وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ (آیہ) یعنے تو مردوں کو قبروں میں سنانے والا نہیں۔ مگر کتاب (قرآن) اور ایسی ہی دائم۔ رسولوں کا ہادی اور مرشد۔ قیامت تک زندہ اور ناطق ہے۔ پس اسکو چھوڑ کر مردوں سے اپنے ضروری دین و دنیا کے مسائل پوچھنا یا ان کے اقوال پر عمل کرنا ضلالت کے بھروسے ہیں۔ اور انکو کوئی مانتا ہے تو کوئی نہیں مانتا۔ اور اکثر انسانی اقوال میں کفر و اسلام ملکے کا جزو مختلف فرقوں کے نزدیک فرق ہے انکو صاحب العقل قرار دینا یہ قسمتی۔ یا ہوسی اور ہوائے نفسی ہے۔ اگر مسلمان صرف اس زندہ رسول کو پیشوا مانیں۔ تو آج ہی جنگ و جدل کا دنیا سے منہ کالا ہو جاتے۔ اور سب متحد و متفق ہو کر یکجان کر فرقہ غالب بن جائیں کتابوں پر عمل کرتے ہیں۔ ان سے بڑھکر کون کافر ہوگا۔ پڑھو۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ترجمہ۔ جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ (عمل نہ کرنا جھٹلانا بلکہ رد کر دینا ہے) یہی لوگ ناری ہیں ہمیشہ ناری رہیں گے یہی حالت باہم مشابہ ہے۔ احمدی غیر احمدی۔ (مرزائی غیر مرزائی) کی ہے۔ کہ ہر فریق دوسرے فریق کو کافر مطلق سمجھتا ہے۔ الغرض جو ہر دیکھو اسلام میں کافر ساز فیکٹری کھلی ہے۔ ہر ایک کافر بنانے پر تلا ہوا ہے۔ اور ہر ایک کا فرنظر آتا ہے۔

ہی کہہ میں سب اپنے ہی یاران روشناس
وا کون ہے جو ماند ۂ دیر مغاں نہیں

قرآن میں تو کسی کو کافر بنانے کا حکم کہیں ہوتے لگا۔ اس میں تو یہ حکم ہے۔ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (آیہ) یعنے جو شخص تمہیں سلام کرے۔ اسے یہ نہ کہو۔ تو مومن نہیں۔

حدیث میں بھی تکفیر کی سخت ممانعت ہے۔ بڑھو من استقبل قبلتنا وصلی صلوٰتنا وا کل ذبیحتنا فذٰلک المسلم الحدیث ترجمہ جس نے ہمارے قبلہ کی طرف سو رہ کیا جس نے ہمارے جیسی نماز پڑھی جس نے ہمارے ہاتھ کا ذبیحہ کھایا۔ اسکو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ بناؤ۔ گناہ کی قید ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ کسی بے گناہ کو کافر بنانا تو بڑا ہی ظلم اور قرآن و حدیث کی نافرمانی بلکہ خود کو کافر بنانا ہے۔ نیز حدیث میں ہے۔ من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ جس نے (صدق دل سے) ایک بار کلمہ توحید پڑھا۔ جنت میں داخل ہو گیا۔ اسلام میں تو یہانتک رفاہ اور آسان اور علماء اسلام کا یہ حشر کہ تکفیر کی بھاری بیڑی ہے متعصب علماء نے اسلام کو اس قابل نہ رکھا۔ کہ کوئی غیر مذہب والا اس کے احاطے میں داخل ہو سکے جب ایک گروہ دوسرے گروہ کو کافر بنا رہا ہے تو اسی آدمی میدان ہو گا۔ کہ جس کسی گروہ کا

قبول کرو۔ یہاں تو کافر ہی کافر بھرے ہیں اور ایک اسلام کے ۷۲ اسلام ہیں

فاعتبروا یا اولی الابصار

ناصف: حامد حسین۔

خیر الامور اوسطہا

ناظرین! تسلیم۔ اس وقت دنیا میں تین ہی قسم کے مذہب پائے جاتے ہیں۔ ایک مذہب کے پیرو ہر مذہب اور ہر عقیدہ کو باطل قرار دیتے ہیں۔ وہ اپنی نظر میں دنیا کی ہر مذہب چیز کو مخالفت سے دیکھتے ہیں یہاں تک کہ مذہب الذات اپنا معیار اخلاق سمجھتے ہیں۔ دوسرے مذہب کے خدائی مقولہ کھا ڈ۔ پیو۔ اور عیش اڑاؤ کی تلقین کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ آخرت کو بالکل غیر واقعہ سمجھتے ہیں۔ بلکہ اپنے اقوال سے عملاً انکار خدا کرتے ہیں۔ اہل نظر تو ان لوگوں کا ذکر زمرۂ حیوانات میں کرنا پسند کرتے ہیں۔ اور یہ ہے بھی درست کیونکہ یہ لوگ عقل کو جو کہ خداوند کریم نے انسان کی ہدایت کے واسطے عطا کی ہے معطل اور بیکار کر دیتے ہیں۔ صریح یہی وجہ ہے کہ ان کے اعمال بہیمیت کی بو آتی ہیں۔ ہم گو ان دونوں سے کچھ بحث نہیں۔ بلکہ صرف یہ دکھانا مد نظر ہے۔ کہ انسان تمام تہذیب و انسانیت میں رہ کر دنیا میں کسطرح کا دنگا و فساد برپا کر سکتا ہے۔ جب ہم تیسری طرف نظر دوڑاتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مذہب کا معیار اخلاق کتاب و سنت ہے۔ لیکن صدہا سے سب گذرہ (کلوا واشربوا ولا تسرفوا) پر عمل نہ ہونا ظرین۔ یہ سب اجمال ہے۔ جس کی تفصیل تمام پنجم اور مسلمانوں پر مفصلاً و مدلل فرض کی گئی ہے رسول کریم (صلعم) اور صحابہ نے ان دونوں طریقوں کے بین بین ایک نہایت عمدہ فیصلہ زبان وحی ترجمان سے فرما کر دنیا کو سبق (عمل) سکھایا۔ اصلی اللہ علیہ وسلم۔ ناظرین وہ کیا مبارک زمانہ تھا جبکہ ہم پنجے ہر ایک کام کو خیر کا ہو اوسطہا کے پاک ارشاد کے ماتحت انجام دیا کرتے تھے۔ افسوس۔ صد افسوس۔ جب سے ہم نے میانہ روی کو چھوڑ دیا ہے سیدھے اعتدالیوں کے خرخشاک پنجہ میں پھنسکر ذلت و خواری کا شکار ہو رہے ہیں۔ جب ہم افراط تفریط اور مراسم مذمومہ کا رواج دار و نگاہ مسلمانوں میں دیکھتے ہیں۔ تو بعد غور کرنے کے ایک سرد آہ کے ساتھ یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ بدنام کنندہ خربت غزا اور مخالف دین متین ہم خود ہی ہیں۔ آہ! اسلام۔ نادان خدا کا پسندیدہ اور برگزیدہ دین اسلام تو ہم کو اعتدال کے ساتھ کام کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن واے بر حال ما۔ کہ ہم کھلم کھلا مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ اور اس کا خمیازہ افلاس اور ذلت کی صورت میں اٹھا رہے ہیں

مسلمانو! خدا را غور کرو۔ اور سر شماؤ۔ کیا اسلام کی تعلیم پر عمل کرنا ہی کا نام ہے۔ ورنہ یاد رکھو کہ یہ سبل (راہیں) کم قومیا غیر قومکم ثم لا یکونوا امثالکم (آیہ) ہے آپ کے اوپر چسپاں ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ

(خادم المسلمین محمد بخش الدین السلام نگری)

قادیانی مشن

الفضل قادیان کے چند پرچے سرسری نظر سے گذرے۔ جن میں اس سفر بھوپال موجودہ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے ترکوں کے اقوال و افعال پر صاحبزادہ بشیر الدین محمود اور ان کے پرائیویٹ مقلدین کی اخلاقی زبان سے مکتہ چینی کی ہے۔ مجھ ناچیز کو جو خوشہ اسلامی چھوڑ دی کہا ہے۔ اس سے بیباکانہ واقفیت نہیں ہے۔ قادیانی فرقوں کے جو مخصوص۔ مقالہ عام کو چھوڑ دیتے ہیں۔ انکی نسبت اعتراض کرنے کا موقع ہے۔ اور نہ ہمارا دائرہ بحث میں یہ بات داخل ہے بلکہ ایک اسلامی آرگن کو باوجود اپنے مخصوص خیالات رکھنے کے یہ امر بھی مدنظر رہنا چاہئے۔ کہ طریق بیان مہذب سے دور نہ ہو۔ اور اس کا طرز تحریر کہیں سب و تکفیر تک پہنچنے والا نہ ہو وہ ہمارا بھائی اگر ہمارے آپکو کلمہ شہادت دین کا قائل بتلاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ایک اسلامی سلطنت کے فنا ہونے کے حزنیہ پر ایک کاری ضربت لگاتے ہیں ہمارے دل کے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ہم بے ساختہ ان کے ساتھ ہمدردی کے آنسو بہانے لگتے ہیں۔ ہم کو ہرگز یہ خیال نہیں ہوتا۔ کہ ہمارے بھائی ہمارے ساتھ کیا سلوک کر رہ

فتاوے

تصحیح ۳۰۔ ذی الحجہ کے پرچہ میں جواب مشتاد اور ۲ کا جواب لکھا ہے۔

س نمبر ۳۸ سید و انصاری۔ و مجوسی۔ و منکر وغیرہم کفرہ کی وہ قومیں مسلمان کو قبول کر لی جن کا انکے مذہب سے کچھ تعلق نہ ہو۔ صرف اتحادی اور شوقیہ معاملہ ہو۔ تو شرعاً روا ہے یا نہیں؟ اور ان لوگوں کے گھر کا کھانا کھانا اور پانی پینا اہل اسلام کو مباح ہے یا حرام؟ (رسائل اناعلوی)

ج نمبر ۳۸۔ جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود یوں کی دعوت قبول فرمائی تھی۔

س نمبر ۳۹۔ جو مسلمان کہلا کر قبر پختہ بنانی خشت پزی رنگ فروشی۔ چونہ سازی۔ معماری۔ نائن پنی اور سبزی فروشی۔ وغیرہ پیشے کرکے قوت لایموت کرتے ہیں۔ انکو حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ اور ان کے ساتھ کھانے پینے سے انکار کیا جاتا ہے۔ ایسا ان کے ساتھ کھانا پینا درست ہے یا نہیں؟ اور ایسے پیشہ کو اختیار کرنا کیسا ہے؟ (عبدالرحمن)

ج نمبر ۳۹۔ جو مسلمان کہلا کر قبر پختہ بنانی خشت پزی رنگ فروشی۔ چونہ سازی۔ معماری۔ نائن پنی اور سبزی فروشی۔ وغیرہ پیشے کرکے قوت لایموت کرتے ہیں۔ انکو حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ ایسا ان کے ساتھ کھانے پینے سے انکار کیا جاتا ہے۔ ایسا ان کے ساتھ کھانا پینا درست ہے یا نہیں؟ اور ایسے پیشہ کو اختیار کرنا کیسا ہے؟ (عبدالرحمن)

س نمبر ۴۰۔ مسلمان کو مثل نصاریٰ کے سیز کرسی لگا کر بیٹھنا اور سیز کرسی کے ذریعہ سے کھانا کھانا درست ہے یا نہیں؟ (عبدالرحمن)

ج نمبر ۴۰۔ جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود یوں کی دعوت قبول فرمائی تھی۔

س نمبر ۴۱۔ جو مسلمان کہلا کر قبر پختہ بنانی خشت پزی رنگ فروشی۔ چونہ سازی۔ معماری۔ نائن پنی اور سبزی فروشی۔ وغیرہ پیشے کرکے قوت لایموت کرتے ہیں۔ انکو حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ ایسا ان کے ساتھ کھانے پینے سے انکار کیا جاتا ہے۔ ایسا ان کے ساتھ کھانا پینا درست ہے یا نہیں؟ اور ایسے پیشہ کو اختیار کرنا کیسا ہے؟ (عبدالرحمن)

ج نمبر ۴۱۔ جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود یوں کی دعوت قبول فرمائی تھی۔

س نمبر ۴۲۔ ایک محلہ میں ایک ہی مسجد موجود ہے کی تھی۔ اور سب لوگ اکٹھی میں نماز وقتیہ اور جمعہ پڑھتے تھے۔ اتفاق سے کسی دنیاوی امر میں فتنہ فساد کرکے ایک مسجد اور قائم کیا۔ اور چند لوگ اس میں نماز وقتیہ اور جمعہ قایم کیا۔ اور کھانا پینا شادی بیاہ سب باہم بند ہا۔ عرصہ تک۔ پھر طرفین میں اتفاق ہوا۔ شادی بیاہ سب طرفین میں ہونے لگا۔ مگر جمعہ دونوں مسجد میں پڑھتے ہیں اور فرق دونوں مسجدوں میں چالیس ہاتھ کے فاصلہ کا ہوگا تو سوال یہ ہے۔ کہ دونوں مسجد میں نماز جمعہ ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور صورت نہ ہونے کی کس میں ہو گی کس میں نہ۔ (۲۲)

س نمبر ۴۳۔ جماعت مومنین کی اگر کسی فعل غیر شرع کی وجہ سے فعل حقہ نوشی چرس تو نوشی یا داڑھی پینے میں جیسے کو دھوبی نگانا اور سبزہ نہ ہونا۔ ہی طرح سے کسی مسئلہ فروعی کے اختلاف کی وجہ سے باہم اختلاف کرکے جمعہ اور نماز عیدین ایک ہی محلہ میں قایم کرنا کیسا ہے؟

ج نمبر ۴۱-۴۲-۴۳-۴۴۔ تینوں سوالوں کا مطلب ایک ہی ہے۔ اور بنگاہ کے دیہات میں بچے اتفاق بکڑتے ہوتے ہیں۔ جواب سب کا یہ ہے کہ مسجد سب کی جگہ ہے۔ آپس کی رنجش کی وجہ سے نماز کو چھوڑنا جائز نہیں۔ نہ کوئی الگ مسجد بنانا درست ہے۔ اگر بنا دیں گے۔ تو وہ ضرار کی مسجد ہوگی۔ سرداروں کو چاہئے کہ عدل و انصاف کریں۔ اور لوگوں کو چاہئے کہ تابعداری کریں۔ اور مداخل غرضیہ فنڈ

س نمبر ۴۴۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ لا یزنی الزانی وھو مومن۔ اور ایک مولوی صاحب نے وضاحت فرمایا کہ زنا کی دعا چالیس روز تک خدا قبول نہیں کرتا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ مذکورہ حدیث صحیح ہے۔ تو مطلب کیا ہے۔ اور مولوی صاحب کے فرمان کے مطابق معلوم ہوا۔ کہ جب چالیس روز تک دعا قبول نہیں ہوتی۔ تو اگر دعا (معاذ اللہ) کوئی بشر نہ کرے۔ تو دعا نہ مانگنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ (عبدالرحمن)

ج نمبر ۴۴۔ یہ حدیث چالیس دن تک دعا قبول نہ ہونے والی) بھی موارد نہیں۔ واللہ اعلم عند اللہ۔ ۳۰ بائی واصل غریب فنڈ

س نمبر ۴۵۔ پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۲۰ء صفحہ ۱۲ پر سوال غلط و جواب غلط ۱۵۲ کا یہ کس کتاب میں ہے۔ عبارت مولد کتاب۔ صفحہ سمیت نام کے دیجئے تو پکی عین مہربانی ہوگی۔ (محمد یونس عفی عنہ) ۳۵۶۵

ج نمبر ۴۵۔ نیل الاوطار جلد اول صفحہ ۱۹۵

س نمبر ۴۶۔ کیا وجہ ہے۔ کہ سؤر کا گوشت حرام ہوا۔ جواب تسلی بخش ہو۔ (۲۲)

ج نمبر ۴۶۔ قرآن میں تو صرف اتنا ہے فانہ رجس وہ ناپاک ہے۔ عکبارد اسلام نے کہا ہے۔ کہ یہ بھی تاثیر سے انسان بداخلاق ہو جاتا ہے۔

س نمبر ۴۷۔ وہ خاوند جہان کو بجائے کر بیٹھ کو پہلے خدا نے اور محمدی مفت اپنے نوکر سمجھ رکھا تھا۔ تو وہ نوکر کہاں کو پیدا ہوا تھا۔ (۲۲)

ج نمبر ۴۷۔ نوکر محمدی کی پیدائش والی روایات

متفرقات

کاغذ کی گرانی اس عنوان سے ایک نوٹ اہلحدیث صفحہ ۲۰۔ نومبر میں لکھا تھا جس میں احباب کو توجہ دلائی تھی۔ کہ جنگ کی وجہ سے مصالح پریس نے سرما کا غذ گراں ہو گیا ہے۔ بلکہ نایابی کا خطرہ ہے۔ اسی لئے کسی اضافہ نے خلاصت کم کر دی ہے کسی قیمت بڑھا دی ہے۔ مگر اہلحدیث کیا کرے اور پرانے گاہک خاص مضطر ہے۔ خبار کا مالک نہیں سمجھتا بلکہ اصل مالک ہیں کے ناظرین اور یہی خواہان اہلحدیث ہیں۔ اس لئے وہ بتلا دیں۔ کہ قیمت بڑھائی جائے یا خلاصت کم کی جا دے۔ یہ بھی لکھا تھا کہ میری رائے یہ ہے۔ کہ یہی خواہان اس کی اشاعت پر توجہ کریں۔ تاکہ کسی گرانی کی کسر پچائے۔ اس نوٹ کے جواب میں تقریباً دو تین خط آئے ہیں۔ جو بالاتفاق یہ لکھتے ہیں۔ کہ قیمت بڑھا دیجائے۔ اسی سے دیگر اصحاب بھی اپنی اپنی رائے سے اطلاع دینگے۔ میں ابھی تک دبی رائے پر ہوں۔ کہ بچار قیمت بڑھنے کے اجمالیا اس کی اشاعت پر توجہ کریں۔ قیمت مفید ہے

جنازہ غائب پنجاب کے ایک بہت پرانے بزرگ مولوی حاجی عبدالرحیم صاحب ساکن قصبہ کہم ضلع لودہانہ کے انتقال کی خبر آئی ہے۔ مرحوم بڑے نیک۔ زاہد۔ متقی۔ پارسا۔ زمانہ کے گرم و سرد چشیدہ تھے۔

جناب حافظ عبدالہادی صاحب ایک پرانے عالم راولپنڈی میں مقیم تھے۔ مرحوم کے انتقال کی بھی خبر آئی ہے۔ ناظرین سے التماس ہے کہ دونوں بزرگوں کے حق میں دعاء مغفرت کریں۔ آمین خاوند غائب پڑھیں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ

محمدیہ پکپنی کا سرمایہ فی روپیہ ۱۳ تقسیم ہوا ہے ۲۰۔ نومبر کے بعد جتنوں کو روپیہ دیا گیا۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے

حاجی محمد علی محمد فضل الرحمن سوداگر بمبئی۔ بابو عبدالرحمن کریم وکیل۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ دیسی لیو

جان محمد جہلم۔ حکیم قلی محمد۔ حافظ فاروق بخش بیشی عبداللہ جگیاں غلام فرید۔ حافظ عبدالمعبود جج متفرقات ۱۲ روپے۔ مولوی عبدالغفار علیگ ۱۲ روپے۔

اور جو صاحب چاہیں نکالیں۔ بقایا کے وصول کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

تلاش دوا مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی کا خط مورخہ ۱۲ نومبر میں لکھا تھا جس میں احباب کو توجہ دلائی تھی کہ جنگ کی وجہ سے مصالح پریس نے سرما کا غذ گراں ہو گیا ہے۔ بلکہ نایابی کا خطرہ ہے۔ اسی لئے کسی اضافہ نے خلاصت کم کر دی ہے کسی قیمت بڑھا دی ہے۔ مگر اہلحدیث کیا کرے اور پرانے گاہک خاص مضطر ہے۔ خبار کا مالک نہیں سمجھتا بلکہ اصل مالک ہیں کے ناظرین اور یہی خواہان اہلحدیث ہیں۔ اس لئے وہ بتلا دیں۔ کہ قیمت بڑھائی جائے یا خلاصت کم کی جا دے۔ یہ بھی لکھا تھا کہ میری رائے یہ ہے۔ کہ یہی خواہان اس کی اشاعت پر توجہ کریں۔ تاکہ کسی گرانی کی کسر پچائے۔ اس نوٹ کے جواب میں تقریباً دو تین خط آئے ہیں۔ جو بالاتفاق یہ لکھتے ہیں۔ کہ قیمت بڑھا دیجائے۔ اسی سے دیگر اصحاب بھی اپنی اپنی رائے سے اطلاع دینگے۔ میں ابھی تک دبی رائے پر ہوں۔ کہ بچار قیمت بڑھنے کے اجمالیا اس کی اشاعت پر توجہ کریں۔ قیمت مفید ہے

دوا دینے کو اہلحدیث مجریہ ۱۹ محرم میں ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ خبار اہلحدیث چک مزارا ضلع شاہپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھ ناظرین اہلحدیث میرے مرض کا وہ حصہ لکھ کر عرض کرے۔ میں ایک دیسی نسخہ بتا دوں۔ تو میں گھر میں ایک سال کے لئے نسخہ تیار کر لوں۔ تو میں گھر میں ایک سال کے لئے خبار اہلحدیث کسی کے نام جاری کرا دونگا۔ آپ اول کو اطلاع دیں۔ کہ وہ کسی سخت بدقسمتی کے نام اخبار جاری کرا دیں۔ تو میں نسخہ بھی اور تیار شدہ دوائی دینے کو تیار ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ سائل کو دوائی سے یقیناً فایدہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سوال طبی ایک نوٹ ہے۔ کہ ۲۰ سال سے ہر روز شروع ہے دیسے لیو

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کی مجربات

حبوب دافع ہیجان ان حبوب سے لاعلاج کثرت و کثرت احتلام، احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ قیمت عمر علاوہ محصول ڈاک

طلا اس کے استعمال سے امراض جگر جوانی کی جڑ اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۲ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے اور کمزوری سے نجات ہو جاتی ہے۔ ہوا زی اور قوت مردی جسم دلخواہ حاصل ہو جاتی ہے۔ قیمت ۴ عمر علاوہ محصول ڈاک

تپ لرزہ اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو۔ دو تین دن کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے قیمت ۱۲ عمر علاوہ محصول ڈاک

شربت دافع بواسیر خونی اکسیر و مجرب ہے قیمت ۴ فی بوتل

بواسیر خونی

منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ۔ میں ایک تازہ اعانت عبدالرحمٰن صاحب امرتسری۔ از فنڈ چیف۔ سابقہ ۱۰ کل ۱۰ از رضاکار لشکر گوالیار رسالہ ۱۰ کل ۱۰ از رضاکار لشکر گوالیار رسالہ ۱۰ کل ۱۰ ایک اخبار بنام سائل بذکور جاری کیا گیا۔ باقی رہے نام ذکر (محاسب)

جرمن جنگی جہاز ایڈن کا کپتان اور قیصر جرمن کا بھتیجا انگریزی جنگی جہاز لمبورن میں سوار کرکے نظر بند بھیجا گئے ہیں۔ جہاں وہ بطور جنگی قیدیوں کے رکھے جائیں گے

ولیعہد جرمنی کی نسبت تین قسم کی خبریں سننے میں آتی ہیں۔ بعض افسر جو پیرس پہنچے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مارا گیا ہے۔ اخبار ڈیلی کرانیکل کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ وہ سخت زخمی ہوکر سٹراسبرگ میں زیر علاج ہے۔ لیکن حال کی بعض اور لیٹڈ کی خبروں سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی ڈویژن فوج کے ہمراہ دیکھا گیا ہے۔

جرمن کے ایک اخبار نے جو فوجی پیشہ لوگوں کا اخبار ہے لکھا ہے۔ کہ جرمنی کے ۲۱ کور میدان جنگ میں آچکے ہیں۔ جن میں بڑے بڑے کا فوجی پرنس پرنسی کونسل۔ اور جج وغیرہ بھی شامل ہیں

شاہ معظم (جارج پنجم) میدان جنگ میں تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے فرانسیسیوں کو دیکھا۔ اور افواج کے افسروں اور پریسیڈنٹ فرانس سے ملاقات کی

گذشتہ ہفتہ کے اخبار میں۔ روسیوں کی جرمنوں پر جس شاندار فتح کا ذکر کیا گیا تھا۔ وہ غلط تھی صحیح خبر صرف اتنی تھی کہ جرمن فوج محصور ہوگئی تھی لیکن اگلی تک پہنچ گئی اور وہ صاف بچ نکلی روسیوں کو یقین ہے کہ اگرچہ جرمن فوج بچ نکلی ہے لیکن بالآخر انہیں کامل فتح حاصل ہوگی کیونکہ روسی فوج کو بھی زبردست کمک پہنچ گئی ہے

آسٹروی فوجوں نے بلغراد دارالخلافہ سروریا پر قبضہ کر لیا ہے۔

سروریا کی سرکاری اطلاع سے ظاہر ہے کہ آسٹرویوں کی ایک عظیم فوج سروریا کے دو اہم مقامات پر قابض ہوگئی ہے۔

سروریا کی سرکاری رپورٹ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ابھی بمقام لیزار ویزہ آسٹرویوں کو شکست دیکر ان کے دو ہزار سے زیادہ سپاہی گرفتار کر لئے ہیں۔

روسیوں کا سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ جنہوں نے لوڈز کے جنوب مغرب میں جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ کیونکہ انہیں زبردست کمک پہنچ گئی ہے۔

جرمن اس جنگ میں ایک قسم کی بے تاری توپ استعمال کر رہے ہیں۔ جس کے گولے سے توپ چلتے وقت کوئی آواز سنائی دیتی ہے۔ اور نہ ہی گولہ گرتے وقت البتہ جب گولہ پھٹتا ہے۔ تو اسکی آواز سنائی دیتی ہے

جرمن نے بھری حد کے خوف سے بلجیم کے ساحل کو مستحکم کر لیا ہے

ٹائمز کا جنگی نامہ نگار اندازہ لگاتا ہے۔ فیلڈ ز (بلجیم) کی لڑائیوں میں ۳۰۔ لاکھ سپاہی کام آچکے ہیں۔ ان میں سے ۲۔ لاکھ جرمن۔ ۵۰ ہزار انگریز۔ ۵ ہزار ہندوستانی ہیں۔ اور باقی فرانسیسی (بلجیم)۔

جرمنی کے مشہور کارخانہ اسلحہ سازی کروپ میں ایک عبادہ بنانے کی کئی بم پھٹ گئے۔ اور خود بھگدڑ مچ گئی۔ نقصان کا اندازہ نہیں ہو سکا۔

فرانس میں متعدد انگریزی۔ فرانسیسی۔ بلجیم اور ہندوستانی سپاہیوں نے اس ہفتہ متحدہ پیش قدمی کی۔ کئی قصبوں پر قبضہ کر لیا۔

ترکوں کی افواج چار حصوں پر منقسم ہیں۔ ان میں سے پہلے لشکر کا مرکز قفقاز نوپل ہے۔ اس لشکر کا سپہ سالار جنرل سانڈرس جرمنی ہے۔ اس لشکر کا ۳ ۱ م بلغاریوں کے رویہ کی جانچ پڑتال ہے

دوسرا لشکر قسطنطنیہ میں ہے۔ اس کا سپہ سالار جمال پاشا وزیر بحری ہے۔

تیسرا لشکر سرحد روس پر ہے۔ اس کا سپہ سالار وزیٹ پاشا ہے۔ جو جنگ بلقان میں ترکی افواج کا سپہ سالار تھا۔

چوتھا لشکر (یمن و کنعان) میں ہے۔ اس کا سپہ سالار غالب پاشا ہے۔

ان افواج کی تعداد کئی لاکھ ہے۔ جن میں ترک۔ شامی عرب۔ اور بدوی عرب سب قسم کے لوگ شامل ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ روسیوں نے ہنگریا کے مقام اشکو پر قبضہ کر کے آسٹریوں کے شہر کریکھ جنہ مقام کراکو پر گولہ باری شروع کر دی ہے

پرزمسل (آسٹروی شہر) قلعہ بند شہر) کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ اور وہاں کے لاٹ پادری نے ایک اخبار کے نامہ نگار سے بیان کیا۔ کہ پرزمسل میں ذخائر خوراک ختم ہوگئے ہیں۔ مرغیوں کی کثرت ہے شہر میں تل دھرنے کی جگہ نہیں۔ اور اب شہر فتح ہو جانے کو ہے۔

لارڈ کچنر وزیر جنگ انگلستان نے امریکہ کے ایک اخبار کے نامہ نگار سے بیان کیا۔ کہ جنگ کم از کم تین سال تک جاری رہے گی۔ اور اس کا خاتمہ صرف اسی وقت ہوگا جب جرمنوں کو پورے طور پر شکست ہو جائے گی۔ (خدا جلد اس جنگ کا خاتمہ کرے)

پیرس کی سرکاری رپورٹ میں کہا ہے۔ کہ وہ ایک ایسی جنگ ہے جس میں فریقین آخری وقت تک لڑیں گے۔

جب باقاعدہ فوجیں اپنا کام کر چکیں گی۔ تو پھر لڑنے والے ممالک کے وہ لوگ جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔ جو قواعد نہیں جانتے۔ انہیں لوگوں پر آخری کامیابی کا انحصار ہوگا۔

جرمن پارلیمنٹ نے ۲۰۱ ب۔ ۵ کروڑ پونڈ مزید جنگ کی منظوری دی ہے۔

جرمن وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے انگلستان کو جنگ کا ذمہ دار قرار دیا۔ اور کہا کہ ہمیں معلوم تھا کہ جرمنی کے خلاف ایک بڑی سازش کی جا رہی ہے۔ لیکن اس نے اس کا کوئی تدارک نہ کیا۔

پنجاب میں بہت سے پلیسوں اور اخباروں کی ضمانتیں ضبط ہو رہی ہیں۔ کہیں ضبطی طلب ہو رہی ہیں (مقدار حافظہ)

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن صبح کے وقت شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عمومًا اور اہلحدیثوں کی خصوصًا دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ نکال واپس ہونگے
(۳) مضامین مراسلہ بشرطیکہ مفید درج ہونگے۔ اور نا قابل مضامین بھی معہ ٹکٹ آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۷ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپے
رؤسا و جاگیرداران سے " ۷ "
عام خریداران سے " ۵ "
" ششماہی " ۳ "
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۸ پنس
" ششماہی ۲ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جو خط و کتابت وغیرہ اس نام سے ہو فانا لہ و فانا الیہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ڈائریکٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر۔ مورخہ ۲۹ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

آریہ لیڈر کا مصالحانہ لیکچر

پنجابی آریوں کی دونوں پارٹیوں میں دو بزرگ ایسے ہیں جن کی بابت ہمارا نیک گمان ہے کہ وہ دل کے نیک ہیں۔ مذہب کو نجات جانکر پیرو بنے ہوتے ہیں۔ گو اوروں کے مخالف اوں پر بہت کچھ اظہار خفگی کرتے ہیں۔ ہمیں خطرہ ہے۔ کہ وہ لوگ ہمارے ایسا کہنے سے ہم پر بھی خفا ہونگے مگر ہم اپنے دل کی بات کو چھپانا نہیں چاہتے۔ وہ دونوں بزرگ کون ہیں۔ ایک لالہ منشی رام جی دوسرے لالہ منسراوم صاحب۔ ان دونوں صاحبوں سے ہمارا تقریری مناظرہ بھی ہو چکا ہے۔ اچھے ہم شہادت دے سکتے ہیں۔ کہ لیاظ متانت اور بلحاظ وجاہت یہ دو صاحب آریہ سماج میں نمونہ ہیں۔

لاہور کی دونوں سماجوں کے سالانہ جلسے گذشتہ نومبر میں ہوئے تھے۔ ان دونوں صاحبوں نے اپنی اپنی سماج میں لیکچر دئے جن میں اسلام اور اہل اسلام کا خصوصیت سے ذکر تھا۔ اس لئے وہ لیکچر ہمارے ریویو کے ذیل میں آ سکتے ہیں۔

لالہ منشی رام جی کا لیکچر مصالحت میں الاقوام پر تھا۔ مگر جن دلائل اور واقعات سے انہوں نے ضروری مسئلہ کو حل کیا۔ افسوس ہے۔ کہ وہ دلائل اور واقعات آریکی تائید کی بجائے تردید کرتے ہیں۔ (بقول پرکاش) آپ نے کہا کہ مذہبی اختلاف کے باوجود بھی ہم سب بھائی بند ہیں۔ اس لئے ہمیں آپس میں بھائی بندوں کا سا برتاؤ کرنا چاہئے۔ جیسے سوامی دیانند کی تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے۔

ہم حیران ہیں۔ کہ سوامی دیانند کی تحریرات کس میں شایع ہیں۔ ان میں جس قسم کا برتاؤ دوسرے مذہب کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس کا نمونہ کبھی ایک لفظ بذریعہ اہلحدیث ہم دکھا چکے ہیں۔ کہ کسی مذہب کے بزرگوں کو نہیں چھوڑا گیا۔ یہاں تک کہ بہادر غالب کا شعر تھوڑے سے تصرف کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے ؎

غالب برا نہ مان جو پنڈت برا کہے
ایسا بھی کوئی ہے کہ اچھا کہے جسے

سوامی دیانند کی مستبد رائے پر کاش موجود ہے جسکو سب ہندوستان کے کل آریہ مستند اور صحیح مانتے ہیں اوس میں ایک ایک قوم کی تردید کا ایک ایک باب ہے۔ تردید کی تو کوئی شکایت نہیں۔ شکایت ہے۔ تو اوس دشنام دار گالیوں کی ہے۔ جو سوامی جی کے بے شکایت قلم سے نکلتی ہوئی شکایت ٹپکاتی ہونگی۔

چونکہ ہم اوں گالیوں اور دل آزاریوں کی مکمل فہرست مکرر سہ کرر شایع کر چکے ہیں۔ اس لئے اوس سب ردی کو نقل کرنا نہیں چاہتے۔ صرف ایک

دو مثالیں رکھاتے ہیں۔ جو مفصل دیکھنا چاہے وہ ہماری کتاب "تکذیب الاسلام" اور "سوامی کا علم" دیکھے۔

(مثال ۱) کیسے سوزی پیغمبر ہیں۔ کہ خدا سے دوسروں کے لئے دگنا عذاب دینے کی دعا مانگتے ہیں۔

(ستیارتھ اردو طبع اول صفحہ ۲۰۱)

(۲) محمد صاحب سب پر غالب ہوئے۔ تو سب سے زیادہ ظالم اور ٹیکھ چلن کیوں نہ ہوئے

(ستیارتھ)

یہ دو مثالیں درحقیقت دریا کو سوئی کے ناکے میں دکھانے کی مثال ہیں۔ ورنہ سوامی دیانند نے تو کسی قوم کے بزرگوں کو نہیں چھوڑا۔ بالکل سچ ہے ؎

کہے شاعر کہ دیگر بہ تیغ نازکشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را دوبارہ کشی

پھر ہم نہیں سمجھتے کہ لالہ منشی رام جی نے "یوں کو دل آزاری چھوڑ کر مصالحت کرنے کی ہدایت کی ہے یا در پردہ اتباع سنت سوامی کی تاکید فرما کر کسے بہ سمائے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس کا جواب تو وہ صحیح دے سکتے ہیں۔

لالہ صاحب نے آریہ دھرم کو آسمانی کا مذہب ظاہر کرنے کے لئے موجودہ جنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جبوقت دنیا میں خیالی دھرم کی بیداد علی دھرم تھا۔ اسوقت ایک شخص پر سنیا سی لڑنے والوں سے کہتا ہے۔ کہ جب بند کر دو ایک بھی کشتری آگے نہیں بڑھتا۔ تلواریں میانوں میں چلی جاتی ہیں۔

ہدایت جیسی معقول ہے ہمارے خیال میں ہر غیر ہدایت فرعی ہے۔ اور وید دوں میں تو ہم کو یہ ہدایت علتی ہے۔ جسکو سوامی دیانند نے خود پیش کیا۔

"کے دشمنوں کے سامنے والے ہوں جنگ میں ماہر۔ بے خوف ہو اس۔ پڑ جاؤ ہو بلال عزیز

اور جی نمرد ہو تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو۔ اور ہو فرجام دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سر انجام کرو۔ تم نے پہلے میدان میں دشمنوں کی فوج کو بھگانا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کرنا ہے تم دھیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور و شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کر دو۔ تاکہ تمہارے زور بازو اور پرمیشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو"

اگر وید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۱۶

وید بھگوان کی اس ہدایت کو مدنظر رکھکر کوئی آریہ کہہ سکتا ہے کہ آریہ دھرم میں جنگ کی ہدایت نہیں۔ پھر اس قسم کی لفظی مصالحت سے کیا فائدہ؟

لالہ صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ جو لوگ گورو دانک جی اور دیگر سکھ گوروؤں کی نندا کرتے ہیں۔ وہ آریہ سماج کی کوئی خدمت نہیں کرتے ہم بھی اس رائے کی تائید کرتے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ آریہ کرنے کی بنیاد کس نے رکھی۔ سوامی جی کی ستیارتھ موجود ہے جنہوں نے گورو نانک جی کا ذکر بڑے شاندار لفظوں میں کیا ہے۔ جس کو ہم نقل کرنا نہیں چاہتے۔ ہاں صرف اتنا سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج نے جو کچھ پہلے اور دیگر مذاہب سے کیا ہے۔ یا کرتی ہے۔ یہ کوئی عجیب و غریب بات نہیں بلکہ محکم ؎

ما مریداں رو لبوسے صلح چوں آدم خوش
رو لبوسے فتنہ و پیکار دارد پیر ما

درحقیقت سوامی دیانند جی کی پارٹی پیروی ہو

ہاں لالہ صاحب نے یہ بھی خوب فرمایا۔

"میں مانتا ہوں۔ کہ آریہ لوگ بہت کچھ صبر کرتے ہیں"

اس فقرے نے جس قدر ہم کو متعجب کیا۔ کسی نے نہیں کیا۔ آریہ اور صبر آج تک دنیا میں کسی تحریر یا تقریر میں یہ دو لفظ جمع نہ ہوئے ہونگے ؎

صلح کن ما مغفرت خان اہی تفرقہ

لالہ صاحب نے لاہور کے مسلمانوں کا جنہوں نے آپ سماج کے جلسے کے مگر کبر تن (شہر گردی) میں رکاوٹ پیدا نہ کی۔ بڑا امداد دی۔ بہت مسرت سے شکریہ ادا کیا۔ ہم بھی اس میں لالہ صاحب کا ساتھ دیتے ہیں۔

لالہ صاحب نے "ان مسلمانوں کے حق میں جو تعزیوں کے ماتم میں مشغول تھے۔ کہا۔ کہ وہ اپنے دینی فرائض میں تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لالہ صاحب کو اسلامی لٹریچر سے کچھ معقول واقفیت نہیں۔ ورنہ وہ ایسے مخالف اسلام کاموں کو اسلامی فرائض نہ فرماتے۔

ہم دیکھتے اور سنتے ہیں۔ کہ لالہ منشی رام جی اور لالہ ہنسراج جی کچھ دنوں سے اسلام اور اہل اسلام کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہم بھی اس پیشقدمی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہتے ہیں ؎

کون کہتا تھا کہ تم ہم میں جدائی ہوگی
یہ لڑائی کسی دشمن نے لڑائی ہوگی

قادیانی مشن
الحق کی غلط بیانی

ناظرین الحدیث ہمارے دوست منشی قاسم علی سب جج اڈیٹر الحق کو جانتے ہونگے۔ جنہوں نے لودہانہ میں بطور انعام کے ہمکو سو صد روپیہ مرحمت فرمایا تھا جب سے اوس فیصلہ حقہ کے مطابق آپ پر ڈگری ہوئی تھی۔ تب سے الحدیث کے کسی مضمون کا جواب نہ دیا تھا۔ مگر اخبار نور ۲۴ نومبر میں کہتے ہیں۔ دھوئے کیا ہے۔ کہ ہم اہلحدیث کا جواب دیتے رہے۔ اور کس خوبی اور کس متانت سے دیتے رہے ہیں۔ اوسکا ذکر اوپر ہی کے الفاظ میں نقل ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

ہم نے ابتک جس طرح الحق پر چلایا اس بڑا ذخیرہ تھا۔ کہ دشمنے میں حضرت خلیفہ ثانی کی طرف سے ہمارے نام ایک ہدایت نامہ صادر ہوا۔ کہ ان کے نزدیک کسی قسم کی سختی مناسب نہیں۔ اور آئندہ ان تنازعات کے بارے میں خاموشی اختیار کرنا بہتر ہے۔ پس اس اطاعت کے بموجب جو ہم پر اولوالامر کی فرض ہے ہم آج سے اپنے نفس کی خواہشات کو ترک اور اپنی محنت کو بالکل تلف کر کے ایک نئی زندگی کا پہلو اپنے لئے اختیار کرتے ہیں؟ (الحق ۱۳ نومبر)

الحدیث۔ اس بیان میں اگر کوئی صداقت ہے تو اوسکا الحق پر ظاہر کرنا ہے۔ مگر صرف ایک قسم کے مضامین لکھنے اور ایک ہی شخص کے گلے کا ہار ہونے سے اخبار کی ہر دلعزیزی اور اس کے وسیع فائدے کم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جب ہم کو حضرت خلیفۃ المسیح کا اول کا پیغام یاد آیا کہ بجائے ایک فرد واحد کے ساتھ جنگ کرنے کے الحق کے مضامین کا دائرہ اور وسیع کیا جاوے۔ اور بجائے مولوی ثناء اللہ صاحب کو نشانہ بنانے کے عام مخالفین اسلام کے جواب اور خود اسلام اور احمدیت کی خوبیاں اپنے پرچہ میں لکھا کریں۔ تو فی الفور ہم نے اس حکم کو سر آنکھوں پر رکھا۔ اور وہ پرچہ جو ایک ہفتہ میں ایک خاص رنگ اپنے اندر رکھتا تھا۔ دوسرے ہفتہ میں دوسری طرز اختیار کرتا ہے۔ اس کا اثر تمام قوم پر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں ہمارے امیر (حکیم نور الدین صاحب) کی اجازت شامل نہیں۔ مگر الحق کے مندرجہ بالا انتباس سے صاف ثابت ہے۔ کہ منشی قاسم علی صاحب بھی کوئی کام جو مذہب کی حمایت کے متعلق ہو۔ بلا مرضی اور بغیر حکم خلیفہ کے نہیں کیا۔ نہ اب کرتے ہیں۔ جبکہ لاوڈی نتیجہ یہ ہے۔ کہ لودہانہ کا مباحثہ اور اوس کی شکست کا اثر مرزا صاحب کے تمام مریدوں پر ہونا چاہئے چالیس ہزار جماعت کی تسکین کی خاطر ہم ایک مرتبع اور بھی دے سکتے ہیں۔ چونکہ وہ بقول اہل خانگی جنگ سے فارغ ہو چکے ہیں اس لئے اوسی مسئلہ پر پھر ایک دفعہ طبع آزمائی کریں ہم تیار ہیں۔ انعام وغیرہ شرائط کی بابت پہلے طے کر لیں

جنگ یورپ
میں
السلام علیکم

اسلام نے جیسا فرمایا ہے کہ دنیا کے سب لوگ خدا کی مخلوق ہونے کی حیثیت سے برابر ہیں۔ تعلیم بھی ایسی دی ہے جس سے اس کا باہمی رابطہ معلوم ہو۔ دو آدمیوں میں ملاقات کے وقت سب سے پہلے جو لفظ بولا جاتا ہے وہ اون کے مذہب پر دلالت کرتا ہے۔ اسلام نے بوقت ملاقات جو لفظ مقرر کیا ہے وہ السلام علیکم ہے۔ جب دو مسلمان ملے ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ تو اس لفظ کا حظ اور لطف وہی جانتے ہیں۔ جن کو کبھی کبھی دشت غربت میں اس کے سننے کا موقع ملا ہو۔

ولایت کا مشہور اخبار "ایکسپریس لنڈن" لکھتا ہے۔ کہ میدان جنگ میں فرانس کی فوج میں مراکو کے "مور" اور ہندوستان کے پٹھان جب ایک دوسرے سے ملاقی ہوئے۔ تو ایک دوسرے کی زبان سے بالکل ناواقف تھا۔ مگر جونہی ایک طرف سے "السلام علیکم" کی آواز اور دوسری طرف سے "وعلیکم السلام" سے جواب سنا تو دونوں جماعتیں بہت خوش ہوئیں۔ لطف یہ کہ سوائے اس لفظ السلام علیکم کے کوئی بھی کسی کی زبان نہیں سمجھتا تھا۔ اس ایک لفظ میں کیا تاثیر تھی۔ کہ دونوں فوجوں کو اس نے زنجیر کی طرح باندھ دیا۔

آہ السلام! تیری ہر ایک بات میں ماہیت کے اصول مدنظر ہیں۔ سلام ایک ہے۔ کلمہ ایک ہے زاد ایک ہے۔ کعبہ ایک ہے۔ قرآن ایک ہے

مذہ ایک ہے۔ ان سب پکاریوں پر حکم ہے۔
الی منوبون کالبنیان یشد بعضہ بعضا
مسلمان ایک دیوار کی طرح ہیں۔ جس کی ایک
اینٹ دوسری اینٹ کو تھامتی ہے

آؤ! ہم نے ان سب یکجائیوں اور یکجہتیوں پر کہاں تک عمل کیا۔ اس کا جواب وہ علماء کرام اچھا دے سکتے ہیں۔ جن کا اصول ہے ؎

ہم اور غیر مولوں کیجا ہم نہ ہوئے گا
ہم ہو گئے وہ نہ ہوئے گا ہم نہ ہوئے گا

حدیث شریف میں ہے۔ المسلمون کرجل واحد۔ تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں۔ کما یشتکی ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ ان اشتکی کلہ اشتکی عینہ

ایک انسان کا اگر سر دکھے تو سارا انسان دکھتا ہے۔ اگر اس کی آنکھ دکھے۔ تو سارا دکھتا ہے مطلب یہ کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے سارے دکھ درد میں شریک ہونا چاہیئے۔ یہی معنے ہیں ؎

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اخباری احتساب

گورنمنٹ پنجاب کا خیال ہے۔ کہ لاہور میں ایک محکمہ احتساب اکسٹرا قائم کیا جاوے۔ جو اخبارات کے مضامین دیکھکر چھپنے کی اجازت دے۔ پلیس اخبار سے پہلے مخالفت کی بنا پر گرفتار کیا جاوے ؎

ہمایہ گفت اینک ماہ و پروین
تمامیہ بھی کر دی۔ اور اخبارات ابھی تک شش و پنج میں ہیں۔!

اہلحدیث ایک مذہبی اخبار ہے۔ اس قسم کے معاملات میں رائے دینے سے ہمیشہ پرہیز کرتا رہا ہے۔ لیکن چونکہ اس احتساب میں ایک فائدہ ہی نظر آتا ہے۔ اس لئے اہلحدیث بھی بڑے ادب سے اس محکمہ احتساب کی تائید کرتا ہے۔ بشرطیکہ وہ فائدہ حاصل ہو سکے

فائدہ یہ ہے کہ جب گورنمنٹ کا احتساب اخبار کے مضامین کو پاس کر چکے گا۔ تو آئے دن کی مخاصمتوں سے سخت حاصل ہوگی۔ کیونکہ جس اخبار کے مضامین پر محکمہ پاس کر دیگا۔ اس اخبار پر کسی قسم کا قانونی خطرہ نہ رہے گا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

لیکن اگر یہ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ تو کہا جائیگا ؎ پڑھی نماز جنازے کی میری غیروں نے
مرے تھے جن کے لئے وہ رہے وضو کرتے

ایسے مسلمانوں کی ضرورت نہیں

حدیث شریف میں آیا ہے۔ الناس کالمائۃ لا تجد فیہا راحلۃ۔ جسکا مطلب کسی بزرگ نے فارسی شعر میں ادا کیا ہے۔ جو کسی قدر ترمیم کے ساتھ یہ ہے ؎

آنچہ پرجستیم و کم دیدیم و لیسیار ست و نیست
نیست جز مسلم دریں عالم کہ لیسیار ست نیست

باوجود اس کے کہ دنیا میں مسلمان بہت ہیں۔ باوجود کروڑوں کی تعداد کے مسلمانوں کا شمار بہت کم ہے۔

آج کل کسی خان بہادر قاضی عزیز الدین نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جسکا نام ہے "ترکی کی حماقت" اس رسالہ میں ترکوں کی حماقت ثابت کرتے ہوئے قاضی صاحب نے یہ بھی لکھدیا ہے۔

"گورنمنٹ کا مقامات مقدسہ واقع عرب پر قبضہ کر لینا مناسب ہوگا"

اتنے ہی بیان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ قاضی صاحب بھی جونپور کی قاضی کے بھائی بندوں میں ہیں۔ جن کو پولیٹیکل معاملات میں بیانات دسترس ہے جسکا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے کہ

"بانڈی بانڈی بارلیش بابا بانڈی"

گورنمنٹ خود تو یہ اعلان کرے۔ کہ ہم اتحادی دول نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے مقامات مقدسہ پر جنگی کارروائی نہ کی جائے گی۔ مگر قاضی صاحب یہ رائے دیں۔ جس کو نیک واقف حال اور ان مشکلات کے لحاظ سے جو ایسے وہم میں پیش آنے والی ہیں۔ قصد کر کے ہی کانپ جاؤ خدا بھلا کرے۔ ہمزیل خواجہ نظام المتکلمین صاحب کا جنہوں نے صوبہ متحدہ (یو پی) کی کونسل میں اس کتاب کی ضبطی کے متعلق سوال بھیجے ہیں۔ تاکہ ملک میں بدامنی نہ پھیلا ہو۔

تاریخی واقعہ ہے۔ کہ خلیفہ ہارون الرشید کو کبوتر بازی کا شوق تھا۔ ایک خوشامدی مولوی نے حدیث بنائی۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کبوتر بازی میں گناہ نہیں۔ مہدی چونکہ خود عالم تھا۔ اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ میری وجہ سے مجھ پر حدیث بنائی گئی ہے۔ اس ڈر میں فوراً مکر گیا۔ کہ سب کبوتر ذبح کر دیئے جائیں

اسی طرح گورنمنٹ سے بھی توقع ہے۔ کہ ایسے دلشکن اور تفت پر ڈالنے والے رسالہ کو نہ صرف ضبط فرمائیگی بلکہ مصنف صاحب کو فہمائش ہوگی۔ کہ ہن نازک زمانہ میں آپ اپنے قلم کو تکلیف نہ دیا کریں۔ کیونکہ آپکی ہمدردی اس سے کم نہیں۔ کہ شیخ سعدی مرحوم کا شعر آپ پر چسپاں کیا جائے ؎

ترا دشمن اگر بود یار غار
ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار

مجلس مباحثہ

سنہ ۱۹۱۹ء سے میرا خیال ہے کہ پنجاب کے اخبار نویس حضرات سلسلہ عریضہ نگاری کے کروٹ لے رہے تھے۔ اب تیسرے سلسلہ عریضہ نگاری کی موخت پنڈت موہن کشن مرزا شرت شنکر ناتھ صاحبان سناتن دھرم نے مذہبی بحث کا طوفان برپا کر دیا ہے۔ چونکہ میں بوڑھا ہوں کمزور ہوں اور عمر بھر کی سلسلہ جلیلہ پسند ہونے بحث کی طرف متوجہ نہیں اسلئے میں عرائض میں مبالغہ کرنے سے مجبور ہوں کہ آپ خیر اسلام ہیں اگر پنجاب میں کوئی صاحب کوشش جگہ جگہ کریں تو مباحثہ ہو جاوے اور دنوں کے بخارات نکل جاویں

آپ میرے اس خط کو بلا کم و کاست چھاپ دیں شاید کوئی صاحب جگہ تجویز کر دے خدا کو ثابت کا پتہ

ہے شاید اسی سبب سے، اچھا بھی ہو گیا ہوں
(عاکساں ابراہیم سیالکوٹی)

یہ ایک ایمانی کلام ہے۔ جس کی شرح بالمشافہ نزول جبرئیل تک نہ ہو۔ سمجھا نہیں جا سکتا۔ خطرہ ہے کوئی صاحب یہ سمجھ لیں کہ بیٹے مولوی ابراہیم صاحب مصنف مباحثہ (اہلحدیث) کے حق میں بددعا کی ہوگی اصل بات یہ ہے۔ کہ آپ جب رنگون گئے۔ تو وہاں کی آب و ہوا سے یا وہاں کے کسی خاشی دوست کی صحبت سے ان کو فارش کا عارضہ ہوا۔ اور دوسری خارش نے تنگ کیا۔ تو وہ ہر کا رخ کیا۔ چونکہ حباب اہلحدیث تاریخ (اہلحدیث کی تکمیل کے لئے بے حد بیتاب ہیں۔ اب کی دفعہ شعبان میں جب مولوی صاحب رنگون جاتے ہوئے امرتسر کے اسٹیشن پر ملے۔ تو پوچھا کب آؤ گے۔ آپ نے کہا۔ دیکھیں۔ یہ سنکر بے ساختہ میرے مونہہ سے نکلا۔ خدا کرے آپکو خارش ہو۔ تو جلدی آئیں دل میں تھا کہ کام مفوضہ کو انجام دیں۔

امید ہے ناظرین اہلحدیث اسوقت میری یہ دعا سنتے۔ تو بلحاظ دوس ہم کام کے سب آمین کہتے۔ لیکن یہ خیال نہ تھا۔ کہ دعا کا ایسا اثر ہوگا۔ کہ مہینوں بھی تکلیف دہ بیگی جب یہ تکلیف زیادہ بڑھ گئی۔ تو میں نے اپنے مکرم دوست منشی برکت علی صاحب معرفت حضرت مولانا وحیدی آپکی عیادت کو سیالکوٹ بھیجا۔ دیکھا تو کسی قدر تکلیف تھی۔ اس کے بعد پھر کئی دنوں تک اطلاع نہ آئی۔ تو میں نے لکھا۔ کہ ہمارے پنجابی بھائی مرزا صاحب قادیانی نے سچ فرمایا ہے کہ

مرزا صاحب کو لکھا تھا۔ کہ میں نے جو آپ کے حق میں نیک دعا کی تھی جس کے اثر سے آپ فارش تکلیف سے بچ گئے تھے اس کی تصدیق لکھ بھیجئے۔ ورنہ میں اس دعا کو واپس لے لوں گا۔

میں ابھی اپنی دعا فارش کو واپس لیتا ہوں اور دعا غیر کرتا ہوں۔ کہ خدا آپ کو صحت بخشے (بشرطیکہ تکمیل تاریخ سے پہلے پھر رنگون نہ جائیں)

ناظرین! آپ بھی میری اس دعا اور شرط میں مجھ سے متفق ہیں یا نہ ضرور ہونگے یہ ہے اس سوال کی تفصیل جس کی طرف مولوی صاحب نے اجمالی اشارہ کیا ہے اب اصل مضمون سنئے۔ (اڈیٹر)

سوال نمبر ۴۔ کلام اللہ میں جو معجزے نبیوں سے صادر ہوئے ہیں۔ ان کو آپ حقیقت مانتے ہیں یا مجاز پر حمل کرتے ہیں۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام سے جانوروں کا بلانا۔ اور داؤد علیہ السلام سے لوہے کا موم ہونا۔ اور عیسےٰ علیہ السلام سے مردوں کا زندہ ہونا۔

الجواب۔ معجزات کیا قرآنیہ اور کیا حدیثیہ سب حقیقی ہوتے ہیں۔ جب تک حقیقتاً قلب ماہیت نہ ہو۔ معجزہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ ہاں کسی خاص امر کے معجزہ ہونے یا معجزہ نہ ہونے میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ سو اس کی بنا اس بات پر نہیں ہے۔ کہ تفریق تمام مطلقاً امر معجزہ سے سنگر ہے۔ بلکہ اس خاص امر کی صورت اعجازی کے ثبوت میں اختلاف ہوتا ہے۔ سو اس کا کوئی حرج نہیں ؏

طیور ابراہیم علیہ السلام کی زندہ ہونے ملاکار کی تحقیق یہی ہے۔ کہ وہ حقیقۃً زندہ کر کے دکھائے گئے تھے۔ لیکن قرآن شریف کے الفاظ میں اس کا فیصلہ قطعی نہیں۔ فہم و استنباط و استدلال کے دخل سے خالی نہیں۔ اس لئے فریق ثانی اگر یہ کہے۔ کہ زندہ جانوروں کو بلا کر سمجھایا گیا تھا۔ کہ جس طرح یہ جانور تم سے مانوس ہو کر تمہارے بلانے سے دوڑے چلے آتے ہیں۔ اسی طرح مردے ہمارے حکم سے جی اٹھیں گے۔ تو بعید نہیں۔ کیونکہ محسوسات سے معقولات کی تفہیم قرآن و حدیث میں بکثرت وارد ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری شریف میں آنحضرت

؏ حاشیہ بصدق کام اول تو بگو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی سوال کیفیت تلبیات الوحی کے جواب میں فرمایا تھا کہ احیانا یأتینی مثل صلصلة الجرس۔ تو یہ گھنگرو کی آواز سے تشبیہ محض تفہیم کے لئے تھی کہ سامع اس سے آشنا تھا۔ ورنہ وحی کی حقیقت دیگر ہے۔

اسی طرح ہو سکتا ہے کہ سوال کیفیت تجلی المولی کے جواب میں ایسی صورت بتلائی جاوے جس سے سامع مانوس ہے کیونکہ متکلم افہم کا فائدہ اس سے بھی ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کیلئے مرت فیصر هن الیک آیات وارد ہے۔ جس کی وجہ قرائین ہیں اول العلم صاحب موصوف دستور اثر ہے۔ اور اس کے معنے دلیل کرنے اور سمجھانے کے ہیں۔ دوسری بکر صاحب کے معنے قطع کرنے کے ہیں (تفسیر نظام) پس جب صرف سمجھانا مراد لیا۔ اس نے قرینہ متواترہ کی بنا پر کہا۔ اور جس نے قطع کرنا وغیرہ مراد لیا اس نے دوسری قرینہ کی بنا پر کہا۔ لہذا کسی فریق پر الزام نہیں۔ تفسیر جلالین میں بھی اسی کے مطابق اصلین لکھے ہیں۔ اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نے بھی یہ ترجمہ کیا ہے۔ "پس بالا دکھلوں۔ قرائت متواترہ کے رو سے استدلالی طور پر سمجھایا گیا اور دوسری قرائت کے رو سے عیانی طور پر دکھایا گیا۔ واللہ علی کل شئی قدیر۔

ف۱ کیونکہ جو لوگ معجزہ کے سرے سے منکر ہیں وہ کسی معجزہ کو بھی نہیں مانتے۔ اور ان کے انکار کی بنا اس بات پر ہے کہ کوئی شے بغیر علت کے موجود نہیں ہو سکتی۔ اور علت تامہ کا تخلف نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہمارے نزدیک علت وعلل کا سلسلہ سب کچھ خدا کے ارادہ کے ماتحت ہے۔ وہی علت بناتا ہے وہی معلول کو موجود کرتا ہے۔ وہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔ لا موثر الا اللہ الصمد

ہر چیز اس کے گھر کن کے ماتحت ہے ف۲
کہیں موجود ہے اکیلا کوئی نام رکھتا ہے
کہیں لوگ عدم پر تعلق کر کام رکھتا ہے
منہ

ہاں اگر یہ امر حدیث میں علی الیقین وارد ہوتا تو کوئی گنجائش باقی نہ رہتی۔ لیکن کوئی حدیث مرفوع اس باب میں ثابت نہیں ہوتی۔ اور جو امور قرآن و حدیث میں منطوق نہ ہوں۔ اور علماء کے فہم و استنباط وغیرہ کے نتائج ہوں۔ ان کی ان شرعیات میں کسی امر مزید بحث کا شارع علیہ السلام سے ثبوت ضروری ہے۔ جب ثابت ہو گیا تو پس وہ بالکل موافق و مطابق معقول ہے۔ اگر کسی کی سمجھ میں نہ آسکے۔ تو اس کی سمجھ کا قصور ہے۔ لیکن اگر نقل اور عقل میں تعارض ایسے امر میں ہے۔ کہ ایک طرف دلیل ظنی ہے۔ یا نقل صحیح نہیں۔ یا عقل سلیم ندارد ہے۔ تو پھر حال فیصلہ یقینی کی طرف ہو گا۔ خواہ وہ نقلی ہو خواہ عقلی۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی اس امر کو اعلام الموقعین میں بہ بسط تمام ذکر کیا ہے۔ کہ شریعت میں ایسا کوئی امر نہیں۔ جو خلاف عقل یا قیاس ہو۔ اگر کسی کو مخالفت نظر آئے۔ تو عروہ ہے کہ یا تو وہ روایت ثابت نہیں۔ یا وہ امر شریعت میں منطوق نہیں۔ اور کسی آدمی نے خود سمجھ لیا ہے۔ یا اس شخص کی عقل ناقص ہے۔ اور قیاس فاسد ہے۔

آخری سوال نمبر ۱۰

استوی علی العرش میں اہلسنت والجماعت کا کیا عقیدہ ہے۔ اور معتزلی کا کیا؟

الجواب۔ اس امر میں اہل سنت کے دو فریق ہیں مفوضین و مأولین ف۱۔ فاکسار کا مسلک تفویض کا ہے۔ حضرت شاہ صاحب محدث دہلوی غیر

ف۱ جس کی تفصیل کتب عقائد میں موجود ہے۔ منہ

میرا عقیدہ بھی یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات کو جانتا ہے۔ یہی معنے تفویض کے ہیں۔ مگر بیان مناظرہ میں جہاں پر مخالف کو سمجھانے تفویض کافی نہیں ہوتی۔ اور وہاں تاویل (بدلیل) بالدلیل علم کلام بھی ضروری ہے۔ اس لئے وہاں تاویل کیا کرتا ہوں۔ اس قرن کو لوگ نہیں جانتے۔ وہ بھیڑ نار الصمگی کا الہامہ

کی قسم میں فرماتے ہیں۔

والتعلق علی اثبات الاستواء علی العرش والوجه والنفس علی طریقة من اقتفی فقال قوم انها الموصوفات بمعان مناسبة فالاستواء هو الاستیلاء الخ

سماق مراد ہیں۔ پس استواء سے مراد استیلاء (غلبہ) ہے اور وجہ سے مراد ذات ہے۔ اور بعض نے الوجہ بمعنی الجہۃ چھوڑ دیا۔ اور کہا کہ ہم نہیں جانتے۔ کہ ان کلمات سے کیا مراد ہے اس قسم (غیر منطوق) کی نسبت میں کسی فریق کو دوسرے پر ٹھیک طور پر ترجیح نہیں دے سکتا کہ فلاں گروہ اس امر میں سنت پر ہے۔

اسی طرح کتاب الانصاف والانصاف میں امام بیہقی استاد ابو منصور سے نقل کرتے ہیں

وذهبا کتب الی الاستاذ ابی منصور بن یوسف ایوب ان کثیرا من متاخری اصحابنا ذهبوا الی ان الاستواء هو القهر والغلبة ومعناه ان الرحمن غلب العرش وقهره الخ

کہ انہوں نے جو تحریر میری طرف لکھی۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ ہمارے متاخرین اصحاب اس آیت سے اس طرف گئے ہیں۔ کہ استواء سے مراد غلبہ ہے۔ اور اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ رحمٰن نے عرش پر تصرف کیا اور اسے اپنا حکم چلایا۔ ف۱

باقی رہا سائلی صاحب کا یہ سوال کہ اس امر میں معتزلی کا کیا عقیدہ ہے۔ سو اس کی نسبت عرض ہے۔ کہ ہر شخص اپنے عقیدے کو خوب بیان کر سکتا ہے۔ دوسرے کی اسے کیا پڑی ہے۔ اس پر کسی معتزلی سے دیانت کریں۔ اہل حدیث رحمہ اللہ

علم کلام میں ایک اصطلاح ہے تیسری ہو گیا ہے کہ منطوق و غیر منطوق امور میں فرق نہ کر کے علماء کے فہم و استنباط کی بنا پر بھی مذاہب مدون ہو گئے۔ اور ہر ایک نے اپنے فہم کو سنت قرار دیا۔ اور دوسرے کے قیاس کو الحاد و زندقہ۔ حالانکہ اہل سنت ہونے کے یہ معنے تھے کہ امور منصوصہ میں سنت کے خلاف اعتقاد نہ رکھیں۔ اور غیر منصوصہ امور پر مبنی تفریق کی بنا نہ رکھیں۔ کیونکہ ہر امر کی تفصیل اور پختگی صاحب شریعت سے ثابت نہیں۔ اس امر میں اگر علماء میں اختلاف پڑے۔ اور ضرور ہے کہ پڑے۔ تو یہ ہے کہ ایک کا فہم دوسرے پر حجت نہیں۔ کوئی فریق دوسرے کو الزام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح استواء علی العرش تو بیشک ثابت ہے۔ لیکن اس کی کیفیت ثابت نہیں ہے۔ تو اب الزام کیسا۔ یہی امر حضرت شاہ صاحب کہہ رہے ہیں۔ خدا کرے کہ لوگوں کی سمجھ میں آجائے۔ اللہ تعالیٰ رحمت کرے حضرت شاہ صاحب پر جنہوں نے اس امر پر تنبیہ کی۔ اب علماء کا کام ہے کہ اسے معقول پا کر قبول کریں یا اس سے بہتر لائیں۔ تمت والحمد للہ

خاکسار محمد ابراہیم سیالکوٹی

مذاکرہ علمیہ نمبر ۱

بابت حدیث

ایاك والظن فان الظن اكذب الحديث

مولانا المکرم دام فیضکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج اقدس! اس حدیث شریف کے متعلق جو سوال ہوا ہے۔ اس کے جواب میں تحریریں شایع ہوئی ہیں ایسے موقع میں فاکسار قلیل البضاعۃ بھی لغو الشے ۵

بجھتا گر یہ سن کا سد قماشم
کہ در سلک خریدار لیش باشم

اپنی ناقص تحریر پیش خدمت عالی کرتا ہے۔ اور جناب کی عنایات کریمانہ سے بذریعہ اخبار اہلحدیث اس کی اشاعت کا امیدوار ہے۔

حدیث شریف زیر بحث میں ظن سے ظن باطل مخالف شریعت، خلاف مقتضا عقل، اور جہالت سے حدیث نفس (وسوسہ) مراد ہے۔ حدیث کا لفظ حدیث نفس بھی ہوتا ہے۔ اس دعوے کے لئے یہ دونوں حدیثیں شاہد عدل ہیں

(۱) عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز لی عما حدثت به انفسها ما لم تعمل او تتکلم (صحیح مسلم شریف)

(۲) صلی رکعتین لا یحدث فیهما نفسه اي بشيء من الدنیا غفر له ما تقدم من ذنبه (حدیث الاحیاء وفی مقابل القرآن)

(مجمع البحار)

اور الکذب کا مضمون خلاف واقع ہے۔ اب حدیث شریف کا ترجمہ ہوا۔ ظن باطل سے بچو۔ باطل ظن سے بڑھ کر جھوٹ ہے۔ اب موضوع اور مجہول دونوں قسم کے فعل قلب ثابت ہوئے۔ اور دونوں میں اشتراک بالذات اور تقارب الاعتبار ہونے سے عمل صحیح ہو گیا۔

بیشک یہ حدیث تمام اخلاق ذمیمہ کے لئے جامع ہے۔ ظن جانب مرجوح کو کہتے ہیں جب انسان کے دل میں وسوسہ نفسانی سے کسی بری کی ترجیح پیدا ہوتی ہے۔ اس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دل بادشاہ ہے۔ اور تمام اعضاء وقویٰ اس کے محکوم و ماموریں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ الا وفی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب۔

یعنے جسم میں گوشت کا ٹکڑا ہے جب تک وہ درست رہتا ہے۔ تمام بدن ٹھیک رہتا ہے۔ اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے۔ تمام بدن خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔ جب تک ظن باطل سے اپنے کو بچائے رہے گا کل برائیوں سے محفوظ رہے گا۔ اور جس حد تک غفلت کرے گا اسی قدر اقسام کے گناہوں میں گرفتار ہو جائے گا اور گناہ کے کاموں کو نیکیوں پر ترجیح دیگا۔ مثلاً اسی غفلت سے ان کے دل میں سود خواری

کے نافع دنیاوی جو پیش نظر ہیں۔ اجر اور آخرت کی سعادتیں جو پردہ غیب میں ہیں مرجح نظر آتی ہیں بل تؤثرون الحیوٰۃ الدنیا والآخرۃ خیر وابقیٰ سیاہ خیال پیدا ہوتے ہے۔

غفورا ست ایزد توساغر بنوش

اور ایمان کی صفت الایمان بین الخوف والرجاء اس کے دل سے جلی جاتی ہے۔ اسی نفس امارہ کا غلبہ ہے۔ کہ انسان اپنے مخالف کے جائز اور خیر کو سوا کو شر اور بدنیتی پر محمول کرتا ہے۔ اور یہ ظن ممنوع کا ایک فرد ہے۔

علی ہذا القیاس انسان طرح طرح کے تمدن فاسد اور وساوس میں مبتلا ہو کر اخلاق ذمیمہ کا پتلا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے صوفیہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی تصانیف میں امراض قلب کے اسباب علامات و معالجات بالتفصیل لکھا ہے۔ من شاء فلینظر ھناک۔ والسلام احسن الختام

راقم عبداللہ فضلی لطیفیا فتہ مدرسہ اصلاح المسلمین شیخوپورہ

اڈیٹر: اس اداکے متعلق چند مضمون اور بھی آمندہ پرچوں میں درج ہونگے ہر مذاکرہ کے لئے وقت کی تحدید ہونی چاہئے ہمارا خیال ہے مذاکرہ کے لئے دو مہینوں کی مدت مقرر ہوتی ہے۔ کیونکہ انتہائی مقام فریقین میں جہاں تک پہنچ جاتا ہے اتنی مدت میں کہ وہاں قریباً ایک مہینے میں ڈاک پہنچتی ہے وہاں کے اہل علم آپس میں مذاکرات میں شریک ہو جاتا چاہیں۔ تو لکھا جواب آنے کے لئے بھی ایک مہینہ چاہئے۔

اس لئے دو مہینوں میں ہر مذاکرہ پر حتی تحریر آجائیگی۔ اور ان پر مذاکرہ ختم کیا جایا کرے گا

ضروری نوٹ

مضمون نگار صاحبان مہربانی کر کے ہر ایک غیر ضروری عبارت کا اردو میں ترجمہ کر دیا کریں۔ کیونکہ اخبار کی زبان اردو ہے اور حتی الامکان مضمون صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

تعاقب

سعادت مآب جناب مولانا وبالفضل المولیٰ حامی دین متین ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دامت فیوضہم۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور مطمئن کے عرض یہ ہے کہ پرچہ اہلحدیث جلد ۱۱ نمبر ۴ کے صفحہ پر جو عبدالحکم نامی نے سوال عشاء کیا ہے۔ اس کے جواب میں جناب نے لکھا ہے کہ

"صورت مرقومہ خلع کی نہیں۔ بلکہ طلاق ہے خلع میں بحکم نبی الاقدرت یہ عورت کی طرف سے عوض دیا جاتا ہے۔ جو صورت مرقومہ میں نہیں۔ لہذا عدت تین طلاق ہوگی اور عدت کے اندر کا نکاح صحیح نہیں ہے"

اب خاکسار اپنی ناقص تحقیق کے مطابق یہ عرض کرتا ہے کہ صورت مسئولہ عنہ خلع کی کیونکر نہ ہوئی۔ حالانکہ شرط فیما اختدت یہ تو سوال میں موجود ہے کہ یہ تحریر سائل نے تو سوال میں یہ لکھا ہے۔ کہ لعداس کے والد صمات مکان پر زوج کے آکر کہا۔ کہ ایک طلاق نامہ لکھدو۔ لعداس کے شوہر نے ایک طلاق نامہ سطور پر لکھا کہ تم نے ہمکو زوجیت سے خلاص دیا۔ اور ہم نے تمکو تین طلاق دیا۔ اور عورت نے مہر کو چھوڑ دیا۔ اور بہ نسبت زیور اور دان جہیز کے والد زوج نے زوج کی طرف سے ایک روپیہ واپس کر دیا۔ لعداس جب چلدہ روز گذرا تو مسمات مذکورہ سے بکر نے نکاح کر لیا"

اس سوال سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ زید نامی نے بر قت نکاح شہر بکر سے اپنا وکیل نہیں کیا تھا جسکو مسماۃ نے زوجیت سے خلاصی دینے کے وقت بھیجوا دیا۔ لاور والد زوج نے جو ایک روپیہ واپس کر دیا۔ وہ تو مسماۃ کے باپ نے جو اوسکو دان جہیز دیا تھا اس کے عوض تھا جسکو شوہر سے کوئی تعلق نہیں) پس اتردین علیہ حدائق تو یا گیا بشرط خلع کا ہے جب اس بنا پر خلع ہوا۔ تو بعد گذرنے چند روز کے اگر اس عورت نے نکاح کر لیا صحیح ہوا۔ اور ان کا نکاح کرنا صحیح نہ ہوا۔ تو بکر کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔ ھذا ما ظہر فی اپنی ناقص تحقیق کے مطابق خاکسار نے عرض کیا اگر میری سمجھ میں غلطی ہو۔ تو مطلع فرماویں فقط والسلام خیر الختام عفی عنہ ۳۱۰۱۳۷ محمد اسرائیل

اڈیٹر: مولانا زیدمجدہ کے ایک پیسے سے چیز زیادہ تھا۔ اور اس چیز اور مہر وغیرہ کو عورت کی طرف سے فدیہ قرار دیا جاوے تو بھی راقم صحیح ہے۔ واللہ علی ما اقول شہید

اولیاء اللہ اور تصوف

اس سلسلہ میں ابھی بہت سی باتیں لکھنی باقی ہیں سردست ایک دلچسپ بات ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے۔

ایک کتاب تصوف کی ابھی چھپی ہے جسکا نام ہے۔ خلاصۃ التواریخ مشائخ چشتیہ۔ جس میں حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی کے ملفوظات کا انتخاب بھی ہے۔ اور یہی مشائخ چشتیہ میں سے ہیں۔

اگرچہ تذکرۃ الاولیاء و رسالہ قشیریہ وغیرہ کتب تصوف کے دیکھنے سے بہت سی دلچسپ باتیں لوگوں کو معلوم ہونگی۔ جیسے حضرت ابراہیم ادہم کا معتقد ہونا۔ تو بہت اللہ کے معتقد کو وفا کی پایا۔ بہت حیرت سی ہوئی۔ پھر بعد کو معلوم ہوا کہ والیٔ بلخ کے تو ابھی ہی نہیں۔ بہت۔ اور اپنی جگہ سے اٹھکے نہیں کے استقبال کو چلا گیا تھا۔ اس لئے کہ بہت امد سے خالی ہو گیا تھا۔ اب پھر لوٹ کر آگیا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

یا ایک بڑھیا کا حضرت سری سقطی کے تجرہ میں جھاڑو دیتے ہوئے دیکھکر ان کی بہن کا بہ اعتراض کرنا کہ مجھے جھاڑو نہیں دلواتے۔ اور ایک غیر محرم سے جھاڑو دلواتے ہو۔ یہ سنکر سری سقطی کا جواب دینا۔ کہ بہن دل فارغ رکھ اور مشغول سے ہو

پس اس صورت میں گیارہویں اجازہ ہے۔ والحمد للہ علی ذالک اللہم صل علیٰ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

مضمون وہبی

پریس وہبی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑے پرجوش صاحب کی گیارہویں کرنا یا اس کا حکم دینا شاید اس سے زیادہ کوئی پریشان اور خبط بات ہو۔ صحیح شیعوں نے بہت سی باتیں محرم کے ماتم کرنے کے بارے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی ہیں۔ اسی حال اداسونیوں کا ہے۔ تم اسی پر قیاس کر لو کہ موجودہ تصوف کیسا جامع اسلام ہے۔ اور صوفیوں نے کسقدر غلط بیان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر باندھا ہے۔ اور موجودہ تصوف کی کتابوں میں کسقدر اوہام بھرے ہیں۔ اس لئے ان تصوف کی کتابوں کو جو اخلاق کی درستگی کرنے والی خیال کی جاتی ہیں۔ ان روایات کاذبہ کی وجہ سے مجرب اخلاق ہی نہیں۔ بلکہ مخرب عقاید اسلامیہ کہنا چاہئے۔ اسی لئے علم حدیث کی اصول کی کتابوں میں ہم نے

والواضعون للحدیث اذا بدا
اضرھم قوم لزھد لنسبوا
قد وضعوھا حسبۃ فتقبلت
منھم رکوا لھم ولقلدت
فتقبض اللہ لھا نقادھا
فبینوا فسدھم فسادھا

یعنے جھوٹی حدیثوں کے گھڑنے والوں کی مختلف قسمیں ہیں ان میں سب سے ضرر رساں وہ جماعت ہے۔ جو زہد یعنے تصوف کی طرف منسوب ہوئی۔ اس لئے کہ انہوں نے یعنے صوفیوں نے جھوٹی روایتیں ثواب کی غرض سے بنائیں۔ اور چونکہ عام لوگ ان کی طرف مائل تھے۔ اس سے وہ صوفیوں کی گھڑی ہوئی جھوٹی روایتیں مقبول ہو گئیں۔ اور منقول ہو کر شایع ہو گئیں۔ لیکن اللہ جل جلالہ نے ان پر ناقدین حدیث کو مسلط کیا کہ انہوں نے ان صوفیوں کی روایات کا ذب کو الگ الگ کر دیا۔ اللہ جل جلالہ ان محدثین کو جزائے خیر دیوے۔ تم اسماء رجال (میزان الاعتدال وغیرہ) کی کتابوں کو اٹھا کر دیکھو زیادہ تر المتہمین بالوضع اور متابعین یہی صوفی یا شیعہ رواۃ ملیں گے۔ اور عجیب و غریب روایتیں انہی کی پاؤ گے۔ ہمیں بھی امام احمد بن حنبل کے بارے میں یہ خیال رکھنا کہ وہ ان صوفیوں کے معتقد تھے۔ سوائے اجازہ کو اس لئے بھیجتے تھے۔ ایک عجوبہ ہے۔ کیونکہ ایسا شخص بلا شبہ الحاد سے قریب ہوگا۔

(عبدالسلام از مبارکپور)

اڈیٹر: فن اور اہل فن الگ الگ ہیں کیسی بے علم صوفی کا قرآن و حدیث کے خلاف کہنا اور الحاد ذاتی فعل ہے جیسا کہ خلاف ظاہر ہیں ہے کسی کا یہ کہنا حنفی مذہب کی تقلید پر یہ دلیل ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حنفی تھے۔ تو اس سے علم ظاہری کی استدلالی قوت پر شبہ وارد نہیں ہو سکتا۔

تصوف جس کی تعلیم قرآن و حدیث کرتے ہیں وہ ایک الگ ہی چیز ہے۔ جسکو آپنے بھی اپنے دوسرے مضمون میں تسلیم کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

تصوف اور اسکی حقیقت

اخبار اہلحدیث ۶ ذی الحجہ نمبر ۱۲ جلد ۱۲ میں جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے رسالہ صوفی سے ایک مضمون نقل کر کے جس میں تصوف کی تعریف "وقف صرف" سے اخذ کر کے لکھی گئی ہے۔ ہامیں منکرین تصوف اور مادحین تصوف کے صلح کرائی ہے۔ اور صلح کا طریقہ انہیں کی عبارت میں منقول ہے۔ اور اسپر جو عرض کرنا ہے۔ وہ آگے آتا ہے۔

"تصوف در اصل آیت وما تقبل الیہ متشابہات کی عملی تفسیر ہے۔ گو نام اس کا جدید ہے مگر کام اس کا قدیم ہے۔ لیکن جملہ صوم اور بدعات زمانہ حال کے صوفیاں اب مروج میں وہ اس قسم کے ہیں۔ جو علماء ظاہر کی اس بھی روح پذیر ہیں۔ وہ آگے تحریر فرماتے ہیں۔ ہاں جھوٹوں کے

شان وغیرہ اس تصوف کی ذات اور اپنے سوا جعل بنایا۔ وہ بھی طریق تعلیم کی طرح مختلف ہیں۔ کوئی بہت سہل الوصول ہے کوئی بہت مشکل اور عسیر الوصول۔ پنجاب میں علم حدیث و سنوں کی تحصیل میں بہت وقت صرف ہوتا ہے۔ یہ کچھ بڑی محنت اور جگر کاوی سے پڑھتے ہی بلکہ دوستان میں اتنی دیر نہیں لگتی۔ کتابوں کا بھی اختلاف ہے۔ مگر اصل مقصود تعلیم دینیات میں اختلاف نہیں اسی طرح علم تصوف کو بھی سمجھنا چاہئے۔" انتہی

اصل عبارت کی یہ عرض ہے توجہ سے دیکھئے کہ تصوف اگر واقعی ایسا ہی ہے جیسا قبول لیا ہے تو پھر آپ نے کیوں فرمایا "یہ کہنا جناب نے فرمایا" یہ کہنا تو ہم نے فرمایا ہے کہ ہم نے فرمایا عن ذکر اللہ کی تفسیر ہے۔ جیسا کہ ایک اور جگہ آپ نے فرمایا۔ بالجملہ اتباع سنت نبویہ کا نام ہے جیسا کہ میں مذکورہ نمبر کے پہلے کسی دوسرے نمبر میں رسالہ نظام الہند مخ دہلی سے جناب نے نقل فرمایا تھا بالشیخ شبلی کا یہ فرمانا۔ معرفت خلق سے دور گزرنے کے وصال سے سرور ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو ہمیں کیا۔ بلکہ کسی مسلمان کو اس کے معین شریعت ہونے میں اختلاف نہیں اور اس بات کا اظہار بارہا اسی اخبار اہلحدیث میں کیا جا چکا ہے۔ لیکن یہ خیال فرمائیے کہ اس کی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے بندوں۔ دن دھاڑے کھل بوقیس پر چڑھ کر تبلیغ فرمائی اور آپ کے اصحاب نے رضی اللہ عنہم نے اسے تمام دنیا میں پھیلایا۔ اور اسی لئے سے امام بخاری رح جیسے متبع سنت محدث نے امام ابوحنیفہ رح جیسے فقیہ باوجود محدث ہونے کا شمار صوفیہ میں بھی بعض لوگوں نے کیا ہے۔ لیکن ہمیں تو اس تصوف میں کلام ہے جس کی تعلیم چپکے چپکے سینہ بسینہ دی جائے۔ آپ نے فرمایا جس کی بابت تقریباً یقین ہے۔ لاکھ صحابہ میں صرف شاہ مردان باجھا ابوبکر صدیق رض میں تھی۔ اور اس کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رض کی یہ حدیث پیش کی جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے دو باتیں ملی ہیں کہ تو نے پھیلا دیا۔ لیکن دوسرا اگر پھیلا دیں۔ تو میرا گلا کاٹ دے۔ جس کے بارے میں فرمایا گیا ہے

علم حق در علم صوفی گم شود

یا فرمایا گیا۔ فاقہم علیہ ربی وغیرہ

وہ تصوف جس کے لئے مقامات مقرر کئے گئے ہیں جس کی تعلیم کے لئے خانقاہیں قائم ہوئیں۔ اور اس میں طالب کے لئے ہر مقام پر ایک حالت ہوا کرتی ہے۔ جو ظاہر ہوتے اور بیعت کرنے کے ساتھ حاصل ہو سکتی جس کے سمجھنے پر اصلاح کے ارکان خمسہ کی پابندی بے حقیقت سی ہے جس کے بارے میں ذوالنون مصری فرماتے ہیں۔ "جاہد مرید ہے جو اطاعت گذاری میں بڑے مرشد کو خود باری تعالیٰ سے برتر سمجھ دے (تذکرۃ الاولیاء) وہ تصوف جس کا جزو نیفک مسئلہ اسم اوست باسمہ فنا و بقا ہے۔ وہ تصوف جس میں مراقبے کئے جاتے ہیں۔ قلب پر ضرب لگائی جاتی ہے۔ وہ تصوف جس کے بارے میں تصریح کی گئی ہے کہ شریعت اور شے ہے۔ اور طریقت اور شے۔ وہ تصوف جس کے بارے میں کہا گیا کہ یہ امر نفاس یا حبس دم کے ذریعہ سے قلب میں ایک خاص قوت آجاتی ہے۔ یا اس میں ایک خاص قوت مختفی کا ظہور ہوتا ہے۔ جس سے قلب پر مجاہدات کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ اور غائب چیزوں کا ادراک کرنے لگتا ہے۔ یا اس سے خرق عادات امور صادر ہونے لگتے ہیں۔

لیکن اگر تصوف وہی تھا جس کے بانی امام مالک تھے۔ یا حسن بصری تھے۔ تو منکرین تصوف کو کوئی موقع تعرض نہیں۔ اگر تصوف وہی تھا۔ جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یا جابر بن عبداللہ یا حضرت عمر رض یا ان کے علاوہ صحابہ میں تھا۔ تو معترضین تصوف کو کوئی موقع سخن نہیں۔ نام جدید ہوا کرے۔ اسم کے بدلنے سے کبھی مسمّٰے نہیں بدلتا۔ لیکن ہمیں تو اس تصوف میں کلام ہے۔ جو سری سقطی۔ بایزید بسطامی۔ ذوالنون مصری۔ ابویزید طیفوری میں تھا۔ جس کا بانی مبانی معروف کرخی تھے۔ جو کہ سلسلہ شاہ مردان تک پہنچایا جاتا ہے۔ اور بیعت لی جاتی ہے۔ اور سینہ در سینہ کا اجرا ہوا۔ اور ہے۔

بالشبہ آیہ تبتل الیہ تبتیلا کے اصل مخاطب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور یہ حکم اگر خاص نہیں ہے تو آپکی امت بالتبعیت آپ کے اس کی مخاطب ہے اور بلاشبہ آپ نے اس پر عمل کیا۔ اور عمل کر کے دکھایا جس طرح اقیموا الصلوٰۃ ہے یا اقیموا الصلوٰۃ ہے کہ آپنے اقامۃ الصلوٰۃ پر عمل کر کے لوگوں کو دکھایا پس جس پر یہ عرض کرنا ہے۔ کہ آپنے جو طریقہ تبتل کا عملاً تعلیم فرمایا ہے۔ یا اوپر عمل کیا۔ آپا یہ وہی طریقہ ہے جو ان صوفیوں میں پایا جاتا ہے۔ اور جو بالکم و کاست دفتر حدیث میں موجود ہے۔ یا دونوں میں مغائرت ہے۔ اگر وہی ہے تو قدر کیا ہے اور دونوں میں مغائرت کیسی۔ اور بالفرض ہندی۔ مجددی۔ قادری۔ چشتی نقشبندی وغیرہ ہماری کیا چیز ہے۔ جن میں تمام تر مغائرت ہے۔ ہر ایک کو دوسرے سے تعلق نہیں ہے۔ لیکن جناب کا تمثیلاً یہ فرمانا کہ مقصود سب کا ایک ہے۔ اگرچہ طریقے مختلف ہیں۔ جیسے طرح تعلیم عربی و نحو کہ سب کا طریق مختلف ہے۔ اور کتابیں بھی مختلف ہیں۔ لیکن مقصود سب کا ایک ہے۔ (تعلیم ابھی تو تمثیل نہیں۔ ورنہ بالشبہ لازم آئیگا کہ یہ ہندوستان کے لوگ جو اپنے طریقہ پر مستقل ہیں۔ یا یہ جوگی لوگ یا برہمن لوگ۔ یا سادھو لوگ۔ یا فقیر لوگ۔ جو یا تو کل تارک الدنیا ہو کر جنگلوں میں چلے جاتے ہیں اور صاف کہہ دیتے ہیں کہ ہمارا طریقہ مستقل ہے۔ ہم اس کو نہیں چھوڑتے۔ اور اسی طریقہ کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ سب صوفی ہو جائیں۔ اور ولی اللہ و مقبول بارگاہ ہوں۔ اور انکا تصرف مقبول ہو۔ حالانکہ اللہ اعلم بالصواب ان کے برابر ہیں۔ بالشبہ بعض رسول کے ایجاد کردہ اشغال جیسے تیتس دوائر معروفہ کی مشائی دوائر امکان۔ دائرہ ظلال۔ دائرہ سبعہ قاطع دائرہ حقیقت محمدیہ۔ دائرہ لاتعینی وغیرہ۔ یا سلطان الاذکار کے خاص طریقہ کی مشائی یا لطائف ستہ کی مشائی۔ کیا انکی تعلیم آپنے اپنے اصحاب کو عملاً یا قولاً فرمائی تھی یا نہیں۔ اگر فرمائی تھی۔ تو اہل الرسس والعین ورنہ بالشبہ یہ ایجاد کردہ اشغال اپنی کچھ اپنی تاثیر رکھتے ہوں۔ اس سے انکار نہیں کسی طرح بارگاہ الٰہی کے مقرب نہیں بن سکتے۔ کیونکہ آپکی تعلیم نہیں فرمائی۔ نہ عملاً نہ قولاً جسطرح بڑھئی سفر یا حبس کے بودھوں یا سندھ و ہندوستان کے برہمنوں یا سادھوں کے طریقے یا حکماء الفلسفین کے ایجاد کردہ طریقے جو انہوں نے

اہلحدیث کانفرنس کا حساب

بابت ماہ ذیقعدہ و ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ

میں بیمار تھا۔ اس کے علاوہ ماہ ذی قعدہ کی آمدنی بھی کم تھی۔ اس لئے اب ذی الحجہ و ذی الحجہ دونو مہینوں کا حساب یکجائی شائع کرتا ہوں۔ اہلحدیث برادران کو چاہئے۔ کہ وہ کانفرنس کے مصارف کے لئے توجہ کا سلسلہ قائم رکھیں۔ یہ اس جماعت کا قومی کام ہے۔ سب کی امداد کے بغیر کیونکر چل سکتا ہے۔ لہذا ہر ایک اہلحدیث کو اس کانفرنس کی مدد دینی اور دلانی چاہئے۔

فرد حساب ماہ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ

وصول چندہ بابت ماہ گذشتہ معرفت منشی صفدر علی محصل

از حاجی کریم الٰہی محمد شفیع صاحب سوداگر صدر بازار عفی عنہ

از جناب ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ عفی عنہ

از حاجی عبدالغفار صاحب میونر کوٹلی حاجی علیجان صاحب عفی عنہ

از حاجی محمد بشیر الدین صاحب و حافظ محمد اسحاق صاحب عفی عنہ

از حاجی محمد شفیع صاحب سوداگر کلاہ عفی عنہ

از شیخ نذر الحسن سعید الحسن صاحب عفی عنہ

از محمد صدیق صاحب جانمتا عفی عنہ

از میاں محمد علی صاحب از مقام بیرم ضلع شاہپور ۱۲ عفی عنہ

مولوی محمد عبدالحفیظ صاحب سیالکوٹی معرفت مولوی عبدالرحمن صاحب مرحوم صدر شعبہ اشاعت مدرسہ احمدیہ سیالکوٹ ۱۰ عفی عنہ

از حاجی عبدالغفار صاحب میونر کوٹلی حاجی علیجان صاحب عفی عنہ

از حاجی محمد بشیر الدین صاحب و حافظ محمد اسحاق صاحب عفی عنہ

از حاجی محمد اسمٰعیل صاحب کلاہ فروش عفی عنہ

حاجی محمد بشیر الدین صاحب و احسان اللہ صاحب عفی عنہ

عبدالوہاب و احسان اللہ صاحب عفی عنہ

حاجی کریم الٰہی صاحب سوداگر صدر بازار للہ فی اللہ

شیخ نذر الحسن سعید الحسن صاحب سوداگر عفی عنہ

شیخ نور الٰہی مقبول الٰہی صاحب سوداگر عفی عنہ

فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب سوداگر عفی عنہ

خلیفہ عبداللطیف و حافظ محمد اسحاق صاحب عفی عنہ

حاجی محمد صدیق صاحب پاڑہ ملی رحیم اللہ صاحب سوداگر بوٹ عفی عنہ

حاجی عبداللہ و محمد عثمان صاحب عفی عنہ

چندہ بذریعہ عبدالمجید صاحب ۱۰ فنڈ معرفت حاجی نتھو عفی عنہ

حمید اللہ صاحب

ایک بندہ خدا معرفت حاجی محمد بشیر الدین صاحب عفی عنہ

بابت کھال قربانی آمدہ محمد صدیق صاحب ٹین والے عفی عنہ

چندہ معرفت جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب عفی عنہ

حاجی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر کلاہ عفی عنہ

از شیخ بہاء الحق صاحب سوداگر بوٹ عفی عنہ

از حاجی محمد اسحاق صاحب سوداگر عفی عنہ

از خلیفہ عبداللطیف و حافظ محمد اسحاق صاحب عفی عنہ

از حاجی عبداللہ صاحب عفی عنہ

از شیخ نذر الحسن سعید الحسن صاحب عفی عنہ

از محمد صدیق صاحب جانمتا عفی عنہ

از میاں محمد علی صاحب از مقام بیرم ضلع شاہپور ۱۲ عفی عنہ

مولوی محمد عبدالحفیظ صاحب سیالکوٹی معرفت مولوی عبدالرحمن صاحب مرحوم صدر شعبہ اشاعت مدرسہ احمدیہ سیالکوٹ ۱۰ عفی عنہ

از مقام بنداد ۲ فنڈ عفی عنہ

از مقام سرگودہا ۲ فنڈ عفی عنہ

از مقام ڈیرہ غازیخان ۲ فنڈ عفی عنہ

از مقام جمال پور عفی عنہ

وصول چندہ معرفت مولوی عبدالستار حسن صاحب وکالت کا نفرنس عفی عنہ

جناب مولوی ابن حسن صاحب عہدیدار کانفرنس عفی عنہ

سید محمد اکرم صاحب عفی عنہ

سید عبدالرحمٰن صاحب عفی عنہ

متفرقات آمدہ فنڈ عفی عنہ

ولایت علی صاحب اکن معرفت ضلع ملتان عفی عنہ

مولوی محمد اکرم صاحب از مسیمان عفی عنہ

حکیم محمد صاحب جنت فروش موضع وجیان کھچی ۱۲

از ۱۱ ۱۲

حافظ فقیر اللہ صاحب نیمت پارچہ فروش قصبہ ۱۳

عبداللہ صاحب جوڈ فقد عرف لالی پارچہ ۳ رکل ۱۰

کفایت اللہ خاں ۴

ملتان میوز ۸

میزان آمد

عفی عنہ ۱۲

خرچ ماہ حال

عفی عنہ ۱۱

سید عبدالسلام جائنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی۔

مدرسہ احمدیہ سیتا مڑھی ضلع مظفر پور

بارہ برس ہوئے کہ یہ مدرسہ قریب پیمانہ جاری ہے۔ اس کی بنا چھوٹے پیمانہ پر ہی تھی لیکن اب قوم کی توجہ نہ ہونے کے باعث مدرسہ کی حالت دگرگوں ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے مدرسہ کے ذمہ داروں نے یہ تجویز کی ہے کہ مدرسہ کو بند کر دیا جائے۔ لیکن اس مدرسہ کے بقا کے لئے کوئی معقول انتظام کیا جائے۔ جس سے شائد مدرسہ قائم رہ سکے۔ والسلام۔

از شیخ محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ احمدیہ سیتا مڑھی ضلع مظفر پور

فتاوے

س نمبر ۴۸ - ایک عورت ہے۔ اوس کے پہلے شوہر سے ایک لڑکی ہے جسکی عمر ۷ سال کی ہے۔ شوہر کے مرنے کے بعد عورت نے ثانی عقد کر لیا ثانی شوہر کا نام نواب خاں ہے۔ اب اس لڑکی کا عقد شوہر ثانی نے اپنے نواب خاں نے ایک شخص سے کر دیا باجازت اپنے اور اوسکی والدہ کے۔ اور ملا صاحب نے لڑکے سے اقرار کروایا کہ نواب خاں کی لڑکی تمہاری نہ حیثیت میں دیجائی ہے۔ قبول ہے۔ اب چند آدمی اس امر میں اصرار کرتے ہیں کہ نکاح ناجائز ہے کیونکہ پہلے شوہر کا نام نہیں لیا گیا۔ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں علماء دین۔ جائز ہے یا نہیں (فقط) (المستفتی)

ج نمبر ۴۸ - لڑکی کا نام صحیح لیا ہو۔ تو نواب خاں کی بیٹی کہنے سے نکاح میں خلل نہیں آسکتا۔ بجا ذا اوس کی بیٹی کہی جاسکتی ہے۔ کیونکہ اوس کی ربیبہ ہے۔ اور دخل غریب فقط

س نمبر ۴۹ - لڑکا لڑکی کے عقیقہ کرنے سے ماں باپ کو کیا نفع ہوتا ہے۔ بہتا، تو اکسنا ہے کہ جس لڑکے کا عقیقہ ہوتا ہے۔ اوسکا باپ بخشا جاتا ہے۔ اور اوسکا باپ بخشا ہوجاتا ہے۔ لڑکا قیامت میں اپنے ماں باپ کی سفارش کریگا۔ خاصے یہ بات صحیح ہے۔ یا کہ غلط اور عقیقہ مسلمان ہے۔ یا کہ مستحب اور مرحوم کی طرف سے عقیقہ یا نکو ہو۔ تو جو مرتبہ لڑکا ان میں عقیقہ کرنے سے ہوتا ہے۔ وہ مرتبہ ہوگا یا نہیں (اسکا جواب مدلل تحریر ہو (محمد عیسے از سوہلپور)

ج نمبر ۴۹ - عقیقہ کرنا سنت ہے۔ حدیث میں ہے کہ بچوں کی قربانی کہا ہے۔ مرحوم سے مراد اگر وہ بچہ ہے۔ جو مر چکا ہے۔ اوسکا تو کوئی عقیقہ نہیں اگر مرحوم سے مراد کوئی ایسا شخص ہے جس کے گھر میں اوس کے مرنے کے بعد بچہ پیدا ہوا ہے تو ایسے مرحوم کی طرف سے جائز ہے بچہ تو جو کوئی بھی چھوٹا مرے بلکہ اوس کے ماں باپ کے صبر کیا ہوگا۔ تو شفاعت کریگا۔

س نمبر ۵۰ - جو لوگ سلامی کرتے ہیں۔ اون لوگ کی دو طرح کی خاصیت ہے۔ اول یہ کہ جو لوگ بک کپڑا واسطے سینے کے دے۔ اسمیں سے بلا اجازت لوگ بک کے چوری سے چرا لیتے ہیں۔ اگر لوگ بک کو خبر بھی ہوجائے تو چرایا ہوا کپڑا نہیں دیتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ جو لوگ پیشہ گر ہیں وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ بک کا کام بنا کر جو کپڑا بچتا ہے۔ وہ لے لیتے ہیں۔ یہ چوری نہیں ہوتی۔ تو یا خاصیت اول اور خاصیت ثانی دونوں ایک شان حرام ہے یا فرق ہے (محمد عیسے از سوہلپور)

ج نمبر ۵۰ - جیز اجازت اہل مالک کے کسی چیز کا رکھنا جائز نہیں۔ اس لئے پہلے اور پچھلے دونوں جملہ مجملہ پیر ربیا ہیں۔

س نمبر ۵۱ - جس وقت جاول وغیرہ غلہ جات کا فی روپیہ نرخ صاع نرخ ہو۔ اس وقت نیا اپنے خریدار سے کہتا ہے کہ اگر نقد قیمت دوگے۔ تو وہی بھاؤ صاع کے حساب سے دونگا۔ اور اگر دو ماہ کے بعد دوگے تب چار صاع فی روپیہ دونگا۔ دریافت طلب یہ ہے۔ کہ یہ بیع جائز ہے یا نہیں۔ اور حدیث ابی ھریرہ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی صفقۃ واحدۃ۔ اور نیز حدیث ابی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی ولا شرطان فی بیع (مشکوٰۃ المصابیح باب النھی عن البیوع) ان دونوں حدیثوں کا کیا مطلب ہے۔ اور بیع مذکور داخل کی بھی ہر دو حالت کر سکتی ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۵۱ - شرعی بیع کی نٹھاتے ہوئے تو اوند دے کر بیچے یہ صورت منظور ہے۔ تو بیع مذکور جائز ہے اور اگر ادھار نہ دے۔ بلکہ گو گو میں بات رہے تو حدیث مذکور میں داخل ہے۔ مزید تحقیق (قبل الاوطار میں ملاحظہ ہو - ۳ پائی داخل غریب فقط۔

س نمبر ۵۲ - ایمان اور اسلام کس کو کہتے ہیں۔ چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ایمان کی ستر سے اوپر شاخیں ہیں ان میں سے افضل لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ اور سب سے کمتر کسی تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹا دینا ہے۔

مسلمان کو بھی شرعی احکام کے تعمیل کرنے کے لئے تین قسم سے ہیں۔ دل سے اعتقاد۔ زبان سے اقرار جبان سے عمل ہے۔ اب سوال زیر بحث سے صاف واضح ہورہا ہے کہ تینوں اقسام بھی ایمان میں داخل ہیں۔ اب میں پوچھتا ہوں اسمیں کس چیز کا نام ہے اور اسلام کیا کرنے کو کہیں گے۔ احاطہ دین ایمان کے کوئی امر شرعی خارج نہیں ہوسکتا۔ جو اسلام کہلایا جائے۔ کیا ان مجملہ باتوں میں سے ایک کے بھی تارک ہونے سے ایمان جاتا رہیگا۔

ج نمبر ۵۲ - ایمان دل کا فعل ہے۔ اور اسلام ظاہری اعضاء کا جن حدیثوں میں ستر سے زائد شاخیں ہیں وہ بھی ایمان کی ہے۔ یہ ایمان وہی زبان ہے۔ جو قرآن مجید کی اس آیت میں ہے۔ انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون۔

ایمان اور وہیں زیادہ کا ذکر سنکر جن کے دل کانپ جاتے ہیں۔ اور جب اللہ کے حکم سنتے ہیں۔ تو اون کے ایمان تازہ ہوجاتے ہیں اور وہ خدا ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اس آیت میں کامل ایمان والے لوگوں کا ذکر ہے۔ اسی لئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان حدیثوں کے ایک ایک کام پر ایمان کا اطلاق کیا ہے۔ یہانتک کہ راستہ صاف کرنا بھی ایمان میں داخل کیا ہے۔ اگر یہ مراد ہو۔ کہ یہ کام اصل ایمان کے اجزاء ہیں۔ تو اعتقاد رفیعہ ہے۔ اعتقاد کل غائب ہوکر مطلق ایمان کی نفی ثابت ہوگی۔ تو کیا جائے گا کہ جو شخص راستے سے اینٹ پتھر نہ ہٹائے۔ وہ بے ایمان ہے۔ جیسا ایک تبیع اور ہندکی بیوی پر طلاق ہے کوئی کہتا ہے۔ ہاں کہ اس ایمان میں نقصان ضرور آئیگا مگر اصل ایمان میں نہیں (فصل فتح الباری ملاحظہ ہو)

س نمبر ۵۳ - ایک شخص مرگیا۔ اوسکے ورثاء نے اوسکو ہر قسم کے نقش و نگار کئے ہوئے کپڑے باندھتے ہیں۔ جسکو اس ملک دکن میں ڈھٹیاں کہتے ہیں دے ڈھٹیاس کپڑوں کے سوداگر لوگ خرید و فروخت کرتے ہیں۔ انکی خرید و فروخت جائز ہے یا منع

ج نمبر ۵۳ - اللہ کی طرف سے فروخت کرنا مثل خنزیر کے

لہ سوال نمبر ۵۲ - ۵۳ بہت عرصے کے ہیں۔ مگر کاغذ گم ہوگیا تھا۔ اس لئے جواب دینے میں دیر ہوئی سائل صاحب معاف فرماویں (ادارہ)

متفرقات

جنگ یورپ کے نقصان کا اندازہ } تخمینہ کیا ہے۔ کہ خیر اکتوبر تک فریقین جنگ کے میں لاکھ نفوس کام آئے ہیں۔ یعنی نومبر اور دسمبر کے مہینے علاوہ ہیں مالا نکہ ان دو مہینوں میں لڑائی کی شدت رہی ہے۔ تاہم اگر فی جنگ برابر بھی سمجھی جائے۔ تو اوسی حساب سے اس مدت میں بھی دس لاکھ سے تو کم کام تمام ہوئے ہونگے۔ لڑائی کی ہولناکی کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے کہ بندوقوں کے فیر کم ہوتے ہیں علم توپ کے گولے چلتے ہیں۔ ایک شخص کا بیان ہے۔ کہ دیکھتے ہوئے توپ کے ایک گولہ سے ۲۴ آدمیوں کا جسم ریزہ ریزہ ہوکر رہ گیا۔ (الحفیظ اللہ)

سیتا مڑھی کے زائرین کے مقدمہ کا خاتمہ } کہ جو مقدمہ سیتا مڑھی کے زائرین پر علم ہوگا۔ جس کا قرنی البقرہ کے متعلق کا دعوے تھا۔ وہ دعوے ہائیکورٹ کلکتہ میں حق مسلمانان فیصلہ ہوا۔ تو فریق ثانی مسلمانان ولایت کی پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی درخواست کی۔ تا عندیہ یہ ہے کہ ولایت میں اپیل کی درخواست اوپہلے ہائیکورٹ کے جج دیکھتے ہیں بھیجا ناز دے قانون جانتے ہیں۔ تو بھیجنے کی اجازت دیتے ہیں۔ فائدہ نہیں۔

خبر آئی ہے کہ مجان ہائیکورٹ کلکتہ نے اس درخواست کو نہ بھیجنے کا فیصلہ کر کے ہمیشہ کے لئے اس تنازعہ کا دروازہ بند کر دیا۔ شکر ہے اکس نزاع کے مسلمانوں کو چین ہوا۔ الحمد للہ

مولانا شبلی مرحوم } کے انتقال کے متعلق مولوی ابو الجاہد محمد عثمان صاحب بلگرامی نے چند اشعار لکھے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے ؎

شبلی از اسہال خون فوت شد
موت شہید است شبلی بیگماں

کتاب سیرت النبوی مرحوم نے بیگم صاحبہ بھوپال کے زیر عنایت تصنیف کرانی شروع کی تھی مگر صد حیف اوس کی تکمیل جناب مولوی حمید الدین صاحب کی ایک ایسی آبادی کا مرکز ہے جس میں مسلمانوں کی تعداد نوے فی صدی سے بھی زیادہ ہے۔ اور وہ انہی اقوام کی نسلیں ہیں۔ کہ اگر ان کی تعلیمی پرداخت توجہ سے کی جائے۔ تو ہندوستان کے تعلیم یافتہ مسلمانوں میں ایک قابل قدر اور ازبس کارآمد اضافہ ہوگا۔

انعقاد جلسہ کی تاریخیں ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر مقرر ہوئی ہیں لیکن باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کے استقبال کا انتظام ۲۶ دسمبر کی صبح سے شروع کر دیا جائے گا۔ اور اس وقت سے آن کے لئے کھانا تیار کرایا جائیگا۔ اگر کوئی صاحب ۲۶ دسمبر سے پیشتر آنے والے ہونگے۔ اور اطلاع فرمائیں گے۔ تو استقبالیہ کمیٹی ان کی خدمت کا انتظام حسب اطلاع کر دیگی کھانے کا انتظام اس سے پیشتر جس ٹھیکہ دار کے ساتھ تحریری سمجھوتہ کی گئی تھی۔ اور اعلان کیا گیا تھا۔ اسمیں کامیابی نہیں ہوئی۔ اور اس لئے ٹھوکا رکھنے پر کھانے کی جنس نہایت اعلیٰ قسم کی ہوا اور کوئی شکایت کسی قسم کی پیدا نہ ہو۔ اب یہ معلوم ہوا ہے اور یہی قرار دیا گیا ہے۔ کہ درجہ اول کھانے کی قیمت بارہ آنے فی وقت ہوگی۔ اور درجہ دوم بچے نوکروں کے لئے پانچ آنے فی وقت۔ اور انگریزی کھانے کی قیمت تین روپے یومیہ ہوگی۔ استقبالیہ کمیٹی متوسط مہمانوں کی آسائش کا انتظام کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھے گی۔ اور یہ امر اسکی مستعدی کا باعث ہوگا کہ تشریف لانیوالے حضرات راولپنڈی پہنچنے کے وقت سے استقبالیہ کمیٹی کے سکرٹری کو اطلاع فرمادیں گے۔

دستخط سراج الدین احمد بیرسٹرایٹ لاء سکرٹری استقبالیہ کمیٹی راولپنڈی۔

دوا برد مسہل - نوشادر کے پیڑیں کسی نے زرد کی دوا پوچھی ہے۔ یہ شایع کر دیجئے مجرب ہے۔

بانس کی پتی دو تولہ فہمدہ خالص ۱۲ تولہ۔ اول بانس کی پتی کو آدھ سیر پانی کے ساتھ پیس لیں۔ اوس کے مشہد خالص آدھ تولہ ڈالکر خوب مار لیں۔ وقت صبح پیا کریں انشاء اللہ دو ہفتہ میں مرض دور ہوجائیگا (اسلام (خاکسار عبدالرحمن خان سہروردی بنارس)

انتخاب الاخبار

افسوس ہے کہ بنگالی زبان کے اخبار محمدی کلکتہ کو دامنی ضمانت طلب ہوئی ہے۔ لہٰذا اخبار محمدی کے بند ہونے کی افسوس ہے۔ کہ امرتسر میں پھر طاعون نمودار ہے

گورنمنٹ نے کہ گاگا مارو جہاز کے مسافروں کو جو ہنگامہ سکھ بچے کے الزام میں گرفتار تھے۔ رہا کر دیا

امریکہ کے اخباروں میں جو یہ خبر شایع ہوئی تھی کہ لندن اور ڈگیر جنگ تین سال تک جاری رہے گی ہمکی سرکاری طور پر تردید ہو گئی۔

۸ دسمبر کو جزائر فاک لینڈ (جنوبی امریکہ) کے قریب انگریزی جنگی جہازوں نے ۵ جرمن جنگی جہازوں کو مصروف پیکار دیکھ کے ان میں سے چار کو غرق کر دیا اور ایک بھاگ گیا جسکا تعاقب کیا جا رہا ہے

لوڈز کو جہاں روسی اور جرمن فوجیں مصروف پیکار ہیں۔ رکسیوں نے خالی کر دیا۔ اور جرمن اس پر قابض ہو گئے

روسی بیان ہے۔ کہ لوڈز کو خالی کرنے سے پہلے چلتے وقت ہمارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوا

جرمن کہتے ہیں۔ کہ لوڈز کو روسیوں نے سخت نقصان اٹھا کر خالی کیا ہے۔

جرمنی میں جو تازہ فہرست مقتولین اور مجروحین کی شایع ہوئی ہے۔ اس میں نقصان کی تعداد ۲ لاکھ ۵۸ ہزار ۴ سو ۴۰ ہے۔

ملک سوئیڈن کے تین تجارتی جہاز جرمنی کی سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئے۔

جرمنی کے ایک مسلح تجارتی جہاز نے ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر دیا۔

ساکسٹیول دوا قصہ روس کا ہے خبر ہے کہ ترکی جنگی جہاز بلک بحر اسود میں سرنگ سے ٹکرا گیا۔ جس سے ایسا سخت نقصان پہنچا ہے۔ کہ وہ بصد مشکل قسطنطنیہ پہنچ سکا۔

صوفیہ دارالخلافہ بلغاریہ کا خیال ہے۔ کہ جہاز ڈوب گیا۔ بخیریت خیر جانیدار پہنچ گیا۔

جرمنی اور آسٹریا کی فوجوں سے پایا جاتا ہے گذشتہ ہفتہ میں ان کے نقصانات کی روزانہ اوسط بیس ہزار رہے۔

سرویہ کی وزارت نے استعفا دیدیا ہے۔ ایم پاشچ مکمل بحیثیت وزیر اعظم نئی وزارت ترتیب کر رہا ہے

سرویوں کی سرکاری اطلاع منظر ہے۔ کہ آسٹریا سے دو جیش شکست کھا کر بدحواسی سے بھاگ گئے۔ اور ان کے دس ہزار قیدی ۵۰ توپیں اور کثیر اسلحہ گولی بارود سرویوں کے ہاتھ آیا

آسٹریا نے اپنی سرکاری اطلاع میں اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ سرویہ کی زبردست فوجوں کے اندر گھسنے میں آسٹریا کی فوج کو ناکامی ہوئی۔ اور وہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئی۔

آسٹریا کی سرکاری اطلاع میں اس کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ ۳ آسٹریا کی سپاہ نے رکسیوں کو تمام ولینیہ سے بھگا دیا ہے

انگریزی جہاز بالٹک سے انڈرلپ پر ۲۸ شہار چھپکے سے شہتاروں میں لکھا تھا کہ یا شہ گان کو شہر ۱۲ دسمبر کو انڈرلپ میں استنادی فوج کے داخلہ کے منتظر ہیں۔

انٹورپ میں جرمن ۶ دہم ہزار تازہ دم فوج بھیجنے والے ہیں

بیرلن کیا ٹوکیو جاپانی پارلیمنٹ میں بیان کیا ہے کہ جرمنی کو ائی سیٹم بھیجنے کی ہدایت کی تھی کہ واپس لیکر اُسے پھر مشرق سے منسلک کیا جاوے۔

لارڈ کرزن نے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم فرانس کی شاندار سپاہ کے پہلو بہ پہلو اپنے حقوق کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور آخر دم تک لڑتے رہیں گے۔

قیصر جرمنی کو علیل ہے۔ مگر فوجی رپورٹیں برابر بھیجتا ہے۔

نیویارک (امریکہ) میں ہر ایک پوسٹ خانہ دار ناموں کی دو جرائد میں استعمال کے جاتے ہیں۔ اس تدابیر کی آئی ہے۔ کہ جس نام کو تیار کرنے کے لئے جدید

بلغاریہ کا بحر کے سپرد کرنے کے لئے ہیں

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ مفتی بلغ شدہ بغاوت کے بعد اطاعت قبول کر لی ہے۔

انگریزی فوج نے ذخیروں کے علاوہ ۱۱ توپیں اور ۹ توپیں گرفتار کیں

رپورٹ کی گئی ہے کہ جرمن سب دو نکشتیوں نے دو مرتبہ ڈوور کی بندرگاہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ مگر انہیں پسپا کیا گیا لیکن محکمہ بحری کو اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔

روسی رپورٹ منظر ہے۔ کہ انہوں نے سرائے اور شکال پر قبضہ کر لیا ہے۔ ترکی فوج جانبازی سے مقابلہ کرنے کے بعد وان کی سمت بھاگ گئی

جرمنوں نے بیرس کے گرجا گھر اور قدیم کتب خانہ کو اپنی بھاری توپوں کی مدد سے تباہ کر دیا۔

کیلیفورنیا (امریکہ) میں ۱۸ لاکھ ۴۰ ہزار ۳ سو ڈالر کی اور جرمن سپاہی ۲۰ ہزار قیدی اب تک پہنچ چکے ہیں۔

یونانی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ وزیر اعظم یونان نے ترکی سفیر کو مطلع کیا ہے۔ کہ اگر ترکی میں سکونت رکھنے والے یونانیوں کو تکلیف پہنچی۔ تو اس سے ہر دو ممالک کے دوستانہ تعلقات کا رشتہ از سر نو قائم کرنے میں دقت پیش آئے گی۔

کہتے ہیں۔ کہ وزیر اعظم روما نیہ نے انگلستان میں ایک شخص کو بھیجا ہے۔ کہ روما نیہ اتفاق ثلاثہ کے ساتھ مل جائے گا لیکن اس میں تا ہنوز شمولیت نہیں کی۔

ولیعہد انگلستان کو میدان جنگ کی فوج میں لفٹیننٹ کا عہدہ عطا ہوا ہے

مارننگ پوسٹ کا مراسلہ نگار لکھتا ہے۔ کہ کونٹ تیزا وزیر اعظم ہنگری نے جرمنی میں قیصر سے ملاقات کے وقت کہا تھا۔ کہ اگر تین جرمن ۳ سال کو ہنگری کی مدد کو نہ پہنچے۔ تو میری وزارت مستعفی ہو جائے گی۔

ہم کہیں کہ ترکی کے دم نگیدن سے اب تک کوئی اطلاع نہیں دیا۔ وجس بیان کو اس سے منسوب کیا جاتا ہے وہ

ترکی جنگ کی خبر نہیں آئی کو یقین ہے کہ وہ بھی مشغول پیکار ہے۔

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کی مجربات

مرکب داغ جہان و مہتلم

ان جدید تجارب کثرت استعمال و دیرینہ تجارب سے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ دماغی کمزوری کو بھی دور کرنے میں اس سے بہتر کوئی دوائی نہیں قیمت عمدہ

خطا اس کے استعمال سے وہ امراض جبکہ جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۰-۱۵ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی۔ دماغی اور قوت مردی حسب دلخواہ حاصل ہو جاتی ہے۔

قیمت

تپ لرزہ ان دائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو۔ دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲

غربت دافع جوہر خون ابو سیر خونی کے واسطے اکسیر و مجرب ہے قیمت فی بوتل عمدہ

مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

نصرت الواعظین باوصاف سید المرسلین

یہ کتاب اپنی طرز میں نرالی مسلمانوں کی آنکھ کھولنے کو نور قلب کو سرور اور ان کے ایمان کو قوت قائد کی بخشنے والی۔ واعظین کو بہت مفید ضرور ہے۔ ہر مسجد میں ایک کتاب کو جو بغرض مہارت وعظ ایسی کتب کی تلاش میں رہتے ہیں۔ ان کا مقصود مفید ہے۔ اس میں اکثر بیان میں اور بیان پہلے قرآن عظیم کی آیت کریمہ کو کہ جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و بزرگی عیاں ہوتی تھی شروع کیا گیا ہے اور کثیر تعداد آیات قرآنی احادیث کے متعلق مکمل و مکمل بلاغت و اشارات بیان کی گئی ہیں اور اختتام بیان میں اسی آیت کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصاف جمیل خلال شمائل اور احادیث و حکایات کو وعظ و اشعار بالکل لائے گئے ہیں اور موقع موقع پر ترجمہ فارسی بھی ساتھ ساتھ مندرج کیا گیا ہے ہر بیان مکمل ہے۔ ہر مسجد میں مناسب ہے۔ ہر واعظ کو مفید ہے۔ ہر مسلمان کو مفید ہے۔ ہر مسلمان کو مفید ہے۔ ہر مسلمان

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خط و خط جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین بھی اگر ٹکٹ آئے واپس ہو سکیں گے۔

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

جلد ۱۲ نمبر ۸

شرح قیمت اخبار

(۱) بیان ریاست سے سالانہ ۸ شلنگ
رؤسا و جاگیرداران صوبہ للعہ عام خریداران سے ۱۰ شلنگ
ششماہی ۵ شلنگ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جو خط و کتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری متعلق ہو مالک و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونا چاہیے۔

امرتسر۔ مورخہ ۷ صفر المظفر ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۱۳ء یوم جمعہ

امرتسر میں میونسپل الیکشن

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

حکومت خود اختیاری کی پہلی منزل میونسپل کمیٹیاں ہیں جو عرصہ ہوا۔ لارڈ رپن کی فیاض گورنمنٹ نے رعایا کے شہری انتظامات کے لئے عطا کی تھیں۔ لارڈ موصوف نے اس تجویز میں جو دلیریوں پر احسان کیا تھا۔ علی حسب استعداد کے جانشینوں سے محفوظ نہیں رکھا۔ ہم کہ ہم شہر امرتسر میں کہاں تک ترقی کی۔ اس کے ثبوت کے لئے ہماری میونسپل کمیٹیوں میں لائق ممبران کا وجود کافی دلیل ہے۔ مگر ان ممبروں میں کافی تعداد علماء ممبران کی ہوتی ہے۔ علماء صاحب اکثر اوقات معاملہ فہم۔ بلکہ بہت سے ایسے ہوتے ہیں۔ جن کو اکثر تو اور میونسپلٹی کے قواعد کا بھی پتہ نہیں ہوتا۔ اس لئے بسا اوقات رائے دیتے میں کچھ کا کچھ کہہ جاتے ہیں

گورنمنٹ نے لوکل سلف اس لئے دیا تھا۔ کہ رعایا کے لوگوں کو ممبران کے انتخاب کی قابلیت پیدا ہو مگر ان کی قابلیت کا حال یہ ہے۔ کہ سابقہ سال سے امرتسر میں انتخاب بھی نہیں ہوتا۔ پھر کیا ہوتا ہے؟ صرف یہ کہ دو فریقوں کو پرچے تقسیم ہوتے ہیں۔ تو امیدواروں کی طرف سے ان پر مختلف قسم کے طریقوں سے ڈاکٹر ہیے دھول کر لے جاتے ہیں۔ جو مجلس میں ایک جگہ شمار کر کے باہمی حساب سے ممبران آپ ہی منتخب ہو کر رپورٹ کر دیتے ہیں۔ جسکو حکام بھی اپنے آرام کی خاطر جائز جانکر منظوری دیدیتے ہیں۔ یہ ہے امرتسر کے سابقہ سال کے الیکشن (انتخاب) کی صورت کیا فائدہ رعایا کا منتظار رہی تھا۔ ہرگز نہیں

امید فرمایا جاتا ہے۔ کہ امرتسر کے بیدار مغز ٹرسٹی گورنمنٹ ہسٹر نگ نے اس کی بہبود اصلاح کی ہے

بلحاظ یہ قانون بنایا ہے۔ کہ پرچے قبل از وقت نہ لا کریں۔ بلکہ پولنگ کے دن دو دو گھنٹے میں۔ جو رائے دینے کا دن ہو۔ جس کی صورت یہ ہے۔ کہ دو پرچیں اندر ہی دوسری طرف دیکر باہر نکل جاویں۔ اس اصلاح سے وہ خرابی تو امید ہے رک جائیگی۔ مگر پھر بھی ہر الیکشن میں ایک بڑی بھاری خرابی ہے جس کی طرف ہم صاحب ڈپٹی کمشنر کو اور گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں:

پنجاب کے شہروں میں انتخاب کے طریقے مختلف ہیں امرتسر میں یہ طریقہ ہے۔ کہ ہندو۔ ہندو کو اور مسلمان مسلمان کو ممبر منتخب کرے۔ بہت اچھا طریقہ ہے۔ دستور قابل اصلاح ہے۔ کہ ہر ممبر کو سارے شہر کے ووٹر ووٹ دے سکتے ہیں۔ اس میں امیدواروں اور رائے دہندہ لوگوں کو تکلیف ہے۔ سب سے پہلے ہم رائے دہندوں کی تکلیف کا ذکر کرتے ہیں

ایک رائے دہندہ ہر سال سے امیدوار زور و زر

دکھ کو پریشان کر دیتے ہیں۔ اس کی مثال بالکل اس شعر کی مصداق ہوتی ہے ؎

جو کس کس کے دل میں ترا وہم پہلو ہوا تو نے کیا کیا نہ اے چور دل کو۔ بانک کو۔ خنجر کو بیکاں کو

انجام کے بعد اور ہندگان کو کوئی کام ہو وہ کسی خاص بر سے اپنا تعلق نہیں پاتے۔ کہ اور کو اپنی تکلیف سنائیں سمران کو یہ تکلیف ہوتی ہے۔ کہ سارے شہر کے مار دہندگان سے سنا اور کہنا پڑتا ہے۔ لہٰذا انتخاب جب ممبر بنتے ہیں۔ تو تمام شہر کے نامزد ہندگان ان پر اپنا استحقاق جتاتے ہیں۔ کسی کی طرف توجہ نہ کریں تو ناراضگی ہوتی ہے۔ خوش وہی ہوتا ہے۔ جو اسے بڑے تعلق کی صورت میں ہوتا ہے۔

ان وجوہات کی بنا پر امارت سر کے الیکشن کو نظام ہی مثل لاہور۔ وغیرہ شہروں کے کر دیا جاوے۔ تا شہر کے چند حصے مکرر جاویں۔ ہر حصے میں وہی کے سلانی ہو سکیں۔ مثلاً ۸ حلقہ ممبر ہوتے ہیں۔ تو شہر کے ۸ حلقے کر کے ہر ایک حصہ سے ایک ممبر لیا جاوے جو سید دار اس حصے کی طرف سے منتخب ہو۔ اس حصے کا ممبر کہا جاوے۔ اس میں زمیندار کو بھی آسانی ہے۔ اور سمران کی ذمہ داریاں بھی وسیع نہیں ہونگی

سلسلہ ٹرنک جیسے بیدار مغز قوم کی مشکر سے امید ہے۔ کہ اس خیال کی طرف بھی توجہ کریگی۔

اسی طرح سید داعیان اور راہ دہندوں کی حیثیت کا قانون بھی قابل ترمیم واضح اصلاح ہے۔ جس کی بابت ہم لکھ چکے قانون (وجہ ابھی تک سنا گیا نہیں ہوئے) دیکھکر مناسب عرض کریں گے۔

دعوئے نبوت و مہدی آخر زمان مرزا غلام احمد قادیانی کے علاوہ مولوی بالی و ہمالی نے۔ شہرہ دے کیا لکھا

اور صداقت گزشتہ کی خوان شامل ہو رہے ہیں۔ اگر اس مذہب پر کسی صاحب کچھ لکھا ہو یا کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو بذریعہ اخبار الحدیث مطلع فرماویں

(صوفی غریب اخبار)

قادیانی مشن

خواجہ کمال الدین کی آمد پر قادیان میں ہنگامہ

پرانی جماعت میں خواجہ کمال الدین صاحب ایک خاص شخصیت رکھتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ قادیانی جماعت اس بات کا فخر کیا کرتی تھی کہ ہمارے لیکچرار جب تقریر کرتے ہیں۔ تو اوپر کی تقریروں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص اثر ہوتی ہے۔ جو ہمارے سلسلہ کی سچائی کی دلیل ہے۔

ان لیکچراروں میں جو کے لیکچرار خواجہ کمال الدین تھے۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ خواجہ صاحب اچھے لیکچرار ہیں۔ گو ہم اس بات کے قائل نہ تھے۔ ہیں کہ ہم آپ جیسے مثل ہیں۔

خواجہ صاحب کی لیکچراری سے بڑھکر ان کی وہ خدمات ہیں جو انہوں نے ولایت میں اشاعت اسلام کے متعلق کی ہیں جسکا سہم کو بھی بحیثیت پنجابی ہونے کے فخر کرنا چاہئے۔ مگر باوجود اس بے مثال خدمت کے خواجہ صاحب عرصہ تین سال کے بعد لاہور آئے۔ اور آتے ہی اسی روز آپ کا لیکچر ہوا جس وقت وہ لیکچر دے رہے تھے۔ قادیانی پارٹی کی طرف سے حلقہ گاہ کے باہر ایک اشتہار تقسیم ہو رہا تھا۔ جس کا شہر مرزا صاحب کے اثر صحبت سے الہامی ہے۔ آپنے بہت سے الہامات لکھے ہیں منجملہ خواجہ صاحب کے متعلق یہ لکھا ہے۔

"ایک رات خواب میں دیکھا۔ کہ جماعت کے بہت لوگ جمع ہیں جن میں سے چند آدمی میرے پاس ہدایات لینے و دریافت کیلئے۔ کون ہیں جواب ملا۔ یہ حضرات مسیح موعود پر ایمان نہیں رکھتے۔ جیسے خواجہ صاحب کو دیکھ سے ہی حضرت صاحب پر ایمان نہ تھا۔"

پہلے سے ہمارا یہ اشتہار ایک شخص راہ سے قادیان کے بازار خلافت کی آواز کو سننا چاہئے۔ بعد انتظار اخبار الفضل آیا۔ تو خواجہ صاحب کے آنے یا وہ کی خدمات کا ذکر تک نہ پایا۔ ہاں ان کے ذکر نہ کرنے کی وجوہات میں ایک مفصل مضمون ملا۔ جو بالا اختصار درج ذیل ہے۔

"ہمارے تعلقات کس کے ساتھ ہوں؟ وہ کتاب حکیم جو ہماری زندگی کے لئے رہنما ہے۔ اور جو ایسا نور ہے۔ کہ جس کی روشنی میں ہم بے کھٹکے منزل مقصود کو طے کر سکتے ہیں۔ اس میں ارشاد ہوتا ہے کہ لَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ کہ تم ظالموں کی طرف ذرا بھی مائل نہ ہو ورنہ تمہیں بھی وہ آگ چھو جائے گی جس میں وہ خود پڑے ہیں۔ پھر اگر تمہارے تعلقات ان لوگوں کے ساتھ ہوں جن کے اعمال یا ایمان میں کسی قسم کی بھی ظلمت یا نقص ہے۔ تو ضرور ہے کہ ان کے اثرات سے تم بھی متاثر ہو اور پھر انجام کے لحاظ سے تم ان نتائج میں شامل ہو گے جن سے وہ ظالم خود گرفتار ہونے والے ہیں پس ہماری مواکلت، مجالست و مؤانست

قَالُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ کے ماتحت انہی سے ہونی چاہئیں۔ جو صاحبا ایمان ہوں اور جو ایک دوسرے پر نیک اثر ڈالیں اور باہمی ارتباط اور اتحاد سے روحانیات میں ترقی کر سکیں۔ ان لوگوں سے جن کی صحبت ایک زہر کا اثر رکھتی ہے اور جن سے ایک گہری کا تعلق بھی ہو۔ ہمارے لیکچروں کو وقار نہ دے سکتا ہے پس ہمارے بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ ہر وقت پیش نظر رہیں۔ اور اپنے گرد و پیش کے حالات پر نظر ثانی کرتے رہیں۔ تا الہامات ہو کہ وہ اپنے لئے کوئی مصیبت پیدا کر رہے ہوں۔ شیطان کے حملے کئی رنگ میں ہوتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک وہ حملہ ہے۔ جو نیکی کے لباس میں اور اپنا بن کر ہو۔ ہمارے لئے اولاً دوم ہر بھی جو حملہ ہوا وہ بھی اسی رنگ میں ہوا۔ کہ بظاہر ان کے لباس خیر خواہی کا لباس پہن کر آیا۔ فَاسْمَعُوا إِلَى الْمُنْذِرِينَ اور کہا کہ عمل ادکم علی صالحات لیملی۔ ہمیں بچنے اپنی ہلاکت سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ جو کہیں تباہ نہ ہو۔

کی حفظ میں اس طرح آسکو۔ جس طرح کہ رسی کے بٹوں کے بچے آجاتے ہیں۔ کہ کوئی جو بھی ایک پروا ہے کی ضرورت نہ سمجھیں اور اپنے آپ کو ایک سیزہ زار میں پاکر بالکل بے پرواہ ہو جائیں۔ ضرور ہے۔ کہ وہ ناگاہ کسی وقت کسی بھیڑیئے کے حملے سے ہلاک ہوں۔ جو شاخ اپنی موجودہ سرسبزی پر پھولے کے بیشمار کسی جڑ سے اپنا تعلق نہ رکھے وہ آخر ایک روز خشک ہو گی پس میرے بھائیو۔ میرے دوستو۔ میرے عزیزو۔ تم ہوشیار رہو۔ اور اپنے امور کی ہدایت پر کاربند ہو جاؤ جو انتظام اور طریق عمل میں نے تمہارے لئے پسند کیا۔ وہی بہتر ہے۔ اس کے سوا جو چیز ہے۔ وہ بظاہر کیسی خوشنما نظر آئے۔ اسے کبھی اختیار نہ کرو۔ کیونکہ اس میں تمہاری ہلاکت ہے۔ جن لوگوں سے اس نے تمہیں قطع تعلق کرنے کو کہا۔ ان سے قطع تعلق ہی رکھو۔" (الفضل ۳۰-دسمبر ۱۹۱۴ء)

اہلحدیث۔ اس عنوان کا صاف مطلب ہے۔ کہ خواجہ کمال الدین اور ان کی لاہوری پارٹی بلکہ جتنے لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے خلیفہ ثانی قادیانی سے بیعت نہیں کی۔ وہ سب اس آیت میں داخل ہیں جو ظالموں کے حق میں وارد ہے۔

لَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا۔ اس کا جواب ہم کیا دے سکتے ہیں خواجہ صاحب اگر خلیفہ قادیان کی بیعت نہ کرنے سے ظالم ہیں۔ تو ہم رسول قادیان کی علیحدگی سے اظلم۔ اس لئے ہمارا جواب کیا وقعت رکھ سکتا ہے۔ مناسب ہے۔ کہ لاہوری پارٹی خود ہی جواب دے۔

قابل غور نکتہ یہ ہے۔ کہ خواجہ صاحب اور انکی جماعت کے لئے ایک قابل غور نکتہ ہے۔ جو وہ اگر ہمارے قلم سے لکھا ہے۔ جناب حضرت مسیح علیہ السلام کا قول اناجیل میں منقول ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے؟ عربی مثال۔ الثمرۃ تنبئ عن الشجرۃ۔ اس کی تصدیق کرتی ہے۔ مرزا صاحب اور مرزائی جماعت ہمیشہ اس بات کا فخر کیا کرتی تھی کہ ہمارے اثر صحبت سے جماعت ایسی اصلاح ایسی نیکدل ایسی، سلام سے منور ہے کہ لمبقہ دل و نجاب کا نمونہ ہے۔ اسی لئے مرزا صاحب نے رسالہ خطبہ الہامیہ میں لکھا ہے۔ جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوگا۔ وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو جائیگا۔ (بہت خوب) مگر آج جو خواجہ صاحب اور انکی پارٹی کی نسبت ایسے نازیبا موقع پر جبکہ تمام اہل اسلام خواجہ صاحب کی خدمات پر نظر کر کے، انکو عزت سے لے رہے ہیں۔ ایسے الفاظ کا استعمال کیا معنی رکھتا ہے۔ اس کا سوچنا ہر ایک ذی ہوش کا کام ہے۔ اس لئے جناب مرزا صاحب کے خلیفہ صاحب کا فیصلہ کہا ہے۔ اس لئے جناب مرزا صاحب کے خلیفہ بلافصل ہیں"۔

اس کے جواب میں فاضل ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے اپنے قرآن نیکی شہادت سے کہا ہے کہ آیت مباہلہ میں انفس کے لفظ سے مراد قومی برادر ہیں۔ لیکن الٹیمیٹم اصلاح عشیرہ کی ان آیات سے تسلی نہیں ہوئی۔ (۱) ان آیات کے بعد نصف عرب سے سنا لگتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ قرآن مجید کی تفسیر میں موجود ہیں عرب کے عادات اور ان کے محاورات اور استعمالات کی کتابیں بہت کثرت سے شائع ہیں۔ مہربانی فرما کر کسی ایک کا حوالہ دیا ہوتا؟

خلافت حضرت علیؓ اور آیت انفسنا

اس عنوان کے ذیل میں اہلحدیث جلد ۲۰-دسمبر میں لکھا گیا ہے۔ کہ شیعہ نے دعوے کیا تھا۔ کہ قرآن مجید کی آیت مباہلہ میں اللہ تعالیٰ نے جناب رسالتمآب نے کہ حضرت علیؓ کو نفس کہا ہے۔ اس لئے جناب مرتضیٰ خلیفہ بلافصل ہیں"۔

اس کے جواب میں فاضل ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے اپنے قرآن نیکی شہادت سے کہا ہے کہ آیت مباہلہ میں انفس کے لفظ سے مراد قومی برادر ہیں۔ لیکن الٹیمیٹم اصلاح عشیرہ کی ان آیات سے تسلی نہیں ہوئی۔ (۱) ان آیات کے بعد نصف عرب سے سنا لگتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ قرآن مجید کی تفسیر میں موجود ہیں عرب کے عادات اور ان کے محاورات اور استعمالات کی کتابیں بہت کثرت سے شائع ہیں۔ مہربانی فرما کر کسی ایک کا حوالہ دیا ہوتا؟

× پتہ خلیفہ قادیانی سے بیعت نہیں کرتے (ایڈیٹر)

شیخ سعدی مرحوم کے قول ؎

ہمکس کہ بقرآں دخبرِ نو نہ رہی
امنت جو بپرسش کہ چہ بیش و نہ رہی

کے مطابق تو مناسب تھا کہ ہم خاموش رہتے۔ لیکن اس خیال سے کہ مبادا برادرانِ اسلام ہمارے سکوت کو ہماری شکست پر محمول کریں، ہم مختصر طور پر اس کا تعاقب رفع کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔

فن مناظرہ میں تعقبات اسے کہتے ہیں، کہ خصم کا کوئی دلیل کے ہوتے ہوئے پہلے نقض کر دینے کے بغیر دوسری دلیل کا مطالبہ کرے۔

قرآن کی آیات کے ہوتے ہوئے دیگر دیگر کتب کی شہادت کی ضرورت شاید اس لئے سوچی ہوگی، کہ یہ قرآن مجید ہونے اس قرآن سے تعلق ہونے کے جو غار حرا میں امام غائب کے پاس ہے۔ بقول حجاج نہیں ہے سبحان اللہ۔ اسی کیڈے کے لوگوں کی نسبت فرمایا ہے،

فہای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یؤمنون

قرآن مجید عربی الطبع ہونے حقہ تقدیم ہے نظیر کتاب ہے فاضح عرب بلوں میں سے کسی بڑے سے بڑے مواد فصیح و بلیغ سے بھی اس کی مثل نہ بن سکی۔ اس کی عبارت کی چستی۔ اس کے الفاظ کی نشست۔ اس کے کلمات کی موزونی۔ اس کے معانی کی باریکی و بلندی۔ اس کے محاورات کی زبان دانی۔ غرض جملہ اوصاف سے جو علم ادب میں ضروری ہیں۔ مخالفین کی زبان بندی کر کے ان کو سکتے کے عالم میں کر دیا۔ اور حیرت کے دریا میں ڈبو دیا۔ لیکن افسوس ہے اس سے استناد و استشہاد بغیر کافی جانا گیا۔ تو ایسے شخص کے نزدیک جو زبان سے اس کے کلام اللہ ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ اور متقی ہونے کا دم بھرتا ہے ؎

گر مسلمانی ہمیں است کہ شیخ و برہمن
وائے گر پس از امروز شود فردائے

تو تو یہ چاہتا ہے۔ کہ آپ کو اور فاضل اڈیٹر اہلحدیث ہر دو صاحبان کو بتا دوں۔ یا دہلی میں بلا کر لنتے غریب کا وہ لفظ آنکھ سے دکھاؤں۔ جس پر نقض کے تخنے ارقم دیا دو پہ لکھے ہیں۔ تاکہ آپ یہ عذر نہ کر سکیں

کہ ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ نیز حضرت مولانا آپ سے مافات کر کے مسئلہ خلافت کے متعلق بھی ایک نصیحت کن گفتگو کریں جس کیلئے انکو مدتوں سے امان ہے۔ لیکن شاید آپ ہماری دعوت کے قبول کرنے سے انکار کر دیں گے۔ میں نے دو نقد لغت کا حوالہ نقل کئے دیتے ہیں

دیکھئے جناب! اور خوب غور سے آنکھیں صاف کر کے دیکھئے۔ لسان العرب مطبوعہ مصر جلد ہشتم صفحہ سبعین فصل الخاء المعجمۃ۔ ذیل مادہ نفس صفحہ ۱۵۰ سطر ۱۵ میں لکھا ہے۔ قال النفس الاخ۔ پھر سطر ۲۰ میں لکھا ہے۔ واما النفس بمعنی الاخ فشاذ لان قولہ سبحانہ فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم انتہی

کاذا رجع البصر ھل ترٰی من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر۔

میں ہوں وہی
فاکسار ۔۔۔ بالکوٹی

میاں صاحب کے حدیث کے مدرسہ کی تنزع کی حالت

قابل توجہ

تلامذہ و عقیدتمندان میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہائے وہ جام صفات و کمالات و برکات جس نے خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت میں اعزا کو چھوڑا۔ وطن چھوڑا۔ بام چھوڑا۔ دنیا سے دل سے مرنہ موڑا۔ مناصب جلیلہ پر خاک ڈالی۔ ہائے وہ فرشتہ خصال ستودہ خصال جو عمر بھر قرآن مجید کا والہ و شیدائی اور حدیث شریف کا شیفتہ و فدائی بنا رہا۔ اور ہائے وہ تقدس مآب۔ اخلاق کا پتلا جس نے ستر سال عمر قرآن و حدیث کی خدمت میں اپنا تن۔ اپنا من۔ اپنا دھن صرف کیا ہو۔ ہائے وہ مرد بزرگ جس نے قرآن و حدیث کا درس قریب اسی سال کے دے دیکر ہزاروں عالمان حدیث بنا چھوڑے۔ اور ہائے وہ بیکار مگی زبان

اور بیہوشی دوران جس کی زبان پر مدت العمر بعد ہر گھڑی۔ ہر لحظہ۔ اور ہر آن قال اللہ اور قال الرسول کے سوا اور کچھ نہ رہتا تھا۔ اور ہائے وہ خدا کا سچا عاشق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا و والا عاشق حدیث مدرسہ مصر۔ پنجاب۔ حبش۔ طرابلس تونس۔ الجزائر۔ حجاز۔ عراق۔ عجم۔ شام۔ روم چین۔ تبت۔ بخارا۔ بلخ۔ سمرقند۔ کاشغر۔ کابل۔ پنجاب۔ ممالک متحدہ۔ بہار۔ بنگال۔ برہما دکن۔ بمبئی وغیرہ کے طالبان حدیث و قرآن کا مرجع بنا ہوا تھا۔ اور جس مدرسہ کی شہرت کا یہ حال تھا کہ ؎

ہوا وہ جس کے فیض کا تا شام و روم سے
یہ اس مشہ علوم کا دار العلوم کا ہے

مگر افسوس صد افسوس۔ ہزار افسوس۔ میاں صاحب کے بعد اس مدرسہ کی جو حالت ہو گئی۔ وہ ناگفتہ بہ ہے اور جس کی بڑی حالت کے اظہار کی مجھے طاقت نہیں اور نہ ضرورت۔ عیاں راچہ بیاں ؎

نہ ناخدا کی ضرورت۔ نہ ناخدا کی ہے
ہوا کیا قید کو جیا کو بھی کیوں آج سونا ہے
ہر کہ کی خطا ہو۔ تو ہو۔ اور مجھ کو کوئی سزا کے
تو غرب دل کھول کے کہہ لے۔ مگر میں یہ عرض کئے
بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ میاں صاحب کے شاگرد دل
نے میاں صاحب کا حق استادی جیسا کہ چاہئے
ادا نہ کیا۔ اور میاں صاحب نے جس پودے کو اپنے
دل و جگر کے خون سے عمر بھر سینچا تھا۔ اس کو
انہوں نے کبھی پانی تک نہ دیا۔ اور اپنی بلا سے
خواہ وہ پھلے پھولے یا مرجھا جائے۔ یا جل جاوے۔
اگر میاں صاحب کی مزار پر کوئی جائے۔ اور کان لگا
کر سنے۔ تو یہی آواز آئے گی۔ کہ ؎

ایسی امید نہ تھی تو نے لے جان جہاں
درکہ نام کو پرچھا نہ کبھی میرے بعد

میاں صاحب کے شاگردان! واسطہ بالا واسطہ کو جواب جانکنہ ہونا چاہئے۔ کہ وہ مدرسہ کی امداد سے (خواہ وہ مالی ہو یا علمی) ایک منٹ کے لئے بھی غافل اور تساہل سے کام لیں۔ کیونکہ مدرسہ زبان حال سے

کہہ رہا ہے کہ ؎

ہم سے ماں کر خافل نہ کر دیگے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تجھ کو خبر ہونے تک

اس وقت صرف ہندوستان میں میاں صاحب کے شاگردوں کی تعداد لاتعد و لاتحصی ہے۔ جن میں سینکڑوں ایسے ہیں۔ جو تھوڑی بہت مالی امداد کر سکتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں جن سے علمی امداد ہم پہنچ سکتی ہے۔ لہذا جو مالی امداد دیتا چاہیں۔ وہ مالی امداد دیں۔ اور جو علمی امداد دیں وہ علمی امداد دیں۔ مگر میاں صاحب کا لگایا ہوا پودا جو ہر جھانے والا ہے۔ پھر پچھلے ہفتے اور جس سے میاں صاحب کی روح خوش ہو ہم سے حق استادی ادا ہو۔ اور خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں جس کی صورت یہ ہے کہ مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری جو خوش قسمتی سے آج کل دہلی میں درس دیتے ہیں درنکو مسند درس بنایا جاوے۔ اور دیگر اہل علم بھی اس مدرسہ میں رکھے جاویں۔ اور یہ مدرسہ از انتظام اہلحدیث کانفرنس کر دیا جاوے۔ اور کانفرنس کی ادارت سے مولانا سید عبد السلام صاحب نیز حضرت میاں صاحب مرحوم مہتمم مدرسہ بنا دئے جاویں۔ امید ہے اہل قلم اس تحریک کے متعلق تائیدی مضمون بھیجیں گے۔ تاکہ یہ مدرسہ اہلحدیث کی ضروریات کا پورا کفیل ہو سکے۔

ہزار آفرین ہے مولوی ابو المکارم عبد الرحمن صاحب لکھاری پر جو اپنے پیارے استاد میاں صاحب کے مدرسہ کی خدمت اب تک کئے چلے جا رہے ہیں ؎

نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی خواہش
دیکھ تو ہم بھی ہیں کیا صبر و قناعت والے

مدرسہ زیر بحث کی شاخیں حسب ذیل قرار دی جانی چاہئیں۔

(۱) مدرسہ حدیث قدیر آباد مولانا حافظ عبد السبحان صاحب
(۲) مدرسہ حدیث بنارس مولوی محمد ابو القاسم صاحب
(۳) مدرسہ حدیث آرہ مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم کی

جو عالم اسباب سے تباہیوں سے اہلحدیث کانفرنس کے سفیر باشعور مقرر کئے جائیں

اگر میری اس تجویز سے میاں صاحب کے تلامذہ عقیدتمندان اور ناظرین و سامعین اخبار اہلحدیث متفق ہوں۔ تو میں اس تجویز میں فائدہ و نقصان گنوا کر کروں گا۔ اور اہلحدیث کانفرنس فنڈ میں ماہانہ و عطیہ گذارنا شروع کر دونگا۔ اور ان سب سے پہلی مجھکو قوی امید ہے۔ کہ وہ مجھ سے حقیقی طور پر اتفاق کریں گے۔ جیسے "تعاونی فنڈ" اور "اہلحدیث کانفرنس فنڈ" میں تھوڑا بہت جتنا ہو سکتا ہے۔ ماہانہ چندہ دینے کا اعلان بقید رقم اخبار اہلحدیث میں فرمائیں گے۔ اور ماہانہ چندہ سوائے مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے پاس بھیجا کریں گے تاکہ مولوی صاحب ممدوح حسب صوابدید مدارس متفرق کے امداد اور اخراجات میں رقم مجتمعہ صرف کر سکیں۔

اے صاحبو قوم کی خبر لو
قطروں کا سا اتفاق کر لو
قطرہ دل ہی سے ہو گی نہر جاری
چل نکلیں گی کشتیاں تمہاری

راقم الحاجز عبد الحمید الہادی از حیدر آباد دکن

اڈیٹر۔ اپکی یہ تجویز اس قابل نہیں۔ کہ میرے ذہن و قلم سے بحث ہو۔ مگر اس قابل ہے کہ بہت دن پہلے پاس کی گئی ہوتی۔ لیکن جو وقت کسی کام کے لئے اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔ اسی وقت وہ کام ہوتا ہے۔ مجلس شوریٰ کانفرنس میں بہت دفعہ یہ سوال پیش ہوا ہے۔ کہ اہلحدیث کا کوئی ایسا مدرسہ نہیں جہاں بکی ضرورت کے مطابق پوری درسی کتابوں کی تعلیم دی جاتی ہو۔ اس لئے دہلی کے متفرق مدارس کو ایک کر دیا جائے اس تحریک کی جانتک میرا علم ہے۔ مولانا سید عبد السلام صاحب نے میرے ساتھ خاص طلیہ کی میں زور سے تائید فرمائی۔ یہ کہنا کہ میاں صاحب مرحوم کا مدرسہ سب جماعت کا ہے اسی کو کیوں ترقی دی جائے۔

میرے خیال میں اس وقت اہلحدیث کے پاس تنا سرمایہ ہے۔ کہ اگر اس کو تجویز کیا جائے تو عزت سے بسر ہو سکتی ہے۔ ہاں جو کانفرنس کے دل و دماغ میں جو منصوبے ہیں۔ ان کو پیشتر کہنی کیا۔ دقہ ظاہر کر چکا ہوں جب ہم (خاکسار اور بھائی ابراہیم) بسر کر دی سوائے عبد العزیز مکلہ اطہر وفد گئے تھے۔ تو بڑے بڑے منصوبے گانٹھے جاتے تھے۔ اگر ان کو ظاہر کیا جاوے۔ تو خطرہ ہے۔ بدگمان لوگ مجھکو شیخ چلی کی بڑ کہدیں گے۔ لیکن جن لوگوں کو اوسی وفد کا کس مپرسی میں شریک حال ہونا اور مولوی محمد حسین صاحب و حافظ محمد حسین صاحب سوداگران کو تلہ نیت محل دہلی کرنا اور وہاں کے مکرمے میں پہلا جلسہ بفرض سنگ اغراض کانفرنس کے منعقد ہونا یاد ہوگا۔ امید ہے کہ اس کانفرنس کی منعقد اور آواز کی قبولیت اور ان کے کانوں میں پہنچنا ہوگا۔ وہ ان خیالات کو شیخ چلی کی بڑ نہیں جانیں گے۔ بلکہ یہ کہیں گے ؎

اگرچہ قطب جگا سے ٹوٹ جائے
ہمارا باد کی ٹھوکر سے گر پھل جائے
اگرچہ یہ بھی جگنو کی دم سے جل جائے
اور آفتاب ہی قبل از وقت ڈھل جائے
کبھی نہ صاحب ہمت کا حوصلہ ٹوٹے
کبھی نہ بھولے سے یہ منہ سے بول آئے

ہاں اب تو خدا کے فضل سے اہلحدیث کانفرنس ہندوستان کی مؤثر باوقعت مجالس اور انجمنوں سے ہے۔ پھر کیونکر نہ ہم ان منصوبوں کے پورا ہونے کی توقع رکھیں ناظرین منتظر ہوں گے۔ کہ وہ منصوبے کیا ہیں اس لئے میں اگر دنیا و دین کے تاب کرنا نہیں چاہتا وہ منصوبے ایسے نہیں ہیں۔ جن کو منصوبہ کہا جائے۔ بلکہ وہ ایسے ہیں۔ کہ ان کو کانفرنس کا نصب العین کہنا بجا ہے۔

وہ منصوبہ یہ ہے کہ ادارت اہلحدیث کا ایک آنریری مدرسہ اہلی میں ہو۔ جس میں تمام غیر دینی علوم کی باقاعدہ تعلیم ہو۔

علماء و واعظین۔ مناظرین۔ اور مصنفین پیدا ہوں۔ اس مدرسہ کی ایک عالیشان عمارت بنی عمارت ہو جس میں کتبخانہ بھی اتنا بڑا ہو۔ جس ہر قسم کی کتابیں اور اس میں مہیا ہوں۔ اور کسی میں ایک دارالتصنیف ہو۔ اور کسی میں مجلس شوریٰ ہو۔ اور کسی میں جلسے ہوا کریں۔ اور کسی میں دارالمناظرہ ہو۔ اور کسی میں مسطح ہو۔ اور کسی میں دارالاقامہ ہو۔ مدرسین کو معقول مشاہرہ ملے۔ طلباء کو کافی وظیفے

اس کے لئے سردست پچاس ہزار روپیہ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ جس کی باہت پہلے ایک فصل اہلحدیث میں اعلان ہوا تھا۔ کہ موسم سرما میں وصول کیا جائیگا۔ مگر لیکن جنگ کی وجہ سے تمام منصوبے رک گئے۔ مگر بیٹھے نہیں۔ ہم بھی باقی دنیا کے سب لوگوں میں جہاں اور انجمنوں نے کہ سلطنت کے بھی بہت سے کام اسی جنگ کی وجہ سے بند ہیں۔ ہمارا بھی یہی کہ کہ ہم سب ایک جماعت ہیں۔ ہو بیٹھے ہیں ہے

ہزاروں ہیں دوزخ ہمارا ٹھکانا
بہشت میں جانا ہے دور جانا گیا۔ میری غرض یہ تھی کہ مولوی عبدالعلیم صاحب نے جو تحریک بھائی ہے۔ اس کا تعلق ناظرین کو بتلا کر دوبارہ کہ اس کے متعلق اپنی اپنی رائے سے ہمیں فرماویں۔ حضرات علماء۔ واعظین صاحبان کا خصوصیت سے انتظار ہے تاکہ آئندہ سالانہ جلسہ پر اس کی کوئی صورت پیدا کی جائے

سفر نگون

(ایک روداد گریجویٹ صاحب سے گفتگو)

(سلسلہ کے لئے دیکھو۔ اہلحدیث نمبر ۴۰ صفحہ ۲ کالم ۲)

لطیفہ۔ میں سلسلہ میں آگے عرض کر چکا ہوں کہ صفحہ اہلحدیث میں شائع ہوئی ہے۔ اور ابھی بہت باقی ہے جب یہ مضمون سابق بعنوان سے دفتر اہلحدیث میں پہنچا تو ہم نے خیال کیا کہ شاید مضمون نگار نے ہنسی سے لکھا ہے۔ اور ہمارا خیال تھا کہ

خدا تعالیٰ کے انعام کو نہیں جان سکتا۔ اسی لئے جا بجا قرآن مجید نے ہمیں ہدایت فرمائی ہے، کہ تم اپنے سے حقیر تر دنیا کی طرف دیکھو، تاکہ اپنی برتری کو سمجھ کر خدا کا شکر کر سکو۔ کہ ہم کو اس درجہ میں نہیں رکھا۔ اور غیر فرمایا کہ جب کسی مبتلائے مصیبت کو دیکھو تو اس کو خداوند قدوس تعریف کا مستحق ہے جس نے مجھے اس سے بہتر حالت میں رکھا ہے۔ محفوظ رکھا ہے۔ غرض دنیا میں کوئی شخص آپ کو نہیں ملیگا جو خدا تعالیٰ کے کسی نہ کسی انعام سے بہرہ ور نہ رکھتا ہو۔ انسان کی غلطی یہ ہے۔ کہ اس کی جو نعمت دوسرے کے پاس ہے۔ وہ اپنے کو بھی حاصل ہونی چاہئے۔ اور چونکہ وہ حاصل نہیں اس لئے پھر خدا تعالیٰ کا کوئی بھی انعام نہیں۔ اور یہ بالکل غلط منطق ہے۔ اس بنا پر کسی کو بھی شکر کا مستحق نہیں ٹھہرا سکتا ہے اور اس نظر سے بھی کہ جب اس کی رحمت اس کے اختیار میں ہے تو تخصیص نعمت پر اعتراض کرنے کے کیا معنے ہیں؟ اور اس وجہ سے بھی کہ نعمت کی ضرورت ہر ایک کو نہیں۔ جیسے ان کا حصر انسان کے کلام سے باہر ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (ابراہیم پ ۱۳) یعنی اگر تم خدا کی نعمتوں کا شمار کرو۔ تو ان کا احاطہ نہیں کر سکو گے۔ پس دیکھنا چاہئے۔ کہ مجھ غیر چیز جسے خدا نے محض اپنی عطا سے وجود بخشا۔ اور متنوع عمر تک مہلت دیکر پرورش کی حفاظت اور ہدایت کی۔ کونسی انعام ہے جو نہیں بخشا۔ اور کیا انعام بخشا۔ اور مجھے کیا دیا۔ یہاں مقابلے کا سوال نہیں۔ بلکہ وجود نعمت کا سوال ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ (ابراہیم پ ۱۳) یعنی خدا نے تم کو ہر ایک انعام بخشا۔ جس کی تم نے درخواست کی۔ اور اس وجہ سے بھی کہ نعمت کی ضرورت ہر ایک کو نہیں۔ جیسے ان کا حصر انسان کے کلام سے باہر

دل ایمان کو حکم دیا ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ کی یاد میں مصروف رہیں اور اپنے قلب کو اپنے خیال کی طرف سے باز رکھیں ہر وقت ذکر کریں۔

ھذا التخصیص واعتذری وقد اقدام مباحثہ فکذا خالفہ التعلیل لا دریہ تنہا اراد اللہ اعلم وعلمہ اتم

میں نے وقت عبادتوں کا ذکر ہے ہمیشہ سے نہیں کیا کہ یہ ذکر ایسا نہیں ہے جس سے عوام کو دھوکہ ہو۔

حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر محدث العصر اور دینی علمی خدمات کے لحاظ سے ہر غیر متعصب عالم ان کی عظمت کا معترف ہے۔ وہ میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ اصل کی زبان اردو ہے۔ (ناظرین)

اس ذکر کے متعلق تین مضمون اور ہیں وہ درج کر کے اسکو بند کیا جاوے گا بحث کافی ہو چکی ہے۔ ایڈیٹر

مواظبت کرنا وظائف ماثورہ پر رشتہ ہے اللہ کے قرب کا

اہل بصیرت نے جان لیا ہے کہ ہر مخلوق کی ضرورت ہر وقت اللہ سے ملنے کے نہیں ہوتی ہے۔ اور بغیر اللہ سے بغیر ملائے نہیں ہو سکتا ہے ؎

بے زمانے خود بصیرت نیست راہ را بشما
سیر درست خویش را اول خریدار شما

اور ملنے کی راہ سوائے اس کے کوئی نہیں ہے۔ کہ بندہ اللہ کا محب اور عارف ہو۔ اور اسی حال پر مرجائے۔ اور نسبت محبت و عرفان کا محبوب کے حاصل نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ صفت احد کی ذات و صفات و افعال کے کچھ موجود بھی نہیں ہے جیسا کہ الا کل شیئ ما خلا اللہ باطل بننے اللہ کا پاک سچا بتایا ہے۔ جیسا۔ دوام ذکر و فکر تب ہی میسر ہوتا ہے۔ کہ دنیا اور دنیا کے شبہات اور لذات کو رخصت کر دے۔ اور اس مقدار زائد سے جو کہ زندگی کے ضروری نہیں ہے۔ علیحدہ ہو جائے ؎

کنارہ دنیا کنید تمام فارغ کرد
ہر چہ گیرید بہ مختصر گیرید

اور سب باتیں اس وقت ہوتی ہیں۔ کہ آدمی اپنی رات دن کی تمام اوقات کو ذکر و فکر میں لگا رکھے۔ لیکن نفس کی سرشت یہ ہے۔ کہ وہ ایک طرح کے ذکر و فکر کرنے سے تھک جاتا ہے۔ اور ایک طرز پر صبر نہیں کرتا۔ لن تصبر علی طعام واحد۔ اور اللہ نہیں تھکتا ہے۔ جب تک کہ بندہ نہ تھکے۔ اس لئے اس جبلت نفس کی بھی رعایت ضروری ہے۔ جس وقت میں آپ نے تھکنے کا خلیفہ اس کے لئے چاہئے تاکہ اس تبدیلی ذائقہ سے اسکی لذت بڑھے۔ اور طبیعت زیادہ ہو۔ اور دوام رغبت کی وجہ سے وہ ہمیشہ اس بظیفہ پر جما رہے۔ اس لئے تقسیم وظائف کی مختلف دور پر کی گئی ہے۔ ذکر و فکر کا تمام اوقات یا اکثر اوقات کو حاوی ہونا چاہئے۔ کیونکہ نفس ہی بلا بیعت سے طرف لذات دنیا کے جھکتا ہے۔ اگر نصف وقت دنیا کی تدبیرات و امور مباحہ کی خواہشوں میں صرف ہوگا اور نصف وقت عبادت میں تو جاذبی و دلوں قوتوں کی باقی نہ رہے گی۔ کہ نصف اقل کا میلان طبع کی وجہ سے ترجیح ہوگی محرومیت کی جہت سے دونوں وقت برابر رہیں دل دنیا کی فاش میں خوب حلاوت و محرومیت پاتا ہے۔ اور عبادت کی طرف دل کا بھرتا بنا طف اللہ۔ بندگی سے ہوتا ہے۔ اخلاص عبادت میں دل کا اخلاص و حضور کبھی میسر آجاتا ہے۔ اور کبھی نہیں۔ پس بے شغل کو جلت میں بے حساب جانا چاہئے۔ اسکو ضرور ہے کہ وہ اپنے سارے اوقات طاعت و عبادت میں لگائے رکھے۔ اور جو کوئی اپنی حسنات کا پلہ بھاری رکھنا چاہے۔ وہ اپنے اکثر اوقات کو بھی طاعت و عبادت میں بسر کرے۔ اور جو شخص ایسا نہ کرے۔ اچھے کام کر رہا ہے۔ اور کچھ برے۔ تو اسکا معاملہ خطرناک ہے۔ بندہ۔ اللہ کے کرم سے امید ہی نہیں ہے۔ بلکہ حتمی کی تو قع لگی ہے خلطوا عملا صالحا و آخر سیئا عسی اللہ ان یتوب علیہم

ملت دن کے اوقات کو ذکر و فکر میں لگانے کی وجہ سے دنیا کی حرص سے دیکھنے والوں کو تو شکستہ ہو جاتا ہے لیکن اگر خستہ بصیرت نہیں ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے خطاب بے سہیل خطاب اصلی اور طلب و تسلم کو دیکھ کر دنیا کو جان سے خیال کرے گا ان خطابات سے کیا بات نکلتی ہے۔ حالانکہ حضرت سب بندوں سے زیادہ تر قرب و منزلت میں تھے۔

جیسے یہ خطاب انا انزلنا فی اللیلۃ القدر و سبحہا طرفی النہار۔ اور فرمایا۔ واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا۔ اور واذکروا اللہ فی ایام معدودات۔ اور فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا۔ پھر یہ سوچو کہ بندے اللہ کے کا یاب ہیں۔ اللہ جلشانہ نے ان کی کیا صفت بیان کی ہے۔ تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا ومما رزقنہم ینفقون فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون اما الذین آمنوا وعملوا الصالحات فلہم جنات المأوی نزلا بما کانوا یعملون۔ ہر جگہ اس کو تاکید سے بیان کیا ہے۔ پس ان سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف کا رستہ اوقات کی نگرانی اور اکثر اوقات کو مصروف رکھنے سے ہے

فاش نہ گردد با نفس یکدم نفس مباش
شاید ہمیں نفس نفس واپسیں بود

(راقم محمد ابراہیم پونچھی جمعدار بشکار ادارہ ملک بزدار)

کس کی تقلید کی جاوے

زیر بحث کے تمام عوامل خاطر تقلید کے اندر ہیں وہ ایک قانع منتشی اور عملی ایمانداروں کا حلیہ دکھاتا ہے دینی تعلیم میں ہر مسئلہ قرآن شریف یا تریب جانتا ہے البتہ صوم و صلوٰۃ وغیرہ کے مسائل میں اچھا واقفیت لفظی کی چند آیتیں پڑھا ہوا ہے۔ بال بچتا رہے۔ نظر دلائل کو بوجہ ہے کہ وہ غیر مقلد ہے۔ زید اگرچہ مقلد ہے لیکن استفاضت ان اولیائے کرام سے جو فوت شدہ یا نظر سے غائب ہوں کفر و شرک کہتا ہے۔ استقاط مرفوعہ

اس اثناء میں ایمانداز نامی چند زیادہ طالب العلم۔ مولوی۔ صاحبین ایک جگہ گول دائرہ بنا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ایک گٹھڑی میں میوہ۔ شیرینی۔ اور پھیلے اور ایک یا متعدد قرآن شریف۔ یا گھڑی دلی میت دائرہ میں اس گٹھڑی کو میت کی استقاط میں۔ امام محلہ کو بخشدیتا ہے۔ اور امام صاحب منظور کر کے اپنی دائیں جانب کے آدمی کو بخشتے ہیں اور پاک کر دیتے ہیں۔ وہ بھی طرح دوسرے اور دوسرا تیسرے کو حلی ہذا القیاس سب کتاب ختم کر کے وہ گٹھڑی کی دائرہ میں تین بخشتا ہے۔ بعد ازاں قرآن شریف خواہ رکھ ہو خواہ زیادہ۔ امام خود لے لیتے ہیں۔ اور تھوڑی سی شیرینی

اور چند روپے اپنی جیب میں ڈالکر دفن میت کی جازت دیتے ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں۔ جو حاضرین مساکین پر تقسیم کر دیوے) نتیجتاً۔ ساتواں۔ چہلم۔ اور گیارہویں تیرھویں۔ اور غیر مقلد بن گیا ہے۔ ادھر اُدھر سے ضعیف بے سند حدیثیں پڑھنے سے تیرا ایمان خراب ہو گیا اگر تو سلک کی کتابیں پڑھتا۔ تو اصلح المذہب ہوتا تیرا یہی علاج ہے۔ اور پھر بیٹھکر استقاط مرفوعہ اور عرس وغیرہ رسومات پر دلایل بیان کرنے شروع کئے۔

استقاط مرفوعہ کو حیلہ بنا کر ایوب علیہ السلام کے حیلہ پر قیاس کیا۔ اور عرس کو بارہ وفات کے ساتھ میں شامل کیا۔ اور عرس کو بارہ وفات کے ساتھ میں شامل کر کے محبت اولیاء اللہ پر مبنی ٹھہرایا۔ حتیٰ سوئے کا ثبوت درود نماز ایھا النبی رحمۃ اللہ وبرکاتہ سے پیدا کر کے ولیا اللہ کو برائے قضائے حاجت کل مشکلات دور دور سے پکارنا جائز قرار دیا۔ حتیٰ ہوں تو ایسے ؎

گر ہمیں مکتب درست دریں ملا
کار فلاں تمام خواہد شد

مولوی صاحب کی تقریر پر بندہ نے صرف اتنا کہا۔ کہ مولوی صاحب! مہینے تاحال کوئی گھر آپ حدیث پاک کی نہیں پڑھی۔ البتہ دہر اُدھر سے سنی سنائی حدیثیں چند ایک یاد ہیں۔ اور اسوقت بیٹھے کوئی حدیث اپنے قول کے ثبوت میں پیش نہیں کی۔ البتہ میں مذکور سوکر کہتا ہوں کہ امور ات متنازعہ فیہا میں تم خارج از تقلید ہے اور آپ تو مقلد ہیں۔ ان باتوں کے ثبوت میں آپ کو چاہئے تھا۔ کہ قول امام اعظم رضی اللہ عنہ پیش کرتے۔ نہ کہ خود اجتہاد کر لے۔ بیٹھے بٹھائے ہو۔ یہ جواب بھی ٹھیک گستاخانہ سلوم ہوا۔ مولوی صاحب نے آئیں بائیں شائیں کر کے زید و غیرہ علیحدہ ٹھہرایا۔ اور تشریف لے گئے۔ دوسرے دن زید کی ڈاڑھی پھر عمرے تھوڑی بہت اکھاڑی اب زید حیران ہے کہ ایک تو وہ فلا تقل لہما اف ولا تنہرہما کے زیر تعمیل باپ سے مرد بچا نہیں کر سکا۔ دوم وہ اگر امور ات متنازعہ فیہا میں والد کا اتباع نہ کرے۔ تو والد اسکو عاق کرتا ہے۔ اور بد دعائیں دیتا ہے۔ سوئم اگر ان کو جائز جان کر ان پر عامل ہو جائے۔ تو وہ حیران ہے۔ کہ اب کس کی دیکھے۔ لیکن افسوس مولوی صاحب سے پہنچتے ہی پہلے جو الفاظ کہے۔ وہ یہ ہیں کہ دیوبندی تو لامذہب۔ اور بھیڑیں۔ اور غیر مقلد بن گیا ہے۔ ادھر اُدھر کی ضعیف بے سند حدیثیں پڑھنے سے تیرا ایمان خراب ہو گیا اگر تو سلک کی کتابیں پڑھتا۔ تو اصلح المذہب ہوتا تیرا یہی علاج ہے۔ اور پھر بیٹھکر استقاط مرفوعہ اور عرس وغیرہ رسومات پر دلایل بیان کرنے شروع کئے۔

تقلید کی جاوے

سیدھے کہ آپ زید پر بوجہ اہلحدیث زید کی تسلی تشفی کرنے کے علاوہ ایسی راہ دیں گے جس پر عمل کرنا سے وہ سفلوم قدم سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

(خادم مدارس دینیہ ۵۵۵ از احمد آباد)

اڈیٹر۔ صورت مرقومہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متبع کا حکم ہے جس طرح انہوں نے اپنے باپ اور قوم سے برأت کیا تھا۔ ایسی طرح شخص مذکور کرے۔ اپنے باپ اور دیگر اقربا کی رسوم شرکیہ میں شریک نہ ہو۔ مگر ادنیٰ الاقل اور اوادا حقوق کا ہمیشہ خیال رکھے۔ خلاصہ کہ سکے گا۔ انشاء اللہ باقی رہی اس بات کی تحقیق کہ بدرسومات مروجہ فی مذہب میں ہیں یا نہیں۔ سو اس کا طریق آسان ہے۔ فقہ کی کسی معتبر کتاب کو اٹھا کر دیکھ لیں۔ اگر وہاں میں یہ رسوم ملوا دیں۔ تو سمجھیں کہ حنفی مذہب میں داخل ہیں۔ نہ ملیں تو خارج۔ بس اور زیادہ کرید کرنے کی کیا حاجت ہے؟

قربانی آسود عیر (۲) اہلحدیث ۱۰ نومبر میں ہرن کی قربانی کے متعلق ایک سوال نظر پڑا تھا۔ جواب شریف سے تو یہ ثابت نہیں۔ بلکہ محشی کہتے ہیں۔ کہ اونٹ گائے۔ بکری کے اسوا قربانی ناجائز ہونے پر اجماع ہو چکا ہے۔ مگر ابن حزم ابن منذر نے ہرن کی قربانی دی ہے۔ بحضرت اگر ترجیح ہوتے تو شوق و ذوق خوشی اجتماع کے حرم میں کوئی نہ کوئی نمونے بھیجتے ہوتے مگر خدا تعالیٰ کرے۔ اگلے سال سے آمت کا کر کسی سے کچھ ان کے حق میں معلوم نہیں ہے

(۱) حضرت ہمارے نبی صلعم خود آنحضرت صلعم کے عہد مبارک میں گھوڑا کی قربانی کرنے کا ذکر ہی ملتا ہے۔ اور (۲) البوم ص ۲۰۴ جیسے جلیل القدر صحابی سے مرغابی کی قربانی ثابت ہے۔ دیکھئے سبل السلام ج ۴ ص ۱۰۱ اور تلخیص حبیر جلد ۴ ص ۲۰۵ میں حافظ ابن حجر رح تحریر کی ام سہیلی کا حوالہ دیا ہے واللہ اعلم

ابو داؤد محمد عبد اللہ ز یا ولپور

فتاوے

تصحیح طلب۔ اخبار اہلحدیث مورخہ ۳ دسمبر کو سوال ۱۰ کا جواب آپ نے جو تحریر کیا ہے خدا پاک کرتی کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔ سو گذارش ہے۔ سوال کا سوال ہے۔ کہ جو مرد عورتوں کی ضیافت کا کھانا جائز ہے یا نہیں جس کا جواب آپ یہ دیتے ہیں۔ کہ خدا پاک کرتی کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔ اسکو پورے غور سے خلاصہ کر کے تحریر فرمائیں کہ کھانا جائز ہے یا نہیں (محمد عثمان اذ دہلی)

جواب۔ سوال میں چونکہ صدقہ وخیرات کا ذکر تھا۔ اس لئے جواب یہ کہا گیا تھا کہ صدقہ وخیرات کا ذکر ہے۔ جو دوں کی خیرات قبول ہے خدا وہی کھانا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کل لحم ینبت بالسحت فالنار اولی بہ۔ جو گوشت حرام سے بڑھا ہوگا۔ اوسکو آگ ہی کھائیگی

مسئلہ نمبر ۵۴۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت کی امت میں ہنر فرقے ہونگے۔ ان میں سے ایک فرقہ جو حضرت اور حضرت کے اصحاب کے طریقے پر ہوگا جنتی ہوگا۔ باقی سب فرقے دوزخی ہیں۔ فرمائیے اب ہر ایک فرقہ میں بات کا دعویٰ ہے کہ میں حضرت کے طریق پر ہوں۔ باقی سب گمراہ ہیں

منجملہ سرور عالم نے مجمل دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے (علماء میں جو اختلاف پایا جاتا ہے وہ تین رحمت ہے) اب یہ فرمائیے کہ جن علماء کے بوجہ اختلاف کے رہنا ہنا فرقہ علیحدہ کر رہا ہے۔ تو کیا اس حدیث سے یہ تصور نہیں ہوسکتا۔ کہ ہنر فرقے ہو جائیں۔ تو کیا مضائقہ۔

مسئلہ نمبر ۵۴۔ بیشک ہر فرقہ اپنی کامیابی کا دعوے کرتا ہے مگر اسکی پہچان اکمل نشان ہے۔ حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے جو اصحابی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بکلی ہوں۔ جن پر کاربند رہے وہ فرقہ اونہی پر ہوگا۔ وہ ناجی ہے۔ اس کی پہچان یہ ہے جو ہر فرقہ اپنے اعتقادات کو اصحاب کے عقیدات سے نہایت کر دے بس ہم اوس کو ناجی سمجھیں گے۔ حدیث شریف میں جو اختلاف امت کو رحمت بتایا گیا ہے۔ اوسکا مطلب وہ فروعی مسائل ہیں جن کے اختلاف سے ایمان و اتحاد خوب نہیں ہوتے۔ جس کی مثال حدیث مجاہد ہی سے ساتھ ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند صحابہ کو ہی قرنطینہ کی طرف بھیجکر حکم فرمایا کہ ہر نماز عصر اداکرو۔ اور راستہ میں جب سورج قریب غروب ہوا۔ اور موضع بھی قریب آگیا۔ تو بعضوں نے کہا۔ جلدی جانا چاہئے۔ بعض نے کہا حضرت کی یہ مراد نہ تھی کہ نماز قضا کر دینا۔ بلکہ اسکی مراد تھی۔ جلدی جانا۔ چنانچہ ہم پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے ہم تو نماز وقت پر پڑھیں گے۔ بعض نے کہا ہم تو حکم کے مطابق وہیں پہنچکر ہی پڑھیں گے۔ آخر جب واپسی پر معاملہ حضور کی خدمت میں پیش ہوا۔ صحیح بخاری کے لفظ ہیں فما عنف واحدا منھم (بخاری جلد ۲ صفحہ ۵۹۰) کسی سے حضرت نے کسی طریق پر بنا ناراضگی نہ فرمائی۔

مسئلہ نمبر ۵۵۔ ایک شخص مرض ذیابیطس میں مبتلا ہے جس سے اس کا خون مدت سے جاری رہا۔ لیکن علاج کرنے سے خون بند ہو گیا ہے۔ اور معدہ پر زخم ہو گئے ہیں جس سے ہر وقت پیپ جاری رہتا ہے۔ اب شرعی حکم کس طرح ہے؟ آیا اس مریض کو ہر نماز کے ساتھ استنجا اور وضو کرنا لازم ہے۔ یا فقط وضو کرنے کی حاجت پڑے گی۔ بیان فرمائیں۔ (فرحان بشکاپور)

مسئلہ نمبر ۵۶۔ بموجب حدیث ۔ اچانک بیشاب کے سوراخ سے کچھ نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ شخص مذکور کو جو رطوبت نکلتی ہے۔ وہ زخموں سے نکلتی ہے اندر سے نہیں۔ اس لئے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ الف لام عند اللہ۔ اللہ اوسکو شفا بخشے۔ ۱۲ پاک داخل غیب فقط

مسئلہ نمبر ۵۶۔ زید نے خالد کی معرفت بکر کی طرف بند چٹھی ارسال کی۔ خالد نے چٹھی پہلے خود کھول کر پڑھی اور من وعن بکر کو دیدی۔ اس میں راقم اور مکتوب الیہ دونوں کو رنج پہنچا۔ اب سوال یہ ہے۔ علاوہ دونوں کے رنجیدہ ہونے کے بروئے شریعت خالد کو چٹھی کھول کر پڑھنی جائز ہے یا ناجائز۔

نوٹ۔ نیز مذکورہ بالا امر کی بابت آج کل گرفتنہ کا کیا محل ہے۔ (عبدالعزیز سوداگر لشکر)

مسئلہ نمبر ۵۶۔ اگر چٹھی بند تھی۔ اور خالد کو اوس کے دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔ یا اونکے گھر کا بھی ہر مسئلہ ایسے نہ تھے جن کی وجہ سے ۵۶ میں مذکور ہے جائز کیا کرتے ہوں اور کسی کو رنج نہ ہوتا۔ تو ان سب صورتوں میں خالد ایک قسم کی خیانت کا مرتکب ہوا۔ اوس کو دونوں طرف سے معافی مانگنی چاہئے۔

گورنمنٹ کا قانون کسی وکیل سے پوچھ لیں۔ (بائی دخل غریب فقط

مسئلہ نمبر ۵۷۔ ہم مسلمان مازنین منٹگمری سے خانیوال دیگ دور سے میں رہتے ہیں۔ اس سفر میں نماز قصر کا کیا حکم ہے۔ قصر کریں۔ یا نہ (زاہد الدین فارسین)

مسئلہ نمبر ۵۷۔ قصر کسی سفر میں بھی واجب نہیں صرف جائز ہے۔ سفر مذکور میں بھی جائز ہے۔ پوری پڑھیں تو اچھا ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۸۔ دینی مدرسہ میں جو صدقات خیرات آتے ہیں۔ بوقت ضرورت اون صدقات کا مدرسین کی تنخواہوں میں دینا جائز ہے یا نہیں۔

(ایک سائل از بنگال)

مسئلہ نمبر ۵۸۔ مدرسین کی تنخواہ بھی درحیل طلباء ہی کے لئے ہے۔ اگر مدرسین کو تنخواہ نہ ملے گی تو تدریس بھی بند ہو جائیگی۔ پھر نہ مدرسہ نہ طالب علم رہیں گے اس لئے مدرسین کی تنخواہ میں صدقات اور زکوٰۃ کا دینا اوسی طرح جائز ہے۔ جس طرح عالمین کو زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہے۔ اور دخل غریب فقط

مسئلہ نمبر ۵۹۔ ایک امام نماز کے لئے مقرر ہے۔ ایک شخص اوس سے کسی زیادتی وجہ سے ناراض ہو کر الگ ہو گیا ہے۔ اور جدا نماز پڑھ کر الگ امام بنا لیا۔ پھر وہ نماز ہی امام اول کے ساتھ ہیں۔ کیا اوس شخص کا یہ عمل جائز ہے؟

(نذر بخش از تھکہ میانوالی)

مسئلہ نمبر ۵۹۔ اگر معاملہ خصومت اور دنیاوی رنجش سے رنگ کیا ہے۔ جیسا کہ سوال سے مفہوم ہے۔ تو یہ جائز نہیں۔ دنیاوی رنجش کو دینی کاموں میں نہیں لانا چاہئے۔ قرآن مجید اور صحیح شریف میں منع ہے۔ اور دخل غریب فقط

اطلاع۔ جو صاحب فتوے بھیجیں وہ غریب فقط کا مزید عیال لکھیں۔ غریب فقط ایک ایسی تہ ہے جس سے اکثر کم اطلاعت مستفید ہو کر دعا فیر کرتے ہیں۔

متفرقات

حساب ستاں ماہ جنوری میں ختم ہے۔ جنوری ۱۹۳۸ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ خدا کرے اسکی قیمت خریداری منظور ہو۔ اچانک واپسی ڈاک اخراج دیکر مشکور فرمائیں۔ ورنہ وی پی واپس آنے سے ادارہ کا ناحق نقصان نہ ہو۔ منیجر

۳۰۱-۳۲۲-۳۵۷-۳۶۰-۴۵۱-۴۶۷-۴۷۵
۶۹۲-۸۱۷-۹۵۰-۹۹۳-۱۰۴۱-۱۰۳۶
۱۰۴۲-۱۳۱۸-۱۳۲۵-۱۳۴۹-۱۳۵۹
۱۵۷۳-۱۵۷۵-۱۵۸۳-۱۵۸۸-۱۵۹۲
۱۶۴۲-۱۶۸۴-۱۸۳۵-۱۸۴۰-۱۸۴۱
۱۹۵۵-۲۱۲۲-۲۱۶۵-۲۱۶۰
۲۱۷۹-۲۱۷۲-۲۱۶۵-۲۲۹۸-۲۹۰۶
۲۶۲۶-۲۶۳۳-۲۶۳۹-۲۶۲۲-۲۶۴۵
۲۷۵۲-۲۷۵۵-۲۷۶۵-۳۰۶۰-۳۰۷۲
۳۰۷۵-۳۰۷۶-۳۰۷۷-۳۰۷۱-۳۰۸۱
۳۰۸۲-۳۰۸۵-۳۰۸۸-۳۰۸۹-۳۰۹۰
۳۰۹۱-۳۰۹۳-۳۰۹۴-۳۰۹۵-۳۰۹۷
۳۱۱۸-۳۱۲۱-۳۱۲۲-۳۱۲۵-۳۱۲۷-۳۱۴۴
۳۱۴۱-۳۱۴۵-۳۱۴۶-۳۱۴۷-۳۱۴۸
۳۱۴۹-۳۱۵۰-۳۱۵۱-۳۱۵۲-۳۱۵۳
۳۱۵۴-۳۱۵۵-۳۱۵۶-۳۱۵۹-۳۱۶۰
۳۱۶۱-۳۱۶۲-۳۱۶۳-۳۱۶۴-۳۱۶۵
۳۱۶۶-۳۱۶۷-۳۱۶۸-۳۱۶۹-۳۱۷۰
۳۱۷۱-۳۱۷۲-۳۱۷۳-۳۱۷۴-۳۱۷۵
۳۱۷۶-۳۱۷۷-۳۱۷۸-۳۱۷۹-۳۱۸۰
۳۱۸۱-۳۱۸۲-۳۱۸۳-۳۱۸۴-۳۱۸۵
۳۱۸۶-۳۱۸۷-۳۱۸۸-۳۱۸۹-۳۱۹۰
۳۱۹۱-۳۱۹۲-۳۱۹۳-۳۱۹۴-۳۱۹۵
۳۱۹۶-۳۱۹۷-۳۱۹۸-۳۱۹۹-۳۲۰۰
۳۲۰۱-۳۲۰۲-۳۲۰۳-۳۲۰۴-۳۲۰۵
۳۲۰۶-۳۲۰۷-۳۲۰۸-۳۲۰۹-۳۲۱۰
۳۲۱۱-۳۲۱۲-۳۲۱۳-۳۲۱۴-۳۲۱۵
۳۲۱۶-۳۲۱۷-۳۲۱۸-۳۲۱۹-۳۲۲۰
۳۲۲۱-۳۲۲۲-۳۲۲۳-۳۲۲۴-۳۲۲۵
۳۲۲۶-۳۲۲۷-۳۲۲۸-۳۲۲۹-۳۲۳۰
۳۲۳۱-۳۲۳۲-۳۲۳۳-۳۲۳۴-۳۲۳۵
۳۲۳۶-۳۲۳۷-۳۲۳۸-۳۲۳۹-۳۲۴۰
۳۲۴۱-۳۲۴۲-۳۲۴۳-۳۲۴۴-۳۲۴۵
۳۲۴۶-۳۲۴۷-۳۲۴۸-۳۲۴۹-۳۲۵۰
۳۲۵۱-۳۲۵۲-۳۲۵۳-۳۲۵۴-۳۲۵۵
۳۲۵۶-۳۲۵۷-۳۲۵۸-۳۲۵۹-۳۲۶۰
۳۲۶۱-۳۲۶۲-۳۲۶۳-۳۲۶۴-۳۲۶۵
۳۲۶۶-۳۲۶۷-۳۲۶۸-۳۲۶۹-۳۲۷۰
۳۲۷۱-۳۲۷۲-۳۲۷۳-۳۲۷۴-۳۲۷۵
۳۲۷۶-۳۲۷۷-۳۲۷۸-۳۲۷۹-۳۲۸۰
۳۲۸۱-۳۲۸۲-۳۲۸۳-۳۲۸۴-۳۲۸۵
۳۲۸۶-۳۲۸۷-۳۲۸۸-۳۲۸۹-۳۲۹۰
۳۲۹۱-۳۲۹۲-۳۲۹۳-۳۲۹۴-۳۲۹۵
۳۲۹۶-۳۲۹۷-۳۲۹۸-۳۲۹۹-۳۳۰۰
۳۳۰۱-۳۳۰۲-۳۳۰۳-۳۳۰۴-۳۳۰۵
۳۳۰۶-۳۳۰۷-۳۳۰۸-۳۳۰۹-۳۳۱۰
۳۳۱۱-۳۳۱۲-۳۳۱۳-۳۳۱۴-۳۳۱۵
۳۳۱۶-۳۳۱۷-۳۳۱۸-۳۳۱۹-۳۳۲۰
۳۳۲۱-۳۳۲۲-۳۳۲۳-۳۳۲۴-۳۳۲۵
۳۳۲۶-۳۳۲۷-۳۳۲۸-۳۳۲۹-۳۳۳۰
۳۳۳۱-۳۳۳۲-۳۳۳۳-۳۳۳۴-۳۳۳۵
۳۳۳۶-۳۳۳۷-۳۳۳۸-۳۳۳۹-۳۳۴۰
۳۳۴۱-۳۳۴۲-۳۳۴۳-۳۳۴۴-۳۳۴۵
۳۳۴۶-۳۳۴۷-۳۳۴۸-۳۳۴۹-۳۳۵۰
۳۳۵۱-۳۳۵۲-۳۳۵۳-۳۳۵۴-۳۳۵۵
۳۳۵۶-۳۳۵۷-۳۳۵۸-۳۳۵۹-۳۳۶۰
۳۳۶۱-۳۳۶۲-۳۳۶۳-۳۳۶۴-۳۳۶۵
۳۳۶۶-۳۳۶۷-۳۳۶۸-۳۳۶۹-۳۳۷۰
۳۳۷۱-۳۳۷۲-۳۳۷۳-۳۳۷۴-۳۳۷۵
۳۳۷۶-۳۳۷۷-۳۳۷۸-۳۳۷۹-۳۳۸۰
۳۳۸۱-۳۳۸۲-۳۳۸۳-۳۳۸۴-۳۳۸۵
۳۳۸۶-۳۳۸۷-۳۳۸۸-۳۳۸۹-۳۳۹۰
۳۳۹۱-۳۳۹۲-۳۳۹۳-۳۳۹۴-۳۳۹۵
۳۳۹۶-۳۳۹۷-۳۳۹۸-۳۳۹۹-۳۴۰۰
۳۴۰۱-۳۴۰۲-۳۴۰۳-۳۴۰۴-۳۴۰۵
۳۴۰۶-۳۴۰۷-۳۴۰۸-۳۴۰۹-۳۴۱۰
۳۴۱۱-۳۴۱۲-۳۴۱۳-۳۴۱۴-۳۴۱۵
۳۴۱۶-۳۴۱۷-۳۴۱۸-۳۴۱۹-۳۴۲۰
۳۴۲۱-۳۴۲۲-۳۴۲۳-۳۴۲۴-۳۴۲۵
۳۴۲۶-۳۴۲۷-۳۴۲۸-۳۴۲۹-۳۴۳۰
۳۴۳۱-۳۴۳۲-۳۴۳۳-۳۴۳۴-۳۴۳۵
۳۴۳۶-۳۴۳۷-۳۴۳۸-۳۴۳۹-۳۴۴۰
۳۴۴۱-۳۴۴۲-۳۴۴۳-۳۴۴۴-۳۴۴۵
۳۴۴۶-۳۴۴۷-۳۴۴۸-۳۴۴۹-۳۴۵۰
۳۴۵۱-۳۴۵۲-۳۴۵۳-۳۴۵۴-۳۴۵۵
۳۴۵۶-۳۴۵۷-۳۴۵۸-۳۴۵۹-۳۴۶۰
۳۴۶۱-۳۴۶۲-۳۴۶۳-۳۴۶۴-۳۴۶۵
۳۴۶۶-۳۴۶۷-۳۴۶۸-۳۴۶۹-۳۴۷۰
۳۴۷۱-۳۴۷۲-۳۴۷۳-۳۴۷۴-۳۴۷۵
۳۴۷۶-۳۴۷۷-۳۴۷۸-۳۴۷۹-۳۴۸۰
۳۴۸۱-۳۴۸۲-۳۴۸۳-۳۴۸۴-۳۴۸۵
۳۴۸۶-۳۴۸۷-۳۴۸۸-۳۴۸۹-۳۴۹۰
۳۴۹۱-۳۴۹۲-۳۴۹۳-۳۴۹۴-۳۴۹۵
۳۴۹۶-۳۴۹۷-۳۴۹۸-۳۴۹۹-۳۵۰۰
۳۵۰۱-۳۵۰۲-۳۵۰۳-۳۵۰۴-۳۵۰۵
۳۵۰۶-۳۵۰۷-۳۵۰۸-۳۵۰۹-۳۵۱۰
۳۵۱۱-۳۵۱۲-۳۵۱۳-۳۵۱۴-۳۵۱۵
۳۵۱۶-۳۵۱۷-۳۵۱۸-۳۵۱۹-۳۵۲۰
۳۵۲۱-۳۵۲۲-۳۵۲۳-۳۵۲۴-۳۵۲۵
۳۵۲۶-۳۵۲۷-۳۵۲۸-۳۵۲۹-۳۵۳۰
۳۵۳۱-۳۵۳۲-۳۵۳۳-۳۵۳۴-۳۵۳۵
۳۵۳۶-۳۵۳۷-۳۵۳۸-۳۵۳۹-۳۵۴۰
۳۵۴۱-۳۵۴۲-۳۵۴۳-۳۵۴۴-۳۵۴۵
۳۵۴۶-۳۵۴۷-۳۵۴۸-۳۵۴۹-۳۵۵۰
۳۵۵۱-۳۵۵۲-۳۵۵۳-۳۵۵۴-۳۵۵۵
۳۵۵۶-۳۵۵۷-۳۵۵۸-۳۵۵۹-۳۵۶۰
۳۵۶۱-۳۵۶۲-۳۵۶۳-۳۵۶۴-۳۵۶۵
۳۵۶۶-۳۵۶۷-۳۵۶۸-۳۵۶۹-۳۵۷۰
۳۵۷۱-۳۵۷۲-۳۵۷۳-۳۵۷۴-۳۵۷۵
۳۵۷۶-۳۵۷۷-۳۵۷۸-۳۵۷۹-۳۵۸۰
۳۵۸۱-۳۵۸۲-۳۵۸۳-۳۵۸۴-۳۵۸۵
۳۵۸۶-۳۵۸۷-۳۵۸۸-۳۵۸۹-۳۵۹۰
۳۵۹۱-۳۵۹۲-۳۵۹۳-۳۵۹۴-۳۵۹۵
۳۵۹۶-۳۵۹۷-۳۵۹۸-۳۵۹۹-۳۶۰۰
۳۶۰۱-۳۶۰۲-۳۶۰۳-۳۶۰۴-۳۶۰۵
۳۶۰۶-۳۶۰۷-۳۶۰۸-۳۶۰۹-۳۶۱۰
۳۶۱۱-۳۶۱۲-۳۶۱۳-۳۶۱۴-۳۶۱۵
۳۶۱۶-۳۶۱۷-۳۶۱۸-۳۶۱۹-۳۶۲۰
۳۶۲۱-۳۶۲۲-۳۶۲۳-۳۶۲۴-۳۶۲۵
۳۶۲۶-۳۶۲۷-۳۶۲۸-۳۶۲۹-۳۶۳۰
۳۶۳۱-۳۶۳۲-۳۶۳۳-۳۶۳۴-۳۶۳۵
۳۶۳۶-۳۶۳۷-۳۶۳۸-۳۶۳۹-۳۶۴۰
۳۶۴۱-۳۶۴۲-۳۶۴۳-۳۶۴۴-۳۶۴۵
۳۶۴۶-۳۶۴۷-۳۶۴۸-۳۶۴۹-۳۶۵۰
۳۶۵۱-۳۶۵۲-۳۶۵۳-۳۶۵۴-۳۶۵۵
۳۶۵۶-۳۶۵۷-۳۶۵۸-۳۶۵۹-۳۶۶۰
۳۶۶۱-۳۶۶۲-۳۶۶۳-۳۶۶۴-۳۶۶۵
۳۶۶۶-۳۶۶۷-۳۶۶۸-۳۶۶۹-۳۶۷۰
۳۶۷۱-۳۶۷۲-۳۶۷۳-۳۶۷۴-۳۶۷۵
۳۶۷۶-۳۶۷۷-۳۶۷۸-۳۶۷۹-۳۶۸۰
۳۶۸۱-۳۶۸۲-۳۶۸۳-۳۶۸۴-۳۶۸۵
۳۶۸۶-۳۶۸۷-۳۶۸۸-۳۶۸۹-۳۶۹۰
۳۶۹۱-۳۶۹۲-۳۶۹۳-۳۶۹۴-۳۶۹۵
۳۶۹۶-۳۶۹۷-۳۶۹۸-۳۶۹۹-۳۷۰۰
۳۷۰۱-۳۷۰۲-۳۷۰۳-۳۷۰۴-۳۷۰۵
۳۷۰۶-۳۷۰۷-۳۷۰۸-۳۷۰۹-۳۷۱۰
۳۷۱۱-۳۷۱۲-۳۷۱۳-۳۷۱۴-۳۷۱۵
۳۷۱۶-۳۷۱۷-۳۷۱۸-۳۷۱۹-۳۷۲۰
۳۷۲۱-۳۷۲۲-۳۷۲۳-۳۷۲۴-۳۷۲۵
۳۷۲۶-۳۷۲۷-۳۷۲۸-۳۷۲۹-۳۷۳۰
۳۷۳۱-۳۷۳۲-۳۷۳۳-۳۷۳۴-۳۷۳۵
۳۷۳۶-۳۷۳۷-۳۷۳۸-۳۷۳۹-۳۷۴۰
۳۷۴۱-۳۷۴۲-۳۷۴۳-۳۷۴۴-۳۷۴۵
۳۷۴۶-۳۷۴۷-۳۷۴۸-۳۷۴۹-۳۷۵۰
۳۷۵۱-۳۷۵۲-۳۷۵۳-۳۷۵۴-۳۷۵۵
۳۷۵۶-۳۷۵۷-۳۷۵۸-۳۷۵۹-۳۷۶۰
۳۷۶۱-۳۷۶۲-۳۷۶۳-۳۷۶۴-۳۷۶۵
۳۷۶۶-۳۷۶۷-۳۷۶۸-۳۷۶۹-۳۷۷۰
۳۷۷۱-۳۷۷۲-۳۷۷۳-۳۷۷۴-۳۷۷۵
۳۷۷۶-۳۷۷۷-۳۷۷۸-۳۷۷۹-۳۷۸۰
۳۷۸۱-۳۷۸۲-۳۷۸۳-۳۷۸۴-۳۷۸۵
۳۷۸۶-۳۷۸۷-۳۷۸۸-۳۷۸۹-۳۷۹۰
۳۷۹۱-۳۷۹۲-۳۷۹۳-۳۷۹۴-۳۷۹۵
۳۷۹۶-۳۷۹۷-۳۷۹۸-۳۷۹۹-۳۸۰۰
۳۸۰۱-۳۸۰۲-۳۸۰۳-۳۸۰۴-۳۸۰۵
۳۸۰۶-۳۸۰۷-۳۸۰۸-۳۸۰۹-۳۸۱۰
۳۸۱۱-۳۸۱۲-۳۸۱۳-۳۸۱۴-۳۸۱۵
۳۸۱۶-۳۸۱۷-۳۸۱۸-۳۸۱۹-۳۸۲۰
۳۸۲۱-۳۸۲۲-۳۸۲۳-۳۸۲۴-۳۸۲۵
۳۸۲۶-۳۸۲۷-۳۸۲۸-۳۸۲۹-۳۸۳۰
۳۸۳۱-۳۸۳۲-۳۸۳۳-۳۸۳۴-۳۸۳۵
۳۸۳۶-۳۸۳۷-۳۸۳۸-۳۸۳۹-۳۸۴۰
۳۸۴۱-۳۸۴۲-۳۸۴۳-۳۸۴۴-۳۸۴۵
۳۸۴۶-۳۸۴۷-۳۸۴۸-۳۸۴۹-۳۸۵۰
۳۸۵۱-۳۸۵۲-۳۸۵۳-۳۸۵۴-۳۸۵۵
۳۸۵۶-۳۸۵۷-۳۸۵۸-۳۸۵۹-۳۸۶۰
۳۸۶۱-۳۸۶۲-۳۸۶۳-۳۸۶۴-۳۸۶۵
۳۸۶۶-۳۸۶۷-۳۸۶۸-۳۸۶۹-۳۸۷۰
۳۸۷۱-۳۸۷۲-۳۸۷۳-۳۸۷۴-۳۸۷۵
۳۸۷۶-۳۸۷۷-۳۸۷۸-۳۸۷۹-۳۸۸۰
۳۸۸۱-۳۸۸۲-۳۸۸۳-۳۸۸۴-۳۸۸۵
۳۸۸۶-۳۸۸۷-۳۸۸۸-۳۸۸۹-۳۸۹۰
۳۸۹۱-۳۸۹۲-۳۸۹۳-۳۸۹۴-۳۸۹۵
۳۸۹۶-۳۸۹۷-۳۸۹۸-۳۸۹۹-۳۹۰۰
۳۹۰۱-۳۹۰۲-۳۹۰۳-۳۹۰۴-۳۹۰۵
۳۹۰۶-۳۹۰۷-۳۹۰۸-۳۹۰۹-۳۹۱۰
۳۹۱۱-۳۹۱۲-۳۹۱۳-۳۹۱۴-۳۹۱۵
۳۹۱۶-۳۹۱۷-۳۹۱۸-۳۹۱۹-۳۹۲۰
۳۹۲۱-۳۹۲۲-۳۹۲۳-۳۹۲۴-۳۹۲۵
۳۹۲۶-۳۹۲۷-۳۹۲۸-۳۹۲۹-۳۹۳۰
۳۹۳۱-۳۹۳۲-۳۹۳۳-۳۹۳۴-۳۹۳۵
۳۹۳۶-۳۹۳۷-۳۹۳۸-۳۹۳۹-۳۹۴۰
۳۹۴۱-۳۹۴۲-۳۹۴۳-۳۹۴۴-۳۹۴۵
۳۹۴۶-۳۹۴۷-۳۹۴۸-۳۹۴۹-۳۹۵۰
۳۹۵۱-۳۹۵۲-۳۹۵۳-۳۹۵۴-۳۹۵۵
۳۹۵۶-۳۹۵۷-۳۹۵۸-۳۹۵۹-۳۹۶۰
۳۹۶۱-۳۹۶۲-۳۹۶۳-۳۹۶۴-۳۹۶۵
۳۹۶۶-۳۹۶۷-۳۹۶۸-۳۹۶۹-۳۹۷۰
۳۹۷۱-۳۹۷۲-۳۹۷۳-۳۹۷۴-۳۹۷۵
۳۹۷۶-۳۹۷۷-۳۹۷۸-۳۹۷۹-۳۹۸۰
۳۹۸۱-۳۹۸۲-۳۹۸۳-۳۹۸۴-۳۹۸۵
۳۹۸۶-۳۹۸۷-۳۹۸۸-۳۹۸۹-۳۹۹۰
۳۹۹۱-۳۹۹۲-۳۹۹۳-۳۹۹۴-۳۹۹۵
۳۹۹۶-۳۹۹۷-۳۹۹۸-۳۹۹۹-۴۰۰۰
۴۰۰۱-۴۰۰۲-۴۰۰۳-۴۰۰۴-۴۰۰۵
۴۰۰۶-۴۰۰۷-۴۰۰۸-۴۰۰۹-۴۰۱۰
۴۰۱۱-۴۰۱۲-۴۰۱۳-۴۰۱۴-۴۰۱۵
۴۰۱۶-۴۰۱۷-۴۰۱۸-۴۰۱۹-۴۰۲۰
۴۰۲۱-۴۰۲۲-۴۰۲۳-۴۰۲۴-۴۰۲۵
۴۰۲۶-۴۰۲۷-۴۰۲۸-۴۰۲۹-۴۰۳۰
۴۰۳۱-۴۰۳۲-۴۰۳۳-۴۰۳۴-۴۰۳۵
۴۰۳۶-۴۰۳۷-۴۰۳۸-۴۰۳۹-۴۰۴۰
۴۰۴۱-۴۰۴۲-۴۰۴۳-۴۰۴۴-۴۰۴۵
۴۰۴۶-۴۰۴۷-۴۰۴۸-۴۰۴۹-۴۰۵۰
۴۰۵۱-۴۰۵۲-۴۰۵۳-۴۰۵۴-۴۰۵۵
۴۰۵۶-۴۰۵۷-۴۰۵۸-۴۰۵۹-۴۰۶۰
۴۰۶۱-۴۰۶۲-۴۰۶۳-۴۰۶۴-۴۰۶۵
۴۰۶۶-۴۰۶۷-۴۰۶۸-۴۰۶۹-۴۰۷۰
۴۰۷۱-۴۰۷۲-۴۰۷۳-۴۰۷۴-۴۰۷۵
۴۰۷۶-۴۰۷۷-۴۰۷۸-۴۰۷۹-۴۰۸۰
۴۰۸۱-۴۰۸۲-۴۰۸۳-۴۰۸۴-۴۰۸۵
۴۰۸۶-۴۰۸۷-۴۰۸۸-۴۰۸۹-۴۰۹۰
۴۰۹۱-۴۰۹۲-۴۰۹۳-۴۰۹۴-۴۰۹۵
۴۰۹۶-۴۰۹۷-۴۰۹۸-۴۰۹۹-۴۱۰۰
۴۱۰۱-۴۱۰۲-۴۱۰۳-۴۱۰۴-۴۱۰۵
۴۱۰۶-۴۱۰۷-۴۱۰۸-۴۱۰۹-۴۱۱۰
۴۱۱۱-۴۱۱۲-۴۱۱۳-۴۱۱۴-۴۱۱۵
۴۱۱۶-۴۱۱۷-۴۱۱۸-۴۱۱۹-۴۱۲۰
۴۱۲۱-۴۱۲۲-۴۱۲۳-۴۱۲۴-۴۱۲۵
۴۱۲۶-۴۱۲۷-۴۱۲۸-۴۱۲۹-۴۱۳۰
۴۱۳۱-۴۱۳۲-۴۱۳۳-۴۱۳۴-۴۱۳۵
۴۱۳۶-۴۱۳۷-۴۱۳۸-۴۱۳۹-۴۱۴۰
۴۱۴۱-۴۱۴۲-۴۱۴۳-۴۱۴۴-۴۱۴۵
۴۱۴۶-۴۱۴۷-۴۱۴۸-۴۱۴۹-۴۱۵۰
۴۱۵۱-۴۱۵۲-۴۱۵۳-۴۱۵۴-۴۱۵۵
۴۱۵۶-۴۱۵۷-۴۱۵۸-۴۱۵۹-۴۱۶۰
۴۱۶۱-۴۱۶۲-۴۱۶۳-۴۱۶۴-۴۱۶۵
۴۱۶۶-۴۱۶۷-۴۱۶۸-۴۱۶۹-۴۱۷۰
۴۱۷۱-۴۱۷۲-۴۱۷۳-۴۱۷۴-۴۱۷۵
۴۱۷۶-۴۱۷۷-۴۱۷۸-۴۱۷۹-۴۱۸۰
۴۱۸۱-۴۱۸۲-۴۱۸۳-۴۱۸۴-۴۱۸۵
۴۱۸۶-۴۱۸۷-۴۱۸۸-۴۱۸۹-۴۱۹۰
۴۱۹۱-۴۱۹۲-۴۱۹۳-۴۱۹۴-۴۱۹۵
۴۱۹۶-۴۱۹۷-۴۱۹۸-۴۱۹۹-۴۲۰۰
۴۲۰۱-۴۲۰۲-۴۲۰۳-۴۲۰۴-۴۲۰۵
۴۲۰۶-۴۲۰۷-۴۲۰۸-۴۲۰۹-۴۲۱۰
۴۲۱۱-۴۲۱۲-۴۲۱۳-۴۲۱۴-۴۲۱۵
۴۲۱۶-۴۲۱۷-۴۲۱۸-۴۲۱۹-۴۲۲۰
۴۲۲۱-۴۲۲۲-۴۲۲۳-۴۲۲۴-۴۲۲۵
۴۲۲۶-۴۲۲۷-۴۲۲۸-۴۲۲۹-۴۲۳۰
۴۲۳۱-۴۲۳۲-۴۲۳۳-۴۲۳۴-۴۲۳۵
۴۲۳۶-۴۲۳۷-۴۲۳۸-۴۲۳۹-۴۲۴۰
۴۲۴۱-۴۲۴۲-۴۲۴۳-۴۲۴۴-۴۲۴۵
۴۲۴۶-۴۲۴۷-۴۲۴۸-۴۲۴۹-۴۲۵۰
۴۲۵۱-۴۲۵۲-۴۲۵۳-۴۲۵۴-۴۲۵۵
۴۲۵۶-۴۲۵۷-۴۲۵۸-۴۲۵۹-۴۲۶۰
۴۲۶۱-۴۲۶۲-۴۲۶۳-۴۲۶۴-۴۲۶۵
۴۲۶۶-۴۲۶۷-۴۲۶۸-۴۲۶۹-۴۲۷۰
۴۲۷۱-۴۲۷۲-۴۲۷۳-۴۲۷۴-۴۲۷۵
۴۲۷۶-۴۲۷۷-۴۲۷۸-۴۲۷۹-۴۲۸۰
۴۲۸۱-۴۲۸۲-۴۲۸۳-۴۲۸۴-۴۲۸۵
۴۲۸۶-۴۲۸۷-۴۲۸۸-۴۲۸۹-۴۲۹۰
۴۲۹۱-۴۲۹۲-۴۲۹۳-۴۲۹۴-۴۲۹۵
۴۲۹۶-۴۲۹۷-۴۲۹۸-۴۲۹۹-۴۳۰۰
۴۳۰۱-۴۳۰۲-۴۳۰۳-۴۳۰۴-۴۳۰۵
۴۳۰۶-۴۳۰۷-۴۳۰۸-۴۳۰۹-۴۳۱۰
۴۳۱۱-۴۳۱۲-۴۳۱۳-۴۳۱۴-۴۳۱۵
۴۳۱۶-۴۳۱۷-۴۳۱۸-۴۳۱۹-۴۳۲۰
۴۳۲۱-۴۳۲۲-۴۳۲۳-۴۳۲۴-۴۳۲۵
۴۳۲۶-۴۳۲۷-۴۳۲۸-۴۳۲۹-۴۳۳۰
۴۳۳۱-۴۳۳۲-۴۳۳۳-۴۳۳۴-۴۳۳۵
۴۳۳۶-۴۳۳۷-۴۳۳۸-۴۳۳۹-۴۳۴۰
۴۳۴۱-۴۳۴۲-۴۳۴۳-۴۳۴۴-۴۳۴۵
۴۳۴۶-۴۳۴۷-۴۳۴۸-۴۳۴۹-۴۳۵۰
۴۳۵۱-۴۳۵۲-۴۳۵۳-۴۳۵۴-۴۳۵۵
۴۳۵۶-۴۳۵۷-۴۳۵۸-۴۳۵۹-۴۳۶۰
۴۳۶۱-۴۳۶۲-۴۳۶۳-۴۳۶۴-۴۳۶۵
۴۳۶۶-۴۳۶۷-۴۳۶۸-۴۳۶۹-۴۳۷۰
۴۳۷۱-۴۳۷۲-۴۳۷۳-۴۳۷۴-۴۳۷۵
۴۳۷۶-۴۳۷۷-۴۳۷۸-۴۳۷۹-۴۳۸۰
۴۳۸۱-۴۳۸۲-۴۳۸۳-۴۳۸۴-۴۳۸۵
۴۳۸۶-۴۳۸۷-۴۳۸۸-۴۳۸۹-۴۳۹۰
۴۳۹۱-۴۳۹۲-۴۳۹۳-۴۳۹۴-۴۳۹۵
۴۳۹۶-۴۳۹۷-۴

انتخاب الاخبار

جنگ کی بابت آخری اطلاع یہ ہے کہ ہر طرف لڑائی ہو رہی ہے تفصیل عنداللہ۔

جرمن افسر جو ترکی فوج میں ہیں باہر مسلمان ہو کر مسجدوں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان کے بچوں پر کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا ہوا ہے۔

مصر کے ملک کو انگریزی گورنمنٹ نے الحاق کرنے کے بعد ایک صوبہ قرار دے دیا ہے۔

جرمن جنگی جہازوں نے بحر منجمد شمالی میں داخل ہو کر روسی جہازوں سے مقابلہ کیا۔ بہت سے روسی جہاز برباد ہو گئے۔

سرویہ کا بادشاہ بلغراد میں اپنے فوجوں کے ساتھ داخل ہو گیا ہے۔

سرویہ کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرویا کی پاس ساٹھ ہزار سپاہی رہ گئے ہیں۔ اور سرویہ علاقہ آسٹرین سپاہ سے صاف ہو گیا ہے۔

سرویہ میں آسٹریا سپاہ کی شکست پر ہنگری اور ہنگریا میں بہت بے چینی پیدا ہو گئے ہیں

اہل سنگاپور جرمن قیدیوں کو اس شکست کا باعث قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی فوج کے سرویہ سے تین آسٹریا فوجی لشکر نکال لئے تھے۔ اور اس طرح سرویہ میں آسٹریا فوجوں کی کمی انکی شکست کا باعث ہوا۔

اسٹاک ہوم کا نامہ نگار ہے کہ معظم پاشا کے ہوابازوں نے بلغراد پر قبضہ کرنے پر گولے پھینکے

نجار سیٹ اور صوفیہ میں جرمن گماشتے دو انبیوں اور بلغاریوں کی بنی غایت کے ابھارنے میں مصروف ہیں

اخبار ڈیلی میل لندن کا نامہ نگار فاطمہ دمصر لکھتا ہے کہ انگریزوں سے لڑنے کے لئے ہر عرب سپاہی مستعد نہیں ہیں

اخبار ٹائمز لندن کا نامہ نگار قسطنطنیہ روس سے کہتا ہے کہ روس کے ہاتھ سے جنگ کے سخت خلاف ہیں

گورنمنٹ البیم کو معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے البیم کی پارلیمنٹ کے ممبروں کو حکم دیا ہے کہ ڈیڑھ کروڑ پونڈ لڑائی جنگ کی ادائیگی کا انتظام کریں۔

جرمن اخبارات لکھتے ہیں کہ ہر دو گورنمنٹ (اولیشیل) کی جنگ میں ڈاکٹر ڈان تھمن اوگ وزیر اعظم جرمنی کا بیٹا سخت مجروح ہو کر کسی فوج کے ہاتھ گرفتار ہو گیا ہے۔

جرمن سپہ سالار اعظم وان ہولکے کی بجائے جنرل وان فالکن ہین مقرر ہوا ہے۔

جنرل وان ہولکے ابھی بالکل تندرست نہیں ہوا۔ کہ میدان جنگ میں جا سکے۔

لوڈز کے سوکوں میں روسیوں کا ۲۰ ہزار آدمیوں کا نقصان ہوا ہے۔

روسیوں نے پولینڈ میں اپنی اچھی حالت کو درست کر لیا ہے۔ اور وہ اپنے سرحدوں کو درست کر کے جرمن حملوں کو روک رہے ہیں۔

کراکو کے جنوب میں سخت لڑائی ہو رہی ہے **روسیوں** کی اطلاع سے منکشف ہوتا ہے۔ کہ جرمن کمک پہنچا کر سرویہ کمک پہنچا رہے ہیں تاکہ وہ اسکو فتح کر لیں۔

روسیوں کی مراجعت منظر ہے۔ کہ جرمن علاقہ خالی میں سرحد کی طرف پسپا کر دیتے گئے۔ دریائے ویسچولا کے بائیں کنارے پر جرمنی کے سخت حملوں سے روسی آسٹرو جیچے ہٹنے پر مجبور ہوئے

بنگال میں نو کمیٹیاں

بنگال میں نو کمیٹیاں۔ کلکتہ ۱۲ دسمبر کی خبر ہے۔ کہ دو اہم کمیٹیوں کی خبر آئی ہے۔ جن میں سے ایک ضلع ہوگلی میں واقع ہوئی۔ دوسری کھلنہ میں وقوع میں آئی مدعوں فسادوں میں ڈاکوؤں نے زور و جبر کا استعمال کیا۔ اور بہت سا مال و اسباب لے کر بھاگ گیا۔

پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ سنا ہے۔ دفتر اخبار ہمدرد لاہور اور یونین سٹیم پریس کے مالکوں کی طرف اخبار لاہور کے دفتر کی بھی دو بجلی کی گئی تھی۔

سنہ دیہ پنڈت ہری لال شرما ایڈیٹر اکالی اخبار سملہ کے گھر کی تلاشی جاری ہے

سردار چنداسنگھ وکیل بنیا نریز پور کو جیکر دیئے جانے کے حکومت اکالیا سے خارج کر دیا ہے۔ وکیل کے خلاف سڑیا سوریتہ سمجھنے کے مقدمہ میں یہ سزا ملی تھی۔

موسمیائی

۱۵/۵۲

یہ موسمیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق وغیرہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو نفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار پچاس دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

قیمت فی چھٹانک آٹھ روپیہ محصول ڈاک بابت پختہ سیر ۲ مع محصول ڈاک ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب احمد بنا بی کلکتہ سے رقمطراز ہیں:۔ میرے گذشتہ سال ایک چھٹانک موسمیائی منگوائی تھی۔ جس سے خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ مہربانی فرما کر بہت جلد ایک چھٹانک موسمیائی وی پی ارسال فرما دیں۔ (۲۰ نومبر سنہ ۱۶ء)

جناب صاحبزادہ صاحب موضع جگڑوا ضلع بستی سے تحریر فرماتے ہیں عرصہ ہوا آپ سے کارخانہ سے موسمیائی طلب کی گئی۔ موجود ہے۔ آپکی موسمیائی فی الحقیقت لاجواب قابلیت ہے۔ مہربانی کر کے اب ایک چھٹانک موسمیائی بصیغہ ویلیو بہت جلد بنام مولانا عبدالحق صاحب ناظم مدرسہ اسلامیہ روانہ کر دیں۔ تاخیر کا یہ خیال ہو گا کہ میں کئی دفعہ منگا چکا ہوں

(۲۱ دسمبر سنہ ۱۶ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

اسلام اور علمار فرنگ۔ اسلام کی خلعت صداقت اور فضیلت پر یورپین علماء فاضلوں مستشرقوں کی آرار کا مجموعہ ۳

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

حضرت مولانا الحاج الشاہ مفتی احمد رضا خان صاحب

حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید کے پیشوا حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی کے نادر حالات۔ مفید رقعات و مکتوبات

جو اتباع سنت حضرت سرور کائنات ﷺ اور تعظیم و توقیر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اعلیٰ درجہ کے مقبول بارگاہ الٰہی ہوئے۔ جن کو غیب سے علوم و معارف عطا ہوئے۔ جن کی سواری کے جلاز حرام کھانا کھاتے تھے جب والیٔ بہاولپور انگریز کی مدد کے فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے فوج کے سپہ سالار نے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا۔ اور جنگ کے نائب ہوا جن کے ہم کرنے آتے تو بریہ دوست بیعت ہو جاتے جن کی دعا سے شیعہ عالم ہوا میں خود حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا فصل بیداری فیض سے نائب ہوا جن کی دعا سے ہزار ہا شیعہ سنی ہو گئے۔ ہندو مسلمان ہو گئے۔ اسی فن میں حضرت شہید جن کے مفید رقعات اور مولانا اسمٰعیل کے حالات مذکور ہیں۔ جو نہایت مفید کتاب ہے اور سراپا مفید ہیں۔ علمائے کرام کے لئے عموماً اور جو فیاسے علوم کے متعلق ہیں خصوصاً۔ الراقم کا مفید بھائی کی نہایت اعلیٰ اصلی قیمت عمدہ رعایتی

تربیت اولاد۔ تربیت اولاد کے مسئلہ پر حکیمانہ بحث۔ اور بچوں کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی خوبیوں کی تربیت کی سہل اور پر اثر تدبیریں۔

الایمان۔ اس کتاب میں نہایت مدلل و عنوان سے بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کا ایمان از روئے قرآن کریم کیا ہے۔ اور اس میں کیا کیا داخل ہے اور کیا کیا خارج

المرتبۃ المسلمۃ۔ مدرسہ کے اساتذہ فاضل فرید وحیدی آفندی کی عالمانہ تالیف کا اردو ترجمہ تعلیمی جس میں علمی۔ تاریخی۔ اجتماعی۔ عمرانی۔ دفلسفی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ بے پردگی عورتوں کے طبعی فرائض کے متعلقات و فطرت کے مخالف ہے۔ قابل بیہ

سوانح عمری۔ اس کتاب میں مولانا روم کی علمی زندگی کے نتیجہ خیز واقعات فلسفہ تاریخ کی مولانا روم تاریخی میں لکھے گئے ہیں۔ اور فلسفہ و علم کلام میں ان کے نظریات ان کا اسلوب بیان نہایت صحیح طور پر لکھا گیا ہے۔ مفید خیال کے مطالعہ جس علم کلام کی آج کل ضرورت ہے۔ اور فلسفہ جدید کے جو سوال آج یورپ کی ایجاد بھول بھلیاں ہیں۔ مولانا روم ہی اس کے بانی ہیں۔ اور شنوی معنوی ہی

حیات خضر۔ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کو اہل اسلام خضر و ٹھوڑا مانتے ہیں۔ وہ قوم موسیٰ کے ایک بچہ کے بھیجنے اور ایک خاص ملازم کے موجود ہیں۔ کا تاریخی۔ وغیرہ ماموریں عالم کو ان کے اجتماع بتایا ہے۔ ہندی اور سنسکرت میں بھی وہ کیا کا ذکر موجود ہے۔ اور ہماری زبان اردو کی بنیاد بھی سے بڑی ہے۔ اس کتاب و حیات خضر و ہمیں ان کے واقعات زندگی کے ہر پہلو پر بحث کی گئی ہے۔ اور ان کے کلام کے ہر صنف کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ نہایت دلکش اور دلچسپ سوانح عمری ہے۔

ملنے کا پتہ ۱۲

مفتی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاکہ کھیکاں

فاتح قادیان۔ جس نے اس مقدمہ کی روئداد جو لدھیانہ میں مولانا ابوالوفا اور ڈپٹی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی پیچگی استوار کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے

(۲) بیرنگ خطوط و غیر قابل واپس ہونگے

(۳) اشتہار ہر سہ ہفتہ بشرط مناسب سفت درج ہونگے۔ اشتہار دینے والے کو اخبار آنے پر واپس ہو سکیں گے

نام کارڈ "اہلحدیث" امرتسر

پیس ہدیٰ

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

ہمارا مسلک قرآن و حدیث ہے

غیر مقلدین کا ترجمان ہے

غمبر ۹ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ روپے

روسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ روپے

عام خریداروں سے ۔۔۔ روپے

ششماہی ۔۔۔ غیر ممالک غیر سے سالانہ ۔۔۔ شلنگ ۔۔۔ پنس

ششماہی ۔۔۔ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی فاضل مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر۔ مورخہ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

چند ضروری سوال

متعلقہ مسیح و مہدی

ہمارے ایک ممتاز اور شیدائی نے بڑی امید سے پسند سوالات بھیجے ہیں۔ وقتاً فوقتاً ان کے جواب دینے میں حرج نہ ہوتا۔ تو جواب نہ دیا جاتا۔ کیونکہ سوالات ایسے ہیں جن کو زمانے اپنی حرکت سے خود بخود حل کر دیا ہے۔ مگر چونکہ سائل ایک مخلص دوست ہیں۔ اس لئے جواب دیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہیں

(۱) اکثر اصحاب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ضرور پھر کفر دنیا میں اسلام پھیلا جائیگا۔ مگر میرے ایک ہندی دوست اسکو خلاف قرآن کریم بتلاتے ہیں۔ اور قول صحیح کو بے سند۔ ان کی رائے ہے کہ جب عبارت قرآنی سے ثابت ہے کہ نصاریٰ اور یہود میں قیامت تک عداوت رہیگی۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ مذاہب مذکورہ بھی قیامت تک بدستور رہیں گے۔ اس لئے اہل اسلام کسی قدر ترقی کریں گے۔ جیسے کہ مرزا صاحب کے زمانہ ظہور سے روبہ ترقی ہیں۔ اور یورپ میں بھی اشاعت اسلام ہو رہی ہے۔

جواب۔ اس سوال سے معلوم ہوتا ہے۔ سائل کے اکثر دوست کے غلط فہمی سے یا واقفی۔ دنیا میں اسلام ہوگا یا کفر۔ اس کی بابت ہمارا جو اعتقاد ہے وہ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ طیبہ میں سناتے ہیں:۔

عن المقداد (اور مسلم) (مقداد صحابی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لا یبقی علی ظہر الارض سے سنا۔ فرماتے تھے۔ زمین بیت مدر ولا وبر الا ادخلہ پر کوئی گھر مٹی یا خیمے کا نہ اللہ کلمۃ الاسلام بعز عزیز رہیگا۔ مگر اللہ تعالیٰ اوس وذل ذلیل اما یعزھم اللہ میں کسی کو عزیز یا ذلیل فیجعلھم من اھلھا او یذلھم کرے گا۔ پھر یا تو وہ لوگ اسکی فیدینون لھا قلت فیکون الدین کلہ للہ اطاعت کر کے دنیا و آخرت میں عزت پاویں گے۔ یا فرمان سے ذلیل ہو کر اس کی حکومت کے ماتحت ہو جاویں گے۔

اس حدیث کا کیا مطلب اور کیا مفہوم ہے۔ کسی حاشیہ یا شرح کا محتاج نہیں۔ صاف مذکور ہے۔ کہ قیامت تک اسلام اور قرآن سب جگہ پہنچیگا۔ یا تو وہ مذہبی طور پر اوس کے پابند ہو جاویں گے۔ یا سیاسی طور پر اس کے ماتحت بن جاویں گے۔ ان دونوں صورتوں میں پکڑا الدین کلہ للہ۔ صادق آئے گا۔ سیاسی طور پر ماتحت قوموں میں رنجش بھی ہوتی ہے مگر دوست بھی۔ جیسا ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ قرآن شریف کی آیت بھی ان معنے کی تائید کرتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے لا یزالون مختلفین۔ (نسل انسان ہمیشہ مختلف رہیں گے) صاحبِ سنو یا دنیا کوں سے جو ایسا کہتے ہیں۔ غالباً

گلزار احمدی یعنی صحاح النبوت شریف کا بنجابی میں نظم دلچسپ دلپسند طرز پر تین جلدیں واعظان کشمیری زبان اور عاشقان پنجم زبان کیلئے نایاب ہر سہ جلد کی قیمت لاہور رسالہ کی ہے پتہ

اس لفظ (یکون الدین کلہ للہ) سے غلطی کھاتی ہے وہ سمجھے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ سب لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔ مگر اصل مقام دیکھنے سے اس کے معنے حل ہو جاتے ہیں۔ کہ اس سے مراد مذہبی اطاعت نہیں۔ بلکہ مذہبی اور سیاسی دونوں کو شامل۔ ہے جس کی تفصیل اوپر گذر چکی

اس لئے احمدی (مرزائی) دوست سے پوچھئے۔ کہ آپ کے پیشوا مرزا صاحب نے جو بتلایا تھا۔ وہ پورا ہوا؟ یا ہنوز باقی ہے۔ غور سے سنئے۔

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا۔ کہ دولت اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے ناظرین پر دلالت کرتی تھی۔ یعنے شب گذرنا تھا۔ جب کہ زمانہ دین تک ختم ہو گیا۔ کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا۔ وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل دین فضل کی تو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں۔ اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں اولادی۔ جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا۔

جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔

پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب الفیوض کے سپرد تھی۔ جس سے وابستگی کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیہ اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ یعنے خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک

کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کرے یعنے ایک عالمگیر غلبہ اسکو عطا کرے۔ اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا۔ اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو۔ اس لئے اس آیۃ کی نسبت ان سب متقدمین کا التفات ہے جو پہلے ہم سے گذر چکے ہیں۔ کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا۔

(رحمۃ رحمت صفحہ)

الہی دیش۔ یہ کتاب مرزا صاحب کی آخری تصنیف ہے۔ اس لئے ان خیالات اور مضامین کی نسبت یہ کہنا صحیح نہ ہوگا۔ کہ یہ اونچی سادگی کے زمانہ کے ہیں جب براہین احمدیہ کی نسبت مرزا صاحب نے خود کہا تھا۔ (ملاحظہ ہو رسالہ انجام آتھم صفحہ)

اب سوال یہ ہے۔ کہ یہ خیالات پورے ہو گئے ہیں؟ یہ دنیا ایک ہی مذہب پر آ گئی ہے۔ تمام مذاہب پر اسلام کو کامل غلبہ حاصل ہو گیا؟ (ان سب سوالات کا جواب مگر اثبات میں ہے۔ تو مبارک ہے۔ یہ زمانہ جس میں تمام دنیا نے مذہب اسلام قبول کر لیا اور اگر ان کا جواب نفی میں ہے۔ تو ایک بڑا ضروری سوال یہ ہے۔ کہ کیا مسیح موعود دنیا میں آیا؟ قاعدہ کلیہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" صحیح ہے۔ تو اس کا جواب ہی نفی ہی میں ملیگا۔ کہ ہنوز نہیں آیا؟ اگر آیا ہوتا تو یہ حالت کیوں آتی؟ ؎

کوئی میرے دل سے پوچھے تیرے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

دوسرا سوال۔

مہدی علیہ السلام کی بابت حدیثات اقوال میں اسقدر اختلاف۔ کہ صحیح طور سے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کون اور کس ملک و قوم کے ہونگے۔ اور کب ہونگے۔ اس لئے مرزا صاحب کے دعاوی کی تردید مشکل ہے نیز جیسے علیہ السلام کی بابت بھی یہی ہے" جوابات

مع مستند حوالجات کے ہوں۔ (سید سکندر شاہ از جرا)

جواب۔ اختلاف فروع میں ہے۔ اصول روایت میں نہیں۔ اصول بلکہ اصل الاصول یہ ہے۔ کہ نام مہدی (ولادۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے ہونگے۔ نیز فرمایا۔ یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی۔ (وہ میرا نام میرے نام سے ملتا ہوگا۔ اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے یعنے اسکو محمد بن عبداللہ مہدی کہیں گے۔ (تولد ثانی)

یہ الفاظ ایسے شخص کی تکذیب کے لئے کافی ہیں جن پر یہ الفاظ صادق آتے ہیں۔ یعنے جو محمد بن عبداللہ نہ ہو۔ اور مہدی کا دعوے کرے۔

تا مرزا صاحب کے دعوے کی تصدیق یا تکذیب بھی ہنوز کسی بحث کی محتاج ہے یا خالی کہ اس سارے بحث کا خاتمہ کسی اہل دل نے ایک رباعی میں کر دیا ہے۔ جو یہ ہے ؎

گفت مرزا مرشدا و اللہ را
میرد اول ہر کہ ملعون خدا است
خود و اند..... ولیکن گفت راست
ہو مشتہر مرزا ۱۸۔ اپریل مشاعر۔

جنگ فرنگ کا ترجمانی اخبارات اور مذاق زمانہ پر اور اس کا علاج

(ناصر سبحانی)

(خاص اخبار اہلحدیث کے لئے)

مَا جَاءَ عَلٰى مَنْ شَمَّ تَرِيْكَةَ اَحْمَدَ

اَنَّ كَلَامَ يَشْتَهِيْهِ الرَّحْمٰنُ خَوَابَا

جادر مکرم مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جب سے جنگ فرنگ کے تیور بدلنے لگے۔ تب سے اخبار نویسوں کے حوصلے بھی ٹوٹنے لگے۔ کاغذ کی گرانی کی شکایت ہو اکثر اخبار نویسوں نے کی ہے۔ اور اس کے اثر سے کسی نے تو قیمت میں کمی کر دی اور کسی نے قیمت بڑھا دی۔ آپ نے بھی ان کی رسم پر اپنے ناظرین سے دریافت کیا ہے۔ کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ اس کے جواب میں آپ کے ناظرین جو کچھ ہر دو صورت کر سکتے ہوں۔ آپ کو اس سے اطلاع دیں۔ یہ ان کا فرض ہے خاکسار اس امر میں زیادہ نہیں لکھنا چاہتا۔ ہاں اتنا کہتا ہوں۔ ؎ ہر دو را حاصل کنے ای من ز ناداں بے شناسم؟ سچے دل سے کہتا ہوں۔ کہ اخبار اہلحدیث کو دو تجویز کے علاوہ ہے۔ اول تو یہ کہ آپ ساڑھے چھ میں ہی ایک دو ورقہ مقرر کر سکتے ہیں۔ اس کے ضروریات پہل الگ رہیں۔ اور اگر ضرورتاً بھی قیمت میں اضافہ کرنا ہو تو بھ

پہلے تجویز کی مخالفت نہ کریگا۔

میں بھی اس تجویز کی تائید کرتا ہوں۔ مبارک کا ہے۔ اس کی مبارک ہو۔ والسلام

شیخ دین محمد گنداسر مستری

میں اس دین و دنیا کی سعادت سے ہر طرح فوز کرے۔ آمین۔ اقدس تجویز پر سید القائم سیالکوٹی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوا عرض کرتا ہوں۔ حضرت دعا کا بڑا خیر حاجت پیچ مستحق۔ وہ بیت۔

خاکسار۔ مولا بخش کشتہ امرتسری

قادیانی مشن

معجزات کی کثرت

مرزا صاحب کے مخالف تو شاکی ہیں۔ کہ آپ نے باوجود دعوے کے کوئی معجزہ یا کرامت نہیں دکھائی۔ حالانکہ آپ نے بڑے بڑے دعوے کئے۔

مگر مرزا صاحب کے جانشین کا اس کے برخلاف یہ دعوے ہے۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشانات جس کثرت سے ظاہر ہوئے۔ ان کی مثال آپ کے کسی مقتدا سے پیش کرنا قائم الیقین وسید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی میں ملنی ناممکن ہے۔ خدا تعالیٰ اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ آپ اس کی طرف سے ہیں اس قدر نشان دکھلاتے۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن جن لوگوں کو سعادت سے حصہ نہیں ملا۔ وہ ایک نشان کا ظاہر ہونا بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اور بعض افترا کے طور پر اعتراض پیش کر دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح خدا کا قائم کردہ سلسلہ نابود ہو جائے۔ مگر خدا چاہتا ہے۔ کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے۔ کہ وہ کمال تک پہنچ جائے

(الفضل ۱۰ دسمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۷ کالم ۱)

اصلاحیت۔ دنیا میں عجیب عجیب دعووں کے مدعی ہوتے ہیں۔ مگر اس قسم کا دعوے بھی کبھی کسی نے سنا ہوگا۔ جو مرزا صاحب قادیانی کرتے تھے۔ اور ان کے جانشین نباہتے ہیں۔ مرزا صاحب کی زندگی میں تو ہم ہنستے رہے۔ کہ کاش ہم ایک ہی معجزہ مرزا صاحب کا دیکھیں۔ مگر نہ دیکھا۔ لیکن ان کے انتقال کے بعد ہم ہنستے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے اتنے معجزے ظاہر ہوئے ہیں۔ کہ ان سے ایکچنداں نبی کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ عبداللہ آتھم عیسائی والی پیشگوئی۔ سماوی مکالمہ جو کے نکاح کی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب پٹیالوی کی موت کی۔ آخر میں اس عاجز کے متعلق شرط بردہ بازی کی۔ غرض یہ سب واقعات ہمکو سناتے ہیں۔ کہ افضل کی عبارت میں بجائے لفظ نبی ہمکے (مقتدی) ہونا تو ہم بھی تصدیق کر سکتے۔

قادیانی اور لاہوری پارٹی میں چپقلش

گذشتہ ایام میں جو دونوں پارٹیوں میں نزاع رہی ہے۔ ناظرین اس سے آگاہ ہوں گے۔ درمیانی مناذعہ میں کچھ وقفہ ہو گیا تھا۔ اب جو دونوں پارٹیوں کا سالانہ جلسہ سر پر آیا۔ یعنے ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو قادیان اور لاہور میں جلسہ ہونا قرار پایا۔ تو لاہوری جماعت کی طرف سے ایک مضمون اخبار "پیغام صلح" میں نکلا۔ سب احمدی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے جو صاحب قادیان کے جلسہ پر جاویں۔ سلام کا جلسہ بھی دیکھتے جاویں۔ اس کے جواب میں قادیان سے ایک مضمون کا جواب لکھتے ہوئے کہا۔ کہ ہم تم ایک نہیں ہیں۔ کیونکہ تم جو اسلام بغیر ذکر احمدیت یعنے بغیر رسالت مرزا کے پیش کرتے ہو۔ یہ تمہاری خطرناک روش ہے ہم اس اسلام کو مانتے اور پھیلاتے ہیں جس میں احمدیت کا دخل ہو۔ مطلب صاف ہے کہ قادیانی جماعت کے نزدیک وہ ٹھیٹھ اسلام جو مکہ میں پیدا ہوا اور مدینہ میں پھلا پھولا۔ نجات کے لئے کافی نہیں۔ جب تک اس میں مرزا صاحب قادیانی کی نبوت داخل نہ کی جاوے ہی منتے ہیں ۔ کوئے جاناں سے خاک لاویں گے

اپنا کعبہ نیا بناویں گے

۱۹۱۴ء کی روانگی
اور
۱۹۱۵ء کی آمد

عجب سماں ہے یہ دنیا کہ جس میں ہر شام
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

عیسوی سنہ ۱۹۱۴ء جس کی محاسبت و مواہنت کل شام تک ہمارے ساتھ تھی۔ اور جو دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دفتروں، بینکوں، عدالتوں سرکاری اور غیر سرکاری کاغذوں میں جلوہ آرا تھا جسکا سکہ پیسوں، روپوں اور پونڈوں وغیرہ پر مرقوم تھا۔ آج وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے رخصت ہو گیا۔ اور سنہ مذکور کا چلا جانا اگر ظاہری نظروں میں کوئی تعجب خیز المعلوم نہیں ہوگا۔ کیونکہ جس طرح صبح کے بعد دوپہر اور دوپہر کے بعد شام۔ شام کے بعد رات اور رات کے بعد صبح نمودار ہوتی ہے۔ اور جسطرح آفتاب کا طلوع اور پھر زوال اور پھر غروب ایک معمولی امر نظر آتا ہے اور جس طرح چاند کا پہلی رات کو ایک پھلکے کی صورت میں دکھائی دینا۔ پھر قمر اور پھر بدر ہو کر ڈوب جانا۔ ہونا اور پھر گھٹتے گھٹتے ایک پھلکا سا ہو کر غائب ہو جانا ایک قدرتی انتظام و انقلاب کا شہرت دیتا ہے۔ اور جس طرح ہر ایک وقت۔ ہر ایک منٹ اپنے سے پہلے گذرنے والے کی ناپائداری اور بے ثباتی کی دلیل ہے۔ اسی طرح سنہ مذکور کا بارہ مہینوں کے دور کو طے ہوتے ہوئے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جانا اس مربہ دلالت کرتا ہے۔ مگر جو کیفیت آج گزر گذری ہے۔ یہی ہر ایک کے ساتھ پیش آنے والی ہے۔ اور سوائے کبھی و قدیم۔ قادر مطلق کے کسی چیز کو بھی قیام و ثبات نہیں ہے

جانے کو یوں تو ہر ایک ہے چلے جاتا ہے۔ اور اپنے وقت پر جو خدا کے علم میں مقرر ہے) نیست ہو جاتا ہے خواہ وہ جاندار ہے یا بے جان۔ لیکن (کہنا یہ ہے کہ جانے والے کا طریق عمل کیسا رہا۔ اور اس کی ذات سے دوسروں کو رنج کا سامنا ہوا یا فائدہ پہنچا یا نقصان سے

یوں تو دنیا میں سبھی آتے ہیں مرنے کے لئے
موت اسکی ہے کرے جسپہ زمانہ افسوس

اکسٹر سنہ ۱۹۱۴ء چلا گیا۔ اور دنیا کی تاریخ میں اپنی یادگار ایک بھیانک اور خوفناک صورت میں قائم کر گیا۔ یہ جنگ جسکی ہولناکی کا تصور بھی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ اور جسکی تباہی و بربادی کی داستان سنکر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور جسکے شعلوں کو سرد کرنے کے لئے بحر خون کی ضرورت ہے۔ اور جسکی ہولناکی کا اندازہ لگانے کے لئے ہزار ہا سال کی تاریخ کا مطالعہ درکار ہے۔ اور جسکی تباہ کاریوں کا ذکر کرنے کے لئے ہزار ہا دفتر چاہئیں۔ اس جنگ کی ابتدا کو ابھی صرف چند ماہ ہوئے ہیں۔ اور ابھی اس کے شعلے اتنے بلند ہیں۔ کہ ان کی روشنی میں کوئی شخص بھی اس کے انجام کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ اور ابھی اس کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی تپش سے کوئی شخص بھی محفوظ نہیں ہے۔ اور ابھی اس کے انجام کے متعلق کوئی شخص بھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اور ابھی اس کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی تپش سے کوئی شخص بھی محفوظ نہیں ہے۔ اور ابھی اس کے انجام کے متعلق کوئی شخص بھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اور ابھی اس کے

کچھ جو دیکھتی ہے لب پر آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

لیکن آؤ ہم ذرا تھوڑی دیر کے لئے غور و فکر کریں۔ کہ ہمارے اس جانے والے سال میں دین کی۔ قوم کی کیا کچھ خدمت انجام دی۔ اور ہم نے اپنے فرائض کو کہاں تک نباہا ہے۔ جو اس مالک الملک نے یہ وقفہ دیا۔ ہم نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اور اس وقت کی کیا قدر کی؟

ہمارے خیال میں اس عرصہ کے اندر ہم نے کوئی ایسا بڑا اہم کام انجام نہیں دیا۔ جو ہمارے لئے قابل ذکر و فخر ہو۔ تاہم اہلحدیث کانفرنس کا ہفتہ وار جلسہ شہر میں منعقد ہونا اور بخیر و خوبی ختم ہونا ایک خوشی اور حوصلہ افزائی کا موجب ہے۔ اس کے بعد حیا اہلحدیث کا دو ہزار کی خطیر رقم کا جلسے پر عرض تعاون میں نظر آنا جماعت اہلحدیث کی پراپیٹ الی اور حوصلہ مندی کا کچھ کچھ باعث ہوا تھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس گذرے ہوئے سال میں بھی جماعت اہلحدیث نے کمال فراخ دلی اور حوصلہ مندی سے اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری اور اپنے احساس سے غافل نہیں ہے۔ اور وہ دوسروں کے ساتھ دست سوال دراز کرنے کی بجائے خود اپنی محنت و دانش مندی کا سکہ پیش کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ اہلحدیث جماعت نے جس جسنده پیشانی اور عجلت کے ساتھ اس بڑی رقم کو مہیا کر دیا۔ وہ بلاشبہ ایک قابل تحسین امر ہے۔ اور ایسی صورت میں جبکہ اخبار کی بندشی، دعوت کا سوال درپیش ہو۔ ایسی قومی مد میں اس کمی کا سامنے جانا خدا تعالیٰ کے لئے ہمارا حسان جھل اور قوم کی بیداری کا ثبوت ہے۔ الحمدللہ۔

جانے والا سنہ جا چکا ہے۔ اور آج نئے سنہ کا گویا پہلا دن ہے

یاراں کہو۔ کہ آغاز نئے آؤ ہم اس پاک ارشاد کے مطابق "ان بھر کے کام کاج اور افعال و اقوال پر سات کو سونے سے پہلے نظر ڈالو۔ برے کاموں کو ترک کرنے اور نیک کو رواج دینے میں کوشش کرو۔" متوجہ ہوں۔ ہم سے جو لغزشیں صادر ہوئیں۔ ان کو ترک کرنے اور آئندہ کے لئے بہترین خدمات دینی و قومی کے انجام دینے کے لئے ایک پروگرام طیار کریں۔ اور مستقبل پر نظر ڈالتے ہوئے پچھلی کمی کو پورا کریں۔ بلکہ آئندہ کے لئے ایک ایسی شاہراہ قائم کر دیں۔ جو ہمارے آنے والے معاملات کو منزل مقصد پر پہنچانے کے لئے بہت کچھ مدد و معاون ثابت ہو۔

سب سے پہلے جو ہمارے پیش نظر کام ہے وہ اہلحدیث کانفرنس کا علیگڈھ میں منعقد ہونا ہے۔ علیگڈھ علمی پیمانہ کے لحاظ سے ہندوستان بھر کے مسلمانوں کا ایک ممتاز مقام تصور کیا گیا ہے۔ اور علیگڈھ کالج کی کامیابی اس کی بڑی وجہ ہے۔ ایک قابل رشک عزت و وقعت ہے۔ ایسے مقام پر اہلحدیث کانفرنس کا ہونا اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ قوم اپنی متفقہ طاقت اور غیر معمولی ایثار و ہمت سے کام لے۔ اپنے اخلاص اپنے اقوال اور اپنے افعال سے ایک نظیر پیدا کر دے۔ کہ اگر جماعت سنت کا کام کوئی جماعت انجام دے سکتی ہے۔ تو وہ اہلحدیث جماعت ہے۔

اور اگر ہم نے تساہل سے کام لیا۔ اور غیر معمولی دلچسپی کا اظہار نہ کیا۔ تو نہ صرف ہماری۔ کمزوری کی علامت سمجھی جائیگی۔ بلکہ آئندہ کے لئے ہمارا عدم وجود برابر ہوگا۔ پس ضرورت ہے۔ کہ جس حالت میں ہم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تبلیغ کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ہم ہر قدم پر اپنی کامیابی کے لئے کانفرنس کے اجلاس کو بیش از پیش بارونق و پُر شان بنانے میں کامیاب ثابت ہوں۔

یہ ہم اوپر بتا آئے ہیں۔ کہ امسال کانفرنس کا اجلاس علیگڈھ میں ہوگا۔ جو جماعت کی قدردانی اور توجہ کا بہت کچھ مستحق ہے۔ اور اس بات کا منتظر ہے۔ کہ جہاں اور اہلحدیث بھی ہوں۔ وہاں بھی ایک مرکز پیدا کر دیں جس سے بے اختیار ہو کر سب چلے۔

چلو علیگڈھ کو

علیگڈھ میں ہم نے سبز قدمی کے لئے نہیں جانا ہے اور نہ ہم نے اپنی لفاظیوں سے وہاں کوئی تہلکہ خیز واقعہ کن منظر قائم کرنا ہے۔ بلکہ اس اجلاس میں اور علیگڈھ کے در و دیوار میں ہماری بہت کچھ امنگیں اور امیدیں مضمر ہیں۔ قوم کی آئندہ سود و بہبود پر غور کرنا ہے۔ تو حید و سنت کی اشاعت کے نئے انتظام کرنا ہے۔ علم القرآن والحدیث کو عمدہ پیمانے پر ترویج دینے کے لئے سوچنا ہے۔ قوم کے فرد فرد سے نفاق و شقاق کو رفع کرنا اور اتفاق و یگانگت بڑھانے کی تحریص و ترغیب دلانا ہے۔ الغرض ہر حیثیت سے مفید دینی و قومی کام کو بایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک معیار مقرر کرنا ہے۔ ہر ایسے مقام پر جہاں دو اہلحدیث گھر بھی آباد ہوں۔ انجمن اہلحدیث کا قیام کرنا اور ہر انجمن کے ساتھ ایک اہلحدیث مکتب قائم کرنے کے متعلق وسائل بہم پہنچانا ہے۔ اہلحدیث کانفرنس کے ماتحت ایک ایسی ورکنگ کمیٹی قائم کرنا ہے۔ جس سے ہندوستان بھر کے طلباء دینیات میں پوری خوبی سے مستعد و مستفید ہو سکیں۔ اور سلطان ٹریننگ اور ورنیکولر سکولی۔ نارمل سکولوں سے اور ہائی سکولوں کالج سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح اہلحدیثوں کی جملہ انجمنوں کو اہلحدیث کانفرنس سے اور تمام اہلحدیث مکتبوں کو۔ علمائے اہلحدیث و مرکز سے مضبوط و منسلک کرنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

پس ہمارے بزرگ۔ بھائی اور عزیز کمر بستہ ہو جائیں اور اپنے علم۔ دولت۔ وقت۔ تقریر۔ اثر و ہمت سے ایک خوشگوار تغیر پیدا کر کے دکھا دیں۔ تاکہ ایک دفعہ پھر کوئے کوئے سے یہ آواز آئے۔

صلی اللہ علیٰ آلہ کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

قادیانی مذاکرہ علمیہ

(از جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

اخبار گورنمنٹ سرمایہ اہلحدیث مجریہ ۲۴ دسمبر ۱۹۴۷ء میں بذیل قادیان متعلق عنوان مذاکرہ علمیہ بابت آیت قرآنی "امت سوء انبیاء بعضہا یتلی فکرہ ج اکلت بعضا" الآیۃ کی ترکیب نحوی کو کے آپ نے اس کا ترجمہ کی تفصیل کی ہے۔ جو قادیانی ترجمہ میں مشہور و دائر ہے۔ اور قادیانی جماعت کو ترجمہ دلائی ہے کہ اس آیت سے ان کا یہ استدلال کرنا کہ جو مر چکا ہے وہ دوسری دفعہ دنیا میں نہیں آسکتا درست نہیں ہے۔ بلکہ بطریق علم میزان حق ہے کہ مردے دنیا میں رجوع کریں۔

مولانا! یہ تو علمی سوال ہے۔ اور اس جماعت کی علمی سمجھ معلوم۔ قرآن شریف کی کسی آیت کا مطلب قواعد عربیہ کے خلاف بیان کرنا آپ اس جماعت کا عام معمول بلکہ اس مرزبان کے مذہب کی بنا ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ یہ جماعت خود مسلمہ عبارت کو بھی قرآن شریف کی آیت قرار دے لیتی ہے۔ یا کلمات قرآن کو مخالف مواضع سے ملا کر ایک نیا کلمہ جمع کر کے آیت کہہ لیتی ہے حالانکہ قرآن شریف وجود اتباع اور لجہ سے موجود ہے۔ مثال کے لئے مولوی چراغ دین صاحب کے وہ الفاظ پیش کئے جاتے ہیں۔ جو اپنے اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۹ جون ۱۹۴۷ء میں نقل کئے ہیں۔ "محمد صاحبزادہ محمود احمد خدا کے حکم پر کنعان کے سردار خاص انجمن اشاعت اسلام لاہور میں چندہ دیں۔ یہ نقل کرتے ہیں۔ کہ ان کا یہ حکم بالکل خلاف شرع ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کا یہ کلمہ ارشاد ہے۔ یا ایہا الذین امنوا انفقوا فی سبیل اللہ سے مومنو! اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور اشاعت اسلام سبیل اللہ اور کوئی نیک اور عمدہ اللہ کی راہ نہیں"۔ انتہی۔

خاکسار نے قرآن شریف میں اس آیت کو نہیں پایا۔ باوجود یکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمت حفظ قرآن سے بھی زیادہ ہے۔ اور بعض دیگر جلیل القدر حفاظ سے بھی دریافت کیا۔ کوئی اس آیت کا پتہ نہیں بتاتا۔ کیا آپ اخبار پیغام صلح سے اس آیت کا پتہ دریافت کر دیں گے؟ دیدہ باید۔

مجھے خیال ہے کہ آپ اڈیٹر پیغام صلح کی طرف سے یہ عذر کر دیں گے کہ وہ بیچارہ نہ حافظ ہے نہ عالم۔ اس سے ایسی غلطی ہوئی ممکن ہے۔ لیکن میں آپکو ان کے ایک بڑے عالم و فاضل اور بحیال خود فضل مولوی صاحب کی بات بتاؤں کہ انہوں نے بھی ایک دفعہ مجھ سے گفتگو کرتے کرتے یہ سنا دیا۔ فرمایا تھا قرآن میں ہے یا ایہا الذین امنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم۔ اللہ اور ترجمہ کیا۔ اے مومنو۔ خدا سے ڈرو اور آخرت کو علم دیدگا۔ "عامل کا کمار کے جیب میں تھی جھٹ مولوی صاحب کے سامنے کر دی۔ اور کہا کہ حضرت قرآن مجید میں سے یہ آیت نکالدیجئے۔ مولوی صاحب بہت دیر تک ورق گردانی کرتے رہے۔ لیکن فضل نہ سکے۔ وہ مولوی صاحب مولوی عبدالحق علی سیالکوٹی ہیں اس کی نسبت ہی شاید آپ یہ کہدیں کہ نہ بالی فاضل ہیں ہیں ایسا ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے میں آپکو ان کی علمیت کے ایک بڑے مصنف مرزا خدا بخش صاحب کی کتاب برائے نام عمل مصطفےٰ کا شہد بھی چکھاؤں کہ اس میں کیا کیا گھوٹے لگایا ہے۔ اور بنا لکت بنائی ہے۔

سنن دار قطنی کی روایت کو ف وصوت نقل کر کے اس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حالانکہ یہ روایت مرفوع ہو موقوف علی الصحابی بھی نہیں بلکہ قول تابعی ہے۔ اور وہ بھی سند صحیح ثابت نہیں۔ اسی طرح عمل مصطفےٰ میں متعدد حوالجات میں ایسا ہی کیا ہے۔ اصل کتاب کی عبارت کو کاٹ چھانٹ کر اپنا مطلب نکالا ہے یا تحریف معنوی سے کام لیا ہے۔ پھر یہی خاکسار کو خیال آیا ہے۔ کہ آپ کہدیں گے کہ مرزا خدا بخش صاحب یہی کو وہابی جماعت میں عالم مانے جاتے ہوں لیکن مدلل عالم نہیں ہیں اور وہ محکم نقل راجح عقل۔

اس لئے شبہ صدق نحل النصیر فی جودت الفرا۔ (الہی کے باوں میں سیگ باوں) خود جناب مرزا صاحب ہم الہامی کے بعض حوالجات نقل کرتا ہوں۔ جو انہوں نے بحیثیت مجددی دعوت مسیحیت و مہدویت دے کر ہیں۔ آپ اپنے آٹھ دس مقامات پر لکھتے ہیں۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے مومنوں کو حکم فرمایا ہے کہ اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لاوے تو تم اس کی خبر کو بغیر تحقیق کے قبول نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم بے تحقیق کسی قوم پر حملہ کر بیٹھو۔ پھر تم کو اپنے کئے پر پشیمان ہونا پڑے۔ اب دیکھو کہ اس آیت میں صاف طور پر مومنوں کو حکم ہے کہ فاسق کی خبر کو بغیر تحقیق کے قبول نہ کریں۔ اور اس آیت کے نزول کے وقت کوئی فاسق موجود نہ تھا۔ اور نہ کسی نے کوئی خبر لائی تھی۔ پھر اس آیت کے نازل کرنے سے کیا فائدہ تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں آئندہ کے لئے مومنوں کو تاکید کی گئی ہے۔ کہ فاسق کی خبر کو بغیر تحقیق کے قبول نہ کریں۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ ہم کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے مسیح و مہدی بنا کر بھیجا ہے۔ اور ہمارے مخالف ہمارے دعوے کو نہیں مانتے۔ اس لئے ہم کو ضرور ہے کہ ہم اپنے دعوے کی صداقت کے دلائل پیش کریں۔ تا کہ ہمارے مخالف ہمارے دعوے کو قبول کریں۔ اور ہمارے دعوے کو قبول کرنا ہی ان کے لئے موجب نجات ہے۔ اور ہمارے دعوے کو قبول نہ کرنا ان کے لئے موجب ہلاکت ہے۔ اب دیکھو کہ مرزا صاحب نے اس آیت کو اپنے دعوے پر چسپاں کیا ہے۔ حالانکہ اس آیت میں فاسق کی خبر کو بغیر تحقیق کے قبول نہ کرنے کا حکم ہے۔ اور مرزا صاحب کے دعوے پر کوئی فاسق گواہ نہیں۔ پھر اس آیت کو مرزا صاحب کے دعوے پر چسپاں کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ اور اس کا کیا فائدہ ہے۔ اور اس آیت کے نزول سے کیا مطلب ہے۔ اس کا جواب مرزا صاحب کے ذمہ ہے۔ اور ہم کو اس کے جواب کی ضرورت نہیں۔ اور مرزا صاحب کے ذمہ اس کا جواب اس لئے ہے کہ وہ اپنے کو مجدد و مسیح و مہدی کہتے ہیں۔ اور ہم ان کو مجدد و مسیح و مہدی نہیں مانتے۔ اس لئے ہم کو ان کے دعوے کی دلیل مانگنے کا حق ہے۔ اور ان کو ہمارے سوال کا جواب دینا ضروری ہے۔ اور ہم کو ان کے جواب کی ضرورت نہیں۔ اور ان کے ذمہ ہمارے سوال کا جواب

(۵) کتاب مذکور میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام فی الرکعتین کبر ورفع یدیہ

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو تکبیر کہکر ہاتھ اٹھاتے۔

(۶) جامع ترمذی میں ہے۔

عن سالم عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضا وقال ابن عیینۃ حدیث ابن عمرؓ حدیث حسن صحیح

سالم اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کبھی نماز شروع کی۔ اور جب رکوع کیا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا۔ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا۔ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔ امام ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ کی حسن صحیح ہے۔

(۷) سنن نسائی میں ہے۔ یہ حدیث ابن عمرؓ طرق سے کسی قدر تغیر لفظی کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کیگئی ہے

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یکون حذو منکبیہ ثم یکبر قال وکان یفعل ذلک حین یکبر للرکوع وکان یفعل ذلک حین رفع راسہ من الرکوع ویقول سمع اللہ لمن حمدہ ولا یفعل ذلک فی السجود

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے۔ تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے۔ تو ایسا ہی کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو ایسا ہی کرتے۔ اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد۔ اور دونوں سجدے یا کہا کہ سجدوں کے درمیان میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

(۸) ابوداؤد میں ہے۔

عن سالم عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضا وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد ولا یفعل ذلک فی السجود

سالم اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کبھی نماز شروع کرتے۔ اور جب رکوع کیا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا۔ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے۔ اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

(۹) مؤطا امام مالک میں ہے۔

عن عبداللہ بن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یرٰی منکبیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضا وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد ولا یفعل ذلک فی السجود

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے۔ مگر سجدوں کے درمیان اور سجدہ میں جاتے وقت ہاتھ نہ اٹھاتے۔

(۱۰) سنن دارمی میں ہے۔

سالم اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو تکبیر کہتے تھے۔ اور اپنے ہاتھ کو مونڈھوں تک اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے تھے۔ تو تکبیر کہتے تھے۔ اور اپنے ہاتھ کو اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تھے۔ تو ایسی طرح کرتے تھے۔ اور دونوں سجدے یا کہا کہ سجدوں کے درمیان میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

(۱۱) جزء رفع یدین (مصنفہ امام بخاری) میں ہے یہ حدیث اور اس طرق سے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ ہم معنی روایت کی گئی ہے۔

عن سالم عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا استفتح الصلوٰۃ واذا رفع راسہ من الرکوع

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ مگر سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرتے۔

(۱۲) سنن ابن ماجہ میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا رفع راسہ من الرکوع

عالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ بیان کرتے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع یدین کرتے تھے۔

(۱۳) ناظرین کرام پر واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ سرقومہا حدیث کو عبدالعزیز بن عمرؓ سے ۱۲ راویوں نے جو اعلم محدثین مثلاً امام بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ امام مالک۔ دارمی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ (۱۴) صحیح بخاری میں اور صحیح مسلم میں سنن ابی داؤد جامع ترمذی۔ نسائی (۲ طرق) سنن ابن ماجہ۔ دارمی اور جزء رفع یدین (۲ طرق) میں کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ مگر ہم معنی روایت ہے

عن ابی قلابۃ انہ رأی مالک بن الحویرث اذا صلی کبر ورفع یدیہ واذا اراد ان یرکع ورفع یدیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما وحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع ھکذا

(۱۵) ابوقلابہ ناقل ہیں۔ کہ میں نے مالک بن حویرث کو دیکھا جب انہوں نے نماز شروع کی۔ تو تکبیر کہی۔ اور رفع یدین کی اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا۔ تب بھی رفع یدین کی۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا۔ تب بھی رفع یدین کی۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

ناظرین نے دیکھ لیا کہ یہ حدیث بھی اصحاب صحاح ستہ وغیرہ سے ۱۲ طرق سے مروی ہے۔

(۱۶) صحیح مسلم میں ہے۔

عن وائل بن حجر رایتہ یرفع یدیہ حتی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسری فلما اراد ان یرکع رفعہما مثل ذلک فلما رفع راسہ من الرکوع رفعہما مثل ذلک

وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے رفع یدین کی۔ پھر اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ پھر جب رکوع کا ارادہ فرمایا۔ تو ایسا ہی کیا۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھایا۔ تو ایسا ہی کیا۔

(۱۷) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر للصلوٰۃ جعل یدیہ حذو منکبیہ واذا رکع فعل مثل ذلک واذا رفع راسہ من الرکوع فعل مثل ذلک واذا قام من الرکعتین فعل مثل ذلک

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تھے۔ تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر کرتے (یعنی اٹھاتے) تھے اور جب رکوع کرتے تو (بھی) اسی طرح کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے) اور جب سجدہ سے اٹھتے (رکوع سے سر) اٹھاتے۔ تو (پھر) رفع یدین کرتے اور جب دو رکعتیں پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو یہی عمل کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے)

(۱۸) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۱۹) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۲۰) سنن نسائی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۲۱) جامع ترمذی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۲۲) سنن دارمی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۲۳) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۲۴) سنن نسائی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۲۵) جامع ترمذی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۲۶) سنن دارمی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۲۷) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۲۸) سنن نسائی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۲۹) جامع ترمذی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۳۰) سنن دارمی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۳۱) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۳۲) سنن نسائی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۳۳) جامع ترمذی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۳۴) سنن دارمی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۳۵) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۳۶) سنن نسائی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۳۷) جامع ترمذی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۳۸) سنن دارمی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۳۹) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۴۰) سنن نسائی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۴۱) جامع ترمذی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۴۲) سنن دارمی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۴۳) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۴۴) سنن نسائی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۴۵) جامع ترمذی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۴۶) سنن دارمی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۴۷) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۴۸) سنن نسائی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۴۹) جامع ترمذی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۵۰) سنن دارمی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۵۱) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۵۲) سنن نسائی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۵۳) جامع ترمذی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۵۴) سنن دارمی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۵۵) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۵۶) سنن نسائی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۵۷) جامع ترمذی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۵۸) سنن دارمی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۵۹) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۶۰) سنن نسائی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۶۱) جامع ترمذی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۶۲) سنن دارمی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۶۳) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۶۴) سنن نسائی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۶۵) جامع ترمذی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۶۶) سنن دارمی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۶۷) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۶۸) سنن نسائی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۶۹) جامع ترمذی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۷۰) سنن دارمی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۷۱) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۷۲) سنن نسائی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۷۳) جامع ترمذی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۷۴) سنن دارمی میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(۷۵) سنن ابی داؤد میں (ابواسحٰق کے طریق سے) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ حتی یرٰی بیاض ابطیہ

ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رفع یدین کرتے

عن سعيد بن المسيب انه سأى عبد الله بن الزبير وصلى بهم فيشير بكفيه حين يفتتح وحين يركع وحين يسجد وحين يقوم فيشير بهما فيشير بهما فذهبت الى ابن عباس فقلت الى رأيت ابن الزبير صلى صلوة لم اسمع يصلي خوصفت له هذا الاشارة فقال ان احببت ان تنظر الى صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فما قدر يصلوة عبد الله ابن الزبير

مسیون مکی سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ ابن زبیر کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا (سطح پر کہ جب کھڑے ہوتے۔ اور جب رکوع کرتے۔ اور جب سجدہ کرتے۔ تو اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے (یعنے رفع یدین کرتے) اور جب قیام کے لئے اٹھنے کا ارادہ کرتے اور کھڑے ہوتے۔ (یعنے دو رکعت پڑھکر) تو یہی ہاتھ کا اشارہ کرتے (یعنے جو رفع دیکھا۔ تو بڑا تعجب ہوا۔ اور اس لئے میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ میں نے (عبداللہ ابن زبیر کو دیکھا (سطح) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ جیسا کہ آپ کسی کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر میں نے ان سے اس (اشارہ (یعنے رفع یدین) کا ذکر کیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا اگر تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے کی آرزو ہے۔ تو صحیحا اللہ ابن زبیر جیسی نماز پڑھا کرو۔

(۲۱) سنن ابن ماجہ میں ہے:۔

عن انس رضی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه اذا دخل في الصلوة واذا ركع

حضرت انس رضی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔

(۲۲) جزء رفع الیدین میں ہے:۔

عن عمر بن الخطاب عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن عيسى بن حمير عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه عند الركوع واذا رفع راسه

حضرات عمر رضی۔ ابوہریرہ رضی جابر رضی بن عبداللہ عیسیٰ بن حمیر عن ابیہ (عیسیٰ بن حمیر نے اپنے باپ سے) ابن عباس رضی ابوسعید رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب آپ رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔

(۲۳) سنن ابن ماجہ (نیز طحاوی و دیگر ائمہ اسد صحیح بخاری بسنن ابی داؤد و جامع ترمذی بسنن نسائی اور منتقی ابن جارود) میں ہے۔

عن ابي حميد الساعدي قال سمعته وهو في عشرة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم احدهم ابو قتادة بن ربعي قال اما كنت بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلوة اعتدل قائما ثم رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم قال الله اكبر واذا اراد ان يركع رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه فاذا قال سمع الله لمن حمده رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه كما صنع حين افتتح الصلوة

ابو حمید ساعدی سے روایت ہے۔ محمد بن عمرو بن عطاء نے کہا۔ میں نے ان سے سنا۔ وہ تب دس صحابہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک ابو قتادہ بھی تھے (ابو حمید نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر اللہ اکبر فرماتے۔ اور جب رکوع کا قصد کرتے۔ تو دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور سیدھے کھڑے ہو جاتے پھر جب دو رکعتیں پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو اللہ اکبر کہتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ انکو مونڈھوں کے برابر کر دیتے۔ جیسے شروع نماز میں کیا تھا۔

باقی باقی

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

(از مولوی احمد الدین صاحب شاہجہانپوری)

حدیث ہذا میں دو امر قابل غور ہیں۔ ایک تو محل کی تشریح کہ اکذب الحدیث کا ظن پر محل ہے گو صحیح ہے مگر اس محل میں نکتہ کیا۔ دوسرے ظن کے اکذب الحدیث ہونے کی تنقیح اور اکذبیت کی توضیح۔ محل کی صحت کے متعلق تو بعض حضرات نے کچھ لکھا ہے جسکو ناظرین نے ملاحظہ کیا ہوگا۔ بلفظہا پھر اسپر زور دینا مناسب نہیں ہاں اتنا عرض کرنا مناسب ہے۔ کہ جیسے حدیث مذکور میں فعل قلب کو محمول علیہ بنایا گیا۔ اور فعل جوارح کو محمول نہ ہوا۔ ایسے ہی دوسری حدیث میں اسی کا تعلق پایا جاتا ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا فان الکذب ریبة۔ اس حدیث میں ریبہ فعل قلب ہے۔ جو کہ محمول ہے۔ ظن

جارح کذب پر ہے۔ علی ہذا غور کرنے سے اور بھی اس قسم کی بہت سی مثالیں سکیں گی بحث محل میں کوئی مضائقہ نہ تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس میں کیا ہے۔ حضور نے جب کہا۔ واضح رہے کہ محمول علیہ ذات کے مرتبے میں ہوتا ہے۔ اسی واسطے اس کا اظہر ہونا ضروری امر ہے۔ حضور پر نور نے ظن کو محمول علیہ بنا کر اشارہ کر دیا کہ جس کو تم اہل وظاہر کذب کی نسبت کم جانتے ہو۔ یہ تو کذب سے بھی اخبث اور خبیث ہونے میں روشن تر ہے جیسے کذب سے ہر فرد بشر متنفر ہے۔ علی ہذا ظن سے بدرجہا اول تنفر و گریز چاہئے۔ اور جب کہ ظن مذموم اور بدشیہ کو قوی کی صحیح استعمال کے لئے بنایا جانا ہی مضر ہے۔ لہذا اسکو اکذب الحدیث فرمایا اور یہ بھی ہے کہ بدگمانی نفاق یا نفاق کا شعبہ ہے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ نفاق ایمان کا بیخ کن عدو ہے بنابریں حضرت نے بدگمانی کو کذب سے بھی بدتر جانا۔ اور اکذب الحدیث فرمایا۔ اس سے اجتناب کی تاکید فرمائی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ جیسا نفاق فعل قلب پر کذب فعل جوارح کو ہے۔ ان المنافقین لکاذبون میں حل کیا۔ ایسے ہی یہاں ہوا ہے۔ اکثر فسادات اور حسد و بغض کی جڑ بدظنی کو تصور کرنا چاہئے۔ دوسری بیماریاں تو بدگمانی نے نبیوں کو تباہ کیا۔ ظاہر کہ اہل علم اور حفاظ قرآن کو اس میں بہت اس اصطلاح پر ہم جنس کے فریق کو دیکھکر بلکہ صورت ہی کو دیکھکر بدگمانی کی آگ بھڑکی۔ اور اس کے عیوب کے تجسس میں ہر طرح سے متوجہ ہوئے اگرچہ نہ ملا۔ تو جاہل بے علم تو ضرور ہی کہدیا۔ اگر اس کو بھی کام نہ چلا۔ تو دوسرا طریقہ کہ اسکو خفیہ در پردہ اہل دین کو خطاب دیا۔ غرض جب تک کوئی حکم نہ لگا لیں گے۔ چین نہیں۔ سچ ہے ؎

جا عقل دیں ہے۔ کچھ کام انہوں نے
کیا دین ہر حق کو جو تمام انہوں نے

یہ تجسس عیوب کا اور حکم تکفیر یا دہریہ ہونے کا کیوں لگایا گیا۔ اس وجہ سے کہ ہمارے ہم جنس کی خوش حالی خوش اخلاقی۔ اور ہی معلوم ہوا۔ کہ جیسا نفاق فعل قلب پر کذب فعل جوارح کو ہے اور یہی اس قسم کی بہت سی مثالیں سکیں گی بحث محل میں کوئی مضائقہ نہ تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس میں کیا ہے۔ حضور نے جب کہا۔ واضح رہے کہ محمول علیہ ذات کے مرتبے میں ہوتا ہے۔ اسی واسطے اس کا اظہر ہونا ضروری امر ہے۔ حضور پر نور نے ظن کو محمول علیہ بنا کر اشارہ کر دیا کہ جس کو تم اہل وظاہر کذب کی نسبت کم جانتے ہو۔ یہ تو کذب سے بھی اخبث اور خبیث ہونے میں روشن تر ہے جیسے کذب سے ہر فرد بشر متنفر ہے۔ علی ہذا ظن سے بدرجہا اول تنفر و گریز چاہئے۔ اور جب کہ ظن مذموم اور بدشیہ کو قوی کی صحیح استعمال کے لئے بنایا جانا ہی مضر ہے۔ لہذا اسکو اکذب الحدیث فرمایا اور یہ بھی ہے کہ بدگمانی نفاق یا نفاق کا شعبہ ہے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ نفاق ایمان کا بیخ کن عدو ہے بنابریں حضرت نے بدگمانی کو کذب سے بھی بدتر جانا۔ اور اکذب الحدیث فرمایا۔ اس سے اجتناب کی تاکید فرمائی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ جیسا نفاق فعل قلب پر کذب فعل جوارح کو ہے۔ ان المنافقین لکاذبون میں حل کیا۔ ایسے ہی یہاں ہوا ہے۔ اکثر فسادات اور حسد و بغض کی جڑ بدظنی کو تصور کرنا چاہئے۔ دوسری بیماریاں تو بدگمانی نے نبیوں کو تباہ کیا۔ ظاہر کہ اہل علم اور حفاظ قرآن کو اس میں بہت اس اصطلاح پر ہم جنس کے فریق کو دیکھکر بلکہ صورت ہی کو دیکھکر بدگمانی کی آگ بھڑکی۔ اور اس کے عیوب کے تجسس میں ہر طرح سے متوجہ ہوئے اگرچہ نہ ملا۔ تو جاہل بے علم تو ضرور ہی کہدیا۔ اگر اس کو بھی کام نہ چلا۔ تو دوسرا طریقہ کہ اسکو خفیہ در پردہ اہل دین کو خطاب دیا۔ غرض جب تک کوئی حکم نہ لگا لیں گے۔ چین نہیں۔ سچ ہے ؎

جا عقل دیں ہے۔ کچھ کام انہوں نے
کیا دین ہر حق کو جو تمام انہوں نے

یہ تجسس عیوب کا اور حکم تکفیر یا دہریہ ہونے کا کیوں لگایا گیا۔ اس وجہ سے کہ ہمارے ہم جنس کی خوش حالی خوش اخلاقی۔ اور عمدہ تقریر سنکر یا دیکھکر ہمیں کوئی پھپھولے جاتے۔ اور ہماری عزت میں تذلل واقع نہ ہو۔ اور ہماری آؤ بھگت میں کسی قسم کا نقصان پیش آتے یا ہمارے تعصب سے بچکر کوئی علیحدہ رہ کر دین کی اس بدگمانی سے اپنے ہم جلیس ہم مذہب۔ ہم پیشہ بھائی پر یہ عنایت کی۔ کہ ہمیں افترا بھی کیا۔ بھرت بھی برلا۔ انکی حقارت اور ذلت کے ہی مرتکب ہوئے۔ اور اپنے غرور اور انا خبیث کا ثبوت دیا۔ غرض یہ سب کچھ بد گمانی نے کرایا۔ اپنے جاہ و جلال کا خیال ہوتا۔ تو یہ بدگمانی کے شرارے نہ اٹھتے۔ اگر مجھے طوالت کلام کا خوف اور من سیر نشود کا لحاظ نہ ہوتا۔ تو میں تمام بنام مع تاریخ وسنہ ان حقارت کا ذکر کرتا جن سے میری طالبانہ ہوئی۔ اور جسے پیشتر خود اور بھی بداخلاقی اور بدگمانی کو دیکھا۔

مولوی الوگو۔ اس حدیث کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے۔ اور آیہ وفی انفسکم افلا تبصرون کو پڑھتے ہوئے ذرا اپنے حال پر بھی نظر کرتے جاتا تو تمہیں یہ نظر آتا ہے اور فیتو واراب اپنی منصفی کا زبان کو کہنا خدا کیلئے بھی لفظ سخن پروری نہ کہنا

ہمدرد دل سے مولانا ابوالوفا کے لئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکی عمر میں برکت کرے۔ ایسے سائل پیش کرنے کا علماء کرام کو بھی غفلت پر متنبہ کرتے ہیں۔ بلکہ انہیں کے ذریعہ سے وہ مسائل کی تنقیح و تشریح انہیں کے ذمہ ہوتی ہے۔ فتدبر۔ فقط والسلام مولانا ؎

حضرت دانا بکار و در مشتری
ما ز تو بر خورد یم تو از عمر بہ بری

میرے واسطے ؎

من بکردم شما هم بکنید
(لا تعالین)

ایاکم والظن

جناب مولانا ابوالوفا صاحب کے حل کا سوال جو اس حدیث کے متعلق ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جواب ان دو مجملوں کو ہو جاتا ہے۔ کہ حدیث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حدیث لفظی دوسری حدیث لفظی۔ اور یہ تقسیم کتب حدیث میں معلوم ہے۔ اور اس کی بحث شرح تہذیب

و شرح مسلم وغیرہ میں جا بجا مذکور ہے۔ گو ضمناً ہی سہی بر اکرتے ہیں۔ حدیث النفس یا ما لم تحدث بہ نفسہ اخطئی کا یہ شرح کافی ہے۔ اس لئے دیگر کتب کی عبارت پیش کرنے کی حاجت نہیں سمجھتے

انما الکلام لمن الفواد وانما
جعل الکلام علی الفواد دلیلا

دیکھئے تصدیق۔ ظن۔ وہم وغیرہ کلام نفسی یا حدیث نفسی کی قسم میں شمار کئے گئے ہیں۔ پس آپکا یہ عذر فرمانا جس کو آپنے اکذب الحدیث میں حدیث سے کلام نفسی مراد لیا ہے۔ اور اس کے مراد ہونے میں کلام ہے۔ اور کلام نفسی یا حدیث نفسی مراد ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ بس جس شق پر اعتراض ہے۔ وہ مراد نہیں اور جو مراد ہے اسپر اعتراض نہیں۔ وانما قال تکلیفہ الاشفاقا علی ما احدثت بہ نفسی ان اللہ (علیہ السلام سہا کہو (سہی از سہا کہو)

(۱) یہ جملہ ایاکم والظن موقع تحذیر میں واقع ہوا جیسے ایاک وان الاسبل یا حدیث شریف میں وارد ہوا ایاکم وخضرات الاسواق فرمایا۔ ایاکم وکرائم اموال الناس یا اتق دعوۃ المظلوم۔ اس سے عدم ہوا۔ کہ جنس ظن ہی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ آگے اس کی علت بھی ہی عام لفظ میں فرمائی گئی۔ فان الظن اکذب الحدیث حالانکہ کلام اللہ میں فرمایا گیا۔ اجتنبوا کثیرا من الظن اور جملہ میں فرمایا گیا۔ ان بعض الظن اثم۔ پہلی جگہ بزیادت لفظ کثیرا اور دوسری جگہ بزیادۃ لفظ بعض وارد ہوا۔ پس بظاہر حدیث دلالت میں سخت لف ہے

(۲) دوسرا امر قابل غور یہ ہے کہ موقع تحذیر میں فرمایا گیا فان الظن اکذب الحدیث جملہ فعلیہ فضیل ہیں۔ یہ تفضیل کس پر ہے۔ اور کیوں ہے۔ کیا بعض الظن کا گناہ ہونا یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے۔ لیکن مطلق ظن یعنے جنس ظن کا تمام حدیثوں سے اکذب ہونا غیر ظاہر ہے

(۳) تیسرا امر یہ ہے۔ کہ ایاکم والظن۔ فان الظن اکذب الحدیث میں ظن کا لفظ مکرر وارد ہے۔ اور دونوں جگہ معرف باللام ہے پس یہ تمام موقع تحذیر اور موقع تعلیل میں بظاہر جنس کا معلوم ہوتا ہے۔ (بعد اسلاما زیادہ کہا)

فتاوے

س نمبر ۶۱۔ فقہ حنفیہ میں ہے۔ کہ نہیں آتی اندازہ میں تھوڑے اور بہت حیض کی ایسی دلیل کے قائم ہو ساتھ اوس کے ثبت ہی طرح ثابت ہونے کی مدت میں بھی کوئی دلیل نہیں آئی۔ یہ مسئلہ کتب فقہ شرح وقایہ ہدایہ وغیرہ سے باطل خلاف ہے۔ میں اپنی ناقص عقل سے مسئلہ فقہ حنفیہ یوں سمجھتا ہوں۔ ایک دو روز اگر خون آوے وہ بھی حیض۔ اور مہینے میں اگر خون آوے وہ بھی حیض۔ اب اس فقرہ کا مطلب جلیا ہو۔ دلیل سمجھا دیجئے۔

زبیدہ کو پہلی تاریخ سے حیض شروع ہوا۔ ۱۰ تاریخ تک رہا۔ اگلے مہینہ گیارہ کو پھر آگیا۔ خاکسار اس مسئلہ میں یہ دریافت کرتا ہے۔ کہ زبیدہ دس گیارہ کو صوم صلوٰۃ ادا کرے یا نہیں (خاکسار بشیر)

ج نمبر ۶۰ حنفیہ کے نزدیک جو جب ایک حدیث کے حیض کی اقل اور اکثر مدت محدود ہے۔ مگر جس حدیث کی بناء پر یہ حد مقرر کرتے ہیں۔ وہ حدیث صحیح نہیں۔ اس لئے فقہ محمدی والے اسکو نہیں مانتے۔ کہ حد کوئی نہیں۔ ھوالذی ناعتزال النساء فی المحیض اس بناء پر زبیدہ عرف دس تاریخ کو صوم وصلوٰۃ شروع کرے۔ گیارہ کو حیض شمار کرے۔ ۳۰ روز اہل غریب لفظ

س نمبر ۶۱۔ مشرک دھوبی نے کپڑے پکا کر کپڑے کو دیا۔ اور گمان غالب ہے۔ کہ بدا حتیاطی سے کاپ پکایا گیا ہوگا۔ اس صورت میں کپڑے کو استعمال میں لانا کیسا ہے۔ (ملا محمد بشیر ریاست جیا بوم)

ج نمبر ۶۱۔ گمان غالب ناپاکی کا ہے۔ تو اوس کپڑے کا استعمال جرأ درست نہیں۔ دیا تو اپنے دھولی سے دھلانے نہیں۔ یا اوس کے طریق دھلائی کی تحقیق کر کے تسلی کرے۔

س نمبر ۶۲۔ ایک شخص دیکھا مال بالکل حرام ہے اوس کی مزدوری کر کے اجرت لینا جائز ہے۔ یا نہیں (شیخ کلو اہ شہر سلطانپور)

ج نمبر ۶۲۔ حرام کمائی والے کی مزدوری کر کے اگر حرام مال ہی ملے۔ تو جائز نہیں۔ اگر اوس کی آمدنی کے اور بھی مقدور ہیں۔ تو جائز ہے۔

س نمبر ۶۳۔ اگر بقر عید کے علاوہ قربانی کی جائے تو وہ نفلی ثواب ہوگا یا کیسا (ایضاً)

ج نمبر ۶۳۔ بطور صدقہ کے جائز ہے۔ قربانی اوسکا نام نہ ہوگا۔

س نمبر ۶۴۔ بسبب المذہب اہل شیعہ کو ثواب رسانی کر سکتے ہیں یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۶۴۔ ثواب رسانی جائز ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ میت بوجہ کسی بداعتقادی کے ثواب کی اہل نہ ہو۔

س نمبر ۶۵۔ بسبب المذہب کو نماز فرض میں اہل شیعہ (غیر زمینداروں) کی اقتدار جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۶۵۔ بوجب حدیث اجعلوا ائمتکم خیارکم ایسے لوگوں کو امام بنانا جائز نہیں۔ اگر کہیں جماعت ہو رہی ہو تو بحکم فذا دکعتکی مع الامر اتعین جانا جائز ہے۔

س نمبر ۶۶۔ سائل ہر اہل خود اپنے بزرگوں کے نام سے چھوڑتے ہیں۔ اون کا کھانا جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۶۶۔ سائل مذکور اگر غیر اللہ کے تقرب میں ہیں تو اون کا کھانا حکم آیت ما اھل بہ لغیر اللہ حرام ہے۔

س نمبر ۶۷۔ کسی عام سنی المذہب کی دراثت تمامی صحابہ کے دراثت کے خلاف ہو۔ تو قابل عمل ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو صحت کی کیا دلیل ہے

ج نمبر ۶۷۔ صحابہ کی دراثت خصوصاً تمامی صحابہ کی دراثت جب تک کسی نص کے خلاف نہ ہو۔ تمام امت سے مقدم ہے۔ رسالہ اتباع سلف ص ۳۲ ملاحظہ ہو۔

س نمبر ۶۸۔ مسرالشہادتین کے حاشیہ پر مسطور ہے کہ عبداللہ ابن زیاد کا جب سر کٹا تو ایک سانپ دہن سے گھس کر ناک سے نکلا گیا۔ یہ روایت صحیح ہے یا کیسی۔ اور شہادت کے واقع میں کون کتاب معتبر ہے (ایضاً)

ج نمبر ۶۸۔ یہ واقعہ میری نظر میں کسی معتبر روایت سے نہیں گذرا۔

س نمبر ۶۹۔ جنت کا وجود آسمان میں ہے یا زمین پر (ایضاً)

ج نمبر ۶۹۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے قیامت کے روز جو جنت ہوگی۔ وہ زمین پر ہوگی الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ ونورثنا الارض۔ الآیۃ۔ (ایضاً)

س نمبر ۷۰۔ جواب باثر جو کسی آیہ کریمہ کے نیچے دیا جاتا ہے۔ جیسا قتن یا تیکم جار معین پڑھکر اللہ ربنا وارب الخلائق۔ الیس ذالک بقادر علی ان یحیی الموتی پڑھکر بلی۔ بعظیم اسم (اشارہ کا) علیٰ پڑھکر سبحان ربی الاعلیٰ۔ الیس اللہ باحکم الحاکمین پڑھکر بلیٰ وانا علیٰ ذالک من الشاھدین وغیرہ یہ امام اور مامور یا قاری اور سامع دونوں کے لئے حدیث صحیح سے ثابت ہے یا نہیں امام ہی کے لئے اگر امام یا سامع کے لئے بھی کسی حدیث صحیح سے ثابت ہوتا ہو۔ تو بدایۃ عنایت وہ حدیث شریف بعینہ تحریر فرما کر ممنون فرماویں (خاکسار عبدالعزیز از شہر سرگودھا)

ج نمبر ۷۰۔ حدیث شریف میں من قرأ الفاظ آیا ہے جس پر پڑھے۔ وہی جواب دے البتہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوجہ سورہ الرحمٰن پڑھ کر اوصحابہ کو سنایا۔ کہ تم سے جنوں نے اچھا جواب دیا تھا جنوں نے کہا تھا۔ لا بشیئ من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ سننے والے بھی جواب دیں آگے جو جواب نبی دیا ہے۔ (باقی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۷۱۔ رنگ سبز۔ نگلابی۔ زرد سبز وغیرہ پختہ طاعم دلایتی آتا ہے۔ اوس کے رنگے ہوئے کپڑے کو زیب تن کر کے نماز پڑھنا یا پختہ رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے کا پہننا جائز ہے۔ یا نہیں ہر خاص دونوں پر۔ اور یا عورت کو جائز ہے۔ یا عورت مرد۔ دونوں کو (محمد بین رضا پور)

ج نمبر ۷۱۔ محکم حدیث شریف۔ (ورات ما لا تغتسلوا) جب تک شرع سے منع مقصوص نہ ہو۔ جائز ہے۔ مرد۔ عورت سب کو جائز ہے

متفرقات

مولانا ابوالوفا صاحب اخبار ہذا اور آئندہ وہ جو کچھ کہ اخبار کے مضامین مرتب فرما کر گوجرانوالہ کے اسلامیہ طبع پر نشر اشاعت لے گئے ہیں ۲۰ اخبار اپنی عدم موجودگی ہی میں لکھا گیا اور چھپا ہے۔ اس لئے اس اخبار میں اگر کسی لیکھ کے کام کی جان کے متعلق ہو تفصیل وتکمیل نہ ہو سکے۔ تو ناظرین معذور سمجھیں۔

غریب فنڈ۔ میں اس ہفتہ از محمد حسین صاحب ڈاکخانہ ۱۲ روپے نقد عندالوصول ہوئے۔ بقایا سابقہ ۳۰ روپے کل ۴۲ روپے

افسوسناک موت۔ گذشتہ ہفتہ ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب کی وفات کی خبر پہلے وقت میں موصول ہوئی۔ جبکہ کاپیاں پریس میں جا چکی تھیں۔ ڈاکٹر مرحوم کی وفات سے جو صدمہ اہل حدیث جماعت کو پہنچا ہے۔ محتاج بیاں نہیں حضرت مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اسی وفات کی خبر (اخبار ہٰذا) میں چھپا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پشاور سے سید محمد بن ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب کی خبر دی ہے۔ کہ جناب ڈاکٹر صاحب کا انتقال ہو گیا۔ ۱۲ میرے نے پشاور کی لائن ڈٹ گئی۔ اس کا چراغ گل ہو گیا۔ اور میں ڈاکٹر صاحب کے دیکھنے سے محروم رہا۔ مرحوم پرانے اہلحدیث خاندان کے سرگروہ گرم چشمہ۔ بہادر نوجوان صاحب علم کے صحبت یافتہ۔ اور دینی تحریر و تقریر دل سے بھی رکھنے والے تھے۔ تین لڑکے اور تین لڑکیاں اولاد تھی۔ تینوں لڑکیاں قرآن شریف کی حافظ۔ سب سے چھوٹا لڑکا چند سال ہوئے۔ انکی زندگی میں فوت ہو گیا تھا۔ مرحوم کے علمی مضامین متعدد جرائد (مثلاً محدث امرتسر۔ اشاعۃ السنہ۔ اہلحدیث) میں اکثر نکلتے رہتے ہیں۔ وہ ایک باذاق صحیح النظرت سلیم المزاج۔ علم دوست۔ موحد۔ متبع سنت تھے فالج سے ایک خاص انس اور شغف تھا۔

افسوس ہم ان کا غم کھانے کے لئے پیچھے رہ گئے جہاں خدا تعالیٰ انکو اپنی رحمت میں جگہ دے۔ ان کا ماتم صرف ان کے خاندان کے لوگوں کو نہیں بلکہ سب طلبہ حدیث کو ہے۔ ۱۰ ایک بیمار قوم صاحب سخاوت شخص تھے۔ اور رقم خرچ خرچ کر دوسروں کو حلقہ اتباع حدیث میں لانے والے۔ میں ان کے اوصاف گنانے سے قاصر ہوں۔ خدا تعالیٰ ان سے نیک سلوک تازہ کرے۔ وہ سب کے غائبانہ دلپسند شیخ سے واقف ہے۔ سب اہلحدیث جنازہ غائبانہ سے عنوان فرمائیں

خاکسار ابراہیم سیالکوٹی۔

افسوس۔ کہ مفتی محمد فدا خاں صاحب پشاوری بھی فوت ہو گئے۔ مرحوم ایک با اخلاق آدمی تھے حلقہ کانفرنس کے لئے اپنے مکان مطا فرمایا تھا۔ خدا غریق رحمت کرے۔

حافظ محمد حسین صاحب جناب مولوی عبدالرحمٰن خانصاحب قاضی ہیڈ ورکس فیروز پور کی وفات کی خبر دیتے ہیں۔

انتقال پر ملال۔ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیر آبادی کے لئے لخت جگر مولوی حکیم عبدالجبار صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر دی ہے۔ مرحوم نوجوان۔ صالح تھے۔ دن کے انتقال سے جو جناب حافظ صاحب کو صدمہ پہنچا ہے۔ وہ نہایت رنجدہ ہے۔ لاولد بیٹوں کا پرورش پانا اور پھر والدین کو داغ مفارقت دے جانا ایک ایسا دلخراش سانحہ ہے۔ کہ جس کی یاد سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہر کو صبر دے۔ ہم آپ کے اس رنج میں شریک ہیں۔ اور مرحوم کے لئے دعا مغفرت کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

ناظرین سے التماس ہے۔ کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعا مغفرت کریں۔ اور پسماندگان کے لئے دعا صبر۔

دوا اور دعا۔ اس حقیر کے دینی محبوں سے کسے خواستگار ایک شخص کو چھ سات سال سے درد شقیقہ کا عارضہ لاحق ہے۔ پہلے تو دو دو پہر یا کچھ پہلے کے بعد اٹھا کرتا تھا۔ لیکن اب دو دو ہفتے ڈیڑھ مہینے کے بعد اٹھنے لگا۔ لیکن اب دو دو روز اٹھتا ہے۔ پیٹ میں سخت درد محسوس ہوتا ہے جس سے مریض بالکل بیتاب ہو جاتا ہے۔ اور پیٹ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیتا ہے۔ اس وقت اس کی حالت بہت ہی دگرگوں ہو جاتی ہے۔ اس عارضہ کے دفعیہ کے لئے بیحد بہت سے علاج کئے گئے۔ لیکن کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔

دوسرے محب کی ایک لڑکی جس کی عمر اب ۱۱ بھائی سال کی ہے۔ پیٹ پاؤں سے نہیں چل سکتی۔ اس کے دونوں پاؤں گویا کہ بالکل کٹ گئے ہیں۔ دونوں پاؤں میں طاقت رفتار ذرا بھی نہیں ہے۔ ڈاکٹری علاج کئے۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اس لئے یہ احقر حکیم صاحبوں کی خدمت میں کمال انکسار کے ساتھ التماس کر رہا ہے۔ کہ کوئی صاحب ازراہ ہمدردی دونوں مریضوں کے لئے مجرب اور نافع نسخے تجویز فرما کر اخبار اہلحدیث امرتسر میں مشتہر فرما کر مشکور فرماویں۔ اور نیز دونوں کے مرض کے دفعیہ کی دعا کریں

المتمنی احقر العباد عبدالرؤف انار انارکلی ملک سرائے دکن

دوا دینے کو (اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۳ جنوری طیار رہوں)۔ جو اب سوال جس لیئے میں نے اخبار کو اطلاعیں دی ہیں انکو اس شرط پر دوا دینے کو طیار رہوں۔ کہ آپ مہربانی کر کے دو غریب نادار امامان مسجد کے نام اخبار اہلحدیث جاری کرا کے مجھکو بذریعہ اخبار یا خط اطلاع دیں۔ ایڈیٹر صاحب کی تصدیق پر میں دوائی ارسال کر دونگا۔

انشاء اللہ ایک ہفتہ کے استعمال سے کافی صحت حاصل ہوگی۔ آپ کو یہ شکایت اس لئے پیدا ہوئی ہے۔ کہ آپ کے شحمی اعصاب میں ورم پیدا ہو گیا ہے۔ اور مادہ غلیظ ہو کر منجمد ہو گیا ہے۔ جب تک تحلیل نہ ہو گا آرام نہیں ہوگا میں آپ کو مجرب دوائی روانہ کر دونگا آپ صحت یابی کے بعد بطور شکریہ دو پرچہ اخبار مستحقین کے نام جاری کرا دیں۔

خاکسار نورالدین حکیم حاذق لاہور (موچی دروازہ)

انتخاب الاخبار

نہایت رنج و حسرت سے لکھا جاتا ہے کہ حضور وائسرائے کے صاحبزادہ لفٹننٹ ہارولڈ نگ زخموں سے انتقال کر گئے۔

پھر جرمنی تندرست ہو کر پھر میدان جنگ کو چلا گیا ہے۔

جرمن جنگی جہازوں نے جو سکاپہ فلو۔ ہاٹل پول اور چیسٹی دو اور انگلستان پر گولہ باری کی تھی اس سے نقصان جان کے علاوہ ۲۲ لاکھ روپے کا مالی نقصان ہی ہوا۔

جہاں کہا جاتا ہے کہ سکاپہ فلو۔ ہاٹل پول اور ویٹی پر حملہ کرنے سے جرمنوں کی غرض یہ تھی کہ انگریزی جنگی جہازوں کو ان بندرگاہوں سے جو اس طرف ہیں نکلنے سے روک رکھیں تباہ ہو جائیں۔

گورنمنٹ انگریزی نے خدیو مصر عباس علی پاشا کو سخت مضرت علیہ کر کے انکی جگہ ان کے چچا حسین پاشا کو سلطان مصر بنا دیا ہے۔

خدیو عباس علی پاشا کی علیحدگی کی وجہ یہ بتلائی گئی تھی کہ اس نے ترکوں اور جرمنوں سے مل کر انگریزوں کے خلاف سازش کی

مشرقی میدان جنگ میں جرمن اور آسٹروی فوجیں روسی فوجوں کے ساتھ نہایت خونریز جنگ میں مصروف ہیں۔

روسیوں کو اپنے مورچے چھوڑ کر پیچھے ہٹ جانا پڑا ہے۔ لیکن روسیوں کا دعوے ہے کہ ان کی اس لمبائی سے اگلی حالت بہتر ہو گئی ہے۔

اخبار لنڈن ٹائمز کی رائے میں روسیوں کی اس پسپائی اور سخت خونریز جنگ میں مصروفیت کے باعث سمراکو کے محاصرہ اور سلیشیہ پر حملہ کو کسیقدر دور زمانہ پر ڈالدیا ہے

روسیوں کا دعوے ہے کہ انہوں نے گلیشیہ میں آسٹروی فوجوں کی ہیشقدمی روک دی ہے۔ اور آسٹروی قلعہ پرزمسل کی فوجوں نے۔ اسی فوج پر حملہ کر کے ان کی صفوں کو درہم برہم کرنے کے ارادہ میں ناکامی بری روسی اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے جرمنوں کو دریائے نزودا اور آسٹروی فوج کو دریائے بذور پر شکست دی۔

ایک اطالوی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سرزیہ سے جو کچھ کبھی آسٹروی فوج واپس آسٹریا آئی ہے اس کے پاس نہ کوئی توپ ہے نہ بندوق

آسٹریا کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ سرویہ میں آسٹروی فوج کو اس سے شکست ہوئی ہے کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے فوج کو سامان کا پہنچانا محال ہو گیا تھا۔

آسٹروی فوج کا سپلا رجنرل پوٹیارک بوجہ علالت مستعفی ہو گیا ہے۔ اور اسکی جگہ آرچ ڈیوک جوزیف کا تقرر ہوا ہے۔

ٹرلیٹ (آسٹریا) کا مراسلہ کہ مفصل اطلاع دیتا ہے کہ آسٹریا میں اس وقت ۴۵ لاکھ اور ہنگری کے اسیران جنگ موجود ہیں۔ ان سے اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہے اور مذہبی جذبات کا پاس ادب ملحوظ رکھا جاتا ہے اکثر قیدی مسلمان ہیں۔ گورنمنٹ آسٹریا ان کو زندہ بھیجنے دینی ہے۔ جن کو وہ خود ذبح کر کے کھاتا کھاتے ہیں۔ بادل اور سوڈا ان کے بکثرت مہیا کی جاتی ہے۔

ایک اسپکین جو برلن سے آیا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ کہ جرمنی میں زیر آب چلنے والی کشتیوں پر بڑا ابھورک کیا جاتا ہے۔ اور وہ بڑی سرعت سے تیار کی جا رہی ہیں تاکہ بحری جنگ میں کام آئیں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن کے کارخانہ جہاز سازی میں جو جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ ان پر گیارہ ہزار آدمی رات دن کام کرتے ہیں تاکہ جتنی جلد ہیں وہ تیار ہو کر محکمہ بحریہ کے حوالہ کر دیئے جائیں

ہالینڈ کے راستے سے خبر پہنچی ہے۔ کہ جرمنی میں صرف دو ہفتہ کے کارتوس رہ گئے ہیں۔

جرمنی میں کارتوس بنانے کے تانبا نہیں ملتا اس لئے جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگلستان میں جس قیمت پر تانبا بکتا ہے۔ اس سے دوگنی قیمت پر بھی جہاں سے دستیاب ہو سکے۔ تانبا خرید لیا جائے۔

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ لبر نے سے تجارت مکمل ہو گئی ہے

روسیوں کی سرکاری اطلاع منظر ہے کہ انہوں نے بذور کی راہ کو ایک بہت بڑی جرمن فوج کو شکست دیکر ایک جرمن رجمنٹ کا صفایا کر دیا

اسٹاڈم (ہالینڈ) کے ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سوئیڈن کے اس سے شکست ہوئی ہے۔ کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے فوج کو سامان کا پہنچانا محال ہو گیا تھا۔

آسٹروی فوج کا سپلا رجنرل پوٹیارک بوجہ علالت مستعفی ہو گیا ہے۔ اور اسکی جگہ آرچ ڈیوک جوزیف کا تقرر ہوا ہے۔

ٹرلیٹ (آسٹریا) کا مراسلہ کہ مفصل اطلاع دیتا ہے کہ آسٹریا میں اس وقت ۴۵ لاکھ اور ہنگری کے اسیران جنگ موجود ہیں۔ ان سے اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہے اور مذہبی جذبات کا پاس ادب ملحوظ رکھا جاتا ہے اکثر قیدی مسلمان ہیں۔ گورنمنٹ آسٹریا ان کو زندہ بھیجنے دینی ہے۔ جن کو وہ خود ذبح کر کے کھاتا کھاتے ہیں۔ بادل اور سوڈا ان کے بکثرت مہیا کی جاتی ہے۔

ایک اسپکین جو برلن سے آیا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ کہ جرمنی میں زیر آب چلنے والی کشتیوں پر بڑا ابھورک کیا جاتا ہے۔ اور وہ بڑی سرعت سے تیار کی جا رہی ہیں تاکہ بحری جنگ میں کام آئیں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن کے کارخانہ جہاز سازی میں جو جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ ان پر گیارہ ہزار آدمی رات دن کام کرتے ہیں تاکہ جتنی جلد ہیں وہ تیار ہو کر محکمہ بحریہ کے حوالہ کر دیئے جائیں

ہالینڈ کے راستے سے خبر پہنچی ہے۔ کہ جرمنی میں صرف دو ہفتہ کے کارتوس رہ گئے ہیں۔

جرمنی میں کارتوس بنانے کے تانبا نہیں ملتا اس لئے جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگلستان میں جس قیمت پر تانبا بکتا ہے۔ اس سے دوگنی قیمت پر بھی جہاں سے دستیاب ہو سکے۔ تانبا خرید لیا

روسیوں کی سرکاری اطلاع منظر ہے کہ انہوں نے بذور کی راہ کو ایک بہت بڑی جرمن فوج کو شکست دیکر ایک جرمن رجمنٹ کا صفایا کر دیا

اسٹاڈم (ہالینڈ) کے ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سوئیڈن کے اس سے شکست ہوئی ہے۔ کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے فوج کو سامان کا پہنچانا محال ہو گیا تھا۔

آسٹروی فوج کا سپلا رجنرل پوٹیارک بوجہ علالت مستعفی ہو گیا ہے۔ اور اسکی جگہ آرچ ڈیوک جوزیف کا تقرر ہوا ہے۔

ٹرلیٹ (آسٹریا) کا مراسلہ کہ مفصل اطلاع دیتا ہے کہ آسٹریا میں اس وقت ۴۵ لاکھ اور ہنگری کے اسیران جنگ موجود ہیں۔ ان سے اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہے اور مذہبی جذبات کا پاس ادب ملحوظ رکھا جاتا ہے اکثر قیدی مسلمان ہیں۔ گورنمنٹ آسٹریا ان کو زندہ بھیجنے دینی ہے۔ جن کو وہ خود ذبح کر کے کھاتا کھاتے ہیں۔ بادل اور سوڈا ان کے بکثرت مہیا کی جاتی ہے۔

ایک اسپکین جو برلن سے آیا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ کہ جرمنی میں زیر آب چلنے والی کشتیوں پر بڑا ابھورک کیا جاتا ہے۔ اور وہ بڑی سرعت سے تیار کی جا رہی ہیں تاکہ بحری جنگ میں کام آئیں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن کے کارخانہ جہاز سازی میں جو جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ ان پر گیارہ ہزار آدمی رات دن کام کرتے ہیں تاکہ جتنی جلد ہیں وہ تیار ہو کر محکمہ بحریہ کے حوالہ کر دیئے جائیں

ہالینڈ کے راستے سے خبر پہنچی ہے۔ کہ جرمنی میں صرف دو ہفتہ کے کارتوس رہ گئے ہیں۔

جرمنی میں کارتوس بنانے کے تانبا نہیں ملتا اس لئے جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگلستان میں جس قیمت پر تانبا بکتا ہے۔ اس سے دوگنی قیمت پر بھی جہاں سے دستیاب ہو سکے۔ تانبا خرید لیا

روسیوں کی سرکاری اطلاع منظر ہے کہ انہوں نے بذور کی راہ کو ایک بہت بڑی جرمن فوج کو شکست دیکر ایک جرمن رجمنٹ کا صفایا کر دیا

اسٹاڈم (ہالینڈ) کے ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سوئیڈن کے اس سے شکست ہوئی ہے۔ کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے فوج کو سامان کا پہنچانا محال ہو گیا تھا۔

آسٹروی فوج کا سپلا رجنرل پوٹیارک بوجہ علالت مستعفی ہو گیا ہے۔ اور اسکی جگہ آرچ ڈیوک جوزیف کا تقرر ہوا ہے۔

ٹرلیٹ (آسٹریا) کا مراسلہ کہ مفصل اطلاع دیتا ہے کہ آسٹریا میں اس وقت ۴۵ لاکھ اور ہنگری کے اسیران جنگ موجود ہیں۔ ان سے اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہے اور مذہبی جذبات کا پاس ادب ملحوظ رکھا جاتا ہے اکثر قیدی مسلمان ہیں۔ گورنمنٹ آسٹریا ان کو زندہ بھیجنے دینی ہے۔ جن کو وہ خود ذبح کر کے کھاتا کھاتے ہیں۔ بادل اور سوڈا ان کے بکثرت مہیا کی جاتی ہے۔

ایک اسپکین جو برلن سے آیا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ کہ جرمنی میں زیر آب چلنے والی کشتیوں پر بڑا ابھورک کیا جاتا ہے۔ اور وہ بڑی سرعت سے تیار کی جا رہی ہیں تاکہ بحری جنگ میں کام آئیں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن کے کارخانہ جہاز سازی میں جو جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ ان پر گیارہ ہزار آدمی رات دن کام کرتے ہیں تاکہ جتنی جلد ہیں وہ تیار ہو کر محکمہ بحریہ کے حوالہ کر دیئے جائیں

ہالینڈ کے راستے سے خبر پہنچی ہے۔ کہ جرمنی میں صرف دو ہفتہ کے کارتوس رہ گئے ہیں۔

جرمنی میں کارتوس بنانے کے تانبا نہیں ملتا اس لئے جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگلستان میں جس قیمت پر تانبا بکتا ہے۔ اس سے دوگنی قیمت پر بھی جہاں سے دستیاب ہو سکے۔ تانبا خرید لیا

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ لبر نے سے تجارت مکمل ہو گئی ہے

روسیوں کی سرکاری اطلاع منظر ہے کہ انہوں نے بذور کی راہ کو ایک بہت بڑی جرمن فوج کو شکست دیکر ایک جرمن رجمنٹ کا صفایا کر دیا

اسٹاڈم (ہالینڈ) کے ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سوئیڈن کے اس سے شکست ہوئی ہے۔ کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے فوج کو سامان کا پہنچانا محال ہو گیا تھا۔

آسٹروی فوج کا سپلا رجنرل پوٹیارک بوجہ علالت مستعفی ہو گیا ہے۔ اور اسکی جگہ آرچ ڈیوک جوزیف کا تقرر ہوا ہے۔

ٹرلیٹ (آسٹریا) کا مراسلہ کہ مفصل اطلاع دیتا ہے کہ آسٹریا میں اس وقت ۴۵ لاکھ اور ہنگری کے اسیران جنگ موجود ہیں۔ ان سے اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہے اور مذہبی جذبات کا پاس ادب ملحوظ رکھا جاتا ہے اکثر قیدی مسلمان ہیں۔ گورنمنٹ آسٹریا ان کو زندہ بھیجنے دینی ہے۔ جن کو وہ خود ذبح کر کے کھاتا کھاتے ہیں۔ بادل اور سوڈا ان کے بکثرت مہیا کی جاتی ہے۔

ایک اسپکین جو برلن سے آیا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ کہ جرمنی میں زیر آب چلنے والی کشتیوں پر بڑا ابھورک کیا جاتا ہے۔ اور وہ بڑی سرعت سے تیار کی جا رہی ہیں تاکہ بحری جنگ میں کام آئیں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن کے کارخانہ جہاز سازی میں جو جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ ان پر گیارہ ہزار آدمی رات دن کام کرتے ہیں تاکہ جتنی جلد ہیں وہ تیار ہو کر محکمہ بحریہ کے حوالہ کر دیئے جائیں

ہالینڈ کے راستے سے خبر پہنچی ہے۔ کہ جرمنی میں صرف دو ہفتہ کے کارتوس رہ گئے ہیں۔

جرمنی میں کارتوس بنانے کے تانبا نہیں ملتا اس لئے جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگلستان میں جس قیمت پر تانبا بکتا ہے۔ اس سے دوگنی قیمت پر بھی جہاں سے دستیاب ہو سکے۔ تانبا خرید لیا

روسیوں کی سرکاری اطلاع منظر ہے کہ انہوں نے بذور کی راہ کو ایک بہت بڑی جرمن فوج کو شکست دیکر ایک جرمن رجمنٹ کا صفایا کر دیا

اسٹاڈم (ہالینڈ) کے ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سوئیڈن کے اس سے شکست ہوئی ہے۔ کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے فوج کو سامان کا پہنچانا محال ہو گیا تھا۔

آسٹروی فوج کا سپلا رجنرل پوٹیارک بوجہ علالت مستعفی ہو گیا ہے۔ اور اسکی جگہ آرچ ڈیوک جوزیف کا تقرر ہوا ہے۔

ٹرلیٹ (آسٹریا) کا مراسلہ کہ مفصل اطلاع دیتا ہے کہ آسٹریا میں اس وقت ۴۵ لاکھ اور ہنگری کے اسیران جنگ موجود ہیں۔ ان سے اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہے اور مذہبی جذبات کا پاس ادب ملحوظ رکھا جاتا ہے اکثر قیدی مسلمان ہیں۔ گورنمنٹ آسٹریا ان کو زندہ بھیجنے دینی ہے۔ جن کو وہ خود ذبح کر کے کھاتا کھاتے ہیں۔ بادل اور سوڈا ان کے بکثرت مہیا کی جاتی ہے۔

ایک اسپکین جو برلن سے آیا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ کہ جرمنی میں زیر آب چلنے والی کشتیوں پر بڑا ابھورک کیا جاتا ہے۔ اور وہ بڑی سرعت سے تیار کی جا رہی ہیں تاکہ بحری جنگ میں کام آئیں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن کے کارخانہ جہاز سازی میں جو جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ ان پر گیارہ ہزار آدمی رات دن کام کرتے ہیں تاکہ جتنی جلد ہیں وہ تیار ہو کر محکمہ بحریہ کے حوالہ کر دیئے جائیں

ہالینڈ کے راستے سے خبر پہنچی ہے۔ کہ جرمنی میں صرف دو ہفتہ کے کارتوس رہ گئے ہیں۔

جرمنی میں کارتوس بنانے کے تانبا نہیں ملتا اس لئے جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگلستان میں جس قیمت پر تانبا بکتا ہے۔ اس سے دوگنی قیمت پر بھی جہاں سے دستیاب ہو سکے۔ تانبا خرید لیا

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ لبر نے سے تجارت مکمل ہو گئی ہے

روسیوں کی سرکاری اطلاع منظر ہے کہ انہوں نے بذور کی راہ کو ایک بہت بڑی جرمن فوج کو شکست دیکر ایک جرمن رجمنٹ کا صفایا کر دیا

اسٹاڈم (ہالینڈ) کے ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سوئیڈن کے اس سے شکست ہوئی ہے۔ کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے فوج کو سامان کا پہنچانا محال ہو گیا تھا۔

آسٹروی فوج کا سپلا رجنرل پوٹیارک بوجہ علالت مستعفی ہو گیا ہے۔ اور اسکی جگہ آرچ ڈیوک جوزیف کا تقرر ہوا ہے۔

ٹرلیٹ (آسٹریا) کا مراسلہ کہ مفصل اطلاع دیتا ہے کہ آسٹریا میں اس وقت ۴۵ لاکھ اور ہنگری کے اسیران جنگ موجود ہیں۔ ان سے اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہے اور مذہبی جذبات کا پاس ادب ملحوظ رکھا جاتا ہے اکثر قیدی مسلمان ہیں۔ گورنمنٹ آسٹریا ان کو زندہ بھیجنے دینی ہے۔ جن کو وہ خود ذبح کر کے کھاتا کھاتے ہیں۔ بادل اور سوڈا ان کے بکثرت مہیا کی جاتی ہے۔

ایک اسپکین جو برلن سے آیا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ کہ جرمنی میں زیر آب چلنے والی کشتیوں پر بڑا ابھورک کیا جاتا ہے۔ اور وہ بڑی سرعت سے تیار کی جا رہی ہیں تاکہ بحری جنگ میں کام آئیں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن کے کارخانہ جہاز سازی میں جو جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ ان پر گیارہ ہزار آدمی رات دن کام کرتے ہیں تاکہ جتنی جلد ہیں وہ تیار ہو کر محکمہ بحریہ کے حوالہ کر دیئے جائیں

ہالینڈ کے راستے سے خبر پہنچی ہے۔ کہ جرمنی میں صرف دو ہفتہ کے کارتوس رہ گئے ہیں۔

جرمنی میں کارتوس بنانے کے تانبا نہیں ملتا اس لئے جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگلستان میں جس قیمت پر تانبا بکتا ہے۔ اس سے دوگنی قیمت پر بھی جہاں سے دستیاب ہو سکے۔ تانبا خرید لیا

روسیوں کی سرکاری اطلاع منظر ہے کہ انہوں نے بذور کی راہ کو ایک بہت بڑی جرمن فوج کو شکست دیکر ایک جرمن رجمنٹ کا صفایا کر دیا

اسٹاڈم (ہالینڈ) کے ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سوئیڈن کے اس سے شکست ہوئی ہے۔ کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے فوج کو سامان کا پہنچانا محال ہو گیا تھا۔

آسٹروی فوج کا سپلا رجنرل پوٹیارک بوجہ علالت مستعفی ہو گیا ہے۔ اور اسکی جگہ آرچ ڈیوک جوزیف کا تقرر ہوا ہے۔

ٹرلیٹ (آسٹریا) کا مراسلہ کہ مفصل اطلاع دیتا ہے کہ آسٹریا میں اس وقت ۴۵ لاکھ اور ہنگری کے اسیران جنگ موجود ہیں۔ ان سے اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہے اور مذہبی جذبات کا پاس ادب ملحوظ رکھا جاتا ہے اکثر قیدی مسلمان ہیں۔ گورنمنٹ آسٹریا ان کو زندہ بھیجنے دینی ہے۔ جن کو وہ خود ذبح کر کے کھاتا کھاتے ہیں۔ بادل اور سوڈا ان کے بکثرت مہیا کی جاتی ہے۔

ایک اسپکین جو برلن سے آیا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ کہ جرمنی میں زیر آب چلنے والی کشتیوں پر بڑا ابھورک کیا جاتا ہے۔ اور وہ بڑی سرعت سے تیار کی جا رہی ہیں تاکہ بحری جنگ میں کام آئیں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن کے کارخانہ جہاز سازی میں جو جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ ان پر گیارہ ہزار آدمی رات دن کام کرتے ہیں تاکہ جتنی جلد ہیں وہ تیار ہو کر محکمہ بحریہ کے حوالہ کر دیئے جائیں

ہالینڈ کے راستے سے خبر پہنچی ہے۔ کہ جرمنی میں صرف دو ہفتہ کے کارتوس رہ گئے ہیں۔

جرمنی میں کارتوس بنانے کے تانبا نہیں ملتا اس لئے جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگلستان میں جس قیمت پر تانبا بکتا ہے۔ اس سے دوگنی قیمت پر بھی جہاں سے دستیاب ہو سکے۔ تانبا خرید لیا

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو نفع کرتی ہے جریان یا کسی وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ داغ کو طاقت بخشتا ہے کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ جوڑ کو درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ر دو چھٹانک ۲۴ر پاؤ پختہ ۹۶ر مع محصول وغیرہ ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ اشتہارات

جناب احمد جان سی کلکتہ سے تحریر ہیں۔ بیٹے کو دشت سال ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ جس سے خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ مہربانی فرما کر بہت جلد ایک چھٹانک مومیائی دی پی روانہ فرمائیں۔ دستخط مرسلہ

جناب صاحب زادہ صاحب۔ ضلع جھنگ سے لکھتے ہیں۔ کہ مدت سے آپ کے کارخانہ سے مومیائی طلب کی گئی۔ بعد استعمال فرمانے سے کچھ مومیائی فی الحقیقت لاجواب قابلیت ہے۔ مہربانی کر کے اب ایک چھٹانک مومیائی بھیجنے دیلیے بہت مفید ثابت ہوئی۔ دستخط خاکسار ۔۔۔ روانہ کریں۔ فی الحال بکو خیال ہو گا کہ میں کئی دفعہ منگا چکا ہوں

(۱۲۳ نومبر ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر ڈی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

اسلام اور علماء فرنگ۔ اسلام کی مختصر بحیثیت ہر علمائے یورپ کی رائے ۳ر

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کے پیشرو حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و جہادات۔ واقعات و مکتوبات

جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محو تھے۔ لیکن جبکہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عمومی بدعت فیصیب ہوئی۔ جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر خاں والی ٹونک کی فوج میں اطور سپاہی کے کام کرتے تھے۔ فی گھڑی کے سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے گروہ میں آ گیا۔ اور جنگ مغلوب ہوا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آئے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن کے خدام کو ہیضہ غیبی سے خرچ لدھیانہ کی دعا سے شفا عام ہو گیا۔ جن حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پا کر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے بیلوں ہوشیار اور کسبیاں قائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں۔ جو جیح پر گئے۔ تو استقامت سے انگریزوں نے انکو دعوت دی جن کی مخالفت سے بڑے بڑے پختہ کار مجنون ہو گئے۔ ملا اور ہندو بطیب خاطر مسلمان ہوئے۔ ہی جن میں مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالحی کے بھی مذکور ہیں۔ جو نہایت دلچسپ۔ مفید اور سراپا نصیحت ہیا

اصلی قیمت دو روپے عمر دعا حق ڈیڑھ روپیہ عہ

قسطنطنیہ قسطنطنیہ عروس زمانہ حال کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کا پایہ تخت ہے۔ بلکہ دنیا بھر میں خوبصورت شہر ہے۔ ادب و شیشا کی تدریم تاریخی اور صنعتی دلچسپیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں اس شہر کے مفصل حالات۔ قابل دید عمارات خصوصاً عالیشان مساجد و مقابر سلاطین۔ عجائب بازاروں۔ محلوں وغیرہ کے درج ہیں۔ قسطنطنیہ کے متعلق ہر قسم کی تصاویر کامل و رنگینت گھر بیٹھے منگواؤ۔ اصلی قیمت عمر دعا حق ۱۲ر

فتح قسطنطنیہ یعنی سلطنت عثمانیہ کے عروج اور زوال کے اخلاقی اسباب اور ترکوں کے اعلیٰ فوجی نظام فتح کے پیشتر کے حالات و کوائف مذکور اور ینی چیوں کے عہد و پیمان۔ صلح کی کوششیں اور جنگ کی تیاریاں۔ محصورین اور محاصرین کی صف آرائیاں۔ آخری عیسائی بادشاہ کے کارنامے اور دنیا بھر کے مؤرخین کی متفقہ شہادت بسلطان محمد فاتح اور قسطنطنیہ کی فضیلت کے متعلق۔ اصلی قیمت ۱۴ر دعا حق ۱۰ر

تاریخ عرب مکہ معظمہ کی تاریخ ہر مسلمان کے لئے جاننا ضروری ہے۔ اس میں عرب کی بحری و بری تاریخ کے مفصل حالات مذکور ہیں اصل عمر دعا حق ۱۴ر

تاریخ مراکش مراکش کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت۔ اس کے بانی ادریس اول کی مفصل تاریخ شرح و بسط سے۔ قیمت عمر دعا حق ۱۲ر

تاریخ سٹیلین و طرابلس سٹالی افریقہ کی یہ دو زبردست اسلامی سلطنتیں بہت کچھ بحری جنگی بلاغت اور عظمت خیال کر چکی ہیں۔ ان کے سلاطین کی تاریخ دلچسپی سے خالی نہیں۔ قیمت ۱۲ر دعا حق ۱۰ر

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ ڈاکخانہ کیتھل امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام، و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً و اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیاوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے

(۲) ہر رنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک کے ساتھ واپس ہو سکیں گے



شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ شلنگ
روساء و جاگیرداران سے " ۷ "
عام خریداران سے " ۵ "
" " شاہی " ۴ "
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ ۴ پنس
" " شاہی ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے مجلہ خط و کتابت و مسائل ذیل مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونا چاہئے۔

امرتسر۔ مورخہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۸ جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

مذاکرہ علمیہ نمبر ۳

(از بحضرت)

وجوب حدیث ترک صلوٰۃ

شکر کا مقام ہے کہ اہلحدیث کے ناظرین اس قسم کے مذاکرات کو پسند کرتے ہیں۔ پہلا مذاکرہ ختم ہوا۔ دوسرا جاری ہے۔ میرا دوسرا مذاکرہ آج تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ تک مقدر ہے۔ آج تیسرا مذاکرہ اس لئے جاری کیا جاتا ہے کہ اہل علم کو فرصت نہ رہے۔ اور وہ علمی شغل میں لگے رہیں۔ جیسے وہ زبان سے اشاعت علوم کرتے ہیں۔ قلم سے بھی کریں۔

اس قسم کے مذاکرات کی تخصیص کوئی ایڈیٹر کی ذات خاص سے نہیں۔ بلکہ جیسا کئی ایک مرتبہ اعلان ہوا ہے کہ اخبار قوم کا ہے۔ قوم ہی اس کی مالک ہے۔ اور یہ قوم کی آواز کا آئینہ ہے۔ ہر ایک فرد قوم اس کے ہر ایک نمبر میں شریک ہے۔ لہذا اہل علم کو کسی مسئلہ کے مذاکرہ میں لانا چاہیں۔ تو بڑی خوشی سے لا سکتے ہیں۔ چنانچہ آج کے پرچہ میں مولوی ابراہیم صاحب کا ایک مضمون بصورت مذاکرہ درج ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد و بین الکفر ترک الصلوٰۃ (رواہ مسلم) شرح آنکہ صلوٰۃ ترک نماز ہے

اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے چھوڑنے سے آدمی کفر میں پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں (آدمی اور کفر) کے درمیان ترک صلوٰۃ ہے جب نماز چھوڑی۔ تو ترک نہ رہا۔ حالانکہ ترک نماز ہی دونوں کے مابین حائل تھا۔

اہل علم سے درخواست ہے۔ کہ اصل موضوع پر لکھا کریں۔ جس حدیث کے متعلق سوال ہوا ہے اس کے مفہوم سے ہے۔ اس سے نہیں کہ ترک نماز کفر ہے یا نہیں۔ جس کے اصل موضوع ہی پر لکھنا چاہئے

مذاکرہ علمیہ نمبر ۴

(از بحضرت)

قابل توجہ علماء ابرار

متعلق نکاح زوجہ مفقود الخبر

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

جوں جوں لوگوں کے اخلاق و عادات بگڑتے جاتے ہیں قدرتی سوالات اور لفاظی لغات کی ضرورت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ ماضی روشنی اور علمی ترقی تو بیشک ہمارے لئے باعث فخر ہے لیکن عملی حالت جس کا مدار قلبی صلاحیت پر ہے۔ بہت پستی میں ہے۔ خصوصاً مسلمان جنہوں نے نفاق و شقاق و مصلحت بینی کے ساتھ ہی اپنی مذہبی حالت کو بھی مکروہ کر دیا ہے۔ (فلاق میں پست تر گئے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعثت کے مقاصد میں سے بڑا مقصد یہ قرار دیتے ہیں کہ میں مکارم اخلاق کے پورا کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ اور نیز فرماتے ہیں خیرکم خیرکم لاھلہ (ترمذی) یعنے تم میں

گلزار احمدی } پنجابی نظم میں مدارج السنوت کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ تین جلدیں۔ قیمت بچہ سیخہ

کا بہتر رویہ ہے۔ جو اپنے اہل سے نیک سلوک کرتا ہے۔
اور نیز بقرہ عید کے دن مقام منیٰ میں جو عید عام میں آپ کا آخری وعظ تھا۔ اس میں آپ نے فرمایا تھا۔ واستوصوا بالنساء خیرا (بخاری) یعنی میری نصیحت کو جو عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے متعلق ہے۔ بدل قبول کرو۔"

اور نیز فرمایا۔ اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائھم۔ (ترمذی بیہقی) کامل الایمان مومنوں میں سے وہ ہے۔ جو اخلاق میں اچھا ہو۔ اور تم میں کے بہتر وہ ہیں۔ جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہیں۔"

اس تمہید کے بعد عرض ہے کہ زنانہ کی ایسی بری حالت کے وقت بعض اعاقبت اندیش بے غیرت۔ جاہل لوگ اپنی جوان بیویوں کو گھر ہی میں چھوڑ کر ایسے روپوش ہو جاتے ہیں۔ کہ نہ کبھی خرچ بھیجتے ہیں۔ اور نہ خط لکھتے ہیں۔ اور کسی ایسے دور دراز علاقے میں چلے جاتے ہیں۔ جہاں سے انکی کوئی بھی خبر زندگی یا موت کی نہیں آتی۔ اور بعض ان دوسرے علاقوں ہی میں نکاح کر کے وہیں کے ہو رہتے ہیں۔ ان کی کس بےبسی جوانی بیتابی اور فطرتاً قوت سے ایسی تنگ آ جاتی ہیں کہ پناہ بخدا بعض وقت عصمت کو بھی داغ لگ جاتا ہے اور بہت برے واقعات رونما ہو جاتے ہیں۔ غرض کہاں کہاں ہر قسم کے معاملات بذریعہ عدالت یا بطور خود رجوع لاتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ طلاق تنسیخ اور مفقود الخبری کے واقعات ہوتے ہیں۔ جس سے دلپر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے کہ مسلمان عورتوں کے حق میں بہت کچھ فروگذاشت کرتے ہیں۔

اس بارے میں مذہب حنفی کا جو عام فتوے ہے خود صاحبین حنفیہ نے اس کی مشکلات کو تسلیم کر کے امام مالک رحمہ کے فتوے پر فتوے دینا جائز قرار دیدیا ہے بلکہ علامہ عبدالحی صاحب مرحوم نے تو یہاں تک لکھدیا ہے۔ کہ از روئے تحقیق وہی امام مالک رحمہ کا مذہب قوی ہے۔ (عمدۃ الرعایہ) لیکن میں یہ کہتا ہوں بلکہ زنانہ کی حالت ایسی نازک ہو گئی ہے۔ اور میرے پاس ایسے واقعات بھی آتے ہیں۔ کہ ان میں چار سال بھی ایک

پس بایں بیاں سے طلاق دیدے۔ جب آپکے شرح حسینی میں بذیل حدیث لا ضرر ولا ضرار علامہ ابن رجب فرماتے ہیں

وضعفہ فی الاید۔ فان الله جعل مدة المولی مدة التربص اشهرا فاحلت الرجعة علی ان یمتنع ولعلی زوجته فالله یغیب له مدة اربعة اشهر فان فاء والا رجع الی الولی کان ذلک توبیخ وان اصر علی الامتناع لم یمکن من ذلک شرعیه قولان للسلف واختلف اصحابنا هل تطلق علیه بمضی هذه المدة او للحاکم ان شاء طلق وان شاء لا الاول قول مالک واصحابه اذا تربص الولی من غیر عذر فابی ان یفیئ او یطلق فللحاکم ان یطلق علیه عند

حق کا لانبعاد کا
فنهوا بما کو عذاب
معالبتهما ان دون
انتظار رقوله تعالے
ولاتسکوهن حتی یطهرن
وبقول ﷺ لاضرار فی
الاسلام ذالحاکم
وضع لرفع الضرار
فی الاضرار والضرار
وقال الظهار والفسخ
مشروع بالعیب
وغیره قلت وقد قرر
حسن الاستدلال فی
ماسلف عن صلی
وعمر قول موقوف
وفی الاولی ولابن
المنذر عن الشافعی
بسنده الی ابی الزناد
وقال سألت سعید بن
ابن المسیب عن الرجل
یتزوج ما یخفی علیه
انه قال ایرفع بهما
ثبت سنة قال سنة
قال الشافعی الذی
یثبت ان قرأ سعیدا
سنة ان یکون سنة
النبی صلی الله علیه وسلم
وقول فی الکلام فی
ذالک فی حواشی تحفة
الظهار واختلفوا الفسخ
بالجنیة اذا لعیب هم
قبل دخوله الزوج علی
الاتفاق (وسئل اسلام
علیه ثلاث حیضا)

نہیں چھوڑ گیا ہے کہ وقت عورت کے مطالبے پر بغیر انتظار کے علاج فسخ کر دے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے زیادہ اور عورتوں کو ضرر دینے کیلئے بند نہ رکھو۔ اور غیر حدیث میں ہے کہ اسلام میں ضرر دینا جائز نہیں۔ اور حاکم تو اولاد اور غلام وغیرہ میں فسخ مقرر کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اور یہ معاملہ تو ان صورتوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ اور فسخ نکاح کسی عیب کے سبب بھی جائز ہے۔ اور اسی طرح دیگر وجوہ سے بھی (صاحب سبل السلام لکھتے ہیں) میں کہتا ہوں۔ یہ قول لینے تمام کھینچ کا قول بہت بہتر ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے جو قول اوپر گذر چکے ہیں۔ وہ سب موقوف ہیں۔ اور ابن منیر کہتا ہے کہ آپ الانصاف ہیں کہا ہے۔ امام شافعی کی دلیل سے سنکے ابو الزناد نے کہا ہے سعید بن مسیب (تابعی) سے کہا۔ جس شخص کی بابت پتہ چلا۔ جو بی بی کو ضرر کے لئے کچھ بھی خرچ نہیں دیتا۔ تو تم لوگ اس کو کیا حکم دیتے ہو۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں میں تفریق کر دی جائے۔ پھر پوچھا۔ کیا یہ حکم سنت ہے۔ تو حضرت سعید نے کہا۔ ہاں سنت ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں۔ سعید کا یہ کہنا۔ کیا سنت ہے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انکی مراد اس سے سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور ہم نے جو حدیث ظاہر میں اس باب میں نقل کیا ہے (اور ہے حکم تفریق کا کہ بائے نامرد کے سبب اور ایک

نفاق پر قادر ہونے کے سبب (فتنیا) کا ہے۔

امام بخاری کے قول تک۔ میں حکم فسخ علیحدگی منقطع سماعی حکم زوجہ ہے۔ لیکن اس دلیل پر کہ عورت مرد کے متعلق کیا ہے۔ اور پر فسخ کا حکم نہیں لگایا جا سکتا معلوم نہیں ہوتا کیونکہ زوجہ عنین کو تو قدم کے بھی عند المطالبہ فسخ ہو سکتا ہے۔ حالانکہ دونوں صورتوں میں مال دلی دونوں ہو سکتے ہیں۔ مگر مرد کے حق دلی کے یہ سمجھے جا دیں کہ مرد کی طلب پر عورت کو گنجائش نہ رہیں۔ اور عورت کی طلب پر مرد پر تعمیل فوری ضرور کی نہیں۔ تو یہ درست ہے لیکن یہ ہرگز درست نہیں معلوم ہوتا کہ مرد اپنی عورت سے تعلق دن دشمنی جو اس مقصود اور ذکر دین میں بالطبع مبعود ہوتا ہے نہ رکھے۔ تو ہر بھی مرد مقصود دامقرار نہ دیا جاوے حدیث انما الاعمال بالنیات حقا اگر کمال قال۔ اس حق کو عورت کے لے سامعہ ثابت کر رہی ہے۔ اور اس حدیث کے تحت نوے حق دلی کے اور کچھ بھی نہیں ہو سکتے۔ بس جب مفقود کی بیوی کو دو سال فائدہ حق دلی اور حق نفقہ حاصل نہیں۔ تو ان کا نکاح فسخ کر دینا بالکل درست ہے۔ ہاں۔ اگر عورت اپنی مرضی سے صبر کرے بیٹھی رہے۔ اور غالب فسخ و نکاح ثانی کی نہ ہو۔ تو اسے اختیار ہے لیکن اگر وہ فسخ کی طالب ہو۔ اور نکاح ثانی کی درخواست کرے۔ اور اس کی طلب فاراسکی درخواست کی منظوری کی خاص سفارش کرے ہو۔ تو سوائے فسخ کے کوئی صورت نہیں کیونکہ فی میں نہ تو تنگی ہے نہ ضرر ہے۔ منفقود سے بنا حق اس حقوق سے انکار کرنے سے جو خدا تعالیٰ نے اس کے ذمے کئے تھے۔ خود فاعل کیا ہے۔

حضرت شیخ ارشد مجتہد العصر حکیم الامۃ مفتی شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ بھی اذالۃ الخفاء میں مفقود کی حالت کے قیاس کرنے کے متعلق فرماتے ہیں

(ولا وجہ) عندنا ان المفقود لہ حکم ما یدل علیہ ما ثبت فی عمومات الشرع احوال الہ فوت الاسباک بالمرۃ حتی یجب علیہ التربص لیخ

بالکلیہ ان فلا ان قصد فی التربص جانب الشارع عنہ کما یجب الفاصل فی بیع مال الغائب و تاخیرہا انہ میت فی ظاہر الحال (ولیس علیکم بالتشاور الا ان الاصل عدم تقصد دم) حکم کرنے کے مکلف ہیں۔

اس کے بعد حضرت شاہ صاحب عاجلوں کی بیوی اور معسر کی بیوی کا اس کی نظائر کہا ہے۔

نظر میں ہمارے ناقص سمجھ میں یہی آتا ہے۔ کہ حضرت عمر کا یہ فیصلہ کوئی دائمی حکم نہیں۔ بلکہ حالات زمانہ کے وقت انتظامی تھا۔ اس وقت اتنی مدت خبر کے لینے کے کافی جانی گئی تھی۔ لیکن موجودہ چار سال ایک مدت مدید ہے۔ اس کے اندر بھی کامل تفتیش مفقود الخبری کا ہو سکتا ہے۔ لہذا وجوباً چار سال کا انتظار کرانے کی بکس ضعیف جنس کو تکلیف دینا مقرون بمصلحت نہیں ہے۔ بنظر ارائین سے امید ہے کہ اس مسئلہ پر تحقیقی نظر ڈالکر میری تائید یا اصلاح کر دیں گے

(میں ہوں آپ صاحبوں کا امیدوار سیالکوٹی)

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۲

(موصولہ غیر مطبوعہ)

گذارش یہ ہے۔ کہ آپ نے اخبار میں دو حدیثیں تحریر کی ہیں جن کی تطبیق۔ فسخ کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ ہاں خاکسار کی ناقص سمجھ میں ان حدیثوں کے متعلق جو کچھ ہے وہ عرض کرتا ہوں۔ ان دونوں حدیثوں میں کسی حیثیت سے تعارض ہو نہیں ہو سکتا۔ اول تو یہ ہے۔ کہ حدیث ماسن مولانا جمیل علیہ۔ اور حدیث ما جمیل علیہ۔ سے زیادہ سے زیادہ یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مفقود کی بیوی کو دو سال تک انتظار کرنا چاہئے۔ اور اس حدیث کے ساتھ عورت کا مطالبہ بھی ضروری ہے۔ اور حدیث ما جمیل علیہ۔ کا مطلب یہ ہے۔ کہ مفقود کو دو سو سے عمر کے فیصلہ میں نہ کر سکتے ہے۔ ایک پکا ہوا سا کہ بالمرۃ ٹوٹ کر دل۔ پس سریع الزوال سا ہے۔ اہم راجب ہے۔ لیکن چونکہ وہ طلاق دینے سے (بسبب غیر حاضری کے) قاصر ہے۔ اس نے شرع اس کی طرف سے طلاق دینے میں نائب ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ قاضی نائب ہو جایا کرتا ہے اس شخص کا مال فروخت کر دینے میں جو قرض کے ادا کرنے میں دیر لگائے۔ دوسری یہ کہ وہ اختلاف ظاہر میں ہوتے ہے۔ اور ہمارا جو

ہے۔ کہ یہ کیا گیا ہے۔ دوسطے جنت کے باورچی کے۔ جس کے دسطے پیدا کیا گیا ہے۔ ویسے ہی اعمال ظہور میں آئیں گے۔ کہ معلوم ہے۔ کہ پیدا ہوتا ہے کافر کے گھر میں۔ اور مرتا ہے مسلمان ہو کر۔ اور پیدا ہوتا ہے مسلمان کے گھر میں اور مرتا ہے کافر ہو کر۔ بس اسی مطلب ہے۔ حدیث ما جمیل علیہ۔ کا اور اسی واسطے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جملہ میں۔ تخیر عن خلقه فلا تصدقوه۔ بہرحال حدیث ما جمیل علیہ کا مطلب ٹھیک سمجھے گا۔ اور کسی طرح حدیث ماسن مولانا کا تعارض نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ اس حدیث سے مزید ظاہری احوال ہیں۔ سو یہ نقلی ہے اور مطلب حدیث ما جمیل علیہ کا عقلی ہے

(حافظ عبید اللہ انور ہوشیار پوری مسجد ابراہیم پورہ)

مذاکرہ علمیہ بابت تطبیق حدیثین نمبر ۲

مولانا سوامی احمد سعید صاحب کاظمی کا تمام مسلمانوں کو عموماً اور فرقہ اہلحدیث کو خصوصاً شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ کہ انہوں نے اپنے اخبار کو نہ صرف معلومات کا ایک بہترین ذخیرہ بنا رکھا ہے اور مذہب اہلحدیث کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے اخبار کو خاص اس جماعت کے نام کے ساتھ موسوم کر کے اشاعت توحید و سنت کی جنگ اپنے ہاتھ میں لی ہے کمال کی بات یہ ہے کہ یہ اخبار کسی خاص نفس یا کسی خاص فرقہ سے متعلق نہیں رکھا گیا ہے۔ بلکہ ہر ہی مسائل کی اشاعت کے لئے ہر مسلمان کو چاہئے وہ کسی فرقہ اسلامی سے تعلق رکھتا ہو۔ آزادی دیکھی ہے کہ وہ اپنے خیالات کو آزادانہ طریقہ سے ظاہر کرے۔ نجیب مدیر صاحب قابل ذکر یہ ہے کہ جب علماء اسلام مولوی صاحب موصوف کی نظر میں ایک ذرہ برابر بھی سے نظر آتے ہیں۔ تو ہمت چنداں کو بیدار کرنے اور ان کے علمی مذاق کو وقتاً فوقتاً تازہ کرنے کے لئے کسی ایک مسئلہ پر مناظرہ کی دعوت دی جاتی ہے۔ میں سچے دل سے مولوی صاحب موصوف کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں بحیثیت ایک کہنہ مشق عالم اور ادیب کے ان کا احترام کرتا ہوں اور واقف اور ایک سابق الاحناف اہلحدیث کے ایڈیٹر ہیں جن لوگوں نے مولوی صاحب کی تہ نہیں کی۔ اور فروعی مسائل پر جو رضیاء نہ حملے کئے انہوں نے گو یا ایک لیڈر کے ساتھ بدگمانی نہیں کی۔ بلکہ اپنی جماعت کے اس اخلاقی نکتہ پر سیاہی ڈالدی۔ میرا دعوے حضور سرور کائنات فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور انا لہ اعلی خلق عظیم۔ کے اتباع سے حاصل کیا گیا تھا جیسے موقعہ پر اور بیان کر چکا ہوں مگر افسوس کی تیسری منزل تک نہیں پہنچا سکتی۔ میں آپ کو وضاحت کے ساتھ بتلا چکا ہوں کہ اسلام نے پہلے تدبیر کے عمل میں لانے کی ہدایت کی ہے۔ اس کے بعد دعا سے تقدیر کیا ایک ایسے نتیجہ کا نام رکھا ہے۔ جو تدبیر کے بعد بھلائی یا برائی کے ساتھ کام میں آئے اور یہ شکل کوئی مشکل شکل نہیں۔ جو انسان کے ذہن میں آسکے مادام حجر سے گذرتا ہے۔ کہ جس میں تدبیر کے ساتھ انسان کی کوشش فوراً بڑی کامیابی ہوتی ہے۔ اگر وہی تدبیر پر کامیابی کا دارومدار کیا جائے۔ تو دوسری دفعہ اسی قسم کی تدبیر سے برعکس بالکل ناکامیابی نظر آتی ہے۔ تدبیر ہر حالت میں ایک ہی حالت پر رہی۔ مگر نتائج جدا جدا ہوتے ہیں۔ (ابھی) اپنے مکتوبہ کے موافق بھلائی کے ساتھ اور کبھی برائی کے ساتھ پیش آتا ہے۔ اس لئے شارع علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ تدبیر کے ساتھ دعا کرو۔ اور دعا کے ساتھ تدبیر۔ اس کے بعد میں آپ کو شارع علیہ السلام کا فرمان سناتا ہوں جس سے آپکو معلوم ہو سکتا ہے کہ شارع علیہ السلام نے بغیر تدبیر کے توکل کی حمایت کی ہے۔ حضور کے اس فرمان واجب الاذعان پر کہ۔ امن نفس نفوسنا الا کتب اللہ تعالیٰ ان یدخلها۔ تم نے حضور سے پوچھا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا فنال (رسول اللہ ﷺ) اعملوا فکل میسر لما خلق له۔ امن من کان من اهل السعادة فانه میسر لعمل اهل السعادة ثم قرء فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسره للیسری۔ یہ کہ حضور کیا ہم اپنے لکھے پر بھروسہ کر کے بیٹھیں۔ اس پر حضور کے جواب

اور وہ بے دست و پا اپنے گھر پڑے رہیں۔ اسلام کے دو کا مسلمانوں نے کیا کیفیت نہ سمجھی۔ شاعت کہ اور کیا کیفیت فوز و فلاح کے حاصل کرنے کے دو پیش ہیں۔ وہ اس غلط مفہوم کی تردید کرتے ہیں اور وہ مجبور کرتے ہیں۔ کہ بغیر تدبیر پر عمل کئے بغیر کسی کا دروازہ کے کوئی شے تقدیری نتیجہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ میں آپ کو وضاحت کے ساتھ بتلا چکا ہوں کہ اسلام نے پہلے تدبیر کے عمل میں لانے کی ہدایت کی ہے۔ اس کے بعد دعا سے تقدیر کیا ایک ایسے نتیجہ کا نام رکھا ہے۔ جو تدبیر کے بعد بھلائی یا برائی کے ساتھ کام میں آئے اور یہ شکل کوئی مشکل شکل نہیں۔ جو انسان کے ذہن میں آسکے مادام حجر سے گذرتا ہے۔ کہ جس میں تدبیر کے ساتھ انسان کی کوشش فوراً بڑی کامیابی ہوتی ہے۔ اگر وہی تدبیر پر کامیابی کا دارومدار کیا جائے۔ تو دوسری دفعہ اسی قسم کی تدبیر سے برعکس بالکل ناکامیابی نظر آتی ہے۔ تدبیر ہر حالت میں ایک ہی حالت پر رہی۔ مگر نتائج جدا جدا ہوتے ہیں۔ (ابھی) اپنے مکتوبہ کے موافق بھلائی کے ساتھ اور کبھی برائی کے ساتھ پیش آتا ہے۔ اس لئے شارع علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ تدبیر کے ساتھ دعا کرو۔ اور دعا کے ساتھ تدبیر۔ اس کے بعد میں آپ کو شارع علیہ السلام کا فرمان سناتا ہوں جس سے آپکو معلوم ہو سکتا ہے کہ شارع علیہ السلام نے بغیر تدبیر کے توکل کی حمایت کی ہے۔ حضور کے اس فرمان واجب الاذعان پر کہ۔ امن نفس نفوسنا الا کتب اللہ تعالیٰ ان یدخلها۔ تم نے حضور سے پوچھا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا فنال (رسول اللہ ﷺ) اعملوا فکل میسر لما خلق له۔ امن من کان من اهل السعادة فانه میسر لعمل اهل السعادة ثم قرء فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسره للیسری۔ یہ کہ حضور کیا ہم اپنے لکھے پر بھروسہ کر کے بیٹھیں۔ اس پر حضور کے جواب

دو طریقہ پر ہوا۔ ایک تو یہ کہ عمل کرو۔ تدبیر کے کام میں لاؤ۔ بغیر عمل کئے، وتدابیر عمل میں لائے کوئی کام چل نہیں سکتا۔ دوسرے یہ کہ تقدیر کے یہ معنے نہیں کہ وہ انسان کی کوششوں سے باز رکھے۔ اگر ایسا ہوا تو اعمال عالم کے لئے جو ارشاد ذہن کان میں جا القاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ بعمل اچھے عملوں کو وقتاً فوقتاً بجا لانے کی ضرورت نہیں ہوتی جیسطرح کہ ایک ہوشیار اپنے شاگرد کو جو فطرتاً شریر واقع ہوا ہے۔ اصلاح کا قطعی فیصلہ کر لیتا ہے۔ کہ اس کی حالت کبھی عمر تک نہ بدلے گی۔ وہ اوس کے اوس عادات پر معمول ہوتا ہے۔ جو رات دن کے سنبھال سے بھی نہ سنبھل سکے۔ اور جس کے متعلق بغیر اوس کے انجام قسمت کے اور کوئی دوسرا امر ذہن میں نہ جما سکے۔ بس یہی ایک ایسی عنصر کی ہدایت ہے جس کے یہ معنے نہیں۔ کہ تقدیری مسئلہ پر زور دینے کے بعد کوئی توکل پر اڑا جائے یا تدبیر سے انکار کر جائے۔ ہوتا وہی ہے جو انسان کی سرشت یا اوس کی فطرت میں داخل ہے۔ اسی سے حدیث مذکورہ میں حضور نے یہ فرمایا ہے جس کی سرشت نیکی اور نیک بختی پر ہے۔ وہی۔ وہی اس کی قسمت ہے اور وہی کام اوس کے لئے آسان ہو سکتے ہیں۔ اور جس کی سرشت بدی اور بدبختی پر مبنی ہے۔ وہی اس کے لئے بدی کے کام نہایت آسان و سہولت پذیر معلوم ہوتے ملتے ہیں۔ یہ ایسا مشہد واقعہ ہے۔ کہ ایک شریف خاندان لڑکے کو جو کہ باپ نہایت اعلیٰ و صاحب دنیا ہتا چوری کی علت پڑ گئی۔ بہر چند نصیحت کی گئی تعلیم دی گئی بری عادات سے ترک کرانے کی سعی کی گئی۔ رقم خرچ کی گئی مگر وہ لڑکا سینکڑوں وقت میل کی سزا بھگتا۔ اور اس نے اپنی فطرتی چوری جیسی قبیح عادت کو نہ چھوڑا۔ اور اس کی تمام تدبیریں اصلاح کی تمام تر کوششیں کسی طرح ترک نہیں کی جا سکتی تھیں جس کی جانب حضور کا پہلا ارشاد ہے۔ یہ بالکل اور اصل بھی اس کے جملہ تدبیری مسئلہ کا اثبات ہے۔ جو کہ اس لڑکے کی حالت زیر تبدیلی۔ اسی لئے میں ضرور یہ سمجھنے کو آمادہ ہوں۔ کہ فی الحقیقت تقدیر کا مسئلہ ایک باریک مسئلہ ہے۔ اور اسی بنا پر لاادریہ خیال کی بنا پڑی اور

اوس کی عظمت کو تسلیم کرنا ہے۔ اور تقدیر کا انکار۔ درحقیقت ان کے رات دن کے چیش آنے والے امور سے انکار ہے۔ اور اسپر مذہب اسلام کو توکل اور بیکاری پر محمول کرنا گویا تحریک تدبیری احکام اسلام سے روگردانی کرنا ہے۔ بہرحال ناظرین اسپر غور کریں۔ تو سمجھنے کے لئے کوئی دقت نہ ہوگی۔ کہ تدبیر مقدم ہے۔ اور تقدیر اوس کا ایک نتیجہ اب رہی یہ بات کہ تقدیر کو پلٹانے والی کوئی شے بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور تقدیر کبھی پلٹ بھی سکتی ہے۔ اس کے متعلق دو باتیں ہیں۔ ایک یہ کہ نفس تقدیر میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے۔ لا تبدیل لکلمات اللہ۔ اسی کی طرف اشارہ ہے اس دوسری حدیث زیر بحث کا اذا سمعتم بجبل الخ۔ یعنے عادات جو انسان کی جبلت اور سرشت میں داخل ہوتی ہیں۔ وہ اس سے علاج پذیر ہو سکتیں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں ہو سکتے جسطرح کہ پہلے میں عرض کر چکا ہوں کہ کسی کی بری عادات بد اوس کے اصلاح کی تدابیر سے اختیار کی جاویں اگر ایسا ہوتا۔ تو نہ کوئی کسی قانون اور نہ کوئی استاد اس بات کی کوشش کرتا کہ ایک شریر النفس بذات کی اصلاح ہو جاتے۔ (دوسرا) جس طرح کہ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ تقدیری عادت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح (دوسرا) یہ امر بھی مسلم ہے۔ کہ عادات کے ترک کرانے کے لئے اصلاح کی کوششیں کی جائیں۔ (تیسری) تدبیر عمل میں لائی جاویں۔ حدیث مذکورہ کا تعلق امر مسلم نمبر (۱) سے ہے۔ اور حدیث مرقومہ بالا کا بیان امر مسلم نمبر (۲) سے۔ اور اس عنوان کے احادیث صفحہ ۱۲ پر

الا الدعاء وان النزل لیعرج فیتلقاہ الدعاء فیعتلجان الی یوم القیامۃ

ہر حال دونوں احادیث زیر بحث تدبیر اور تقدیر کے اثبات پر مبنی ہیں۔ اور بھی بہتری ناقص ذہنوں کو دونوں احادیث کی تطبیق ہے۔ غرض یہ کہ مسئلہ تقدیر کو سمجھنے میں فریقین نے غلطی کی ہے۔ ایک فریق جو تقدیر کا قائل ہے۔ اوس نے اپنی ہمو نفسی سے تدبیر کی کہ اور اوس کی ضروریات سے بالکل ہاتھ اٹھا لیا اختیار کی۔ اور بعض تقدیر پر توکل کا اقرار کیا۔ اور منکر تقدیر نے تدبیری ضروریات کو پیش نظر رکھنے کے بعد تقدیر ہی سے انکار کر دیا۔ مگر انسان کو لازمی طور پر۔ ابتداء اور انتہاء اول و آخر شروع اعمال میں کے نتیجہ پر غور کرنا ضروری ہے۔ اور اس غور و تعمیق کا نتیجہ ابتدائی طور پر تدبیر اور انتہائی تقدیر تک پہنچا دیتا ہے۔ جس کی تفصیلی بحث تشریح کے ساتھ اور پھر آگے چلی ہے۔ فقط ابو تمیم محمد عبدالعظیم حیدرآبادی

سنیت رفع الیدین

(از مولوی عبدالحمید صاحب۔ از حیدرآباد دکن)

گذشتہ سے پیوستہ

گوشہ پر جو میں اس مضمون میں ۲۴ حدیثیں اس مدعا کے ثابت کرنے کی نقل ہو چکی ہیں ناظرین اوکو ملاحظہ رکھیں۔ اور آگے پڑھیں۔

(اڈیٹر)

غرض ان روایات ہم نے صرف ۲۴ احادیث مرقومہ بالا بیان نقل کر دی ہیں جن سے ناظرین کرام کو معلوم ہوگا کہ:۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاروں رفع یدین کرتے تھے۔ ایک نماز شروع کرتے وقت دوسرے رکوع میں جاتے اور تیسرے رکوع سے سر اٹھاتے وقت۔ اور چوتھے دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے وقت۔

(۲) مرقومہ بالا سب کی سب حدیث صحیح متصل مرفوع ہیں کیونکہ تقریباً سب کی سب صحاح ستہ کی ہیں۔ اور بعضوں کے احادیث صفحہ ۱۲ و ۱۳

متفق علیہ ہیں۔ اور حدیث ۱۵ صحیح بخاری میں ہے۔ اور حدیث ۱۶ صحیح مسلم میں ہے اور باقی سنن دیگر نحو خمسہ (ابو داؤد نسائی ترمذی ابن ماجہ مالک) میں ہیں)

کتب اصول حدیث شرح نخبۃ الفکر۔ مقدمہ مسند شرح تراجانی ص۔ مقدمہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی میں ہے۔ کہ صحیح حدیث کے سات درجے ہوتے ہیں سب سے اعلیٰ درجہ صحیح کا یہ ہے۔ کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم میں ہو (جسکو متفق علیہ کہتے ہیں) پھر وہ جسکو صرف امام بخاری روایت کریں۔ پھر وہ جسکو صرف امام مسلم نقل کریں۔ پھر وہ جو اوصول راصول کی شرط کے موافق ہو۔ پھر وہ جو امام بخاری کی شرط کے موافق ہو۔ پھر وہ جو امام مسلم کی شرط کے بموجب ہو پھر وہ۔ احادیث جن کو دیگر ائمہ حدیث روایت کریں

ان مقررکردہ اصول کے رو سے احادیث ۱۵ تا ۲۱ ایسی صحیح ہیں جن سے بڑھکر صحیح کا کوئی درجہ نہیں اور حدیث ۲۲ دوم درجہ کی صحیح ہیں۔ اور حدیث ۲۳ تیسرے درجہ کی۔ اور باقی احادیث ساتویں درجہ کی صحیح ہیں۔ غرضکہ کل کی کل احادیث صحیح ہیں۔ اور بالکل واجب العمل ہیں۔

صحیح مرفوع متصل احادیث نقل کرنے کے بعد ہم چند موقوف احادیث (قول و فعل صحابی) درج کرتے ہیں۔ جن سے رفع یدین کی تائید ہوتی ہے۔

آثار متعلقہ رفع

(۱) تنویر الصفحہ میں ہے۔

اخرج ابن ابی شیبۃ عن عمیل ربہ بن زیتون قال ۳ الم ار عمر رفع یدیہ اذا صلی رکعتین من الصلوٰۃ وہ اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ ترفع یدیہ فقلت لہ فعل ذلک الامام سمع ربہ اخالف بین اصابعہ

ابن ابی شیبہ عبدربہ بن زیتون سے نقل کیا ہے کہ میں نے کہا کہ آپ نے دو رکعت نماز شروع کرتی ہیں۔ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر نہیں اٹھاتے۔ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہتا تو بھی اپنے ہاتھ اٹھاتے اور اللہم ربنا لک الحمد کہتا۔

(۲) حدیث رفع الیدین میں ہے

عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان اذا استقبل الصلوٰۃ رفع یدیہ قال واذا رفع راسہ من الرکوع ورواہ ابو داؤد نسائی

نافع سے مروی ہے۔ کہ عبداللہ بن عمر جب نماز شروع کرنا چاہتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ اور دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تب بھی رفع یدین کرتے تھے۔

(۳) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن نافع ان ابن عمر رفع یدیہ اذا رای رجلا لا یرفع یدیہ اذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع

نافع راوی ہیں۔ کہ عبداللہ بن عمر جب کسی آدمی کو دیکھتے تھے۔ کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہیں کرتا ہے۔ تو اوسکو سنکریاں بھبکیاں کرا مارتے تھے۔

(۴) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عطاء قال رایت ابن عباس وابن الزبیر وابا سعید وجابرا یرفعون ایدیہم اذا افتتحوا الصلوٰۃ واذا رکعوا

عطاء کہتے ہیں جنکی نسبت حضرت امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ جنے ان سے اچھا آدمی کوئی نہیں دیکھا) کہتے کہا کہ میں نے ابن عباس ابن الزبیر ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے۔ اور جب رکوع میں جاتے تو رفع یدین کرتے۔

(۵) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عبدالرحمن الاعرج عن ابی ہریرۃ انہ کان اذا کبر رفع یدیہ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع۔

عبدالرحمن اعرج کہتے ہیں۔ کہ جب ابوہریرۃ تکبیر کہتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تب بھی رفع یدین کرتے تھے۔

(۶) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

عن عاصم الاحول قال رایت ابن عمر اذا افتتح الصلوٰۃ کبر ورفع یدیہ ورفع راسہ من الرکوع رفعہما کانہما یطیر بہما

عاصم احول کہتے ہیں۔ میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ جب انہوں نے نماز شروع کی۔ تو رفع یدین کیا۔ اور جب وہ رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفع یدین کرتے۔

(۷) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن ابی جحیفۃ قال رایت ابن عباس یرفع یدیہ حیث کبر واذا رفع راسہ من الرکوع

ابوجحیفہ کہتے ہیں۔ میں نے ابن عباس کو دیکھا کہ جب وہ اللہ اکبر کہتے۔ اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفع یدین کرتے۔

(۸) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن حمید بن ہلال قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفعون ایدیہم اذا افتتحوا الصلوٰۃ واذا رکعوا واذا رفعوا رؤسہم

حمید بن ہلال نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب نماز شروع کرتے۔ تو ان کے ہاتھ کانوں کے برابر ہوتے گویا پنکھے ہیں

(۹) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عطاء قال رایت ابن عباس وابن الزبیر وابا سعید وجابرا یرفعون ایدیہم اذا افتتحوا الصلوٰۃ واذا رکعوا

عطاء کہتے ہیں۔ میں نے ابن عباس ابن الزبیر ابوسعید اور جابر کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔

عن طاؤس ان ابن عباسؓ کان اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یجاوز اذنیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع فعل مثل ذلک من التسمیع والتحمید قائما۔

طاؤس سے روایت ہے کہ ابن عباس جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے تھے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے۔

(۱۱) کتاب مکروہ میں ہے۔

عن عطاء قال سمعت جابر بن عبد اللہ وابا سعید الخدری وابن عباس وابن الزبیر یقولون صلینا ہٰذہ حین یفتتح الصلوٰۃ ونصر اللہ واذا رفعوا رؤسہم من الرکوع

عطاء نے کہا میں نے جابرؓ بن عبد اللہ ابو سعید خدری ابن عباسؓ اور ابن الزبیرؓ کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے۔ اور جب رکوع کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے۔

شمار اصحاب نے ہم اور کہاں تک نقل کرتے جاویں۔ کہ یہ مضمون بہت طول ہوتا ہے۔ اس لئے صرف ان صحابہ کرام کے نام ناحق لکھ دیتے ہیں جو رفع کے قائل و عامل تھے۔

اسمائے گرامی صحابہ کرام جو رفع کے قائل و عامل تھے

(۱) جو رفع الیدین میں ہیں ہے۔

ابو قتادہؓ۔ ابو اسیدؓ۔ محمد بن مسلمہؓ۔ سہل بن سعدؓ۔ عبد الملک بن عمرؓ۔ عبید اللہ بن عباسؓ۔ انسؓ بن مالک۔ ابو ہریرہؓ۔ عبد اللہ بن عمرؓ۔ عبد اللہ بن الزبیرؓ۔ وائل بن حجرؓ۔ مالک بن حویرثؓ۔ ابو موسیٰ اشعریؓ۔ ابو حمید الساعدیؓ۔ عمیر بن خطابؓ۔ علی بن ابی طالبؓ۔ ام الدرداءؓ۔ ابو سعیدؓ۔ جابرؓ

(۲) جو مسند ترمذی میں ہیں۔

عمیر اللیثیؓ

(۳) المناہل المتکاثرہ فی احادیث المتواترہ للسیوطی میں ہے

حکم بن عمیرؓ۔ ابو عزالیؓ۔ ابو بکر الصدیقؓ۔ عقبہؓ بن عامر۔ معاذ بن جبلؓ

(۴) تنویر العینین میں ہے۔

حسن بن علیؓ۔ زیدؓ۔ ابو مسعود بدریؓ۔ انسؓ۔ ابو مسعود مسلمانؓ۔ عائشہؓ۔ بریدہؓ۔ عمارؓ۔ عثمانؓ۔ طلحہؓ۔ سعدؓ۔ زبیرؓ۔ سعیدؓ۔ عبد الرحمٰنؓ۔ ابو عبیدہؓ

غرضکہ ہم کہاں تک گناتے جاویں۔ قریب قریب سب ہی صحابہ کرام رفع یدین کرتے تھے۔ جیسا کہ آثار متعلقہ رفع کے عنوان سے واضح ہوتا ہے اسمائے گرامی تابعین جو رفع یدین کرتے تھے

(۱) ترمذی میں ہے

حسن بصری۔ عطاؒ۔ طاؤسؒ۔ مجاہدؒ۔ نافعؒ مولیٰ ابن عبد اللہ سعید بن جبیرؒ

(۲) جو رفع الیدین میں ہے۔

مکحولؒ۔ قاسمؒ بن عبد اللہ۔ عمر بن عبد العزیزؒ۔ نعمان بن ابی عیاشؒ۔ ابن سیرینؒ۔ عبد اللہ بن دینارؒ۔ حسنؒ بن مسلم۔ قیسؒ بن مسعد۔ عبد اللہ بن مبارکؒ۔ اسحاقؒ بن راہویہ۔

اس کے بعد ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ ائمہ لاعلام مجتہدین عظام محدثین کرام کی تعامل تحقیقات اور بیانات نسبت رفع یدین نقل کر دیں۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ سواد اعظم اسی طرف ہے۔

(۱) ہندی میں ہے۔

عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا کہ حدیث رفع کی ثابت ہو گئی ہے۔ اور حدیث زہری کا ذکر کیا جسکو وہ سالم سے اور اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور حدیث ابن مسعود کی ثابت نہ ہوئی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی بار رفع یدین کرتے تھے۔ اور یہی قول ہے امام شافعی رح احمد رح کا

(۲) جزء رفع الیدین میں ہے۔

(۱) الحسن عبد اللہ بن مبارک۔ رفع یدین کرتے تھے اور ان کے ساتھی اصحاب بھی۔ رفع یدین کرتے تھے۔ ان میں سے علی بن الحسین اور عبد اللہ بن عمر اور یحییٰ بن یحییٰ ہیں۔ اور بخارا کے محدثین ان میں سے بیٹھے جن سو سے۔ کعب بن سعد۔ محمد بن سلام۔ عمر و اللہ بن محمد وسندی ہیں اور بے شمار لوگ ہیں۔ جنکے نام یاد نہیں آتے۔ ان میں مسئلہ رفع یدین میں اختلاف نہیں۔ اور عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی علی بن عبد اللہ اور یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم ان سب حدیثوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتے ہیں۔ اور ان کو صحیح سمجھتے ہیں۔ اور سب لوگ اپنے زمانہ کے لوگوں میں سے اہل علم تھے۔

(۲) بخاری نے کہا عبد اللہ بن مبارک رفع یدین کرتے تھے۔ اور وہ اپنے زمانہ میں سب سے علم میں بڑھکر تھے۔ سو جسکو سلف کی باتوں کی خبر نہیں ہے۔ وہ اس کے لئے بہتر ہے۔ کہ عبد اللہ بن مبارک کی اور ان باتوں میں پیروی کرے جس میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اور تابعین کی پیروی کی ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ ایک جاہل کی پیروی کرے

(۳) عبد اللہ بن مبارک نے کہا۔ میں نعمان بن ثابت کے پہلو میں نماز پڑھتا تھا۔ میں نے رفع یدین کی۔ تو انہوں نے کہا میں ڈرا کہ آپ کہیں اڑ نہ جائیں۔ میں نے کہا۔ جب پہلی بار نہ اڑا۔ تو دوسری بار کیوں اڑتا۔

(۴) نعمان بن ابی عیاش کہتے تھے۔ ہر چیز کے لئے ایک آرائش ہے۔ اور نماز کی آرائش یہ ہے۔ کہ تو رفع یدین کرے جب اللہ اکبر کہے۔ اور جب رکوع کرے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھائے۔

(۵) بخاری نے کہا۔ مکہ مدینہ۔ یمن۔ عراق والوں نے رفع یدین پر اتفاق کیا ہے۔

(۶) بخاری نے کہا علی بن مدینی نے کہا۔ مسلمانوں پر رفع یدین کرنا لازم ہے۔ بسبب حدیث زہری کے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں۔ اپنے باپ سے

(۳) تنویر العینین میں ہے

محی السنہ نے کہا۔ امام اوزاعی اور امام مالک رفع یدین کرتے تھے۔

(۴) فتح الباری میں ہے۔

محمد بن نصر مروزی نے کہا۔ جمیع ملکوں کے علماء سے بجز اہل کوفہ کے رفع یدین کے سنت ہونے پر اتفاق کیا ہے۔

(۵) مجمع الانہار میں ہے۔

جو شخص رفع یدین کرتا ہے۔ میرے نزدیک اس شخص سے جو رفع یدین نہیں کرتا۔ اچھا ہے۔ کیونکہ رفع یدین پر جو حدیثیں دلالت کرتی ہیں۔ وہ

زیادہ بھی ہیں۔ اور ثابت بھی خوب ہیں۔

(۷) حواشی ہدایہ مسنن نسائی میں ہے۔

امام شافعی احمد بن المبارک اوزاعی۔ ابو عبید ابو ثور ابن راہویہ محمد بن جریر طبری۔ اور اہلحدیث کا ایک جماعت جدید کہا۔ کہ جمیع علماء اہلحدیث رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کو مستحب سمجھتے تھے۔

(۸) ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابی سلمۃ الاعرج کے طریق سے بیان کیا ہے۔

میں نے سب لوگوں کو پایا۔ کہ وہ جھکنے اور اٹھنے کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔

(۹) سفر السعادت میں ہے۔

تین جگہ ہاتھوں کا اٹھانا ثابت ہے۔ اور کثرت احادیث کے سبب یہ بات تواتر تک پہنچی۔ چار رکنوں جزء اور آخر اس باب میں صحیح ہوئی۔ اور عشرہ مبشرہ سے روایت کی ہے۔ کہ ہمیشہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھی ہوئی نماز پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ اس جہان سے رحلت فرمائی۔ اور سوائے اس کے کچھ ثابت نہ ہوا۔

(۱۰) شرح سفر السعادت میں شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

امام ترمذی نے حدیث رفع کی تصحیح کی۔ اور ایک ایسا اشارہ کیا جس سے انکار جہان بطرف معلوم ہوتا ہے۔

(۱۱) تزہت الناظر الحلیم والسافر میں علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں۔

میں کہتے ہیں۔ جسنے امام شافعی رح کو دیکھتے سنا کسی شخص کے واسطے حلال نہیں ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث متعلقہ رفع الیدین نماز شروع کرتے وقت اور رکوع میں جاتے وقت اور اس سے سر اٹھاتے وقت سنے۔ اور اوس کی اقتدا کرنا چھوڑ دے۔

(۱۲) اتحاف النبلاء المتقین میں ہے۔

ابن المنذر نے کہا۔ کہ اہل علم جنسے ہم نے حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفع یدین کرنا میں اختلاف نہیں کیا ہے۔

اصل حاصل ہر زمانہ کے بڑے بڑے علماء محدثین اور مجتہدین۔ رفع کے قائل ہوتے ہیں

ناسب معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کی عام اطلاع کے لئے یہاں پر وہ اقوال جو ثابت مع جوابات لکھدیں۔ جو مانعین رفع احادیث رفع پر وارد کرتے ہیں انشاء اللہ باقی ہے۔

میرا سفر اور تجربہ سفر

میں ہر چند سفر میں جانے سے رکتا ہوں۔ نہ اس لئے کہ مجھے دوستوں کی قدر نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ میں یہاں بیٹھا ہی انہی کی خدمت میں مشغول رہتا ہوں۔ اس لئے بہت سی دعوتیں ٹھکرا دیتا ہوں۔ تاہم بارہا ایسے مقامات پر ضرور جانا پڑتا ہے۔ چنانچہ اگست شروع ایام میں غازی پور و گورکھپور کے جلسوں میں جانا پڑا۔ جیسے بڑی شان و شوکت سے ہوئے۔ مگر گورکھپور بعض احباب کے نزدیک ایک خطہ آفات و زلزلہ علاء جس کا پہنچنے والا نام بتاتے ہیں ایک طبیب ہے (مگر نہ اصل مرض تعصب ہے مریض)

یہ طبیب صاحب جہاں کہیں سنتے ہیں۔ کہ میرے شہر گئے ہیں۔ وہاں پر ایک خط بھیج دیتے ہیں۔ اور ایک اشتہار کا مضمون بھی لکھ دیتے ہیں۔ اشتہار کا مضمون یہ ہے۔ کہ مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی اور یہ خاکسار سب بے دین بد مذہب ہیں۔ انکو شریک جلسہ نہ کرنا چاہئے۔ فیروزپور میں سنا۔ اور گورکھپور میں اسی مضمون کے خطوط ان کے پہنچے۔ مگر افسوس ہے ہر ایک مقام سے ان حکیم صاحب کو یہی جواب ملا کہ

ناصحا دل میں تو اتنا تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ ناداں ہیں تجھ سے ہی فزوں تر کیوں ہو؟

اس سفر میں مجھے ایک عجیب بات سنی۔ جو بطور خیر خواہی اپنے دوستوں تک پہنچانا ضروری جانتا ہوں۔

ایک شخص نے مجھے ایک واقعہ سنایا۔ کہ ایک شخص یکہ گاڑی پر سوار تھا۔ اس سے کسی اور شخص نے اس کا نام۔ پتہ اور گھر کے لوگوں کا حال دریافت کر کے کسی مقام سے اس کی طرف سے تار دیا۔ کہ بیٹا کچھ بندوبست تار بھیجو۔ اور ان چار روپے بھیجدو۔ یہ صاحب ٹیکہ کر فوجدار ہو گئے۔

ہمارے ناظرین اس واقعہ کو ہمیشہ یاد رکھا کریں۔ اور کسی اجنبی آدمی کو پتہ بتلانے کے وقت اس امر کا خیال کر لیا کریں۔ کہ یہ شخص نقصان نہ پہنچا سکے۔ حفظنا اللہ وایاکم

انجمن اہلحدیث جہلم کا سالانہ جلسہ

جلسہ ۱۶، ۱۷ جنوری ۱۹۱۳ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

(سکرٹری)

اسلام میں فرقہ بندی

بخدمت ڈیئر صاحب اہلحدیث۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہلی دو صدی ہجری تک اسلام میں کوئی فرقہ بندی نہ تھی۔ اگرچہ بعض مسایل فروعی میں اختلاف تھا۔ جسطرح کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی تھا۔ مگر دوسری ابتدائی زمانہ میں اختلاف باہمی کی وجہ سے اور کینہ نہ تھا جس طرح کہ آج کل ہے۔ انکہ ائمہ علیہم رحمۃ کے مذہب کی تدوین سے یہ اختلاف شروع ہو کر لفظ وکینہ تک نوبت پہنچ گئی جسنے مسلمانوں میں اس قدر فرقہ بندی اسلام کا شمار کرنا مشکل ہے۔ گو حدیث شریف کی بنا پر کل میزان اسلامی فرقوں کی ۷۳ سے زائد نہیں۔ اور اس سے زاید میں وہ اثنی عشر کی شاخ و شاخ ہیں۔ ان میں سے ہر جب حدیث شریف ناجی فرقہ صرف ایک ہی ہے باقی جہنمی (ما انا علیہ واصحابی) کا مصداق ہے۔ اب جب انصاف و غور سے دیکھا جائے۔ کہ اسقدر اسلامی فرقوں میں اس ناجی فرقہ کا وجود کہاں ہے۔ اور کس کے نشانات کیا ہیں۔ جواب یہی حاصل ہوتا ہے۔ کہ جو فرقہ

اللہ اور اوس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع پر چلنے والے رہے۔ اور اس سے اہلحدیث اپنے آپ کو جس ہی فرقہ کا مصداق بتلاتے ہیں۔ مگر دل حزب ہما لدیہم بفرحون کی زد سے یہ فرقہ بھی بچ نہیں سکتا۔ اپنا موجودہ زمانہ سے قطع نظر کر کے ہم مختصراً اسلاف پر چلتے ہیں۔ تو محدثین کی باہمی لے دے کی کیفیت بخوبی اور کبد سے آدمی پاسکتے ہیں۔ اور اگر مقلدین کا آپس میں اختلاف ہے۔ تو اہلحدیث بھی اس سے بری نہیں ہو سکتے۔ مثلاً حافظ ابن قیم تارک صلوٰۃ کی اکفر کی تحقیق کو غلط کہتے ہیں۔ اور بعض دیگر اہلحدیث بھی اور مولوی عبدالجبار مرحوم اور نصری بھی حافظ صاحب کے مقلد تھے۔ جیسا مولوی وحید الزمان صاحب مرحوم کے فتاوے سے ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح وقوع طلاق ثلاثہ وغیرہ دیگر مسائل میں اہلحدیث کا اختلاف ہے۔ نیل الاماني خارج صفہ امام شوکانی ہم جو اہلحدیث کی ہشکوٰۃ ہے۔ اس میں بھی اکثر مسائل کا کوئی فیصلہ قطعی مندرج نہیں

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ صحاح ستہ صحیح و مرکت کتب صحیح احادیث کے بھی بعض مسائل کے اختلافات کیوجہ دور نہیں کر سکتی۔ تو صحیح فیصلہ اختلافی مسائل میں کیونکر ممکن ہو؟ بیشک قرآن شریف کا تو یہی حکم ہے۔ فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول (پس اگر تم کسی چیز میں جھگڑو تو اوسکو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر دو) مگر یہ حکم ہم میں موجود نہیں۔ حدیث آپ کا کلام بصورت احادیث صحیحہ کے موجود ہے۔ مگر جب اوس کے ماہر بھی اکثر مسائل میں مختلف ہیں۔ تو ہمارے لئے بالکل اسی طرح ہے۔ کہ جس مسئلہ کی طرف زیادہ تر علماء اہلحدیث جائیں اوسکو قبول کرنا چاہیئے کیونکہ اختلاف مسائل جب آپس میں بھی ہوا جنہوں نے تعلیم بھی ہمیں اسکا حاصل کی ہی۔ تو پھر یہ اختلافات کسی طرح مضر نہیں سکتا۔ ترمذی کی حدیث اختلاف امتی رحمۃ کا بھی یہ ہے۔ کہ اختلاف میری امت کا ایک رحمت ہے۔ قابل عمل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ بعض آیات و احادیث محض متشابہ کے مفہوم ہیں۔ اور بعض اہلحدیث کا کہنا ہو کہ ویگی ناض قیاس حرام ہے۔ صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ جب خالص نص میں ہی دو پہلو داخل ہوں۔ تو ایسے وقت میں سلف اور خلف میں اختلاف کا ہونا ایک امر لاگزیر ہے پس بنیچہ یہ حاصل ہوا۔ کہ قیاس صرف بعدم موجودگی نص ہی جائز نہیں بلکہ ایسے وقت بھی جائز ہے جب خاص کوئی نص ہی ایک سے زائد مفہوم رکھتی ہو۔ اس مضمون میں بالفعل میں قدر گنجائش نہیں۔ کہ اس قسم کی مثالیں پیش کی جائیں البتہ اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ اس سے بڑھ کر بھی کوشش کی جاوے گی۔ اس مضمون کو ایک عجیب چشمدید واقعہ سے ختم کرتا ہوں۔ اور جو کچھ میرا علم کاصل نہیں اس وسطے مولانا داؤد صاحب اخبار اہلحدیث اس مسئلہ کو بنا بر آگاہی و ہدایت پیچھے من ناظرین صداقت فرما کر موجب ثواب کثیر ہوں گے۔

اہلحدیث جیسا اہلحدیث ہیں امرتسر میں سے ترسٹا جن کس کے پاس اس قدر ذخیرہ کتب دینی ہے کہ ہر ایک اہلحدیث کے پاس نہیں ہوتا۔ ایک دن اتفاقاً بوجہ غیر حاضری اصلی امام کے ایک غیر صاحب نے امامت کرائی۔ اور وہ اہلحدیث مقتدی تھے۔ امام نے ظہر کی حق کو مثابہ بدل پڑھا۔ بعد فراغت نماز ایک اہلحدیث نے نماز کا اعادہ کیا۔ مگر دوسرے نے نہ کیا۔ راقم الحروف نے ہر دو صاحبوں سے دریافت کیا کہ اس تعلق مخرج کے سبب سے باطل ہوئی نماز لڑکے پیچھے یا کوئی آیت یا حدیث پیش کریں۔ یا قرون ثلاثہ کا عمل۔ انہوں نے جواب دیا کہ سید نذیر حسین دہلوی مرحوم سے سنے پر عمل کیا ہے دوسرے اہلحدیث صاحب نے کہا۔ کہ میری نماز کو خالص کی حق کو فلا اور ق دونوں طرح امام کے پڑھنے سے ہو جاتی ہے۔ اور مولوی اسماعیل صاحب مرحوم امرتسری اہلحدیث کو سند پیش کیا۔ فاکسار راقم۔ بڑی حیران ہے کہ یا الٰہی! اگر اسلام میں ہر قسم کی مشکلات کو جائز قرار دیا جاوے۔ تو کہیں بگڑ نہیں سکتی۔ ہم کم علم تو تقلید و عدم تقلید کے جھگڑے سے فارغ ہونا چاہتے ہیں مگر اہلحدیث کو بھی اس مصیبت میں دیکھکر روتا ہے دہلی زار اور سینہ پر گودہ میں ایک نئی مسجد الٰہی تیار ہوتی ہے۔ ایک دن کوئی صاحب امامت پر کھڑے ہوئے تو انہوں نے حاضرین کی حق کو مثابہ بہ تکہ پڑھا۔ بعد فراغت نماز ایک صاحب نے جو حنفی مذہب کے مقلد تھے اپنی نماز کو دوبارہ جب راقم الحروف نے اس سے دلیل طلب کی۔ تو فقہ کی بہت سی کتب کا حوالہ دیا۔ اور یہاں تک مبالغہ کیا۔ کہ حق کو فلکہ کے مثابہ پڑھنا گھر کے برابر کہدیا۔ اب کیا تسکین دہ دلیل نقل کرتا لاکھپور والے غیر مقلد نے مجھکو بتلائی۔ اور نہ سرگودہ والے حنفی صاحب نے درحالیکہ دلائل پوری غیر مقلد نے بہت دقو تفلید کی بجز مسئلی طرائب کی ہے۔

ادسکو میں بخوبی جانتا ہوں۔ مگر اس مسئلہ میں خود تقلید میں سخت گرفتار ہے۔ باقی سرگودہ والے مقلد کا ذکر فضول ہے۔ وہ تو خود مقلد ہے۔

اڈیٹر صاحب! قرون ثلاثہ کا اسلام کیا ایسا ہی تھا اور کیا ہی اسلام کو تبلیغ میں پیش کیا جاوے؟

(خاکسار راسٹر غلام حیدر ہیڈ ماسٹر فرید اہلحدیث ۱۳۳۹ھ)

اڈیٹر:۔ اخبار اہلحدیث آپنے جس دلسوزی سے یہ مضمون لکھا ہے۔ قابل داد ہے۔ لیکن معاف فرماویں۔ جسنے سمجھا تہیں سمجھا آپ فرماتے کیا ہیں؟ کوئی بات دریافت طلب یا کوئی مشکل قابل حل ہے۔ اگر یہ مراد ہے۔ کہ ما انا علیہ واصحابی سے کون فرقہ مراد ہے۔ تو اس کا ایک جواب تو پہلے لکھا گیا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ موقع استدلال پر جس طرح سے حضور علیہ السلام نے صحابہ کو مستدلال کرنا سکھایا۔ اور جس طرح سے صحابہ استدلال کرتے تھے بیچو کل اثبات مسائل اور موقع اختلاف میں قرآن و حدیث میں پیش کرتے تھے۔ جیسے انتخاب خلیفہ کے وقت ہوا تھا۔ یا اور کئی ایک مواقع پر ہوا۔ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ جو فرقہ اپنے استدلال کے موقع پر اسی طرح مستدلال ہو سکے۔ اثبات مدعا کرے گا۔ وہی فرقہ ناجی ہوگا۔ بھکا مطلب یہ ہے۔ کہ جو فرقہ ہر امر میں جو پہلی اس آزادگی کی ہوا میں سے ہوئے سو نجا باغ گیتی

نعتیہ مطلع

سنتا ہے عجب نام رسول عربی کا
ہر ایک لقب پیارا ہے اس خوش لقبی کا
ہے محو نشہ سا غر صہبائے نبی کا
کیوں نام بھی لوں اونہ سو شراب عنبی کا
فرمان خدا ہے جو ہے فرمان نبی کا
خورشید بھی ہو شکل قمر آپ پہ قربان
فرمائیں محمد جو رشادہ طلبی کا
یا رب ترا محبوب سہا ہی نبی ہے
اقرار ازل سے ہے یہ ہر ایک نبی کا
آدم کی بھی ہے فخر تری ذات سے مولیٰ
کیا واصف بیاں ہو تری عالی نسبی کا
ملکے کہ کے صلوات پڑھے شاہ حجاز نے
موسےٰ کے لئے تھا یا سماں بوالعجبی کا
اترے ہوں وہیں پر لگر قہر نبی سے
بدیں جو گستاخی قصد کریں بے ادبی کا
دربار خدا میں یہی ہے مخل صلی علیٰ کا
کامل ہے قصیدہ جو پڑھا مدحت نبی کا
(منشی غلام علی خاں کامل جھنگ بیدی)

دریافت حدیث

ہر بالا کر کے مندرجہ ذیل حدیث کا پتہ بتلادیں۔ تاکہ تسلی و تشفی ہو۔ حدیث

عن عبید اللہ بن موسیٰ قال سمعت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یقول الا انبئکم بارجل من کرذان بلدکم هذا ان من کرمت علیہ بالی حنیفۃ قال ملئی قلبہ علماء وحکما وہو سیماتک بہ قوم فی آخر الزمان اتباع علیہ علیم المتاخر فیقال لہم المدانیۃ کما اتاکم الحقیقۃ بالی یکون کم۔

حدیث عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی امتی دجل اسمہ النعمان وکنیتہ ابو حنیفہ ہو سراج امتی ہو سراج امتی ہو سراج امتی ۔۱۲

(راقم الحاجی عبدہ غدوی منشی محمد یاست اللہ عفا اللہ عنہ مقام کھیری سید پور ضلع بلند)

اڈیٹر:۔ پہلی حدیث کا پتہ نہیں۔ دوسری موضوع اور قرآن کے دیباچہ میں ہے۔ مگر ضعیف بلکہ موضوع (غلط) ہونے سے علماء نے اس کی تردید کی ہے صاحب سفر السعادت مولانا عبدالحی وغیرہ علماء بھی اس کی تغلیط کی ہے۔

مسلمانوں کی اخلاقی حالت

فکری جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری دامت فیضہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد براہ مہربانی مندرجہ ذیل اپنے اخبار اہلحدیث میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔ پہلے مضمون کی سرخی میں علماء عاملین کو متوجہ فرماویں۔ کہ قوموں کو عروج ہمیشہ ہمیں سامان سے اتفاق اکثر ہوتا رہتا ہے۔ جو بعض اضلاع میں کم و بیش پایا جاتا ہے۔ اور عموماً اضلاع میں دیکھا گیا ہے۔ کہ ہمارے کی اچھی طرح کوئی خبر نہیں ہے۔ مگر خصوصاً ضلع لائلپور جھنگ۔ لائلپور۔ علاقہ جنیڈ لے منشکری۔ علاقہ بانک بیں کے کہ کری علاقوں میں جو اقوام مسلمان بافندے ہیں۔ وہ کل اسلام کی بڑے طور سے تو جانے خود بخود ہی مسائل کی بھی بالکل خبر نہیں ہے۔ اور ان پڑھ تو دل میں جو علماء مسجدوں میں ہوتے ہیں۔ وہ صرف نفس پرور ہوتے ہیں۔ ان بیچاروں کو خود ان مسئلوں کی خبر نہیں ہے۔ اور لوگوں کو کیا کہیں۔ فقہ کی طور مثال ایک تہوار کی جیسی مثال پیش کرتا ہے جیسے۔ لوگ اپنی لڑکیوں کی شادی اکثر اپنے ہی گاؤں اور جوار ہی میں کرتے ہیں۔ اور اس حالت میں شادی کرتے ہیں۔ جب انکی عمر قریباً ۱۴ سے ۱۵ سال تک پہنچ جاتی ہے۔ اور جب وہ بچاری بلوغت میں آتی

ہیں تو اکثر ان کے خیال اچھے نہیں رہتے۔ اور پھر وہ مکینہ قوموں سے آشنائی پیدا کر کے ادھر اُدھر جیلی جاتی ہیں۔

یہ اُن لوگوں کی خاص رسم ہے۔ کہ جب لڑکی عمر ہو جاتے۔ تو وہ شادی کی تجویز کرتے ہیں

مولانا صاحب عاجلی اس تحریر کو وہ بنا کر تا۔ مگر اکثر علماء میری تحریر ناقص پر شاید چین بجبیں نہ ہوا۔ اس واسطے ایسی تقریظی تحریر کو بھیج کر کے ملتمس ہوں۔ کہ آپ بھی علماء دیوبند کو خاص توجہ دیں۔ اور ان لوگوں کو اس بدعت سے ظاہر خود بھی ثواب حاصل کریں۔ اور ان بیچاروں کو بھی نجات دلا دیں۔

(راقم عاجز رحمت شاہ خادم اسلام اڈکٹ بالی)
ضلع گوجرانوالہ

اہلحدیث ۔ ایسے لوگوں کو سنا دینا چاہئے کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جو کوئی ۳ سال تک لڑکی کی شادی نہ کرے۔ جو خرابی پیدا ہو۔ اس کا وہ ذمہ دار ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد۔ خدمت جناب مولانا و بالفضل والمنن ذاتی الذکر فائق الفکر معتصم بحبل الورع متمسک بالسنۃ والتوحید حجی بلسنۃ تمامع الحبد غایۃ الوفا ثناء اللہ امرتسری لازالت شموس فیوضہم باہرۃ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ من اخیکم گذارش یہ ہے۔ کہ سطور مندرجہ ذیل کو اندراج پرچہ اپنے اخبار گہربار اہلحدیث کے کسی نیک گوشہ میں جگہ دیکر ممنون فرمادیں۔ الاحباب اور جناب مولوی ابراہیم صاحب فاضل میاں کلوئی اور جناب مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی فقہ ہما اور دیگر علماء اہلحدیث جنت فیہ جنہم عموماً میرے استفسار ذیل کے جواب اخبار اہلحدیث میں عنایت فرما کر عند اللہ اجر جزیل پائیں۔ وہ یہ ہے کہ

علامہ صدیق بن حسن والئی بھوپال طاب اللہ ثراہ نے اپنی کتاب اقتراب الساعۃ مطبوعہ مطبع سید المطابع بنارس کے صفحہ ۳۳ میں امارات متوسطہ قیامت کو نمبر وار بیان کرتے ہوئے نمبر ۱۵ میں لکھتے ہیں۔

(۱۵) مسجد کی محرابیں آراستہ کی جاویں۔ دل ویران ہوں پھر نمبر ۱۶ علامہ ابھی سیاہی کے لکھتے ہیں کہ یہ سب نزدیک طبرانی کے ہے۔ ابن مسعود سے۔

اب لہ یا فقیہ علیہ خاکسار کا یہ مدعا ہے۔ کہ (۱) یہ حدیث کیسی ہے (۲) اور محراب سے مراد کون محراب ہے آیا یہی محراب جو آجکل مسجدوں میں جانب قبلہ بنایا جاتا ہے۔ یا مثل محراب زکریا علیہ السلام مراد ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔

(۳) اور زمانہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسجد میں آج کل کی طرح محراب بنایا جاتا تھا یا نہیں۔

یہ بھی بعرض کئے دیتا ہوں کہ بدعت سے خالی نہیں سمجھتا ہوں۔ کیونکہ وجہ اس استفسار کی یہ ہے۔ کہ میرے ناقص خیال میں اگر یہ حدیث صحیح۔ اور محراب سے مقصود یہی محراب ہو۔ اور زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی محراب بنایا جاتا ہو تب تو اس محراب وقت کو بدعت کہنا صحیح نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس حدیث سے تزئین محراب کا استحباب ثابت ہوتا ہے۔ ذکر نقش محراب کی۔ ھذا ما ظہر لی۔ فان وجد من العلماء الحدیث ان یظہر ولہ تحقیقا تہم

مکرر یکلک نام سیوطی نے جو اس بارہ میں ایک رسالہ موسومہ باعلام المراتیب فی بدعۃ المحاریب لکھا ہے۔ وہ کہاں سے ملتا ہے۔ اور اس میں انہوں نے کیا لکھا ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو اطلاع بخشیں۔

اس رسالہ کے نام سے تو یہ ظاہر ہے۔ بدعت محرم ہوتی ہے۔ فقط

(۱) المرا تمسک بالحبال فقلیدا الحال الی المحال
محمد اسماعیل الکرمجوی عفا عنہ اللہ الخالق القوی۔ المدرس الاہلحدیث ۳۴۰۶

جرمنوں کا غرور

شہنشاہ جرمنی کے خیالات اپنے ملک اور اپنی ذات کے متعلق حسب ذیل ہیں

(۱) ہم دنیا کی روح رواں ہیں۔ ہمکو لازم ہے۔ کہ اپنے آپکو اپنی عظیم الشان قسمت کے قابل ثابت کریں

(۲) فوج ایک ہی قانون ہے جسے میرا قانون و قانون چلتے ہیں بذات خاص واضح کرتا ہوں۔

(۳) سب سے اچھا لفظ "حزب" ہے

(۴) طاقتور جرمن ان یورپ کا سہارا ہے۔ بسمارک کی عظمت جرمنی کی عظمت سے وابستہ ہے۔

(۵) جرمن لوگ ایک محسن حسین ہونگے۔ جن پر خداوند کریم دنیا میں تہذیب اور شائستگی پھیلانے کے کام کی تکمیل کر سکتا ہے

(۶) خدا پیشتر کی طرح اب بھی زندہ ہے۔ ہمارا سب سے بڑا دشمن برسر حکومت ہے۔

(۷) فرانسیسی بارود سے تیز تلوار کے لئے۔ اس نظام کے جو ہماری نظر میں ہے۔ اس طاقت کے لئے جسپر ہمکو بھروسہ ہے۔ اور جو اس قومی وجدان کے اثبات کے لئے نعرہ خوشی

(۸) اہل جرمنی کی نئی انجیل جنرل بہارڈی کی کتاب ہے

(۹) صلح کی آرزو میں جرمنی کی روح کو ابھرا دو کہ لڑائی کی دھمکی دیتی ہیں

(۱۰) ہر جرمن کا پہلا اور نہایت ہی ضروری فرض ہے کہ جنگ کے لئے اس پیمانے پر تیار ہو جو اس کی پالیٹیکل ضروریات کا ہم پلہ ہو۔

(۱۱) طاقت ہی بالاتر قانون ہے۔ اور اس کا فیصلہ کن کیا ہے جنگ پر منحصر ہے

(۱۲) جنگ عام طور پر قوموں کی زندگی کا کوئی ضروری عنصر نہیں ہے۔ بلکہ تسلیم کیا ایک لازمی نتیجہ ہے جس میں ایک اعلیٰ مہذب قوم کی حالت اور زندگی کا اظہار ہوتا ہے

(۱۳) درحقیقت سڑی گلی دوحوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے جنگ کے سوا کوئی دوسرا صحیح عنصر ترقی نہیں ہے

(۱۴) جنگ زندگی کے لئے اول درجہ کی ضروری چیز ہے

(۱۵) وحشیانہ واقعات جو حالت جنگ میں ناگزیر ہیں سستی اور کاہلی کو دور کر دیتے ہیں۔

(۱۶) ہم جو کچھ چاہتے ہیں۔ وہ ہم کو بمقابلہ طبیعت کی اعلیٰ نوع اور دل کے فوائد کے جنگ کرنا اور فتح حاصل کرنا ہے

(۱۷) ہم فتح پر ہمارا نصب العین موقوف ہے یا تو ہم پر منحصر ہے یا دنیا پر۔ حکومت کرنا یا فنا ہو جانا۔ تیسری کوئی نہیں۔

(واخوذ الضیاء ۲۸ ص)

مولانا صاحب کی علالت کی وجہ سے فتوے نہیں لکھے گئے۔ منیجر

متفرقات

تعاقب فتوے ۔ سوال نمبر ۵ بابت نماز ظہر مندرجہ تاریخ ۷ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ صفحہ ۲۵ ردسمبر ۱۹۱۴ء

نصیر مطالم التنزیل میں ہے۔ سفر میں قصر نماز کے جواز میں امت کا اجماع واقع ہوا ہے۔ البتہ اتمام کے جواز میں اختلاف ہے۔ جمہور اس طرف گئے ہیں۔ کہ قصر کرنا واجب ہے۔ اور یہی مذہب حضرات عمر۔ علی اور ابن عمر اور جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا ہے۔ اور اسی کے قائل حسن اور عمر بن عبد العزیز اور قتادہ ہیں اور یہی قول امام مالک۔ اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور ایک جماعت پوری پڑھنے کے جواز کی قائل ہے۔ جیسا کہ عثمان اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اور اسی کے قائل امام شافعی رح ہیں۔ اطمینان کے نزدیک چاہے پوری پڑھی جائے۔ چاہے قصر کرے۔ لیکن قصر افضل ہے۔ روضۃ شرح دامین میں ہے۔ مذہب الاکثرین ان القصر واجب وقال الشافعی ان شاء اتم وان شاء قصر والقصر افضل۔ اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ قصر واجب ہے۔ اور امام شافعی فرماتے ہیں۔ خواہ تمام پڑھے خواہ قصر کرے۔ لیکن قصر افضل ہے۔

(راقم ابی محمد عفی عنہ مدرس اڈا بہیانہ)

دار العلوم اہلحدیث ۔ مولانا السلام علیکم۔ اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۸ دسمبر میں مولوی عبد الحمید صاحب کا ذکی کا مضمون دیکھا۔ میرا بڑی مدت سے یہی خیال تھا۔ جماعت اہلحدیث کا دار العلوم ہونا چاہئے۔ اور دیوبند سے مدرس اول اس کے ماتحت ہوں۔ دار العلوم کے حدود علمی موزون جگہ ہے۔ اور مولانا صاحب کے مکان پر اس دار العلوم کی بنیاد قائم ہو سکتی ہے۔ اس کا اگر انتظام کیا جاوے۔ تو میں ہر ماہ ایک روپیہ اس فنڈ میں دینا قبول کرتا ہوں۔ میری رائے ہے۔ اس دار العلوم کا نام جامع نذیر یہ رکھا جائے۔ اس کے لئے کافی روپیہ کی جلد ہونی چاہئے۔

(نوٹ ہے کہ اہلحدیث کا فنڈ بہت کمزور کام کرتی ہے۔ گزشتہ جلسہ کی رپورٹ ابتک شائع نہیں کی گئی۔ تو میں کام اس کی ابتدائی سے پورے نہیں ہوتے +)

(خاکسار محمد عبد العزیز عفی عنہ نائب تحصیلدار گورداسپور)

کتاب حکم الکتاب ۔ دفتر کا جو نشتہار۔ اہلحدیث میں دیا گیا تھا۔ وہ اب قریب اختتام ہیں۔ باقی چند نسخے رہ گئے ہیں۔ لہذا جو احباب منگانا چاہیں۔ جلدی منگالیں اور رسالہ مذکورہ بغرض کسی احسن المقاصد میں تقدیم الحدیث علی القیاس آپکے پاس بہت ہے۔ پس جو احباب حکم لکھ آپ منگائیں گے۔ تو اس کے ختم ہونے پر رسالہ مذکور جو کہ رہے گئے ہیں ۲۰ عدد آسکتے ہیں۔ بقیہ باقی ان کے لئے بھیج دیا جاویگا۔ پس طلبی منگالیں اور بنایۃ واضح لفظوں میں تحریر کریں۔ بعض احباب کا پتہ واضح نہ لکھوں میں نہ ہونے کے باعث پیکٹ واپس کیا ہوا ہمارے پاس آگیا ہے۔

(خاکسار محمد داؤد مولوی حافظ فاضل رنجیش ارچاہ۔ خلیل والا ڈاکخانہ شاہجہانیاد ضلع لدھیانہ)

درخواست ۔ میرا لڑکا جس کی عمر تخمیناً سوا سال ہے۔ بارش قصر۔ اور قصر طویل اور دم عرصہ دماغ سے یعنے تقریباً اس سال سے بیمار ہے۔ ہر چند علاج کیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اور علاوہ اس خیال دردی سے قبض رہتی ہے۔ اور بار بار کسی ایک وقت پیش نہیں آتا۔ لہذا ناظرین اخبار اہلحدیث کی خدمت میں عارض ہے۔ کہ کسی صاحب کو کوئی نسخہ مجرب اس دردی کا معلوم ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث اطلاع بخشیں

(میر حضرت شاہ از کرٹ گلوں)

جلبی دسوال ۔ میرے ایک دوست کو اہتلام کی شکایت ہے۔ اور وہ کہتا ہے۔ کہ مجھے ہر روز بغیر ناغہ رات کو ہو جایا کرتا ہے۔ جب وہ ہوں بیماری سے بہت تنگ آ گیا ہے۔ اور زندگی سے اچاٹ ہو بیٹھا ہے۔ کسی مسلمہ کے یاد نہیں۔ اس لئے التماس ہے۔ کہ جو کوئی نسخہ قریب مکین بیان ہے۔ اگر کسی صاحب کو کوئی نسخہ مجربہ معلوم ہو۔ تو جناب اہلحدیث میں تحریر فرمادیں۔ نہایت مہربانی ہوگی۔ اس کی عمر ۲۰ سال ہے جماعت تعرفہ ڈل سکول میں تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اور جذباب ہے۔ دیکھنے سے پیدا ہے۔

(راقم تلامذین فارسین ملتان چھاؤنی)

طلب دوا ۔ میرے ایک عزیز بوجہ بیماری سعطام کے گونگا ہو گیا تھا لیکن اب تندرست ہونے کے گویا ہو گیا۔ زبان کھول ہے۔ پورے طور پر بات کرنے پر قادر نہیں بات صاف کہتا ہے۔ لیکن لکھنے میں زور لگتا ہے۔ کسی چیز دیر غیرہ کو پکڑنے پر ہاتھ پیر کانپتے ہیں کسی کے پاس اسکی دوا ہو۔ یا کسی کو اس کا نسخہ معلوم ہو۔ تو مہربانی کر کے بذریعہ اخبار اہلحدیث اطلاع دیں (محمد اسمٰعیل عفی عنہ مدرس اول خیاب ۳۳۲ھ)

تو بھی ماتم

مسلمانوں کے بدقسمتی اہل علم میں سے مولانا شبلی مرحوم کے انتقال کے بعد مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی ہتے ہیں۔ آپ نے شاعری میں جو جدت پیدا کی وہ کسی سے مخفی نہیں۔ آپ نے مسدس میں ترمیم و اصلاح کی۔ نیز اردو شعر و شاعری کی ترقی جس خوبی و خوش اسلوبی سے کی ہے۔ اس کے لئے اہلحدیث مرحوم مغفور کے لئے دعا کرتا ہے۔

۳۰ - ۳۱ دسمبر کی درمیانی رات کو ایک بجے علالت کے بعد ۷۰ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ انا للہ۔

(امید ہے ناظرین مغفرت و مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں گے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ)

ادب العرب ۔ حضرت ڈاکٹر عربی کو التجی کسان بخوبی سے لکھ رہا ہے۔ کہ اردو خواں طلباء کو استاد بھی مطلب سمجھانے میں کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء سے پتہ کیا ہے ۲ مر

مینیجر

+ رپورٹ عنقریب شائع ہوگی اور دیر کی وجہ بھی اس میں مرقوم ہوگی برائے مصروفیت کی وجہ سے مقبول ہوگی انشاء اللہ (ایڈیٹر)

انتخاب الاخبار

گذشتہ ہفتہ کی اہم ہوائی جنگی خبر یہ ہے۔ کہ عدد انگریزی ہوائی جہازوں نے ۲۵ دسمبر کو بروز کرسمس کیس ہیون (جرمنی) کے بحری بیڑے پر حملہ کیا کیس ہیون۔ ساحل بحر شمالی پر جرمنی کی موجودہ بندرگاہ ہے۔

انگریزی بحری ہوائی جہازوں کی حفاظت اور مدد کے لئے ایک بڑا کروزر جنگی جہاز متعدد تارپیڈو کشتیاں اور آب دوز کشتیاں بھی روانہ کی گئی تھیں

ان کے مقابلہ کے لئے جرمنی دو زیلپن (ہوائی جہاز) چار ہوائی آبی جہاز اور کئی آب دوز کشتیاں مقابلہ کو بڑھیں

انگریزی جنگی جہاز اپنی تیز رفتاری کے باعث جرمن آبدوز کشتیوں کی زد سے بچتے رہے

دو انگریزی جنگی کشتیوں کی توپوں نے جرمنی کے ہوائی جہازوں کو بھگا دیا۔

انگریزی جہاز تین گھنٹہ جرمن ساحل پر گولہ باری کر کے واپس چلے آئے

ان سات بحری ہوائی جہازوں میں سے ایک کو دشمن نے تباہ کر ڈالا۔ اس لئے اس کے ہوا باز کا علم نہیں کہ اس کا کیا حشر ہوا۔ دو بحری ہوائی جہاز ڈوب گئے۔ باقی اس کے ہوا بازوں کو آبدوز کشتیوں نے بچا لیا۔

جرمنوں کے ایک غبارہ نما ہوائی جہاز نے شہر نیشی رخانس میں دس بم گرائے۔

اس کے جواب میں فرانسیسیوں کے ہوائی جہاز نے فرائبرگ کے ریلوے شیڈ اور میز کے اسٹیشن اور بارکوں پر گولے گرائے۔

سیاست جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک میں نصف گھنٹہ تک بم پھینکے۔ سپاہ نے نقصان کیے۔ مگر دو بچے قتل ہو گئے۔

ایک فرانسیسی آبدوز کشتی کو جسے سرنڈر کی جہاز نے غرق کر دیا تھا۔ اُسے پھر تیار کیا گیا ہے۔ پھر اترتیں اس کے قبضہ سے ملیں۔

انگریزی جنگی جہاز سکولے کے اخراج کے قریب ترکی سپاہ پر گولہ باری کی

وزیر ہند کی طرف سے حضور وائسرائے کو جو تار ملا ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ شمال المیسیں میں جنگ کا نتیجہ فرانس کے خاطر خواہ نکلا جس نے اب سیٹنا پچ کا مختی سے محاصرہ کر لیا ہے۔

مشرق میں روسی بڑھاؤ میں جرمنوں کا یکساں سدراہ ہیں۔ ساتھ ہی مغربی گلیشیا اور کارپیتھین میں آسٹریا والوں کو نیچے دھکیل رہے ہیں

روسیوں کا دعوٰی ہے کہ انہوں نے ۵۰ ہزار آسٹریائی فوج گرفتار کی ہے۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ اس ہفتہ کی جنگ میں آسٹریا میں جرمنوں کا ہولناک نقصان جان ہوا۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے ساری کوشش کے سوکہ میں قریب سخت شکست دی ہے۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے دوخی پر حملہ کر کے ایک جرنیل اور ۱۲ سو ۲۰ سپاہی گرفتار کر لئے

اٹلی کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ترکوں کی صف پر حملہ کرنے والی فوج مقامات لان اور انگل تک جو نہر سویز سے ۱۵ اور ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہیں پہنچ کر رک گئی ہے۔ کیونکہ پانی دستیاب نہیں ہوا

لنڈن میں عام اخباروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ جب سرگورلنٹھ علی تیہ نے امریکن کروزر ٹینیسی کو اجازت دے دی ہے۔ کہ مختلف اقوام کے ۵۰۰ پناہ گزینوں کو بازہ سے اسکندریہ میں لے جائے۔

جرمن جاسوس عورتیں گولی سے مار دیگئیں

پیرس سے خبر آئی ہے۔ کہ تین جرمن جاسوس عورتیں جو گذشتہ اگست کے عرصہ سے فرانسیسی میدان جنگ میں نہایت کامیابی سے کام کرتی رہی ہیں گرفتار اور کورٹ مارشل کی گئی ہیں۔ انہوں نے فرانسیسی توپچیوں کا راز جرمنوں کو افشا کیا۔ اور میدان جنگ میں سرحد کا مال لوٹا ہے۔ اور یہ فرانسیسی افواج کی پوزیشن جرمنوں کو تاریک لائنوں سے اشارہ کر کے بتلا دیتی رہی ہیں ان تینوں کو گولی سے مار دیا گیا

ہے۔ کہ جنگ کے اختتام تک اس کے پاس ہمیں لاکھ فوج ہو جائے

گذشتہ ہفتہ کانفرنسوں کے اجلاس کا ہفتہ تھا۔ نیشنل کانگریس کا اجلاس مدراس میں۔ اور علیگڈھ کی تعلیمی کانفرنس کا اجلاس راولپنڈی میں اور پنجاب ہندو کانفرنس کا اجلاس فیروزپور میں ہوا۔

مشہور جہاز ایمڈن کا کپتان مسٹر وان مارلنگ لین میں پہنچ گیا۔ اور اسے نظر بند کر دیا گیا۔ انظمہ تان میں اس کی آمد پر سلامی بھی گئی تھی۔

رسالہ بیان ہے کہ ہم نے ترزانگ (روسی علاقہ) پر قبضہ کر لیا ہے۔ ترکوں کے راستہ فرار کے ساتھ ساری کاش کے پاس لڑائی کی۔ ترکوں کا ایک نہایت سخت مسلح کا حملہ سوکو مراد خراسان کی طرف سنگینوں کے جوابی حملہ سے پسپا کیا گیا۔

قسطنطنیہ میں پیشانست تحریک کا اندیشہ

لنڈن کی خبر ہے۔ کہ قسطنطنیہ میں عام طور پر مایوسی اور ناامنی پھیلا ہوا ہے جس سے جرمن حلقوں میں بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور انہیں اندیشہ ہے۔ کہ ترکوں کی شکست سے تحریک ترکی کے متعلق ہمارے منصوبوں پر پانی پھیر دے۔

عالیہ شام کے پناہ گزین۔ لنڈن کی خبر ہے کہ گورنمنٹ عالیہ نے امریکن کروزر ٹینیسی کو اجازت دے دی ہے۔ کہ مختلف اقوام کے ۵۰۰ پناہ گزینوں کو بازہ سے اسکندریہ میں لے جائے۔

جھوٹی سند کا

افتوں اعری الی اللہ فھو سب

قدرتی تیل

ایجاد کردہ جناب حاذق حکیم مولانا حافظ حاجی ابوالفیاض محمد عبدالقادر صاحب مرحوم

یہ سرخ رنگ کا تیل مشک کی خوشبو دار شیشہ کی شیشیوں میں تیار ہو کر آنے دور دراز ملکوں مثلاً منگون۔ برما۔ سیام۔ جاپان۔ حبشہ۔ آباد۔ مدراس بھیجا گیا۔ پنجاب میں شائع ہو کر بکثرت لوگوں کو اپنا گرویدہ اور معتقد بنا رہا ہے۔ لوگ ایک مرتبہ اسکو استعمال کر کے ہمیشہ اور دائم اس کے قدردان ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے جناب میں مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ بذریعہ اشتہار بیلک میں ظاہر کر دوں کیونکہ اس میں اپنا ہر طرح نفع دیکھتا ہوں۔ جناب میں معزز ناظرین سے التماس کرتا ہوں۔ کہ ایک مرتبہ منگوا کر آزما دیں۔ اگر مفید ثابت ہو۔ تو بندہ کے لئے دعائے خیر فرمائیں۔ اور تیل کی طلب اور ترقی فرما دیں۔ یہ تیل علاوہ خوشبو کے بہت سے امراض میں از حد فائدہ مند ہے۔ یہی وجہ اس کی شہرت اور ترقی کی ہے۔ بیماریاں یہ ہیں۔ درد سر۔ سر۔ جنون۔ مرگی۔ میں درد دیتے ہوئے خواہ سر یا منہ یا کسی دوسرے حصہ جسم کا درد۔ فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ کپکپی۔ رباح الجنب۔ کپکپی کا درد۔ نمونیا۔ ذات الجنب۔ دمہ مزمن۔ دمہ کہنہ۔ دمہ مرگ۔ دمہ گردہ۔ دمہ کبد۔ دمہ تشنج۔ دمہ طحال۔ دمہ قلب۔ دمہ دماغ۔ دمہ اور سختی حرکت و اضطراب۔ یا درد قلب۔ دردِ پہلو۔ دردِ پشت۔ درد ہائے عرق النساء۔ رعشہ۔ دانت کا درد۔ پیٹ کا درد یا سرسامی۔ دردِ پہلو جاری ہونا۔ دمہ صرفہ۔ ناکڑا۔ درد کمر۔ نزلہ۔ زکام۔ کالی اور بلغمی کھانسی۔ دمہ۔ دردِ شقیقہ۔ ماؤف۔ طاقتی۔ کلائی اعصاب کا اثر۔ ہیضہ میں ہاتھ پاؤں کا کھنچ جانا (تشنج) صفت مذاق۔ دکروہ ذیابیطس (بار بار پیشاب آنا یا قطرہ قطرہ آنا) ہسٹیریا۔ بچوں کی بیماری دمکزوری عورتوں کو زچگی کے وقت یا بعد میں تکلیف پرسوت وغیرہ۔ ہر چیز سے سنگے کا زخم ہر طرح کی چوٹ۔ ماراور جنگ یا کسی چیز سے جلنے کی صورت میں۔ اور اور جانور کا کاٹنا تیل کچھوا بول وغیرہ۔ ماسوا اس کے عام طور پر ہر جگہ کے درد اور دم اور سختی پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تیل سردی اور ریاح کا سخت دشمن ہے بعض لوگ نزلہ زکام اور سردی وغیرہ سردی امراض سے بچنے کے لئے سر پر استعمال کرتے ہیں مضر خاطر اور ریاح کا سخت بدپرہیز سکھایا جاتا ہے۔ ہمارے معزز ناظرین اسکو بالاستقلال ذکریں۔ بفضلہ تعالیٰ عزیز مستقید ہو کر ہمارے اس شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ قیمت فی شیشہ چار آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔ ایک درجن شیشی کا ۱۰ فونڈ ایک پاؤنڈ سے کم روانہ نہیں ہوگا۔ بھیجنے کے واسطے ذیلی خط و کتابت کریں۔

ملنے کا پتہ:- حکیم مولوی محمد نذیر ایم بی بی ایس۔ پی ڈاکٹر۔ وارالصحت۔ میدہ کل۔ آسن سول۔

نیم سو صدی ہجری کے مجدد

یہ حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے تلامذہ کے مقلد اور مرتبہ مولوی محمد صاحب خانیسری کے مبلغ اشاعت سنت حضرت سرور کائنات فخر موجودات تھے۔ لیکن جبکہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت فرمائی ہے۔ کہ جو غریب سے خوان وقت طلا کرتے تھے۔ جن کی اصلاح کے جائز حرام غذا کھاتے تھے۔ جب نواب سید غلاماں دستگیر کو تک کی فوج میں طبابت کا کام کرتے تھے تو گرمی کے سبب لاوقوع آبلے ہمارے دشمن کے رگ و ریشہ میں آگیا اور بیحد تکلیف دہ ہو گیا۔ میں کہ دشمن کو قتل کر سکتے تھے۔ تو مرہم دست میسر ہو جاتے جن کے استعمال سے فوج کا فوج تندرست ہو جاتی تھی۔ جس کا تجربہ خود حضرت مولانا صاحب موصوف کو بارہا ہو چکا تھا۔ جبکی دعا سے تمام عالم میں ہاتھوں ہاتھ حضرت مولانا صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض حاصل کرتے تھے۔ جن کی دعا سے شفا پا کر فیض یاب ہوئے۔ جن کی دعا سے ہزاروں لوگ کیمیاوی اثر ہو کر شکر گزاریاں بجا لائے۔ آخر میں

یہ اخبار ہفتہ وار ہر ہفتے کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ: اہلحدیث، امرتسر

اخبار اہلحدیث

امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہو سکتے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

شرح قیمت اخبار

دامنیان ریاست سے سالانہ		۵ روپے
رؤسا و جاگیرداران ہند		۴ "
عام خریداروں سے		۳ "
	ششماہی	۱۶ آنہ
ممالک غیر سے سالانہ		۵ شلنگ ۴ پنس
	ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے بجز خط و کتابت دارسال زر بنام مولانا ابوالوفی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر۔ مورخہ ۲۸ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

جنگ یورپ

رعنی سنو ... قیصر جرمنی ... اور سوا اسی دیا سنہ جب سے دنیا میں انسان آباد ہوئے ہیں انسان کی مختلف بلکہ متضاد اغراض انکو باہمی جنگ و جدل کرنے پر مجبور کرتی رہی ہیں۔ بعض دفعہ دنیاوی اغراض سے بعض دفعہ مذہبی اختلافات سے۔ دنیا میں اس وقت سب سے پہلی اور پرانی کتاب وید ہے جس کی نسبت ویدک ہندی لوگوں کا دعویٰ بہت قدیم ہونے کا ہے۔ گو ان کے اس دعوے کو ہم یا کوئی محقق تسلیم نہ کرے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ دنیا کے کتبخانہ میں سب سے پرانی کتاب وید ہے۔ اس میں بھی ہم جنگ و جدال کے بہت سے نشتر پاتے ہیں۔ جن میں راجا اپنی فوج کو حکم دیتا ہے۔

"اے دشمنوں کے اسے والے۔ اصول جنگ کے ماہر۔ بے خوف دلیر۔ پر جاہ و جلال۔ عزیز و اور جوانمرد و! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو۔ اور بدفرجام دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سامان کرو۔

تمہارے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روح زمین کو فتح کیا ہے۔ تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور و شجاعت سے دشمنوں کو ٹھیک کرو۔ تاکہ تمہارے زور بازو اور ایشور کے سلطت و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو۔" (رگ وید مکالمہ ۱۳۳)

اس وید منتر سے اس وقت کی انسانی نسل کی جنگی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ویدوں کے بعد مذہبی کتابوں میں ہمارے سامنے ہے۔ مذہبی ہندوؤں میں بڑے پایہ کے بزرگ اور مقتدر مانے جاتے ہیں۔ آپ کی ذہنی اور دماغی قابلیت کی ہر ایک دانا خصوصاً علم سیاست سے واقف داد دیتے ہیں۔ آپ کی ذہانت اور قابلیت کا ثبوت آج کل کے یک واقع سے بھی ملتا ہے۔

زمانہ گو بدلتا رہتا ہے۔ اس کے اقتضایات بھی بدلتے رہتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ منو نے جو اصول حکومت و سلطنت مقرر کئے تھے۔ وہ کسی نہ کسی شکل میں آج بھی مستعمل ہیں۔

اخباروں میں خبر شائع کر رہی ہے کہ قیصر جرمنی اس وقت سے لڑائی کے منصوبے باندھ رہا ہے جب وہ اپنی محترمہ نانی وکٹوریہ کو انگلستان میں فتح آیا تھا۔ ان ایام میں اس نے اپنے جاسوسوں کی معرفت انگلستان کا کل نقشہ دفاع معلوم کر لیا تھا۔ اس خبر پر لاہور کا "آبزرور اخبار" رپورٹ کرتا ہے کہ اس سے بڑھ کر

قادیانی مشن

کیا احمدی شاعتِ اسلام کر سکتے ہیں؟

اس عنوان کا جواب ناظرین کی خاطر ذیل میں احمدیت اور اسلام ہر دو کے عقاید و اصول کو بالمقابل پیش کر کے دیا جاتا ہے امید ہے کہ ہر مسلم بھائی صحیح نتائج اخذ کریگا

عقائدِ اسلام

(قرآن کریم سورہ انعام) اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۔ وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔ کیا کوئی سوائے اللہ کے اور بھی خالق ہے بولیئے کوئی نہیں خالق نہ معبود (یہ ہے توحید اسلام)

(قرآن کریم سورہ اخلاص) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

یعنے اے محمد (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) بتادے دنیا کو کہ معبود اکیلا ہے۔ وہ اشبہ نیاز ہے۔ اس نے کسی کو جنا ہے: وہ کسی سے پیدا ہوا ہے۔ اور اس کی ذات و صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ یہی دعوٰی توحید ہے۔ جسپر اسلام کا مدار ہے۔

(قرآن کریم) اِنَّ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۔ یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نے شرک میرے ساتھ کیا۔ تو میں آپکے سارے اعمال ضایع کر دونگا۔ (مگر خیر سے امت محمدیہ کا کوئی ایسا لالا ٹلا ہے۔ کہ خدا نے اپنی خدائی ہی سپرد کر رکھی ہے چاہے آسمان بنا دے چاہے انسان۔ کیوں نہ ہو)

عقائدِ اسلام در باب نبوت

(قرآن کریم) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی کے باپ نہیں۔ بلکہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور سلسلہ نبوت و رسالت کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے والے ہیں

عسیٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ اور قیامت کے روز اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکو مقام شفاعت میں کھڑا کریگا جب آپ کو اختیار ہوگا کہ شفاعت فرماویں۔

حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں۔ انا دابۃ الارض یعنی وانا نبی الملحمۃ یعنے اے دنیا خبردار رہو۔ میں نبی ہوں۔ اور میری طرف وحی آتی ہے (حضرت علی رضؓ جیسا شخص جسکا مقام رسول اور نبی سے نیچے درجہ کا ہے۔ وہ آدمی سے محروم رہے۔ لیکن اگر مرزا صاحب

عقائدِ احمدیت

(کتاب البریہ صفحہ ۱۵۹) میرے (مرزا) سے آسمان و زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ اور میں دیکھتا تھا۔ کہ اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میرے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ پھر کہا کہ اَنَا نَحْنُ اَنْشَاْنَا ثُمَّ اَنْشَاْنَا ہم پھر میرے کہا کہ ہم انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کرتے ہیں (احمدیت میں مرزا ہی ویسے ہی خالق زمین و آسمان و انسان ہیں۔ جیسے خدا وند تعالےٰ۔ یہ شرک فی التوحید ہے۔ جو سوائے اسلام کے دنیا کے مذہبوں میں کم و بیش موجود ہے

(توضیح مرام صفحہ ۱۰) مسیح قادیانی (مرزا) اور مسیح ابن مریم کو ابن اللہ لیعنے خدا کا بیٹا ہونا درست ہے۔ خدا کی محبت نر۔ انسان کی محبت مادہ کی حیثیت سے جب ملتے ہیں تو ہر دو کا ولد۔ روح القدس پیدا ہوتا ہے لہٰذا ان ہر سہ کے مجموعہ کا نام پاک تثلیث ہے۔ یعنے عیسائیت میں اقنوم تثلیث ہے۔ احمدیت میں پاک تثلیث ہے۔ کچھ بڑا فرق نہیں)

(حقیقۃ الوحی) انت منی بمنزلۃ اولادی۔ تو (مرزا) میرے لئے بمنزلہ بیٹے کے ہے۔

احمدیت میں مرزا صاحب نمبر ۱ خدا کے بیٹے کے ہیں۔ عیسائیوں میں مسیح ابن اللہ ہے۔ احمدیت میں خدا ابن اللہ ہیں۔ ابن مریم اور مسیح قادیانی۔

(اربعین ۴) انت منی بمنزلۃ توحیدی قتیل۔ یعنے اے مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دنیا خشاک مٹی سے بنی ہے۔ (خدا کے لئے نطفہ و پانی تجویز کرنا مرزا کے ابن اللہ ہونے کے لئے کافی ہے۔

عقائدِ احمدیت در باب نبوت

(دافع البلاء صفحہ ۳) مرزا صاحب صلعم) مجاہدہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (وہ خدا ضرور سچا ہوگا۔ جو خاتم الرسل کے بعد ایک مرزا کو رسول بنا کر بھیجے)

(دافع البلاء صفحہ ۵) خدا نے چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے دینے سے بڑا گواہ طاعون۔ اس سے بڑھکر زلزلے اور جنگ)

(دافع البلاء صفحہ ۵) یہ طاعون اسوقت فرو ہوگی جبکہ لوگ خدا کے فرستادہ (مرزا) کو قبول کرینگے۔ (کیا ہمن شہر دلی میں آج کل طاعون نہیں ہے۔ وہاں سب نے مرزا صاحب کو خدا کا فرستادہ قبول کر لیا ہے؟ امریکہ میں، جاپان میں جہاں سلیو ہیں۔ مصر۔ شام۔ ایران۔ کہیں بھی مرزا صاحب کو لوگ خدا کا رسول مانتے ہیں)

(دافع البلاء صفحہ ۱۰) سو اس مسیح (مرزا قادیانی) کے کوئی شفیع نہیں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی مرزا صاحب کے سپرد ہوگئی)

(حضرت علی رضؓ جیسے شخص کے مقابلہ میں جو خود حال ہی نبی ہونے کا انکار فرماتے ہیں قادیان میں ۳۰ سال مرزا صاحب پر وحی نازل ہوتی رہی (نہ تازہ وحی ہر ہفتے۔ خدا دل میں پھینکتا رہی)

(حقیقت الوحی صفحہ ۱۰) اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو۔ تو مرزا صاحب کی پیروی کرو۔ مرزا صاحب نے خود رسول بن کر اپنے آپکو (واجب الاتباع ظہرایا۔ جو صریح شرک فی النبوت ہے)

(۱) یہ کچھ عقاید ہیں جنکا ہمارے پاس بوجہ اشاعت لٹریچر ہے۔ جو ہمارا مختصر درج کیا جاتا ہے۔ مفصل جسکو مطلوب ہو۔ وہ ڈائرکٹر امریکن مشن احمدیہ قادیان سے خط و کتابت کرے۔ (ایڈیٹر)

قابل نفرت کام اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

پر کاش کی مار بہایت معقول ہے، اسلامی تعلیم اس کی تائید کرتی ہے۔ قرآن و حدیث کی ہدایت کے علاوہ اسلامی تاریخ ہمیں اس قسم کے واقعات سے لبریز ملتی ہیں۔ جو پرکاش کی مار کی تائید کرتے ہیں۔

ایک دفعہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایام خلافت میں اپنے مخالف بادشاہ کی سرحد پر فوج جمع کر دی کہ جہاد و مصالحت ختم ہوتے ہی حملہ کر دیں گے۔ راوی حدیث کو ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) نے معلوم کر کے کہا۔ اللہ اللہ کیا فرماتے ہیں۔ خدا سے ڈر خدا نہ کر مخالف تمہارے مصالحت کے بھروسہ پر ہے اور تم اس کی سرحد پر فوج جمع کر رہے ہو۔ حالانکہ قرآن مجید میں حکم ہے۔ کہ مصالحت کے بعد دشمن کو اطلاع دو کہ اب ہم اور تم برابر ہیں۔ تم اپنا انتظام کرو۔ یہ سنکر امیر معاویہ نے اس فوج کو منتشر کر دیا۔ مگر حال یہ ہے کہ قیصر جرمنی کی یہ پالیسی کوئی خیالی ہے یا ہٹلر پالیسی کے مقلم بھی دنیا میں چلے گزرے ہیں۔

اس سوال کا جواب ہم اپنے لفظوں میں دینا نہیں چاہتے۔ بلکہ سنوجی اور سوامی دیانند کے اصول جنگ پیش کر دیتے ہیں وہی خود ہی سوال کو حل کر دیں گے۔ سنوجی فرماتے ہیں

راجہ کے عیب کو دوسرا نہ جانے۔ مگر راجہ دوسرے کے عیب کو جان لیوے۔

بگلے کی طرح اپنے مطلب پر غور کرے۔ گھونگی کی مانند پر کرم کرے۔ اور بھیڑیئے کی طرح جھپٹنے کی طرح جیز دل کو لیوے۔ اور خرگوش کی طرح بھاگے (ستیارتھ پرکاش باب ۷، نقرہ ۱۰۲-۱۰۷) یہیں وہ اصول جو بقول سنوجی مہاراج ان راجہ کو جنگ اور صلح دونوں کے وقت ملحوظ رکھنے چاہئیں۔ اب سنئے سوامی دیانند فرماتے ہیں

جب یہ معلوم ہو جائے۔ کہ فوج لڑائی کرنے سے کسی قدر تکلیف پہنچے گی۔ اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہوگی۔ تب دشمن سے میل کر کے وقت مناسب تک صبر کرے۔

(ستیارتھ پرکاش اردو طبع اول صفحہ ۲۰۱)

اس نقرہ کو سوامی جی نے سنو سمرتی کے باب کے نقرہ ۹۹۷ کے نام سے لکھا ہے۔ مگر سنو میں ہم کو ان لفظوں میں نہیں ملا۔ اس لئے ہم نے اس کو سوامی جی کی طرف منسوب کیا۔

اگر سنو کا قول یہی ان لفظوں میں ہوا تو۔ تو بھی سوامی کا پسندیدہ اور مقبولہ ہے۔ کیونکہ انہوں نے اسکو بطور سند کے نقل کیا ہے۔

ان دونوں بزرگوں کے مذکورہ بالا خیالات سے جو اصول جنگ ثابت ہوتے ہیں۔ قیصر جرمنی اپنی ہر کار بند ہے۔ کیوں؟ غالباً اس لئے کہ بقول آریہ سماج دید ابتدا سے انسانوں کی ہدایت کے لئے ہیں۔ اور ایک زمانہ تھا۔ کہ تمام دنیا کی مذہبی کتاب وید تھی۔ پس اس زمانہ کی ہدایات جو نسلاً بعد نسلٍ چلی آتی ہیں۔ ان میں سنو اور سوامی کے بیان کردہ اصول جنگ بھی ضرور ہونگے۔ جو قیصر جرمنی کو بطور وراثت ملے ہیں مگر جنگ عظیم طبیعت نے خوب بڑھایا ہوگا۔ کیونکہ قیصر کوئی معمولی طبیعت کا آدمی نہیں۔ بلکہ اس شعر کا مصداق ہے ؎

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری طبع کمینی کو
بہت سے ہو چکے ہیں تم سے گرچہ فتنہ گر پہلے

اہلحدیث کانفرنس کی قبولیت

کسی تحریک کی قبولیت کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ اس کے حامی اس میں شریک ہوں۔ شرکت کے طریق مختلف ہوں۔ رہے۔ مفید تو شرکت ہے۔ کہ اس میں اپنی امداد دی جائے۔ اہلحدیث کانفرنس کے بھی خواہ اسی کاموں سے ہمدردی رکھتے نظر آتے ہیں۔ عیدین کے موقع پر تو یہ ہوتی تھی کہ جہاں تک ممکن ہو۔ بھی خواہان کانفرنس سے فی کس ایک آنہ وصول کیا جائے۔ اس تحریک کا اثر ہندوستان میں کم و بیش ہر اہلحدیث کے دل پر ہے۔ اور ہر ایک اس کی ترقی کا خواہاں ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک اس کی طرف توجہ نہیں ہوئی۔ اور اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ہر ایک اپنے اپنے کام میں مشغول ہے۔ اور اس کو اس کام کی اہمیت کا احساس نہیں۔ ہمارے نزدیک اس کی اہمیت کا احساس نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے مقاصد اور اغراض کا لٹریچر شائع نہیں ہوا۔ اور نہ اس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس سال اس کی طرف توجہ کی جائیگی۔ اور اس کے مقاصد کو اچھی طرح شائع کیا جائیگا۔ تاکہ ہر اہلحدیث اس کی اہمیت کو سمجھ کر اس میں شریک ہو۔ اور اس کی ترقی کا خواہاں ہو۔

رفع شکایت

بعض احباب اہلحدیث لٹریچر کی فراہمی کے متعلق شکایت کرتے ہیں۔ کہ پشاور کی رپورٹ شائع نہ ہونے کی شکایت ہیں اون کو مطمئن رہنا چاہئے۔ کہ جلدی شائع ہوگی اس دیر کی وجہ بھی اوپر لکھ دی ہے۔ اور امید ہے کہ ہفتہ عشرہ میں مل جائیگی۔ معقول سمجھی جائے گی۔

تحریک مولوی محمد ابراہیم صاحب متعلقہ سلسلہ تاریخ نبوی

از جناب محمد یوسف صاحب ظہیر بی اے

بیروں آمد چنیں بر دہ تقدیر پدید

مدت سے اخبار اہلحدیث میں اس تحریک کا اعلان ہو رہا ہے۔ اور اس کے متعلق خط و کتابت بھی ہوتی رہی ہے۔ اس تحریک کا خلاصہ یہ ہے کہ احادیث صحیحہ کے طور پر دور در قریب تاریخ نبوی و تاریخ صحابہ کا سلسلہ شروع ہو۔ اور اس کے لئے ضرورت

کو بھی ہے تو خدا پر الزام تام ہوتا ہے۔ کہ اس نے ہمکلامی ہم کیوں ہر لگائی
کُلَّ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ۔ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو۔ تو آؤ میری
پیروی کرو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ
جب یہ آیت اتری۔ تو اللہ تعالےٰ لوگوں سے اپنے محمد کی حفاظت کرے گا
تو آپ نے دو صحابی باڈی گارڈ بھی رفقت فرما دئے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ
وہ معبود تو وہ ذات بابرکت ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ
بھیجا۔ تاکہ اسے دنیا جہان کے سارے دینوں پر غالب کر کے رہے۔ اور گو کفار
ما خلعت الاقلاف (اگرچہ اے محمدؐ) تجھ کو ہیبناک کرنا۔ تو آسمان کو پیدا کرنا

قبلہ اسلامی مسجد حرام

وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ۔ جس وقت تم نے تمام جہان کے
لوگوں کو حکم دیا کہ مقام ابراہیم میں نماز پڑھا کرو۔ اور اسکو بیت اللہ قبلہ
تمام مسجدوں کا قرار دیا۔ اور تا قیامت یہی جگہ رہے گا۔

حفاظت قرآن فی الاسلام

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ ہم نے قرآن کریم کو اتارا ہے۔ اور ہم خود
ہی اسکی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ تا قیامت کتب سابقہ کی کوئی شخص اس میں تحریف
نہیں کر سکے۔ خداوند تعالےٰ قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ اس آیت میں خود لیتا
ہے۔ اور اسکو آسمان سے اتارنے کا بھی دعوے خود کرتا ہے۔

(باقی ہے۔ سعید ذبدۃ المحدثین لاہور)

تواریخ وجغرافیہ ویلہ

(از مولوی ابو رحمت حسن صاحب مقیم ہردوئی)

یہ مضمون اہل دل کی تواریخ اور جغرافیہ کے بیان میں ہے۔ فلاسفر دہریک اور قوم کے فائدے کے لئے لکھا گیا ہے۔ (ایڈیٹر اہلحدیث)

تاریخ کا سبب اس زمانہ میں کہ ہم نے نشو ونما پایا ہے۔ ہر ہر فرقے کے بزرگوں کے تذکرے حد سے زائد لکھے اور زمانہ کا آخر ہے۔ اور اس سے پیشتر بہت اچھے وقت اور اچھے زمانے گئے ہیں۔ ہم سے پہلے صدہا فرقے ہو گئے۔ اور مٹ گئے۔ اور ہم سے بعد ہوں گے اور مٹ جائیں گے۔ ہمیشگی نوع بشر کی کسی کو نہیں۔

قدیم الایام سے ایک فرقہ خدا پرست چلا آتا ہے جسے ہم بنیاد سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور وہ خدا کے انبیاء اور انبیاء زادے تھے۔ یہ ان کے پیرو اور جانشین جو کہ اپنی تحریریں ہم میں چھوڑ گئے ہیں۔ جن سے خلائق کی بہبودی اور بہتری متصور ہے۔ ان کے ان بیش قیمت نوشتوں سے دریافت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی منشا اور مرضی ظاہر کرنے سوائے اس کے علوم و اسرار سے ہر مردان کامل جسے عامل حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تین سو بیس گروہ جو کہ نبات خود بڑے تھے اور راستباز تھے۔ انہوں نے جو کچھ کہا یا سنایا تھا۔ اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی ہدایت اور الہام سے فرمایا اور سنایا تھا ہم ان کے کلاموں کو برحق مانتے ہیں۔ اور ان کی پیروی کو خدا تعالیٰ کی پیروی جانتے ہیں۔ اور اسی غرض ہم سے پہلے ایمان رکھتے اور جانتے تھے۔ اس واسطے ہم سے پہلے (لوگوں) پیدا اور نصاریٰ سے میں اور ہم میں (صلحاً) کوئی فرق نہیں۔ ہم ان سے روایت لیتے اور ان کے اقوال کو جو بسند صحیح ثابت ہوتے ہیں بسند پکڑتے ہیں۔ ان کے رسول ہمارے رسول ہیں۔ اور ان کی کتابیں ہماری کتابیں ہیں۔ اور ہر ایک خدا پرست ان کتابوں کا پیرو گذرا ہے۔ اس پر آشوب زمانہ میں کہ پشت دبانہ ظاہر ہوا۔ اس نے خدا پرستی کا دعوے کیا۔ لیکن اس نے مذکورہ بالا ایماندار دں کی کتابوں سے کچھ نہیں لیا۔ بلکہ ادھر ادھر سے جمع کر کے ایک نیا مذہب بنایا۔ اور نہایت دلیری سے کتاب ستیارتھ پرکاش دوسری اظہر الدین کی نا گری طبع کرائی۔ اور اس کے آخر (حصہ) میں اللہ تعالیٰ کے رسولوں اور کتب سماوی کی توہین کی تھی۔ اور غلط اعتراض جو اسنے سنے تھے اور پرانے عہد کو ایک حقیر کتاب جانا۔ اس کے رسولوں کی اپنی اختراعی۔ اور بڑی جرأت کے ساتھ وہ دروغ جسے بے ثبوت کتابوں کے نقائص اور خود ان کا کہنا کلام الٰہی سے متعارض پایا۔ اور اس کی وہ تحریر

(حقیقت الوحی صفحہ ۷) میرے قرب میں میرے رسول کسی شخص سے نہیں ڈرا کرتے (لہٰذا آپ (مرزا صاحب) ہمیشہ پولیس کی حفاظت میں نکلتے رہے
(حقیقت الوحی) دنیا میں کوئی تخت اترے یہ (لے مرزا) تیرا تخت سب
سے اونچا بچھایا گیا۔ یہ رسول اکرم سے درجہ میں بلند ہونے کی بڑ ماری ہے
حقیقت الوحی۔ اگر دلے مرزا میں بچے پیدا کرنا۔ تو آسمان کو پیدا کرنا (صحیح تو ہے آسمان کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ تو مرزا صاحب نے بنایا ہے۔ یہ بھی احمدیت میں شرک فی النبوت ہے)
(حقیقت الوحی) لے سردار تو خدا کا مرسل ہے۔ ہاتھ دست بدہ۔ (خاتم المرسل کے بعد رسول چہ معنے؟)

قادیانی (احمدی) قبلہ

حقیقت الوحی صفحہ ۔ ابراہیم کے مقام سے عبادت کی جگہ ہم نے اس مقام کو قادیان کے قریب پایا ہے (بیت اللہ کے قریب جگہ مقام ابراہیم کہا ہے۔ اسے خدا نے مرزا کی خاطر قادیان میں بدلوایا) قادیان احمدیوں میں ایسا ہی مقدس ہے جیسا مسلمانوں میں بیت اللہ
لہٰذا خود مرزا صاحب ہی بیت اللہ شریف ہوئے)

نزول وحفاظت قرآن کے متعلق عقیدۂ احمدیت

ازالہ اوہام صفحہ ۔ قرآن زمین پر سے اٹھ گیا۔ میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں (کیا مرزا صاحب کی تصانیف قرآن ہیں یا احمدیوں کا علیحدہ قرآن ہے جو مرزا صاحب آسمان سے لائے۔ دنیا نے ہمکا کوئی نسخہ آج تک نہیں دیکھا کیا احمدی ہوئے بغیر ہی دکھایا جاتا ہے)

(دام ئے۔ سعید ذبدۃ المحدثین لاہور)

مقدمۃ الکتاب

اصلی مدعا بیان کرنے سے پہلے مقدمتین کی تواریخ اور اپنے ماخذ کی بابت کچھ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ جب تمام دنیا کی الہی کتابوں پر نظر ڈالی جاوے۔ تو باعتبار قدامت اور نبوت کے یہود کی اور مجوس کی کتابیں نہایت پرانی معلوم ہوتی ہیں اور جس کسی مؤرخ نے جو کچھ بھی لکھا ہے۔ انہی سے لکھا ہے۔ پس جو لوگ ان کتابوں کو بخیلی جانتے ہیں وہ بھی تواریخ کو جانتے ہیں۔ اور جو لوگ ان سے محروم ہیں۔ ان سے بھی تواریخ ہی مفہوم ہیں۔ ہندوستان کے قدیم بزرگ چونکہ ان کتابوں سے ناواقف تھے۔ تواریخ سے قطعاً ناواقف رہتے۔ یہی وجہ ہوئی کہ مسلمانوں کے آنے سے پیشتر کا حال تاریکی میں پڑا ہے۔ اور اس وقت جو کچھ ہندوستان میں تواریخ کا مجموعہ سرکاری سکولوں میں نظر آتا ہے۔ یہ ہندوؤں کا جمع کیا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ ایران اور یونان اور چین کی تواریخ سے اخذ کیا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ پیشتر کی دنیا میں کئی ہزار سال تک یہاں پر برسر حکومت رہ چکے ہیں۔ اور حکومت کے سہارے سے ان لوگوں کے متبع بہت کچھ ملکی حالات اور تاریخی واقعات لکھ کر بے جا چکے تھے۔ ان کی کتابوں سے ایک انگریز مصنفوں نے یکجا جمع کر کے شایع کر دیا ہے جس کو حال کے آریہ نقل اپنی جانتے ہیں۔ انگریزوں کا علیہ نہیں تھا۔ بلکہ اپنے ہی بزرگوں کا ثبوت پہچانتے ہیں جس طرح کوا کوئل کے انڈے اپنے جان کر سیتا اور بچے نکالتا ہے۔ اسی طرح آریہ شاعر بھی اس علیہ کو اپنا جان کر بکھیڑے پڑ گئے ہیں۔ اور اس کا ذاتی سرمایہ تو سنسکرت سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ اور اس بیچ میں واقعہ ہوا ہے۔ کہ ان سنسکرتان کے اہل ہی قبول نہیں کرتے۔ اور وہ تمام تر دیدل اور مہابھارت وغیرہ سے اخوذ ہے۔ اور یہی کتابیں قدیم ہندوستان کی تاریخ ہیں۔ ان سے پیشتر کی کوئی کتاب ہندوستان میں نظر نہیں آتی۔ اور باقی کتابوں کو ہم نے اپنا ماخذ گردانا ہے۔

(باقی باقی)

اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ

یہ حدیث شریف بیحد کون سا کیفیات کی ہے جیسا کہ میرے ہمعصر علماء گرامی کچھ اس کے متعلق خامہ فرسائی کر چکے ہیں۔ اور امید ہے کہ کریں گے بیکرم ایڈیٹر صاحب نے اسکو دائرہ مذاکرہ علمیہ میں لا کر منطقی پیرایہ میں سوال کیا ہے۔ اس کے متعلق گذارش ہے کہ ظن اور اکذب الحدیث میں اہمیت نہیں ہے بلکہ ان دونوں میں وحدت مکانی ہے۔ کیونکہ ہر دو کا منشاء و مبدأ قلب ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمایا ہے۔ کہ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى۔ یہ آیت شریف میں نطق فضل لسان ہے۔ اور وحی کا مقام نزول قلب ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا الوحی علی القلب کو لسان مبارک سے بیان فرماتے ہیں۔ اسی طرح حدیث کا وجود یا پیدائش کا محل قلب ہے (یا ذہن) چنانچہ میرے دل میں یہ بات آئی یا پیدا ہوئی یا دل ہی دل میں کہا۔ مرقع بین الناس ہے پیرایہ سے مفہوم ہوا۔ جمل فعل قلب کا ہے۔ زبان صرف اس کے ظہور و بیان کا آلہ ہے۔ خود فاعل حقیقی نہیں۔ مندرجہ بالا مضمون سے ہویدا ہو گیا کہ ظن اور اکذب الحدیث میں نہایت درجہ کی مغائرت نہیں ہے۔ اور جب مغائرت نہیں ہے۔ تو نتیجہ مطلوبہ یعنے (محکوم بہ کا محکوم علیہ پر حمل ہونا) حاصل ہو گیا

محمد رفیق عفی عنہ

اڈیٹر چونکہ یہ مذاکرہ ختم کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں بھی اپنی رائے مختصر الفاظ میں لکھتا ہوں۔ ان الظن اکذب الحدیث میں الظن بمعنے مظنون ہے۔ مگر مظنون کو اکذب ہونے حالت کے اعتبار سے کہا گیا ہے یعنے جب وہ تکلم تک پہنچے۔ جیسے اقصیر معتبر میں مجازاً کہا گیا ہے اس میں ہے۔ لیکن شرعی حکم (التزام ذہنی) قبل از تکلم بھی لازم ہے

تمت بالخیر

بقیہ اثبات سنیت رفع یدین

(از مولوی عبدالحمید صاحب ازحیدرآباد دکن)

اختر صفات العابدین برفع یدین بما حادیث

لابن عبدالبر عن عمر رضی اللہ عنہ احادیث رفع یدین متواتر آتی ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں برابر کرتے تھے۔

جواب

(۱) حدیث رفع یدین میں ہے:۔

(الف) عن حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان عبداللہ بن عمر رجل صالح

ام المومنین حفصہ رضؓ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ بن عمر مرد صالح ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لڑکے نہ تھے بلکہ جوان اور پورے آدمی تھے جب ہی تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر صالح آدمی ہے۔

(ب) صحیحین میں ہے۔

عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی حیض والی عورت کو طلاق دی۔ صحیحین میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ مسئلہ دریافت کرنے گئے اور فرمایا رجعت کرے پھر روکے رہے حتیٰ کہ پاک ہو پھر حیض آئے۔ وہ پاک ہو۔ اگر اب طلاق دینا چاہے تو ایسی پاکی میں دے جس میں صحبت نہ کی ہو۔

اس حدیث سے بھی عبداللہ بن عمرؓ کا حضور کے زمانہ جوانی میں جوان ہونا اسرار ظاہر ہو رہا ہے) اور اگر ہم بفرض محال یہ بھی مان لیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مسعود میں بلوغ تک لڑکے ہی تھے۔ تب بھی کوئی قباحت نہیں ہے۔ سو جہ سے کہ:۔

(الف) مؤطا موسیٰ شرقی جرجانی وجہ اصل الحدیث کا ایک معتبر رسالہ ہے، میں ہے۔

حدثنا عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ قبیصۃ الصیاغ عن ابن عمر قال خمس وسبعین وقبل لنوبل کل حدیث یجالک فاذا فہم انظر اب وہو الجواب

صحیح ہو یا غلط ان کان دون خمس۔ اور علماء نے اوس زمانہ (بلوغ عمر) کے متعلق اختلاف کیا ہے جس میں کہ بچہ کی سماعت معتبر ہو سکتی ہے۔ ایک قول تو (جس بارہ میں) یہ ہے کہ وہ پانچ سال کی عمر ہے۔ اور یہ بھی ایک قول ہے کہ بچہ کا ہر حال کا سماع معتبر ہو سکتا ہے۔ اور جب وہ بات سمجھ لے۔ اور جواب دے سکے۔ تو ہمارے نزدیک اوس کی سماع صحیح ہے۔ خواہ اوس کی عمر پانچ سال سے بھی کم ہو۔

(ب) امام بخاری نے اپنی صحیح میں یہ باب باندھا ہے کہ بچہ کا سماع کب معتبر ہو سکتا ہے؟ اور وہ اس کے تحت میں ایک حدیث لائے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

عن محمد بن المنہال قال عقلت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم جۃ جاءتی (وہی) وانا ابن خمس سنین محمد بن منہال کہتے ہیں۔ بخاری ہے کہ جب میں پانچ سال کا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتبہ میں نے کلی کی تھی۔

اس سے پہلے قول کی تائید ہوتی ہے۔ یعنے یہ کہ بچہ کی سماعت اوسوقت معتبر ہے۔ جب وہ پانچ سال کا ہو۔ اصل الامر یہ۔ رفع یدین کا حکم (ابتداء اسلام میں تھا۔ پھر منسوخ ہوا۔ چنانچہ ہدایہ شرح بدایہ میں ہے

(الف) عبداللہ بن زبیرؓ نے ایک آدمی کو مسجد حرام میں نماز پڑھتے دیکھا کہ وہ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتا تھا۔ لہٰذا عبداللہ بن زبیرؓ نے اوس سے کہا کہ۔ رفع یدین مت کر کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء اسلام میں رفع یدین کیا تھا۔ پھر آپ نے رفع یدین کرنا چھوڑ دیا اور منسوخ ہوا۔

(ب) ابن مسعودؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کی۔ تو ہم نے بھی رفع یدین کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کرنا چھوڑ دیا۔ تو ہم نے بھی چھوڑ دیا۔

جواب نمبر ۲ اس کا جواب کئی طرح پر ہے۔ (۱) یہ کہ۔ صاحب ہدایہ اور دیگر محدثین جو ان سے نہیں ہیں۔ جیسا کہ موضوعات کبیر میں ملا علی قاری نے کہا ہے (وہو صاحب الہدایۃ وبقیۃ شراح الہدایۃ لیسوا من المحدثین) پس جب وہ محدثین سے نہیں تو دیکھا جائے کہ فلاں حدیث صحیح ہے فلاں ضعیف ہے فلاں موضوع ہے۔ فلاں ناسخ ہے۔ اور فلاں منسوخ ہے ہر قدم گو ہر شاہ جانند یا بداند جوہری

نمائندا اصول حدیث کی کتابوں میں ہے۔ کہ قول و فعل و فہم صحابی حجت نہیں (لہٰذا مطلب ہو علامہ سید شریف جرجانی، نظر الاناجی۔ شمیل الادلاء۔ اعلام الموقعین۔ علامہ الطیب اور تنویر العینین) لہٰذا عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن زبیر کا قول و فہم حجت نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً جبکہ وہ صحیح حدیثوں کے مخالف ہو۔ نانیاً اگر ہم تسلیم بھی کر لیں کہ عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن مسعود کے یہ اقوال ثابت ہیں تو وہ قائلین۔ رفع ہی کے منسوخ ہوں گے۔ نہ نافین کے کیونکہ قائلین تو رفع یدین کو سنت غیر موکدہ سمجھتے ہیں اور جب سنت۔ تو کبھی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی ترک فرمایا ہے۔ تو سنت غیر موکدہ کا کبھی کبھی چھوڑنا کوئی عجب بات نہیں۔ تاکہ اس سے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ فعل واجب نہیں۔ کیونکہ جو فعل واجب ہوتا ہے۔ اوس کا ایک مرتبہ بھی ترک کرنا جائز نہیں۔ اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ صحابہ چھوڑ۔ رفع یدین ذکر کرتے تھے۔ بخاری ان سے یہ مفہوم ہوتا ہے۔ نہ فقط عدم۔ رفع ہے۔ اور اس کا دوام اور عدم دوام باعمل تابعی ہیں ہے۔ اور جب وہ روایات بجائے سکی معارض اور رفع کی (دلیل ہیں) اوس سے حال جاویں۔ تو ثابت ہوگا کہ صحابہ نے کبھی تو رفع یدین کیا ہے۔ اور کبھی نہ کیا۔ اور یہی ہمارا مقصود ہے۔ بلکہ ابو رسالت اللبیب میں ہے کہ "نسخ ذاتی تعبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے۔ جس ار کو آپ فرمائیں کہ فلاں امر کے واسطے۔ جیسے جو شخص با تھا۔ اور اب یوں کہتا ہوں۔ کہ فلاں امر منسوخ ہے کہتا ہوں۔ جیسے کہ نہی زیارت قبور اور نسخ نبی متعلق مزدوف شراب میں وارد ہے۔ اس کے موافق نبی حدیث رفع منسوخ نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم (نسخ ثابت نہ ہوا۔ علماً مسلماً دلیل بن حجر اور میں اسلام لائے ہیں۔ اور ان سے۔ رفع یدین احادیث

ضعیف طرق سے مروی ہیں۔ جس سے صحابہ عدم رفع کا علم ہے کہ رفع کی احادیث منسوخ تھیں۔

سوال نمبر ۳۔ مولوی محمد علی صاحب مدرس مدرسہ سبحانیہ مانوری ضلع بیدر سے حسب ذیل لکھتے ہیں کہ ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ وائل بن حجر مرد ہوا ہے۔ رفع کی۔ حدیث سے کیونکہ وائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ رفع یدین کی ہے۔ وہ متفرد اور شاذ نہیں ہیں بلکہ صحیحین وغیرہ کی روایات۔ اس کی شاہد موید اور مثبت ہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت تقریباً سب صحاح کی روایات کے مخالف ہے۔ اور اس میں بہت سی علتیں ہیں جس سے ہر اس بحث سردست دیکھنے میں نہیں آئی پہلی حدیث میں اضطراب ہے۔ اور مختلف اوقات کی حالت کے بعض راوی سے وہ پوری حالت مراد رکھی ہے۔ جس میں انکار اور ایمان کسی بات کا بھی آدمی کو درک نہ ہو۔ چنانچہ ان حدیث میں بچے جا رہا ہے کہ بعد سلام اضطراب پیدا ہوئے اور پھر اس میں بھی علل لائے جانے کی مثال سے اس بات کو ملاحظہ دی گئی ہے۔ اور بعضوں نے اس سے محض تمکین کی قابلیت مراد سمجھی۔ افضل ہے اسے۔ اور میثاق کے طبعہ پر لگایا۔ اور اسی کے لگ بھگ سب سے زیادہ مشہور قول اہل اسلام میں یہ ملتا ہے۔ کہ اس سے فطرت اسلامیہ مراد ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی میں ہی ہے۔

فاقم وجہک للدین حنیفا فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ الخ فطرت اللہ بدلنے پر آپ کی سی ایک فطرتی لگن پر نگاہ ہے حسب فرمان سب لوگوں کی آفرینش فرمائی۔ اس فرمائش کی کچھ بھی تبدیلی نہ ہونے پائے۔ اچھے اسی بات میں اس فطرت کو دین قیم سے تعبیر فرمایا۔ اور آگے چلکر یہ ارشاد ہوا۔ کہ نماز کو مطیع اور رجوع۔ اور مشرکوں

عہ تفاوت قدر سے ہر گز یہ ثابت کرنا مقصد نہیں۔ وہ بحث دوان دو محدثوں سے تعلق کے متعلق ہے۔ قطع النظر یہ کہ یہ سوال کیا جائے کہ کون ایسا ہے۔ مگر وہ بھی بفرض محال صرف ایک جواب ہے۔ چنانچہ صحابہ سے اس قسم کے سوال آتے ہیں۔ مگر وہاں وہ بھی نہیں۔

(ایڈیٹر)

عمل طلب امور پر تمک میں لانے کی بجائے اور بھی زیادہ کسی خاص طور پر بہتر سمجھ سکتے ہیں؟

اچھا اب سوال یہ ضائع ہوا۔ علماء اسپر غور فرمائیں گے عاجز بھی اپنی سمجھ کے موافق کچھ اس میں عرض کرتا ہے دونوں متعارض حدیثوں میں سے پہلی پر جو صحیح بخاری میں بلفظہ کان یصلی یدیہ علی الفطرۃ (یعنے ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے) اور ہوتا ہے۔ اہل تحقیق سے بہت کچھ کہا۔ مگر اس دوسری روایت کے متعلق کچھ پتا نہ ملی جائے تو مل جائے۔ لیکن آدمی کو اپنی اہلیت سے کبھی نہ ملا نہ پاؤ گے۔ کوئی چنداں بحث سردست دیکھنے میں نہیں آئی کہ اس حدیث پر پہلے بھی کسی بھلے یا برے علماء نے اس قسم کا اعتراض کیا ہو۔ اور اس میں بہت سی علتیں ہیں جس سے ہر اس بحث سردست دیکھنے میں نہیں آئی کہ اس حدیث پر پہلے بھی کسی بھلے یا برے علماء نے اس قسم کا اعتراض کیا ہو۔ اور اس میں بہت سی علتیں ہیں جس سے ہر اس بحث سردست دیکھنے میں نہیں آئی

مذاکرہ علمیہ نمبر ۲ مورخہ محرم

فطرت وجبلت

(از مولوی ابوداؤد محمد عبدہ صاحب مدرس جامع مسجد اہلحدیث)

اہلحدیث، ۱۰ نومبر کے پرچہ میں (اصل الاصیل نے مذاکرہ علمیہ کے عنوان سے علماء کو ان دو حدیثوں میں تطبیق دینے پر متوجہ کیا ہے جن میں ایک فطرت الشان کا قابل ہونا ظاہر کرتی اور دوسری اسے زوال پذیر بتاتی ہے۔ مشکوٰۃ شریف کے جس باب کی یہ حدیثیں ہیں۔ اسی کی ایک حدیث پہلے بھی کسی بھلے یا برے علماء کے اول علم میں بحث چھڑ چکی ہے۔ لیکن وہ تکمیل نہیں ہوئی۔ کہ یا تو اس کا بیان ہی ترک کر دیا گیا۔ یا بیان کرنے والوں کی زبان حال نے اس میں حصہ لینے کے لئے کہہ دیا۔ لیس الخبر کالمعاینۃ۔ کہ کسی مرتبہ بحث اقدس میں حاضر ہونے سے بہتر ہے۔ پس ان کا درجہ۔ عبداللہ بن مسعود کا سا دیکھنا چاہیئے۔ یہ بحث اعتراض کرنے والوں کو بھی اس کی حجت اور دانشمندی پر خوب نظر کر لینی چاہیئے۔ اور جو اسے خدا ان احادیث سے نزول ہرگز نہ فرمایا جاوے۔ جو کتب احادیث کے ہی ابواب الفقہ میں ملتی اور فقط اوقد کے جھگڑے ہیں۔ پھنسے ہوئے ہیں۔ لیکن

سے مت بنو۔ جن آیات میں فرمایا ہے جو ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ اور جن آیات میں فرمایا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے دین کی خدمت میں خرچ کرو۔ اور جن آیات میں فرمایا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے دین کی خدمت میں خرچ کرو۔

کانہ موجودہ حق فی الکتاب والسنۃ فالاعتبار بالایمان الشرعی المکتسب بالارادۃ والتعلیم

جیسے فطرت پیدائشی ایمان کا نام ہے۔ مگر اس کا یہاں کچھ اعتبار نہیں۔ کیونکہ وہ تو کفار تک میں بھی موجود ہے یہاں تو صرف شرعی ایمان کا اعتبار ہے۔ جو آدمی کے کسب و ارادہ سے حاصل ہو۔

اسی احکام دنیا میں فطری ایمان کے نہ معتبر ہونے پر علماء نے یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں فطرت کے مطابق ہوں تو اس سے یہ نہیں کہا جاتا کہ تو نماز پڑھ یا روزہ رکھ۔ بلکہ یہی کہا جاتا ہے کہ تو مسلمان ہو جا۔ اور اسلام لا کر نماز پڑھ۔ اور روزہ رکھ۔ اور یہ حدیث فطرت کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے جب کہ حضور علیہ السلام کے دور میں کوئی شخص بھی اس کو نہیں سمجھتا تھا۔ اور نہ اس کے یہ معنی تھے کہ ہر بچہ مسلمان پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ اس کے یہ معنی ہیں کہ ہر بچہ مومن پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ اس کے یہ معنی ہیں کہ ہر بچہ کو ایمان کا علم ہوتا ہے۔ اور نہ اس کے یہ معنی ہیں کہ ہر بچہ کو ایمان کا علم ہوتا ہے۔

ان سب باتوں سے واضح ہو گیا کہ فطرت کا معنی صرف اسلام ہے اور یہ کہ ہر مسلم دنیا میں آتے آسمان پیدا ہی کھا سکتا ہے۔

اب آتے اس دوسری حدیث کی طرف جس میں الفاظ کا یوں تغیر متبادل ہوا نظر آتا ہے کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے مگر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ اور اگر کسی آدمی کا اپنے فہم سے بدلنا سنو تو اس کی بہت تصدیق کرو۔ کیونکہ وہ اسی حیثیت پر ہی آ رہے گا۔ یہ روایت مسند امام احمدؒ کے حوالہ سے مشکوٰۃ میں ذکر کی گئی مگر بعض علماء نے اس کی صحت کا پتہ ہی چلایا ہے۔ اس میں فطرت اور جبلت ایک ہی معنے کے دو لفظ دیئے ہیں۔ جو پہلی حدیث کے لفظ فطرت سے لگا کھاتے ہیں۔ مگر بعض وجوہ کا اس سے یہاں امتیاز سمجھتے ہیں۔ مثلاً وہ تغیر غیر ثابت ہوں۔ اور یہ غیر مبدل اور وہ پہلے کی چیز ہے جو ہمیں کسی طرح نظر نہیں نہیں آتی۔ اور اخلاق پیچھے ظاہر ہوتے اور ہمارے مشاہدہ سے ہی میں آتے ہیں۔ تو ہم اس کے آدمی میں مجال سمجھنے کی بابت امور ہوتے ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ نے جو مخلوق میں عادت مستمرہ پیدا طلاق پائی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ خلق سبھی بھی قرآن مجید تھا۔ اور آئینہ دیکھنے کی دعا میں ہے کہ یا اللہ جیسا میرا وجود اچھا بنایا میرا خلق بھی ایسا ہی عمدہ کر اور اسی مقام حدیبیہ میں جب آنحضرت ﷺ کی اونٹنی حرم کی حدود میں داخل نہ ہو سکی۔ تو صحابہ نے اونٹ کی لاست کی۔ آپ نے فرمایا۔ اونٹنی نہیں۔ خدا نے اس کا خلق روکنے کا بنایا ہے۔ جیسے ہم فرمان نبوی اللہ اعلم بما کانوا عاملین۔ الخ کے ذیل میں لکھ آئے ہیں۔ اسی طرح یہ حدیث بھی ہے۔ اور اس کے یہ معنی ہیں کہ ہر بچہ کو اسلام کا علم ہوتا ہے۔ اور نہ اس کے یہ معنی ہیں کہ ہر بچہ کو ایمان کا علم ہوتا ہے۔

ایسے معاملات سب خلق کو عادت اور فطرت کا ہم معنی ثابت کرتے ہیں۔

عادات کا تبدل ہونا ایک ایسا مشہور امر ہے کہ نہیں ضرب المثل میں بھی آدمی کی طبیعت خامسہ رکھنے بار اٹھاتے ہیں۔ دنیا میں کوئی یہ دعویٰ نہیں کرتا۔ اور بعض اوقات ہی لوگ (جو ملتے ہیں) ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ بنا بر اس خصائص کسی کو مستقل سمجھنا سوائے ادعائے عادات کو اوائل اور عادات سادات کو سادات اخلاق سے تعبیر کرتے ہیں۔ غرض عادات و اخلاق کو عرف عام ہی مستقل چیز کہا کے شمار میں لاتا ہے

[illegible] جہاں دو بھائی اسی گھر چھوڑ جاتیں۔ مگر ذرا سی بہت نئے اور فطرت جدا جدا تر خلعت ہوتے دیر نہ لگاتے مگر عادات پیچھے کی پڑتی اسی پیچھے پڑتیں۔ کہ جہاں ہی جائے تو جاتیں۔ یہ کہنا ایسا سوال پیدا ہوتا ہے۔ جس کا سوا یہ بھی تفسیر کہنے کے کوئی درست صحیح جواب نہ ہوگا۔ مگر ظاہر جہاں تک سامنے میں آتا ہے اسی دو طرح پر تشریح ہو سکتی ہے۔

دو فطرت کا تو اس آیتی بستی میں ذکر ہی کیا۔ مگر اس عالم اسباب میں آدمی کی موجودہ حالت ضرور میں کی سرشت بنے والے تحریص ہی کے تابع ہوں جاتے ہیں۔ چنانچہ جس جس قسم کی صحبت سے کسی کا ضمیر مخمر ہوا ہو اسی کے موافق اس میں آثار بھی پائے جائے لازمی ہیں جیسا کہ مشکوٰۃ کے باب الذکر ہی میں انہی امام احمدؒ کے حوالہ سے یہ ایک روایت آتی ہے۔

ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضہا من جمیع الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض منہم الاحمر والابیض والاسود وبین ذلک والسہل والحزن والخبیث والطیب۔ یعنے اللہ تعالیٰ نے آدم کو ساری زمین سے مٹی کی مٹھی بھر کر پیدا کیا ہے۔ اسی سے کہ زمین ہی کے مختلف مادے اس کی اولاد آتی ہے کوئی سرخ ہے کوئی سفید کوئی کالا۔ کوئی اس کے درمیان اور کوئی نرم کوئی سخت اور کوئی گندہ ہے کوئی پاک۔ اس روایت میں نر می سختی وغیرہ کا ذکر بطور تمثیل ہے۔ اور اس میں جہان بھر کے اخلاق جو مختلف طبقات انسانی میں پائے جاتے ہیں داخل ہیں۔

پس جہاں کہ نفاق کی سخت ہی میں داخل ہو اور اس کا زوال بالکل ناممکن کہا جا سکتا ہے۔ دنیا شاہد ہے کہ ہر مزاج آدمی کی خوبو اس کے ساتھ جاتی ہے۔ اور بدبودار جلیبوں کی خوشبو دار سموسوں کی طرح جان جاتی ہے مگر بدبو کبھی نہیں جاتی۔ بعض دفعہ طبائع ہوتی ہیں کہ ان پر سخت سے سخت سزا نہیں کی جاتی رہتی ہیں۔ مگر دن کی بھی ہیں نقصانات اٹھاتے گذرتی ہے۔ بعض ایسے آگ بگولے کہ گویا فرمان نبوی ﷺ لا تغضب لا تغضب کا مخاطب ہی نہیں۔ ارے غضب کر۔ ارے غضب کر۔ ان کی ہی کو ہو رہا ہے۔ مگر کیا کریں۔ جبلت کہاں جاتے۔ موت سے پہلے انہیں کبھی کوئی ٹھنڈا نہیں پا سکتا بس سرشت ہی کوئی تعلیم پر سکی ہے۔ نہ تادیب بڑھاپے بیچ کا تھا ہے۔

اذا کان الطباع طباع سوء
فلا ادب یفید ولا ادیب

دیکھئے جب جبلت کی اصل ہی بری ہو۔ تو اس میں کوئی تادیب کارگر نہیں ہو سکتی۔ اس بڑھاپے بکری کے مثال پر بھیڑیے کے بچہ پالنے کا جو ہم نے ذکر کیا تھا۔ اس کا جو یہ حرکات تو محض اس کی سوءِ جبلت کی کیفیت حالیہ کا نام ہے۔ جو اس میں پہلے سے موجود تھی۔ اور جبلت اس کی آئندہ حال کا نقشہ ہے جسے علم الٰہی نے پہلے سے کھینچ دیا۔ اس میں خلاف ہی کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک درخت کو لیجئے جسے قدرت نے ٹھنڈا ہی پیدا کیا۔ اور ٹھنڈا ہی بڑھا بڑا ہوا۔ مگر اب اسے لگیسا میں تو اس سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ کہ اس کا سرد اور سالم پیدا ہونا ہی بیکار خود صحیح ہے۔ اور اس کی سرشت میں آگ کا وجود ہی بکستر مسلم ہے اور یہ کہنا ہی بالکل بیجا و درست ہوتا ہے کہ اسے کوئی نہ چھیڑے تو اس سے کبھی آگ نہ نکلے۔ نہیں اسی وقت ہوتے ہوتے اس کی چھیڑ چھاڑ ہونے میں انسان کے ملکہ جبلت سے ہی مزاحمت پا جانے کا راز مستتر ہے۔ اور انہی شرارت کے شرارہ ان کی تحریک ہی میں جس کسی کی تلمیح آنی ہو سمجھ سکتی ہے

(الحاصل) ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

پہلے سے لکھا ہوا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن یہ نامعلوم نوشت جس طرح چاہے کسی فعل کی علت بنا دیں قرار دی جا سکتی۔ اسی طرح اس کے وجود اور زوال و عدم زوال کا مسئلہ بھی اس کے علم ہی سے متعلق ہے۔ اور اس مسئلہ پر کسی کے جہالت کو جہل مرکب کی تصدیق کرنے کا حکم صرف انہی لوگوں سے وابستہ کیا جائے گا جنہیں اس کی جہالت کا علم بھی ہو۔ جیسے کہ خطرہ کو اس بچے کی نسبت معلوم تھا جسے بالا۔ اور ایسے ہی کئی ان کفار و منافقین کا حضور نبی علیہ السلام کو حال روشن تھا جن کے دلوں پر خدا کی جناب سے مہر لگ چکی تھی۔ اور ایسا ہی علم حضرات انبیاء علیہم السلام کے حاشیہ نشینوں سے بھی کچھ مخفی نہیں ہے۔

یہاں پھر بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہر آدمی جب فطرت اسلام ہی پر پیدا ہوتا ہے۔ تو پھر بعض آدمیوں کی ہدی حیات ابھی ہی فطرت کے ساتھ ساتھ ہی کیسے آتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خطرات تو محض اس کی سوءِ جبلت و عادت کی کیفیت حالیہ کا نام ہے۔ جو اس میں پہلے سے موجود تھی۔ اور جبلت اس کی آئندہ حال کا نقشہ ہے جسے علم الٰہی نے پہلے سے کھینچ دیا۔ اس میں خلاف ہی کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک درخت کو لیجئے جسے قدرت نے ٹھنڈا ہی پیدا کیا۔ اور ٹھنڈا ہی بڑھا بڑا ہوا۔ مگر اب اسے لگیسا میں تو اس سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ کہ اس کا سرد اور سالم پیدا ہونا ہی بیکار خود صحیح ہے۔ اور اس کی سرشت میں آگ کا وجود ہی بکستر مسلم ہے اور یہ کہنا ہی بالکل بیجا و درست ہوتا ہے کہ اسے کوئی نہ چھیڑے تو اس سے کبھی آگ نہ نکلے۔ نہیں اسی وقت ہوتے ہوتے اس کی چھیڑ چھاڑ ہونے میں انسان کے ملکہ جبلت سے ہی مزاحمت پا جانے کا راز مستتر ہے۔ اور انہی شرارت کے شرارہ ان کی تحریک ہی میں جس کسی کی تلمیح آنی ہو سمجھ سکتی ہے

(الحاصل) ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

ملک اودھ میں اشاعت سنت

از جناب مولوی عبید الرحمٰن صاحب سفیر اہلحدیث ناظر انجمن

الحمد للہ کہ توحید کا آفتاب درخشاں ہر جگہ پرتو ہے برکات و خیر کا ہو رہا ہے۔ ہم اس کے سامنے شمال جنوب و مغرب ہے۔ ناظر کو مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۵۷ھ میں دورہ کے دورہ دسمبر کا اتفاق ہوا۔ پہلا قیام مقام فیض آباد اودھ کے مشہور شہر میں ہوا۔ مولوی حمید سلمہ صاحب شمس محمدی سے اعلان و دعوت قوم میں بہت سی کر کے حسب معمول سلام علیکم کہا یا۔ تو اس قدر تھا کہ نماز دو وقت تقریر میں اسی عاجز کی ہوتی نہیں تائید حضرت اسلام میں مولوی صاحب موصوف بھی کبھی کبھی ناظر کو مدد دیا کرتے تھے۔ جزاہ اللہ اس کے بعد سلطان پور اودھ میں ہوا۔ ناظر شہر وہاں جمعہ کا شور و غوغا تھا مگر عاجز نماز پڑھی اس نظارہ نے لوگوں سے کہا کہ جمعہ کیا چیز ہے ہم نماز ہوا۔ پھر مولوی کچھ پوچھے کے اور اہ آباد کے بھی آئے جب پوری کیفیت معلوم ہوئی۔ تو بیٹھے اس کی تردید شروع کی۔ شہر میں اس کا چرچا ہو گیا۔ اور جلسہ اس عاجز کی تقریریں ہوئیں۔ جس میں توحید کی شاندار ہوئی۔ لوگ بہت محظوظ ہوئے۔ اور عوام شرک کی بدبو سے دماغ بالکل خراب کر چکے تھے۔ انہوں نے مخالفت شروع کر دی۔ اس مخالفت سے زبان شہرت ہو کر لوگوں کو بیانات سے خواہ مخواہ واقف ہوئے اور دلچسپی لینے کا سوقع ملا۔ تین دعظ وہاں کی جامع مسجد میں ہوئے۔ مولوی عبد العزیز امام مسجد الفر پورت سا گیا زیستہ پڑھا۔ جس روز رہنے کا اتفاق ہوا۔ بہت لوگ اس کی طرف مائل ہو گئے۔ اور ہر روز مسائل سننے لگے۔ سورج کے سامنے کوئی چراغ یا شمع کام نہیں کر سکتی بہت لوگ متنفر ہو گئے۔ اور آفتاب ہدایت ہی کر چکے ہیں۔ اب بھی ہر طرف سے برابر دعوتی خطوط آتے ہیں۔ مگر بوجہ عدم فرصت اور کثرت اشغال انکار کیا ہے۔ تاہم بہ استطاعت اہل توحید کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آ کر فرما دیں۔ وہاں سے چلتی گیا۔ مولوی عبد العزیز صاحب

سفارش بیوگان / ادارہ

رہے ہیں ہر ہفتہ آتے ہیں جس کی وجہ یہ بھی معلوم ہوئی کہ لوگوں کا خطبہ بھی تھا۔ دہلی میں علامہ صاحب کو دعوت کی۔ حکیم صاحب کے مکان پر ہوا جن کو عبدالعلم خاں۔ جن طرح جانتے ہیں علامہ صاحب سے خوب واقف ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً عبدالعلم خاں صاحب نے جو اہلحدیث کے ناظرین کو واقف اور دلچسپی پیدا کرتے ہیں۔ اور اس امر کے مشاق ہیں تو کرتے۔ چنانچہ ۱۲ محرم ۱۳۴۳ھ کے پرچہ میں کا مضمون عنوان بالا شایع ہوا ہے جس کو مولوی صاحب کے ذکر سے اس عاجز کا دو جلسوں میں لبہ ہندی کے ساتھ دم ہے قصبہ سنبھلہ اور قصبہ ضلع ہردوئی میرے سامنے قبر پرستی اور کے بہت سا روپیہ سالانہ تاج اور خاندانوں کے قرضہ دار ہوں کی خوب تردید کی ہے

[illegible] اس وجہ سے کہا گیا تھا کہ علامہ [illegible] اہلحدیث ہے جو اہلحدیث میں اس نام کے مولوی صاحب [illegible] کے ساتھ دم ہے قصبہ سنبھلہ اور قصبہ [illegible] ضلع ہردوئی میرے سامنے قبر پرستی اور [illegible]

فتاوے

س نمبر ۶۶ زکوٰۃ کتنی حیثیت والے شخص پر لازم ہے۔ اور زکوٰۃ کا مال کتنی حیثیت والا لے سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص زید کی ایک لاکھ روپوں کی ملک والا ہے۔ روس کی چار لڑکیاں اور دو لڑکے ہیں۔ دو سب کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ اس میں دو لڑکیوں جہاں پانچ ہزار کی ملک والے ہیں۔ باقی دو لڑکیوں ایک کو پچیس ہزار کی ملک والے دوسری سات ہفت سو کی ملک والے۔ غرض جب کوئی عید برات ہو یا ان لڑکیوں کے گھر شادی وغیرہ ہو۔ ایسے وقتوں میں زید اچھے اچھے زیور سلامی وغیرہ جتنے طور سے بھی قوت سے یا عمدہ کپڑوں کی جوڑے سے یا نقدیات سے سلوک کرتے ہیں۔ ایسا وقتوں میں زیادہ تر جو کچھ سلوک کرتا ہے۔ ان سب کو زکوٰۃ میں ہی داخل کر لیتا ہے کسی طور سے ان لوگوں کو یہ بات معلوم ہو کر دریافت کرتے ہیں۔ تو اظہار کر دیتا ہے مگر در اصل وہ زکوٰۃ ہی میں دیتا ہے۔ آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نا۔ ان لوگوں کو معلوم ہو کر لینا جائز ہے یا نا۔ (از محمد اسمٰعیل بنگلور سنٹی)

ج نمبر ۶۶ صورت مرقومہ میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی دینے والے کو خبر ہو۔ تو اس کو اپنا ہی جانے نہیں زکوٰۃ کے مصارف خدا نے خود مقرر کر دیئے ہیں۔ کسی کو نہیں ہیں۔ حدیث شریف میں ہے جس مال میں زکوٰۃ کا مال ملیگا وہ سب تباہ ہوگا۔

س نمبر ۶۷ ایک جاہل شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا اتفاقاً چند ذی علم دوست کے ستتی ہوئے۔ وہ غوض تراویح شریف باجماعت پڑھ رہا تھا جس کی انتہا نہیں کم از کم فی سطر پانچ سات غلطیاں ہوں گی۔ دانا نکتہ یوں کی اس قرأت پر ہوش گم ہو گئے۔ ہو چھپو لگے۔ اگر ہر سطر اتنی غلطیوں کی صحت کی جائے۔ ضرور کوئی فتنہ کی صورت ہوگی۔ خاموش ہو کر کے نماز پوری کر دی۔ اس صورت میں وہ لوگ دوبارہ نماز ادا کریں یا وہی ایک نماز کافی ہے۔ (از)

س نمبر ۶۸ جفر غلطیاں معاف ہیں بعض قابل گرفت ہیں۔ اگر وہ غلطیاں کیسی ہیں۔ جن سے معانی قرآن مجید کے بگڑتے ہوں۔ وہ معاف نہیں ایسی صورت میں نماز دوہرا لیں تو جائز ہے۔

س نمبر ۶۹ ایک شخص نے شادی کیا۔ اول تو وہ اللہ رکھا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ کسی سبب سے شاہب بن گیا اس صورت میں وہ شخص جو کچھ زیور اپنی عورت پر کرایا تھا۔ اس زیور کو بہر ہیں ادا کر سکتا ہے یا نہ (ایضاً)

ج نمبر ۶۹ زیور دیتے ہوئے عورت کی ملک اگر نہیں کہا تھا۔ تو اب مہر میں مجرا ہو سکتا ہے۔ اور جتنا اس کی ملک کر دیا تھا۔ تو مہر باقی رہے گا۔ اگر عورت معاف کر دے تو جائز ہے۔

س نمبر ۷۰ مرد کے لئے اپنی عورت کا دودھ کوئی ضروری وقت دوائی میں ملا کر پینا جائز ہے یا نا۔ اگر جائز ہے۔ تو اس کی کتنی مقدار ہے۔ اگر پینا جائز نہیں۔ تو آنکھوں میں چند قطرے ڈالنا یا جلد بدن پر ضماد کرنا جائز ہے یا نہیں۔ واضح طور سے بیان فرمادیں (از)

ج نمبر ۷۰ جمہور علماء کے نزدیک عورت کا دودھ پینے سے عورت حرام ہو گی۔ مگر حضرت عائشہ کی اس کے مطابق حرام ہو جائے گی اس لئے یہ سینہ زدم ہے لیکن ضماد کرنے اور آنکھوں میں ڈالنے میں تو کوئی حرج نہیں۔ ۵ ر داخل غریب فنڈ

س نمبر ۷۱ بارہویں ربیع الاول اور گیارہویں ربیع الثانی کے ذبیحے جو بہ نیت تقرب الی غیر اللہ تعالیٰ کو دیئے جاویں۔ ان کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں اور ذبح کے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہکر ذبح کرنے سے ایسا جانور حلال ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر نیت تقرب الی غیر اللہ تعالیٰ ہے۔ تو یہ شرک ہے یا نہیں۔ اور اس کا فاعل مشرک ہو جائے گا یا نہیں۔ اگر تقرب الی غیر اللہ تعالیٰ نہیں۔ صرف خوشی دلالت میں جانور ذبح کئے جاویں۔ دعوت دی جاوے۔ تو یہ فعل بدعت ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا (استفتی نوابدار نمبر ۲۲۱۲ از محلہ سنگلور)

ج نمبر ۷۱ تقرب کے معنے عبادت کے ہیں قرآن مجید میں فرمایا۔ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ۔ "الوسیلہ" کے معنے ہیں۔ التقرب یعنے خدا کی عبادت و تقرب حاصل کرو۔ اسی لئے اور یوم عرفہ عبادت کی وجہ سے عبادت ان پر مبنی ہے اسی لئے فرمایا۔ وما اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ اس کا صحیح مطلب یہ ہے۔ کہ جو چیز اللہ کے سوا کسی دوسرے کے لئے بطور تقرب کے مقرر کی جائے۔ وہ حرام ہے۔ کیونکہ شرک پر مبنی ہے۔ پس صورت مرقومہ میں فعل مذکور شرک ہے اور شے مذکور حرام۔ خوشی دلالت میں بطور عقیقہ مسنونہ کے جائز ہے۔

س نمبر ۷۲ ایک شخص مسلمان سؤر کا گوشت بیچتا ہے جو ولایت سے ٹین میں رہکر خوبصورت لیبل۔ مزین ہو کر آتا ہے۔ اور یوں بھی وہ گوشت بقر وغیرہ ماکول اللحم جانوروں سے ملتا جلتا ہو سکتا ہے۔ خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں (از)

ج نمبر ۷۲ سؤر کے گوشت کا اگر یقین ہے۔ تو مسلمان کو اس کی بیع جائز نہیں۔ مشتبہ کی حالت میں بھی پرہیز واجب ہے۔ حدیث شریف میں ہے من اتقی الشبہات فقد استبرأ لدینہ و عرضہ۔ جو شبہات سے بچے گا۔ وہ اپنا دین بچالے گا۔

س نمبر ۷۳ ایک شخص حائف و نفساء کے پرزے جلاتا ہے۔ آیا یہ بیع و شرا جائز ہے یا حرام۔ (از)

ج نمبر ۷۳ حائف نفساء چونکہ خود جائز نہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ حضرت فرماتے ہیں مجھے ان کے ٹوٹنے کا حکم ہے۔ اس لئے ان کے پرزوں کی بیع شراء بھی جائز نہیں۔

س نمبر ۷۴ ایک شخص مسلمان بیٹھا باتیں کر رہا تھا کہ اذان کی آواز سنتا ہے نماز نہیں پڑھتا جو میں عرض آیا ہے۔ ایسا شخص مسلمان ہے یا بیدین مرتد اس کا کیا حکم ہے (از)

ج نمبر ۷۴ ایسا شخص خرخشے نماز ہے بے نماز کے حق میں اختلاف ہے بعض علماء اس کو کافر کہتے ہیں بعض سو سن۔ خاکسار کے ناقص علم میں یہ ہے کہ اگر وہ اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہے تو مرتد مگر بدکار (فاسق) ہے

متفرقات

روس میں شراب کی بندش گورنمنٹ روس نے حال میں ہوٹلوں کو حکم کیا ہے۔ رسید ہے کہ آئندہ بیع میں ایسٹ بیری عورت میں لکھا جائیگا باوجودیکہ گورنمنٹ روس سیاسی جنگ میں مصروف ہے۔ روس کو روپیہ کی بہت ضرورت ہے۔ لیکن اس نے بالکل برداشت کر کے اپنے ملک میں شراب فروشی کی ممانعت کر دیں۔ اور اس کو جو سے اوسکو ۲۹ ملین یعنی ستر سالانہ کا خسارہ اٹھانا پڑا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا ہے۔ جیسا کہ رپورٹ سے ظاہر ہے کہ روس میں قوالہ جرائم بہت کم ہو گئی ہے۔ اور مزدور پیشہ لوگوں کی آمدنی میں دو تہائی سے زیادہ اضافہ ہو گیا ہے اور امید کی جاتی ہے۔ کہ شراب کی بندش سے ملک میں اور بھی بہبودی کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔

لطف تو ہر قسم کے سؤر ہے ہیں لیکن شراب بہت ہی بری چیز ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ ہند بھی حامیان گورنمنٹ کی زور توجہ فرما کر ہندوستان میں ایک تہذیب اور اخلاقیت کو بالجوان کر دے گی (از ایڈیٹر گورنمنٹ)

تاریخ خلف الامام کے متعلق ایک صاحب نے مالفین کیطرف سے بہت لمبی چوڑی تحریر منقول از تفسیر قادری بھیجکر درخواست کی ہے کہ اس عبارت کا جواب دیا جائے۔ ان صاحب کو واضح ہو کہ اس مسئلہ میں اہلحدیث کیطرف سے متعدد رسالے شائع ہیں۔ منجملہ ایک رسالہ مسمٰی مولوی عبدالرحمٰن صاحب غازی پوری ہے۔ جو مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب امام مسجد جدید کو ڈالہ کلکتہ سے ملسکتا ہے۔ قیمت شاید ۴ ر ہے۔

جنازہ اور دعا میرے والد شیخ حبیب الرحمٰن صاحب انتقال کر گئے۔ جماعت اہلحدیث خاصکر مولانا حافظ عبدالحد صاحب اور مولوی ابوالوفا صاحب دعا مغفرت کریں (جمیل احمد نائب س)

(بذریعہ تار) میرے والد منشی غلام امام مرحوم ریلوے ڈی کے پیچھے دب کر انتقال کر گئے ہیں (حفیظ امرتسری از مقام پوک (برما) مغفرت و دعا کریں

طبی جواب اہلحدیث ۸ محرم ستتہ میں ۲۰ کا سہیل نسخہ مانگا گیا ہے۔ میں ایک سہل اور مرکب نسخہ بتاتے دیتا ہوں۔ امید کہ بعد صحت مطلع کریں۔ دفتر اہلحدیث میں بھیجکر ایک اخبار کسی غریب کے نام جاری کرا دیں۔

زنک آکسائڈ کے پتوں میں رکھکر قریب ۵ سیر کے گولیاں سرد ہونے پر بیسپکر رکھ لیں۔ زود اثر مفید ہوگا۔ انشاء اللہ۔ خوراک ایک منقہ تک نصف رتی ہمراہ شہد خالص ۱۲ تولہ۔ پھر ایک رتی روز۔ سرد اور مرطوب اشیاء سے پرہیز

(محمد یوسف فیض آبادی)

طبی سوال سیر سوہنہ ہیضہ ہیکا رہتا ہے۔ اور زبان پر چھالے رہتے ہیں۔ جو کھانے سے وقت از حد تکلیف دیتے ہیں۔

دوم۔ نکوہ پھلبہری ہے جسکو برص کہتے ہیں۔ ہونٹوں پر سفید داغ ہیں۔ کوئی صاحب علاج بتائیں (محمد شفیع لیڈر ریاست بیانہ)

انجمن اہلحدیث چہلم کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ جنوری میں مندرجہ ذیل احباب تقریر فرمائیں گے۔ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی مولانا غلام حسن صاحب سیالکوٹی۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی ابوالوفاء صاحب امرتسری۔ مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ مولوی نور محمد صاحب امرتسری۔ غازی محمود (دہر میال) اور غازی۔ مولوی عبید الرحمٰن صاحب مولوی محمد علی صاحب واعظ تشریف لائیں۔

غریب فنڈ میاں شیخ جمیل احمد صاحب بنارس حسب وعدہ ابو کمال الدین صاحب مرزا پور۔ عہد از فتوے فنڈ (۹) سابقہ ہے۔ ایک اخبار بنام عبدالرؤف مصور۔ ایک بنام محمد الدین راولپنڈی ایک عبدالرحمٰن امین والا (از) ڈاکٹر فیض محمد صاحب ناہیں) ایک بنام عبدالغفور مراد آباد۔ ایک ملا نصیب اللہ چھوٹی بڑا و ضلع لیتی تال۔ ایک محب الدین الہ آباد۔ اللہ عوض سائلان علیہ (باقی ۱۵ ر) بعد دفع قیمت اخبار لہ ۵ (باقی ۱۵ ر) اس سال کے نمبر اول سے آج تک غربا کا نمبر ۱۴۱ ہے آئندہ یہی تعداد بقائی جاویگی

مسلمانوں میں جہاد بھیجنے کے متعلق اخبار قیصری اداروں میں ناکامی میں ایک طبیب تار شائع ہوا ہے۔ جو گذشتہ دنوں میں قیصر عرصی نے پنے ولیعہد کو میدان جنگ میں بھیجا تھا۔

"شیخ الاسلام نے فتوے دیا ہے۔ کہ ہر مسلمان کا مذہبی فرض ہے کہ وہ انگریز، روسی، فرانسیسی فرانسیسیوں کے خلاف جہاد کرے۔ ان قوموں تک جنگ کریں۔ اس فتوے کو تمام ایشیا کے مسلمانوں میں تقسیم کیا جاویگا۔ اور ہر وقت مکہ کے حاجیوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس فتوے سے یہ مراد ہے۔

(باقی حاشیہ صفحہ ۱۵ پر) ... پیشہ کی سپرنٹنڈنٹ کمپنی کے تحریک صاحب ڈپٹی کمشنر فیصلہ کیا ہے کہ قرآب کی دوکانیں تبدیل کر دیجائیں۔ اہل شہر فیصلہ کے متعلق صاحب موصوف اور کمپنی کے شکر گذار ہیں۔

انتخاب الاخبار

قبول اسلام ۲ سرخ ۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء کو بعد نماز جمعہ مسمات حسینی عرف لاجونتی نے بیانہ راقم کے پاس آکر شرف باسلام پایا۔ اسلامی نام فاطمہ رکھا گیا ہے۔ خداوند کریم مستقامت کی توفیق عنایت کرے۔ اور اپنی بارگاہ میں مقبول بندوں میں داخل کرے۔

امرتسر میں طاعون کی گرم بازاری ہے۔ ناظرین دعا فرمائیں۔ خداوند کریم اپنے بندوں پر رحم فرمائے۔

جنگ کے متعلق مجمل۔ مختصر اور یقینی خبر تو یہی ہے کہ جنگ ہر طرف ہو رہی ہے۔ اگرچہ سپید نہاتے جنگ میں برف باری اور خراب موسم کے سبب لڑائی میں پہلا سا تیز و تار سرگرمی نہیں معلوم ہوتی۔

سیکرٹری آف انگلستان نے اعلان کیا۔ کہ جنگی جہاز "فارمی ڈیبل" کو ایک آبدوز کشتی نے دو تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا۔

انگریزی جنگی جہاز "گولیتھ" اور "فاکس" نے والاسلام (جہین مشرقی افریقہ) پر گولہ باری کر کے بندرگاہ میں جتنے جرمن جہاز تھے۔ انکو نکال کر دیا۔

جرمن مسلح تجارتی جہاز "پرنس والہلم" نے جس فرانسیسی اور ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر کے ان کے مسافروں کو ساحل پر اتار دیا ہے۔

بحیرہ شمالی میں دو انگریزی تجارتی اور ایک سرنگیں بچھانے والا جہاز سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئے۔

ترکوں نے اعلان کیا تھا کہ ان کے ایک جنگی جہاز نے بحیرہ اسود میں دو روسی سرنگیں بچھانے والے جہازوں کو غرق کر دیا ہے۔ روسیوں نے ان کی تردید کی ہے

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی نے انگریزی جنگی جہاز "فارمی ڈیبل" کو ایک آبدوز کشتی نے دو تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا۔

انگریزی جنگی جہاز "گولیتھ" اور "فاکس" نے والاسلام (جہین مشرقی افریقہ) پر گولہ باری کر کے بندرگاہ میں جتنے جرمن جہاز تھے۔ انکو نکال کر دیا۔

جرمن مسلح تجارتی جہاز "پرنس والہلم" نے جس فرانسیسی اور ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر کے ان کے مسافروں کو ساحل پر اتار دیا ہے۔

بحیرہ شمالی میں دو انگریزی تجارتی اور ایک سرنگیں بچھانے والے جہاز سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئے۔

ترکوں نے اعلان کیا تھا کہ ان کے ایک جنگی جہاز نے بحیرہ اسود میں دو روسی سرنگیں بچھانے والے جہازوں کو غرق کر دیا ہے۔ روسیوں نے ان کی تردید کی ہے

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان کی فوج نے برسٹر (آسٹریا) پر اچانک حملہ کر کے جرمن دشمن (جرمن) کی فوج کا صفایا کر دیا۔ اور جنگ کے بعد جا۔ شہر اول پر قبضہ کر لیا۔

روسی اعلان کرتے ہیں۔ کہ وہ کوہستان کارپیتھین میں جو لک آسٹریا میں ہیں۔ پیشقدمی کر رہے ہیں

روسی اعلان منظہر ہے۔ کہ آسٹروی مقام برکو کو خالی کر رہے ہیں۔ اور وہاں کے ۴۰ ہزار باشندے روسانیہ کو بھاگ گئے ہیں

مغربی میدان جنگ میں انگریزی۔ فرانسیسی۔ اور بلجی فوجیں جارحانہ پیشقدمی کر رہی ہیں۔ فرانسیسی فوجوں نے سیشین پلیاں پر قبضہ کر لیا ہے۔

محکمہ بحالات نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی نے انگریزوں کی اس تجویز سے اتفاق کیا ہے۔ کہ نا قابل جنگ قیدیوں کا باہم تبادلہ کر لیا جائے۔

پیرس میں تخمینہ کیا جاتا ہے۔ کہ انگریزی۔ فرانسیسی اور روسیوں نے جرمنی کے ہاتھ جو جنگی قیدی دیئے ۱۲ لاکھ ۴ ہزار ۲ سو کے قریب ہیں

سلطنت آسٹریا نے جنرل وان فرانک اور فیلڈ مارشل پرنزی پاسکی کو معزول کر دیا ہے۔ یہ دونوں جنرل سرویہ سے معرکہ آرا تھے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پولینڈ میں گزشتہ تین ہفتہ کے معرکوں میں جرمنی کے ۲ لاکھ سپاہی کام آچکے ہیں (روس کے بھی لاکھ ہیں)

ترکی گورنمنٹ نے پچاس لاکھ پونڈ کے قرضہ کا انتظام کیا ہے۔

اسوقت تک ۱۱ ہزار ۴ سو ۴۶ ہندوستانی جانبی واپس آچکے

روما نوی مقتن اسمبلی نے ایک ملاقات کے دوران میں ظاہر کیا کہ جلد سے جلد روسانیہ موسم بہار تک جنگ میں مداخلت کیلئے تیار ہو سکے گا

جنرل جوفرے کمانڈر انچیف افواج متحدہ کو کامل یقین ہے کہ اتحادی افواج فرانس کامیاب ہونگی

گورنمنٹ ہند کے سیکرٹر تعلیم سر ہارکورٹ بٹلر ہر ہائی نفٹننٹ گورنر مقرر ہوتے ہیں

دہلی ہم کسی کے مقدمہ کی اپیل کمیٹی کر رہے میں مرحمت ہو رہی ہے۔

کہتے ہیں جرمن افسر شیخ سنوسی کے پاس پہنچکر اسکو مصر پر حملہ کرنے کے لئے بھڑکا رہے ہیں

عہد و میثاق روسی اخبار۔ بورس گزٹ کہتا ہے۔ کہ اٹلی انگلستان کی طرح فوج کام آچکی ہے۔

فرانس کے وزیر بحری نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا۔ کہ آخر جون اور آسٹروی میلروں کو باہر نکلنا پڑے گا۔

انگلستان کے بیکڑاں اسکول آسٹریا۔ فرانسیسی اور جرمن زبان جانتے تھے۔ مترجم کا کام کرنے کے لئے فوج میں بھیجے گئے ہیں۔

لوجہ جنگ کے مصر میں تجارت کو بہت نقصان پہنچا ہے کوشش کی جارہی ہے۔ کہ سوڈان کے قحط کا علاج کیا جاوے۔ اور متوطن لوگوں کو روئی کی کاشت کے لئے مدد دی جائے۔

ترکوں کا دعوے حسب ذیل جرمنی کی جنگی فتوحات جرمنی میں بے تاری برسات کے ذریعہ سے ستعتر کی گئی ہیں۔ اور وہ مالکو فی کمپنی کو ہی موصول ہوتی ہیں صدر مقام سے آئی ہوئی اطلاع ظاہر کرتی ہے کہ روسیوں کے محاصرہ کو توڑ کر حملہ کرنے کی کارروائی کو ترکی فوج نے راوی ٹیسوم میں جو دریا کے دہانہ کے قریب ہے۔ پسپا کر دیا۔ باطوم کے قلعہ کی توپوں نے جنگ میں حصہ لیا۔ مگر انہوں نے کوئی کامیابی حاصل نہیں کی۔ چھ توپیں۔ ۱۰ کیلو میٹر (تقریباً) میل۔ آنکہ باطوم کے جنوب مشرق میں ایشپا کے ضلع میں گھس گئی ہیں۔ روسیوں نے اپنی بلیہ ٹکڑیں جو بیان کیا ہے کہ ہماری فوجیں منہزم ہو گئیں اور ارض اسلام سے واپس جا رہی ہیں۔ یہ خبریں بالکل بے بنیاد ہیں۔ ہماری فوجیں ممتاز دشمن کے خلاف جارحانہ کارروائی کرنے کے تیار ہو رہی ہیں جس میں دشمن کے لئے سورجوں کے باہر خدا ہی ہی ترقی نہیں کی ہو بلکہ اس کے برخلاف ہماری فوج مسند نوج کے سامنے سے کھلے میدان میں ایک لڑائی رہنے کے بعد تمام خط تصادم پر پسپا ہو گیا (مہدوی اسٹریٹ میں ۲۰ مرہٹوں کی کوہاٹ ہوئی۔

فوض امری الی اللہ فھو حسبہ

قدرتی تیل

ایجاد کردہ جناب والد مکرم مولانا حافظ قاضی ابوالفیاض محمد عبدالقادر صاحب مرحوم

یہ سرخ رنگ تیل مشک کی طرح خوشبودار ۱۳۱۰ھ میں تیار ہو کر آج دور دراز ملکوں مثلاً رنگون۔ برما۔ آسام۔ چاٹگام۔ حیدرآباد۔ مدراس۔ بمبئی۔ پنجاب میں شائع ہو کر کثرت لوگوں کو بیحد فائدہ پہنچا رہا ہے۔ جو لوگ ایک دفعہ استعمال کرتے ہیں علی الدوام اس کے قدردان ہو جاتے ہیں۔ اسی بنا پر اب میں مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ بذریعہ اخبار بیکس لوگوں پر ظاہر کروں۔ کہ یہ تیل ہر خاص و عام کا نائبہ ہے۔ لہذا میں معزز ناظرین سے التماس کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ منگوا کر آزمائیں۔ اگر مفید ثابت ہو تو نمونہ کیلئے دعا فرمائیں۔ تیل کی طرز افزائی فرمائیں۔ یہ تیل علاوہ فوائد مشہورہ کے بہت بیماریوں میں از حد نافع و مفید ہے۔ یہاں اس کی تشہیر از حد ضرور ہے۔ بیماریاں یہ ہیں۔ درد سر۔ ہذیان۔ درد گوش۔ بہرہ پن۔ درد دندان۔ درد لثہ۔ درد حلق۔ درد کام۔ درد زبان۔ درد لہات۔ درد گلو۔ درد سینہ۔ درد پشت۔ درد جگر۔ درد طحال۔ درد کبد۔ درد پہلو۔ درد اعضاء رئیسہ۔ درد مثانہ و گردہ۔ درد رحم۔ درد اعصاب۔ باؤگولہ۔ قبض۔ درد بائے۔ عرق النساء۔ رعشہ۔ دانت کا درد۔ آنکھ کا درد یا سرخی۔ اور پانی جاری ہونا۔ درد مسوڑہ۔ ناکوا۔ درد کان۔ نزلہ۔ زکام کان درد بہرہ کھانسی۔ دمہ۔ تپ دق۔ تپ محرقہ۔ تپ دوری۔ تپ نوبہ۔ تپ سہ روزہ۔ تپ چہارم۔ تپ غب۔ تپ عفونی۔ تپ محرقہ۔ تپ دق

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ "اہلحدیث امرتسر"

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیاوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسندیدگی درج ہونگے۔ اور نا پسند مضامین محصول ڈاک کے واپس ہو سکیں گے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۱۲ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

بالیان بیاعت سے سالانہ ۔۔۔ سے
دوسام و غیر ممالک سالانہ ۔۔۔ سے
تمام خریداروں سے ۔۔۔ سے
مشنشاہی ۔۔۔
ممالک غیر سالانہ ۔۔۔ سے
" " مشنشاہی ۔۔۔

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر۔ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

قادیانی مشن

قادیان اور علی پور

ہمارا جواب یہ ہے کہ دو مقام پیروؤں کی جگہ ہیں۔ ایک قادیان دوسرے علی پور سیداں سیالکوٹ۔ ان دونوں میں کئی ایک امر سے مناسبت اور مشابہت ہے پہلی یہ کہ ہمارے ملک کے مشہور مصنف جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی رہا کرتے تھے۔ دوسرے میں جناب پیر حافظ جماعت علی صاحب رہتے ہیں۔ ان دونوں بزرگوں کے کمالات کو تو ہم جان نہیں سکتے کیونکہ ہمیں انکی صحبت کا لطف حاصل نہیں گمان کے اور ان کے مریدوں کے مقولات جو ہم تک پہنچے ہیں ان کو مشکل سے ایک واقف حال ہماری رائے سے متفق ہوگا۔ ان دونوں بزرگوں کے [illegible] مناسبت ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے لوگوں کو اپنے حلقۂ ارادت میں داخل کرنے کے لئے ایک ٹریکٹ (تمغہ) تجویز کر رکھا تھا جو یہ ہے:۔

جو کوئی میرے بیعت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ صوائق اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو جائیگا (خطبہ الہامیہ)

اسی طرح حافظ جماعت علی صاحب بھی اپنے سامنے سنا کرتے ہیں جو مرید ان کو سناتے ہیں ؎

عدو جن کے دامن میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں
نظر سے ہوئے جن کے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

مرزا صاحب اپنے مریدوں سے سنا کرتے تھے ؎

سب اولیاء سے افضل بعض انبیاء سے بہتر
ہے مصطفیٰ ہمارا یہ دلربا ہمارا

(مرزا)

حافظ جماعت علی صاحب اس سے زیادہ اپنے مریدوں سے سنا کرتے ہیں ؎

تو وہ مسیح نفس ہے کہ تم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو مدعا دے جانی

ہم نے سمجھا تھا کہ یہ مناسبت (خود ستائی تک) مرزا صاحب کی ذات خاص سے تھی ان کے بعد ان جیسا کوئی ہوگا نہ ایسی تعریفات سنے گا۔ مگر افسوس ہمارا خیال غلط ثابت ہوا۔

گذشتہ دسمبر کے آخر میں جو جلسہ قادیان میں ہوا۔ اس کی رپورٹ قادیان کے اخبار الفضل کے ذریعہ شائع ہوئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح اور امور مرزا صاحب کے جانشین کو وراثت میں ملے ہیں یہ (خود ستائی کی مشنشائی) بھی ملی ہے۔ تمام جلسہ میں خوب آپ کی مدح سرائی ہوئی اور قادیانی خلیفہ ثانی نے اپنی تعریفات کو خوب دل لگا کر سنا۔ قادیان کے جلسہ میں ایک شاعر یوں گویا ہوتا ہے:۔

اے مسیحا کے خلیفہ پیارے مرزا کے رشید
مہدی صاحبقراں موعود جیسے کے مثیل

تلوار احمدی یعنی مسلح الجبوہ کا تربیہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے۔ اصلی قیمت بلا ہر سہ جلد۔ رعایتی پیسے صلیفی

دانائی کے نام لیوا کے رسوخ پر
بہرے آنکے بصیرہ اور سرمے سوا کے نفیر
دنگ ساسان النظم ہے آپ کی تحریر میں
ہے اک اعجاز مسیحا آپ کی تقریر میں

آپکے چہرہ پہ ہے نجم سعادت آشکار
آپکے رخ سے بکار سے نجابت آشکار
نال وخط سے آپکے نقش ولایت آشکار
نیزوں سے آپ کے نور نبوت آشکار

آپ کی آنکھوں کو حق بینی کا آئینہ کہیں
سینہ صافی کو نہ جانے کہ سے کینہ کہیں
موجزن ہے آپکے سینہ میں دریائے علوم
آپ کے دل میں نہاں خزانۂ لالائے علوم

آپ والائے معانی اور دانائے علوم
آپ ہی عرفان حق کے دس قرائے علوم
آپ نے دیکھیں ہیں آنکھیں پیارے نورالدین کی
پائی ہے تعلیم ان سے دستگیری کے آئین کی

مرنے والا جانتا تھا علم قرآں کے رموز
اُنا نزلنا کا تھا مطلب پاک سبحانی کے سوز
وان میں کر غیب والے گھر وہ خط جانانی کے سوز
آدھ دیں کے تمامات اور ایماں کے سوز

اُن کی میراث آگئی ہے آپ کی تقسیم میں
بوند وں گیلہ نہاں ہے آپ کی تسلیم میں
نورویں بھی آپ ہیں اور بری بھی آپ ہیں
لبے تاریک دلت میں مری بھی آپ ہیں

نفس والرزی و مفتی بھی آپ ہیں
آپ ہیں حق کے ولی مرتضیٰ بھی آپ ہیں
آپ ہیں وہ دن کی آمد کی دعا کرتے تھے ہم
بیچینی سے ان بھیجنے کی التجا کرتے تھے ہم

ایک صاحب اٹھے انہوں نے بیاں محمود خلیفہ
مرزا صاحب قادیانی حال خلیفہ ثانی کی آنت علی اُن تعلیمات
وتقالیمہ مضافا الی ما ھو معلوم من حالہ (البدر والفضل جلد ۳ صفحہ ۱۹)
ہے اس پر بس نہیں بلکہ اعلیٰ حال مرحوم کے قول کا
پر انقشہ لفظ جو فرماتے ہیں ؎

عقائد میں حضرت کے کم و بیش ہو

ہر اک اصل میں فرع میں آمنے بیاں ہو
مریدوں کا اُن کے بڑا مدح خواں ہو
حریفوں سے اُن کے بہت بدگماں ہو

جو ایسا نہیں ہے تو مردود دیں ہے
بزرگوں سے ملنے کے قابل نہیں ہے

ٹھیک اسی طرح خلیفہ ثانی صاحب کے معاملہ میں مدح خوانی پر قناعت نہ کی بلکہ عربیوں (لاہوری پارٹی) کو بھی۔ ناطقہ سا پاؤں کو بتلے گئے۔ چنانچہ ایک دو بیدہ اُن کی متعلق یہ ہیں :-

بات کہدینا لگا کر اپنی عادت میں نہیں
چوٹ کرنا چھیڑنا ناحق طبیعت میں نہیں
دیکھکر کہ وہ چپ رہنا بھی مصلحت میں نہیں
یہ جو کہتے ہیں خلافت الوصیت میں نہیں

اک جماعت اور خلیفہ دو یہ نقشہ خوب ہے
اک نیام اس میں دو تلواریں یہ حربہ خوب ہے
جب خلافت ہی سرے سے الوصیت میں نہ تھی
پھر کہو اس کی ضرورت احمدیت میں نہ تھی

شرط وحدت اور اخوت کی جماعت میں نہ تھی
یا جماعت کی ضرورت ایسی صورت میں نہ تھی
کوئی پوچھے کیوں بنائے دو خلیفے نام کے
ہے غضب کی بات بندے بن گئے اوہام کے

قادیان میں جھگڑے لڑتے جھگڑے کچھ نہ تھا
رد کے وار اوس میں پنتے بگڑتے کچھ نہ تھا
بحث کرتے رائے دیتے اور لڑتے کچھ نہ تھا
اختلاف رائے کی صورتیں اٹھتے کچھ نہ تھا

اب جو ہانڈا پھوٹ کر بیٹھے ہو ہم سے جدا
اب بھی کچھ بگڑا نہیں آجاؤ از بہر خدا
ایک اور صاحب اس سے بھی تیز بولے (۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء)

پھلا پھولا ہے گلزار محمد
بہار بے خزاں ہے گلستاں ہے
فدا ہر پھول حالت دوسروں کی
عجب کچھ رنگ ہے ہر پیرہ جواں ہے

تعلق چھوڑ بیٹھے تاریاں سے
یہی سرچشمہ کا یہ عاقلاں ہے
نکھر نے گیا اُن کی بصارت
ہمدرد گئے ہیں اُن کی ہمراہ
بڑائی نے انہیں چھوٹا بنایا
نہ وہ ظلمت نہ اب وہ عزّ و شان ہے

وہ آپس میں بھی تو یکدل نہیں ہیں
بڑی ہی کشمکش میں اُنکی جان ہے

لاہور کی پارٹی میں ایک بزرگ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں جن کی بہت سے لوگ عزت کرتے ہیں اور وہ کئی وجوہ سے عزت کے مستحق بھی ہیں۔ ابھی کل تک مرزا صاحب اور اُن کے تمام مریدان کی عزت اُن کے علم و فضل پر فخر کیا کرتے تھے مگر جب سے وہ خلیفہ ثانی کی بیعت سے منحرف ہیں تو پلٹے پلٹے اُن کی نسبت بھی ایک صاحب نے چند فقرے بھاڑ دیئے کہ

مولوی محمد علی صاحب عربی کے عالم نہیں ایک حدیث دعوٰی کی کتاب پڑھنی شروع کی تھی مگر طبیعت تیز تھی اس لئے حضرت مولوی (نورالدین) صاحب سے لگڑ کر ایک دن چھٹک آئے اور پھر نہ پڑھی

(الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء)

لطف یہ کہ ایسا کہنے والا بھی کوئی عربی کا فاضل ہے نہ عالم بلکہ مفت کا مفتی۔

یہ تو معمولی سے اشارے ہیں اخبار نور قادیان سے معلوم ہوتا ہے کہ خوب ہی کھول کر دو دھری پارٹی کو رسوا کیا ہے اسی لئے نور کا ایڈیٹر بہت سے عذرات کر کے لکھتا ہے :-

میں جلسہ (قادیان) کے ناظموں کی خدمت میں کمال ادب اور دلیری سے یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اپنے سالانہ اجتماع میں بلاوجہ اور بے سبب زید کی نسبت بکر کو ترجیح دینا اور کالے اور گورے کی تفریق کو روا رکھنا کیا یہ اسلامی شیوہ ہے؟ کیا اسلام اسی کا نام ہے۔ کیا اخلاق علوی اور کریم النفسی ہی کو کہتے ہیں؟ اور پھر جب بفضل ایزدی ان کا کام و تبلیغی جوش ہر گوشہ عرض و طول میں ترقی اور قبولیت حاصل کر رہا ہو۔ اور غیر احمدیوں تک انہیں پیغام کے لئے سفید اور بفضل ایزدی کامیاب واخط بھیج کر بلاتے ہوں اور پھر اُنکے لیکچر نوٹ کامیابی اور قابلیت کے غیر احمدی اخبار

---

* دین ہونا چاہیئے غلط (البدر حبش)
† لاہوری پارٹی کی طرف اشارہ ہے۔
‡ کیا مسیح اور ہے (البدر حبش)

پر خاص فوقیت حاصل کر چکے ہوں۔ اور عوام الناس پر احمدیت کا دبدبہ اور شوکت بٹھلانے میں بفضل ایزدی ہر طرح کامیاب ثابت ہو چکے ہوں اور جہاں جہاں لیکچر ہوئے وہاں وہاں بفضل ایزدی کچھ نہ کچھ احمدیوں کا اضافہ بھی ہوا ہو۔ اور غیر احمدیوں تک کی نہیں کار آمد اور مفید واقفیت کرا کے اپنے پلیٹ فارم کی اہمیت قرار دیں۔ مگر آپ لوگوں کا طرز عمل اس کے بالکل برعکس اور اسلامی ہو تو کیا اس کا یہ نتیجہ نہیں کہ آپ لوگ نہیں احمدیت اصول [illegible] سے دور رکھنا چاہتے ہیں تو کیا یہ قول کبھی اُن لوگوں کے لئے نہیں آپ عمل کا تمکنا رہا جاتا ہے ہیں باعث حصول ثواب ہو سکتا ہے۔ خدا کو حاضر ناظر جان کر اس کا جواب دیں۔

(الفضل ۲ جنوری ۱۹۱۵ء)

ایک ضروری سوال | ان واقعات کو پیش کر کے لاہوری پارٹی سے ہم ایک سوال کرتے ہیں امید ہے وہ نور سے اس کا جواب دیگی۔ کچھ شک نہیں کہ اسلام ہاں الٰہی اسلام بہت بڑی وسیع النظری سکھاتا ہے اور اور معمولی معمولی باتوں کو خصوصاً مہمی اور دینی کاموں میں دخیل ہونے نہیں دیتا۔ مسیح موعود یا مجدد دامت برکاتہ کو اخلاق فاضلہ کے سکھانے کے لئے آنا تھا جو نبوت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ سے مسلمانوں کو پہنچے تھے اور وہ جو اپنی غفلت کے اُن کو بھول بیٹھے تھے۔ قاعدہ کلیہ کو درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے صحیح ہے اور ضرور صحیح ہے تو جناب مرزا صاحب کی صحبت کے تربیت یافتہ اصحاب کو دیکھنا چاہئے کہ اسلامی وسیع النظری اُن میں کہاں تک ہے۔ جبکہ ایک معمولی سے اختلاف پر اپنے جاں نثار بھائیوں کو رد کھنکا رہے ہیں۔ کون بھائی جو کل تک ساری جماعت کے مایہ ناز اور ہاتھ اتھارٹی تھے۔ اس تنگ مزاجی یا خود غرضی سے کیا بچا نہیں ہو سکتا کہ جناب مرزا صاحب کا پھل اپنے درخت کی حقیقت سے اطلاع دیتا ہے اور صاف بتلاتا ہے

؎ ترا بردہ بو یوسف ماشمیدہ
شنیدہ کہ اور ماند دیدہ

اہل دل کے غور کرنے کیلئے اسی قدر کافی ہے کہ وہ موعود وہ مسعود جس کی باحسن صفات رسول اتنی تاکید پیشگوئی کریں کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم اُس کی ساری زندگی کا اثر یہ ثابت ہو جو نادان ہیں ہمیں نظر آرہا ہے جس کی نسبت وہ خود بھی یہ رائے دے۔ کہ میری جماعت کے اکثر لوگوں میں اللہیت پیدا نہیں ہوئی وہ ایسے متکبرانہ خود غرض ہیں کہ ایک دوسرے کو بھیڑیوں کی طرح کاٹنے ہیں وغیرہ (استفتاء ملحقہ رسالہ شہادۃ القرآن) اگر وہ موعود مصلح امت یہی ہے اور اس کی صحبت کا اثر اور آئے کا نتیجہ یہی ہے تو کہنا پڑیگا کہ "کہ کیدن دکاہ برآورد ان" کا مصداق ہے۔ انا للہ۔ فتفکروا یا اولی الالباب اما انتم تفکرون۔

یہ سب بحث اُس صورت پر ہے جو مرزا صاحب نے اپنے عہدے اور دعوے ظاہر کئے کہ میں مسیح موعود اور مہدی مسعود ہوں اس لئے اُن کی معرفت کے لئے ان دونوں عہدوں کے اثبات کو دیکھنا پڑا جس کا ثبوت وہ خود دیتے ہیں یا خود دعوے میں ہیں جو کہ بہ اکثر تنبیہ کہ حضرت مرزا صاحب بھی اور مجددوں کی طرح ایک مجدد تھے اور دوں سے بمادہ ان سے کیوں مطالبہ کیا جاتا ہے۔ یہ ایک دھوکہ ہے۔ مرزا صاحب مجدد بھی بموجب فاصلہ کرا نہی اخلاق فاضلہ کے سکھانے کے لئے آنا تھا جو نبوت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ سے مسلمانوں کو پہنچے تھے اور وہ جو اپنی غفلت کے اُن کو بھول بیٹھے تھے۔ قاعدہ کلیہ کو درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے صحیح ہے اور ضرور صحیح ہے تو جناب مرزا صاحب کی صحبت کے تربیت یافتہ اصحاب کو دیکھنا چاہئے کہ اسلامی وسیع النظری اُن میں کہاں تک ہے۔ جبکہ ایک معمولی سے اختلاف پر اپنے جاں نثار بھائیوں کو رد کھنکا رہے ہیں۔ کون بھائی جو کل تک ساری جماعت کے مایہ ناز اور ہاتھ اتھارٹی تھے۔ اس تنگ مزاجی یا خود غرضی سے کیا بچا نہیں ہو سکتا کہ جناب مرزا صاحب کا پھل اپنے درخت کی حقیقت سے اطلاع دیتا ہے اور صاف بتلاتا ہے

؎ ترا بردہ بو یوسف ماشمیدہ
شنیدہ کہ اور ماند دیدہ

---

* تم مسلمان کیسے اچھے حال میں ہو گے جب مسیح موعود تم میں اترے گا اور تمہارا امام خود تمہیں میں سے ہو گا

مذاکرہ علمیہ ۵

مورخہ ۵ ربیع الاول

اہل علم کی تفریح اور تشحیذ کے لئے مذاکرات علمیہ کا میدان بہت اچھا ثابت ہوا ہے۔ عموماً پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ ہاں اس بات کا ضرور خیال بلکہ افسوس ہے کہ بہت سے قابل اصحاب ان مذاکرات میں حصہ نہیں لیتے۔ خیر آہستہ آہستہ عادت ہو گی۔ انشاء اللہ۔ آج جو مذاکرہ لکھا جاتا ہے اس سے یہ سمجھنا چاہئے کہ پہلے مذاکرات ختم ہو گئے بلکہ وہ بھی جاری ہیں۔ اور اُن کے سوا یہ جدید ہے۔

حدیث ستہ لعنتہا میں ہے :-

فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ؛ (آنحضرت کی) اس نے عالم کی فضیلت عابد پر اتنی زیادہ ہے جتنی میری مشکوٰۃ کی ہے العلم۔ ادنے درجہ کے اُمتی پر۔

اس حدیث کو عام طور پر فضیلت علم میں بیان کیا جاتا ہے اور یہ ایسی زبان زد ہے کہ ہر ایک طالب علم اور عالم اس کو سمجھتا بلکہ موجب فخر جانتا ہے یہاں تک کہ شیخ سعدی مرحوم جیسے اخلاقی فلاسفر نے اس کی وجہ بھی بتلائی ہے ؎

گفت اوگلیم خویش برموج میبرد
دریں جہد بگذکہ کہ گیرد غریق را

یعنی عالم کو عابد پر اس لئے فضیلت ہے کہ عابد صرف اپنی حالت سنوارتا ہے اور عالم اور لوگوں کی اصلاح کرتا ہے۔ مگر حدیث میں جو مشکل ہے وہ اس سے بالاتر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ مشکل کسی کی سمجھ میں نہ آئی ہو گی۔ ہاں یہ کہتا ہوں کہ وہ مشکل ایسی ہے کہ اُس پر توجہ کی جائے۔

* امراء امت کے مراتب مختلف ہیں۔ مگر اعلےٰ کے مقابل سب سے نیچے کا فرد وہ ہے جس سے نیچے اور کوئی نہیں۔ اُسی کو اخافی کہہ فرمایا ہے۔ اور یہ ادنے

وہ شخص ہے جس میں کسی طرح کی فضیلت نہیں نہ علم نہ عبادت نہ ریاضت نہ زہد بلکہ صرف یہ کہ وہ امتی ہے۔ یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہے۔ ظاہر ہے کہ مدارج نبوت کے مقابلہ میں ایسا شخص انتہائی درجہ کا ہوگا۔ اس سے پرے کوئی درجہ نہیں جس پر نبی کو مزیت اور فوقیت ہو۔ کفار اور فساق اس قابل نہیں کہ اُن کو نبی کے لئے فضل علیہ بنایا جائے۔

عالم کے مقابلہ میں عابد کو مفضل علیہ قرار دے کر اتنی فضیلت کا ثبوت ان دونوں میں دیا ہے جتنا کہ خود نبی اور امتی میں ہے حالانکہ عابد مقابلہ عالم کے انتہائی درجہ نہیں۔ بلکہ عابد کے بعد ایسے لوگ بھی ہیں جو عابد یعنی کثیر العبادت نہیں مگر پابند فرائض ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ بھی ہیں جو صرف کلمہ خوانی کی وجہ سے اونے امتی ہیں۔ تو جو فضیلت عالم کو عابد پر ہوگی اُس سے بہت زیادہ فضیلت اُس شخص پر ہوگی جو عابد سے نچلے درجے میں ہے جسکو اونے امتی کہا جائے۔ لازم آیا کہ جس قدر آنحضرت کی فضیلت امتی پر ہے عالم کی فضیلت اُس امتی پر آنحضرت کی فضیلت سے زیادہ ہے

مثال کے طور پر مندرجہ ذیل نقشہ ملاحظہ ہو

(ا ..... ب) (ا ..... ب ..... ج)

اس نقشہ میں جو مسافت ا و ب میں ہے وہ اُس مسافت سے کم ہے جو ا و ج میں ہے کیونکہ پہلی مسافت کی انتہا ب ہے جو دوسری مسافت کے نصف میں واقع ہے۔ اب اس مثال کو اوپر کی عبارت میں یوں سمجھئے:۔

نبی ..... اونے امتی

عالم ..... عابد ..... اونے

ان دونوں مسافتوں (نبی تا اونے اور عالم تا عابد) کو یکساں لکھا ہے۔ بہت خوب۔ مگر واضح ہے کہ عابد کے بعد جو اونچی کی مسافت ہے وہ نچلی مسافت کو یعنی اونے امتی کی مسافت کو برابر ہے یا بڑھا ہوا ہے یا گھٹا ہوا ہے اس سے ثابت ہوا کہ عالم کو اونے امتی پر اُس قدر فضیلت ہے کہ جو نبی کی فضیلت سے بھی زیادہ ہے

کون نہیں جانتا کہ ایسا خیال کرنا اور اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ امید ہے اہل علم خصوصاً حدیث کے علم اس مشکل کو حل فرمادیں گے۔

قابل توجہ مسلم یونیورسٹی

۲۰ جنوری کے علی گڑھ گزٹ میں دیکھا کہ مسلم یونیورسٹی کمیٹی کے ممبروں میں دس عالمان دین بھی منتخب ہوئے ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ پنجاب کے علماء میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل لاہور منتخب ہوئے۔ مگر سوال یہ ہے جس کے جواب کی تکلیف سکرٹری صاحب مسلم یونیورسٹی پر ہے کہ ہر طبقہ کے ممبران کا انتخاب تو سمجھ میں آسکتا ہے کہ اُسی طبقے کے ارباب نے (جنہوں نے اپنا نام میمبر کے اندر درج رجسٹر کرایا) کیا۔ علماء دین کے انتخاب کا کیا طریقہ تھا جس سے دس عالم (چھ سنی اور چار شیعہ) منتخب ہوئے۔ اگر وہی طریق تھا جو اور درجات کے لئے تھا تو مہربانی کر کے ہمیں بتلایا جائے کہ اُس طریق کی اشاعت کب ہوئی۔ یہ بھی بتلایا جائے کہ مسلم یونیورسٹی نے مارکردہ عالم اور منتخب شدہ عالم کی حقیقت اور ڈیفی نیشن کیا قرار دی ہے کیا یہی جو ہندو نے ہندو کی کہ جو کوئی اپنے آپ کو ہندو کہے وہ ہندو اسی طرح جو کوئی اپنے آپ کو عالم کہے یا کوئی اُس کو مولوی کہے وہ مولوی۔ اور عالم یا اُس کی عربی تعلیمی کیفیت اور کیت کا ثبوت بھی ہونا ضرور ہے۔ مسلم یونیورسٹی کی سپریم تو اسی کی مقتضی ہے کہ اُس کے ارباب حل و عقد عالم علوم عربیہ دینیہ سے خوب واقف ہوں۔ خصوصاً منتخب شدہ عالم ممبر تو علوم عربیہ اور دینیہ کا ذی درجہ عالم ہو تاکہ ایسی علمی تجویزات میں جو مسلم یونیورسٹی میں علوم عربیہ کے متعلق پیش ہوں علے وجہ البصیرت صائب رائے رکھ سکے۔ علماء دہندگان علماء کی فہرست بھی شائع کیجائے تو بہت ہی اچھا ہے کہ اس کا موجب ہوگا۔ ان سوالات کے جوابات آنے پر اصل معاملہ کھلا جائے گا کہ عالمان دین کی انتخاب کرنے میں دین کی کہاں تک پرواہ کیگئی ہے۔

انجمن ہائے اہلحدیث

اخبار اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث

بہت عرصے سے کہہ رہے ہیں کہ ہر مقام پر جہاں اہلحدیث دو فرد بھی ہیں بحکم حدیث الاثنان فما فوقھما جماعۃ مقامی انجمن اہلحدیث قائم کر کے توجیہ وسنت کی اشاعت اور رسومات قبیحہ کی ہلاح شروع کر دیں۔ خدا کا شکر ہے یہ آواز بیکار نہیں گئی۔ بعض بعض مقامات پر انجمنیں قائم ہوئیں جن میں سے بعض سست ہیں اور بعض چست بھی ہیں اسی ہفتے انجمن اہلحدیث جہلم کا جلسہ بڑی شان سے ہوا جس میں مختلف عنوانوں پر تقریریں ہوئیں۔ اہلحدیث انجمنوں کے مقاصد میں چونکہ احیاء سنت اور ہلاح رسوم ضروری ہے اس لئے اُن کو خود مطلع رہنا چاہیے کہ کس کس مہینے میں لوگ کیا کیا رسومات کرتے ہیں۔ وقت سے پہلے ہی اس کے متعلق تحریر و تقریر سے کام لیں۔ مثلاً ربیع الاول کا مہینہ آیا ہے تو مجلس مولود کے متعلق اظہار کریں محرم آیا ہے تو تعزیوں کے متعلق کریں۔ غرض تمام سال کا پروگرام تیار رکھا کریں تاکہ وقت پر غفلت نہ ہو جائے۔ اب آئندہ ہفتہ رسمی مولود کا ہے امید ہے اہلحدیث انجمنیں توجہ کریں گی۔

جس انجمن میں سرمایہ کی قلت ہو یا اُن کی ضرورت کو کافی نہ ہو یا مشورہ کی حاجت ہو وہ اپنی کانفرنس سے مدد لے سکتی ہے۔ اہلحدیث کانفرنس اسی لئے تو ہے کہ کمزوروں کو مدد دیکر تنومند کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں اخلاص نصیب کرے۔

خواجہ کمال الدین کا چیلنج منظور

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم! مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل مضمون اپنے اخبار میں بہت جلد چھاپ کر ممنون کریں

اکمل قادیان

۱۳ جنوری کے اخبار زمیندار میں چھپا ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے صاحبزادہ (مرزا محمود احمد) کو امور متنازعہ فیہا میں قرآن و حدیث و تحریرات جناب

مرزا صاحب مرحوم کی بنا پر اپنے ساتھ فیصلہ کرنے کی دعوت کی۔

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت صاحبزادہ صاحب اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب اس مناظرہ کے لئے قادیان تشریف لائیں تو تمام اخراجات ہمارے ذمہ۔ اور اگر اُن کی نظر میں دارالامان دارالفساد ہے تو غیر فیہ وقت کا وہی مقرر کردہ مناظرہ پیغام ہلڈنگس ٹاپو میں تاریخ مقررہ پر پہنچ جائیگا

(ایڈیٹر الفضل) ۱۵

ضرورت کشمیر

الحمد کشمیری میگزین کا قابل نامہ نگار پنڈت کشمیری

باکمال اصحاب کو توجہ دلاتا ہے جن میں ایک ہمارے مکرم دوست مولوی انور شاہ صاحب مدرس مدرسہ دیوبند بھی ہیں کہ آپ حمایت اسلام کی خاطر یک کشمیر میں بہت ضرورت ہے جہاں دینی اور غیر دینی ہر طرح کا تنزل ہی تنزل ہے۔ خاکسار اڈیٹر الحدیث بھی بحیثیت کشمیری الاصل ہونے کے نامہ نگار مذکور کی رائے کی تائید میں مولوی انور شاہ صاحب کو آنکھ کریمہ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا توجہ دلاتا ہے امید ہے مولوی صاحب ممدوح اہل کشمیر کی درخواست منظور کر کے اپنے کمالات سے اہل وطن کو مستفید فرمائیں گے۔ خدا آپ کا حامی ہو۔

تنقید

اثبات سنیت رفع یدین

دلائل مانعین رفع یدین صرف حنفیہ کی

(ا) تین مرفوع احادیث (دو عبداللہ بن مسعود سے اور ایک براء بن عازب سے)

(ب) بہ اعتبار (دو احادیث دو طرق سے اور دو ایک طریق سے)

(ا) حدیث اوّل ۔ جامع ترمذی میں ہے:۔

عن علقمۃ قال قال عبداللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ

علقمہ راوی ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا خبردار ہو جاؤ میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھاتا ہوں۔ پس نماز پڑھائی اور صرف ایک ہی مرتبہ ہاتھ اٹھائے۔

(۲) تنویر العینین میں ہے:۔

نقل ابن الہمام عن الدارقطنی و عدی عن محمد بن جابر و حماد بن سلیمان عن علقمۃ عن ابن مسعود قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر فلم یرفعوا ایدیھم الا عند الافتتاح۔

ابن ہمام نے دارقطنی اور عدی سے نقل کی ہے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن جابر حماد بن سلیمان سے اُن کو وہ روایت سے علقمہ سے اُن کو عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر کے ساتھ نماز پڑھی۔ مگر انہوں نے سوائے تکبیر تحریمہ کے اور پھر ہاتھ نہ اٹھائے۔

تنقید

الف احادیث

احادیث نمبر ۱ و ۲ جو حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہیں اُن کے متعلق تنقید حسب ذیل ہے:۔

(ا) جامع ترمذی میں ہے:۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی بنا پر ثبوت کو نہیں پہنچی۔

(ب) جزء رفع الیدین میں ہے:۔

امام احمد بن حنبل نے کہا یحییٰ بن آدم نے کہا میں نے عبداللہ بن ادریس کی کتاب جو کو اُنہوں نے عاصم بن کلیب (جو راوی ہیں پہلی حدیث کے) سے نقل کی تھی دیکھی اُس میں اذا رفع (یعنی پھر ایسا کرتے تھے یعنی رفع یدین) کا لفظ نہ تھا پس صحیح ہے کہ کہو کہ اہل علم کے نزدیک کتاب کا اعتبار زبانہ ہے اس واسطے کہ جب آدمی کوئی حدیث بیان کرتا ہے پھر کتاب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ پھر ہوئی ہے جیسا کہ کتاب میں ہے۔

(ج) مسک الختام میں ہے:۔

ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا اس حدیث میں غلطی ہوئی ہے اور ابن حبان نے کہا کہ یہ روایت بہت ضعیف ہے کیونکہ اسمیں بہت ساری علتیں ہیں۔

(د) سبل السلام شرح بلوغ المرام میں ہے:۔

اگر حدیث ابن مسعود والی ثابت بھی ہو جائے تب بھی ابن عمر کی روایت مقدم ہوگی کیونکہ اسمیں اثبات ہے اُس میں نفی اور اثبات مقدم ہوتا ہے۔

(ہ) عون المعبود شرح سنن ابی داؤد میں ہے:۔

حافظ ابن حجر نے فرمایا ائمہ نے اُس حدیث میں طعن کیا ہے جس میں عاصم بن کلیب (پہلی حدیث کے راوی) ہیں اور جس حدیث کی سند میں کہ محمد بن جابر (دوسری حدیث کے راوی) ہیں اُس کو ابن جوزی نے موضوع کہا۔

(و) تنویر العینین میں ہے:۔

ابن حبان نے کہا کہ محمد بن جابر (دوسری حدیث کے راوی) سے الحق اعظا (یعنی اُس پر غلبہ کر۔ وہ کاذب کی نہیں) اور امام احمد ابن تیمیہ ابن جوزی نے کہا کہ ابن جابر کی روایت موضوع ہے۔

(ز) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

امام طحاوی نے کہا ممکن ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے صرف یہ دیکھا ہو جیسا کہ اُن سے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا پوشیدہ رہا ہے اور وہ شام سے پہلے دستور کے موافق دونوں ہاتھ کا گھٹنوں پر رکھتے تھے۔

(ح) شیخ ابوالحسن سندھی شرح مسند امام ابوحنیفہ میں فرماتے ہیں:۔

ہیثمی نے کہا:۔

(ا) عبداللہ بن مسعود نے قرآن سے ایسی چیز کو فراموش کر دیا جس میں مسلمانوں نے اختلاف نہیں کیا اور وہ دو سورتیں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔

* یہ مناظرہ نہایت لطف اور دونوں جماعتوں میں مفید ثابت ہوگا۔ امید ہے جس طرح ہم غیر احمدیوں سے اشاعت کا کام لیا گیا ہے شرکت مصر و شام بھی لی جائیگی لاہور بہت مؤدب ہے

(۲) آنحضرتؐ نے ایسی چیز کو بھلا دیا جس کو تمام علماء نے منسوخ ہونے پر اتفاق کیا ہے اور وہ تطبیق ہے یعنی رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر ران کے بیچ میں رکھنا۔

(۳) انہوں نے بھلا دیا کہ اگر وہ مقتدی ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔

(۴) انہوں نے ایسی چیز کو بھلا دیا جس میں علماء سلف اختلاف نہیں کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر کے روز صبح کی نماز اپنے وقت پر پڑھی

(۵) آنحضرتؐ نے بھلا دیا اس چیز کو جس میں علماء متفق ہیں کہ سجدہ کی حالت میں ہتھیلی اور کلائی زمین پر رکھی جائے۔

اور جبکہ آپ سے ان ان باتوں میں بھول ہو گئی ہے تو ممکن ہے کہ آپ سے رفع یدین کے بارہ میں بھول ہو گئی ہو۔

(ط) سنن نسائی کے حواشی جدیدہ میں ہے:

امام احمد نے فرمایا محمد بن جابر (دوسری حدیث کا راوی) کوئی چیز نہیں ہے اور جو شخص اس سے روایت کرے وہ اس سے بدتر ہے اور دارقطنی نے کہا اس حدیث میں محمد بن جابر متفرد ہوا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(ی) مسک الختام میں ہے:۔

اگر عبداللہ بن مسعود کی حدیث ثابت بھی ہو جائے جب بھی عبداللہ بن عمر کی حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس وجہ سے کہ عبداللہ بن مسعود کی حدیث سنن میں ہے اور عبداللہ بن عمر کی حدیث صحیحین میں ہے اور اصول حدیث کا مسئلہ ہے کہ اندرونی کتابوں (یعنی بخاری اور مسلم) کی احادیث دیگر سنن کے مقابلہ میں حجت میں مقدم ہوتی ہیں خصوصاً وہ حدیث جو متفق علیہ ہو اور حدیث ابن عمر کی متفق علیہ ہے۔

(باقی باقی)

موت کی قیمت میدان جنگ میں

اگر دنیا کی حرقی کو اخراجات جنگ سے تقابل کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ از منۂ قدیم میں جنگ اور فتح کی قیمت موجودہ زمانہ تہذیب سے کہیں کم تھی۔ حیات انسانی کو کاٹنے والے ہلاک آلات جس قدر اب موجود ہیں پہلے نہ تھے اور وہ سہولتیں یعنی ہوائی جہاز، موٹر کار، توپ کل کی توپ وغیرہ جن سے تباہی میں مدد ملتی ہے پہلے نام کو نہ تھیں۔

ایک دوسرا فرق جو قدیم و جدید جنگوں میں صاف نظر آتا ہے وہ شکست و فتح کا ایک حد تک غیر انسانی ذرائع پر انحصار ہے۔ قدیم لڑائیاں دست بدست تلوار یا ذرا فی اصلہ سے تیر و سنان کے ساتھ ہوتی تھیں۔ لیکن موجودہ جنگ میں تفوق اور فتح کا مادی انحصار زیادہ تر کلوں اور مشینوں پر ہے۔ ایک ماہر زمیات نے ٹھیک کہا ہے کہ جب کلیں اور مشینیں تھک جائیں گی تو موجودہ جنگ بھی ختم ہو جائیگی۔ کلیں اور مشینیں استعارتاً نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں بھی تھک کر ناکارہ ہو جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر یوں خیال فرمائیے کہ جب توپ کا گولہ شاں شاں کرتا ہوا نالی میں سے نکلتا ہے تو اس کی حرارت اور رگڑ کے باعث نالی کا سوراخ ہر بار ناقص ہوتا جاتا ہے۔ اور تھوڑی مدت کے بعد استعمال شدہ توپ سے صحیح نشانہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے اور توپ مرمت کی محتاج ہو جاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دوسرے آلات جنگ بھی اسی طور پر وقتاً فوقتاً مرمت کے محتاج ہوتے رہتے ہیں۔ اسلئے صاف ظاہر ہے کہ جنگ کا خاتمہ انشاء اللہ العزیز آدمیوں کی تباہی سے پیشتر ہی آلات جنگ کے ناکارہ ہو جانے سے ہو جائیگا۔

مختلف جنگوں میں جس قدر موتیں ہوئی ہیں ان کا اندازہ صحیح لگانا ناممکن ہے لہٰذا یہ اسی طرح چاہیے کہ دو ریل گاڑیوں کے تصادم میں آج تک صحیح اعداد و شمار ہند و ستان میں میسر نہیں آ سکے جب بڑے سے بڑا حادثہ سننے میں آتا ہے جسمیں انجن اور درجنوں گاڑیاں پاش پاش ہو جاتی ہیں تو بھی آلاف جان کے متعلق تسلی دی جاتی ہے کہ مجروحین کی تعداد مردوں سے بہت زیادہ ہے تاہم اگر اس حقیقت کو ملحوظ خاطر رکھکر مختلف معرکوں کے اعداد اموات اور مجموعی اخراجات جمع کئے جائیں تو تخمیناً موت کی قیمت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

یورپ کی موجودہ جنگ سے ہر ایک ہمدرد بنی نوع انسان خائف اور ترساں ہے اس کی عالمگیر ہلاکت کا رعب دلوں پر چھایا ہوا ہے۔ لیکن اگر عمرانی حیثیت سے جنگ کے نتائج پر نظر ڈالی جائے تو ایک طرح کی تسلی دہی سے خود بخود خانہ کہئے یا فلسفیانہ حاصل ہوتی ہے کہ گو۔ سوئے لاکھوں کی تعداد میں جنگ کی نذر ہو رہے ہیں لیکن ہیئت اجتماعی کے مقابلہ میں یہ جنگ ایک خفیف سی ہلچل ہے۔ افراد کی طور پر ہر ایک آدمی کی قیامت کا دن تو موت کے وقت آجاتا ہے اور اپنی ذاتی بہبودی اور حفاظت کے مقابلہ میں انسان ایک جہان کی بربادی کو کم حیثیت خیال کرتا ہے۔ اور پھر اسی طور پر دوسروں کا درد اس کے دل میں جاگزین ہے تو اسے جنگ کے اثرات عظیم الشان پیمانہ پر ہلاکت آفرین نظر آتے ہیں۔ ہم اس تقابل اضداد کو دو مثالوں سے واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انسان ایک پہاڑ کے قریب کھڑا ہو کر اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کا جس قدر معترف ہوتا ہے ایک سپاہی سجائے کمرہ میں بیٹھکر اس کا اندازہ مشکل لگا سکتا ہے وجہ یہ کہ پہلی حالت میں وہ اپنا مقابلہ ایک بہت بڑی ہستی سے کرتا ہے اور دوسری حالت کی نسبت اس کی انانیت کہیں زیادہ مرعوب جانچتی ہے۔ لیکن دریا پہاڑ سے انسان اپنے جسمانی گزسمہ ناپ کر سر بفلک اور عظیم الشان خیال کرتا ہے۔ ایک عالم ارضیات یا عالم ہیئت کے نزدیک بمقابلہ کرۂ زمین کے ستاروں یا فضائے بسیط کی وسعت کے

بالکل ہیچ ہے۔ ہمالہ سے اونچی چوٹی کی بلندی بین کی گہرائی کے مقابلہ میں ایک آدمسولہ سو کی نسبت رکھتی ہے سینکڑوں میں ایسے تناسب کا صحیح تخیل تقریباً ناممکن ہے۔ لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اونچے سے اونچے پہاڑ کی مثال قطر زمین کے مقابلہ میں وہی ہے جیسی کہ ایک سولہ سو صفحوں کی جلد میں ایک صفحہ کی حیثیت ہے (سولہ سو صفحہ کی کتاب میں ایک صفحہ کی موٹائی سے کتاب پر چنداں اثر نہیں پڑتا) یا آپ یوں خیال فرمائیے کہ مصنوعی کرۂ زمین کے روغنی رنگ کی گہرائی کا تناسب کرہ کے ساتھ تقریباً وہی ہوتا ہے جو بڑے سے بڑے پہاڑ کو زمین کے ساتھ ہے تو پہاڑوں کی بے حیثیتی اس قطعہ ضیاء سے اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔

یہی حال جنگ کے ہلاکت آفرین نتائج کا ہے جب ہم فی نفسہٖ حیثیت سے لاکھوں سپاہیوں کی موت کی بابت سنتے ہیں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دل دہل جاتا ہے۔ لیکن اگر اسی تباہی پر ایک عمرانی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ جنگ کی ہلاکت کا اثر دنیا کی آبادی پر بالکل ہیچ ہے۔

دنیا کی مجموعی آبادی تقریباً پونے دو سو کروڑ ہے اور ہر سال اس میں تقریباً سوا کروڑ کی زیادتی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر سال ۴ کروڑ کے قریب بچے پیدا ہوتے ہیں اور چھ سات کروڑ آدمی مر جاتے ہیں بالفاظ دیگر ہر روز دنیا میں سوا دو لاکھ کی زیادتی ہوتی ہے اور اس کے مقابلہ میں موت پونے دو لاکھ کی صفائی کر دیتی ہے۔ اور اس طرح دنیا کی آبادی میں یومیہ چالیس ہزار کا اضافہ ہوتا ہے۔ اگرچہ نوع انسان کے ہر لحظہ میں کمی بڑھ اپنی ان تھک تلوار سے ایک سرے سے صاف کر دیا جائے تو بھی کل المرت کے کام میں بمشکل ایک فیصدی اضافہ ہوگا۔ ان اعداد کو مدنظر رکھکر جنگ کی ہلاکت کا اثر بالکل ہیچ معلوم ہوتا ہے۔ جنگ روس و جاپان میں ۷ لاکھ سپاہی لقمۂ اجل ہوئے تھے اور موجودہ جنگ میں پہلے چار ماہ کی تعداد اموات بیس لاکھ تک بتائی جاتی ہے گویا کہ اگر اسی حساب سے یہ جنگ ایک برس اور جاری رہی تو گو ہماری طرح کے بلکہ ہم سے بہتر ایک کروڑ نفوس مر جائیں گے لیکن اس کا اثر دنیا کی آبادی پر سوائے اس کے اور کچھ نہ ہوگا کہ سوا کروڑ کی بجائے اس سال میں دنیا کی آبادی ۳۵ لاکھ بڑھیگی۔

جنگ بوجہ اس مصائب اور سختی کے تمام دنیا کو متوجہ کر لیتی ہے۔ لیکن اگر اس کے مقابلہ میں قدرتی حادثات اور وبائی بیماریوں کو رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت کا رُخ کون سا ہے؟ صرف ہندوستان میں آج تک ایک کروڑ سے زائد آدمی طاعون کی نذر ہو چکے ہیں۔ بحساب اوسط فی سال سات آٹھ لاکھ آدمی بلکہ اس سے زیادہ طاعون کے شکار ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے گذشتہ ایک ہی زلزلہ میں تین لاکھ آدمی موت کی نیند سلا دیئے گئے اور ان واقعات میں خاموشی کے ساتھ سو گئے تھے اور عالم مہذب یورپ میں ساٹھ ستر ہزار موتیں تو دیکھتی کے باعث وقوع پذیر ہو جاتی ہیں۔

ان اعداد سے ایک طرح کی تسلی انسانی قلب کو حاصل ہوتی ہے اور جب انسان کا یہ عقیدہ ہو کہ موت سے کوئی گریز نہیں وَيَدْرَكُكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ کا مضمون کبھی نہ کبھی سننے اور ہمارا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف یورپ کو بلکہ ساری دنیا کو اس کی آفات سے پناہ میں رکھے۔ اور گو ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جنگ قوموں کے لئے انسانی گناہوں کی خوری جزا و سزا کا ایک عارضی طریقہ ہے۔ اور اس حیثیت سے ضروری ہے لیکن بہیمہ کی تباہی اور باقی سب جنگی ممالک کی حالت زار پر غور کرتے ہوئے مقتضائے بشریت یہی ہے کہ انسان موذی جنگ سے چھٹکارے کی خواہش کرے

علاوہ ان مقدمات کے میدان جنگ میں موت کی قیمت کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ایک دو اور ضروری باتوں پر غور کرنا مناسب ہے۔

فوجوں کی ہلاکت کا بڑا باعث لڑائی کے ہتھیار نہیں ہوتے بلکہ بیماری کے جراثیم ہیں۔ بالخصوص موجودہ جنگ سے پہلے جنگوں میں بر حالت اتفاق کہ کشتگان میدان کارزار کی تعداد مختلف ممالک بیماریوں کے ہتائج سے کہیں کم ہوتی تھی۔ البتہ موجودہ جنگ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل و حرکت کے ذرائع زیادہ سہل ہونے کی وجہ سے متعدی بیماری کے پھیلنے کا احتمال اور بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس کے باعث امید کی جاتی ہے کہ بیماری کا اثر اتنا وسیع نہ ہو سکیگا جتنا کہ پہلی جنگ کریمیا میں فی ہزار فرانسیسی جہاں ۱۰۰ لڑکر مرے تھے وہاں ۲۳۰ بیماری کا شکار ہوئے تھے۔ بالفاظ دیگر ہر سولہ آدمیوں میں ایک ہلاک ہوا (اور ہر ایک مقتول مرا اور چار بیماری کی نذر ہوئے۔ انگریزی افواج میں اس کے بالمقابل فی ہزار ۱۷۴ مجروح مرے اور ۱۶۵ بیمار مرے تھے۔ اور سب سے زیادہ بین مثال اس حقیقت کی بلقان کی اس زبردست فوج کا زبان انجام ہے جسے وہ فراش سے روس لیگیں بظاہر سر سے ملکہ تک جا لڑنے میں اس کی کمی اکلوتی فوج میں اس صرف چند ہزار سپاہی باقی رہ گئے تھے مالاکہ اسے صرف ایک لڑائی لڑنی پڑی تھی۔ روس اور جاپان کی جنگ میں جہاں زخموں کے باعث ایک روسی سپاہی مرا وہاں تین بیماری سے مرے اور جاپانی فوج میں اس کی بجائے ایک اور دو کی نسبت تھی۔

ایک اور دلچسپ بحث اس ضمن میں اس امر کی تعیین ہے کہ ایک لڑنے والی فوج میں سے ایک یا زیادہ سپاہیوں کے سلامت بچ رہنے کی کتنی امید ہو سکتی ہے۔ بیمہ کمپنیاں اپنے وسیع تجربہ کی بنا پر اس کی قسم کے اعداد و شمار جمع کر لیتی ہیں جن سے وہ وثوق کے ساتھ اپنے نفع نقصان کا اندازہ لگا لیتی ہیں مگر کہ مساب کی مدد سے انہیں قیاساً یہ معلوم ہوتا ہے کہ کئی سال اتنی بیمہ شدہ زندگیاں بذاتہٖ جہاز تباہ ہو گئے لیکن جنگ میں اس قسم کے قیاس دوڑانے کے لئے کوئی مدد و سیلہ نہیں ہے تاوقتیکہ گذشتہ جنگوں کے متعلق کامل اعداد و شمار مہیا نہ ہو جائیں۔ البتہ اگر ایک فرضی شرط کے ساتھ ہم ایک فوج میں سے ایک خاص تعداد کی سلامتی کے متعلق

مطلب قیاس لگانا چاہیں تو اس طرح ممکن ہے فرض کیجیے کہ لاکھ آدمیوں کی ایک فوج جنگ میں شامل ہوتی ہے جس میں سے نصف لاکھ مجروح ہوتے ہیں یا مارے جاتے ہیں۔ اگر اس نقصان کی تلافی کرکے پھر ڈھائی لاکھ کی دوسری لڑائی میں شامل ہو اور نصف لاکھ کے نقصان کے بعد مزید بارہ ڈھائی لاکھ فوج تیسری لڑائی میں شامل ہو اور اسی طرح پانچ لڑائیاں لڑی جائیں تو ہم بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ پہلی فوج میں سے ایک آدمی کے بچنے کی کتنی امید کیا لگائی جا سکتی ہے۔ پہلی لڑائی میں بچ رہنے کی امید ظاہر اطور پر پانچ میں چار ہے کیونکہ ڈھائی لاکھ میں سے دو لاکھ مارے جائیں گے۔ اب دوسری لڑائی میں پہلی فوج کے دو لاکھ لڑ رہے ہیں اور نصف لاکھ تازہ دم سپاہی بھرتی کیے گئے ہیں۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ تازہ فوج اور پہلی فوج کے جوان ایک ہی حساب سے مریں گے۔ تو پہلی فوج کا پانچواں حصہ یعنی ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی بچ رہیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس تیسری لڑائی میں ان ۱۶۰۰۰۰ میں سے ۱۲۸۰۰۰ بچتے ہیں۔ چوتھی لڑائی میں ان میں سے ۱۰۲۴۰۰ بچتے ہیں اور پانچویں لڑائی میں صرف ۸۱۹۲۰ سپاہی پہلی ڈھائی لاکھ کی فوج میں سے بچ رہتے ہیں اس لئے ایک آدمی کے بچنے کے امکانات ۲۵۰۰۰۰ میں سے ۱۹۲۰ ہیں جتنے تقریباً تین میں سے ایک۔ بالفاظ دیگر پہلی فوج کے ہر تین ہزار آدمیوں کے دستے میں سے صرف ایک ہزار بچیں گے۔ گو یہ بھی ممکن ہے کہ ایک خاص دستہ میں بالاقت زیادہ ہو اور کسی دوسرے میں کم ہو۔ اور پھر جب اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے کہ تازہ فوج جو بعد میں بھرتی کی جاتی ہے شروع کی شکست خوردہ فوج سے کم مراج ہے تو مسئلہ اتنا آسان نہیں۔ تاہم بالخصوص کسی ایک خاص سپاہی کے متعلق یہ کہنا کہ وہ جنگ میں سے جان سلامت لے آئیگا تقریباً ناممکن ہے۔

آلات حرب کی ترقی پر نظر کرتے ہوئے تو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ سابقہ جنگوں سے ضرور زیادہ مہلک ہوگی۔ لیکن اس قیاس کی تردید اس امر واقعی سے ہو جاتی ہے کہ جہاں شتر مرغ کے جنگ مارین جرمنی اور فرانس میں ایک سپاہی مارنے کے لئے ۳۵ گولیاں چلانی پڑتی تھیں وہاں جنگ روس و جاپان میں گولیوں کی تعداد اس سے تقریباً تین گنا یعنی ۱۰۵ تھی۔

امر واقعہ یہ ہے کہ آلات فنون کی ترقی کے ساتھ ساتھ جن کا مقصد انسانی ہلاکت کی اصلی اجتماعی رفتار کو بڑھانا نہ تھا بلکہ حفاظت اور بچاؤ کے وسائل کی ترقی زیادہ تیز رفتار رہتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ خاص میدان جنگ میں مردوں کی اوسط فیصدی گھٹ رہی ہے یہ اوسط فرینچ فرنچ کے وقتوں میں ۱۰ فیصدی تھی نپولین یونا پارٹ کے زمانہ میں ۳ فیصدی۔ ۱۸۷۰ء کی جنگ مابین پرشیا و فرانس میں ۲ فیصدی اور جنگ روس و جاپان میں صرف نصف فیصدی تھی حفاظت کے وسائل کی بیشگی کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے موت کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ بنا بریں اندازہ لگایا گیا ہے کہ روس اور ٹرکی کی جنگ ۱۸۷۷ء میں ایک سپاہی کو مارنے کی قیمت تقریباً ۴۷ ہزار روپیہ تھی جنگ روس و جاپان میں موت کی قیمت یعنی ایک انسانی جان کو ہلاک کرنے کے اخراجات ساٹھ ہزار روپیہ سے بھی زائد تھے۔

موت کی قیمت کا مختصر الفاظ میں اعادہ کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج تک ایک جان کو تباہ کرنے کے لئے ایک من سونا۔ ایک ہزار گولیوں یا ساٹھ ہزار روپیہ کا خرچ رہا ہے۔

موجودہ جنگ میں بوجوہات مشروحہ صدر موت کی قیمت کی کس لاکھ روپیہ بڑھ جائیگی خاطر جمع رکھیے

اولی الابصار

ہندوستان میں جہاں ہزاروں لاکھوں آدمی ہر روز پیٹ پر پتھر باندھکر اور اپنی پیٹھ ننگا رکھکر افلاس جہالت میں انسانیت سے گری ہوئی زندگیاں بسر کرتے ہیں موت کی قیمت مبالغہ سے خالی نہیں معلوم ہوتی اور جنگ یورپ کا یہ مہیب روپیہ کروڑوں روپیہ کا خرچ وہم و گمان کی حدود سے بھی متجاوز معلوم ہوتا ہے +

کانفرنس اخبار اہلحدیث

از مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی

کل تعلیم تعلیم دینی میں گویہ جماعت سب سے آگے ہو مگر حضرات! یہ کون جماعت ہے یہ تعلیم کی جماعت نہیں ہے بلکہ مختفقوں کی جماعت ہے یہ وہ جماعت ہے جس کا دعوے ہے کہ ہم میں فقیہ مجتہد مفسر سب ہو سکتے ہیں۔ اور بفضل خدا ہیں بھی۔

لہذا ہم یہ دیکھنا نہ تو سننا پر گز پسند نہیں کر سکتے کہ ہمارے یہاں بھی دینی طور تعلیم کا ہے جو ان لوگوں میں ہے جن میں نہ کوئی فقیہ ہو سکتا ہے نہ مجتہد نہ مفسر بلکہ وہ اجتہاد و تفقہ کو پہلے لوگوں کے لئے مخصوص کر چکے ہوں۔ لہذا کانفرنس اور اس کی کل ماتحت انجمنیں سب بلکہ بہت جلد ایک ایسے عالی شان تعلیمگاہ کی فکر کریں جو نہ صرف معمولی مدارس سے بڑھکر ہو بلکہ اچھے سے اچھے دارالعلوم سے فوقیت لیجائے

سرمایہ لیکن ان سب تجویزوں اور سکیموں کو عملی صورت میں لانے کے لئے سب سے بڑی ضرورت سرمایہ کی ہے۔ خدا کے لئے علماء خانہ جنگیاں چھوڑیں اور فراہمی چندہ کا سامان کریں۔

روسا رقوم خیر بھی متوجہ ہوں اور علماء اگر متوجہ کریں۔ احادیث و آثار صحابہ میں سے ان واقعات کا ذکر اس وقت قوم کے لئے نہایت ضرور ہے جن میں اللہ کے لئے جان و مال فدا کر دینے کے تذکرے ہیں۔

حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت اور راہ خدا میں مال دینا شیخین کا اپنے کل مال و متاع کو دین کے لئے دے ڈالنا۔ اور مہاجرین و انصار کا اپنی جان و مال اللہ کی بات اونچی کرنے کیلئے حاضر کر دینا۔ پڑھو! اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے اگر مال و جان اس معاوضہ میں خرید لے کہ ان کے لئے جنت ہے۔

اور پڑھو لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

جبتک کہ اپنے محبوب مال میں سے خرچ نہ کرو گے بھلائی ہرگز نہ پا سکو گے۔

میں اپنے برادران دین کو اسی خدا کے برحق کا واسطہ دیتا ہوں جس نے ان کو اس سچے دین پر چلایا۔ اور فرمایا مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى کہ دنیا کی پونجی ضرور تھوڑی ہے اور آخرت بہتر ہے۔ بلکہ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ زندگی دنیا درحقیقت کچھ چیز نہیں صرف فریب کی پونجی اور دھوکے کی ٹٹی ہے۔ مذکورہ اپنی کانفرنس کی کل مصارف کو پورا کرنے کو اپنی ذاتی تمناؤں پر مقدم سمجھیں

تاریں ہاکر بلند کر میں خانہ گیج واحت

فَاصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا جو لوگ قارون کا ایسا مرتبہ چاہتے تھے وہ صبح کو اٹھے کہتے ہوئے اگر ہمپر خدا احسان نہ فرماتا تو ہمکو بھی زمین میں دھنسا دیتا ہائے افسوس! نہ صرف یہی کہ تم کانفرنس کے لئے چندہ دو بلکہ اس کے لئے اپنے کو مٹا دو۔ اور لگے ہاتھوں یہ بھی سن لو ؎

جان دی۔ دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کانفرنس کی خدمات کانفرنس علوم پھیلائے گی۔ کانفرنس توحید کو دنیا میں پھیلائیگی۔ کانفرنس مردہ سنتوں کو جلائے گی۔ کانفرنس شرک و بدعت کو مٹائیگی۔ کانفرنس جاہلوں کو عالم۔ عالموں کو کامل بنائے گی۔ کانفرنس نہ صرف دینی خواندگی کی ذمہ دار ہوگی بلکہ دنیوی ترقیوں کا نمونہ بھی بنے گی کانفرنس مالداروں سے زکوٰۃ و صدقات وغیرہ لیکر ان کو تو مثل بلکہ حاتم ثانی بنائے گی اور غریب و مفلسوں کو مالدار کر دیگی تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ غلہ مالداروں سے لیکر محتاجوں کو دیا جائیگا جن بے چاروں کی ٹوٹی پھوٹی گزر ہوتی ہے کسی عسرت کے دور کرنے کا سامان ہوگا۔ بیکار و نکما کارآمد اور لائق بنانے کا انتظام ہوگا۔

غرض اللہ تعالیٰ کانفرنس کے ذریعہ سے اگر چاہے منظور ہوا تو جسم کے دینی و دنیوی فلاح کا سامان کرے گا۔ انشاء اللہ آئندہ نمبر میں تجارت کے متعلق بھی عرض کروں گا۔ بھیے محمد یکپنی امرت سر کو ڈھائی کا بہت مرہج ہوا گو میں اس کا حصہ دار نہ تھا۔ ادارہ

مدرسہ اہلحدیث کے متعلق اہلحدیث نمبر ۹ صفحہ ۱۰ میں جو ذکر ہوا ہے جس کے لئے عرصہ سے فکر ہے۔ اور مولوی عبد الحمید صاحب اٹاوی مقیم حیدر آباد کی بروقت یاد دہانی سوشہ ہوئی ہے کہ چندہ جمع آنا شروع ہو گیا ہے ہمارے محترم دوست ابراہیم صاحب فیتہ والے (از عاقلہ بھیی) نے مبلغ ۵۰ روپیہ اس مد کے لئے بھیجے ہیں اور فرمایا ہے اس شرط سے بھیجے ہیں کہ حضرت مولینا سید محمد نذیر حسین صاحب مرحوم و مغفور کے مدرسہ کو ترقی دینے کی تجویز تکمیل پا جائے تو اس میں رہے جاویں۔ امید ہے اور صاحبان بھی اس تجویز کی تکمیل پر توجہ فرمائیں گے۔ بقیہ مختصر تجویز کا مسلمانوں پر لکھا جاتا ہے:۔

حضرت میاں صاحب مولینا مولوی سید نذیر حسین صاحب (دہلوی) کا اپنا بنایا ہوا مدرسہ (دہلی میں) ہے جو آج کل جناب مولوی عبد السلام صاحب نبیرہ میاں صاحب مرحوم کی کوشش سے جاری ہے بہر حال قوم مدت سے محسوس کر رہی ہے کہ اہلحدیثوں کا کوئی بڑا جامع مدرسہ دہلی میں ہو۔ کانفرنس کی مجلس شوریٰ میں بھی بارہا اس کا ذکر آیا کہ دہلی کے اہلحدیث مدارس کو یکجا کیا جائے۔ مگر اللہ کے علم میں جو اس کام کا وقت ہوگا وہ وقت ابھی نہیں آیا۔ اس لئے احباب کی توجہ ادھر منعطف ہوئی کہ حضرت میاں صاحب کا مدرسہ کانفرنس کی نگرانی میں لیا جائے اور حسب ضرورت اس میں تعلیم کا انتظام کر کے اسی کو دہلی تکمیل تک پہنچایا جائے۔ مجھے یاد ہے سب سے پہلے اسی تجویز کے بھوز جناب مولوی عبد السلام صاحب ہیں جن کے اہتمام میں اس وقت تک مدرسہ چل رہا ہے اس تجویز کا ذکر اہلحدیث (۲۵ ربیع) میں مفصل ہو چکا ہے امید ہے قوم اس تجویز پر دل سے متوجہ ہو جاوے گی۔ جس صاحب کے سب سے پہلے چندہ بھیجنے میں سبقت کی ہے بیکار السَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ وہ بہت ہی بڑے درجہ کے دینی و دنیوی فلاح کا سامان کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ احباب کی آراء کا انتظار ہے۔

تقیہ تواریخ و جغرافیہ

از مولوی ابو سعید محمد صاحب مقیم ہردوئی

دیکھا ہے چند رئیس راجوں بھوت کے دنس گھرانوں کی مرچ رشتہ اور بھوت کے گھرانے کی دیوتوں کی الجھا کا مجموعہ ہے اور مہابھارت اس کی تفسیر ہے چنانچہ ویدوں میں وہ شعر ہیں جو کہ مختلف شاعروں نے مختلف دیوتاؤں اور راجوں کی تعریف میں گائے تھے اور ویاس جی نے سب کو یکجا کر دیا اور سب کا پتہ سوکت سوکت اور امتر منتر کچھ دیا کہ یہ فلاں کا کہا ہوا ہے۔ اور مہابھارت میں ان کے حصے نسب و مقامی واقعات اور عربی حالات کا بیان ہے۔

پس دیکھا ہے صدہا رشیوں کے گیت وہاں جی کی پہلی تالیف جس کو اس نے اپنے چار شاگردوں کی معرفت تمام بھرتوں میں شائع کرایا تھا۔ اور مہابھارت کیا ہے ویاس جی کی اس سے پچھلی تصنیف جس کو وہ بولتے گئے اور گنیش جی لکھتے گئے تھے۔ اور ان کے شاگرد وشمپائن نے مہاراجہ جن میجے کو سنائی اور سب پہلے میں موضع سرپ دمن پڑھی اور اس سے منشا قصہ نیمشار کے میدھ میں بروم ہرشن اور اس کے بیٹے سوت نے بیکنہ عام میں سنائی تھی۔ (بھاگوت سگدھ ادھیائے ۴) و مہابھارت کا شروع۔

منو کے حوالجات بھی میری کتاب میں درج ہیں اس واسطے اس کا اظہار کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتاب وید جی کے بعد کی ہے تالیف اور مہابھارت سے بیشتر کی ہے کیونکہ منو میں وید ان کے حوالے درج ہیں اور مہابھارت میں منو کی حقیقت اور تصنیف کا حال اور حوالہ درج ہیں۔ چنانچہ شانتی پرب حصہ چہارم ادھیائے ۳۰ میں لکھا ہے کہ منو کی عمر کی مرتبہ اترپیت پلانگا کر توشٹ نے بیوہاڑ پربت (کشمیر میں) بیان خوانی۔ منو نے اسکو یکجا جمع کر کے دھرم شاستر بنا دیا جو کروڑ شلوکوں میں لیوے ایک لاکھ شعر تھے پر میشور نے اذیں خوش ہو کر

فرمایا کہ اسے منو نے اس شاستر میں رہ سروں کی تفصیل ایک لاکھ شعر میں کہہ ڈالی ہے مگر اور دیوتا اس کو رد نوں اپنے اپنے درس میں داخل کریں گے اس سے سو تنتر و سم جاری ہوگا۔

مگر اس وقت منو میں مگل دو ہزار چھ سو چورسی شلوک ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو رید والوں کا ایک لاکھ ہمارے حساب سے دو ہزار چھ سو چورسی کا ہوگا۔ یا امتداد زمانہ کے سبب حافظوں کی یاد داشت سے باقی کا دھ شاستر غور در ہو گیا ہے۔

دوسرے یہ کہ منو میں ویدوں کے حوالے ملتے ہیں لیکن مضمون نہیں ملتے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ جس حصہ وید سے منو نے لیا تھا وہ حصہ اس وقت ویدوں سے غائب ہے۔

مہابھارت کی ابتدائی روایتوں سے پایا جاتا ہے کہ اس کی تصنیف کا زمانہ راجہ پریکھیت کی وفات کا بعد ہے جس وقت اس کی جگہ اس کا بیٹا جن میجے تخت نشین ہوا اور سانپوں سے اپنے باپ کا بدلہ لینے جلا تو منتظ سرپ دین سارے سپید وں اطراف چھا چھا انبوں ضلع کرنال کے تالاب تک دین ہر سرپ بھسم کیا اور وہ تین برس تک برابر ہوتا رہا۔ اس میں یہ کتاب پہلے پہل سنائی گئی۔ پھر شونک رشی کے مجمعہ میں نیمشا ضلع سیتاپور میں سنائی گئی کہ یہاں پر بھی ویاس گدی تھی انہی دونوں جگہوں میں اس وقت ہزاروں رشی جمع تھے اس کر کے پڑھ کے گئے اور یہ کتاب کل عالم میں پھیل گئی۔

ہماری کتاب میں بھاگوت کے مضمون منقول ہیں اور واسطے اس کے اعجاز کے ضرور ہی ہے۔ سو یہ کتاب بیاس کے لڑکے شکدیو جی کی تصنیف ہے جو کہ پرم ہنس اور بلند پایہ عارف تھے۔ یہ بھی راجہ پریکھیت کی ولادت کے وقت تیار ہوئی اور موضع شکر تال گنگا کے شمالی کنارے پر جو ہردوار سے پورب کی طرف ہے راجہ پریکھیت کے سننے کی جگہ تھی۔ اس میں اس نے کتاب کے مصنف سے سنی اور اپنا بیٹا ان شد کو دیا اور وہ سمندر اور برگد کی طرح

کہ جس کے زیر سایہ بیٹھ کر کتاب خوانی ہوئی تھی تا حال دکھائی موجود ہیں۔

ویدوں اور مہابھارت اور منو اور بھاگوت کے علاوہ اور کوئی پرانی کتاب ہندی کتب خانوں میں نہیں پائی جاتی کہ جو ہندوستان کے تواریخی حالات یا نقشہ جغرافیہ بیان کرے۔ یا ویاس جی سے پیشتر کی ہو جس سے کوئی شخص کچھ اختلاف بیان کر سکے دید یا مہابھارت کی تردید یا تکذیب کر سکے۔ اور نہ ان کے ہمعصروں نے ان کی تردید کی۔ اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب سے مذکورۂ بالا کتابیں تالیف و تصنیف ہوئی ہیں تبھی سے مسلم و مقبول چلی آتی ہیں۔ آریوں کے سوا کسی نے ویدوں کا ماننے والا ہو کر ان سے انحراف نہیں کیا اور ان کا بیان گو کیسا ہی ہو سب کو تسلیم ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ بارہ بارہ کوس پر ہر ملک کی زبان اور قوموں کا رسم و رواج بدلا جاتا ہے۔ ویسے ہی بارہ بارہ سال بعد نئے نئے لوگوں کی باہمی ملاقات اور خیالات کے انتقال کے سبب لفظوں کی تفاوت زبان میں ترقی عقول میں پیدا ہو جاتا ہے اور ہر صدی کے بعد کل عالم میں پورا پورا انقلاب واقع ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے ہر صدی کے سر پر یہ کوئی نہ کوئی مجدد مشہور ہو جاتا ہے کہ جو تن من دھن سے اس زمانے کی بدعات کی اصلاح کرتا ہے اور ایک نئی روح پھونک دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر زمانہ ہر ملک کی رسم و رواج اور زبان ایک دوسرے سے نہیں ملتی۔ چنانچہ پنجاب کی زبان پچھم والوں کی اور پچھم کی زبان پورب والوں کی سمجھ میں نہیں آتی اور زمانہ قدیم کے رسم و رواج زمانہ حال کے خلاف سلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ جو بات اس وقت خوبی میں داخل تھی وہی اس وقت پرلے درجے کی برائی سلوم ہوتی ہے۔ اور جو بری اعلیٰ خیال کی جاتی تھی۔ وہ اس وقت بے حیائی اور بھدی ثابت ہوتی ہے۔ اور اس بنا پر جو کچھ کہ الحال خوبی زمانہ اور حاسن دنیا خیال کیا جاتا ہے اور سب درست و مناسب ہے۔ یقیناً کسی آئندہ زمانہ میں نہایت قبیح اور ابعد ناشائستہ ثابت ہوگا۔ جو زبان اس وقت بامحاورہ اور فصیح ہوتی کہلاتی ہے یہی مردہ فرسودہ مطرود متصور ہوگی۔ زمانہ کے اس انقلاب سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانہ میں وید تصنیف و تالیف ہوئے تھے یا مہابھارت لکھی گئی اس وقت جو کچھ کہ ان میں رائج ہے سب عمدہ صفات اور ستودہ فات کی نمود یاں سمجھی جاتی تھیں۔ اور زبان شستہ ہونے کے سبب وہ سنسکرت (یعنی سمجھی ہوئی) کہلاتی تھی۔ اسوقت کے لحاظ سے اس میں کچھ اعتراض نہیں پیدا ہو سکتا اور زمانہ حال کے لحاظ سے کہ ترقی کر جانے کے سبب خیالات بدل گئے ہیں وہ لسان بالکل مردہ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جن خیالات کے مقابل اگر ہم دیکھ رہموں اور پرانک رواجوں پر آج لوگ ہنستے ہیں آنے والی نسلیں ان پر ہنسیں گی اور ان کو بے وقوف قرار دینگی۔ پس انقلاب زمانہ کے لحاظ سے وید اور مہابھارت کا نام سنسکرت کانوں پر ہاتھ رکھ لینا یا اُن کے معنے پلٹنے اور تاویل تراشنے کے سر ہو جانا نہایت ناپاک حرکت اور بڑی طرفہ معلوم ہوتا ہے جس کو معقول پسند انسان گوارا نہیں کر سکتا۔

حال کے آریوں نے نئی کتابوں کے معنے پلٹنے کے لئے زمانہ حال میں ایک نئی صرف و نحو بنائی ہے جو کسی طرح بھی پرانے محاورات کے سمجھنے کا آلہ نہیں ہو سکتی وجہ یہ کہ وہ جدید ہے اور حال کے تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہے اور پرانی کتابوں کے لئے پرانے آلات درکار ہیں یعنی اسی زمانے کی صرف و نحو چاہئے جس زمانہ کی وہ کتابیں ہیں۔ اس لئے جدید اس سے سروکار نہیں رکھتا اور پرانے محاورات سے بھی کام لیا ہے۔ (باقی باقی)

علماء حنفیہ کرام سے چند سوال

(۱) مدینہ منورہ میں دفعہ ایک سال میں غسل قبر مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوتا ہے جس پر بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔ اول۔ اور رجب المرجب معراج دوم ۲۷ ربیع الاول تولدی۔ سوم ۱۲ ربیع الاول۔

وفاتی خوزے لوگ اور پاشا صاحب غسل کرانے ہیں۔ پانی غسل کا ہر کار کھا جاتا ہے۔ غسل آنحضرت کے سینہ مبارک اور چہرہ مبارک اور پاؤں کا کرایا جاتا ہے۔ کیا ایسا کرنا یا کرانا جائز ہے اگر جائز نہیں ہے تو ایسے کرنے والے کو قرآن مجید کیا کہتا ہے؟

(۲) اگر بہ نیت ثواب ایسا کرے اور وہ جائز ہو تو بدعت و ضلالت ہوئی یا نہیں۔

(۳) زید کہتا ہے کہ جب مرنے والے مذکور الصدر کام کرتے ہیں تو ہمکو بھی یہاں کرنا چاہیے کیونکہ وہاں کے سب آدمی جاہل و بے عقل نہیں جو ایسا کام کرتے ہیں تو زید حق پر ہے یا باطل پر۔

(۴) قبر کو پختہ ہوا لی اور اس پر روشنی کرنی یا کرانی جائز ہے یا نہیں۔ عمرو قائل ہے کہ اگر جائز نہیں ہے تو بڑے بڑے بزرگان دین کی قبر پختہ کیوں ہوائی گئی۔ اور اس پر روشنی کیوں کی جاتی ہے؟

(۵) میلاد اور اس میں قیام کرنا جائز ہے یا واجب یا فرض یا کیا؟

(۶) میلاد کب سے رائج ہے؟

(۷) میلاد مروجہ کو حضرت امام ابو حنیفہ نے جائز یا واجب یا فرض بتلایا ہے یا نہیں؟

(۸) اگر میلاد مروجہ کو امام صاحب نے جائز یا واجب یا فرض نہیں کہا تو جائز کیوں کہا جاتا ہے۔ اور کس طرح؟

(۹) میلاد کس خیال سے کرتے ہیں آیا بنیت ثواب یا بقصد نامروری؟

(۱۰) اگر بہ نیت ثواب کرتے ہیں اور اس کی جواز کسی فقہ یا حدیث سے ثابت نہیں تو از روئے حدیث شریف مردود ثابت ہے یا نہیں؟

(۱۱) اگر مردود ثابت ہے تو بدعت و ضلالت ہوئی یا نہیں؟

(۱۲) قیام کس خیال سے کرتے ہیں۔ اس خیال سے کہ روح پاک آنحضور کی حاضر ہوتی ہے یا کسی دوسرے خیال سے؟

(۱۳) اگر دو جگہ ایک ہی مرتبہ میلاد ہوتا ہو اور روح مجلس میلاد میں قیام ایک ہی آن میں ہو تو روح کہاں حاضر ہوگی۔ کیا دونوں جگہ ایک ہی آن میں حاضر ہوگی یا باری باری سے؟

(۱۴) ایک چیز کا ایک آن میں دو جگہ یا چند جگہ ہونا کیا محال ہے تو پھر کیونکر حاضر ہوتی ہے؟

(۱۵) اگر باری باری سے حاضر ہوگی تو جب ایک جگہ حاضر ہوگی اور دوسری جگہ نہیں تو جہاں حاضر نہ ہوگی وہاں قیام کرنا بے سود۔

ان سوالات مذکورہ بالا کا جواب قرآن مجید حدیث صحیح اور فقہ معتبر سے عنایت فرماویں۔ زید و عمرو کے قول سے نہیں۔ ہاں جو سوال کہ حاشیہ صحیح معتبر اور اصطلاح معتبر سے تعلق رکھتا ہو تو حاشیہ صحیح معتبر اور اصطلاح معتبر اہل علم سے عنایت ہو۔ فقط۔

سائلان۔ عبدالعلیم و سراج الدین مقام پیڑ ہاری
ڈاک خانہ لوکھا ضلع لدھیانہ

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

این چہ شوریست کہ در دور قمر نے نیم
ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر نے نیم

دنیا سے امن مفقود ہو گیا۔ فساد اور فتنہ پھیل گیا۔ ہوس ملک گیری نے لاکھوں بنکر وہ گناہ شخاص کو خاک و خون میں ملایا۔ ہزاروں عورتیں رانڈ اور سینکڑوں بچے یتیم ہو گئے۔ حالانکہ ہنوز روز اول والی مثال ہے۔ اور بقول لارڈ کرزن ابھی کئی ایک کرسس اسی جدال و قتال میں گھس جانے والے ہیں۔ تاہم تحریک سننے بھی گوشت و خون سے بالکل خالی نہیں۔ لیکن بننے امن کا دور تھا بے فکری کا زمانہ تھا۔ جس کی وجہ سے لوگ عیش و عشرت میں پڑ گئے اور خدائے قہار کا خوف و ہراس ان کے دلوں سے جاتا رہا۔ انہوں نے عقل کے زور سے مختلف ایجادیں کیں۔ بے تار پیغام رسانی کا سلسلہ قائم کیا۔ ہوائی جہاز بنائے۔ قوت البحر کشتیاں تیار کیں۔ توپیں جس میں گولے پھینکنے والی توپیں ڈھالیں۔ بجلی کی طاقت سے ٹرام چلائے۔ اور شہروں گلیوں میں ایسی روشنی ہوئی کہ رات دن بن گئی۔ ادھر کارخانوں کی کثرت اور کوئلہ کے دھوئیں نے فضائے آسمانی کو محیط کر لیا۔ اور دن کو سورج غائب ہو گیا اور نظا ہر برکات کا شبہ ہونے لگا۔ ڈاکٹری اور چیزی میں بہت سے مفید معلومات کا اضافہ ہوا۔ مغربی ادویہ کے مقابلہ میں دیسی دوائیں تقویم پارینہ گنیں اور زہروں کے اجراء سے ملک میں خوشحالی اور فارغ البالی ترقی کر گئیں۔ اور اگر ہماری موجودہ مہذب اور متمدن سلطنتیں اطمینان اور دلجمعی سے اپنے اپنے مقبوضہ ممالک پر شاکر و صابر رہ کر جنگ کی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جاتیں تو ہم نیو لائٹ کو پرانی روشنی پر ترجیح دینے کو تیار تھے۔ مگر حکیم شیرازی کا مقولہ سچ نکلا کہ "دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند"

اور تقریباً سب کی سب قابل ذکر سلطنتیں اپنے ذاتی خوائد و مصالح کے حصول کی غرض سے جنگ کی آگ میں کود پڑیں اور دنیا کا امن خود انہی کے باشندوں نے جلا کر خاکستر کر دیا۔ اس عالمگیر ابتلا سے کوئی خرد نا آشنا نہ ہوگا۔ یورپ تو سب کا سب گرفتار بلا ہو رہا ہے۔ ایشیا کے اکثر ممالک بھی بالواسطہ یا بلا واسطہ لڑائی میں شامل ہیں۔ افریقہ بھی مصئون نہیں۔ امریکہ گو تا حال غیر جانبداری پر قائم ہے مگر تعجب نہیں کہ ایسی مشتعل آگ کی چنگاری اس کے خرمن امن کو بھی آتشزدہ کر دیں۔ تاریخ اپنے اوراق الٹتی ہے اور جنگ کی خبر کوئی نیا واقعہ نہیں۔ بابل اور نینوا کی تباہی کے فسانے ابھی تک سُرخ رنگین کو اڈیر ہیں۔ بیت المقدس کی بربادی کے درودیوار سے ظاہر ہو رہی ہے۔ سپین کے کھنڈرات زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ کبھی یہاں توحید کا دل آویز نعرہ اور اللہ اکبر کی دلکش صدا مسجدوں میں گونجتی تھی۔ فردین غدا کی ہے جسے چاہے اس کا وارث بنا دے۔ خود ہمارا ہندوستان کبھی کسی ایک کا بن کر نہیں رہا۔ آئین قوموں نے ہلی اسنڈ کو جھگا دیا اور ان کے ملک و املاک پر قابض متصرف ہو گئے۔ مسلمان آئے تو انہوں نے اسے اپنا گھر

بنالیا۔ پھر انگلینڈ کے باشندوں کو آپ دوانکل کشش یہاں کھینچ لائی۔ تاریخ کا مطالعہ سراسر عبرت ہے جسے خدا نے چشم بصیرت عطا کی ہو وہ موجودہ جنگ کے حالات سے کہیں زیادہ نتیجہ نہیں پاسکتا مگر جو امر ... زیادہ تعجب انگیز اور وحشت خیز ہے وہ قریباً ساری دنیا کا اس شیطانی کھیل میں شریک ہو جانا ہے ہوا دانا اور سمجھدار دوسروں کو منع کیا کرتے تھے وہ خود آج سب سے مقدم داخل ان جہنم کی صف لگا رہے ہیں۔ وہ دل جو محافظ کہلاتی ہیں آج خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتیں۔ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ جو کچھ ہو رہا ہے ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور جو کچھ مستقبل میں ہوگا وہ سامنے آجاوے گا۔ ہمیں اس وقت سیاسی امور سے بحث کرنی مدنظر نہیں۔ ہم گوشہ نشین اور عزلت گزیں ہیں ہمیں ایسے معاملات سے سروکار رکھنی چنداں ضروری نہیں۔ خصوصاً ایسے پُرخوف و خطر موقعہ میں لب جنبانی سے خاموشی بہتر ہے ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

دکھانا مدت یہ ہے کہ قرب قیامت کے آثار نمودار ہو رہے ہیں اور عنقریب وہ علامات شروع ہونے والے ہیں جن سے کوئی ذی علم ناواقف نہیں پر جنگ پیش خیمہ سمجھئے اُن خوارق عادات اور آزمائش کی جن سے بہت جاری تھیں سابقہ پڑنے والا ہے۔ امام آخر الزمان علیہ السلام اور دجال لعین کے ظہور کا وقت نزدیک آگیا ہے جس وقت علامات کا کھلم کھلا اظہار ہوگا تو ان کا ورود متواتر اور متوالی ہوگا۔ ہمیں بطور حفظ ماتقدم باب التوبہ کے بند ہونے سے پہلے استغفار کرنا چاہئے۔ خدا کے آگے گڑگڑا کر دعائیں مانگنی چاہئیں کہ وہ غفور الرحیم ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ ہمارے قصور معاف کرے اور ہمارا ایمان قائم رکھے۔ ہمیں کسی ایسی آزمائش میں نہ ڈالے جس کے ہم متحمل نہ ہو سکیں۔ یاد رکھو!۔

چوں آب از سر گزشت چہ یک نیزہ و چہ یک گشت

جب کھیلی جا چکی جب قیامت کا مقدمہ تجویز ہو گیا تو اُس وقت تمہیں فرصت کہاں ملیگی کہ کیسر ان اور فراغت سے اپنے ارحم الراحمین کے حضور میں حاضر ہو کر معافی مانگ سکو۔ اب وقت ہے کہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر بچے مسلمان اور موحد بن جاؤ۔ دنیا چند روزہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ تمہارے اپنے ہمدرد و ستان کے ہزاروں آدمی جو برطانیہ کی فوج میں ملازم تھے۔ آج گولی کا نشانہ بن رہے ہیں۔ اُنہوں نے آج سے تین چار ماہ پیشتر کبھی خواب و خیال میں بھی یہ ہلاکت بادی النظر نہ دیکھا ہوگا۔ پلیگ سے جو ستم ڈھایا اور ڈھا رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ ہیضہ ملیریا ناگہانی اموات کی روز بروز کثرت ہے اور یہ سب کچھ تو ایک نمونہ قیامت ہے اور ہم اسے بیشک قیامت صغریٰ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ پس اے خدا کی وحدانیت اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھنے والو تمہارے مخبر صادق (روحی فداہ) کی پیشینگوئیوں کے پورے ہونے کا وقت آگیا ہے اب اپنا گیا ایک ایک لمحہ قیمتی سمجھ کر سب سے پہلے اپنا دامن اعمال توبہ کے پانی سے صاف کرو اور پھر صدق اور اتقا کے خوگر بن کر اپنے دین اسلام کی وہ سپر پکڑ پیدا کرو جو تمہارے سلف صالحین میں تھی وَفِّي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ؎

(صوفی)

شراب خانہ خراب

شراب کا استعمال عموماً ہر مذہب میں منع ہے۔ یا یوں کہئے کہ کسی مذہب نے اس کے استعمال کی اجازت نہیں دی بلکہ اس کے مرتکب کیلئے سزا تجویز کی ہے۔ مگر افسوس جن مذاہب میں سزا تجویز کی تھی آن میں بھی سزا کا دستور نہیں رہا جس کی وجہ یہ ہے کہ جس کا وقوع کثرت سے ہوتا ہے اس کا روکنا مشکل ہو جاتا ہے یعنی جسکو ہم روک نہیں سکتے۔ اس کے روکنے کیلئے قواعد وضع کرنے بھی فضول ہوتے ہیں۔ بعض ملک کے قانون والوں نے اس جرم کے لئے اس وجہ سے بھی سزا تجویز نہیں کی کہ یہ جرم ہی ایسا ہے کہ جسکی سزا مرتکب کو خود بخود ہی ملجاتی ہے تمام جرموں کی سزا مالی اور جسمی دو قسم کی ہوتی ہے جرمانہ مالی سزا ہے اور قید جسمی سزا ہے کہ اس سے جرم کی آزادی چھن جاتی ہے۔ دوسرا سخت محنت لینے سے اُسکے جسم پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ پس شراب میں یہ دونوں سزائیں موجود ہیں۔ شراب خور اپنے روپیہ اور دولت کو بہت کچھ ضائع کرتے ہیں۔ بڑے بڑے عالی خاندان کی تباہی کا موجب صرف یہی شراب ہی ہوئی۔ ہم نے اپنی آنکھ سے صدہا خاندان اس شراب کی کثرت سے برباد ہوئے دیکھے ہیں۔ جو کچھ اس سے جسم کی بربادی ہوتی ہے اگر اس کو صرف طبی حوالہ سے لکھا جائے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اچھے اچھے خوب صورت جوان جو اس بلا میں پھنس گئے تو تمام گوشت اور چربی اس کی نظر کر دی اور صرف ہڈیوں کا پنجرہ رہ گیا جسکے دیکھنے سے بھی نفرت آتی ہے۔ ہر ایک انسان جسم کی سلامتی کے لئے ہزارہا کوششیں کرتا ہے اچھے اچھے طاقتور کھانے کھاتا ہے۔ سردی گرمی سے بچنے کے لئے اچھے اچھے مکان اور لباس تیار کرتا ہے اور نقصان دہ مواد سے دور بھاگتا ہے۔ مگر اس میں بلا دانستہ پھنس جاتا ہے۔ ہر ایک انسان اس قدر دور اندیش ضرور ہے کہ جو اس کی دولت یا جسم کو نقصان پہنچائے اس سے دور بھاگتا ہے۔ مگر شراب میں یہ بات نہیں وہ جس وقت تشریف لاتی ہے تو پہلے ہی دماغ پر اس قدر حملہ کر دیتی ہے۔ وہ پہلے ہی سے سمجھتی ہے کہ اگر عقل اور سمجھ باقی رہی تو میرا ٹھکانہ نہیں لگیگا جب انسان میں عقل اور سمجھ ہی نہ رہی تو اب وہ اپنے لئے کیا دور اندیشی کر سکتا ہے؟

(باقی باقی)

مولوی ثناء اللہ صاحب چونکہ جہلم کے جلسہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے نتیجے نہیں لکھے گئے۔

(مجسمہ)

متفرقات

تصحیح سابق آگزشتہ پرچہ کے صفحہ کالم ۴ پر جو رقم آمدہ از منجمد (مشرقی افریقہ) برائے اہلحدیث کانفرنس ہلی ساڑھے اٹھاسی روپے لکھی گئی ہے یہ (اسی روپے آٹھ آنے) ساری اٹھاسی مرتبہ فریضہ کے خط سے معلوم ہوا کہ صحیح صورت یہ ہے۔

گرانی کا عذر کی وجہ سے اکثر احباب ہی پر مصر ہیں کہ قیمت بڑھائی جاوے۔ مگر میں اپنی رائے بحال رکھوں گا۔ احباب توجہ کر کے اشاعت بڑھا دیں۔

تلاش گمشدہ ہشت آکدی صفحہ طاعلی قاری کہاں سے ملے گی۔ واقف حال صاحب اطلاع دیں

خاکسار حکیم سید حسین الدین بلوری

گمشدہ یا حیدرآباد کا کوئی روزنامہ اخبار کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع فرماویں خاکسار ممنون ہوگا

تلاش بزرگ جناب مولوی محمد صدیق صاحب امام مسجد گرمی کی ماہ سے مفقود الخبر ہیں۔ عدراس اکولہ۔ کہ بمبئی کے سفر کا قصد تھا کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو اطلاع فرماویں۔ دعائی مداحت علی سوداگر اگرہ)

تلاش دوا خاکسار کو ضعف دماغ از حد ہے لکھنے پڑھنے سے عاجز آگیا ہوں۔ بجائے خدا کوئی صاحب نسخہ بتلا دیں۔ گرم دوا بالکل موافق نہیں گزرتی بہت ہے۔ رحافظ غلام نبی طالب علم بھاکر خرد (اکاغذ ۱۲ موضع)

تلاش دوا میری ہمشیرہ جس کی عمر ۱۲ سال کی ہے حسب ذیل میں مبتلا ہے کبھی ایک ہفتہ۔ دو ہفتہ یا ایک ماہ کے بعد بیہوشی کا دورہ ہوتا ہے۔ دورہ کے وقت منہ بھر کر جھاگ نکلنے پر ہو جاتا ہے۔ اور عمر کی بدن ہی پھر جاتا ہے۔ اور بدن سرد ہو جاتا ہے منہ سے کف نہیں ہوتی۔ سکتہ سے پانی بستر سوتے آدمی کو جاتا ہے۔ دورہ کے وقت سانس آہستہ اور بہت کم حرکت کرتا ہے۔ دورہ کے وقت منہ کی شکل بدل جاتی ہے دانے آدمی کے ہوتی ہے۔ چار پانچ گھنٹے کے بعد ہوش آکر دل دہڑکنے لگتا ہے جسم کو پسینہ بھی آجاتا ہے بعض اوقات دن میں کئی کئی بار دورہ ہوتا ہے۔ دورہ کے بعد بلغم آنا شروع ہو جاتا ہے۔ مگر مطلب کی۔ ڈکار نہیں لگتا۔ مزاج سرد ہے مگر پہلے گرم تھا۔

ناظرین اضبا اہلحدیث سے التماس ہے۔ کہ مفصل حال ہم سرخی اور معالجہ سے آگاہی دیویں

(فرمایا اخبار ۱۲۵ ۱۲)

علاج مرض (سندرجہ ۲۵ جنوری)

(۱) مرض طحال دق۔ مکئے کے دانوں کی بجریہ مسعود ہے پیر عزت شاہ کوٹ گلو دو پرچہ اخبار اہلحدیث کسی مستحق اشخاص کے نام جاری کرا دیں۔ تو دوائی مکمل کسی دیگر معاوضہ کے مفت روانہ ہوگی۔ اور شفا علی اللہ کے فضل سے یقین کامل ہے۔ کہ بحمد اللہ کامل ہوگی (نوٹ اگر دو پرچے جاری کرانے کی وسعت نہ رکھتے ہوں تو ایک ہی جاری کرا دیں

(۲) میاں جمال الدین صاحب ٹائر مین چھاؤنی ملتان براہ راست خط و کتابت کر کے نسخہ منگا لیں کیونکہ نسخہ ترکیب استعمال وغیرہ طویل ہے

(۳) محمد اسمٰعیل خریدار اخبار سلسلہ ۲۲ ایک پرچہ اخبار اہلحدیث کسی سخن کے نام جاری کرا کر مطلع کریں۔ دوائی مفت دی جاویگی جس سے تمام شکایت زبان اور اعضاء رفع ہو جاویگی۔ انشاء اللہ

نورالدین حکیم حاذق مہر چی دروازہ لاہور

علاج (الحدیث ۲۵ جنوری میں طبی سوال جمال الدین فائر مین (متعلق اسٹام) طلب دوا محمد اسمٰعیل خریدار ۲۲۲ متعلق سرسام کے جواب میں یہ عرض ہے کہ بندہ کے پاس دونوں مرضوں کی مجرب دوائیں موجود ہیں۔ اگر دونوں حضرات اپنے پتہ سے زبانی مرض اپنے مفصل حالات سے مطلع فرمائیں۔ تو دوائیں دوانہ ہو سکتی ہیں انشاء اللہ بہت جلد صحت ہو جاویگی۔ پتہ صاف اور خوشخط ہو

حکیم عبدالوہاب صادق پور لاکھانہ گلزار باغ پٹنہ

دوائے احتلام (پوست کے ڈوڈے مع خشخاش ۴ تولہ۔ ہلیلہ زنگی ۴ تولہ۔ گوند بہت پسلانا ۸۔ تولہ۔ سوائے گوند کے دونوں چیزوں کو اچھی باسیک کوٹ کر گوند میں ملا کر ایک جان کر دیا جاوے ۱۲ گولیاں بنالی جائیں۔ ایک علی الصبح دوسری بعد دوپہر ۲ بجے کھائیں۔ مریض میں گرمی ہوگا سرد ہونے پر غریب خانہ میں حسب المقدور کچھ داخل کرنا چاہئے۔ اور اطلاع بھی دیں

منشی عبداللہ نرسوٹ جمیل سنگھ دگھی (پسور)

انجمن حمایت اسلام لاہور (پنجاب) کا تیسواں سالانہ جلسہ

انجمن کی جنرل کونسل کے اجلاس منعقدہ ۲۰ جنوری ۱۹۱۸ء نے قرار دیا ہے۔ کہ انجمن کا سالانہ جلسہ حسب دستور سابق اسپرنگ کی تعطیلات میں بمقام لاہور منعقد ہو۔ اسپرنگ کی تعطیلیں اسدفعہ ۲۰ اپریل سے ۵۔ اپریل ۱۹۱۸ء تک ہونگی۔

چونکہ اجتماع اپریل ہے۔ اس لئے یقین کیا جاتا ہے کہ موسم بہت خوشگوار اور فرحت افزا ہوگا۔ اور معاندان انجمن اور بہی خواہان ملت کر شرکت جلسہ ہونے سے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اسدفعہ ہر امر کی خاص کوشش کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان کے مشہور و معروف لکچرار۔ واعظین اور شعراء جلسے میں تشریف لاویں۔ اور اپنے پاکیزہ ملفوظات اور شستہ خیالات سے شرکاء جلسہ کو مستفیض فرمائیں۔ تاکہ جلسہ بفضل خداوند کریم ہر ایک پہلو سے شاندار و کامیاب جلسہ ہو۔

جلسہ کو شاندار بنانے کے لئے جملہ ممبران اور کوشش کاران انجمن کے متعلق ہوگی۔ نیز ہر ممبر کا حاضر ہونا بلحاظ اہمیت جلسہ کو ضروری ہوگا۔ بالخصوص ممبران لاہور کو اس امر کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ قوم اپنی خانہ ہی ضروریات اور انجمن کے احتیاجات کو مدنظر رکھکر کافی سرمایہ بہم پہنچانے کے لئے اپنی توجہ اور سعی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ اور خدا کی بارگاہ میں نتائج سے (جو جمیل کی خطا بخشے گی۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

(فاکسار شمس الدین سکرٹری انجمن)

انتخاب الاخبار

لارڈ کچنر (انگریزی وزیر جنگ) کی ہفتہ وار پریس کانفرنس

لارڈ کچنر (انگریزی وزیر جنگ) کی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں بیان کیا کہ لارڈ موصوف کی گفتگو سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ دیر تک رہے گی

انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری لاہور کو اس کے نمائندہ نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ طرابلس میں اطالوی فوجوں کی حالت بہت خراب ہے۔ عربوں نے ان کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ اطالوی فوجیں ساحل بحر کے شہروں طرابلس۔ درنہ۔ اور بنغازی کو عربوں کے حملوں سے بچانے کے لئے مورچہ بند کر رہی ہیں

انگریزی پریس انجرنے اپنے ایک نمائندہ خاص کو لکھا ہے اس امر کا علم بہت ہی خوشی کا موجب ہے۔ کہ ہمیں نسبت خیال کرتے ہیں۔ اور وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ جس کی ضرورت ہے۔ ہمارا عظیم دلیر اور ہشیار ہے۔ اور جنگ کے جدید طریقوں سے بخوبی سرگرمی اور آبدوز کشتیوں کی ایجاد کی وجہ سے یہ بہت مشکل ہے۔ کہ ہم جنگی جہازوں کے اعتبار سے اپنی تفوق کو قائم رکھ سکیں۔ ہمیں آسمانی امداد کی ضرورت ہے کیونکہ بغیر اس کے محض بے دست و پا ہیں۔

وزیر اعظم فرانس کا بیٹا لڑائی میں مارا گیا ہے۔

روسیوں نے تیسرا سرکاری طور پر بیان کیا ہے کہ ہم نے ترکوں کے چھ جہاز جن پر آتا اور دیگر سامان رسد لدا ہوا تھا غرق کر دیا ہے۔ نیز جنگی جہازوں۔ جمیدیہ۔ برسلا۔ اور پیکٹ شفقت کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔

ترکی گورنمنٹ نے اپنی پارلیمنٹ سے جنگی مصارف کے لئے ۱۵ کروڑ پونڈ کی منظوری مانگی ہے

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ ترکوں کے ساتھ مقام اولتی اور کردگان میں سخت لڑائی ہو رہی ہے البانیہ کے باشندوں نے اسد پاشا کے خلاف جنگی کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں۔ اور انہوں نے کروسیل کی بلندیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

انگریزی اخبار سول ملٹری لاہور کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جرمنی کا بیڑہ کلس ہیون اور ولہلم ہیون میں لڑائی کے لئے تیار ہو رہا ہے

موجودہ جنگ میں اس وقت تک ۴۸ ارب روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔

آسٹریا میں تیل کے تین عظیم کارخانے آتشزدگی سے تباہ ہو گئے

اس ہفتہ میں ہی تخاصمین کے ہوابازوں نے یکے دوسرے کے مقبوضہ شہروں پر بم گرائے۔ جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک کے قریب بم پھینکے۔ انگلستان اور پیرس پر بم پھینکنے میں کام رہے۔ انگریز ہوائی جہازوں نے اسٹراسبرگ میں بم گرائے۔

ترک تبریز (ایران) پر قابض ہو گئے ہیں سلطنت ایران نے اپنی حدود میں ترکوں اور روسیوں کی جھڑپوں پر روسی ایلچی سے احتجاج کیا ہے

جرمن سپہ سالار وان فالن ہین سے بیلے کو ایک فرانسیسی ہوا باز نے بم پھینک کر ہلاک کر ڈالا

میدان جنگ میں متخاصمین کی فوائج کو برف باری اور کثرت بارش کے سبب سخت دقتیں پیش آ رہی ہیں جن سے لڑائی میں وہ زور شور نہیں رہا

مغربی میدان جنگ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ گو متحدہ فوجیں ہفتہ ہفتہ پیشقدمی کر رہی ہیں لیکن کثرت بارش سے خندقوں میں طغیانی آ جانے کے باعث بعض مقامات پر پیچھے بھی ہٹنا پڑا ہے۔

جرمنی میں تانبے کی سخت کمی ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ سپاہیوں کی ٹوپیوں میں جو تانبے کی کیل ہوتی ہے وہ بھی نکلوائی گئی ہے

ترکوں نے علاقہ قفقاز میں روسی تانبے کی کان پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی گورنر نے کہا کہ ہم ترکوں کو بھگا کر چھوڑیں گے۔ اس کان سے ۴۰ ہزار ٹن تانبہ نکالا جاتا ہے ٹن ۲۰۰ من کے درمیان ہوتا ہے۔

ڈیلی کرونیکل کا نامہ نگار مقیم اسٹاک ہوم لکھتا ہے کہ جرمنوں نے اپنی تمام بڑی بڑی تین فوج کے سوا دیگر ہر قسم کی آمد و رفت کے لئے پانچ روز تک بند کر دی ہیں۔

ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم کوپن ہیگن لکھتا ہے کہ ہینیا (جرمن) کے تمام شہروں کے محاصرہ کی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

جرمنوں کی ان تمام کارروائیوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کسی قسم کی عظیم کوشش کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

اٹلی نے ۴۰ کروڑ روپے کے قومی قرضہ کا اعلان کیا تھا۔ ضرورت سے زیادہ درخواستیں آ گئیں

اٹلی میں ہولناک زلزلہ آیا جس سے ۱۲ ہزار آدمی ہلاک اور ۲۰ ہزار زخمی ہوئے

امپیتھر ڈیلی مان (انگلستان) کا ایک تار ہے کہ ترکوں نے مصر پر حملہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ لیکن لندن کے بعض ہوائی جہازوں کے بیانات پر کہا کہ ترکوں کی کچھ فوج کلاقاز سوئز تک آئی ہوئی ہے۔ ترک۔ ملک مصر پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

وادی ٹوچی میں سرحدیوں کی یورش کے باعث سکون تمام ہو گیا ہے۔

پولینڈ میں روسیوں اور جرمنوں کے خونریز معرکے ہوئے۔ مگر ان کا نتیجہ کچھ نہ نکلا

گلیشیہ میں بھی روسیوں اور آسٹریوں میں سرکہ آمائی جاری ہے۔

اس ہفتہ جنرل فرنچ (انگریزی سپہ سالار افواج) نے ہندوستانی افواج کا معائنہ کر کے ان کی بہادری کی تعریف کی

انگریزی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمنی انجدیت کا لیبر (انگریزوں) کے خلاف ہے

ترکی سپاہ نے بیرا پنی اصلاح کر لی۔ کردگان میں جو ساری کمیش کے مفر پیش تھا۔ ۲۰ میل ہے۔ ترکوں کو چار روز سے سخت جنگ ہو رہی ہے۔ اردوان اور ساری کمیش میں سخت شکستوں کے بعد روسی اب ترکی سپاہ پر پسپا اضمحلال کرنے کے قابل ہوئی۔ ارض روم و ارزنجان سے اسے کمک پہنچ گئی۔ ایک لاکھ ترک سپاہ کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔ ارض روم کے قریب ہونے سے انہیں رسد لیسہولیت پہنچاتی ہے

اٹلی کے زور سے پوپ کے محل کی بیرونی سرحد پر پہنچا بیٹے پیٹر کی صدا کہ کر لڑکیاں فوٹ گیس سینٹ جان لیٹرن اور سینٹ پال جو جنبہ ۲ فیٹ بلند کرایا تھا تمام چکنا چور ہو گیا

قصائیوں کی ہڑتال۔ امرتسر میں شہر کے قصائیوں پر کمیٹی لائسنس لگانا چاہتی ہے۔ انہوں نے چہارشنبہ سے آج اتوار ۱۷ تک ہڑتال قایم رکھی ہوئی ہے

مومیائی

۱۹/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا ہے اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ آنہ پاؤ ۲ روپے ۱۲ بمع محصول ڈاک وغیرہ

غیر ممالک کے محصول علاوہ

تاکہ شہادت

جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری جنکا فیصل سا ان سے لکھتے ہیں۔ ہم نے یہ مومیائی جو ہمنے منگوائی ہے اس کو ڈاکٹر صاحب سے کھلایا۔ بہت مفید ثابت ہوئی۔ جوڑوں میں درد شروع ہو کر اٹھا ہوا تھا۔ بعض حصہ از حد۔ بلکہ بالکل قوت اٹھا گئی تھی۔ ۲ ڈبیہ ۱۲ روپیہ اور ایک ڈبیہ بھیجنے کی درخواست کی۔ ۹ روپیہ سکہ غیر

جناب حکیم محمد اسحاق صاحب اودھ فیض آباد سے تحریر کرتے ہیں۔ قبل ازیں میں نے کارخانہ سے مومیائی منگوائی تھی بفضل خدا بیحد مفید ثابت ہوئی۔ دعا گو ہوں۔ جناب حاجی نور محمد و محمد شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ ہمارے ہاں کی مومیائی منگوائی تھی بہت مفید ثابت ہوئی۔ ایک چھٹانک ارسال کریں۔ (منونہ پہنچی۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ پروپرائٹر ڈی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر پنجاب

اسلام اور علماء فرنگ [ایڈیٹر] ہمارے ملکوں کے علم و زبان سے اسلام کی صداقت و فضیلت کا اقرار

نہایت مفید۔ ضروری اور کارآمد کتابوں پر تحریر انگیز رعایت

تحفۂ البشارہ ایک مستند مسلمان فاضل (ڈاکٹر) کی تصنیف۔ حضرت عیسیٰ یا محمد علی (ڈاکٹر) صاحب اٹ صاحب جہاز پنجاب کی منظور و مقبول شدہ۔ اس میں عورتوں کے خاص عام بیمار۔ امراض۔ عوارضات۔ تولیدات۔ تکلیفات جسمی و اعضاء مثل سقاط۔ اطمار۔ کھانسی۔ وغیرہ کے کامیاب و مجربات مع علاج و ترکیب نسخہ جات مفیدہ آسان و ترکیب ضروری لغت جات اور بچوں کے نشوونما۔ تربیت وغیرہ کے متعلق مفصل تحریرات درج ہیں۔ ہسپتالوں کے سرجن آنریری ڈاکٹروں کی رائیں اس کتاب کے متعلق درج ہیں۔ ہر خاندان کے لئے نہایت ضروری ہے ہر صفحہ پر تصاویر ہیں۔ ضخامت ۴۰۰ صفحہ جسکی قیمت صرف ۲ روپیہ ہے

تحفۂ البشارہ ہیئر آئل وغیرہ کے علاوہ ملک کی مختلف صنعتوں میں بنی بنائی۔ صوم بتی بنانا۔ چیڑا ٹانکو۔ صابن وغیرہ وغیرہ کے بہت سے نسخے مع تراکیب درج ہیں اصلی قیمت ۸ر رعایتی ۱۳ر

تاریخ مراکش [مراکش] یا مغرب الاقصیٰ کی مفصل تاریخ رقبہ و مناظر۔ اصلی قیمت عہ ر رعایتی ۱۰ر

تاریخ ٹیونس و طرابلس [شمالی افریقہ] کی تاریخ مفصل و مدلل سلطنت عثمانیہ کے ماتحت ان کی بحری و بری آبادی حالات۔ اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۹ر

تاریخ بلاد الجزائر [الجزائر] سلطنت الجزائر کے حالات۔ اسلامی حکمرانوں کا نظام۔ رقبہ آبادی مناظر۔ اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۱۰ر

حالات ایران مردو عصر [ایران] مملکت ایران کے مفصل حالات۔ رقبہ جغرافیہ۔ آبادی۔ رسومات اور انتظامات وغیرہ کا مرقع اصلی قیمت مردو عصر عاجز رعایتی عاجز

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھب کھٹیکاں

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی موجودہ اور آئندہ نسلوں کی مناسب دینی و دنیوی امداد کرنا۔
(۳) حکومت اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) ہر قسم خط و کتابت وغیرہ واپس ہوگی
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند شائع درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے

ہمارا پتہ "اہلحدیث امرتسر"

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۱۲ نمبر ۱۳

شرح قیمت اخبار

داخلہ ریاست سے سالانہ ۔۔۔ روپے
دیگر ممالک و جاگیرداران سے ۔۔۔ روپے
عام خریداروں سے ۔۔۔ روپے
فی شمارہ ۔۔۔ پیسہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
فی شمارہ ۔۔۔ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و مراسلات بنام مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۱۵ء روز جمعہ

انجمن اخوان الصفا

سابق نمبر میں ہم نے اس اخلاقی حالت کا ذکر کیا تھا جس سے کہ آجکل مسلمان گزر رہے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ اس حالت کو بھی دخل ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ اس حالت کو کچھ نہ کچھ دخل ہے۔ حضرت مسیح کا قول سونے کے لکھنے کے قابل ہے جو آپ نے یہودیوں کو فرمایا تھا۔

تم زمین کے نمک ہو لیکن اگر نمک سے ۔۔۔ چیزوں کا مزہ ٹھیک نہ ہو تو پھینکا جاتا ہے۔ اگر ۔۔۔ جب علماء ہی بگڑ جائیں تو ان کا ۔۔۔ ٹھیک کرے۔

۔۔۔ ہے کہ ۔۔۔ سے ۔۔۔ ہوتا ہے۔ ۔۔۔ کہ ۔۔۔ ہے

۔۔۔ هل افسد الناس الا الملوک
۔۔۔ علماء سوء علی هذا المثال

۔۔۔ کے ۔۔۔ اور ۔۔۔ سے ۔۔۔ کیا۔ علماء

کا اثر عوام پر پڑتا ہے اور ہونا بھی چاہئے۔ آج جسقدر اسلامی دنیا کی تنزلی نظر آتی ہے یہ علماء ہی کے دو قدم کی برکت ہے ورنہ کون نہیں جانتا کہ حکومت کی طرف سے تو مذہبی انتظام کی پابندی پر جبر بجائے نرمی ہی کا خوف۔ پس صرف علماء کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ اس لئے علماء کرام اپنا منصب نظر رکھکر اس نیت سے کہ ہماری سلامتی سے دوسروں کی فلاح ہوگی۔ اپنی اصلاح کی فکر بھی کرنی چاہئے۔ گو مسلم علماء اسلام قابل عزت اور واجب التکریم ہیں مگر ہر کام ابتدا سے چھوٹے پیمانے پر شروع کر کے آہستہ آہستہ بڑھایا جائے اس کی ترقی طبعی ہوتی ہے۔ اور جو کام ابتدا سے بڑے پیمانے پر شروع کر دیا جائے وہ معقول ترقی نہیں کرتا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے سامنے بڑے بڑے کالج نظر آتے ہیں اسٹیٹ میں اتنے بڑے نہیں تھے بلکہ پرائمری کے معمولی چھوٹے چھوٹے مدرسے تھے آخر آہستہ آہستہ اتنے بڑے کالج بنے۔

اسی اصول سے چند احباب نے انجمن اخوان الصفا سرد دست خاص اہلحدیثوں کے لئے قائم کی ہے جو پہلے خود دیکھا ہو کر دوسروں پر اثر ڈال سکیں گے۔

اس انجمن کے مختصر قواعد درج ذیل ہیں:۔

قواعد انجمن اخوان الصفا

(۱) یہ انجمن اہلحدیث کانفرنس کے ماتحت ہوگی۔
(۲) اس انجمن کی غرض اس کے ممبران کا باہمی میل جول اور اسلامی اخلاق سے ربط ضبط کرنا اور کرانا
(۳) اس کے ممبر تین قسم کے ہونگے۔
(ا) وہ علماء جو علوم عربیہ کے ماہر ہوں۔
(ب) واعظان اسلام جو علوم عربیہ میں کامل مہارت نہ رکھتے ہوں مگر وعظ کر سکتے ہوں۔
(ج) دیگر ہمدردان اسلام۔
(۴) ہر ممبر کو فرض ہوگا۔
(ا) کوئی ممبر انجمن کی شکایت غیبت یا بدگمانی

کلید التوحید ۔۔۔ احمدی ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

شکریہ۔

(ب) کسی مقام پر کسی ممبر کی جنبت یا ہتک وغیرہ ہوتی ہو تو اُس کا ازالہ کیجئے۔ اور اُس کے متعلق غلط فہمی کو باحسن وجوہ دور کرے۔

(ج) ہر ممبر دوسرے ممبر کی حاضر غائب عزت کرے اور تقویہ بڑھاوے

(د) جو ممبر کسی ممبر انجمن کو اپنے کسی جائز کام میں دینی ہو یا دنیاوی مدد چاہے تو حتی الامکان اُسیں مدد دے۔

(ہ) وقت داخلہ اقرار نامہ کے ایک فرد پر دستخط کر کے ناظم انجمن کے پاس بھیجدے۔

(و) ہر ممبر کے پاس چندہ کاپیاں تواعد اور چند اقرار نامے ہیں گے جو دوسرے لوگوں کو ممبر بنانے کے لئے کام دیں گے۔

(ز) ہر ممبر کے پاس ایک کاپی ہوگی جس میں ممبروں کے نام درج ہونگے۔ ہر جدید ممبر کا اطلاع ناظم کو پہنچیگی اور وہ کل ممبران کو اطلاع کریگا۔ اور وہ ممبران اُس اپنی کاپی میں اُس جدید ممبر کا نام صدر پورے پتہ کے درج کریں گے۔

(ح) بغرض اخراجات عاظمہ ممبری ۱ر ہوگا۔ مزید امداد شکریہ سے قبول ہوگی۔ یونہ بعضویت مزید چندہ پر داخلی کچھ نہ ہوگا۔

(ط) اگر کسی ممبر کے خلاف ۲ رنزی کی تو مجلس شوریٰ چند ثبوت اُس کو انجمن سے خارج کر دے گی۔ اور اگر وہ پھر داخل ہونا چاہے گا تو تحریری توبہ نامہ مدد داخلہ لیکر داخل کیا جاوے گا۔

(ی) اس انجمن کے انتظام کے لئے ایک مجلس شوریٰ ہوگی جس میں صدر، نائب صدر، ناظم کے علاوہ ۱۰ ممبر ہوں گے۔

صدارت اس انجمن کے صدر مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری اور ناظم ابوالوفا ثناء اللہ مقرر ہوئے۔ اور ممبران مجلس شوریٰ مولوی عبدالجبار صاحب مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی عبدالحق صاحب (سیالکوٹی) مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی اور مولوی منیر خان صاحب لاہوری منتخب ہوئے ہیں۔ باقی کی جگہ ہنوز خالی ہے۔

امید ہے ناظرین کرام اور ہمدردان اسلام اور بہی خواہان ملت خیر الانام اس انجمن کی نسبت نہ صرف اپنی رائے رکھیں گے بلکہ منظوری سے بھی اطلاع دینگے۔

نوٹ:۔ جو صاحب منظور کریں باقاعدہ کمر کم درخواست ساتھ بھیجدیں۔ فہرست ممبران وقتاً فوقتاً اخبار ہوتی رہیگی۔

جونپوری قاضی کا ایک بھائی

ناظرین سنتے ہونگے کہ جونپوری قاضی عرصہ ہوا استعفا دے چکے۔ مگر ان کو معلوم نہیں ہوگا کہ پنجاب کے ضلع راولپنڈی میں ایک صاحب اُن کے بھائی بندوں میں سے موجود ہیں۔

آپ کا نام ہے بکم قاضی عبدالاحد آپ ایک جامع اور صاحب علم ہیں۔ بڑا وصف آپ میں یہ ہے کہ آپ بس کے جواب میں قلم اُٹھاتے ہیں۔ اتنی گالیاں دیتے ہیں کہ اُس بے چارے کو اپنی شرافت میں بکلم ؎

ولقد مررت علی اللئیم یسبنی
فمضیت ثم قلت لا یعنینی

بجز خاموشی کے چارہ نہیں رہتا تو قاضی کو اس میں اپنی فتح سمجھ کر شیخی بگھارنے کا موقع ملجاتا ہے۔

پشاور میں جلسہ اہلحدیث کانفرنس کے موقع پر قاضی صاحب مذکور نے ایک اشتہار دیا تھا جس میں چند سوال ارکان کانفرنس پر کئے تھے اُنکے جوابات ارکان کانفرنس کی طرف سے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۳ رجمادی الاول سلطانی ۱۰ راپریل ۱۹۲۸ء میں دے گئے۔ اب اُن کے جواب الجواب میں قاضی صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں آپ اُصادق اہلحدیث اور کاذب اہلحدیث کی تمیز کرنے کا دعوے کیا ہے۔ ہم نے اس کتاب کو بڑی خوشی سے دیکھا ہمارا خیال تھا کہ جو کام آج تک مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے نہ ہوا قاضی صاحب نے کیا ہوگا۔ کیونکہ آپ کو اصول و معقول دان کا دعوے ہے مگر افسوس

۵ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

قاضی صاحب کو چاہیئے تھا کہ صادق اور کاذب اہلحدیث جانچنے کے لئے اہلحدیث کی جامع مانع تعریف کرتے۔ اگر وہ ہر بھی ہوتی تو بداہت پر چھوڑ دیتے اگر نظیری ہوتی تو اُس کو مدلل کرتے۔ اُس کے بعد فریقین یعنی کانفرنس کے ممبروں کے اقوال و افعال کو اور اپنے اور اپنے ہمخیالوں کے اقوال کو اُس کسوٹی پر کستے بقول ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در و غش باشد

جو کھرا ہوتا اُس کو کھرا کہتے جو کھوٹا نکلتا اُس کو کھوٹا قرار دیتے۔ لیکن ایسا تو وہ کرے جس کو تحقیق حق پر غرض ہو جس کو یہ غرض نہ ہو بلکہ یہی مقصود ہو کہ اپنے مخالف کی توہین اور بدنامی کرے وہ جو کچھ کرے اُسکو جائز ہے۔

قاضی صاحب کو سب سے بڑا رنج یہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس میں جو لفظ کانفرنس ہے یہ بہت بُرا ہے کیونکہ یہ لفظ غیر عربی ہے۔ جواب دیا گیا کہ آپ بھی تو غیر عربی (پنجابی اردو وغیرہ) بولتے ہیں۔ یہاں تک کہ انگریزی کے الفاظ (فیر کالم وغیرہ) بھی آپ نے لکھے ہیں۔ اس کا جواب آپ نے دیا ہے کہ مجھے معلوم تھا کہ غیر (انگریزی) لفظ ہے نیز میں یہ کہتا ہوں کہ اپنے مذہبی کاموں میں بلا ضرورت غیر عربی الفاظ نہیں بولنے چاہئیں۔ مگر باوجود اس کے آپنے اپنی اسی کتاب میں "پبلک" کا لفظ بلا ضرورت لیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

اس پر چہ میں جہالت بھی ہے اور بے انصافی بھی اور بدنیتی اور پبلک کو دھوکہ دہی بھی ہے ص۲۲

حالانکہ پبلک کی بجائے (عوام) کا لفظ ملتا ہے۔

مولانا! اسی کو کہتے ہیں ؎

آبجا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

کیسا زمانہ بدلا دیکھا کہ ہمارے قاضی لوگ ایسے ایسے ضروری اور اہم امور میں غلطاں پیچاں ہیں۔ کہ غیر عربی لفظ کیوں بولا۔ سچ ہے ؎

سنوں ارچشم بد دور میں آپ ہی کر
نہ میں مخلق رسول ہیں نہ رسول ہیں کے

دوسری جملی غلطی جو قاضی صاحب نے کی ہے جس سے اُن کی قلعت اہل علم کی نگاہ میں بہت کچھ کم ہو جائیگی یہ ہے کہ ہمارے لئے اصول مناظرہ کو ملحوظ نہیں رکھا

علم مناظرہ کا بدیہی اصول ہے کہ جو بات دلیل میں پیش کی جائے وہ یا تو بدیہی ہو یا کم سے مسلمہ فریقین اختلافی اور متنازعہ فیہ امر کو دلیل کی جگہ پر لانا گویا دھوکہ دینا یا خود دھوکہ کھانا ہے۔ مثلاً اہلحدیث اور غیر مسلمانوں کا مناظرہ ہو تو مسلمان قرآن سے دلیل نہیں لاسکتے کیونکہ غیر مسلم قرآن کو مسلم نہیں۔ شیعہ اور سنی کا مناظرہ ہو تو قرآن تو پیش ہو سکتا ہے مگر صحیح بخاری یا کلینی دلیل میں پیش نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح مقلدین اور اہلحدیث کا مناظرہ ہو تو ان دونوں دلیل قرآن اور صحیح بخاری تو پیش ہو سکتی ہے۔ مگر در مختار وغیرہ پیش نہیں ہو سکتی۔ غرض ہر ایک نزاع میں وہی دلیل وہی امر پیش ہو سکتا ہے جو متنازعہ فیہ نہ ہو ورنہ طریق مخالف کو کہنے کا حق ہے کہ میرے نزدیک یہ دعوے ثابت نہیں کیونکہ جس دلیل سے یہ ثابت کیا گیا ہے میرے نزدیک وہ دلیل ہی صحیح نہیں۔

قاضی صاحب نے اس منقول اور معقول قاعدہ کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کی۔ ساری کتاب میں پہلے مخاطب کو اُن دلائل سے الزام دیتے گئے ہیں جو اُس کے نزدیک مسلم نہیں۔ ناظرین جانتے ہیں کہ ہم اہلحدیثوں کا مذہب ہے کہ ؎

ہمیں دیں آمد کلام اللہ معظم در شتن
پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم آمدشتن

یعنی دین میں دو ہی چیزیں حجت ہو سکتی ہیں ایک قرآن دوسری حدیث۔ ان دو کے سوا اور کوئی چیز اس درجہ کی حجت اور دلیل نہیں کہ کسی معقول وجہ سے بھی اُس کا خلاف نہ کیا جاسکے مثلاً کسی امر میں صحیح احادیث یا صحیح منطوق حدیث آجائے تو اُس میں تو چون و چرا کی گنجائش ہی نہیں رہ سکتی جس کا خلاف کسی طرح جائز نہیں۔ نیز کسی مسئلہ میں اقوال صحابہ یا اقوال تابعین ہوں تو اُس مسئلہ پر عمل کرنا یا اُسکا اختیار کرنا مناسب بلکہ اولیٰ ہے لیکن ایسا نہیں کہ کسی معقول یا معقول وجہ سے اُس کا خلاف جائز ہو۔ اور اگر کوئی کرے تو اُس کو ویسا ہی مجرم سمجھا جائے جیسا کہ وہ شخص مجرم ہے جو قرآن یا حدیث کا خلاف کرتا ہے (ہرگز نہیں) اس لئے کہ قول کا رتبہ قائل کی طرح ہوتا ہے جس درجے کا قائل ہے اُسی درجے کا قول ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ امت میں سے کوئی ایک فرد یا سب ملکر بھی رسول کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتے رسول ہر حال میں رسول ہے اور امتی ہر حال میں امتی ہے۔ اس لئے کسی امتی کا قول رسول کے قول کی طرح حجت شرعی نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے مختصر بیان ہم اہلحدیثوں کے مذہب کا جو کہتے ہیں ؎

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے
دُر دانۂ درج مصطفےٰ ہے۔
"ہموئی دعالم وحسکیم دینی
کوتے رہے اسی کی خوشہ چینی
باقی کے ہاں سے کون لایا
جس نے پایا یہیں سے پایا

مگر قاضی صاحب اور اُن کے ہمخیالوں کا مذہب ہے کہ اقوال رجال مفسرین وغیرہ بھی حجت ہیں۔ بہت سچ ہے چشم بد روشن دل ماشاد۔ مگر کیا قاعدہ علم مناظرہ جس امر میں نزاع ہو اُس کو دلیل میں نہیں لانا چاہیئے لیکن قاضی صاحب نے ساری کتاب میں اصل اصول کی کوئی پرواہ نہیں کی کہ وہ برابر اپنے مخاطب کو مفسرین کے اقوال سے الزام دیتے رہے ہیں والعجب وغیرہ الادیب حیکو شکرہ کہتا ہے ؎

چرا نشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

قاضی صاحب کو ہم اُن کے علم و فضل کا واسطہ دیکر کہتے ہیں کہ ہر بات کے مضمون لکھتے ہوئے آپ نہیں تو قرآن کے بیان کردہ طریق مناظرہ کو تو ضرور مدنظر رکھا کریں جو یہ ہے :۔

وَقُلْ لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ

غلط فہمیاں۔

(ذرا بنی تو یہ سے بندروں کو کہدے کہ بات چیت بھی کیا کریں شیطان اُن میں عداوت پھیلاتا ہے کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے)

چلمنی بیبیاں

آج عرصہ بارہ سال کا ہوا ہے کہ خاندان غزنویہ (رحمی اللہ عنہا) اور اُن کے ہمراہ مولوی عبدالحق بنالوی وغیرہ نے میرے ساتھ مخالفت اختیار کی ہے جس کے متعلق فریقین سے متعدد تحریرات شائع ہوئیں یہاں تک کہ علماء آرہ نے بحیثیت منصف کے فیصلہ کیا مگر فریق ثانی پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔

مقام حیرت ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری نے علماء آرہ کے اپنا منصفانہ منظور کیا۔ تاہم اُن کے فیصلہ کو منظور نہ کیا اور برابر برسرِ جنگ رہے باوجودیکہ اس فساد سے بفضلہ تعالیٰ میرا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ اور انشاء اللہ نہ ہوگا۔ لیکن قوم میں آئے دن کو فساد اچھے نہیں۔ ایک فریق دوسرے سے الگ ہو ایک دوسرے کی غیبت کرتا ہے۔ ایک دوسرے کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے وقت کی تو ہمیں پرواہ نہیں۔ روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ اسی کتاب زیر بحث پر غور کیجئے۔ جناب قاضی عبدالاحد صاحب راولپنڈی سے چل کر زیرہ ضلع فیروزپور میں طبع کتاب کیلئے چندہ مانگنے گئے جہاں ایک کافی رقم اُن کو ملی جو سب کی سب مع فاضل اس کتاب کے طبع پر خرچ ہوئی نتیجہ کیا ہوا یہی کہ گفن ہے چند کس بھد سے اور اہلحدیث کانفرنس سے بدگمان ہو جائیں اور چند کسٹمل قاضی صاحب اور اُن کے اعوان کی بدگوئی کریں اس کے سوا کون سا ضروری مسئلہ طے ہوا۔ ساری کتاب کو پڑھا جائے بجز اُن پرانی گالیوں اور بدگوئیوں کو دہرانے کے اور کچھ بھی اُس میں نہ ملیگا جسکا مطلب صرف یہ ہے کہ ؎

دہن دریدہ کی یاری جہاں گئے تئی وہ اب بھی ہے

اس لئے اس آئے دن کے فساد بند کرنے کو میں نے بار ہا جو تجویز پیش کی آج بھی وہی پیش کرتا ہوں۔

مندرجہ ذیل اصحاب (مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری مولوی

محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی۔ قاضی عبد الاحد صاحب وادپلی خصوصاً اور اُن کے اتباع عموماً اس تجویز میں میرے مخاطب ہیں۔ وہ تجویز یہ ہے کہ ایک مجلس خاص جناب کی منعقد ہو جس میں آپ صاحبان میرے متعلق اپنا دعوے (خارج از اہلحدیث ہونے کا) پیش کریں۔ اُس کے بعد حسب طریق مناظرہ اہلحدیث کی جامع مانع تقریر کر کے مثبت مدعا دلائل دیں جن کا جواب میرے ذمہ ہوگا تین صاحب دو غیر اور ایک وکیل یا بیرسٹر جج منصف ہوں فیصلہ جس فریق کے برخلاف لکھے وہ توبہ کرے اور جلسہ کا سارا خرچ بھی وہی ادا کرے میرے خیال میں اس جلسہ کے لئے چار مقام مناسب ہیں۔ بٹالہ۔ امرتسر لاہور۔ وزیر آباد۔ امرتسر کا انتظام میں اپنے ذمہ لے۔ کہتا ہوں۔ لاہور کا بھی ممکن ہے۔ وزیر آباد میں بھی ہو سکتا ہے انشاء اللہ لیکن چونکہ یہ جلسہ باہمی فیصلہ کی ہوگی اس لئے اس میں کوئی غیر اہلحدیث شریک نہ ہوگا۔ اور شرکاء کی تعداد بیس سے زائد نہ ہوگی۔ کوئی ایسا شخص جسکے ہونے سے بدمزگی کا اندیشہ ہو نہ ہوگا۔ بحث تحریری ہوگی جو مع فیصلہ منصفان شائع کیجاوے گی جس کا خرچ بھی فریق مغلوب کے سر پر ہوگا۔

ناظرین! کیا میری یہ تجویز نامعقول یا دھوکے پر مبنی ہے (ہرگز نہیں)

اب میں منتظر ہوں کہ میرے عنایت فرما اپنی عدالتی اور محبت قومی کا ثبوت کہاں تک دیتے ہیں؟

نوٹ | اس تجویز کے متعلق ہر ایک ہمدرد قوم کی رائے درج ہو سکے گی تائید یا تردید اگر واقعات صحیحہ پر مبنی ہو۔

نئے اور پرانے علوم کے عالم

گزشتہ ایام میں ہندوستان کے اندر دو قسم کے اہل علم ہوتے تھے ایک فارسی داں جنکو منشی کہا جاتا تھا۔ دوسرے عربی داں جو مولوی کے نام سے موسوم ہوتے تھے۔ مگر آج کے زمانہ میں نامی کی جگہ انگریزی نے لیکر بڑے زور سے مولویت کا رعب قائم کیا ہے یہاں تک کہ مولوی کے لفظ پر بھی اعتراض کیا جاتا ہے کیونکہ مولوی جماعت کو ایک فائدہ ہوا تو دوسرا نقصان۔ فائدہ تو یہ ہوا کہ اُن کی برادری کے افراد بڑھ گئے جہاں سنو فلاں مولوی صاحب ہی اے۔ وہاں مولوی صاحب ایم اے۔ نقصان یہ ہوا کہ ایسے مولویوں چونکہ عموماً احکام شرعیہ کے پابند نہیں بلکہ بعض افراد اُس پابندی کو ضروری بھی نہیں جانتے۔ اس لئے اُنکی عدم پابندی کو دیکھکر حکم ہے

ویا لائمہ بھر گاوان وہ را

سب علماء بدنام ہوئے۔ لوگوں کے منہ سے نکلا کہ آجکل کے مولویوں کا کیا اعتبار ہے ڈاڑھی ہے نہ مونچھ نہ خانہ ہے نہ روزہ۔ مگر ہاں اس بدنامی اور تہمت سے نہیں بلکہ کچھ اور ہی ہے۔

وہ یہ ہے کہ علم کی شان ہے جرأت راستبازی وظاہر شماری اور مظاہر باطن کی موافقت۔ اس ہنگامہ قیامت میں جو آج کل بوجہ جنگ ترکان مسلمانوں پر قائم ہے ہمیں اس آزمائش کا موقع بہت اچھا ملا کہ کون سے علم کے عالم اپنے علم کی شان قائم رکھکر ظاہر و باطن کی موافقت دکھاتے ہیں۔ ہندوستان میں مختلف مقامات پر جلسے ہوئے جن میں یہی ظاہر کیا گیا کہ ہم مسلمانوں کو ترکوں سے کوئی ہمدردی نہیں یہاں تک کہ بعض منہ پھٹ لوگوں نے آواز اُٹھائی کہ ہم چاہتے ہیں ہمارے مقدس مقامات پر گورنمنٹ انگریزی جلدی قبضہ کر لے۔ لیکن گورنمنٹ جانتی تھی کہ یہ سب باتیں ظاہر داری کی ہیں اسلئے وہ موقع کی تاک میں رہی یہاں تک کہ سہانا موسم میں بھی اسی قسم کا ایک جلسہ ہوا جس میں نئے علم کے سب عالموں یعنی انگریزی دانوں نے اپنی جرأت کا ثبوت دیا کہ ترکوں کو بھی کھول کر کوسا اور اُن سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کیا۔ مگر جونہی پرانے علم کے ایک عالم یا مولوی حافظ محمد احمد صاحب تہتم مدرسہ دیوبند کھڑے ہوئے جلسہ میں نکلسن صاحب ضلع بھی موجود تھے۔ حافظ صاحب نے بڑی جرأت سے اصلیت کا اظہار کیا کہ یہ کہنا کہ ہمیں ترکوں سے کوئی تعلق یا ہمدردی نہیں محض جھوٹ ہے۔ بلکہ سب کچھ ہے لیکن ہم قانون کے پابند ہیں اس لئے ہم بحکم شریعت کسی قسم کی کارروائی اپنی حکومت کے خلاف نہیں کر سکتے۔ یہ بیان ایسا صاف اور مخلصانہ تھا کہ صاحب کلکٹر ضلع بھی اس پر خوش ہوئے اور ایک بندوق مع کارتوسوں کے حافظ صاحب کو انعام دی۔

یہ ہے وہ ہر اس جس کی نظیر نئے علم کے عالموں یعنی انگریزی دانوں میں آج تک نہیں ملی یا ہمیں معلوم نہیں ہوئی۔ سچ ہے الصدق ینجی والکذب یہلک

قادیانی مشن

کیا خواجہ کمال الدین مرزا صاحب قادیانی کو کافر جانتے ہیں؟

اختلاف رائے بجائے خود ایک امر ہے مگر اختلاف مخالفت بُری بلا ہے۔ اسی لئے شریعت نے اختلاف سے مسلمانوں کو روکا ہے وہ اختلاف جو محض اختلاف رائے تک رہے اُس کو رحمت بھی کہا ہے۔ لیکن وہ اختلاف جو اپنی حد سے گزر کر مخالفت کی حد میں جا گھسے وہ سخت مہیب ہے۔ اختلاف میں احسان دیانت۔ راستی اور راستبازی کو نہیں چھوڑتا۔ ایک فریق دوسرے پر غلط اتہام اور الزام نہیں لگاتا بلکہ جو کچھ کہتا ہے وہ راستی سے کہتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس مذہب کی حمایت میں بولتا ہوں وہی مجھکو غلط بیانی کرنے سے منع کرتا ہے۔ ایسا اختلاف جو مخالفت، بلکہ شقاق تک پہنچ جاوے، آج کل دنیا میں عموماً اور مسلمانوں میں خصوصاً بکثرت ہے۔ مگر ایک ایسے گروہ میں جو تازہ دم فوج کی طرح ایک ایسی صحبت سے بہرہ ور ہو جس کا دعویٰ ہے کہ جو میری صحبت اور بیعت میں آئیگا وہ صحابہ رسول اللہ میں شامل ہو جائے گا جس کا دعویٰ ہے کہ میں ساری دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں اُس صحبت سے فیضیاب بھی اختلاف کو اپنی حد پر نہ

* میرے خیال میں اس جملہ سے لکھنے مراد اللہ صاحب سب جج سیالکوٹ بہت معذور ہیں جو قانون عدالت کے علاوہ مذہبی امور سے بھی واقف ہیں۔

رکھ سکیں تو سخت افسوس کا مقام ہے۔ ہمیں جو اپنا (یعنی سے مراد ہماری قادیانی پارٹی ہے جس کے بہت بڑے آرگن اخبار الحکم مورخہ ۲۴ جنوری میں لکھا ہے۔

خواجہ کمال الدین اس قدر جرأت اور دلیری سے کام لے رہا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح (مرزا صاحب) علیہ السلام کو کاذب اور کافر قرار دیتا ہے۔ صـ۹

کوئی ایسا شخص جو خواہ مخواہ کمال الدین کو نہ جانتا ہو وہ تو باور کر لے گا کوئی عام عقل کا مخالف سن پائے تو شائد مارے خوشی کے اُس کے منہ سے نکل جائے کہ ؎

"تھا دریا جوش آیا اک مطلق میں"

مگر ہمارے جیسا واقف حال الحکم کے اس دعوے کی کبھی تصدیق نہیں کر سکتا۔ بلکہ اُس کو اُس اختلاف کی نظیر جانتا ہے جو اپنی حد سے متجاوز ہو کر مخالفت تک پہنچا کرتا ہے۔ خواجہ صاحب آج تک اپنے آپکو مرزا صاحب کا جان نثار مرید جانتے ہیں مگر دوسرے مسلمانوں کے ساتھ قادیانی پارٹی کی طرح ضلالت کرنا پسند اور جائز نہیں جانتے۔ نہ اور مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں بس یہی اُن میں ایک عیب ہے۔ باقی رہی اصلیت کہ آیا بلحاظ اُن اختلافی اعتقاد کے قادیانی پارٹی حق پر ہے یا لاہوری۔ سو اس کی بابت ہم اپنی رائے عرصہ ہوا ظاہر کئے ہوئے ہیں۔ اب چونکہ فریقین کا مناظرہ ہونے والا ہے اس لئے ہم اس کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتے نوٹس مناظرہ درج ذیل ہے:۔

صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کا مسئلہ ثبوت پر مناظرہ کا چیلنج منظور

۱۴ جنوری ۱۹۲۶ء کے الفضل میں صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی طرف سے جو مناظرہ کا چیلنج دیا گیا ہے اُس کے جواب میں مطلع کیا جاتا ہے کہ چیلنج مذکور ہمیں بدیں صورت منظور ہے کہ خود صاحبزادہ صاحب حضرت امیر المومنین جناب خواجہ کمال الدین و مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ مناظرہ کرنے پر تیار ہوں یا ایک اور صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ فریقین (یعنی جناب صاحبزادہ صاحب اور حضرت مولوی محمد علی صاحب) اپنے عقائد بمعہ دلائل بالتفصیل ایک ہی رسالہ میں شائع کر کے اپنے اپنے حلقوں میں پورے طور پر تقسیم کر دیں۔ اور ہر ایک احمدی کو فریقین کے خیالات سے واقف ہونے کا موقع دیں۔

سورت اول الذکر میں بھی مناظرہ سے پیشتر فریقین کے لئے اپنے عقائد کو شائع کرنا ضروری ہوگا۔ اور خود صاحبزادہ صاحب کی بجائے کسی اور مناظر کے مقرر کرنے کی شرط تسلیم نہیں کی جا سکتی ان دونوں صورتوں میں سے کسی ایک کے منظور کر لینے پر دیگر شرائط مناظرہ کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے فی الحال۔ خواجہ صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ صرف صاحبزادہ صاحب سے اپنے عقائد کو شائع کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

(ایڈیٹر پیغام صلح)

عذرِ معقول مگر بے موقع

یکم جنوری کے اہلحدیث میں بعنوان چند ضروری سوال جو مضمون لکھا گیا ہے اُس میں ایک رباعی مندرجہ ذیل تھی سنا۔

گفت مرزا نشنید اید اللہ را
میرد اقوال ہر کہ مردود خدا است
خود رواند شد لبسوئے نیستی
بود..... (لیکن گفت راست

اس رباعی کو دیکھکر ہمارے لائق دوست سائل نے افسوس اور عذر کیا کہ میرے سوال کرنے سے (بقول اُن کے) ایسی دل شکن رباعی لکھی گئی۔

ہم اپنے دوست کے اخلاق کی تعریف کرتے ہیں کہ اُن کو کسی کی دل آزاری سے اس قدر احتیاط ہے کہ کسی دوسرے کے کلام میں بھی دیکھنا اور سننا پسند نہیں کرتے۔ مگر اُن کو یہ یاد رکھنا چاہیے تھا کہ اس رباعی میں جتنے الفاظ ہیں سب کے سب جناب مرزا صاحب کے قلم سے شائع ہیں۔ ۵ اپریل ۱۹۰۰ء کے اشتہار میں مرزا صاحب کھلے لفظوں میں یہی لکھتے ہیں کہ جو خدا کے نزدیک مردود اور ملعون ہوگا وہ پہلے مر جائیگا۔ شاعر نے اُسی کی طرف اشارہ کیا ہے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا اس لئے نہ شاعر پر الزام ہے نہ ناقل پر نہ آپ پر نہ کسی پر۔ تاہم آپکی بڑھی ہوئی احتیاط کی ہم قدر کرتے ہیں جزاک اللہ

بقیہ اثبات سنیت رفع الیدین

دلائل مانعین رفع حدیث دوم

سنن ابی داؤد میں ہے:۔

عن براء ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود۔

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے قریب اٹھاتے تھے اور پھر ایسا نہ کرتے تھے (یعنی رفع یدین نہ کرتے تھے)

اس روایت پر امور قادحہ حسب ذیل ہیں:۔

(ا) سنن ابی داؤد میں ہے:۔

امام ابو داؤد (جو اس حدیث کے مخرج ہیں) نے کہا یہ حدیث صحیح نہیں ہے (یعنی ضعیف ہے) اور روایت کیا اس حدیث کو ہشیم۔ خالد اور ابن ادریس نے یزید بن ابی زیاد سے۔ اور ان تینوں میں سے کسی نے ثم لا یعود (یعنی پھر رفع یدین نہ کی) کا ذکر نہ کیا۔

(ب) جزء رفع یدین میں ہے۔

سفیان نے کہا جب شیخ (یزید بن ابی زیاد) بوڑھے ہو گئے لوگوں نے اُن کو ثم لا یعود (یعنی پھر رفع یدین نہ کرتے تھے) سکھلایا تو وہ ثم لا یعود کہنے لگے۔ اور بخاری نے کہا ہمارے مقاطر (یعنی کوفی شیعہ۔ نہیں نے یزید بن ابی زیاد سے پہلے سنا تھا اُس وقت وہ ثم لا یعود نہ کہتے تھے۔

(ج) نور العینین میں ہے:۔

اس حدیث کو ابن سریج امام احمد اور دار قطنی

لئے مردود کہا ہے۔

(ب) مسک الختام میں ہے:۔

سفیان بن عیینہ نے کہا یزید نے کوفہ جانے سے قبل مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی تو انہوں نے لفظ لا یعود کا کلمہ اس میں ذکر نہ کیا تھا۔ لیکن جب وہ کوفہ سے واپس ہوئے تو اس کو زیادہ کر دیا اور وہ کوفہ سے آنے کی وجہ سے کلمہ لفظ لا یعود اضافہ کر دیا اور یہ بات بعض سے یہ نقل کی ہے کہ امام ہمدانی نے اپنی سند خاص کی وجہ سے اس حدیث کی تضعیف کی ہے مگر یہ وجہ قابل اعتبار نہیں ہے کیونکہ شریک اور ابن ابی زیاد خاص روایت میں متفرد ہوتے ہیں۔ اور پھر اس سے کراہت ثابت ہوتا تو وہ حدیث صحت کے منافی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ اس حدیث کی دوسری صحیح سند بھی ہے۔

(ج) تنویر العینین میں ہے:۔

ترمذی نے عدم رفع کی حدیث کو حسن کہا ہے مگر لفظ لا یعود کا کلمہ یزید بن ابی زیاد سے سوا شریک کے اور کسی نے روایت نہیں کیا اور شریک ضعیف راوی ہے اور ترمذی نے جامع ترمذی میں اس کو روایت بگ ضعیف کہا ہے۔

(د) تنقیح الحبیر میں ہے:۔

حفاظ نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ اس حدیث میں جو کلمہ لفظ لا یعود کا ہے وہ یزید بن ابی زیاد کا کہا ہوا قول ہے۔

(ہ) السنن نسائی کے حواشی جدیدہ میں ہے:۔

دارمی نے کہا امام احمد نے اس حدیث کو صحیح نہیں بتایا۔ اور اس حدیث کو بخاری، احمد، یحییٰ، ساجی، صیدلانی، ابن حزم نے ضعیف کہا ہے۔ اور یحییٰ بن محمد کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یہ حدیث بیکار ہے۔

(ح) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

بیہقی نے کہا میں نے حاکم سے یہ کہتے سنا کہ یزید بن ابی زیاد اپنے حافظہ کے زوال پر حدیثیں بیان کرتے تھے۔ لیکن جب وہ بوڑھے ہو گئے تو ان کا حافظہ خراب ہو گیا۔ چہرہ اور ابرو کو مقام اور مقدار میں زیادتی کرتے تھے۔ اور ان کو اسمیں کوئی تمیز نہ رہی اور حاکم اور بیہقی نے اس حدیث کو ابراہیم بن یسار سے روایت کیا ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ یزید بن ابی زیاد سے کہ میں ان کو روایت کرتے ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ نقل کرتے ہیں براء بن عازب سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تھے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے۔ سفیان نے کہا جب میں کوفہ میں آیا تو میں نے یزید بن ابی زیاد کو پایا کہ بیٹھے ہوئے مسئلہ نماز شروع کرتے تھے پھر رفع یدین نہ کرتے تھے۔ پھر میں نے گمان کیا کہ لوگوں نے ان کو کلمہ لا یعود سکھلا دیا ہے۔

(ط) کتاب الضعفاء دہبی میں ہے:۔

یزید بن ابی زیاد پچھے راوی ہیں مگر جب وہ بوڑھے ہو گئے تو ان کا حافظہ مختلط ہو گیا۔ اور جو لوگ ان کو سکھلاتے تھے اس کو سیکھنے لگے۔ پس جن لوگوں نے ان سے اوائل عمر میں قبل بڑی مجلسوں میں اپنے مقام پر لکھی ہیں امام ابن خزیمہ کی گو کوئی مستقل تالیف اس باب میں میری نظر سے نہیں گزری لیکن ان کا دعوے تھا عدم رفع یدین کا ہے۔ امام طحاوی کی کتاب معانی الآثار جو ہندوستان میں بھی طبع ہو چکی ہے وہ بھی اسی بحث سے بھری پڑی ہے۔ اسی وجہ سے امام طحاوی کو طبقات مجتہدین میں شمار کیا گیا ہے باوجود اسکے کہ ان کا میلان حنفیہ کی جانب ہے تاہم ہی کتاب میں سینکڑوں مقام میں مذہب حنفی سے الگ ہو کر مجتہدانہ کلام کیا ہے۔ امام بخاریؒ (جو امام المحدثین کے لقب سے ممتاز ہوئے) کی گو اس خاص باب میں کوئی مستقل تصنیف نہیں ہے لیکن صحیح بخاری کے تراجم ابواب کا ایک بڑا حصہ اسی کی نذر ہوا ہے اور انہوں نے کیا ہے اور مجموعہ دیگر مقاصد کے تراجم ابواب کا یہ ایک بڑا مقصد ہے۔ شروح صحیح بخاری نے اس میں بڑی مبسوط بحثیں اپنے اپنے مقام پر لکھی ہیں امام ابن خزیمہ کی گو کوئی مستقل تالیف اس باب میں میری نظر سے نہیں گزری لیکن ان کا دعوے تھا

دو مختلف یا متعارض حدیثوں میں توفیق

متعلق مذاکرہ علمیہ

از جناب مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری

یہ مذاکرہ علمیہ سفید اور کاغذ سے خوبصورتی کے عنوان سے ظاہر ہے یہ بحث فن حدیث کی ایک بڑی علیم الشان شاخ ہے اور اس کا ایک خاص باب جس کو وصف اظہر اور نقاہت دونوں ہی سے تعلق ہے جو محدثین اپنی کثرت روایت (سیلان حفظ و

ممکن ہے کہ ہیں دو حدیثوں میں عمر تخالف خیال کر رہا ہے زید کے خیال میں مخالفت ہو یا عرف توفیق کی دوسری صورت خیال کی نہ ہو کا اصلح علم اس کے خلاف کہہ رہا ہے۔

دو حدیثوں میں تطبیق و توفیق کے لئے شواہد یا سند کا ہونا ضرور ہے۔ قرینہ لفظیہ ہو یا معنویہ یا اسی طرح کا کوئی اور صحیح وجہ ایک معتبر شے تھا۔

جناب مولانا ابوالوفاء صاحب نے اس عنوان کا مذاکرہ اخبار گھر بار اہل حدیث میں قائم کر کے اہل اسلام پر صوتاً ایک بڑا اور دروازہ علم کا کھولنے کا قصد فرمایا ہے۔ اگر یہ مذاکرہ علمیہ جاری رہا اور اہل علم نے اس طرف توجہ کی تو بڑے بڑے خلوک لوگوں کے رفع ہو جائیں گے جو فن حدیث کے متعلق ان کی کم فہمی سے ہو گزرتے ہیں۔ واللہ الموفق وھو ولی التوفیق

مذکورہ دو حدیثوں میں توفیق کرنے کے خیال نا قص میں وجہ یہ کہ حدیث کل مولود یولد علی الفطرۃ میں فطرۃ سے مراد توحید ہے جیسا کہ خود جناب مولانا ابوالوفاء صاحب نے بھی اس کی جانب اشارہ فرمایا ہے) اس پر دو سندیں ہیں۔ پہلی سند قریبہ لفظیہ سیاق ہے جو اس حدیث کے دوسرے جملے میں ہے فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کیونکہ یہودیت اور نصرانیت اور مجوسیت اس حدیث میں فطرۃ کا تعین واقع ہوئے اور یہ تینوں توحید کے ضد و مخالف ہیں اس لئے فطرۃ سے توحید مراد ہے۔ حدیث کے دونوں جملوں کے ملانے سے مطلب یہ پیدا ہوا کہ ہر بچہ تو حید پر پیدا ہوتا ہے لیکن توحید کے خلاف اس کے ماں باپ اپنی روایت کی تعلیم کرتے ہیں یا نصرانیت کی یا مجوسیت کی۔ جس طرح حدیث من کذب علیّ فلیتبوأ مقعدہ من النار میں من کذب علیّ کے معنی باوجود لفظ علیّ کے حب و دوستی مراد لیا جاتا ہے۔ اور سنہ میں قرینہ لفظیہ سیاق حدیث ہے جیسا کہ خود جناب مولانا ابوالوفاء صاحب نے بھی اس کی جانب اشارہ فرمایا ہے) اس پر دو سندیں ہیں۔ پہلی سند قریبہ لفظیہ سیاق ہے جو اس حدیث کے دوسرے جملے میں ہے فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کیونکہ یہودیت اور نصرانیت اور مجوسیت اس حدیث میں فطرۃ کا تعین واقع ہوئے اور یہ تینوں توحید کے ضد و مخالف ہیں اس لئے فطرۃ سے توحید مراد ہے۔ حدیث کے دونوں جملوں کے ملانے سے مطلب یہ پیدا ہوا کہ ہر بچہ توح

لئے جس کی ہیں علیت اور مزاج بنا دیا ہے اُس سے وہ ٹل ہی نہیں سکتا اگرچہ ہزاروں مخالف سے اُسے چھوڑنا چاہے پھر بھی کبھی نہ کبھی اُس کا ظہور ہو جائیگا۔ اسی کو شیخ نے ایک مختصر جملے میں ادا کیا ہے ؎

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود

ایضاً از مولوی عبدالمجید صاحب

(از جید (بادہ کن)

علامہ ابن تیمیہ نے کہا فطرۃ سے مراد دین ہے۔ لہٰذا پہلی حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے اُس میں اسلام کے قبول کرنے کی سعادت ہوتی ہے مگر چونکہ تقدیر الٰہی میں اُس کا یہودی نصرانی یا مجوسی ہونا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ یہودی، نصرانی یا مجوسی کے گھر پیدا ہوتا ہے اور اُس کے ماں باپ اُس کو تہوید یا تمجید کی طرف لے جاتے ہیں۔ یا الفاظ دیگر اس کا یہ مطلب ہوا کہ تقدیر الٰہی کا پلٹنا غیر ممکن ہے ؎

ہے وہی بات اُلٹنا جو مقدر کا لکھا ہو

اب دوسری حدیث کو لیجئے جس کے معنی بالاتفاق یہ ہیں کہ ؎

نکمی ہے اُس جلسے کی بحث اپنے مقدر سے
لیکن کبھی تبدیل جبلت نہیں ہوتی

مطلب یہ کہ ہر ایک امر تقدیر سے ہے پہلا ٹکڑا کہ دانائی اور دوائی مشائخ کی مجلس کی جبلت میں شقاوت مقدر کی گئی ہے تو اگر اس کی ہزار تعلیم و تربیت کی جائے لاکھ تدابیر عمل میں لائی جائیں اور کروڑ وعظ و پند کی جائے وہ کبھی سعید نہیں ہوئے گا ؎

گر صد باب حکمت پیش داناں
بخوانند آید ش باز سر در گوشش

خلاصہ یہ کہ تقدیر الٰہی کا پلٹنا غیر ممکن ہے جف القلم بما ھو کائن۔ اب اگر دونوں حدیثوں کے مطلب کو لایا جائے تو دونوں کا مطلب ایک ہی نکلے گا کہ تقدیر الٰہی کا پلٹنا ممکن نہیں[1]۔ پس معلوم ہوا کہ دونوں حدیثوں میں تطبیق تامہ ہے اور کسی قسم کا منافات، عرض یا تخالف نہیں۔ اما علیحضرت حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی) کی ہر حدیث کی یہی شان ہے مگر علم فواراں مقفل سلیم تلاش بے پایاں اور چشم بینا چاہیئے۔

ایڈیٹر ہر ایک مذاکرہ کی مدت دو مہینے مقرر ہے جو ختم ہے لہٰذا یہ مذاکرہ بھی ختم کیا جاتا ہے۔ خاکسار ایڈیٹر کی امداد کی تفصیل یہ ہے کہ انسان کی جبل عادت نہیں بدلتی اُس کا تعلق بدل جاتا ہے۔ مثلاً اپنے خلاف منشار سفنے یا دیکھنے سے رنجیدہ ہونا ایک جبلت ہے یہ نہ بدلے گی۔ البتہ یہ بدل جائے گا کہ کسی زمانہ وہ اسلام کو اپنے خلاف منشار جانتا تھا مگر اب کفر کو خلاف منشار جانتا ہے تو جبلتاً وہ اسلام پر رنجیدہ ہوتا تھا تو اب کفر پر رنجیدہ ہوگا جسکی مثال حضرت عمر وغیرہ کافی ہیں۔ یہ مطلب ہے دوسری حدیث کا۔

انسان کا اپنے خالق سے ایک تعلق ہے جسکو فلسفی اصطلاح میں علت و معلول کا تعلق کہا جاتا ہے مگر اس تعلق کا نام حدیث اول میں "فطرت" ہے وہ تعلق تبدیل نہیں ہوتا اسی لئے قرآن مجید میں ارشاد ہو فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (پ ۲۱ ع ۶)

یعنی اُس فطرت (تعلق) کو ملحوظ رکھو جس پر خدا نے سب لوگوں کو پیدا کیا ہے اُس فطرت میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہ طریق راسخ مضبوط ہے مگر بہت سے لوگ اس تعلق کو نہیں جانتے۔

اُس آیت اور حدیث میں جس فطرت (تعلق) کا ذکر ہے توحید اس کے بہت قریب ہے۔ اسلئے جن غیر شارحین اور شارحین نے اس فطرت سے توحید مراد لی ہے وہ بلحاظ قرب کے صحیح ہے ورنہ توحید اس کا مصداق نہیں کیونکہ اس فطرت کے حق میں لَا تَبْدِيلَ ہے (توحید) غیر متبدل فرمایا ہے اور توحید کو تو ہم متبدل پاتے ہیں کہ ایک وقت میں ایک شخص موحد ہوتا ہے دوسرے وقت میں مشرک ہو جاتا ہے۔

علاوہ اس کے شریعت میں جن باتوں کا حکم ہو وہ اختیاری ہیں۔ فطری اور کی تکلیف شرعاً نہیں دی جاتی اسی لئے جن لوگوں کو اضطراراً آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا علم تھا اُن کو غیر تصدیق نہیں کوئی اجر ملا اور نہ ملیگا۔

مختصر یہ کہ فطرت بھی (جو حدیث اول میں ہے) غیر متغیر ہے اور ماجبل علیہ (خلق) جو حدیث ثانی میں ہے نیز غیر متبدل ہے۔ مگر یہ اور ہے اور فطرت اور فطرت اُس تعلق کا نام ہے جو خالق و مخلوق میں ضمت علت و معلول ہے اور خلق غیر متغیرہ فصلت ہے جسکو ہندی میں سبھاؤ کہتے ہیں جو لڑکپن میں تین ہے وہ ہمیشہ تک تین رہیگا جو لڑکپن میں اوچھا ہے وہ ایسا ہی رہیگا تقاضا عمر کے کمی بیشی ممکن ہے مگر اعتدال ممکن نہیں۔ پس دونوں حدیثیں جیسی کہ اعلیٰ فلسفہ آیات کی مخالف نہیں باہمی متفق بھی ہیں فالحمد للہ۔

ایک عجیب فتویٰ ہمارے مہربان قاضی عبدالاحد صاحب لدھیانوی نے اپنی اُسی کتاب میں جس کا ذکر پہلے پرچہ میں صفحہ ۴ پر ہے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ثناء اللہ مرتد ہے کیونکہ اُس کا پیشہ اخبار نویسی ہے جس کی بابت نواب صدیق حسن خان مرحوم نے لکھا ہے کہ پیشہ اخبار نویسی حرام ہے ؎

کوئی پوچھے کہ دلیل کیا۔ کون سی آیت سے یا کونسی حدیث سے نواب صاحب مرحوم کے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ تو اُس کو کہیں یاد رہتے جس کو تحقیق حق سے کچھ مطلب ہو۔ اس لئے میں قاضی صاحب کی عادت نہ ڈالتا ہوں اس وجہ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایک اور آسان طریق سے ناظرین کو اُن کی حال زار پر اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ کہ جناب قاضی صاحب نواب صاحب مرحوم کے قول کو بھی نہیں سمجھتے۔ نواب صاحب کی مراد ملکی اخبار میں جو دین سے کچھ تعلق نہ رکھتے ہوں اُدھر کی بھی جھوٹی خبریں اور خوش آمدیں ہوتی ہیں۔ اخبار اہل حدیث تو ہمارے نام جاری طور پر اخبار ہے ورنہ درمیل یہ ایک مذہبی کتاب ہے حدیث کی مستقل شرح ہے۔ قرآن کی مستقل تفسیر ہے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ مذہبی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ ایسی کتاب کا قصداً پڑھنا حرام ہے تو اس حرام کے مرتکب جناب

[1] سوال تقدیر سے نہیں تھا کہ تطبیق میں لایا جائے۔ مجیب۔ اسائلہ سوال پر غور کر لیا کریں (ایڈیٹر)

اور خود قاضی صاحب کیوں ہوتے ہیں۔

پر گرش بگیر تا بتپ رامی شود یہ ایک بہت پرانی اور صحیح مثال ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قاضی صاحب کی صورت کی خبر سنا تو وہ بخار چڑھوانے پر تل ہی ہوگئے۔ اس لئے اُن کو بتلاتا ہوں کہ اسی قسم کی اخبار نویسی یعنی اخبار نویسی آپ کے امام زادے اور پیر کرامت حسین مولوی عبدالغفور غزنوی نے بھی کی تھی جس سے اخبار اہل حدیث و الجامعۃ نکالا تھا جو دہل سکا نہ چل سکا۔ بند کیا۔ گرانی طرف سے حراغوری میں کسر نہ رکھی تھی قاضی صاحب! وہ سبھی پیچھے یاد کر رہے ہو؟

ناظرین! دیکھا قاضی صاحب پر تعصب نے کسقدر غلبہ کر رکھا ہے۔ اسی لئے تو اپنے ہیجڑوں کو ہمارے حق میں سناتے اور سکھاتے ہیں ؎

جو گلے ہے ہمارا اُن کا بیچ کر حضور سے
تو تم ڈال دو تاؤ اندر حضور کے

بقیہ تواریخ و جغرافیہ وید

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب

یہ مضمون بڑی محنت کا نتیجہ ہے آریوں کو اسپر کافی غور کرنا چاہیئے معقول ہو تو قبول کریں ورنہ جواب دیں (ایڈیٹر)

اگر بنظر تحقیق دیکھا جاوے تو رچید اسما کا مجموعہ ہے اور مہابھارت اور بھاگوت ان کی مفصل تواریخ اور سرسوتی ندی کا اور گر جائے سکونت ہے عموماً برصاورت کہتے تھے جس کی جوانی پر شمولک پہاڑ اور پانوں تلے ہریانہ کی زمین اور دایاں بازو اتر ہی یا پنجال اور بایاں بازو دلدلی یا پنجال ہے اور ہیئت ملک ملوہے۔

جس طرح لحاظ میں چار چیزیں ہوتی ہیں۔ آسمان زمین، روح اور نسوت۔ اور ایک بن دوسرا بیکار ہے اسی طرح مذکورہ بالا چاروں سے مل کر ایک پتلا تیار ہوتا ہے اور ایک بن دوسرا بیکار ہے پس ویدوں کا علم حاصل کرنے کے لئے مہابھارت اور بھاگوت اور مانگورہ بالا ملکوں کی سیر ضروری ہے

انسان جب تک ان سے واقف نہیں ہوتا ویدوں سے آگاہ ہرگز نہیں ہوتا اور ناواقفی کی بدولت ویدوں کے علوم اور ہندوستان کی تواریخ پر پردہ پڑتا چلا جاتا ہے۔ اور عوام ہندو اپنا قدیم مذہب چھوڑ چھوڑ کر عیسائی آریہ وغیرہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ جس دن سے دیانندی مت چلا اور ہندوستان میں پریس کا سلسلہ شروع ہوا ہے جب سے ہزاروں شاعر نئی نئی قصیدہ فیس باندھ میں لئے کھڑے ہیں اور ہر ضلع کی جو ڈیشیلی نئی نئی کتابوں سے پٹی پڑی ہے مگر سب بے سود۔ جسے دیکھو وہی کورے جھوٹ کا بھرا ہوا ایک نیا فسانہ ہے یا تقلیدی مضمون اور نئی نئی کلپروانہ ہے کسی کا مصنف ویدوں کے معنی پلٹتا ہے کوئی کسی کتاب میں تحریف بتاتا ہے کوئی تو ہین بغض و تکفیر بغض کا تماشا معلوم ہوتا ہے اور اُن کی اشاعت کو مشنوں کے ذریعے ہندوستان کے قدیم حالات پر دان بدن پردہ پڑتا چلا جاتا ہے اگر ایک مدت دراز تک یہی حالت طاری اور تاریکی جاری رہی تو ہندوستان کا قدیم مذہب بالکل تبدیل ہو جاوے گا اور اس کی پرانی تواریخ کا نام و نشان مٹ جاویگا پھر اس کا نام لیوا یا پانی دیوا ایک بھی نظر نہیں آوے گا یہ کہنا ہی لوگ اس کے منظر ہیں اور وہی اس کے پھیلانے کے مصر ہیں۔

دیانندی خیال کے موافق اگر منو وغیرہ کتابوں کو صرف مانا جاوے تو ویدوں کے رشیوں اور شاستروں کے بنانے والوں اور مواضلوں کی شان میں سخت بدگمانی پیدا ہوگی کہ سارے خیانت کار تھے کہ دھرم جیسی چیز میں اپنا تصرف کر گئے اور جان بوجھ کر دھوکہ اور مکر ہے کہ کس ایک آدمی نے کی اور سب کے سر پر پڑی بکلم آمد ؎

چو از تو مے کہ بے دانشی کرد
نہ کر را منزلت ماند نہ مہ را
نئے بینی کہ گاؤ در علف زار
بیالاید ہمہ گاوان دہ را

اور پنڈت دیانند بھی رشیوں میں شمار ہونے کے سبب پہلوں کا مقصود ہی نہ سمجھا دیا جاوے گا اسلئے پرانی کتابوں کو مانتے ہوئے پرانی کتابوں کو حرف بتانا یا خود ان میں تحریف کرنا اور دوسرے کے ذمہ لگانا نہایت ہی مہمل ہے۔

پنڈت دیانند اگر سیاح ہوتے تو ویدوں کو سچے پلٹنے کے درپے نہ ہوتے بلکہ قدیم رشیوں اور منیوں کے آثار دیکھ کر خوش ہوتے اور ادب سے سنتے بھتے۔ کیونکہ وہ آثار انہی کی ہستی کا ثبوت ہیں۔ جن کے نام ویدوں کے جملوں میں آئے یا جنا ہیں مربوط ہیں۔ افسوس کہ انہوں نے باوجود بحر ہو لینے کے سیاحت نہ کی۔ ستلج اور جمنا کے درمیانی حصہ دنیا کی اور ستلج سے بالکوٹ کی سیر نہ کی۔ رشیوں منیوں کے مکانوں برتوں وغیرہ کے نشانوں کی زیارت سے محروم رہے وہ اس وقت تازہ ہوا تو میری خامہ فرسائی اور میری سیاحت کی داد دیتے۔

میری کتاب میں اور جو باتیں لوگوں کی تحقیقات میں نیا فرق ہوگا کیونکہ ہزاروں نئے حق چھپنے کی نسبت سے پہلی مطالب پر سے پردہ اٹھایا اور واقعات اور خیالات کو ظاہر کیا ہے۔

اُن کی نسبت قوم بالا اور جتایا اور صفا تھا۔ سو پوری ہوئی۔ میری نسبت اصلیت کا اظہار ہے۔ سو وہ بھی پوری ہوئی وہ دلائل پر پہنچ گئے کچھ چھپا ہے بفات اَفْئِدَةٌ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ

(باقی باقی)

انجمن اہل حدیث جہلم کا سالانہ جلسہ

اس جلسہ کی کیفیت ہمعصر سراج الاخبار جہلم نے شائع کی ہے۔ اخبار مذکور اور اس کا شائع مجسریت سے بہت پرانے حنفی اور اہلحدیث سے فاص نسبت اور تقابل رکھنے والے ہیں ہاں

* ایک حصہ مانتے ہیں۔ ایڈ۔ سے سنکر ہیں *

جلسہ کی بعض تقریروں پر جو ان کے خیال کے مطابق نہیں پہنچتے ہوئے چند اعتراض بھی کئے ہیں۔ بہرحال ہمصرہ کی مرقومہ رپورٹ درج ذیل ہے:۔

(اہلحدیث)

آج کل جیسے ایک چھوٹے سے قصبہ میں اگر چہ اس سے پہلے کئی ایک انجمنیں بنائی گئیں ہیں مگر ان کے بیرونی تعلیم کی جلدی وہ کالعدم ہو گئیں اور انجمن اہلحدیث جس کو قائم ہوئے ۲ سال ہوتے ہیں اسے مستحکم اور مضبوط بنانے کے لئے اہالیان کھیوٹی ایسی سرگرمی کوشش کر رہے ہیں کہ جس کو دیکھ کر ایک حیرت طاری ہوتی ہے۔ چنانچہ جب کے دوسرے سالانہ جلسہ کا پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ جس نے بڑے بڑے شہروں کی انجمنوں کا جلسہ دیکھا ہے وہ اس جلسہ کو انصاف سے دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ بڑی انجمنوں کے جلسوں سے یہ جلسہ کسی پہلو سے گرا ہوا نہیں رہا۔ اس کی تیاری کے لئے شہر کے مختلف مقامات پر جا بجا مصرع رنگ کے کپڑے پر سنہری جلی حروف میں عنوانات جلسہ انجمن کا نام آویزاں کیا گیا۔ اور جلسہ گاہ کا پنڈال نہایت خوب صورت بنایا گیا تھا۔ اس کے سامنے موٹے سنہری حروف میں مرکب کے درمیان میں بہت بلند سرخ کپڑے پر ایک طرف انجمن اہلحدیث جہلم کا سالانہ جلسہ اور دوسری طرف جلسہ گاہ سیدہ رحمی کنگ ایڈورڈ ایمپریس ایرلڈ والنسر اسے لکھا ہوا آویزاں تھا۔ اور اس کے نیچے پنڈال میں داخل ہونے کے لئے ایک نہایت خوبصورت چوبی محراب دار دروازہ چسپاں ہوئے سنہری حروف میں انجمن اہلحدیث جہلم کا دوسرا سالانہ جلسہ لکھا ہوا ملکش نظر آتا تھا اور دروازہ کے دائیں بائیں چوبی جھنگلہ بنا دیا گیا تھا اور دروازہ سے شیخ یعنی دس تک ہے یہ نہیں کہا کہ آئمہ اربعہ نے فرقہ بندی کی۔ معاذ اللہ ہمارا تو مذہب ہے کہ آئمہ اربعہ کے پکے اہل حدیث تھے۔ انہوں نے تو فرقہ بندی سے سخت منع فرمایا ہے۔ بلکہ یہ کہا تھا اور اپنے حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کی شہادت

چبوترے تک ایک چھوٹی سی سڑک بنائی گئی تھی جسکے دونوں طرف گلدار خوب صورت پودے گملوں میں رکھے ہوئے تھے اور سٹیج کو ایسا سجایا گیا تھا کہ فرش کی اوپنی وسیع مربع جگہ میں چوبی تختے بچھا کر دریاں اور ایسٹ اقسام کے نیتی اور قیمتی ایرانی کشتیری غالیچے بچھائے گئے تھے اور اس پر ایک میز رکھا ہوا تھا۔ جس پر ریشمی سنگ سبز اور سرخ جھالر والا نہایت عجب بہار دکھا رہا تھا اور اس پر شیشے کے خوب صورت گلدانوں میں گلدستے روح افزا اسلوم ہو رہے تھے جس کے پاس کھڑے ہو کر وعظ وغیرہ کئے جاتے تھے اور چبوترے کا دروازہ الگ بنایا ہوا تھا جسکی پیشانی پر سرخ کپڑے پر سنہری خط عربی بشاشۃ اللہ لانوۃ الا باللہ لکھا ہوا چبوترے کی خوب صورتی پر چار چاند لگا رہا تھا اور سامعین کی نشستگاہ کے لئے مربع انچی ہوئی تھیں اور دریوں کے پیچھے کرسیاں اور بنچ رکھے ہوئے تھے اور جلسہ گاہ کے اوپر ایک نہایت عالیشان بہت بڑا صاف شامیانہ تھا جسکے ہزارہا آدمی بیٹھ سکتے تھے اور سردی سے محفوظ رہ سکتے تھے۔ روشنی کا کام بجلی دے سکتا تھا لگایا ہوا تھا اور رات کو گیس وغیرہ کی روشنی سے یہ سارا پنڈال بقعہ نور نظر آتا تھا۔ جس محنت اور سعی جمیلہ سے ارکین انجمن نے اس کو شاندار بنانے میں کوشش کی وہ لفظوں میں ادا نہیں ہو سکتی۔ اس آراستگاہ کو دیکھکر یہ شعر یاد آتا تھا ؎

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است

بیرونجات کے مہمانوں کی رہائش کے لئے بڑے عمدہ وسیع مکان لئے گئے اور قیمتے کے لئے ان مکانوں کے دروازوں پر قیامگاہ انجمن اہل حدیث جہلم لکھا ہوا لگا تھا۔ اور خوراک کا انتظام بھی کافی تھا تین دن متواتر دن رات گوشت روٹی۔ پلاؤ زردہ۔ قورمہ اور چاول وغیرہ سے مہمان نوازی کی گئی۔

اجلاس مطابق پروگرام تین روزہ ۱۵-۱۶-۱۷ جنوری ۱۹۱۵ء کو دن کے دس بجے سے شروع ہو کر رات کے گیارہ بجے تک ہوتے رہے۔ ہر ایک اجلاس کے شروع ہونے سے پہلے رات اول مستری عبدالرحمن صاحب پریذیڈنٹ انجمن اہلحدیث وعظ و لکچر وغیرہ کے مضمون سے حاضرین کو مطلع کر دیتے تھے۔ اور اجلاس کی پریذیڈنٹ کا انتخاب کر لیتے تھے۔ لکچراروں۔ سپیکروں اور واعظین سے حافظ عبدالعلی صاحب مرد۔ جمعدار اور حافظ عبدالحسین صاحب امرتسری کی نظموں۔ مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی اور مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے وعظوں سے لوگ بہت متاثر اور محظوظ ہوئے خصوصاً غازی محمود (دھرمپال) کا لکچر نہایت موثر اور قابل تعریف تھا۔

اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب کا وعظ بوقت عصر جمعہ کو ۲ بجے شروع ہوا جس کا مضمون اہلحدیث کی ابتدا تھا۔ سننے کو بہت لوگ جمع ہوئے کیونکہ لوگوں کا خیال تھا کہ آپ مصباح کراچی کے بعد یہاں تشریف لائیں گے مگر افسوس رہ گئے اسکے جو آپ نے تقریر کی وہی پرانی باتیں تھیں کہ اگر آپ نے اپنی تحقیق سے فقہ کے مسائل قرآن و حدیث سے اخذ و استنباط کر کے لکھوائے ہیں اور اس طرح سے فرقہ بندی کر دی ہے یہ سراسر جہالت ہے اس دیوار کو گرا دو اور ظاہر حدیث مندرجہ کتب حدیث پر عمل کرنا چاہئے۔ لیکن حاضرین کو مولوی صاحب کے اصل مطلب کے اثبات سے گریز پر تعجب ذکر کرنا چاہئے کہ وہ فی الواقعہ لفظاً اہل حدیث کی خدامت ثابت نہ کر سکے

وہی تھی کہ چوتھی صدی میں فرقہ بندی شروع ہوئی ہے جو نہایت قبیح ہے۔ سلوم نہیں غلط بیانی سے کیا فائدہ ہو گیا۔

ہاں خوب کہی لفظاً اہلحدیث کی خدامت تو وہ عنایت کرے جو لفظ پرست ہو میں نے تو

تھے کیونکہ وہ زمانہ ائمہ اربعہ کے بعد موضوع ہوا اور اہل حدیث ان علماء دین کو کہتے تھے جو حافظ حدیث اور جامع کتب احادیث تھے اور یہ ان کا وصفی اور لقبی نام تھا۔ اب ان کا یہی نام اپنے لئے مقرر کر لینا صرف غلط ہی نہیں بلکہ ایک جاہل کو عالم و مولوی کہکر حق ظاہر حدیث اور ائمہ کے عالموں کی ہتک میں داخل ہے۔ ائمہ اربعہ کے اتباع سے آپ کو عار تھی تو پھر آپ کو متبع اہلحدیث یا عامل بالحدیث اپنا نام مقرر کرنا تھا مگر آپ ایسا کیوں کرتے آپکو تو اپنی مسجد قائم کرنی اور ائمہ اربعہ کی طرح امام المسلمین بننا مدنظر تھا۔ اس لئے اپنے لئے اہلحدیث کا نام مقرر کر کے فرقہ بندی میں ایک نیا اور بڑھا دیا اور اس پر طرہ یہ کہ فرقہ بندی کی دیوار گرا دو۔ یہ تو بعینہ دیگراں را نصیحت و خود را فضیحت والی مثال ہوئی۔

(سراج الاخبار ۱۰ جنوری)

تقریظات (ریویوز)

حل مشکلات بخاری حصہ دوم و سوم

شائقین کو مژدہ سنایا جاتا ہے کہ خدا کے فضل سے حل مشکلات کا دوسرا اور تیسرا حصہ بھی طبع ہو کر تیار ہو گیا ہے اس کے مضامین کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حصہ دوم میں پہلے تو کتاب الوحی علی البخاری (حصہ اول) کے بقیہ مضامین (جو تین فصلوں کو مضامین کے مجموعہ تھے (۱) سید محمد غوث سکھیرا گورداسپوری (۲) اثر بڑا الفقہ امرتسری (۳) عبداللہ طالب علم بہاری) کا مفصل جواب دیا گیا ہے اس کے بعد ضمیمہ میں اخبار اہل فقہ جلد اول و جلد دوم و جلد سوم کے ان متفرق مضامین کا جواب دیا گیا ہے جو حریم علی البخاری میں مختلف نامہ نگاروں (شاہ علی احمد طالب علم امرتسری۔ حکیم غلام رسول امرتسری۔ حسن میاں چلو روڈی رحیم فضل احمد صدیقی جو گپوری۔ سید نور الدین بنگلوری محمد جمیل طالب علم بدایونی۔ محمد عین الدین گلزار باغ پٹنہ حق گو صاحب۔ سید محبوب شاہ واعظ۔ اڈیٹر الفقہ وغیرہ) کے قلم سے لکھے گئے تھے۔

حصہ سوم میں کتاب الوحی علی البخاری حصہ دوم (جو ابھی حال میں شائع ہوئی ہے) کے نصف نے زیادہ حصہ کی بڑی تفصیل سے دیا گیا ہے۔ اور جن حضرات کے مضامین کا جواب دیا گیا ہے ان کے نام یہ ہیں:۔ (۱) مولوی محمد پٹنوی (۲) اڈیٹر اہل فقہ (۳) حکیم غلام رسول سرسیتی (۴) پیر غلام مصطفےٰ امرتسری (۵) اڈیٹر سراج الاخبار ان مضامین کے بقیہ مضامین کے جواب میں حل مشکلات کا حصہ چہارم زیر تحریر ہے۔

جن احباب کے پاس حل مشکلات کا حصہ اول موجود ہے وہ اس حصہ دوم و سوم کو بھی جلد خرید کر اپنی کتاب کو مکمل کریں۔ دیگر احباب بھی کل حصص کو دیکھنے اور خریدنے کی کوشش فرمائیں۔ قیمت حصہ اول و دوم و سوم ہر حصول علاوہ۔ واضح رہے کہ حصہ دوم و سوم دونوں ایک ساتھ مطبوع ہیں۔

اجتناب المنفعہ

یہ وہی رسالہ ہے جسکے احباب مدتوں سے مشتاق تھے اس میں ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے سوانح لکھے گئے ہیں۔ بحمد اللہ کہ یہ بھی طبع ہو کر تیار ہو گیا ہے۔ اور دور میں آئمہ اربعہ کی ایسی کوئی مختصر اور سچی سوانح عمری اب تک نہیں شائع ہوئی تھی۔ ہر مسلمان کو اس کا دیکھنا اور بچوں کو پڑھانا ضرور ہے۔ نہایت مفید ہے۔ قیمت علاوہ محصول ۱۱ر

المشتہر۔ منیجر سعید المطابع پریس
(مؤلف دار الحکمہ شہر بنارس)

اجتہاد و تقلید

اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید ہے قیمت ۳ر (اہلحدیث)

انا فقیہ اور تحریر پڑھ کر وہ صرف اتنا کہنے پر مجبور ہو جائیگا۔ آئیندہ نہ ہو جائیگا۔
(الفقہ جلد ۳ نمبر ۱۱)

کے مرتبہ میں عالم کا وہ فقہ کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے۔ اب پڑا تو آپ سے چھپ گئے ہو گے۔

آپ میں اپنی تقریر پر اختصار سے مفاد ہوں دیتے کہا تھا کچھ شک نہیں کہ مسلمانوں میں بلند درجے سب سے اعلیٰ اور افضل تھا۔ اس جملے کی نسبت کہ ہم پر چلنے کا حکم ہے۔ اس جملے میں ہمہ نظر ڈالنے میں تو صاف پایا جاتا ہے کہ اس زمانہ میں اتباع مذاہب نہ تھی بلکہ سب کے سب قرآن و حدیث پر عمل کرتے تھے۔ تقلید ائمہ سے وہی اللہ صاحب جو حق صحبتی ہیں پہلے ہی ہو گئے ہیں پس اس تقریر کو کاٹنا اور اس کے دلائل کو رد کرنا ہی ضروری تھا۔ اس لئے آپ نے اس کو رد کرنے کی کوشش کی ہے

فتاوے

س نمبر ۸۰ - ایک لڑکی نے نرینہ کی بہن کا دودھ پیا۔ آیا وہ لڑکی نرینہ کے نکاح میں آ سکتی ہے یا نہ؟
(بندہ محکم خیر بھوانڈ ضلع غازیخاں بلاک عشا)

ج نمبر ۸۰ - بحکم حدیث یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب لڑکی مذکورہ نرینہ کی بھانجی ہے اس لئے اس پر حرام ہے (۲ پالی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۸۱ - ایک شخص بزرگان دین میں سے مرگیا اور اس کے مرثیہ میں کوئی شخص اس کی صفت میں اشعار پڑھے تو ایسا گانا اور باجا بجانا اور مرثیہ میں شعر پڑھنا اور رونے قرآن و حدیث سے ثابت ہے یا نہ؟
(خلیفی نصیر الدین سوداگر خریدار اہلحدیث ضلع جگراؤں ڈاک خانہ جمال گڑھی)

ج نمبر ۸۱ - یہ کام حرام ہے۔ ایک صحابی کو موت کے وقت بیہوشی سی ہوئی تو اس کی عورت نے پیٹ پیٹ کر کہنا شروع کیا۔ ہائے میرے شیر! وغیرہ جب اسے ہوش آیا تو اس نے کہا تو مجھ کو ایسا ایسا کہتی تھی مجھ کو دیکھتے دھمکاتے ہوئے کہتے تھے۔ کیا تو ایسا ہے؟ کیا تو پہاڑ ہے؟ خبردار ایسا نہ کرنا۔ اس قسم کی رسومات دنیا داروں کی ہیں۔

س نمبر ۸۲ - بائن طلاق کس کو کہتے ہیں اور بائن طلاق دینے سے عورت کو رجوع کر سکتے ہیں یا نہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ بائن طلاق دینے سے تین طلاق ہو جاتی ہے۔ حالانکہ تین طلاق کی عدت تین حیض ہیں۔ (عبد الرزاق ازکنوں ضلع شاہپور پربرا)

ج نمبر ۸۲ - طلاق رجعی کی جب عدت گزر جائے اور رجوع نہ کیا جائے تو وہ طلاق بائن ہو جاتی ہے مثلاً کسی شخص نے آج ایک طلاق دی اس کے بعد تین ماہ کے اندر رجوع کر کے عورت کو اپنے پاس رکھ لے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ لیکن اگر اس نے رجوع نہ کیا اور طلاق دی یہاں تک کہ عدت تین ماہ گزر گئی تو اب یہ طلاق بائن ہوگی۔ اس قسم کی طلاق میں عورت مرد راضی ہو جاویں تو نکاح درست ہے اور اگر تین طلاقیں تین ماہ میں واقع ہوئی ہیں تو وہ طلاق مغلظہ ہے اس صورت میں جب تک بحکم کَانَتْ مِنْ قَبْلُ (زوجا غیرہ) عورت (بغیر شرط طلاق) اور خاوند سے نکاح کر کے طلاق کی نوبت نہ آوے سابق خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی۔

اس کے سوا بھی بعض صورتیں طلاق بائن کی فقہا کے نزدیک ہیں جن میں فریقین کی رضامندی سے نکاح ہو سکتا ہے (۳ ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۸۳ - جو لوگ اتنی ان پڑھ ہیں زبان عربی نہیں جانتے۔ اگر نماز میں بجائے قرآن اس کا ترجمہ (خواہ اردو خواہ بنگلہ وغیرہ ہیں) پڑھ لے تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں۔ اگر ہوگی تو اس کی کیا دلیل ہے۔ اور اگر نہ ہوئی تو کیا؟

ج نمبر ۸۳ - نماز میں قرآن مجید پڑھنے کا حکم ہے اور قرآن کی بابت فرمایا إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ اور فرمایا إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پڑھنے کا حکم جب ہی ادا ہوگا جب عربی میں پڑھے گا۔ عربی کا ترجمہ کسی زبان کا ہے قرآن نہیں بلکہ اس کا ترجمہ ہے اور حکم ہے فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

س نمبر ۸۴ - کوکر ہے نماز پر جنازہ پڑھنا چاہئے یا نہیں۔ (محمد عبد الرؤف عفا اللہ عنہ)

ج نمبر ۸۴ - بے نمازی جن لوگوں کے نزدیک کافر ہے اُن کے نزدیک اس کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں تاکہ سار کے ناقص علم میں بے نماز کو اگر توحید و رسالت کی تصدیق ہے تو کافر نہیں گو فاسق ہے لہٰذا اس کا جنازہ بھی جائز ہے حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھے اس کے پیچھے نماز اور اس کا جنازہ بھی پڑھ لیا کرو واللہ اعلم عند اللہ۔

(امر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۸۵ - ایک جامع مسجد میں بہت دور سے مسلمان مسجد و جماعت پڑھتے ہے۔ آج چند روز ہوئے مسجد مذکور کے امام نے ایک بیل سانڈ کو خصی کروایا لہٰذا چند لوگوں نے اس جماعت قدیم کو توڑ کر اپنے محلہ کے پنجگانہ مسجد میں جو کہ جامع مسجد سے بہت قریب ہے جمعہ پڑھنا شروع کر دیا امام قدیم کو خطاوار سمجھ کر اپنے کو جدا کیا۔ (۱) امام قدیم خصی کروانے سے خطاوار ہے یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

محمد زینت اللہ خریدار اہل حدیث ص ۲۲۶
کوپا ندھی ضلع رجشاہی (بنگال)

ج نمبر ۸۵ - اتنا کام کرنے سے امام مذکور کے پیچھے نماز پڑھنے سے ہٹنا بے وجہ ہے۔ حسب ضرورت جانوروں کو خصی کرنا جائز ہے اگر کوئی وجہ ہو تو اللہ کو علم ہے۔

س نمبر ۸۶ - ۲۲۶ میں جو غیر اللہ سے امر کا سانڈ مذکور ہے اس کو اصل مالک سے پھر کر یا خرید کر بسم اللہ سے ذبح کیا جائے تو حرام کیوں ہے۔
(بندہ محمد رشداء از جرہا)

ج نمبر ۸۶ - حرام ہونے کی وجہ خود قرآن مجید میں مذکور ہے کہ وَمَا ذُبِحَ عَلَىٰ غَيْرِ اللَّهِ یہ غیر اللہ کے نام پر بطور تقرب رکھے ہوئے کو ذبح سے یا مرغ کیا ہے۔ اور وجہ اس کی صرف یہی ہے أَهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ چونکہ حکم شریعت اس میں حرمت آچکی ہے اس لئے جب تک شریعت ہی کے حکم سے وہ حرمت رفع نہ ہو وہ چیز حرام ہی رہے گی۔

واضح رہے کہ اہلی مالک اگر نائب ہو کر باقاعدہ اس کو ذبح کرے تو بعض علماء اس کی حلت کو قائل ہوئے ہیں۔ آپ کی پیش کردہ دونوں صورتوں میں تو شائد نہیں۔ بعض بسم اللہ پڑھنے سے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی۔ بلکہ حرام چیز پر بسم اللہ کہنے سے قائل سخت گناہگار ہوتا ہے۔

اطلاع

بارہا اطلاع کیگئی ہے کہ سائلان فی سوال مطلوبہ ایک پیسہ اور فی سوال قلمی دو پیسے داخل غریب فنڈ کرنے کے لئے بھیجا کریں۔ ہم خرما و ہم ثواب۔

متفرقات

ابراہیمی تجویز منظور جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تجویز (متعلقہ تاریخ نبوی) کیمتعلق عموماً احباب نے تائید کی ہے اور کوئی اختلاف کیوں کر سب کا مطمح نظر مقصود وہی ہی ہے۔ پہلے مولوی صاحب کو اب شروع کر دینا چاہئے۔ میں نے جو شرط لگائی تھی کہ اس کام سے تاریخ اہل حدیث کور کا ڈھنڈھورہ عند الملاقات مولوی صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ جلسہ کانفرنس میں تاریخ اہل حدیث پیش کرونگا مگر مولوی صاحب موصوف کی صحت بیمار ٹھیک نہیں۔ اس لئے ناظرین دعا کریں کہ خداوند کریم آپ کو صحت کاملہ اور شفا عاجلہ بخشے۔ آمین۔

دعا و جنازہ سیری والدہ فوت ہو گئی انا للہ (از عالم لوہاری منڈی لاہور)

ہمارے شیخ اہلحدیث حضرت مولانا عبد اللہ مبارک چک ضلع مونگیر کا انتقال: انا للہ وانا الیہ راجعون (جالپور) حیرت ہے۔ مولوی محبوب احمد صاحب کا انتقال ہو گیا انا للہ۔

احمر غوب احمد (لوہی محبوب احمد زمیندار گلی نمبا)

ناظرین سے درخواست ہے کل مرحومین کے لئے جنازہ غائب اور دعا مغفرت کریں اللھم اغفر لھم وارحمھم واعف عنھم واکرم نزلھم ووسع مدخلھم واغسلھم بالماء والثلج والبرد ونقھم من الذنوب والخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس۔

اہل علم کی ضرورت ناظرین ہمارے مکرم دوست مولوی عبد السلام صاحب سیالکوٹی کے علم و فضل سے واقف ہیں۔ موصوف کی خدمات تدریس علوم عربیہ کی کن جگہ ضرورت ہے تو آپ سے پتہ ذیل پر خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ (۱) مہاراجہ پور ضلع گوالیار۔

طبی سوالات کے جوابات مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۱۹۱۵ء

درد طحال کی مشربہ مجرب دوا

عرق بید کا خشک ۱ تولہ، عرق ادرک ۱ تولہ، عرق گھیکوار ۱ تولہ، آب تربد ۱ تولہ، سرکہ چاسن ۱۲ ر تولہ، تیزاب گندھک ۲ تولہ، تیزاب شورہ ۳ تولہ، تیزاب نمک ۳ تولہ، عرق نرگس ۳ تولہ، نیلا تھوتھا ۳ ماشہ، سوڈا ۱ تولہ، دیسی یک تولہ، نوشادر یک تولہ، ہلکا ر یک تولہ، کوکنی زرد ۲ ر تولہ، نمک پانچ ہر تسم۔ ہر ایک ایک تولہ۔ تمام کو شیشی دار دوبہ کو کوٹ چھان کر اس میں عرق ملا دیئے جائیں بعدہ تیزاب مذکور ملا کر بوتل میں نگاہ رکھیں۔

قدر خوراک ۳ قطرہ سے لیکر ۱۰ قطرہ تک بوقت ضرورت بوقت سہ پہر عرق کنب الثعلب ۱۰ تولہ + عرق برگ مغاصف ۱۰ تولہ + شربت بنفشہ ۳۰ تولہ اس میں ملا کر نوش کریں۔ بعد افاقہ کے اس کے عمل میں رجنا راہلحدیث مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھک گورداسپور تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور کے نام مفت جاری کرا دیں۔ آمین۔

اصلام کی مجرب دوا

نقرہ خالص یکتولہ مثل پیسے منصوری کے گولی اور موٹائی میں سو لیکن اس کو عرق لیموں کاغذی میں ۳۰ تسم بجھاؤ دیں۔ بعدہ ۲ تولہ جائفل کو شکر کی چاشنی ملا کر اوپر پھیل بچھائیں اور درمیان پانی مذکور رکھیں اور اوپر ایک اور آبدار دیگ رکھ دیں۔ پانچ چھ آنچیں دیں پھوٹنے لگے گا۔ ۲۵ آنچ پوری کریں۔ نکال سفید براق کی طرح ہو جائے گا۔ پیس کر چاول سے دو ماشہ تک ستمال ہمراہ دانہ الائچی یا بیلا یا کھن وغیرہ میں لکھ کریں۔ شرخ مرچ اور ترش چیز سے پرہیز رکھیں خداوند کریم کے فضل و کرم سے ہفتہ دہم میں یاس سے اس حاصل ہو جائیگی۔ جو شخص اس کشتہ کو بنا کر دیگا تو مستفید ہو کر دعا کرے اور عمر فیسے ضروری لے کر دیگا۔ پھر کبھی بھی اس کو تکلیف نہ رہیگی۔

مسہل کی دوا

پہلے کسی لائق طبیب سے تشخیص کرا کر مزاج خلط منضج اس کا معلوم کر لیں۔ بعدہ تین مسہل ایک ایک یوم کا وقفہ دیتے ہوئے کھائیں۔ اور دعا عن احمر ہندوستانی دوا خانہ دہلی کی مانگ کرائیں۔ خوراکی دوا ضعف اعصاب کی راقم سے طلب فرمائیں انشاء اللہ مفید ہوگی۔

حساب دوستان مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ فروری میں آنے ہے ۱۱ فروری ۱۹۱۵ء کا پارسل وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ خریداری منظور نہ ہو تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر شکریہ ادا فرمائیں ورنہ واپسی آنے سے روکا جائیگا۔ (اعجاز الحق عفا اللہ عنہ)

چند یوم میں شفا ہو جائے گی۔

(راقم علی محمد علی صدر مسند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی حال وارد ریاست محمد آباد خان۔ سکان مولوی محمد حسن خانصاحب مرحوم (آنریری مجسٹریٹ)

ایک ضروری گزارش

مجھ ذرہ بیمقدار کو پہلے حضرت مولوی غلام رسول قلہ والے نے وعظ کہنے کیلئے ارشاد فرمایا۔ پھر حضرت عبد اللہ صاحب غزنوی نے وعظ کیلئے مقرر کیا اور سنکر بہت خوش ہوئے اور واعظ پنجاب کا خطاب فرمایا اور سرٹیفکیٹ سید نذیر حسین صاحب سند وا جانت وعظ فرمائی۔ اور جس بیماری میں آپ رحلت فرما ہوئے اس میں آپنے مجھ عاجز کو یاد کر کے بہت تاکید کی اور اپنے سر مبارک سے ٹوپی عمامہ کرامت کی اور خواندہ شرعی و بیاض الیوان کے علموں کی اجازت فرمائی۔ مولوی محمد بشیر صاحب دہلی زینت محفل ہیں جہاں وعظ میں کئی بار تشریف لاتے اور خوش ہوتے۔ مولوی حفیظ اللہ خان صاحب دہلوی جس بیماری میں رحلت فرما ہوئے اپنے مکان پر بلا کر وعظ سنا اور خوش ہو کر دعا کی۔ اور برسر میں کسی قسم کی کوئی خوبی و لیاقت نہیں ہے اگر کچھ قدر ہے تو یہ ہے کہ ۵۰ جہال ہنشیں در من اثر کرد
دگر بر من جہاں حاکم کرد ہستم

اور واضح ہو کہ میرے دل میں کسی اہل توحید و سنت کی نسبت کسی قسم کا کوئی حسد و بغض نہیں ہے اگر کسی کے دل میں میری نسبت کوئی بیج ہو تو لوجہ اللہ معاف فرمائے اور میں نے سب کو معاف کیا ہے۔

نیز واضح ہو کہ چند معتبرین امرت سر سے دیانگر میرے پاس پہنچے اور ۱۰۰ احباب کا حضر نامہ پیش کیا اور کہا کہ امرتسر میں ہم لوگوں کو آپ کی بہت ضرورت ہے۔ اسلئے اب میں امرت سر میں آگیا ہوں بیشک امید چاہیئے ظہور ہوگا۔ جس صاحب نے خلعہ کتابت مجھکو ارسال فرمایا ہو پتہ دیدے۔

راقم محمد علی عفی اللہ عنہ واعظ پنجاب امرتسر
محلہ قلعہ بھنگیاں مسجد خواسیاں

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں اس ہفتے نوے فنڈ سے ۱۲ روپے وصول ہوئے۔ سابقہ ۱۵ ر کل ۲۷ ر۔

امرتسر میں جو قصابوں کی ہڑتال ابھی تک قائم ہے میونسپل کمیٹی اور صاحبڈپٹی کمشنر کو توجہ کرنی چاہئے افسوس کہ اس ہفتہ آنریبل سلیم اللہ خان نواب ڈھاکہ انتقال کر گئے۔ مرحوم مسلمانوں کی تعلیمی اور ملکی ترقی میں بڑی سرگرمی ظاہر کیا کرتے تھے اور نہ صرف ہندوستان کی تمام اسلامی انجمنیں آن سے مالی امداد حاصل کیا کرتی تھیں۔

دہلی کی سرکاری اطلاع منظر ہے کہ بعض عرب قبائل نے ۱۱ ر جنوری کو رات کے وقت مسقط پر حملہ کیا۔ حملہ آور عربوں کی تعداد تین ہزار تھی۔ والی مسقط کی مدد کے لئے انگریزی سپاہ نے جنگ میں مدد دی ہے اب تک ۲۰۰ عربوں کا نقصان اٹھا کر یہ پسپا ہو گئے۔

ترکی جنگی جہاز مسعود جس کو ایک انگریزی آبدوز کشتی نے ڈردانیال میں غرق کر دیا تھا اس کے ۲۰ اور ۱۰ جرمن ملاحوں پر مسطفلیہ میں کورٹ مارشل کیا گیا۔ مرتکبات کے جرم میں تین کو سزائے موت اور ۲ کو سزائے قید دی گئی۔

ترکوں نے دردانیال کے قریب ایک انگریزی آبدوز کشتی کو غرق کر دیا۔

جرمن نژاد جنگ قالجن ہیں۔ وزارت جنگ کے مہتمم سے مستعفی ہو کر ایک پیدل سپاہ کا جنرل مقرر ہوا ہے۔

جنرل والٹان وان ہنبورن جرمنی کا وزیر جنگ مقرر ہوا ہے۔

اس ہفتہ تین جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے مقامات یارموتھ، لنگز لائن، شیرنگم اور سینڈرنگھم پر بم پھینکے۔

امریکہ کے اخبارات لکھتے ہیں کہ جرمن ہوائی جہازوں کا خاص نشانہ مقامات اور غیر جنگجو لوگوں پر بم پھینکنا بزدلانہ اور غایت انسانیت فعل ہے۔

جرمن ہوائی جہازوں کے بم پھینکنے سے کسی جگہ تین آدمی ہلاک ہوئے اور زخمیوں کی تعداد ۱۲ ہے۔

اخبار سول ملٹری لاہور لکھتا ہے کہ جرمنوں کے اس ہوائی حملہ سے انگلستان کے لوگوں میں نیا جوش بھرتی ہونے کا جوش بڑھ جائیگا۔

روسی جنرل سٹوسل ہر جنگ روس و جاپان میں پورٹ آرتھر میں جاپانیوں سے لڑا تھا یکم جنوری کو مر گیا۔

کپتان ولسن سمتھ نے بمقام لکھنؤ موجودہ جنگ پر لکچر دیتے ہوئے بیان کیا کہ متفاسمین سلطنتوں کا روزانہ خرچ ۱۳ کروڑ روپیہ ہے۔

ایک اخبار کا بیان ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے اوسٹینڈ پر حملہ کر کے وہاں کے ہر دو سٹیشنوں کو بہت نقصان پہنچایا اور کئی سپاہیوں کو ہلاک کر دیا۔

بلین انگریزی ہوائی جہازوں نے زیر برگ پر بھی بم پھینکے۔

ہالینڈ کے اخبارات لکھتے ہیں کہ متحدہ سلطنتوں کے ہوائی جہازوں نے مقام الیزر (جرمنی) پر بم پھینکے نیز جرمنی کے ایک ہوائی جہاز نے مقام ایٹپلر (فرانس) پر بم گرائے جن سے ۷ سپاہی ہلاک ہوئے۔

گورنمنٹ ہالینڈ نے جرمنی سے اس بارے میں سوال کیا ہے کہ جرمن ہوا باز سرزمین ہالینڈ سے کیوں گزرے۔

ایک انگریزی سٹیمر نہر سویز میں خشکی پر چڑھ گیا ہے۔

جرمن وزیر خزانہ نے خرابی صحت کے باعث استعفا دیدیا ہے۔

پیرس کی پولیس نے عام حکم جاری کر دیا ہے کہ رات کو بہت روشنی کی جائے تاکہ جرمن ہوا باز یہاں بم نہ پھینک سکیں۔

ایتھنز (یونان) سے خبر آئی ہے کہ ترکوں نے ایڈریانوپل سے تمام فوج بلالی ہے۔

یونان کے ایک وزیر نے لندن میں بیان کیا ہے کہ یونان انگریزوں کے ساتھ ہے۔

اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک ۲۷ لاکھ جرمن فوج قتل و زخمی ہو چکی ہے۔ کم و بیش اتنے ہی روسی بھی۔

کہتے ہیں کہ گزشتہ دو ہفتوں میں جرمنوں کے پانچ بڑے جہازات بار برداری اپنے عملہ سمیت بحیرہ بالٹک میں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو چکے ہیں

کہتے ہیں کہ روما نیا جنگ میں شریک ہونے کے لئے بڑے زور شور سے جنگی تیاریاں کر رہا ہے۔

بلغاری ڈیلیگیٹ روما کا بیان ہے کہ بلغاریہ اپنی غیر جانبداری سختی سے قائم رکھے گا اور صرف اپنے فوائد کو مدنظر رکھ کر کارروائی کریگا۔

جرمنوں کا سرکاری بیان منظر ہے کہ روسی سپاہ مقام لیشو تک پہنچ گئی ہے جو مقام ان (سرحد جرمنی) سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔

اخبار پائونیر الہ آباد لکھتا ہے کہ ایران کو بھی جنگ میں شامل ہونا پڑے گا۔

ترکی سفیر متعینہ طہران نے سلطنت ایران کو یقین دلایا ہے کہ جب روسی فوجیں آذربائیجان سے نکل جائیں گی تو ترک بھی تبریز کو خالی کر دینگے۔

جرمنی میں پٹرولیم کی قلت نہایت شدت سے محسوس ہو رہی ہے چنانچہ وزیر تجارت نے اعلان کیا ہے کہ اگر عدم کشی کرنے کے لئے دیگر اشیاء دستیاب ہو سکیں تو حتی الامکان پٹرولیم کو استعمال میں نہ لائیں۔

جملہ میدان ہائے جنگ میں باوجود سخت برفباری کے متحدہ افواج برابر پیشقدمی کر رہی ہیں۔

اخبار پائونیر الہ آباد کا لندنی نامہ نگار لکھتا ہے کہ سائنسان پر متحدہ افواج کی لائن توڑنے کے لئے جرمن سخت جدوجہد کر رہے ہیں۔

اٹلی کے ایک ممبر پارلیمنٹ نے اٹلی کے ایک اخبار کو چٹھی لکھ کر گورنمنٹ اٹلی کو توجہ دلائی ہے کہ اٹالی جنگ کے ختم ہونے سے پہلے شریک جنگ ہو جائے!

انجمن ٹائمز کا نامہ نگار لکھا ہے (در ماہیہ) ہی لکھتا ہے کہ ہنگری میں سرویہ پر حملہ کرنے کے لئے نو لاکھ سپاہ تیار ہو رہی ہے جس میں ۸۰ ہزار عرب سپاہی ہونگے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمت میں تخفیف رعایت یکم صفر تا آخر ربیع الاول

صحیح بخاری پارہ اول تا ہشتم مترجم اردو حاشیہ شدہ مطبوعہ انوار الاسلام امرتسر اصلی قیمت بلیو رعایتی مجلد عہ رعایتی مجلد عہ

پارہ اول صحیح مسلم بالطائی اسم الکفر علی حت حواشی الصلوٰۃ بیک ہشتم مترجم اردو حاشیہ مطبوعہ مطبع القرآن فرستہ امرتسر اصلی ۰۲ رعایتی ۰۲

زہد الانسان فی زہد التصوف مؤلفہ منشی پنجابی منشی مولوی عبدالحی صاحب ساکن کلاس ضلع اصلی قیمت ۴ رعایتی ۳ ر پس اہلحدیث کو چاہئے کہ زور شور سے تبلیغ کریں کم از کم ایک پیسہ کا ٹکٹ ضرور بھیجیں تاکہ ہم آپ کو مفصل اور معاملہ لفظوں میں بتا سکیں کتاب بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ہو گی رجسٹری وغیرہ ہر حالت میں ذمہ خریدار ہو گا منیجر

نور محمد عبدالرحمن تاجران کتب دینیہ فیروز پور شہر ورانہ فتاوی

مولود شریف کے سچے واقعات

جو مسلمان سننا چاہتے ہیں مگر افسوس جس کتاب میں سچے واقعات ہوں۔ وہ کوئی نہیں دیکھتے۔ اخبار اہلحدیث کا

نبی نمبر

صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور پاکیزگی کے حالات معلوم ہو سکیں

قیمت مع محصول ۲۰ بیس ہنی آرڈر ارسال کرنے کے

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تہذیب ۔ ہفتوں کے فوائد ۱ ر

الہام ۔ الہام کی تشریح اور آیات کا رد ۱ ر

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام

ہر سہ سال کی تہذیب الاسلام کا دکان شکن جواب جلد اول ۲ ر جلد دوم ۳ ر جلد سوم ۳ ر جلد چہارم ۴ ر جلدوں کی قیمت بمحاصل علاوہ محصول ڈاک

مناظرہ گنجینہ ۔ دو مشہور و معرکہ مناظرہ شیخ چراغ دین سے گنجینہ میں ہوا تھا ۴

شمائل النبی ۔ مسند امام ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ

ادب العرب صرف و نحو عربی کو آسان طریق پر سمجھایا ہے۔ ہر ۲ حصوں میں جاری ہے۔ ۱ ر

پسند فرمایا ہے ۶

جہاد و دیہ ۔ دیہ اور دیگر آیات کتابوں سے جہاد کا ثبوت دیا گیا ہے ۲

تبصرہ اسلام ۔ ہمیشہ دہریہ پال آریہ کے رسالہ نخل اسلام کا جواب قابل دید ۴

الہامی کتاب ۔ دید اور قرآن کے الہام میں مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۲

فتوحات اہلحدیث ۔ جنگ کرنٹ ۔ ہائیکورٹ پنجاب ۔ اودھ ۔ بنگال ۔ اور انگلستان میں اہلحدیث کی نسبت میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے قیمت عرف ۱

آیات متشابہات ۔ اصول التفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۳

فصل الفرقان بجواب اہل القرآن ۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ کا جواب ۲

منیجر اہلحدیث امرتسر

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام ان حبوب کے استعمال سے احتلام کی بیماری سے نجات مستقل طور پر ہو جاتی ہے اور صحت و قوت بحال ہو جاتی ہے۔ ہمیں خاص صفت یہ ہے کہ ان کے استعمال سے ہر قسم کی خواہش دور ہو جاتی ہے۔ ہمیں خاص صفت یہ ہے کہ ان کے استعمال سے ہر قسم کی خواہش دور ہو جاتی ہے اور عرصہ دراز تک عورت کے پاس جانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت فی ڈبہ ۱ ر

دوائی خمار دش جرقیہ ۔ اس دوا کے استعمال سے ہر قسم کی خمار دش دور ہو جاتی ہے۔ ہمیں خاص صفت یہ ہے کہ اس کے استعمال سے عورت کے بچہ نہ ٹھہرے اور گویا حمل کا علاج ہے ان کی بہتر کوئی دوا نہیں قیمت فی ڈبہ ۱ ر

مقوی باہ ۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو زنانی کی بداحتیاطی سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۰ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص کی حالت پہلے کی طرح ہو جاتی ہے۔ ہمیں کے استعمال سے قریبی دوا زادی۔ اور قوت مردی صحیح طور پیدا ہوتی ہے قیمت فی ڈبہ ۱ ر

حبوب لول سیر ہر قسم ۔ بواسیر خونی۔ خونی۔ بیضہ کی بواسیر کیلئے اکسیر ہیں

سرمہ منور چشم ۔ ہر سہ کے استعمال سے ضعف جالا۔ غبار پانی بہنا۔ درد سر ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ۱ ر

مرہم ۔ ہر قسم کے زخم اور پھوڑے کو ۲ دن میں ٹھیک کرتا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی بہتری کی کوشش کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند شدہ درج ہونگے اور ناپسند مضامین بصورت ڈاک ٹکٹ کے واپس ہو سکیں گے۔

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

جلد ۱۲ نمبر ۱۴

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ روپے
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ روپیہ
عام خریداروں سے ۔۔۔ روپے
ششماہی ۔۔۔ روپیہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہار

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے ہمہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۵ فروری سنہ ۱۹۱۵ء روز جمعہ

امرتسر کی میونسپل کمیٹی

قابل توجہ گورنمنٹ

اور

صاحب پریزیڈنٹ

اس میں شک نہیں کہ امرتسر کی میونسپل کمیٹی کی حالت دن بدن بہتر ہوتی جاتی ہے جب سے مسٹر لگ ڈپٹی کمشنر ہو کر امرتسر سدھارے کمیٹی کے پریزیڈنٹ ہوئے ہیں بہت سے کام کمیٹی نے اہل شہر کے آرام و آسائش کے کئے ہیں۔ شاید کئی دکانیں شہر سے باہر کرنے کا تخمینہ صاحب مسٹر لگ کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ آج کل سنہرہ کے بازار کے لئے بڑے بڑے تخمینے ہو رہے ہیں۔ نئیں بارش کا پانی بہہ سکے گا اور اوپر کی اینٹیں وغیرہ کسی

رہتی تھیں جن کی بدبو سے بعض بازاروں میں چلنا پھرنا مشکل ہوتا تھا وہ بھی درست کی جاویں گی۔ کوچوں کا فرش ایسا اعلیٰ اور خوبصورتی لگایا جا رہا ہے کہ کسی بڑے سے بڑے رئیس کے گھر میں بھی شاید ..... ہوگا۔ اس کا سارا خرچ گورنمنٹ نے دیا ہے امید ہے ان سب باتوں کا صحت پر بہت اچھا اثر ہوگا جس کے لئے اہل شہر گورنمنٹ اور میونسپل کمیٹی اور صاحب پریزیڈنٹ کے شکر گزار ہیں۔

مگر بات اس موقع پر قابل ذکر ہے وہ آدھی اور اسی پر ہم گورنمنٹ کی اور پریزیڈنٹ کی توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اہل شہر کی صحت کے لئے سب سے پہلے جو نقطہ ضروری ہوا تھا وہ پانی کا تھا اس کے لئے واٹر ورکس ڈال لگانا تجویز ہوا۔ اہل شہر نے بڑی خوشی سے اس کے متعلق محصول دینا پسند کیا۔ اور باوجود کمی صحت کے اور بغیر اختلاف کے سر پہلے اس پال کو پسند کیا مگر آج جو ہم طور کر رہے ہیں تو جس

غرض (صحت) کے لئے یہ کام جاری ہوا تھا جس پر آج تک ۹ لاکھ روپیہ صرف ہو چکا ہے اس غرض کا پورا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ سب بازار نوٹنکی عام ہیں جہاں سے سستے مشکیں بھر بھر کر باغوں میں چھڑکاؤ کرتے اور نالیاں دھلاتے ہیں۔ مگر کوچوں میں ابھی تک نہیں پہنچے جہاں کے لوگ پانی کو ترستے پیتے ہیں خصوصیت سے استعمال کرنے کو کوچوں میں نلکے لگوانے کیلئے یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ اہل محلہ اپنے خرچ سے لگوا دیں یہ شرط پہلے ہی بہت نقصان دہ تھی اب تو اور بھی سخت مضر ہوگی۔ کیونکہ پختہ فرش جو اب لگ رہا ہے اس کا اکھیڑنا اور ہونا بہت کچھ لاگت چاہتا ہے تاکہ جس کے خوف سے اہل محلہ اپنی لاگت سے نلکا لگوانے کی جرأت نہ کر سکیں گے چونکہ اہل شہر کی صحت میں پانی کو بہت کچھ دخل ہے اس لئے مناسب بلکہ واجب تھا کہ کوچوں میں نلکوں کی تعداد

گلزار احمدی یعنی معارج النبوت کا اردو ترجمہ سلیس بیانی نظم میں واعظان خوش بیان کو نئے مفید ہے قیمت رعایتی سے مینیجر

نرش سے پہلے کرائی جائے جہاں سے علاوہ مفید ہونے کے کمیٹی کو آمدنی بھی ہو جاتی مگر ایسا نہیں کیا گیا جس کا اہل شہر کو بہت خیال ہے جن کو چوں میں ابھی فرش نہیں لگایا گیا اُن میں نکلوں کی تکمیل پہلے کرائی جائے تو ابھی موقع ہے۔ امید ہے صاحب پریزیڈنٹ خصوصیت کے ساتھ اس پر متوجہ ہوں گے۔ مکرچہ میں ڈسٹرکٹ بورڈ کی کمیٹی کا بیان سے لگی چار کر

مذاکرہ علمیہ نمبر ۶

(مورخہ ۱۹ ربیع الاول)

بابت آیت محرمہ

اس بات کا ذکر ضروری نہیں کہ مذاکرات علمیہ متعلق قرآن و حدیث بھی ایک قسم کی تعلیم و تدریس ہے بلکہ الفاظ عرض فائدہ اور یقہ کے مفید تر کیونکہ تدریس میں تو چند مخاطبین کو فائدہ ہوتا ہے اخبار میں ہزاروں کو اور پھر اُن کے سوا آئندہ نسلوں کو بھی اس لئے گذشتہ مذاکروں میں احادیث کی بابت مشورت ہوا اظہار کے معلمین اور واعظین کو متوجہ کیا گیا تھا جن پر اہل علم نے توجہ کر کے قوم کو فائدہ پہنچایا۔ مشورہ جو مذاکرات جاری ہیں اگلی مدت ہوتے کہ لگی ہے بہرحال ہے اہل علم توجہ کر کے جواب دیں۔

نزول آسمانی جو صاحب وقت لگا کر اپنے علم سے ناظرین کو فائدہ پہنچائیں مناسب نہیں کہ مصداق کا تذکرہ بھی اُن پر ڈالا جائے۔ اس لئے جو صاحب اس بوجھ کے تحمل نہ ہو سکیں وہ اطلاع دیا کریں تو اُن کو سوال ڈاک دفتر سے بھیجا جائے گا جو اُن کا حق ہے۔

آج جس آیت کو میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ درج ذیل ہے:۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

(اے نبی علیہ السلام) تو یہ کہہ دے آؤ میں تمہاروں کو جو اللہ نے تم پر حرام کیا ہے وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

(پ ۸ ع ۱)

طاقت سے زیادہ حکم نہیں دیتے اور جب بولو انصاف سے بولو چاہے کوئی اپنا رشتہ دار ہو اور اللہ کے نام کے وعدے پورے کیا کرو۔ یہی بات کا اللہ تمکو حکم دیتا ہے تاکہ تم نصیحت پاؤ۔

یہ آیت توحید اور اخلاق کی جڑ بنیاد ہے ایسی کہ اس کی مثل کسی کتاب میں ملنی مشکل ہے۔ مگر قابل مذاکرہ بات یہ نہیں بلکہ اس آیت کی وہ مشکل قابل تذکرہ ہے جو بلحاظ ترکیب نحوی کے پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے۔

ترکیب نحوی کے بموجب اَلَّا تُشْرِكُوْا مفعول ہے حرم کا اور یہ مرکب ہے بمعنی عدم اشراک کیونکہ اس میں اَنْ مصدریہ داخل ہے کا تُشْرِكُوْا پر اَنْ مصدریہ اپنے مدخول کو ساتھ لیکر مصدری معنی میں ہوتا ہے۔ پس معنے یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر شرک نہ کرنا حرام کیا ہے ظاہر ہے کہ جب شرک نہ کرنا حرام ہوا تو شرک کرنا واجب (یا حکم تفویض الفرض کا لفظ مناسب ہے) کم از کم جائز نہیں۔ حالانکہ یہ عقیدہ کفر ہے۔

نیز اس کے آگے جو مفعول آئے ہیں وہ سب منقلب ہو جائیں گے یعنی حرام کیا ماں باپ احسان کرنا اور اولاد کو نہ مارنا بھی حرام کیا اور فواحش کے نزدیک نہ جانا بھی حرام کیا نفس کو قتل نہ کرنا بھی حرام۔ غرض یہ سب بجائے توحید اور اخلاق کے منقلب ہو کر شرک اور بداخلاقی کے مخزن بن جائینگے (اعاذنا اللہ منہ)

امید ہے اہل علم خصوصاً معلمین ترجمۃ القرآن اس مشکل کو بہت جلد حل فرما دینگے۔

مسلم یونی ورسٹی

میں

علماء دین

اہل حدیث مورخہ ۲۲ جنوری میں جنے ایک نوٹ لکھکر جناب سکرٹری مسلم یونی ورسٹی کو جو آپ کی تکلیف دہی تھی یہ پوچھا تھا کہ دس علماء دین جو یونیورسٹی میں منتخب ہوئے ہیں اُن کو کس نے منتخب کیا ہے اور عالم دین کی تعریف کیا سوچی گئی ہے سکرٹری صاحب نے تو ابھی تک جواب نہیں دیا مگر مصر ہمدرد دہلی مورخہ ۲۶ جنوری کے ایک نوٹ سے ہمکو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہے۔ ہمدرد سے معلوم ہوا کہ مسلم یونی ورسٹی کے کل ممبر ۲۰ ہونگے اُن میں سے ۱۹۰ مختلف طبقوں (زمینداروں) جاگیرداروں، گریجوایٹوں اور ڈیٹروں (وغیرہ) کے قائم مقام ہونگے اور دس طبقہ علماء کے قائم مقام۔ سب طبقوں کا انتخاب اس طرح رکھا گیا ہے کہ ایک تاریخ مقرر تھی اُس تاریخ تک اُس طبقے کے جس فرد نے اپنا نام لکھایا اُسکو رائے دہندہ سمجھا گیا۔ اُس تاریخ کے بعد اُن رائے دہندوں کی ساری فہرست مکمل کر کے سب کے پاس بھیجی

کہ ان میں سے اتنے ممبروں کی (جتنے نامزد کرنے ہوں) بابت رائے دیں۔ ہمارے ہندوستان کی کثرت رائے سے اُس طبقہ کا انتخاب ہو گیا۔ مثلاً ایڈیٹران اسلامی اخبارات کے دل نام مقام نامزد کئے ہیں اور رائے دہندہ سو اخبار بھیجتے ہیں تو ان سب کے پاس وہ فہرست بھیجکر درخواست کی گئی تھی کہ جن دس منتخب کریں ان دس پر کثرت ہوئی وہ منتخب ہو گئے۔ اسی طرح ہر طبقے سے برتاؤ کیا گیا مگر علماء دین ایسی بیکار چیز ہوں اور نظام الطبقات بالکل محض دنیاوی شعار جماعت ہے کہ ان کا انتخاب اُن کے ہاتھ میں نہیں دیا گیا بلکہ اُن کو وہ ایک طبقے سمجھ منتخب کریں جو اُن کے طبقے کے نہیں ہیں۔

اس لئے سارے پنجاب سے ایک بھی عالم جو باقاعدہ علوم دینیہ سے واقف ہو نہیں منتخب ہو سکا علماء کے لئے کس قدر غور کا مقام ہے کہ قومی اور مذہبی جلسے ہوں جلسوں میں جوش دلا کر چندے کرانے کا کام ہو نئے نویسی ہو حلال حرام کی تمیز کا سوال ہو وہاں تک کہ کسی عبدالحمید جیسے سلطان کو تخت سے معزول کر کے دوسرے کو بٹھانا ہو تو اسی بیکار جماعت سے فتوے لیا جائے مگر مسلم یونی ورسٹی میں اُن کے سامنے دس ہر ہوں تو اُن کا انتخاب ہو اُن کے سپرد ہو۔ یا للعجب و ضیعۃ الادب حالانکہ ہم دیکھتے ہیں "علماء دین" کا منصب دوسروں کی نسبت دائمی اور مستقل ہے کیونکہ یہ مسکن ہے ایک دعویٰ۔ اور آج بہت سے دین کا مالک ہے تو چند دنوں میں تلاکت زدہ ہو جاتے۔ آج ایک جاگیردار ہے تو کل کو نہ رہے آج ایک اخبار کا ایڈیٹر ہے تو کل کو نہ رہے آج نیابت کی ہے تو کل کو کسی جنگی یا یونی ورسٹی اس کی سند ضبط کر لے۔ یہ سب کچھ ممکن ہے بلکہ ہو رہا ہے مگر علماء دین کا منصب ان سب آفات سے بالاتر ہے تاہم ان کے ساتھ تو یہ برتاؤ کیا گیا ہے اور اُن کے ساتھ وہ۔ واللہ۔

ممکن ہے کسی دل میں وسوسہ گزرے کہ ایسے آرٹیکل دہ دیوں ہیں۔ ایک تو یہ کہ علماء دین کی کوئی تمیز نہیں کون ہے۔ دوم یہ کہ علماء میں باہمی پھوٹ اتنی ہے کہ ایک دوسرے کو چاہتا نہیں۔ تو اندرونی باتوں کا جواب آسان ہے۔ عالم دین کی تعریف سب جانتے ہیں۔ ہم بھی بتلائے دیتے ہیں جو اس قسم کی مجالس میں کام آسکتی ہے گو عالم دین کی اصل تعریف یہ ہے کہ وہ علوم عربیہ کے ذریعہ براہ راست علوم دینیہ سے واقف ہو مگر مجلسی فیصلے کے لئے یہ کافی ہے کہ کسی کے پاس کسی مستند دینی مدرسہ کی یا سرکاری عربی امتحان کی اعلیٰ سند ہو۔ ایسا آدمی علماء کے لئے رائے دے سکتا ہے اور ایسا آدمی علماء کا قائم مقام ہو کر مسلم یونیورسٹی میں علوم عربیہ کی بابت اظہار رائے ہو سکتا ہے یہ علماء کا انتخاب سوچ چند روز پہلے تو ہم اس کا ذکر کرتے تھے کہ علماء میں سب سے زیادہ اختلاف و شقاق ہے لیکن اب نہیں کیونکہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر طبقے میں خصوصاً ایڈیٹروں اور گریجوایٹوں کے طبقے میں ان سے بھی زیادہ شقاق و نفاق ہے ؎

مخالفت بیت کہ از پر دو بروں افتد زانر
ورخدر مجلسِ رندان خبر نیست کہ نیست

تو پھر کیا اس اختلاف سے ڈر کر ان طبقوں کو حق رائے سے محروم کیا گیا گیا؟

تعجب ہے کہ معاصر متدرہ کو سید فضل الحسن صاحب بی اے کے عدم انتخاب پر (جس کا ہمیں بھی رنج ہے) بار بار سخت سے سخت مضامین لکھنے پڑے مگر علماء کے انتخاب کی بنیادی غلطی پر کچھ نہ لکھا افسوس انا للہ۔

کیا ان حالات کے سوچنے والے کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے علماء سے محبت یا عقیدت ہے؟

(بشائر)

اخیر میں ہم منتخب شدہ علماء صاحبان سے امید کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ بزور اس غلطی کی اصلاح کرا دینگے اور اگر انہوں نے بھی توجہ نہ کی تو کہا جائے گا ؎

از ما بست کہ بر ماست

تقابل ثلاثہ - توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ

قیمت عدد ۲ عصر ۱۲ ملک

(بیاض)

قادیانی مشن

اٹلی میں صداقت مرزا

گذشتہ ہفتے اٹلی میں تخت زلزلہ آیا جس سے ہزاروں آدمی ہلاک اور تباہ ہوئے خدا جانے کن اسباب سے آیا اور مصلحت خداوندی کیا تھی مگر ہمیں خیال ہوا کہ آج ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی ہوتے تو اس موقع سے اپنا فائدہ نکالتے ہم یہی خیال میں تھے کہ مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں سے ایک نے ہمارا خیال سچ کر دیا۔ دونوں نے بالاتفاق شائع کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے پہلے ہی سے کہدیا تھا:۔

دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔

اب جو آنکھ رکھتا ہے دیکھے اور جو دل رکھتا ہے غور کرے اور جو دماغ رکھتا ہے سوچے۔

اور معلوم کرے کہ کس طرح خدا کے قدوس اپنے فرستادہ (مرزا) کی صداقت ظاہر کر رہا ہے (ریویو قادیان جنوری)

اہل حدیث - کہیں صاف پیشگوئی ہے کہ زلزلے آویں گے اور قیامت کا نمونہ ہوگا۔ کوئی پوچھے کہ آپ ہی ہیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کی اس قسم کی پیشگوئیوں پر ہنسی اڑاتے تھے کہ یہ کیا پیشگوئی ہے کہ زلزلے آئینگے یہ ہوگا وہ ہوگا۔ آپ کی یہ پیشگوئی ہی تو آسمانی قوم کی ہے جس میں نہ تعیین زمان ہے نہ تعیین مکان۔ بلکہ بالکل اس شعر کی مصداق ؎

ہمکو محو یار کر دے وصل سے او شوخ مزاج
بات دو کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

ہم حیران ہیں اگر مرزا صاحب کی قوت روحانی ایسی تھی کہ اٹلی کا زلزلہ بھی اُن کی قوت قدسیہ سے نہ بچ سکا تو جو امور اُنہوں نے ذات خاص کیلئے معیار صداقت قرار دیئے تھے اُن میں کیوں غلطی

ہوئی۔ کیا وہ واقعات لوگوں کو یاد نہیں بھولے ہوں تو ہم بتلاتے ہیں:۔

آسمان منکوحہ حدکلاح میں آئینگی ڈاکٹر عبدالحکیم خان ہم سے پہلے مریگے۔ ثناء اللہ اور مرزا میں دتا بارکی روایتی ہے جو پہلے مریگا وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ اسی لئے تو کہا جاتا ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
بلہرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

بقیہ اثبات سنیت رفع الیدین

(۱) آثار متعلقہ عدم رفع

(۱) مؤطا امام محمد میں ہے:۔

عن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہ ان علی ابن ابی طالب کا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ

عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ حضرت علی بکبیر اولے کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے۔

(۲) کتاب مذکور میں ہے:۔

عن عبدالعزیز بن حکیم قال رأیت ابن عمر کا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ

عبدالعزیز بن حکیم حاکی ہیں کہ میں نے ابن عمر کو تکبیر اولے کرتے وقت ہی رفع یدین کرتے دیکھا

(۳) امام طحاوی سے منقول ہے:۔

عن جاھد قال صلیت خلف ابن عمر فلا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ

مجاہد سے روایت ہے میں نے ابن عمر کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے تکبیر اولے کے وقت ہی رفع یدین کی۔

(۴) نصر بن الخلیل میں ہے:۔

روی عن اسود انہ قال رأیت عمر بن الخطاب کا یرفع یدیہ الا فی تکبیرۃ الاولیٰ۔

اسود سے مروی ہے کہ انہوں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ سوائے تکبیر اولے کے اور پھر آپ نے رفع یدین نہ کیا۔

(۵) کتاب مذکور میں ہے:۔

عن ابن عباس ان العشرۃ المبشرۃ کانوا یرفعون ایدیھم الا عند الافتتاح۔

ابن عباس ناقل ہیں کہ عشرہ مبشرہ نماز شروع کرتے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے اور بس۔

(۶) کتاب مذکور میں ہے:۔

عن ابن عباس موقوفا کا یرفع الا یدی الا فی سبعۃ مواطن التکبیرۃ الاولیٰ واستقبال القبلۃ والموقف بعرفات والمزدلفۃ والصفا والمروۃ

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں (۱) تکبیر اولیٰ کے وقت (۲) قبلہ کا دیکھنا (۳) مزدلفہ میں (۴) وقوف کے پاس (۵) منا میں (۶) مروہ اور (۷) صفا پر۔

ہر اثر یعنی مرفوع حدیث (قول فعل صحابی) کے متعلق اصول حدیث کا یہ عام مسئلہ کہ وہ دلائل حجت کے نہیں۔ پس جو ۶ آثار اس بارہ میں آئے ہیں۔ اُن سب کا یہی ایک جواب ہے مگر ناظرین شائد اس پر ملول نہوں اس لئے کچھ اور لکھنا پڑا۔ لہذا ہم سلسلہ وار سب کا تنقید کرتے ہیں لیکن نہایت اختصار کے ساتھ کیونکہ مضمون بہت طویل ہوگیا ہے۔

(ا) مسک الختام میں ہے:۔

اس روایت میں عاصم بن کلیب ہے جسکی تضعیف بہت سے محدثین نے کی ہے اور علی بن مدینی نے کہا جب عاصم بن کلیب کسی روایت میں متفرد ہو تو اُس کی روایت قابل احتجاج نہیں (نیل الفرقدین) اور ابن معین نے بھی اُس کی تضعیف کرکے کہا ہے کہ اس کی روایت میں شک ہے۔

(ب) ناظرین اگر آثار متعلقہ رفع جنکو ہم اوپر درج کر آئے ہیں ملاحظہ فرمائینگے تو اُن پر واضح ہوگا کہ احادیث صحیحہ نص صریح جو ابوداؤد۔ ترمذی۔ بخاری اور حاکم کی روایت سے ہیں اور جو مرفوع ہیں ہیں حضرت علی رفع کے راوی ہیں۔ پس اثر زیر تنقید ایک صحیح مرفوع حدیث کا مقابلہ نہیں کرسکتا خصوصاً جبکہ اُس اثر کے ضعف کی وجہ بھی بیان کردی گئی ہو۔

(ج) و (د) کے کئی جواب ہیں۔ اوّلاً یہ کہ ہم اُن طرق سے عبداللہ بن عمر سے صحیح مرفوع حدیثیں اوپر نقل کر آئے ہیں جن سے رفع ثابت ہوتا ہے۔ پس احادیث صحیحہ ہوتے ہوئے موقوف حدیث کوئی چیز نہیں۔ ثانیاً جزء رفع یدین میں عبداللہ بن عمر سے وکلاء سے رفع کے ثبوت میں آثار موجود ہیں اور وہ بھی سالم اور نافع سے جو عبداللہ بن عمر کے بیٹے اور مولےٰ ہیں یعنی جن کو عبداللہ بن عمر نے اعمال و افعال سے بوجہ رات دن کی صحبت کے جو بہت کسی اور غیر کے زیادہ واقفیت ہونی چاہیے خاص اور مجاہد (جو یہاں عدم رفع کے راوی ہیں اور جن کو امام طحاوی نے عدم رفع کا راوی کہا ہے) خود رفع کے راوی ہیں اور اُن کو رفع کا راوی امام بخاری اور ترمذی نے بتلایا ہے۔ پھر ناظرین امام بخاری اور ترمذی کی روایت کشی کا مقابلہ امام طحاوی سے خود کرسکتے ہیں۔ رابعاً جزء رفع یدین میں امام بخاری نے فرمایا ہے کہ جب دو راوی کسی محدث سے کوئی حدیث روایت کریں اور ایک کہے میں نے اُن کو کرتے دیکھا اور دوسرا کہے میں نے نہیں دیکھا تو جسنے کہا میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اُس نے کیا وہ شاہد ہے اور جس نے کہا کہ نہیں دیکھا وہ شاہد نہیں کیونکہ اُس نے فعل کو یاد نہ رکھا۔ لہذا اس اصول کے موافق سالم اور نافع والی مرفوع اور موقوف احادیث شاہد ہوئیں اور مجاہد اور عبدالعزیز بن حکیم والی موقوف احادیث شاہد ہوئیں لہذا عمل شاہد یعنی احادیث اوّل پر ہوگا۔ خامساً بخاری نے کہا اہل علم سے روایت ہے کہ یہ حدیث ابن عمر سے محفوظ نہیں ہے اور اس میں سہو ہوگیا ہے نیز یہ کہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ حدیث مجاہد والی وہم ہے اور اُس کی کچھ اصل نہیں۔ سادساً جزء رفع الیدین میں نافع سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر جب کسی شخص کو عند الرکوع و بعد الرکوع رفع یدین کرتے دیکھتے تو اُس کو کنکریاں پھینک کر مارتے۔ پس یہ

کیونکر ممکن ہے کہ دوسرے کو رفع یدین نہ کرنے پر کنکریاں ماریں۔ اور خود رفع یدین نہ کریں۔ تاسعاً مسک الختام میں ہے کہ جابر کی سند میں ایک راوی ابوبکر بن عیاش ہے اور وہ سیئ الحفظ ہے لہذا ضعیف ہے اور اس کی روایت تابع اور سالم کی معارض ہے اور یہ دثبت ہیں اور مجاہد ثانی اور ثبت مقدم ہوتا ہے۔ ثامناً اگر ثابت بھی ہو جائے کہ عبداللہ بن عمر نے رفع یدین ترک کردی تھی تب بھی کوئی ہرج نہیں اس وجہ سے کہ اس کا کبھی کبھی ترک کرنا ہی ضروری تھا تاکہ لوگوں کو اس کا سنت غیر مؤکدہ ہونے کا علم ہو جائے اور اُس کو واجب نہ سمجھیں۔ اور یہ معنی ہمارے مدعا کے مؤید ہے۔

(۳) رفع کی حدیث ۱۲ میں حضرت عمر سے مرفوع حدیث مرفوع کے متعلق نقل کی گئی ہے۔ اور ترمذی نے بھی حضرت عمر کو راویان رفع میں شمار کیا ہے۔ لہذا اسود کی روایت (جو حسب قول حاکم) شاذ ہے اخبار صحیحہ کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اور وہ اخبار صحیحہ یہ ہے جس کو مدار روایت کیا ہے طاؤس نے کیسان سے اُن کو روایت ہے ابن عمر سے وہ حضرت عمر سے کہ حضرت عمر رکوع میں اور بعد رکوع کے رفع یدین کرتے تھے۔

(۵) و (۶) حضرت ابن عباس سے دو مرفوع صحیح احادیث رفع کی مروی ہیں (ملاحظہ ہو احادیث رفع ۱۹ و ۲۳) اور ترمذی اور بخاری نے اُنکو قائلین رفع میں شمار کیا ہے اور جہاں ہم نے رفع کے متعلق آثار صحابہ نقل کئے ہیں وہاں ہمنے چار آثار ایسے لکھے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ ابن عباس رفع یدین کرتے تھے۔ پس مرفوع صحیح حدیث کا معارضہ اور مقابلہ موقوف حدیث نہیں کرسکتی۔ اور نہ وہ قابل حجت ہے نیز یہ کہ آثار متعلقہ رفع شاہد ہیں اور آثار عدم رفع شاہد نہیں۔ پس شاہد پر عمل ہوگا۔ اور ہم اوپر نقل کر آئے ہیں کہ عشرہ مبشرہ قائلین اور عاملین رفع تھے۔

ناظرین سے ہم معافی مانگتے ہیں کہ مضمون بہت طویل ہوگیا ہے مگر چونکہ یہ سئلہ تطویل طلب تھا اس لئے ایسا کیا گیا۔ انشاء اللہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔

ناظرین مطمئن رہیں + ۵

خفا مجھ سے ہو تو جھوٹ جاناں تیرے قدموں پر
کروں کیا میں کہ تجھ پر دل مرا ایمان لوٹے ہے

(الراقم الحاجر عبدالصمد انصاری جمدرآبادوکن)

سوامی دیانندجی کی فلاسفی

از مولوی حکیم محمد انصاری صاحب ایڈیٹر یوریا منیع گورکھپور

(۱) دنیا معلول اور بازوال ہے (ستیارتھ ۱۴ صفحہ ۲۹۱ و ۱۴ صفحہ ۵۹۱ و صفحہ ۵۹۲ وغیرہ) اور معلول کو ازلی نہیں مان سکتے (ستیارتھ ۱۴ صفحہ ۲۸۳ و ۱۴ صفحہ ۵۹۲) لیکن دنیا ازلی ہے۔ (بھومکا صفحہ ۱۳ و ستیارتھ ۱۴ صفحہ ۳۹۵)

(۲) دنیا کا علت کارن (یعنی علت فاعلی) پرمیشور ہے اور علت مادی مادہ (ستیارتھ ۱۴ صفحہ ۲۰۱ و ۱۴ صفحہ ۲۷۵ و ۱۴ صفحہ ۵۹۲) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۳) دنیا کی علت مادی پرکرتی ہے پرکرتو (یعنے ذرات عالم) ہیں (ستیارتھ ۱۴ صفحہ ۲۷۳) اور علت معلول سے پہلے ہوتی ہے (ستیارتھ ۱۴ صفحہ ۲۸۱) معلول یعنی دنیا باوجود پہلے ہونے کے ازلی ہے۔

(۴) پرمیشور دنیا کا فاعل اپنی بنانے والا اور دنیا مفعول یعنی بنائی ہوئی ہے (ستیارتھ ۱۴ صفحہ ۲۸۲ و ۱۴ صفحہ ۵۹۲) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۵) پرمیشور خالق کل و صانع کل ہے (بھومکا صفحہ ۲۴ و صفحہ ۳۴) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۶) جس کی ابتدا یعنی صدہوتی ہے اُس کے تمام متعلقات بھی ابتدا والے ہوتے ہیں (ستیارتھ ۱۴ صفحہ ۵۹۲) دنیا باوجودیکہ محدود ہے لیکن پھر بھی اتنے عرصہ سے (کروڑوں سے ملکر بنے ہوئے اجسام اور دنیاؤں کو

* اس تحریر میں بھومکا سے مراد گوپالدی بھاشیہ بھومکا ہے

غیر فانی سمجھنا جہالت کا پہلا جزو ہے (بھومکا صفحہ ۱۳) لیکن پھر بھی دنیا ازلی یعنی غیر فانی ہے۔

(۷) ہر وہ شئے جو پیش علیم ہے (ستیارتھ ۱۴ صفحہ ۳۰۰ و ۱۴ صفحہ ۵۹۱) اور علیم کل ہے (بھومکا صفحہ ۱۳) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۸) جہان میں جس قدر اشیاء پیدا ہوتی ہیں وہ سب اتصال سے پیدا ہوتی ہیں اور جو اتصال سے پیدا ہوتا ہے وہ ازلی و ابدی کبھی نہیں ہو سکتا۔ (ستیارتھ ۱۴ صفحہ ۵۵۵) لیکن دنیا باوجود دوسروں کے اتصال سے پیدا ہونے کے بھی (دیکھو ستیارتھ ۱۴ صفحہ ۵۵۵) ازلی ہے۔

(۹) یہ عالم کثیف ہے جس میں خاص صنعت و کمالی ہے یعنی ہر ایک ستیارتھ ازلی کبھی نہیں ہو سکتا (ستیارتھ ۱۴ صفحہ ۵۹۱) لیکن دنیا باوجود کثیف ہونے اور خاص صنعت کے ساتھ وکمالی چیز کے بھی ازلی ہے۔

(۱۰) اگر معلول دنیا کو دوامی مانوگے تو اُس کی علت کوئی نہیں ہوگی بلکہ علت اور معلولی دونوں وہی ہو جاوینگی۔ اگر ایسا کہوگے تو اپنا معلول اور علت آپ ہی ہوئے کے باعث ایسوا ایہ آشریہ دوشہ * (بھومکا صفحہ ۱۳) لازم آئیگا۔

(۱۱) اگر معلول دنیا کو دوامی مانوگے تو اُس کی علت کوئی نہیں ہوگی بلکہ علت اور معلولی دونوں وہی ہو جاوینگی۔ اگر ایسا کہوگے تو اپنا معلول اور علت آپ ہی ہوئے کے باعث ایسوا ایہ آشریہ دوشہ * (بھومکا صفحہ ۱۳) لازم آئیگا۔

* دوشہ سلسل باطل ہے (ستیارتھ ۱۴ صفحہ ۵۹۱ و ۱۴ صفحہ ۵۹۲) لیکن دنیا کو ازلی ثابت کرنے کے لئے عیب (بھومکا صفحہ ۱۳ و ستیارتھ ۱۴ صفحہ ۲۹۵)

جدید صلاحیت سرائے فقیر محمد / علمی

ابتدا نہیں (ستیارتھ ص۲۹۵ ح۳۴)

(۱۵) انفصال کی ابتدا موجود ہوتی ہے (ستیارتھ ص۲۹۵ ح۳۴) اور دنیا کی پیدائش نروں کے انفصال سے ہے (بھومکا ص۵۹ وحدہ۱۹) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۶) ابتدائی دنیا میں انسانی پیدائش جوانی کے عمر میں ہوئی (ستیارتھ ص۲۹۵ ح۳۴) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۷) جوڑ انفصال سے بنتی ہے وہ انفصال سے پیشتر نہیں ہوتی اور انفصال کے آخر میں بھی نہیں رہتی (ستیارتھ ص۲۹۵ ح۳۴) دنیا باوجودیکہ زروں کے انفصال سے بنتی ہے اور انفصال کے آخیر تک دنیا پرلی میں نہیں رہتی ہے لیکن پھر بھی دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۸) ابتدائی دنیا سے لیکر بھارت کی جنگ تک (دیاپر، کار کے زمین پر راج رہ چکا ہے۔ (ستیارتھ ص۲۹۵ ح۳۴) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں

(۱۹) آدی سرشٹی (یعنی ابتدائی دنیا) میں ایشور نے بہت سے انسان۔ حیوان اور کھیر وغیرہ کئے (پرکیش منجری ص۵۹) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۲۰) دنیا کا بنانے والا سوائے پرمیشور کے کوئی دوسرا نہیں (بھومکا ص۵۹) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں ہے۔

آریہ دوستو! اتھارے نزدیک جس چیز کی ابتدا ہے اس کی انتہا بھی ضرور ہے اسلئے دنیا انادی یعنی ازلی نہیں ہو سکتی ص۵۵

دوم

(۱) پرمیشور مجسم نہیں لیکن پرکرتی سے لیکر زمین تک تمام کائنات اس غیر متناہی قدرت والی الشیور کے ایک پہلو میں قائم ہے (بیکر وید ادھیائے ۱۳ مندرجہ بھومکا ص۵۵)

(۲) پرمیشور مجسم نہیں لیکن جس طرح گورکے پھل تندرکے پیدا ہو کر اسی میں رہتے اور فنا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح پرمیشور کے اندر تمام جہاں کی حالت ہے (ستیارتھ پہلے حصہ ۲۲)

(۳) پرمیشور مجسم نہیں لیکن بھروسہ دیا دھیائے ۱۳ مندرجہ بھومکا کی فصل ۸ میں پرمیشور کی نامبھی اور سر وغیرہ کا ہونا مسلم ہے۔

(۴) پرمیشور مجسم نہیں لیکن بھروسہ دیا دھیائے ۱۳ مندرجہ بھومکا میں برہمن کا اس کے منہ سے اور کشتری کا بازو سے اور ویش کا ران سے اور شودر کا پاؤں سے پیدا ہونا بتاویل رگیک مسلم ہے۔

(۵) پرمیشور مجسم نہیں لیکن پرمیشور اور جیو کے درمیان باہم محیط اور محاط کا تعلق (ضرور) ہے (ستیارتھ پہلے حصہ ص۲۳۵)

(۶) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یہ تمام عالم محاط ور محدود اس محیط کل پرمیشور کے ذات میں قائم ہے (بیرو کا ص۱۵۱)

(۷) پرمیشور مجسم نہیں لیکن آکاش کی طرح پھیلا ہوا ہے اور سب کائنات اس کے اندر گھسی ہوئی ہے اور سب کے اندر سمایا ہوا ہے اور محیط کل بھی ہے (ستیارتھ ص۲۷ و بھومکا ص۲۰)

(۸) پرمیشور مجسم نہیں لیکن آکاش سے بڑا (ضرور) ہے (بھومکا ص۲)

(۹) پرمیشور مجسم نہیں لیکن عورتوں کے رحم (یعنی بچہ دان) کے اندر رہتا ہے (ستیارتھ ص۲۹۵ ح۳۴)

(۱۰) پرمیشور مجسم نہیں لیکن مکت جیو (یعنی نجات یافتہ روح) غیر متناہی محیط کل پرمیشور (یعنی خدا) کے اندر اپنی خوشی کے موافق گھومتا ہے (ستیارتھ ص۲۳۵)

(۱۱) پرمیشور مجسم نہیں لیکن سب کے اندر و باہر موجود ہے (بھومکا ص۲)

(۱۲) پرمیشور مجسم نہیں لیکن پرمیشور اور جیو کے درمیان باپ بیٹے وغیرہ کا رشتہ (بھائیوں کو قول کے مطابق) بالضرور ہے (ستیارتھ ص۲۳۵)

خواجات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ دیکھ پرمیشور ایک جسمانی شخص ہے جس کے ایک پہلو میں تمام جہان قائم ہے اور گورکے مانند اس کے اندر تمام مخلوقات سکونت پذیر ہے۔

* ستیارتھ ص۲۲

ص۵ دنیا اور سلسلہ دو الگ الگ ہیں۔ آریہ دنیا کو ازلی نہیں کہتے سلسلہ دنیا کو ازلی کہتے ہیں امید ہے مولوی صاحب آئندہ کو سلسلہ دنیا کے بطلان پر کمر اٹھائینگے (اڈیٹر)

ہم جہاں عورتوں کے بیچ دان میں بھی وہ رہتا ہے اور پرمیشور اور جیوں کے درمیان باپ بیٹے وغیرہ کا رشتہ بھی آتا ہے اور خلوقات بیدگ پرمیشور میں اور ویدک پرمیشور خلوقات میں ایسی دونوں ایک دوسرے کے اندر سمائے ہوئے ہیں اور بالفظ دیگر پرمیشور خاط، مشروف اور مورد ہے اور کائنات بسیط اور اس کا ظروف یا اس کا عکس دونوں صورتیں جسمیت کو لازم ہیں۔ بہرحال مسٹر امرکو سوامی جی اپنے دعووں میں اپنا سند آپ لکھ چکے ہیں اس کی بابت غیر مذہب والوں پر اعتراض کرنا تین حالت سے خالی نہیں یا بددیانتی یا آپ دوستوں کو تھوڑی دیر کے لئے خوش کرنا یا ناطقہ بنا شدہ والا مضمون ہے۔ فی الجملہ اگر اس کا کوئی معقول جواب ہو تو آپ دوست اس کو ستیارتھ ص۲۹۵ کے حاشیہ پر بخط جلی درج کر کے ڈبل شکریہ حاصل کریں۔

ض۔ظہ پر انعام

واضح ہو کہ حرف ضاد کی آواز مشابہ ظاہ کے ہے جیسا اکثر کتب قرأت میں مذکور ہے لیکن اداکرنا ض کا سوائے قاعدہ مقررہ کے بہت مشکل ہے ہر کسی سے ادا نہیں ہوتا خصوصاً عجمی تو ہرگز ادا نہیں کر سکتے اس لئے اس کو لگاتار کرشتابہ آواز والی ہموار کے پڑھنے لگے ہیں جیسے الضالین کی جگہ الدالین کیونکہ جس طرح اکثر اور حرفوں کا تلفظ بگڑ گیا ہے اسی طرح ض کا تلفظ بھی غلط ہو گیا ہے اور جن ملکوں میں ڈ۔ ز۔ ظ۔ ض میں سے کوئی حرف بھی نہیں ہے جیسے ملک ہندوستان ایسی جگہ ان چاروں حرفوں کو ہمزہ کی آواز میں ادا نہیں کرتے بلکہ سب کے سب دال ہموار کی صورت میں پڑھتے ہیں مثال کے طور پر جدید املا کا لکھا ہوا ہوں ؎

مستاد۔ استاد۔ کاغذ کاگذ۔ زرد۔ دیرینہ زیرہ۔ زیلہ۔ زہود۔ یہود۔ داین یقوب۔ زیبل۔ دیبل گزری۔ گذری۔ گئے گذرے۔ گئے گذرے۔ غازہ گذارہ۔ غازی۔ گادی یا گدی۔ دراز گر۔ دنداز گر۔

نظام پور۔ نظام پور جس طرح یہ الفاظ بدل گئے ہیں اسی طرح ض بھی بدل گیا ہے مگر اب بہت لوگ کہتے ہیں دواد (ض) ہی صحیح ہے اور عناد مشابہ ظلم فارس والوں نے بنالیا ہے۔ احقر کی رائے یہ ہے کہ جو صاحب ہمیشہ دوسرے کرتے ہیں وہ براہ مہربانی اتحاد اور بناہ بین کر تمام مسجدوں سے کسی تاریخ سے دواد کا قاعدہ لے لیا ہے، جو صاحب اس کو تبلائیں اور کسی کتاب کے حوالہ سے ثابت کر دیں اُن کو مبلغ دس روپیہ (ص۵۰) بطور نذرانہ کے دونگا اور بندہ اس میں زبانی جمع خرچ کرنا نہیں چاہتا بلکہ جو صاحب اس کا اہتمام کریں وہ پیشتر ایک سٹامپ پر اقرار نامہ کتبرین کے ہاتھ سے لکھوا لیں۔ اور اگر ثابت نہ کر سکیں تو دواد پڑھنا چھوڑ دیں۔

حافظ محمد عظیم زار ساکن وزیر پور ضلع بلند شہر

کانفرنس۔ اخبار اور جماعت اہلحدیث

فیض آباد اور سیالکوٹ ؎

بلبل ہیں کہ خانہ گل بشو دبس ہست

اس مدرج کے مصداق میں بندہ نالائق الداعی جماعت ہذا نے میری اس کامل محبت کا لحاظ فرمایا جو مجھے مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے ہے۔ اس لئے فیصلہ یہ ہوں اب تک انجمن اہلحدیث قائم نہ ہونے کے ملزم ہیں اور مشتبہ ہوں کو چھوڑ کر سیالکوٹ ہی کو تحریک فرمایا۔ دوسری وجہ یہ کہ میں جس قدر سیالکوٹ کو محبت کرتا ہوں اسی قدر وہ مولانا سیالکوٹی کو محبت کرتے ہیں اس لئے آدمیوں نے صاحب کو طعنہ دیتے ہوئے کہ آپ محبوب کی شکایت ضروری سمجھی۔

خیر صاحب! فیض آباد کی یہ حالت ہے کہ یہاں صرف دو اہلحدیث تو شہر میں ہیں اور دو اُن ہم قبیل مضافات کے اہلحدیث کو بھی اگر شامل کر لیا جائے تو سو ڈیڑھ سو ہوتے۔

اگر بلاوا سے مولوی فخر الحسن صاحب اور ابو وصیا سے مولوی زبیر الدین و حاجی محمد اسماعیل صاحبان تشریف لے جاتے تو جلسہ نعیم الدین رہتے اور سے منشی عبد الغنی صاحب بھی کھڑے ہو جاویں تو بھی خاصی انجمن ہو جاتی پھر بانی بھی ہو گیا خلوط بھی بھیجے مگر ؎

کون سنتا ہے فغان درویش

قہر درویش بجان درویش

یہ تو یہاں کا حال ہوا۔ اب سیالکوٹ کا حال مولانا سیالکوٹی لکھیں کہ آکر مولانا غربت سری کا ملعن بالکل رفع ہو جائے۔ اور نہ صرف سیالکوٹ سے مولانا ابراہیم صاحب ہی توجہ فرماویں بلکہ ہر مقام سے جہاں اہلحدیث ہوں اور انجمن اہلحدیث نہ ہو وہاں کے احباب خود متوجہ ہوں۔

مثلاً کانپور سے احباب خود توجہ فرماویں وہاں کی کشتی کے ناخدا ہمارے پرانے مہربان مولوی عبد الوہاب صاحب فرماویں کہ وہاں کیوں نہیں انجمن اہلحدیث قائم ہوتی۔ لکھنؤ کے حضرات بھی آنکھ کھڑے ہوں۔ اور ہاں جناب اعظم گڈھ و سنوضلع اعظم گڈھ والے بزرگان دین بھی توجہ فرماویں کیونکہ ان کا پرجوش اہلحدیث ہونا مجھے مسلّم ہے۔

اور بھنگر اور خصوصاً تمام اضلاع کا صدر مقام رحیم آباد جس میں ہمارے حضرت مولانا و مقتدانا جناب حافظ محمد عبد العزیز صاحب ادام اللہ برکاتہ ایسے بزرگ ہیں اُس میں تو سب سے پہلے انجمن اہلحدیث ہونی چاہئے باتیوں کا ذکر آئندہ کبھی نہ کبھی کرونگا۔ انشاء اللہ

کانفرنس اور اخبار کا تعلق

اب دور سری گزارش یہ ہے کہ اخبار کانفرنس ہو کر بھی ماتحت کانفرنس ہے اس کے بہتے میں کبھی ایسا نہ کہے تھے کہ اس کے اڈیٹر صاحب اس بات کو مفید ہیں کہ جہاں سے اُن کو شرکت جلسہ کا حکم پہنچے وہاں وہ فوراً حاضر ہوں۔ ایسا حکم دینا گویا دیدہ و دانستہ اپنے اخبار کو جند کر دینے کا حکم دینا ہے لہٰذا اڈیٹر صاحب نے جو کچھ اس کے متعلق فرمایا صحیح تو ہے مگر خواہ مخواہ ضرور ہے اس کے ذکر کی یہاں ضرورت ہی کیا تھی۔ بہل ضرورت اس کی تھی کہ انجمنوں اور کانفرنس کو اپنے آرگن سے کیا تعلق ہونا چاہئے اور اس کے معنے یہ تھے کہ انجمنیں اور کانفرنس اپنے

ص۵ گز۔ ص۵ کنارہ ہے ص۵ غازی آباد۔ گادی نگر۔ غازی پاڑہ۔ گدی پاڑہ۔

اخبار کی اشاعت اور ترقی کے لئے اپنے مقاصد اور اغراض اور قواعد ضوابط اور آمدنی میں کسی کا رستا ذکر کھنی ہیں اس کو تو آپ نے چھوا بھی نہیں اور ایک غیر متعلق بات کو لے بیٹھے جس کا گو مجھ سے اور مجھ جیسے دیگر عشاق سے تعلق صحیح ہے مگر اسکے ذکر کا یہ موقع تھا۔ امید ہے ہر صرف اڈیٹر اہلحدیث بلکہ جملہ اراکین مجلس شورے اور اراکین انجمن ہائے ماتحت اس گزارش کا غور سے جواب دینگے۔

باقی آئندہ (شمس محمدی)

ایڈیٹر۔ آپ کے اس سوال کا جواب بہت دفعہ اہلحدیث میں دیا گیا ہے اور کانفرنس کی مجلس منتظمہ کی ایک میٹنگ میں بھی یہ طے ہوا تھا کہ مقامی انجمن ہر ایک ضلع کو کانفرنس کی مجلس منتظمہ کے لئے منتخب کرکے اسکے اطلاع دیا کرے گی۔ ایسے وکیل کی تبدیلی بھی بھی مقامی انجمن کے اختیار میں ہے۔ باقی ہمیں انجمن کانفرنس کے عام ممبران میں سے ہونگے جو حقوق عام ممبران کے ہونگے وہی ان کے ہونگے غرض من تو شدم تو من شدی کا پورا جلوہ ہوگا۔

بقیہ تواریخ و جغرافیہ

اس کتاب کے بعض مضمون انگریز مؤرخ کی تواریخ کے بھی خلاف ہونگے کیونکہ ان کا مدار تاریخ یونان اور تاریخ یونان ہے ممکن ہے کہ ان مورخوں نے اس زمانے کے وہ حالات لکھے ہوں کہ جو ان کے پیش نظر تھے اور وہ غیر قوموں کے ہوں۔ اور ویدوالوں کے بیان اور میری کتاب کو خصوصیت وید والوں سے ہی ہے کیونکہ اس وقت گھر گھر کا راجہ جدا اور گاؤں گاؤں کا مہاراجہ جدا تھا۔

اس کتاب میں اور اسلامی مورخوں کی روایتوں میں بھی قدرے تفاوت ہے۔ اور تفاوت کی وجہ ظاہر ہے کہ مجھے میرے ذاتی تجربہ اور سیر و سیاحت نے اس پر مجبور کر دیا کہ میں قصداً ان کے خلاف لکھوں کیونکہ جو میرے ذاتی تجربہ میں آیا اور سیر و سیاحت سے مجھے حاصل ہوا یقیناً وہی حق تھا اور حق کے اظہار کے باعث میں مجبور تھا سو اختلاف کی صورت پیدا ہوگئی۔

عام مصنف قیاسی ڈھکوسلوں سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ان سے کام نہیں لیا گیا بلکہ ہدایتوں سے کام لیا ہے کیونکہ قیاس اکثر خلاف واقعہ نکلتا ہے اور تجربہ ہمیشہ سے مدار صداقت ہوتا ہے۔ اور روایت کے صدق و کذب پر۔ چار ارادی کی گردان پڑھتا ہے اور وہ مرتبہ میں تیار سے بالاتر ہوتی ہے اور صدق و دقت کی روایت بڑی بلند پایہ ہوتی ہے۔

ویدوں کے ہمالیوں میں اور محدثوں میں اتنا ہی فرق ہے کہ محدث لفظ نقل کرتا ہے یا کہیں کہیں معنوں سے کام رکھتا ہے اور ویدوں کے ہادی نفس مضمون کو شاعری کے بہت بڑے وسیع پیمانہ پر لیجاتے ہیں۔ اور لئے اور نئے ڈھنگوں کی کتاب عالمتاب سے چار چند زیادہ کرکے دکھاتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے جہاں پانی کا ایک قطرہ دیکھا ہفت اقلیم بنا دیا ہے اور ساڑھے بارہ ہزار کو ایک کہا دیا ہے۔ وجہ یہ کہ ان کے زعم میں تھا کہ کسی زور دار کی عزت و عظمت جبھی دل پر نقش کرتی ہے کہ جب غائرانہ رنگ میں ثابت ہوتی ہے کہ جب اتنی کو کھینچ کے دکھایا اور بار بار گایا جاوے۔ سو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ریت کے ذرہ برابر سچ کو ہمالیہ برابر جھوٹ میں لپیٹ کر دکھایا۔ ناظرین ان کی شاعرانہ کاررواں پر نہ جائیں۔ مطالب حل الموظ فرمائیں۔ مسٹر شن جی نے کیا اچھا فرمایا ہے کہ اپنا دھرم کیسا ہی خراب ہو اس کا ترک کرنا لازم نہیں۔ اور کوئی دھرم ایسا نہیں ہے کہ جس کے فرائض ادا کرنے میں کچھ نقص ہو چنانچہ آگ دھوئیں سے خالی نہیں ہوتی۔

(گیتا ادھیائے ۱۸ شلوک ۴۸)

کتاب لکھنے میں ہمایت آسان اور سہل طریقہ مجھے خوب ہاتھ آیا کہ جہاں سے کسی رشی یا راجہ کا نام پایا وہیں سے اس کی تفسیر نکال کر دیکھ لیا کہ یہ کس خاندان کا بزرگ ہے اور ہمارے سے اس کی پوری پوری تواریخ معلوم کرلی اور اس کے ہمعصروں کا پتہ مالوں وغیرہ سے اور قصوں کو باہم تطبیق دینے سے معلوم کر لیا اور جھٹ لکھ دیا کہ فلاں برشی یا راجہ فلاں کا ہمعصر ہے۔

بعض نام و اریت سبت و بدوں کے سوکتوں پر درج تھے سو ان کو وہاں سے مع واقعات اخذ کیا اور تواریخ سے پتہ لگا کر ان کی ہسٹری لکھ دی۔ اس ترتیب سے دو باتیں نکل آئیں، ایک تو وہ جو کہ پہلا بھارت اور مالوں وغیرہ میں درج ہے غلط اور سراسر طول لطویل ثابت ہوا اور صاف طور پر واضح ہو گیا کہ بھارت میں جس قدر زیادتی ہے وہ صرف انہی راجاؤں کی ہے کہ جن کا نام ویدوں میں نہیں آیا اور ان کے قصے بھارت میں مذکور ہیں۔ دوسرے یہ کہ راجاؤں کی طوالت جس قدر یک وغیرہ مشہور ہیں سب باطل ہے کیونکہ چند پشتوں کے لئے اتنی طوالت ماننا ایسے ہی ہے جیسا کہ چند چھپلیوں کے لئے سمندر ماننا۔ اور جس جہاں کہ ویدوں کے مبالغے دوسرے کاموں میں ہیں ویسے ہی زمانے کی طوالت کے باب میں ہیں۔

امید ہے فراخ دل بلند حوصلہ خود بھی پڑھینگے اور دوسروں کو بھی سنائیں گے تاکہ اصلیت سے آگاہ ہوں اور عبرت حاصل کریں۔ چونکہ یہ کتاب تواریخ میں ہے اور اس کے لئے جغرافیہ اور نقشے کی سخت ضرورت ہے اس لئے میں اسی سے اسکو شروع کرتا ہوں اور مدد اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں اور وہی سچا مددگار اور بہتر امید گاہ ہے۔

(باقی باقی)

مدرسہ احمدیہ آرہ

کا سالانہ جلسہ بمقام سید ٹولہ ضلع مظفرپور بتواریخ ۷-۶ مارچ ۱۹۱۸ء قرار پایا ہے۔

قائلین قدامت مادہ یا نیچر لسٹ مندرجہ ذیل دلیل پر غور کریں

خدائے عالم کو محض اپنی قدرت سے پیدا کیا

اگر میرا خیال غلط نہیں تو ان دعوے سے کہتا ہوں کہ اس قدر سب مانتے ہیں کہ مادہ ایک صورت بدل کر دوسری صورت اختیار کر لیتا ہے اور صورت اول بالکل معدوم ہو جاتی ہے اور اس کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور نئی صورت میں آجاتا ہے اگر یہ تسلیم کیا جاوے تو یہ بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جب کوئی نئی صورت پیدا ہوتی ہے تو صورت اول بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اب جب یہ ثابت ہو گیا کہ پہلی صورت بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے تو اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ کئی صورت محض عدم سے وجود پاتی ہے۔ اس مندرجہ بالا بحث سے اسقدر قطعی ثابت ہو گیا کہ اعراض یعنی صورت، رنگ، بو، مزہ وغیرہ وغیرہ عدم سے وجود میں آتے ہیں۔ اب ہر خدا جو کی مخلوق کے لئے مندرجہ ذیل کا ثابت کرنا باقی ہے جس کے لئے مقدمات ذیل قابل دہن نشین کر لینا ضروریات سے ہیں:۔

اوّل۔ مرکبات کی تقریر کا فیصلہ اور جب یہ ثابت ہو جاتا ہے اور جب وہ صرف مادہ بسیط رہ جاتا ہے اور ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ مادہ کسی حالت میں بھی صورت سے جدا نہیں ہوتا۔ سینکڑوں۔ ہزاروں۔ لاکھوں یا جس قدر چاہو انقلابات مادہ میں اپنے خیال سے پیدا کرو مگر اس میں کوئی نہ کوئی صورت ضرور باقی رہے گی۔ نتیجہ ہوا کہ صورت اور مادہ لازم و ملزوم ہیں۔

دوسرے۔ پہلے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ صورت قدیم نہیں بلکہ محض ہستی یا نیستی سے آتی جاتی ہے اور اب جب یہ ثابت ہوا کہ صورت مادہ سے کسی حالت میں جدا شے نہیں تو لازمی ہوا کہ مادہ بھی قدیم نہ ہو اور نہ صورت کا ہر صفحہ ہستی سے نیست یا اور ہو جانا ہو۔ اگر یہ تسلیم کیا جاوے تو یہ دو صورتیں ممکن ہونگی اوّل یہ کہ وہ صورت جو پہلے تھی منتقل ہو کر کسی اور شے میں داخل ہو گئی۔ دوسرے یہ کہ صورت اول جہاں تھی وہاں موجود رہی۔ صورت ثانی تو بداہتاً غلط معلوم ہوتی ہے کیونکہ ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب ہم کسی ایک کو دوسری میں بدلتے ہیں تو اول صورت کی منتقلی کسی دوسری صورت میں منتقل نہیں ہوتی اور دوسری صورت اس طریق پر حاصل ہوتی ہے کہ اول صورت کا مادہ بسیط ہو جاتا ہے اور اس سے پہلے کوئی چیز موجود نہیں تھی سے مادہ پیدا ہو۔

(علامہ دلیل علامہ ابن مسکویہ)

آریہ فلاسفروں سے چند سوال

(۱) مادہ میں ہستی کی قابلیت موجود ہے یا نہیں؟

(۲) مادہ بسیط ہے یا مرکب؟ اگر بسیط ہے تو اس کی تقسیم ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(۳) اور اگر ہو سکتی ہے تو کس وقت تک؟

(۴) جب ذرات مادہ اپنی بسیط کی حالت میں قائم رہتے ہیں یا نہیں۔

(۵) سورج کے کرہ کو جب بنتے بگڑتے دیکھا اور ہم بنا نہیں سکتے ہیں مگر اس کو حادث مانتے ہیں تو ہی اصول پر مادہ کو حادث کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۶) مادہ کی کون کون صفتیں ایسی ہیں جو پیدا ہوتی ہیں یا رفتہ رفتہ؟

(۷) آکاش کوئی شے ہے یا محض انسان کا وہم ہے

(۸) آکاش میں قیام یا مخالفت ہے یا نہیں؟

(۹) آکاش محسوس ہونے والی شے ہے یا غیر محسوس ہونے والی؟

(۱۰) مادہ اور روح سے کس طرح ملتا ہے؟

آریوں کا خیر اندیش۔

(امام عبدالمجید سنی مسجد غازی پور۔ یوپی)

جرمنی کی فوج ہے یا یاجوج ماجوج

جرمنی چالیس لاکھ مزید سپاہی تیار کر رہی ہے۔ ٹائمز مورخہ ۲۳ دسمبر کا بیان بذریعہ تار الٰہی موصول ہو گیا تھا۔ اب مفصل مضمون پہنچ گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے:۔

چونکہ موجودہ تربیت یافتہ سپاہ فیصلہ کن نتیجہ حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ جرمنی نے اپنے تمام دشمنوں کو طلب کرنے اور تمام کارخانوں کو فوجی سامان اور سپاہیوں کی تیاری پر لگا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تاکہ موسم بہار میں یا تو اتحادی فوجوں کو تباہ کر دے یا خود اس کوشش میں فنا ہو جائے۔ جرمن نظام فوج اور اول درجہ کے اپنے سپاہیوں کا کام رہے گا دوم درجہ کے لینڈ ویہر اور لینڈ سٹرم کے سپاہی بھی طلب کر لئے گئے۔ ان کی بدولت جرمنی محاذ سے تو محفوظ ہو گئی لیکن کوئی فیصلہ کن فتح نہ پا سکی۔ متوقعہ فوجیں قسم ٹھونکے ہوئے تیار سامنے موجود ہیں۔ اور ادھر ملک میں اب تربیت یافتہ مردوں کے سوائے اور کوئی ذخیرہ کمک کے لئے نہ رہا۔ پس جس طرح کر اور ہر ملک کرتا جرمنی ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔ یہ گو وہ ایسا ہے مگر ایسی حیثیت میں ہیں کہ ہم اس کی طرف سے بے فکر رہ سکیں۔ جرمنی نے ۴۹ لاکھ سے کام شروع کیا۔ تفصیل یہ ہے:۔

۸ لاکھ ۴۲ ہزار باقاعدہ فوج۔ ۱۱ لاکھ اسی ہزار اوّل درجہ۔ نو لاکھ ستر ہزار لینڈ ویہر قسم اوّل۔ دس لاکھ لینڈ ویہر دوم قسم میں ۲۹ سال عمر تک کے آدمی ہیں۔ اور ۵ لاکھ ۵۰ ہزار لینڈ سٹرم قسم دوم جس میں ۳۹ سے ۴۵ سال تک کی عمر کے آدمی ہیں۔

ان میں سے ۲۰ لاکھ مغربی میدان جنگ میں ہیں۔ دس لاکھ مشرقی میں۔ اوّل درجہ دس لاکھ بے کار ہو چکے ہیں۔ اور باقی راستوں وغیرہ کی حفاظت پر مامور ہیں۔

اب رہا نیا ذخیرہ۔ جرمنی ہر سال نئے رنگروٹوں میں سے صرف کچھ حصہ فوج میں داخل کرتی رہی!

(باقی آئندہ پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں)

---

* اس نگار صاحب اس لفظ کو صاف اور مشرح لکھیں آئندہ بھی ساری عبارت عموماً اور سوالات خصوصاً صاف اور مشرح لکھا کریں (اڈیٹر)

چنانچہ ۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۱ء تک تین سالوں میں ۱۳ لاکھ ۷۱ ہزار نوجوان ۲۰ سے ۲۲ سال کی عمر کے فوجی خدمت سے بری رکھے گئے تھے۔ پہلا ذخیرہ یہ ہے جس سے کام لیا جائے گا۔ اسی طرح لیڈ سسٹم اور لیڈ دو ہزار افواج میں بھی کئی مردوں کو نہ لیا جاتا ہے جن کی سالانہ اوسط ایک لاکھ ستر ہزار رہی۔ نیشنل ۲۵ سال ہیں ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ ۲۰ ہزار آدمی مستثنےٰ رکھے گئے انہیں سے حوالہ اور شعبہ کے متعلقات ۲۰ فیصدی شمار کر لئے جائیں تو بھی تیس لاکھ آدمی باقی رہتے ہیں یہ دوسرا اہم ذخیرہ ہے۔ تیسرا ذخیرہ ۲۰ سال سے کم عمر کے نوجوانوں کا ہے جو دس لاکھ سے کم نہیں تیمنوں کی بھرتی تعداد ۵۰ لاکھ سے اوپر ہوتی ہے لیکن کچھ پہلے بھی فوج میں لئے جا چکے ہیں۔ بہرحال ۴۰ لاکھ آدمی باقی رہتے ہیں جن کی فوجی تربیت شروع کر دی گئی ہے یہ باقاعدہ فوج کے آدمیوں کی نسبت کمزور ہیں لیکن خود جی جذبہ و جوش بہت سی مشکلات پر غالب آ جاتا ہے۔ جرمنی نے عال میں نئی لاکھ رائفلیں آسٹریا کو دی ہیں۔ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ اس کے پاس اسلحہ کا ذخیرہ کافی ہے جرمنی میں اب صلح کرپ اور ارمسٹ کے کارخانے ہی اسلحہ نہیں بنا رہے بلکہ ہر کارخانہ بوجوہات کا کام کرتا ہے دوات ہی کام میں مشغول ہے ۔ (وطن)

جواب مذاکرہ نمبر ۳ مورخہ ۱۴ صفر

حدیث بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوٰۃ

جناب اڈیٹر صاحب، اس حدیث میں ہر ایک نزدیک بین کا استعمال مجاز ہے اور عین (ظرف) اس کا صلہ ہے۔ جناب سے ہو معنی اس کا لگایا ہے وہ اس بنا پر ہے کہ الفارق یا الحاجز بین کا متعلق ہے گویا عبارت یوں ہوئی الحاجز یا الفارق بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ لیکن اگر اس بین کا متعلق الوصل یا الرابط یا اسی قسم کا دوسرا لفظ قرار دیا جائے تو معنی نہایت صحیح ہو گئے اور تمام اشکال اٹھ جائینگے۔ عبارت یوں ہوئی الوصل والرابط بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ۔ (محمد ابراہیم)

سرہرآوردگان قوم یادگار کی یہ صورت تجویز کی گئی ہے کہ مسلم ہائی سکول پانی پت کو جو پندرہ ماہ سے مرحوم کی سرپرستی میں قائم تھا ممدوح کا نام مسنون کر کے ذریعہ تکمیل تک پہنچایا جائے جس کی خصوصیات حسب ذیل ہونگی۔

(۱) قرآن کریم مجوید و تراجم کے ساتھ بترجمہ پڑھایا جائے۔

(ب) دینوی تعلیم کا بہترین انتظام قائم کیا جائیگا۔

(ج) ایک وسیع دارالاقامت قائم کیا جائیگا۔

(د) ہونہار غریب طلبا کو وظائف دیئے جائینگے۔

(ہ) ایک اعلیٰ درجہ کی لائبریری قائم کی جائیگی۔

ان مقاصد کی تکمیل کے لئے تین لاکھ روپیہ کی فراہمی ضروری سمجھی گئی ہے عاضرین کمیٹی میں سے بعض حضرات نے اس کام کے لئے قابل قدر عطیہ (رقم نقد وار) دینے کی عنایت فرمائے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہماری جماعت اہل حدیث نے کیا کیا ہے اس کے جواب میں ہمیں بہت حسرت و افسوس کیساتھ اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ اس نے مسئلہ کو کچھ اہمیت نہیں ہماری جماعت کے آخری محدث سید داؤد مولانا سید نذیر حسین سخ اللہ شراہ (جن کی تبحر فی العلوم کا دشمن بھی معترف ہے جس سے انتفاع عالم کی بہترین انسانی ہستیوں نے رد حال پرورش پائی ہے) کے پاکیزہ علوم اور اخلاق حسنہ کا تذکرہ جب ہم سنتے ہیں اور پھر قوم کی طرف سے قائم کردہ کوئی یادگار ان کی شخصیت پر نہیں پاتے ہیں۔ تو واقعی ہمیں سر آوردہ اصحاب قوم کے سامنے اپنا آہ و بکا پیش کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ قوم نے اہلحدیث کانفرنس قائم کرنے میں بڑی گرمجوشی ظاہر کی اور طرح طرح کی کوششیں کر رہی ہے۔ مگر افسوس کہ جس کی اتنی بہت ضروری اور اقدم تھی یعنی شیخ الکل سید نذیر حسین کی کوئی علمی یادگار اعلیٰ پیمانہ پر دہلی میں کانفرنس کے ذیل یا ساتھ ساتھ قائم کرنے کا مسئلہ چھیڑا تک نہیں یا کبھی چھیڑا ہوگا تو اب تک کامیاب نہ ہو سکی۔ کیا خوب ہوتا جو شبلی انعقاد کمیٹی کانفرنس پہلے مرحوم کی

یاد زندہ رکھنے کے لئے ایک درسگاہ مکمل کا مسئلہ مرحوم کے ہزاروں مرد سند تلامذہ و دیگر اصحاب کے سامنے پیش کر کے اس کے قائم کرنے پر زور دیا جاتا اور اس کانفرنس کو اس کی شاخ تصور کیا جاتا (بصورت اعتراض) مسئلہ کی پیش کرنیوالے ہی حضرات ہوتے جنکے سامنے اصل مسئلہ اہلحدیث کانفرنس ہے۔ اب بھی اگر کانفرنس اپنی گہری محبت اور وقعت قوم کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتی ہے تو اسے جلد اس امر کی تحریک اور سعی تمام کرنی چاہئے اور جسے وہ اپنی بیحسی شعور سے تاک محمد دور رکھی ہوئی ہے اخبارات اور پمفلٹ وغیرہ کے ذریعہ اشاعت کر کے مرحوم کی روحانی اولاد اور بالواسطہ و بلاواسطہ جماعت اہلحدیث کو عموماً بیدار کرے۔ انشاء اللہ کانفرنس کی اس مساعی میں بہت معین ہیلپر ہو جائیگی عرصہ دراز کا ہوا ہے میرے دوست اور معزز اصحاب جناب مولوی قطب الدین احمد صاحب اور مولوی احسان اللہ دبنا صاحب نے اس دردانگیز فسانہ کا جامہ بن کر بشکل محرک قومی احیاء اہلحدیث کے کسی کالم میں ضرور لکھے تھے مگر قوم (تا تنگ) ان کی تائید میں خاموش رہی۔ فریاد کس کی سنی جائے۔ لہٰذا ان حضرات نے بھی دوبارہ تحریک نہ کی۔ مجھے جہاں تک علم ہے اب بھی یہ حضرات کوشاں ہیں۔ اور اس کام کے لئے حسب وسعت اعانت فرما کر دخل حسنات ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اور جمعیت پریشان ہیں بھی حسب استطاعت پیش کرنے کا وعدہ فائق کرتا ہوں (اور میں ان دو حضرات کو بالخصوص فرمائش کرتا ہوں کہ جب انہوں نے بمقتضا اہلحدیث ابتداءً اس مسئلہ کو چھیڑا ہے تو کام شروع ہونے تک علمی تحریک سے باز نہ آئیں) الحمد للہ کہ اب آخر مساعی میں جناب مولوی عبدالحمید صاحب ازہری کا بواقعات نامہ قلمی دور رہے بار بار اخبار اہلحدیث اعانت فرما کر قوم کے دلوں میں ایک تازہ روح پھونک دی ہے خدا انہیں جزائے خیر عطا فرمائے جس کا بدیہی ثمرہ یہ ہے کہ حال ہی کے دو ضروری جلسے تازہ دم جانثاران قوم کے درمیان نظر سے گزرے فی الوقت جو دو مضامین میں اشتہار کی دلسوزی اور سنجیدگی کے ساتھ معرض تحریر میں لائے گئے ہیں اور ان سے بحال قدر سرگرمی اور جوش مترشح ہوتا ہے خدا کی ذات سے امید ہے کہ اس کام میں محرکین اور موسسین کی مدد کریگا۔

(عبدالعزیز مبارکپوری)

سنیت رفع الیدین

اللہ تعالیٰ جناب مولوی عبدالحمید صاحب کی صحت اور سعی کا بدلہ ان کو عطا فرماوے۔ اور رفع الیدین نہ کرنے والوں اور اس سے چڑنے والوں کو بھی توفیق دے کہ وہ آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ یہ کتنی بڑی سنت ہے اور کس قدر ثبوت اس سنت کی میں ہیں تاکہ بالکل بیانہ سے خالی ہو گا۔ اگر کسی بنا پر نہ کر سکے تو کم از کم اس کے برابر بھی کسی سنت کے ثبوت میں حدیثیں نہیں آئیں چنانچہ مولوی صاحب موصوف نہایت عذب و احتصار کے ساتھ اس کے طرق دکھا رہے ہیں اور اگر کہیں وہ سب طرق و متون سبع آن کے صحاح متعلقہ کے رموز فراہم ہوتا تو ناظرین سب بھی یہ مضمون ختم نہ ہو۔

اس مضمون سے علاوہ سنیت رفع الیدین ثابت ہونے کے اہل حدیث کو علم و تحقیق پر بھی کافی روشنی پڑیگی انشاء اللہ۔

مگر بھی اپنے محدود معلومات سے جناب مولوی عبدالحمید صاحب سے یہ عرض کرنا بھی باقی ہے کہ مولانا آپ نے رفع الیدین کو سنت غیر موکدہ فرمایا ہے آپ کے مضمون پر نظر ڈالنے سے اس کا سنت ہونا تو اظہر من الشمس ہے مگر غیر موکدہ ہونا بالکل غیر مفاہیم ہے امید کہ یا تو آپ اس افضلیت غیر موکدہ کو واپس لینگے یا اس پر بھی ایسی ہی توجہ فرمائینگے۔

بالآخر آپ کے تمام ثبوت پیش کردہ (جو پر کسیکو مجال دم زدن نہیں) کے ساتھ حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوا کما رأیتمونی اصلی شامل کر دیتے تو رفع الیدین سنت موکدہ کے درجہ سے بھی بڑھ کر وجوب کے درجہ کو پہنچتی ہے۔

علاوہ ازیں خود آپ کے مضمون ہی میں اس قسم کے صریح الفاظ ملتے ہیں جن سے فرضیت رفع یدین پر استدلال ہو سکتا ہے۔

مثلاً حاکم کی روایت علی علیہ السلام سے رفعا فاستقبل القبلۃ وکبر کی تفسیر میں باحرات (اذا عقر ہمت الصلوٰۃ لا جس سے صاف معلوم ہو) رفع الیدین مراد لینے کے لئے ہے۔

امید کہ جناب موصوف اس عاجز کی گذارش پر غور فرما کر اس تحقیق کو جس بالکل سنت نہ رکھے ہوا نہ سہی تحقیق ہے جو دلائل سے ثابت ہو جائے (ہی ہمارا مذہب ہے والسلام

(عاکف ابو یوسف فیض آبادی)

اڈیٹر :- یہ تسلیم کہ وہاں کام سنت ہو خلاف مستحب ہے علاوہ کے لفظ پر جو بحث ہے اس سے ہمیں کام کہ جیسا سمجھا کہہ یا اس طرح رفع الیدین کے محض فہم علماء پر مبنی ہے اور اس کی تعیین کے متعلق نہ کوئی آیت ہے نہ حدیث مالک زاد بھا ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسے پرگزید مکمل حوال ہوا تا ترجیح ایں۔ جواب دیتے تھے اور قرر رسول اللہ وا قرالمسلمین آنحضرت سے ترجیح ہے اور مسلمانوں سے بھی پڑھے ہیں۔ ہمارا اس سوال کا بھی جواب ہے نہ واجب کہا نہ سنت۔ مولوی عبدالحمید صاحب نے اگر مستحب کہا اور آپ نے سنت کہا تو کیا اختلاف؟ مطلب تو یہ ہے کہ کار ثواب ہے اصل میں مستحب کہنے کی بنا مولانا شبیر احمد صاحب کی تحریر العینین سے چلی ہے لہٰذا اصل مرجع وہی ہوئی۔

فتوحات اہلحدیث پیپر کرٹ
ہائی کورٹ پنجاب اور دہ بنگال اڈیشہ
میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں ان کو جمع کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۲ روپے
(مینجر اہلحدیث)

فتاوے

س نمبر ۸۷۔ جناب مولینا صاحب زاد عنایتکم ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا نام کس کس آسمانی کتاب سے ثابت ہوا۔ چار اصلی آسمانی کتابوں میں جتقدر نبیوں کے نام ملتے ہیں وہ تعداد میں کمتقدر ہیں۔

ج نمبر ۸۷۔ قرآن مجید میں جتنے ہیں وہ تو شمار ہو سکتے ہیں۔ مگر سائل پہلی کتابوں کا حال بھی پوچھتا ہے اس لئے سارا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع دیں۔

س نمبر ۸۸۔ تمام انبیاء بھی آدم کی اولاد تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زمانہ آدم سے کتنی مدت کے بعد تولد ہوئے۔

ج نمبر ۸۸۔ اس مدت کی تاریخ نہیں ملتی۔

س نمبر ۸۹۔ حضور کی بیاست کس طرز کی تھی۔ (منشی عبدالصمد ازنروٹ جبل سنگھ)

ج نمبر ۸۹۔ حضور علیہ السلام کے بال خلافت اوقات میں مختلف طول کے تھے بلکہ کبھی کندھوں تک۔ کبھی کانوں تک یہ سب ذکر شمائل ترمذی میں ملتا ہے جس کا ترجمہ فضائل النبی دفتر اہلحدیث سے مل سکتا ہے۔ (۱۲ پائی و اخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۰۔ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا کس حدیث سے ثابت ہے؟

(مستاز علی خان سلطان پور۔ اودھ)

ج نمبر ۹۰۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے۔

س نمبر ۹۱۔ تلاوت قرآن شریف یا اذان کہنے وقت اسلام علیکم کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۹۱۔ مجھے ایسی کوئی روایت یاد نہیں کسی صاحب کو ہو تو اطلاع دیں۔

س نمبر ۹۲۔ رافضی مذہب جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گالی دینے والا اور قرآن شریف کو بیاعل عثمانیہ بنانے والا ہے اسکی اقتدا جماعت خانہ میں کیوں کتاب سے ثابت ہے بحوالہ کتاب تحریر فرمائیے کہ کفر آیت واردکھوا سے یہ مطلب کسی عالم سنی المذہب نے اپنی کتاب میں نہیں تحریر فرمایا اور نہ کسی عالم اہلحدیث سے سنا۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۲۔ بیاض عثمانیہ کہنے والے کا مطلب اگر یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے خدائی کتاب نہیں تو ایسا شخص کافر ہے اس کی اقتدا کسی طرح جائز نہیں یقین کامل ہے کہ وہ نماز کو فرض نہ جانتا ہوگا کیونکہ نماز کی فرضیت تو قرآن ہی سے ملتی ہے جسکا وہ منکر ہے۔ اور اگر بیاض عثمانی سے اس کی یہ مراد ہے کہ ہے تو خدائی کتاب مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے تو ایسے شخص کی اقتدا وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ میں آسکتی ہے حافظ ابن حزم کتاب **ملل والنحل** میں ہر ایسے شخص کی اقتدا کو جائز کہتے ہیں جو نماز کو فرض جان کر پڑھتا ہے اور اس دعوے پر آیت اجیبوا داعی اللہ و فرکو پیش کرتے ہیں یہی منتے ہیں حدیث صَلُّوا خلف کل بر و فاجر کے۔

س نمبر ۹۳۔ بالغہ و کنوارہ عورت کا دودھ پینا کس حدیث سے ثابت ہے حدیث اور اسکا مطلب تحریر فرمایئے کیونکہ آپ نے جس پرچہ میں تحریر فرمایا ہے یہاں نہیں ہے (ایضاً)

(۲ روپے داخل غریب فنڈ)

ج نمبر ۹۳۔ صحیح مسلم کی روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا کہ میرے گھر میں ایک لڑکا تھا جواب جوان ہو گیا ہے اس لئے گھر میں اس کا آنا مجھ پر اور خاوند پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت نے فرمایا تو اس کو اپنا دودھ پلا دے۔

س نمبر ۹۴۔ وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت رکوع کے بعد ہاتھ نیچے چھوڑ کر پڑھنا جائز ہے یا کر نہیں۔ اس کی تشریح کر دیجئے کیونکہ بعض بلند دعا کے ہاتھ اٹھا کر پڑھتے ہیں اور بعض ہاتھ نیچے (انکار۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۴۔ وتروں میں دعا قنوت پڑھنے کی کوئی روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہوئی نہ ہاتھ باندھ کر نہ چھوڑ کر۔ اس لئے سب برابر ہیں جس طرح چاہے پڑھ لے انما الاعمال بالنیات

س نمبر ۹۵۔ عورتوں کی جماعت مکان کے اندر جائز ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۵۔ مکان کے اندر بھی جائز ہے اور باہر بھی جہاں پردہ سے پڑھ سکیں۔ (ایضاً)

س نمبر ۹۶۔ بجائے زیرناف یا سینہ کے اگر ہاتھ شکم کے اوپر باندھکر نماز پڑھی جائے تو از روئے حدیث جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۹۶۔ یہ بھی بعض اماموں کا مذہب ہے مگر حدیث میں یہ طریق میں نے نہیں پایا۔ نماز جائز ہوگی انشاء اللہ۔ (۲ روپے داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۷۔ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ عورت منکوحہ کی ایک لڑکی پہلے خاوند سے ہے اب شخص مذکور چاہتا ہے کہ اس لڑکی کا عقد اپنے لڑکے سے ہو کر اس کی پہلی بیوی سے بے کر دیوے۔ کیا درست ہے؟ (گوہر علی)

ج نمبر ۹۷۔ اگر کوئی امر شرعی اس میں نہیں ہے بلکہ صرف صورت مروجہ ہے۔ تو کر سکتا ہے۔

س نمبر ۹۸۔ حقیقی برادر کے بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز ہے؟

ج نمبر ۹۸۔ اگر کوئی رشتہ حرمت نہیں بلکہ محض صورت مروجہ ہے تو کر سکتا ہے۔

س نمبر ۹۹۔ جن عورتوں کو یکے بعد دیگرے دو یا تین نکاح کرنے پڑتے ہیں وہ جنت میں کس خاوند کے پاس ہونگی؟

(راقم گوہر علی از موضع سپاریونڈ گھاٹ ضلع لدھیانہ)

ج نمبر ۹۹۔ بموجب حدیث (تفسیر ابن جریر) جس خاوند کا اس عورت سے سلوک اچھا ہوگا اس کے ساتھ جنت میں رہیگی۔

(داخلہ غریب فنڈ نمادد)

اصلاح۔ فی سوال مطبوعہ جواب کے لئے ۳ پائی اور تلی کے لئے ۲ پائی۔ دراثت کے سوال کے ساتھ فی سوال ۱ر غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں۔

* ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔

متفرقات

سراج الاخبار لاہور انجمن اہلحدیث جہلم

ہفتہ سراج الاخبار جہلم نے انجمن اہلحدیث جہلم کے جلسہ کے انتظام اور دیگر امور پر بکثیفیت مذہبی چند اعتراض کئے ہیں انکا جواب آئندہ دیا جائیگا۔

تاریخ وفات

خان بہادر ڈاکٹر عبدالرحیم مرحوم کی وفات سے جو مسلمانوں کو عموماً اور اہلحدیثوں کو خصوصاً نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی انسانی نگاہ میں مشکل ہے خدا سے دعا ہے کہ مرحوم کی اولاد میں سے اس کی تلافی کرائے مرحوم کی تاریخ وفات اخبار میں چھپی ہے۔

چو عبدالرحیم آں طبیب لبیب
بجاں آفریں تاگہاں جاں بداد
دراطراف واکناف ہندوستاں
ندا بر آمد کہ مغفور ۱۳۳۳ باد

غفرہ اللہ ورحمہ۔

اصلاح اخبار اہلحدیث

(۱) اسکے نمبر صفحات لگانا اور جلد پوری کے صفحات معلوم ہوں (۲) ہر سال کے بعد ایک فہرست لگانی چاہیے تاکہ مضامین کا پتہ لگ سکے۔ (غلام حسین کلرک خریدار ۲۷۰۵)

جواب اخبار کی خریداری کا سلسلہ روز جاری ہے پھر جو آج خریدار بنتے ہیں اس پر یہ ضروری نہیں اور نہ وہ پسند کرتے ہیں کہ وہ ابتدا سال کے پرچے بھی خریدیں اس لئے ان کے ہر ایک ایسے خریدار کا سلسلہ جو ابتدا سال سے خریدار نہ ہو ناقص رہیگا جس سے اخبار کی حیثیت میں بہت فرق آئیگا ان سب وجوہات پر نظر کر کے ہو کیا جاتا ہے یہی مناسب ہے تاہم اگر صاحب بھی اس تجویز کو مستحسن سمجھینگے تو آئندہ سال سے درمیان سفر کے مسلسل نمبر بڑھائے جاوینگے انشاء اللہ نہ رہنے کی بات بھی یہی جواب ہے کہ خریدار ہر روز تبدیل ہوتے رہتے ہیں فہرست دیں تو کس لہذا یہ بہتر ہے کہ ہر خریدار اپنے شوق سے خود فہرست لگا رکھیں ہوا خبار جائے اس کے عنوانات درج فہرست کریں۔ تاہم اگر اور صاحب بھی فہرست کا تقاضا کریں گے تو سال آئندہ کے شروع پر پرچہ میں گزشتہ سال کی فہرست دیدی۔

دعا صحت

میری بیوی مرض بخار میں عرصہ چھ ماہ سے مبتلا ہے ناظرین اللہ دعا صحت کریں۔

مرزم شرایف (خریدار ۱۵۵۸)

اللھم اشفھا بفضلک وارحمھا بجودک وانک وعافیھا بفضلک۔

دعاء صبر واطمینان

میرے اہلحدیث ہونے کی وجہ سے مجھ پر سوت ظلم کئے میرا تمام مال و اسباب چھین لیا ناظرین میرے لئے صبر واستقامت کی دعا کریں (مولوی محمد یعقوب) اندھیرا قاضی

اطلاع متعلق سوالات طبیہ

جب سے سوالات طبیہ کا سلسلہ شروع ہوا ہے کثرت سے سوال آتے ہیں خطرہ ہے کہ کسی روز سارا اخبار ہی نہ روک لیں۔ اس لئے اس قسم کے سوالات کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی سوال کم از کم ۲ر غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں، جو صاحب جلد صحت لیٹر شکر یہ فنڈ کو مزید عنایت کریگا۔ مرجب ہو گا۔ آئندہ (۱) قسم کے سوالات پر غور نہ کیا جاویگا جب صاحب صرف اتنا لکھا کریں "بجواب نمبر فلاں مندرجہ تاریخ فلاں"

جواب سوال مندرجہ ۲۲ر جنوری حافظ غلام نبی پوست ہلیلہ زرد ۲ تولہ + پوست ہلیلہ کابلی ۲ تولہ + بہڑہ آملہ مقشر ۲ تولہ۔ مغز کرمہ ۲ تولہ + مغز کشنیز خشک ۲ تولہ گلسرخ یک تولہ۔ مغز بادام ۳ تولہ + مغز خربزہ ۲ تولہ تخم نشاستہ ۳ تولہ + اسطوخودوس یک تولہ + کشنہ چار ماشہ یک تولہ + کشنہ مرجان یک تولہ + گاؤزبان یک تولہ کشتہ قلعی یک تولہ + مشہد ۲۰ تولہ + مصری ۲ تولہ ان ادویات کو کوٹ کر ۲ر ماشہ دوا کا استعمال میں لاویں انشاء اللہ صحت دماغ و بصر کو فائدہ عظیم ہوگا (حکیم حاذق نور الدین بھیروی ضلع جہلم)

ایضاً جواب دوم

تخم خطمی سیاہ چھ ماشہ کو چھ ماشہ روغن بادام شیریں میں ایک روز تر رکھیں پھر نکال کر خوب باریک پیس کر باریک ململ میں چھان لیں۔ اور شکر کو باریک گائے کے گھی میں ملا کر کسی مرتبان میں رکھیں پس صبح شام ۱ر ماشہ دوا کھا لیا کریں۔ انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ تقویہ دماغ اور مقوی بصر ہے۔ اور نیز اسی اخبار مورخہ ۲۱ر جنوری میں ایک صاحب اپنی ہمشیرہ کا اسم مرض و دوا و یافت کرتے ہیں۔ میرے نزدیک انکی ہمشیرہ کو صرع ہے۔ یہ گولیاں تیار کریں اور ایک گولی صبح اور ایک گولی شام عرق بادیان و قند کے ہمراہ استعمال کرائیں انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہونگی۔ خاکسار تحریر چھ ماشہ۔ مغز خربزہ ۲ ماشہ۔ اسطوخودوس ۲ ماشہ۔ زعفران ایک ماشہ۔ گل بنفشہ ۵ ماشہ۔ سب کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر شہد خالص میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔

دیگر ایام سرطان۔ جریان کی تجربہ دوا بلا قیمت ان صاحب کو دیجاویگی جو اخبار اہلحدیث ایک سال تک خود یا کسی غریب کے نام جاری فرماویں۔ یا حسب کیفیت غریب فنڈ میں دیں۔

(حکیم نذیر احمد قادری سمبیڑیوالہ)

طلب دوا

مجھکو سم الفار یعنی سنکھیا کے کشتہ کرنے کی ضرورت ہے کسی طریقہ سے کیا مگر نہیں ہو اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو مہربانی فرما کر مطلع کریں مشکور فرماویں بعد تجربہ حاصل ہونے کے ایک سال تک واسطے اخبار کسی کے نام جاری کرادونگا فقط۔ والسلام

(احمد اللہ خیاط سانڈی ضلع ہردوئی)

تلاش ترکیب شنگرف

مجھکو کشتہ شنگرف بنانے کی ترکیب کسی صاحب نے اکمل بتلائی تھی۔ کسی صاحب کو مکمل معلوم ہو تو مہربانی کر کے بذریعہ اخبار یا خط مطلع فرماویں تو ممنون ہونگا۔

(منشی عبدالرزاق ملقام نروٹ جبل سنگھ)

(ضلع گورداسپور پنجاب)

انتخاب الاخبار

اس ہفتہ جرمن اور انگریزی جنگی جہازوں میں ایک وقیع معرکہ ہوا جس میں ایک جرمن جنگی جہاز بلوچر برہ ۸۵۸۰ طاح تھے جن میں سے ۱۰ ۱ کا ایک انگریزی بیڑے میں جو ایک جہاز لائن کو نقصان پہنچا اور وہ چند دنوں تک مرمت ہو جائیگا۔

جرمنی نے اعلان کیا کہ ایک انگریزی جنگی جہاز بھی غرق ہوا ہے اس پر انگریزی محکمہ بحریہ نے اعلان کیا کہ جرمن اعلان جھوٹا ہے۔ اور ہمارے تمام جہاز صحیح سالم ہیں۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے بحیرۂ شمالی میں ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر دیا۔

ایک مسلح انگریزی تجارتی جہاز اسٹرلینڈ کو شمال میں سرنگوں سے ٹکر کر غرق ہو گیا اور اسکے تمام آدمی بھی غرق ہو گئے۔

ہیورن کے قریب ایک انگریزی جنگی جہاز نے ایک جرمن جہاز کو غرق کر دیا۔

فرانس میں گزشتہ دو ماہ میں جرمن پیپائی اور فرانسیسی پیشقدمی پر فرانس کی پارٹ سب تیل ہے۔ فرانسیسی فوجیں بیسر کے بائیں کنارے پر مسلط ہوئیں۔ سینٹ جاچ مسمار کیا گیا۔ ہر برس کے گرد جہاز کو دسعت دی۔ سمندر اور لس کرا بین جرمن پیدل سپاہ کے سخت حملوں کا انسداد رلس اور یوکل اور کوئسی ان سیڈری کی تسخیر و جرمن فتوحات کی بہت سی لائنیں تصرف میں لائی گئیں۔ علاقہ پر ہونے میں ایک کیلومیٹر اور پرتھس کے نواح میں دو کیلومیٹر پیشقدمی کی۔ لوئن ورسا سے اور پرے دھکیل دیا گیا۔ جنگلات بالخصوص لاپرٹری میں کامیابی ترقی کی گئی۔ مشاچ اور سیٹین آف پر تسلط اور انگریز کی سخت پیش قدمی عمل میں آئی۔

روما (اٹلی) کا تار ہے کہ جرمن اور آسٹریوی فوجوں کے تبادلہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ بہت سی جرمن سپاہ ہنگری اور آسٹریوی سپاہ گلیشیا بھیجی جائیگی۔

ایک افسر نے جنگی چھتیاں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہم ایک ایسی پسٹول استعمال کر رہے ہیں کہ جس کی گولی زمین کو روشن کر دیتی ہے نیز جرمنوں نے ایک نہ سیقی تار پیڈو دکھایا ہے جو زمین میں سوراخ کر دیتا ہے۔"

ہالینڈ کی گورنمنٹ نے جرمنی سے اعتراض کیا ہے کہ جرمن ہوائی جہاز ہالینڈ کی سرزمین پر سے پرواز کر کے نکالے جاتے ہیں جس سے اُنکی غیر جانبداری میں فرق آتا ہے۔

انجار ہیرلڈ لس بلاڈ کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ انگریزی ہوا بازوں نے مقام ایمن (جرمنی) کے موٹر مرمت کرنے کے سرکاری کارخانہ کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ جس میں چار سو موٹر کاریں بھی تھیں۔

ہالینڈ کے ایک ماہی گیر جہاز کے آدمیوں کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو سمندر میں غرق ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ لیکن سمندر کے متلاطم ہونے کے باعث وہ اُس کی مدد نہ کر سکے۔

انگریزی بحیرہ بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے ہوائی جہاز نے زیر برگ میں دو آبدوز کشتیوں اور ایک ٹارپ کو بم پھینک کر سخت نقصان پہنچایا آسٹریا کا کارلیبھ جرمنی گیا ہے۔ جس پر طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔

جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک پر حملہ کیا۔ وو انگریزی ہوا باز مجروح ہوئے اور کپتان سڈپ ہلاک ہو گیا۔

ایک جرمن ہوائی جہاز نے سٹمبر لینڈ کے پر بم پھینکے۔ اس کے جواب میں فلموں سے گولہ باری کی گئی جس سے ہوائی جہاز سمندر میں گر پڑا۔ جہاں ایک کشتی نے ہوائی جہاز مذکور کو تباہ کر کے اُسکے آدمی گرفتار کر لئے۔

مقام قسطانطنیہ کے فصل پر سے یونانی انگریزی اور ترکی فوجوں میں ایک جھڑپ ہوئی۔

روسیوں کا بیان ہے کہ آسٹریوں نے گلیشیا میں پھر سخت سرگرمی ظاہر کرنی شروع کی ہے۔

روسیوں کا بیان ہے کہ مشرقی جرمنی میں انہوں نے جارحانہ کارروائی جاری کر رکھی ہے۔ اور دشمن کو بھگا دیا ہے۔ جرمنوں نے دریا بچر پھیلا کے قریب جارحانہ کارروائی شروع کی تھی مگر وہ سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیئے گئے۔

ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار عدن لکھتا ہے کہ فلسطائی لینڈ چند دنوں سے بڑی سرگرمی ظاہر کر رہا ہے۔ اُس نے اپنی فوجوں کو تسلیم ہرس اور براؤ پر قبضہ کرنے کو بھیجا ہے۔

ملا سمالی لینڈ کی تین ہزار فوج نے وار سنگلی قوم پر حملہ کیا۔ ملا کے ایک سو اور وار سنگلیوں کے دو سو آدمی مقتول و مجروح ہوئے۔

ملا کے آدمیوں نے وار سنگلیوں کے کئی مقام لیلئے اور اُن کے مویشی چھین لئے ہیں۔

پچھلے دنوں ہوا ٹلی میں ہولناک زلزلہ آیا تھا اور اٹلی میں سخت تباہی برپا ہوئی تھی اُس پر شاہ جرمنی اور آسٹریا نے تعزیت کے تار اٹلی کو نہیں بھیجے۔ اٹلی میں اس پر خوب حاشیے چڑھائے جا رہے ہیں۔

کہتے ہیں کہ گورنمنٹ رومانیہ نے ان لوگوں کو جو ممالک غیر میں ہیں فی الفور واپس آکر اپنی اپنی پلٹنوں میں شامل ہونے کا حکم دیا ہے۔

کہتے ہیں کہ جرمنی کو روز بروز مال کی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔

گورنمنٹ نارنس کا بیان ہے کہ جرمنوں نے مذاخانہ کا رروائی کا وسیع پیمانے پر انتظام کر رکھا ہے انہوں نے خندقوں کی صدہا لائنیں سیمنٹ کی بنا رکھی ہیں۔

موسمیائی

یہ موسمیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل آتی۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو منع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے تھوڑا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ مزاج کو طاقت بخشتی ہے۔ اسکا معمولی رشحہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پسلی طاقت بحال ہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بڑے۔ بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۱ آدھا پاؤ ۱۰ پاؤ پختہ ستے مع محصولاک غیر ممالک کے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب سواری ابو محمد شریف احمد صاحب۔ وکیل جم ابلدے۔ موضع ٹھٹھی پور ضلع رشید آباد سے لکھتے ہیں:۔

ہر ابن۔ السلام علیکم۔ عرصہ دراز منقضی ہوا آپ سے موسمیائی منگائی گئی تھی اور دو سرطل کی ہی منگادی گئی تھی فی الحقیقت آپکی موسمیائی بلغ اور وہ اطاقت رکھتی ہے۔ جو نہ ست میں تلیبند کے گئے ہیں۔ اور واقعی اس میں شفا ہے جس سے صاحب عوارض صحتیاب ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ متوکل علی اللہ و معتقد علیہ استعمال میں لائی جائے

فی الحقیقت شفائی ہر کس فداست ۔ موسمیائی دافع جملہ بلاست

گو چھٹانک سے یک یک رتی ایک مرض را بہ موسمیائی جامع جملہ دواست بناؤ علیہ امید کی جاتی ہے کہ بنام اس عجز کے ایک پاؤ پختہ موسمیائی بھیجہ دیلو ارسال زمایئے۔ یکم جنوری ۱۹۱۸ء دیانی شہادات آئندہ درج ہونگی

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن انجنی کراہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

مفید و کارآمد کتابیں

خداوند کی ماں] یہ رسالہ جناب احمدیات المومنین ایک بی اے کی مرتبہ ایڈیشن کی تصنیف ہے۔ مذہب مسیحی کی تردید میں بے نظیر کتاب

خداوند کا باپ] یہ کتاب نامی ہی سے ظاہر ہے۔ ایک بی اے کی مرتبہ ایڈیشن کا نوشتہ۔ قیمت

بدایۃ السائرہ کا اردو ترجمہ] یہ کتاب امام الہام حضرت جلال الدین سیوطی رح کی تصنیف ہے۔ امام موصوف نے قرآن کریم کی اُن آیات کو جن میں حشر و نشر حساب و کتاب پل صراط۔ حوض کوثر۔ شفاعت۔ میزان۔ نشر اعمال۔ بعثت۔ اور نوع کا بیان ہے۔ ہیں جمع کر کے حدیث نبوی کے ساتھ ان کی تفسیر کر دی ہے اوائل بزبان میں یہ کتاب جاری ہے۔ قیمت

انوار قدسیہ] یہ کتاب امام المتقین شیخ عبدالوہاب صاحب شعرانی کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں اولیاء اللہ کے مقامات و کرامات کا مفصل بیان ہے۔ اس میں بالتفصیل دکھایا گیا ہے۔ کہ طالب صادق کس طرح انوار الٰہی کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اور اپنے قلب کا تزکیہ۔ بزرگان خدا یا کے کرام کے نقش قدم پر چل کر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس کا مزید مطالعہ کریں۔ ۱۰

الیسان اور] تقدیر کے مسئلہ پر صوفی محمد فرید الدین صاحب تیرو اس کی تقدیر پر اڈسکوی نے ایک جامع و مانع کتاب لکھی ہے۔ اور اس کا ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ سوا چار سو صفحہ (۴۰۰) ہی کی کتاب قیمت عدم چھوت چھات] نام ہی سے ظاہر ہے۔ کہ کتاب کیسی مزدی اور مفید ہوگی۔ بعثت چھات پر دلچسپ کتاب

الادلۃ الجلیہ فی عقائد اسلامیہ] اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر بہ دلایل عقلیہ و فلسفیہ مباحثہ کیا گیا ہے۔ مسلم مقدس کے وہ مضامین جو عقائد اسلام کہلاتے ہیں۔ بالعقل سائنس کے جدید اصولوں کے مطابق حل کئے گئے ہیں۔ تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر] اہریلوں کے عموماً اور نیچری روشنی کے دلدادہ نوجوانوں کے ان اعتراضات کا جواب موجود ذات باری تعالیٰ کی ہستی پر کرتے ہیں۔ عقلی و نقلی دلایل سے نہایت مکمل اور مدلل طور پر دیا گیا ہے۔ ہستی باری تعالیٰ کا عینی مشاہدہ۔

ہدایت الانسان الی سبیل العرفان

مصنفہ حضرت حافظ عبدالکریم صاحب نقشبندی مجددی۔ جس میں ذکر اور اہل الذکر کے طریقے وغیرہ مندرج ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رح کا حال بھی مفصل مذکور ہے۔ صوفیائے کرام کے لئے نادر تحفہ

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھیکاں

ہر قسم کے مطبوعات کے لئے ہمارے اشتہارات کا مطالعہ کرتے رہیں۔ منجانب مینیجر

در خواست جنازہ] جناب ابرار احمد صاحب بھٹنڈہ ریاست اپنے والد مرحوم کے لئے بخواہش اہلحدیث سے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ کی بہ استدعا کرتے ہیں۔ اللھم اغفرہ وارحمہ۔

موسیائی

یہ موسیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو مفید کرتی ہے۔ جوان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دوا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بلغم کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا ہے کا معمولی رشحہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت ۔ بڑے ۔ بچے ۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک آدھ پاؤ پکے پاؤ پختہ سیر مع محصول ڈاک غیر ممالک علاوہ

تازہ شہادات

جناب سردار ابو محمد شریف احمد صاحب ۔ دکھہ تجم اہلحدیث ۔ موضع شیخوپورہ ضلع رشید آباد سے لکھتے ہیں :-

ہمراہان ۔ السلام علیکم ۔ عرصہ دراز منقضی ہوا آپ سے موسیائی منگائی گئی تھی اور دوستوں کو بھی منگوا دی گئی تھی فی الحقیقت آپکی موسیائی اپنے اندر وہ اثر رکھتی ہے جو ہر دست میں فضیلت کے لکھے ہیں۔ اور واقعی اس میں شفا ہے جس سے صاحب عوارض صحتیاب ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ مستر کل علی الدوام استعمال میں لاویں ۔

فی الحقیقت شفائی ہر کس خدمت بہ موسیائی دافع جملہ بلاست
گرچہ بہست یک یک را یک مرض را بہ موسیائی جامع جملہ خدمت

بناء علیہ امید کی جاتی ہے کہ بنام اس عنبر کے ایک پاؤ پختہ موسیائی بصیغہ ویلو ارسال زمادیں۔ کم جنوری ۱۹۱۵ء (باقی شہادات آئندہ درج ہونگی)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن انجینئر کارخانہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

مفید و کارآمد کتابیں

خداوند کی ماں ۔ مریجا بیٹ ۔ تصنیف ارہمات المومنین ایک بی بی کے تردید میں بے نظیر کتاب ۴

خداوند کا باپ ۔ یسوع ناصری کے آباؤ اجداد کے حالات بعنوان کتاب کا نام ہی سے ظاہر ہے ۔ ایک بی بی کے مریجا بیٹ کا دشمن ۔ قیمت

بدء السافرہ کا اردو ترجمہ ۔ یہ کتاب امام الہام حضرت جلال الدین سیوطی رح کی تصنیف ہے ۔ امام موصوف نے قرآن کریم کی ان آیات کو جن میں حشر و نشر و حساب و کتاب کا ذکر ہے یکجا کیا ہے ۔ عرض کو حشر ۔ شفاعت ۔ میزان ۔ نشر اعمال ۔ پل صراط ۔ دوزخ کا بیان ہے ۔ اس میں جمع کر کے حدیث نبوی کے ساتھ ان کی تفسیر کر دی ہے اطال بزرگ میں یہ کتاب جان ہے ۔ قیمت

انوار قدسیہ ۔ یہ کتاب دوم المتقین شیخ عبدالوہاب صاحب شعرانی کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے ۔ اس میں اولیاء اللہ کے مقامات و علامات کا مفصل بیان ہے ۔ اس میں بالتفصیل دکھایا گیا ہے کہ طالب صادق کس طرح انوار الٰہی کا مشاہدہ کر سکتا ہے ۔ اور اپنے قلب کا تزکیہ ۔ جو لوگ مبتدیانہ کرام کے نقش قدم پر چل کر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ ان کیلئے ضروری رہنما ہے ۔ ۱۰

النسبان اور القدیر ۔ کے مشہور مصنف محمد فرید الدین صاحب خیرو اس کی تقلید پر ایک سکوی نے ایک جامع و مانع کتاب لکھی ہے ۔ اور اس کا ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے ۔ سوا چار سو صفحہ (۴۰۰) کی کتاب قیمت عہ

چھوت چھات ۔ نام ہی سے ظاہر ہے کہ کتاب کیسی مزیدار اور مفید ہوگی ۔ چھوت چھات پر دلچسپ کتاب ۲

الادلۃ الجلیہ فی عقائد اسلامیہ ۔ اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر بدلائل عقلیہ و فلسفیہ مباحثہ کیا گیا ہے ۔ یہ علم مقدس کے وہ مضامین جو عقائد اسلام کہلاتے ہیں ۔ بالکل سائنس کے جدید اصولوں کے مطابق حل کئے گئے ہیں ۔ تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر ۔ ابریلوی کے عموماً اور نبی بخش کے دلوہ بوجوانی کے ان اعتراضات کا جواب ۔ جو وہ ذات باری کی ہستی پر کرتے ہیں عقلی و نقلی دلائل سے نہایت مکمل اور مدلل طور پر دیا گیا ہے ۔ ہستی باری تعالیٰ کا عینی مشاہدہ ۔ ۳

ہدایت الانسان الی سبیل العرفان ۔ مصنفہ حضرت حافظ عبدالکریم صاحب نقشبندی مجددی ۔ جس میں ذکر اور اہل الذکر کے طریقے وغیرہ مندرج ہیں ۔ حضرت مجدد الف ثانی رح کا حال بھی مختصراً مذکور ہے ۔ سب خیالے کرام کے لئے نادر تحفہ ۱۲

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھیکاں

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

جو ب دفع ہر قسم کے امراض و کثرت اختلاط

ان مجرب کے استعمال سے اخلاط کثرت اختلاط دور ہو جاتا ہے ۔ ضعف دفع اور صحت کو دفع کر کے بلغم و صفراوی کے بڑھنے نہیں دیتا ۔ اس کے استعمال سے دل و دماغ میں ان سے بشرگی دور ہو جاتی ہے عمر طولانی ہوتی ہے ۔ اس کے استعمال سے دل و دماغ اور اعضاء جو جوانی کی سی طاقت حاصل ہوتی ہے ۔ نہ ضعف سے پیر ہوتے ہیں نہ دل کے امراض ہوتے ہیں ۔ ذکر و فکر میں دل لگتا ہے ۔ اس کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو جاتی ہے ۔ عمر بھر اس کے استعمال سے دل و دماغ اور اعضاء جوانی کی سی طاقت حاصل ہوتی ہے ۔ نہ ضعف سے پیر ہوتے ہیں نہ دل کے امراض ہوتے ہیں ۔ ذکر و فکر میں دل لگتا ہے ۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی اصلاح اور اتحاد بین کی خاطر ہر ممکن کوشش کرنا۔
(۳) حکومت اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) ایسے پرچے خط و کتابت واپس ہوگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج ہوگے اور اگر پسند نہ ہوئے تو مضامین اصلی لفافہ کے ساتھ واپس ہو سکتے ہیں۔

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۱۵ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست کے سالانہ		
رؤسا و اعیان ریاست		
عام خریداروں سے		
	شش ماہی	
اگر کوئی پرچہ سالانہ خریدار ہونے سے پہلے		
	شش ماہی	

اطلاعات

کا یہ مسلسل بارہواں سال وقت ہے جو اس کے ہاتھ میں ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفی ثناء اللہ صاحب امرتسری مالک و مدیر اہلحدیث ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

جلیگڈھ میں امتحان تفسیر کا جلسہ

جنوری کے شروع ہی میں خاکسار کو جناب آقای اسحاق خان صاحب بی اے کرنسی علی گڈھ کالج کا مطبوعہ خط شریف ملا۔ اور ایسا لمبا خط پڑھا کہ کالج کے جن طلباء نے تفسیر قرآن پڑھی ہے اُن کا اور علم تجوید کے پڑھنے والوں کا امتحان یکم فروری کو ہوگا علماء کرام کی شرکت بہت ضروری ہے۔ اس لئے آپ کو تکلیف دی جاتی ہے کہ ضرور تشریف لاویں۔

باوجودیکہ مجھے کئی ایک اور مشاغل مانع تھے لیکن اس نے جناب صاحب کی دعوت کو سب پر راجح کیا۔ اور یکم فروری کی شام کو علیگڈھ پہنچا۔ اور سیدھا کالج میں گیا۔ اسٹیشن پر پہنچتے ہی میں نے دیکھا کہ کالج کی عمارت سے مناسبت رکھنے کو نوجوان موجود ہیں۔ مگر سچ کہنے امتحان کا وقت میں سے پوچھا جاتا ہے کوئی نہیں بتلاتا بلکہ سب یہی کہتے ہیں کہ آپ سلام تو کیجئے۔ میرا ان کی بے کیا مجرا ہے ہمارے پاس جو پروگرام پہنچا ہے اس میں لکھا ہے کہ صبح دس بجے تفسیر کا امتحان ہوگا بعد نماز ظہر (جو بعد دو بجے) کا۔ اور بعد نماز مغرب تقسیم انعام ہوگا۔ مگر اس وقت کوئی بھی ایسا نہیں جو اس مجمل پروگرام کی تشریح کر کے صحیح کے لفظ سے کتنے بجے مراد ہیں۔ آخر خدا خدا کر کے صبح ۱۰ بجے کے قریب کالج میں پہنچے۔ دیکھا کہ جس مسجد میں امتحان ہونے کا ذکر پروگرام میں تھا وہ فیض محمود کا مقام ہے۔ وہاں کوئی طالبعلم ہے نہ ممتحن۔ اتفاقیہ دیکھا تو میرے گرم دوست مولوی عبید اللہ صاحب مقیم حویلی پرنکاش بڑی بے چینی سے پوچھا رہے تھے امتحان کہاں ہیں۔ آپ نے بھی ہاتھ کے اشارہ سے بتلایا مگر آپ کا ہلنا بھی رہا بلکہ سلطان امتحان کے متعلق پوچھ۔ اتنے میں دیکھا کہ ہمارے بزرگ محسن مولانا عبد اللہ صاحب انصاری ناظم دینیات علیگڈھ کالج بھاگے بھاگے آرہے ہیں۔ پوچھا امتحان کہاں ہے؟ جواب ملا۔ ہاں آپ تشریف رکھئے ہوگا۔ جناب ہمارے پاس پروگرام سطور پہنچا ہے جس میں لکھا ہے صبح سے دوپہر تک امتحان تفسیر ہوگا۔ ساڑھے چار بجے انعامات کی تقسیم ہوگی۔ مگر اتنا پتہ نہیں کہ امتحان کہاں ہوگا۔ ہم تو اپنے ہی کالج سے آئے ہیں کیا اسی لئے کہ یہ کہتے ہوئے جاویں کہ

بہت شوق آمد و زدم ہمہ حرماں برفتم

مولانا انصاری نے فرمایا۔ اس وقت تو حسب الحکم پرنسپل سکول اور کالج کے انگریز و ہندوستان علماء کو انعام تقسیم ہوگا۔ تفسیر کا امتحان شاید دوپہر ہوگا۔ میں نے کہا اگر تبدیل وقات ہو تو ہمیں اطلاع کی ہوتی۔ جواب ملا کہ نہیں۔ جلسہ انعام میں بعض علماء صاحبان سے ریاست کیا تو انہوں نے کہا شام۔ ایسے امتحان تفسیر ہوگا۔ اور بھی ہوا۔ بلکہ دس بجے والے تقسیم انعام سے پہلے

(۱) اہلحدیث کا ایجنٹ ہر شہر میں مقرر ہے۔ (۲) اعلان نوشتنی ہیں کے لئے مفید ہے قیمت رعایتی۔ ۱۲ سطر

فارغ ہو کر اپنے اپنے گھروں کو چلتے بنے چنانچہ میں بھی شہر میں اپنے ڈیرے پر آگیا۔ شام کو بعد ظہر چند طلباء نے ترجمہ قرآن شریف اور قرأت کا امتحان دیا

ان سب واقعات کو یکجا دیکھ کر ہمارا ناصف یہ سوال ہے کیا سکرٹری صاحب (جناب محمد یحییٰ خان) جن کے بلانے پر علماء دور دراز سے پہنچے تھے اُن کا فرض نہ تھا کہ علماء کو اس تبدیلی سے باقاعدہ اطلاع دیتے۔ یا

سکرٹری صاحب (بیانات از مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب لنبر علیکہ وہ ذمہ دار ہوں) اُن کا فرض تھا کہ اپنے پروگراموں کو بار بار چھپتے اور باقاعدہ اُن کے مکانوں یا مقام نزول میں اطلاع بھیجتے کہ وقت تبدیل ہو گیا ہے آپ لوگ فلاں وقت تشریف لائیں اس کا جواب ہم نہیں دینا چاہتے صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ آپ لوگ شیخ سعدی مرحوم کے قول کو ایک دفعہ پڑھیں تو جواب اسکا مل جائیگا ؎

آنچہ خود نہ پسندی بدیگراں مپسند

انجمن اخوان الصفا

اس انجمن کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲۹ جنوری ۲۶ء ہو چکا ہے اس کی قبولیت کی یہ علامت کافی ہے کہ پرچہ نکلتے ہی اس کے لئے ہاں۔ ہاں کی آوازیں آنے لگیں۔ سب سے اول ہمارے مکرم ڈاکٹر فیض محمد صاحب چیف میڈیکل ریاست ناہا نے مظفری شرکت اور چندہ دو روپے ارسال فرمایا باقی احباب کی خدمت میں حسب ذیل ہے:

مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی محمود ضلع سیالکوٹ (ڈھپ سیال) دو بانہ ۸ر۔ بابو برکت علی صاحب مرحوم اہلحدیث لودہانہ ۸ر۔ میاں محبوب حسین صاحب ڈیسہ ۸ر۔ از مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی عہ ۸ر۔ ابوالوفاء امرتسری عہ ۸ر۔ از مولوی محمد صاحب ارشد ہی ۸ر۔ از تعمیر خان چیف ڈیسہ ۸ر۔ نہتا نور محمد خان انڈیسہ ۸ر۔ میزان شیخ مرقطاعہ ۸ر۔

(۱) مولانا صاحب نے صرف ۸ر بھیجے ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اس وعدہ کو جلد پورا فرمائیں گے۔

(۲) ہمارے ناظرین میں سے بہت کم لوگ مولوی یوسف حسین صاحب خانپوری مقیم گنور ضلع بدایوں کو جانتے ہونگے آپ ایک ذی استعداد عالم ہیں۔ میں آپکے علم و فضل کی لحاظ سے آپکی قدر کرتا ہوں۔ اہلحدیث برادران میں بدیں عربی تعلیم کے متعلق عرصہ سے اختلاف ہو رہا ہے جس کی مخالف برادران نے فتوے کفر رنگ میں کتاب الزین بھی شائع کی جسکا جواب بھی دیا گیا ہو سب کو معلوم ہوگا اس ہفتے مولوی صاحب موصوف نے خط لکھا ہے کہ ابو الوفاء کی عربی تفسیر میں بہت سے مقامات حدیث شریعت کے برخلاف ہیں بطور اُن کے ایک دو مثالیں بھی بیان کی ہیں جو یہ ہیں:۔

(۱) البیت المعمور کی تفسیر ابو الوفاء نے یوں کی ہے والبیت المعمور ای المساجد کلها حالانکہ بموجب حدیث بیت المعمور آسمان پر ایک مقام کا نام ہے جو ساتویں آسمان پر ہے

(ب) دوسری مثال وابتہ الارض کی ہے۔ لکھا ہے کہ ابو الوفاء صاحب اگر واقعی اہلحدیث ہیں تو ان دو مثالوں کو نمونہ اصلاح بنا دیں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ میرے نزدیک عبارتیں کی غلطی ہے۔

میں مولوی صاحب کی عنایت اور اخلاص مندی کا شکر گزار ہوں خدا آپکی نیت کے مطابق ثمرہ پیدا کرے اور ہر آنے والوں کی جمع آوری کسی کرنے سے سننے میں آئی ہے بند ہو جائے۔

**مولانا! امید ہے آپ پسند کرینگے۔ کہ میں اپکی تجویز کو اور وسیع کر دوں۔ وہ یہ کہ اسیطرح سب وہ لوگ جو بھی ان معنی سے انتظار ہیں کہ میں نے احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کے خلاف تفسیر کی ہے ایسی کہ اس خلاف کی وجہ سے میں بجا حدیث نہیں رہا، وہ صاحب عشرت اپنے اپنے شہر کے طابق اُن مقامات کی نہرست میرے پاس بھیجدیں مگر صرف وہ مقام ہوں جنہیں انکے خیال میں احادیث نبویہ کا ایسا خلاف کیا ہو جیسا کو کی منکر حدیث بے پروائی سے کرتا ہے تو میں اُن سب مقامات کو غور سے دیکھکر جنہیں مواخذات کرنیکے پاؤنگا انہیں شکریہ کے ساتھ رجوع کرونگا اور جن میں مواخذات غلط سمجھونگا انکا جواب مع دلائل کے طریق پر دونگا۔ لیکن چونکہ پھر یہ وہی سلسلہ سوال و جواب اور تردید و تائید کا قائم ہوگا جو پہلے مضر ثابت ہوا اسلئے اس نقشہ کو جذکر نیکی غرض سے ایک مستقل رسالہ علم و عمل اور درایت سے پر اور انتخاب ہوا اور جماعت اہلحدیث میں علمی حیثیت سے ایک خاص امتیاز رکھتا ہو منصف ثابت ہو جانا چاہئے جو میرے جوابات کو دیکھکر فیصلہ دے کہ مدعی کا دعویٰ ثابت ہے یا مجیب کا جس دن میں علم کی محبت اور تفوق سے نفرت ہوگی اُسکو اس صورت کی منظوری میں کیا اعلام ہو سکتا ہے۔

ممکن ہے بعض صاحب یہ کہیں کہ منصف کی حاجت نہیں جواب خود اپنا اثر کریگا۔ تو ایسے لوگوں کو تو جہ کرنی چاہئے کہ کرشنا سوال پر جسکا جواب ادھر سے نہیں دیا گیا جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ادھر سے اپنے سوال کی نوت پر زور دیا جاتا ہے ادھر سے اپنے جواب پر نماز ہے۔ تھیو کیا؟ ہاں ایک معنی سے نتیجہ صاف ہے کہ ہر دن دونوں یہ طوفان اُٹھا ہے اُن دنوں کی نسبت آج بہت کم ہے جمہور قوم نے مخالفین کی سازہ (در پردہ افراج انا نحن) کو نہایت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور نفرت سے ہٹا لیا ہے۔ میری بدمت کی درخواست ہے کہ مجھے اُن اغلاط پر مطلع کیا جائے جنہیں میں نے احادیث نبویہ کا خلاف کیا ہے تاکہ میں اُن کی اصلاح کر سکوں۔

عرصہ ہوا۔ ایک دفعہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے بڑی نرمی سے جناب مولینا عبد الحی صاحب فرنگی مرحوم کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ آپکا اور ہمارا علمی کا اس امر میں اتفاق ہے کہ احادیث نبویہ سب کی سب

صاحب موصوف بھی اس وسعت کو اپنی امید خیال کرینگے۔ اب میں احباب سے اس تجویز کے متعلق مختلف آراء کا منتظر ہوں خصوصاً اُن اصحاب سے جنکو یہ دعوے ہے کہ خاکسار یہ یہ خلاف کرتے احادیث نبویہ کے احادیث سے خارج ہے۔

مذاکرۂ زوجۂ مفقود الخبر نمبر ۲ جلد ۱۰ صفحہ ۲۱

(از جناب مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری)

اصول حدیث کا یہ مسلمہ قاعدہ اہل علم پر روشن ہے کہ جو بات کسی سوال سے ایسی وابستہ ہو کہ اُس میں قیاس کو دخل ہو تو وہ حکم میں مرفوع کے ہے قال فی الالفیۃ ؎

وما لا یقال من حیث بجتہد لہ
یضاف ذا الحکم الرفیع کما لی
وقال ابن الصلاح فی مثل ذا لہ
الحق الرفع لہ من اہل العلم

یعنی جو قول یا فعل کسی صحابی سے ایسا وارد ہو کہ جس کو دخل نہ ہو تو وہ حکم میں مرفوع کے ہے قال فی الالفیۃ ؎

وما لا یقال من حیث بجتہد لہ
یضاف ذا الحکم الرفیع کما لی
وقال ابن الصلاح فی مثل ذا لہ
الحق الرفع لہ من اہل العلم

یعنی جو قول یا فعل کسی صحابی سے ایسا وارد ہو کہ جس کو دخل نہ ہو تو وہ حکم میں مرفوع کے ہے۔ ابن الصلاح نے اس کو علوم الحدیث میں مسلمہ قاعدہ لکھا ہے۔ ہمیشہ محدثین اس قاعدہ کو بطور مسلمہ کے استعمال کرتے رہے ہیں۔ اسی قاعدہ کی بنا پر حافظ ابن حجر نے اصابہ میں حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی حدیث کو جس میں انہوں نے ابو جہم کے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کپڑا بھیجا تھا مرفوع کہا ہے۔ اسی قاعدہ کی بنا پر حافظ ابن حجر نے اصابہ میں حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی حدیث کو جس میں انہوں نے ابو جہم کے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کپڑا بھیجا تھا مرفوع کہا ہے۔

اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو مفقود الخبر کی زوجہ کے لئے چار برس کی مدت تربص مقرر کی ہے اس کو مفقود الخبر کے متعلق کوئی خصوصیت نہیں جنکی خبر جاتی ہے وہ بھی ایسا کرتے ہیں لیکن جناب کلیم الرحمان کہ حضرت عمر نے یہ فیصلہ کسی صحابی سے ایسا وارد ہوا کہ جس میں قیاس کا احتمال نہ ہو سکے جیسا کہ اصول حدیث کا مسلمہ قاعدہ ہے تو ہمارا کہنا ہے کہ

ہذا ظاہر ہے کہ وہ جب کوئی نص قرآن صریح اس باب میں وارد نہیں ہوئی اور نہ کوئی مرفوع صحیح حدیث اس باب میں ہے تو حضرت عمر جیسے فقیہ اور صحابی کا فیصلہ موجود ہے اور نظام صحابہ کا اس پر اتفاق ہے۔ اگر یہ اتفاق سکوتی ہی کیوں نہ ہو اور حضرت عثمان سے بھی یہی مروی ہے تو ہمیں قیاسات و ڈوراسے کی حاجت نہیں۔ بلاشبہ یہ زمانہ فتنہ کا ہے اس زمانہ میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے رہے آیات لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری الآیۃ، لا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ہی احسن الآیۃ کا معارضہ یا تخصیص ہونا تو یہ ہمارا دعویٰ نہیں ہے ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ ان آیات کے عموم سے خاص کوئی حکم لگانا مشکل ہے بلاشبہ اس زمانہ میں ارسال غلط وغیرہ کے ذریعہ سے ہزار گونہ آسانی ہے لیکن سینکڑوں واقعات بتاتے ہیں کہ باوجود اس کے بھی مفقود الخبر کی خبر ملنے میں بڑی مدت لگتی ہے کیونکہ غریب اب ذرہ ذرہ کا ہو جاتا ہے۔ اکثر لوگ جو ادھر ادھر نکل جاتے ہیں ٹاپو دیکر اکثر لوگوں کو بھلا کر لے جاتے ہیں کہ اُن کی خبر ملنے حتی المقدور مشکل ہو جاتی ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پانچ پانچ دس دس برس اس طرح گزر جاتے ہیں اس عرصہ میں بیوی کو زندہ رہنا اور دوسرا نکاح کرنا ضرور ہے ورنہ اس کا بھی ہو جان

والرسالہ کے کیا سمجھتے ہیں؟

(۲) اگر ان دونوں میں سے ہر ایک راہ ہدایت پر تھے یا نہیں۔ صورت ثانیہ کا قائل اہلسنت والجماعت میں سے غالباً بلکہ یقیناً کوئی بھی نہیں اور صورت اولیٰ کا ہر امام کے راہ ہدایت پر ہونے کے لیے ایک ہی امام کے جملہ اقوال ماننے اور دوسرے امام کے جملہ اقوال چھوڑنے کے وجوب پر کون سی قوی وجہ دال ہے۔

(۳) خدا کا دین ایک ہے اور حق واحد ہے یا اقوال متضادہ جو ایک دوسرے کے منافی ہیں صورت ثانیہ کا تو کوئی بھی قائل نہیں۔ اور بصورت اولیٰ ہر ایک مجتہد جمیع مسائل میں مصیب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اختلافی مسائل میں ایک ہی مجتہد برحق و اب ہوگا اور دوسرا اس کا مخالف برخطا۔ تو ہر ایک مسئلہ میں ایک ہی کے وجوب تقلید۔ اقوال ہونا گویا ہر مسائل غیر حقہ پر وجوب عمل کو مستلزم ہے اور اسکے بطلان کے لئے کون سی وجہ کافی ہے۔

(راقم محمد انصاری بچھراؤں شہر مراد آباد۔ ضلع بریلی یوپی)

اظہار راز و بیان مسئلہ از علماء حنفیہ

علماء حنفیہ کرام سے چند سوالات کے جواب تک سے ایک مستفسار اہلحدیث مطلع عدم اور جنوری ۱۹۶۴ء کا ہے میں فاکسار کی نظر سے گزرا۔ اس میں مستفسر صاحب نے ۱۵ سوال علماء حنفیہ کرام سے کئے ہیں۔ قرین ہیں مزید بارک و بیدار کرنا۔ یہ تینوں جزوانہ جناب مولانا کرنا ضرور ہے۔ میرے خیال میں اگر اس استفسار کے جواب دینے تک میں حنفیہ کو خصوصیت نہ ہوتی تو بہت مناسب ہوتا۔ اس خصوصیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ علماء حنفیہ کو امور مسئولہ سے کچھ خصوصیت ہے۔ غالباً کہ بحیثیت مجیب ہونے کے اہل اسلام کے کل فرقوں کو چھوڑ کر مستفسر سے یکساں تعلق ہے پس مجیب کی کوئی وجہ نہیں۔ البتہ مستفسر صاحب یہ کہ سکتے تھے کہ فلاں فلاں کتب کے ذریعہ سے جواب دیا جائے میرے خیال میں علماء حنفیہ میں سے کوئی بھی اس مستفسر میں سے ایک کو بھی جواب نہیں لکھتا اور ترک فقہ

انہیں جلد جواب دینا چاہئے کہ انہیں امید دلائی ہیں اتنا وقت ضائع نہ کرنا پڑے۔ اور بجائے صدقہ دینے کے انہیں کہہ دینا چاہئے کہ صحیح و تندرست ہو کر بھیک مانگنا دولت کا کام ہے کوئی کام کرو یا کوئی ہنر سیکھو کہ کام میں لگ جاؤ ایسے کرنے میں اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ پر بھی عمل ہو گیا کیونکہ جسے انہیں ڈانٹا انہیں سخت و سست نہیں کہا لیکن آیہ کریمہ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ پر بھی عمل ہو گیا اور حدیث صحیح یہ مذکور ہے کہ سائل گھوڑے پر بھی آئے تو اسے دو ان دونوں فضائل میں سائل سے مراد ایسے لوگ ہیں جن میں مجبوری ثابت کرتی ہے یا تو وہ بوجہ اپنے صحیح الاعضاء ہونے کے یہود میں یا مسافر ہیں یا قوم کا قومی بار اٹھاتا ہے۔ اگر چہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئیں تو انہیں رد نہ کرنا چاہئے۔ لیکن جو آدمی کہ صحیح الاعضا ہے قوی ہے اور سوال کرنے اور بھیک مانگنے کو اپنا پیشہ سمجھتا ہے اسے ہرگز نہ دینا چاہئے بلکہ مطابق سنت اسے کچھ پیشہ بتانا چاہئے جس سے گداگروں کی تعداد میں کمی آئے اور بالقصد اپاہج بننے والوں کی شرح کم ہو۔ اسی طرح ایک مسئلہ اسی صدقہ کے متعلق یہ ہے کہ

صدقۃ الفطر کسے دینا چاہئے

ایک حدیث میں وارد ہوا ہے ابوداؤد نے روایت کی ہے اغنوھم فیغنیکم اللہ و ما فقیر کم فیرزقہ علیہ ما کثر ما اعطاہ (مشکوٰۃ) لیکن ظنی تمہارے۔ تو انہیں اللہ تعالیٰ اس صدقہ فطر کے ذریعے کی وجہ سے گناہوں سے پاک کر دیگا لیکن تمہارے فقیر پس صدقہ فطر دینے سے ان پر اس سے زیادہ لوٹایا جائیگا جتنا کہ انہوں نے دیا ہے) اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر غنی اور فقیر دونوں ہی نکالیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب غنی اور فقیر دونوں ہی صدقہ فطر نکالینگے تو کیا کس کو جائیگا۔ لیکن دوسری روایت نے اس کو بھی بتا دیا اغنوھم عن الطوف فی ھذا الیوم (اے مستحقین کو اس روز دور کرو کہ انہیں اس روز در در پھر کر سوال کرنے سے استغنا ہو جائے (ابن سنی و بیہقی بروایت ابن عباس) اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر ایسے لوگوں کو دیا جائے جو بالکل نادار ہیں کہ انکے پاس ایک روز کے کھانے کا بھی نہیں ہے اور ہمیں تعلیم فرمائی گئی کہ انہیں بالکل ذلیل نہ دو بلکہ اس قدر دو کہ اس روز سوال کرنے کے لئے انہیں گشت نہ لگانا پڑے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا اس قسم کے لوگ آج ہر مقام میں پائے جاتے ہیں جنکے پاس کچھ بھی نہیں عید کے روز گشت کر کے مانگ لائیں تو کھائیں۔ ہمنے جہاں تک دیکھا اور جہاں تک ہمیں آنے جانیکا موقع ہوا ہمنے کہیں ایسے نادار کو نہیں دیکھا کہ ان کے پاس عید کے دن کا بھی کھانا نہ ہو چنانچہ خود ہمنے اپنی بستی میں جو ہدایت غربا کی بستی ہے عید کے روز بھی تلاش کیا تو ایسے لوگوں کو نہ پایا یا چار دو اچار کے موافق جو لیتے آیا اسے دیدیا۔ ایک صاحب نے اپنی بستی کا حال بیان کیا کہ ہماری بستی میں کوئی صدقہ لینے والا نہیں ملتا۔ اس لئے ہم لوگ جمع کر کے فقیروں کو بلا کر لاتے ہیں اور انہیں بلاتی دیکر نماز کے لئے چلے آتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ان نکمے فقیروں کی کیا حالت ہوتی ہے۔ کہا کہ وہ گانا شکاری کرتے ہیں ان کے گھروں میں بچے ہوتے ہیں اور اسی بھیک کے جمع کرنے پر نوش حال ہوتے ہیں مگر وہ صدقات کو اس وجہ سے بخوشی لیتے ہیں کہ وہ اسکو اپنی خاندانی چیز جانتے ہیں اور اسی طرح وہ لوگ بھی ان صدقات کو بخوشی لیتے ہیں جو فقیری کا پیدا کر کسی فقیر کے ہاتھ سے پی کر اس کے مرید یا مالکا ہو جاتے ہیں اور اسی پیشہ گداگری کو اپنا پیشہ کر لیتے ہیں۔ بعض اہل علم نے اس اشکال (کہ فقیر بھی صدقہ فطر دیوے تو پھر لینے والا کون ہوگا اور جہاں ایسے مساکین نہیں ملتے جن کے گھر میں ایک دن کی بھی قوت لایموت نہ ہو) کے جواب میں فرمایا کہ لوگ فقیروں کو دیں اور ایک فقیر دوسرے کو دے۔ غرض یہ کہ جو فقیر صدقہ فطر ہے وہ بھی صدقہ لیکر کسی دوسرے فقیر کو دے تو کچھ اس کی مخالفت صدقات میں نہیں پائی جاتی ہو سکتا ہے کہ زید فقیر سے اس کے پاس صدقہ فطر آیا اس نے بھی صدقہ فطر نکال کر دوسرے فقیر کو دیدیا اس طرح فقیر بھی صدقہ فطر دیدیوے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن میں نے عرض کی سلیکم عطافانی نے جو کل نماز کے بعد جو صدقے میں کپڑے لے تھے اسے اسی وقت ہوا انہوں نے صدقہ کیا یہ دیکھکر آپ ان پر ناخوش ہوئے اس کا کیا جواب ہے؟

(عبدالسلام مبارکپوری از مبارکپور)

نظم ظریف

از مولوی نعیم عبداللطیف صاحب ظریف

حمد کا اور نعت کا سامعوں جو سخن پاتے ہیں ہم
وہ خوشی ہوتی ہے جامہ سے نکلے جاتے ہیں ہم
آہ اہل دین میں کیسا پڑ گیا یہ افتراق
اُنس و الفت کی بجائے جو بغض پاتے ہیں ہم
کیا بیاں ہوں بعض علماء خلق کے رنگ ڈھنگ
کرتے ہیں۔ شرم کے مارے مرے جاتے ہیں ہم
خدا یا اب خشک اپنے دین کو کرتے ہیں تباہ
طور ان کا دیکھکر جی میں جلے جاتے ہیں ہم
جاہلوں کی اپنے کج فہمی و بیرحمی کا حال
دیکھتے ہیں اور زباں پر کچھ نہ لاتے ہیں ہم
بنتے ہیں صوفی کہیں حنفی کہیں اہل حدیث
عزت ایسے شعبدوں سے ہر جگہ پاتے ہیں ہم
بعض ہم میں ایسے ہیں سیف اللسان چرب البیان
اہل حق کو جھڑکیوں میں ہی اڑا جاتے ہیں ہم
اٹھ گیا دنیا سے اب اخلاص اور اظہار حق
دفن میں اور پند میں اکثر بڑا پاتے ہیں ہم
آہ اب للہیت کا تو پتہ لگتا نہیں
بندۂ عرص ہو ان میں کے بل کھاتے ہیں ہم
قدر اہل اللہ کی افسوس بالکل اٹھ گئی
اور مکاروں کو خنداں ہر جگہ پاتے ہیں ہم
سنت و توحید سے کچھ جھکو دیکھو بھی نہیں
نوحی ماتم روی کا اک لکچر سنا جاتے ہیں ہم
ایک ذرہ بھر خدا کا ڈر نہ رکھتے ہیں ذرہ
طور ان کا دیکھکر جی میں جلے جاتے ہیں ہم

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

ہمارے اطراف کا دستور ہے کہ کچھ دار فقیروں کا ایک خاندان ہوا کرتا ہے وہ اکثر گداگری کا کام کرتے ہیں اس وجہ سے ان کے مکانوں میں غلے بھرے رہتے ہیں۔ اکثروں کے لئے کچھ زمین لاخراجی ہوا کرتی ہے جس کو اس اطراف میں سانجی بولا کرتے ہیں یہ کچھ دار فقیر سوال کرنا اور بھیک مانگنا اپنا ذاتی پیشہ خیال کرتے ہیں اور جام و دھوبی کی طرح بھیک کو

لہ جناب مولوی اشرف علی صاحب دیوبندی نے اپنی کتاب بہشتی زیور میں لکھا ہے۔

چال پر ماں باپ کی اپنے چلے جاتے ہیں ہم
تڑپ ہے روزہ نماز اور چھٹے ہیں سب احکام دیں
کی غضب ہے اس مسلمانی پہ اترا تے ہیں ہم
عیش و عشرت خواب غفلت خود خیالی خود سری
سب کا گلہ گھونٹ کر فخر جتاتے ہیں ہم
حرص و بغض بغض و کینہ غیبت و مکر و فریب
ساتھ میں دفتر کے دفتر ہی لئے جاتے ہیں ہم
کیا کہیں اپنی حقیقت کچھ کہا جاتا نہیں
بے کہے یاروں کی نظروں سے گرتے جاتے ہیں ہم
اک زمانہ تھا کہ ہم اوروں کو دیتے تھے سبق
اک زمانہ ہے کہ اپنے جی سے گھبراتے ہیں ہم
جو بندگیوں کا اٹھایا تھے ہم سر پر کبھی
اب تو اپنا بوجھ بھی غیروں سے اٹھواتے ہیں ہم
دیئے دلسے تھے ہیں پہلے خدا کی راہ میں
اب خدا کی راہ میں بھائے تو کھاتے ہیں ہم
ناتوانی کا یہ عالم ہے کہ اٹھ سکتے نہیں
بے سہارے غیر کے کب پاؤں سکتے ہیں ہم
اب تو وہ اخلاق و شفقت ہے نہ الیف قلوب
اور سٹیدائے رسول اللہ کہلاتے ہیں ہم
اب کہاں وہ اہل دل اہل کرم اہل سخا
پھیلے فتنوں میں کہیں انگشتاں بالا ہیں ہم
ٹوٹ جاتی ہے کمر اور کلیجہ منہ کو آتا ہے جب
شوکت اسلام میں گر فوز و تمکن پاتے ہیں ہم
غرض اسلام پر ہم آگ خود بر سا چکے
اس کی غربت پر بجبث رو رو کو جاتے ہیں ہم
دل کے ٹکڑے ہیں کلیجہ شق ہے پہلو چاک چاک
شوق سے پیٹے ہوئے خون جگر کھاتے ہیں ہم
بندگان خاص سے اب بھی جہاں خالی نہیں
جن کے ایمن راطف سے شادماں بخت جاگزیں ہیں ہم
یا الٰہی عالمان حق کی ہمت ہو بلند
آن قسم قول و عمل سے راہ پا جاتے ہیں ہم
قدر داں سب اٹھ گئے جوہر شناسی مٹ گئی
شان و شوکت ظاہری پر ہی مرے جاتے ہیں ہم
تیز خدا امید ظیم سے نہ رکھ اے بوالہوس
نسخہ اکسیر اعظم تجھکو بتلاتے ہیں ہم

خصب رقبا زبان بھی ہے لکس ہے قلم
اب زبان کو بند کر کے چپ ہو کر جاتے ہیں ہم
بس نظر لیف اب بند کر اپنی زباں بہر خدا
تیری باتیں سن کے دل ہی دل میں شرماتے ہیں ہم

تاریخ نبوی کا خیر مقدم

فاضل ایڈیٹر صاحب و ناظرین اخبار اہلحدیث
السلام علیکم۔ میں سنہ ۱۹۱۴ء سے آج ۱۲ رجنوری سنہ ۱۹۱۵ء تک اخبار ہذا جاری رکھا ہوں۔ میں آپ صاحبان کو یقین دلاتا ہوں کہ آج تک کسی پرچہ اہلحدیث کو دیکھکر میں اس قدر خوش نہیں ہوا تھا جیسا کہ پرچہ اہلحدیث مجریہ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۵ء کو دیکھکر فرحت و مسرت ہوئی۔ کیونکہ اس بابرکت نمبر میں امید بھی بہت دلائی گئی ہے جسے شکر ادا۔ اسلام باغ باغ ہو جائیگا اہلحدیث علماء کے قلم سے آج تک خصوصاً نخوا الانبیاء رحمۃ العالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح جلیلہ کے متعلق کوئی مضبوط مدلل مبسوط مفصل کتاب نہیں لکھی گئی۔ در حبل عاشقی رسول جماعت اہلحدیث میں یہ ایک کمی تھی جس کو پورا کرنے کے لئے جناب مولانا حافظ ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے خوشی خوشی بلکہ جوش اور ولولے کے ساتھ کمر ہمت کو مضبوط باندھا اور اس اگران کو اپنے کسی کی تحریک و سفارش کے اپنی سر آنکھوں پر اٹھایا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء مولانا موصوف کے طرز سہتہ لال اور شگفتہ نوش سے ناظرین اہلحدیث بخوبی واقف ہیں لہذا میں قیاس ہوں کہ اہلحدیث اخبار کی قیمت بجائے ۳ روپیہ کو یکروپیہ کر دیئے جائیں اور بسم اللہ کر کے سیرت نبوی کا افتتاح کیا جائے چشم ما روشن دل ما شاد۔

فاضل ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں یہ بھی گزارش ہے کہ سیرت نبوی ہر ہفتہ چودہ سے کسی طرح کم شائع نہ ہو۔ غالباً ناظرین اہلحدیث کا ہر ایک فرد تاریخ نبوی کا خیر مقدم بڑی قدر سے کرنے کو طیار ہوگا۔ لیکن خشک خیر مقدم سے کام نہیں چلتا۔ تہیان ہند سیاکوٹ کی ہمت تو دیکھئے بغیر کسی سوداگرانہ لالچ اور بلا کسی فوشتاد کوشش کے خالصاً للہ اس اہم مگر بابرکت نیک یادگار کا بیڑہ اٹھایا۔ آپ حضرات بھی کمر بستہ ہو جائیں اور اس ثواب میں شامل ہونے کے لئے اس مفید تجویز پر عمل کریں کہ ہر ایک خریدار اہلحدیث اپنے پیارے اہلحدیث کے لئے دو جدید خریدار بنانیکی کوشش کرے اور جس روز تاریخ نبوی کا پہلا پرچہ ان کے ہاتھوں میں پہنچے فوراً دو نئے اہلحدیث کو جدید خریداروں کا نام و پتہ لکھ بھیجیں۔ یہ ہے عملی شکریہ اور اصلی خیر مقدم۔ میں پورا بھی انشاء اللہ اس تجویز پر عمل کرونگا۔ ناظرین! یہ نوشتہ اخبار ہذا اہلحدیث اب بھی اپنی نظر آپ ہے لیکن تاریخ نبوی کے اجراء پر تو تمام اخباری دنیا کے اہلحدیث پر ہجوم سے یہی جگمگا دکھتا اور دلربا ضیاء پاشی کریگا ؎

لو کان فی کل منبت شعرۃ
لسان لما استوفیت واجب حمدہ

(ناظم خاکسار ابو المظفر محمد حبیب الرحمان حسین پوری)

اہلحدیث کانفرنس کا اولین فرض

(از مولوی عبد الحمید صاحب ٹاوی از حیدرآباد دکن)

مذہب اہلحدیث کے چند مرکزی الآ مسائل ترشہ خاکسار رشحۂ قلم آرزو خلف اوہام، آئین ہائے رفع البدین وغیرہا کو اخبار اہلحدیث میں ملاحظہ فرما کر بعض احباب نے تحریک کی کہ مذہب اہل حدیث کے کل مسائل متفقہ شروح و بسط کے ساتھ جیسے کہ مضامین مستدل کر کے لکھے گئے ہیں اردو میں آپ لکھدیں کیونکہ اردو میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی جس سے اردو خوان اہلحدیث برادران کو مسائل کے نکالنے اور معلوم کرنے میں کما ینبغی سہولت اور آسانی ہو۔ میں نے ان کی اس تحریک کو معقول سمجھا اور عرض کیا۔ اتنے بڑے کام کا سرانجام جو قلیل البضاعۃ اور قلیل الفرصت سے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ البتہ میں آپ کی تحریک کو مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی جنرل سکرٹری اہلحدیث کانفرنس تک پہنچا کر مولانا موصوف کے توجہات عالیہ اس کی طرف

(ل) ہر مضمون اس کے تفویض کئے گئے ہوں اُن کو وقت مقررہ میں ختم کرے یعنی یکم مئی سنہ ۱۹۱۵ء سے ۳۱ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ء تک۔

(ب) ۳۱ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ء سے پہلے مضمون نرشتہ کو صدر کے پاس ارسال کرے۔

(ج) مضمون میں کوئی ایسے الفاظ نہ آنے پائیں جن سے کسی فریق کی دل آزاری ہوتی ہو بلکہ وہ اس حکم خداوندی کے مطابق ہو اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔

(د) مضامین کا طرز یہ ہونا چاہئے کہ اول اہلحدیث مذہب کے دلائل اور اُن کی ثبوت کا سب بیان کیا جائے پھر اس کے بعد مخالفین کے اعتراضات (جو اہلحدیث مذہب کے دلائل پر وارد ہوتے ہوں) کی تردید کیجائے بعد ازاں مخالفین کے دلائل اور اُن کے ضعف پر روشنی ڈال جائے۔

(ہ) اگر کسی ممبر سے اُن مضامین کا لکھنا کسی وجہ سے ناممکن ہو تو اُس کو لازم ہے کہ اس کی اطلاع صدر کو ایک ہفتہ کے اندر (یعنی ۷ر مئی سنہ ۱۹۱۵ء تک) بذریعہ اخبار اہلحدیث کرے مگر اس صورت میں اس کو اپنی وجہ پیش کرنے پڑیگی۔ اور اگر صدر اُن وجوہ کو معقول تصور کریگا تو اس مضمون کو دوسروں پر تقسیم کریگا۔

فرائض جنرل سکرٹری

(ا) مضامین اور فہرست جو صدر کے پاس سے موصول ہوں اُن کی توجیہ جو مناسب ہو کرے۔ اور بعد ملاحظہ اور ترمیم اُس کو اہلحدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ منعقدہ سنہ ۱۹۱۵ء میں پیش کرے۔

(ب) بعد منظوری کارکنان و ممبران و غیرہ اہلحدیث کانفرنس اُس کو طبع کرانے کے لئے اخبار اہلحدیث کے ذریعہ چندہ جمع کرنے کا اعلان کرے۔

فرائض ہر اہلحدیث

ہر اہلحدیث کا فرض ہوگا کہ:۔

(ل) اس کام مسعود کے لئے خود تھوڑا بہت چندہ دیوے فَتَوَکَّلْنَا عَلَی اللّٰهِ اِنَّهُ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ۔

(ب) اور اپنے دوست احباب سے چندہ وصول کر کے جنرل سکرٹری کے پاس بھیجدے۔

من دل علی الخیر فلہ اجر مثل فاعلہ۔

اگر میری تجاویز ہالا میں کچھ نقص ہو تو براہ کرم اُن کو اہلحدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ جو مارچ سنہ ۱۹۱۵ء میں بمقام علی گڈھ منعقد ہوگا پیش کر دیا جاوے۔ اور اگر ممبران و کارکنان وغیرہ کانفرنس مذکورہ اُن کو منظور فرمائیں تو بوقت انتخاب اس عاجز کو فوراً سوشن نہ کیا جاوے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ بوجہ علالت خاکسار شریک کانفرنس نہ ہو سکے گو اس کی شرکت کے لئے کوشش بلیغ کرونگا۔

(الراقم العاجز عبد الحمید آڈوی از حیدرآباد دکن)

ایڈیٹر:۔ اور صاحب بھی اپنی اپنی راہ سے اطلاع دیں۔ کچھ شک نہیں کہ اہلحدیث جماعت کو سلسلہ تصنیف و تالیف کے مکمل کرنے کی سخت ضرورت ہے اُردو کتابوں کے علاوہ عربی کتابوں پر توجہ ضرور ہے۔ اہلحدیث کانفرنس اپنی بساط کے مطابق کرتی ہے۔ عرصہ سے اہل عالم صرف مسند امام احمد کی تنقید روایت پر لگے ہوئے ہیں جن میں سے ایک تنخواہ دار ملازم ہیں۔ دوسرے آخری۔ اسی طرح اب تجویز ہوئی ہے کہ ایک

رسالہ اصلاح رسوم نکاح و اصلاح تمدن

لکھا جائے جس میں نکاح کا مسنون طریق اور ہر ملک کی رسومات قبیحہ کا ذکر کر کے اُن کی اصلاح کی جائے۔ اس رسالہ کی تصنیف کا وعدہ جناب مولانا نواب صغیر الدین صاحب صدر کانفرنس نے فرمایا ہے۔ اسلئے جملہ ناظرین اہلحدیث سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے ملک کی رسومات سے نواب صاحب موصوف کو اطلاع دیں (پتہ:۔ گلی قاسم جان دہلی)

مولوی عبد الحمید صاحب کی تجویز سے کوئی اور آسان تجویز کسی کی سمجھ میں آئے تو اُس سے مطلع فرماویں۔

اس سالانہ جلسہ علی گڈھ پر جو بتواریخ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء ہونا قرار پایا ہے بہت سی ضروری تجاویز پر غور کیا جاویگا انشاء اللہ۔

سلہ یہ عذر ناقابل قبول سمجھا جائیگا۔
(ایڈیٹر)

آریہ سماج جو کچھ بھی کھائینگے خونی کہلائینگے

ایک مسلمان مسافر مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء میں بعنوان نباتات میں روح مطالعہ پروفیسر ہال کرشن صاحب ایم اے پر نظر سے گزرا۔ جس میں پروفیسر موصوف نے کیوالیسا کتب کے یہ ثابت کیا ہے کہ بیلوں اور ساگ وغیرہ میں روح اور قوت سامعہ وغیرہ ضرور ہے۔

(مخاطب تم) مجھکو یہاں پر اس سوال کے کرنے کی سخت ضرورت ہے کہ جب۔ آریہ سماج بوجہ روح ہونے کے ساگ پھل پھول وغیرہ نہ کھائینگے اور نہ گوشت کھائینگے تو آپ جناب پروفیسر صاحب جواب دیں کہ آریہ سماج کیا کھائینگے۔ میرا جواب خاک خیال ہے تناسخ کے قائل جب تک خونی نہ ٹھہریں کوئی غذا نہیں کھا سکتے۔ کیونکہ جو چیز کھائینگے وہ ضرور تناسخ کے تاویدہ سے جاندار ہوگی۔ خلاصہ ہے مسافر کا بوڑھا اور جوان۔ اڈیٹر کھانا اپنا چھوڑ دیں اور مفت میں جان گنوائیں۔ اس لئے ہم زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتے۔

(منشی) محمد داؤد خان از سنبھل مراد آباد

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۳

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ۔

اس حدیث شریف میں لفظ بین واقع ہے جس کے معنی واضح جدائی و پیوستگی لغات ہندو است گاہ ہم از دیدگاہ و ظروف ممکن و سہ قولہ تعالیٰ لقد تقطع بینکم (بالرفع والنصب فالرفع علی الفعل ای تقطع وصلکم والنصب علی الحذف ای ما بینکم)

اس عبارت منتہی الادب سے معلوم ہوا کہ لفظ بین لغت اضداد سے ہے۔ اس کے معنی جدائی اور پیوستگی دونوں کے کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جدائی اور ملاپ دونوں کا تحقق دو چیزوں میں ہوگا بدون دو چیز کے جدائی اور ملاپ کا تصور نہیں ہو سکتا لہذا بین کے معنے جس وقت جدائی کے لئے جائینگے تو لابدی دونوں چیزوں کے اور صاف ایک دوسرے سے مغائر ہونگے ورنہ بین کا استعمال ان دونوں چیزوں میں صحیح ہوگا۔ اور ہر ایک کا وصف اس کے لئے سیر اور دوسرے کے لئے حد فاصل ہوگا۔ چنانچہ جس قدر امور متباینہ ہوتے ہیں ان کا یہی حال ہوتا ہے خواہ انسان کے انسان کے لئے سیر اور گھوڑے کے لئے حد فاصل ہو گئے اور بالعکس اور حدیث شریف میں لفظ عبد اور کفر دونوں مفہوم متغائر واقع ہیں۔ عبد کی صفت ادائے صلوٰۃ اور کفر کی صفت ترک صلوٰۃ ہے۔ لہذا ترک صلوٰۃ کفر کی صفت اور عبد کے لئے حد فاصل ہے یعنی کفر کو عبد سے جدا کرنے والی چیز ترک صلوٰۃ ہے اور بالعکس یعنی ادائے صلوٰۃ عبد کی صفت اور کفر کے لئے حد فاصل ہے یعنی عبد کو کفر سے جدا کرنے والی چیز ادائے صلوٰۃ ہے۔ جیسے انسان کی صفت اگر علم ہے تو گھوڑے کی صفت عدم علم ہے اس بنا پر حدیث کے یہ معنی ہوگئے کہ کفر کو عبد سے جدا کرنے والی چیز ترک صلوٰۃ ہے اور الا (اس سے یہ بھی سمجھی جاتی ہے) عبد کو کفر سے جدا کرنے والی چیز ادائے صلوٰۃ ہے لیونکہ دونوں متغائر اور متباین ہیں ہر ایک کی صفت دوسرے کے ضرور مغائر ہوگی ورنہ دونوں میں تغائر باقی نہ رہیگا اور اس مقام میں زجر اور توبیخ مقصود تھی اس لئے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ترک صلوٰۃ صفت کفر کو بیان فرما کر بتلا دیا کہ مومن کو چاہیئے کہ اس فعل شنیع سے کوسوں دور رہے۔ اور ان کے شایان اور لائق نہیں۔ اور اگر بین بمعنے پیوستگی ملاپ اس حدیث میں لیا جائے تو مطلب اس حدیث کا یہ ہوگا کہ ترک صلوٰۃ عبد اور کفر کو یکساں کرنے والی چیز ہے۔ یعنی اگر عبد تارک صلوٰۃ ہو جائے تو اس کے اور کفر کے درمیان کوئی چیز حد فاصل اور مابہ الامتیاز باقی نہ رہیگی بلکہ ایک کی صفت دوسرے کے لئے ثابت ہو جائیگی۔ اور اسی کا نام ملاپ اور یکسانی ہے۔ اس بنا پر بھی ترک صلوٰۃ کفر ہوگا۔

کہ موسن کو تارک صلوٰۃ شیاں نہیں، ہر حال دونوں تقدیر پر مطلب صحیح اور درست بجاں ہے لیکن صورت اخیر عام فہم اور جلد ذہن نشین ہو جاتی ہے اور واضح رہے کہ بین کو دونوں تقدیروں پر رسم مان کر میں نے ترجمہ کیا ہے اور اگر چہ بر تقدیر ظرف بھی بلا تفاوت یہی مطلب ہوگا۔

اہل علم سے امید ہے کہ وہ بھی اپنے معلومات سے مستفیض فرمائینگے۔

(خاکسار محمد منیر خان عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ مرشدیہ شہر بنارس)

مدرسہ میاں صاحب
یعنی

شمس العلماء مولینا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلی کی تقریر لاجواب

دنیا میں بہتے نامور آدمی گزرے ہیں۔ ان کی خدمات ان کی تصنیفات کی مرقوم ہے جس میں وہ نامور پیدا ہوا قدردانی کی اور اس کی کچھ نہ کچھ یادگار قائم کی تطع نظر متقدمین کے متاخرین میں آپ دیکھیں کہ سید صاحب جس نے مسلمانوں کی دینی کی زندگی عزت و جاہت کے ساتھ قائم کرنے کے لئے اپنی جان پر سب کچھ مصائب برداشت کئے۔ آج اسکی دینوی و دشمنی ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے۔

دوسری طرف مدرسہ دیوبند کو ملاحظہ کیجئے دیوبند ایک قصبہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ علامہ کامل مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قوم میرٹھ کو اپنی نگرانی سے کھینچا اور پرورش کیا آج وہی مدرسہ دار العلوم ہے۔ اور ہزارہا کا تعداد میں طلباء علم وہاں سے مستفیض ہوتے ہیں۔ مولانا کی باقیات صالحات میں سے یہی ایک یادگار ہے جسکی قدر کر رہی ہے۔

لیکن ہمارے عنوان کا موضوع جو شمس العلماء کے پہلے خطاب سے مخاطب ہے باوجود اس کے کہ ہزاروں شاگرد ملک کے ہر گوشہ میں

اس کے کلمہ اشاعت سنت کا کام کر رہے ہیں۔ اس کی روشنی کی شعاعیں ہندوستان سے نکل کر دیگر ممالک تک پہنچ چکی ہیں لیکن افسوس اور دلی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان شعاعوں میں بجائے نرمی ہونے کے ایک نوع کی تلخی نظر آتی ہے۔ اور وہ مدرسہ میاں صاحب جو مرجع اور مرکز طالبان سنت تھا آج اگر خدانخواستہ دیر ان نہیں تو قریب ویران کے ضرور ہے۔

اہل حدیث کانفرنس کو ذریعہ آرگن اہلحدیث کے توجہ دلائی جاتی ہے کہ اہلحدیث کانفرنس بلکہ میں کہتا ہوں کہ بالالحاظ تفرقہ قوم اس یادگار کو قائم کرے۔

بود در اضطراب از اہل عالم ہر کہ کابل شد
بلیدن در میان جملہ اعضا قسمت دل شد

میاں صاحب مرحوم کی باقیات صالحات میں سے دو ہی چیزیں دنیا میں موجود ہیں۔ مولوی عبد السلام صاحب اور مولوی ابو الحسن صاحب ہر دو نیر گان جو اپنی خدمت حتی الامکان کرنے میں ساعی ہیں۔ دوسرا مدرسہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ قائم کر کے دکھاویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ؎

میدہد اسباب شادی غم چو بے گیرو کسال
چوں چمن پژمردہ گردد زعفراں پیدا شود

(ابجد علی اللہ دہلی کشن گنج)

ایڈیٹر - جس مضمون پر آجکل تحریک ہو رہی ہے کانفرنس اہلحدیث اور خاکسار ایڈیٹر اہل حدیث اس سے غافل نہ تھے مگر ہر کام کے لئے اللہ کے علم میں وقت مقرر ہوتا ہے۔ اس امر میں بہت سی مشکلات تھیں جو حوالہ قلم نہیں ہو سکتیں اس لئے مولوی سید عبد السلام صاحب سے مختصر سا "ان کیا گیا تو مولوی صاحب موصوف کا جو جواب آیا درج ذیل ہے:۔

"سوسنہ کے انبار میں سوئی ابدالمجید صاحب انصاری نے مرتب کی ہے۔ اور آپ نے اس پر تائید کی ہے وہ ہدایت واجب اور عین ہمیشہ مشتہار کے موافق ہے۔ میں نہایت خوشی سے اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ میرے تمام کانفرنس کے اجلاس میں گو رنج اٹھیگی اور یہی اجلاس ایک جوش پیدا کرے گا اسی سال اپنا دار العلوم دار السلطنت دہلی میں مدرسہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ قائم کر کے دکھاویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ؎

اہلحدیث انتظام مدرسہ کے واسطے ہر طرح موجود ہوں اور اس بات کے کہنے کو ہر وقت طیار رہیں اور اس کے متعلق جو امور ہیں وہ مشورہ طلب ہیں۔ (عبید السلام از دہلی ۳ فروری)

(عبید ؎) اور احباب بھی اس طرف توجہ کر کے اپنی اپنی آراء سے جلدی اطلاع دیجئے تاکہ آئندہ جلسہ سے پہلے ہی مجلس مشورہ میں فیصلہ ہو کر سالانہ جلسہ میں اعلان کیا جاوے۔

تعاقب بر فتوائے طعام ہنود

از حکیم حبیب الرحمن صاحب حسین پوری

جمع الفضائل جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

خیر سلام۔ السلام علیکم۔ جناب کے اخبار اہلحدیث بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۱۲ پر فتاوے میں ایک سائل کے سوال پر ہندو کے گھر کا کھانا جائز فرمایا ہے چنانچہ اصل سوال و جواب یہ ہے۔ س نمبر ۳۱ یہود و نصاریٰ و ہنود وغیرہ کفرہ کی وہ دعوتیں مسلمان کو قبول کرنی چاہئے یا نہیں ج نمبر ۳۱ یہود و نصاریٰ کی دعوت کا حکم تو قرآن مجید میں موجود ہے (الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لہم) اور ہنود کی دعوت کا حکم اگرچہ صراحۃً قرآن و حدیث میں نہیں مگر اس کا جواز بھی ثابت نہیں ہوتا اور ہنود کی دعوت کا حکم

برتاؤ میں کام آنا ہو لا ہے اس مسئلہ کی عدم تحقیق کی وجہ سے اکثر اہل اسلام کو دھوکہ لگ رہا ہے پس خاکسار جناب کی خدمت میں اور جناب مولینا حافظ عبدالمنان صاحب محدث غازیپوری اور جناب مولانا حافظ عبدالحی صاحب محدث عمرپوری جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب و جناب مولانا عبدالسلام صاحب مدرسین مدرسہ احمدیہ آرہ جناب مولینا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی جناب مولینا حافظ ابراہیم صاحب سیالکوٹی جناب مولانا عبدالعزیز صاحب محدث رحیم آبادی جناب مولینا عبدالسلام صاحب صاحب مبارکپوری جناب مولانا حکیم عبدالرحمٰن صاحب عمرپوری جناب مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی وغیرہ وغیرہ کی خدمت میں خصوصاً اور دیگر علماء اسلام کی خدمت میں عموماً یہ عرض ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق اپنی اپنی تحقیق سے بذریعہ اخبار اہلحدیث آگاہ فرمائیں یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ فتوے صادر کرنے سے پیشتر میری التماس ذیل کو بھی ملاحظہ فرمالیں ہر بہی بیشہ طلبا بت کرتا ہوں اسلئے مجھے اپنے قصبہ حسین پور اور نواح حسین پور کے قصبات وغیرہ کے ہندو صاحبان کے گھر جانے کا اکثر اتفاق ہوتا ہے جس سے ان اصحاب کی صفائی پاکیزگی کا بھی خوب طرح تجربہ ہوا مثال کے طور پر لکھتا ہوں کہ ایک فرقہ میں اپنے قصبہ کے ایک ہندو پنڈت صاحب کے مکان پر ایک مریض کو دیکھنے گیا تو مجھے تواضع (پیشاب) ایک اچھے کھانے کے طباق میں جسکو ہندو لوگ پرات کہتے ہیں دکھایا۔ اُس روز تو میں نے یہ سمجھا کہ یہ برتن شاید پیشاب کیلئے مخصوص ہو۔ لیکن اگلے روز دوسری وضع کے برتن میں پیشاب رکھا ہوا پایا۔ غیر سے روز اپنے کثیر ریوں میں جو ہندوؤں کے یہاں پانی اور دودھ میں استعمال کیا جاتا ہے پیشاب دکھایا گیا۔ تب تو مجھے یقین کامل اور عین الیقین ہو گیا کہ ان لوگوں کے ہاں پیشاب ایسا ناپاک نہیں جس کے لئے کوئی الگ برتن مخصوص ہو یا جسکے رکھنے سے دودھ کو استعمال برتن ناپاک ہوتے ہوں۔ اور یہ تو میں نے بارہا دیکھا کہ جس برتن میں ہندو لوگ کھانا کھاتے ہیں اس برتن کو وہیں چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اسلئے گھنٹا ہو چکے اسی کمرے میں کھڑا رہتا ہوں اُس بچے کھچے کھانے کو اُسی برتن میں بڑی اطمینان سے نوش کر لیتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ لوگوں کی

جواب اکرو ۶ مورخہ ۱۹ ربیع الاول

بابت آیت حَتّٰی

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ صفر کے صلہ کالم ۳ میں جناب ایڈیٹر صاحب نے اظہار بنارس پر سہ جواب بایں الفاظ ظاہر فرمایا ہے کہ "وہ مذاکرات علمیہ میں کیوں حصہ نہیں لیتے شاید کسی اہم کام میں مشغول ہونگے یا شکایت بجا ہے اور جس امر پر مجھ سے ظن فرمایا ہے وہ مطابق واقع ہے بایں طور کہ فاکسار بوجہ کثرت مشاغل درس تدریس تصنیف و تالیف وعظ تذکیر وغیرہ بہت ہی عدیم الفرصت رہتا ہے۔ اسلئے کسی مذاکرہ میں حصہ لینے سے محروم رہا۔

آج بوجہ بارش دستیابی کچھ فرصت تھی تو ۱۹ ربیع الاول کے اخبار اہلحدیث کا پرچہ اٹھا کر دیکھنا شروع کیا اسکے دوسرے صفحہ پر مذاکرہ علمیہ کی شرعی نظر پڑی بڑی خوشی ہوئی کہ چلو جی میں آیا کرا اسی پر اپنی تحقیق کیمطابق کچھ خامہ فرسائی کروں اور خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہو جاؤں ورنہ

ع کجا دامنہ حال ما ہم ستان محفل ما

آیت سورہ انعام قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ کے معنے بیان کرنیمیں مفسرین نے بہت اختلاف کیا ہے کسی نے اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً کے پہلے واؤ مقدر مان کر وہ معنے کئے ہیں کسی نے اسمیں کا کو نافیہ گردانا ہے۔ اسی طرح آیت سورہ انعام وَعَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَایَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ میں بھی کسی نے کا کو زائد کہا گیا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے لفظ حرام اور حرمنا کے معنے کی تحقیق سے سارے اشکال رفع ہو جاتی ہیں۔ لفظ حرام کے معنی ہیں ممنوع، عدم، عزت، تنزہ ہر ایک کے آتے ہیں جیسا کہ کتب لغت میں مصرح ہے پس بیانات اصدار ہوا اس کا مفہوم بسیاق وسباق کی رو سے ہو گا جہاں جیسا قرینہ ہو گا ویسے معنے کئے جائینگے۔ اگر حلت کے مقابلہ میں آئے تو وہاں منہی عنہ مراد لیا جائیگا والا فلا

ہمدو آیات مذکورہ میں حَرَّمَ اور حَرَّمْنَا سے منع مراد نہیں بلکہ وجوب عزم ہے۔ قرآن مجید کا نزول عرب کی مخاطب زبان کے مطابق ہے اور عرب میں ملک حبش کو لوگ بجائے حبوہ کے لفظ حرام اکثر بولتے تھے جیسا کہ بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے وحرم۔ الحبشیۃ وجب ہم پایا پس آیت کے معنے بالکل صاف ہیں کہ اوحی علیہ الیوم آپ طریق وحی میں

ہم اُن چیزوں کو نہ پائیں جو خدا نے تم پر واجب کی ہیں یہ نہ کہ کسی کو انکے ساتھ شریک نہ ٹھیراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو (الخ) ایسا ہی دوسری آیت میں بھی حَرَّمَ ذَاتِ جب کے معنی ہیں ہم نے ان پر واجب کی تھی۔ ھذا ما ظھر لی والعلم عند اللہ (محمد ابو القاسم عفی عنہ بنارسی)

جنگ کو رپ کے کرشمے

پیرس کی حالت

پاسپیر رقمطراز ہے۔ کہ جنگ کے شروع ہوتے ہی پیرس میں جو تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا اصلاً خیال میں آنا مشکل ہے۔ اس وقت بہت سے بوڑھے نکمے لنگڑے لولے اور بیکار نوجوان کو گلی میں دیکھکر انسان سمجھ جاتا ہے سپاہی سب لڑائی میں مشغول ہیں۔ اور یہ لوگ وہاں نہیں جا سکتے۔ ہاں عورتیں آپکو ہر جگہ دکھلائی دینگی۔ ریلوں کی ٹکٹ گلکٹر ہیں تو عورتیں۔ دکانوں اور ہوٹلوں پر تو عورتیں۔ اگر گلیوں میں کوئی اخبار بیچتا ہے۔ تو عورتیں۔ ٹرامویے کی چلانے والی ہیں تو عورتیں۔ غرضیکہ جدھر دیکھو۔ اس وقت آپکو عورتیں ہی کام کرتی دکھائی۔ سرد موسم سر پر ہے۔ ہوا در جنگجو سپاہیوں کے لئے گرم کپڑوں کی ضرورت ہے۔ اسکی تیاری میں بھی عورتیں ہی رات دن مشغول ہیں۔ دکانوں پر عالم خاموشی کا طاری ہونا یک بنایت ہی عجیب بات ہے۔ جب باہر سے موٹر گاڑیوں کا وہ گھمسان کہاں؟ ہاں یہ موٹر اب زخمیوں کے لانے اور گوشت کے پہنچانے کا کام کر رہی ہیں۔ اس وقت سب لوگ پیدل چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کیونکہ تمام گھوڑے لڑائی میں مشغول ہیں۔ ہاں کبھی کبھی کوئی کسی بوڑھے کی دان کے نیچے ہنٹر کھاتے ہوئے ضرور دکھائی دے جاتا ہے۔ نہ صرف پیرس کے گھوڑے ہی میدان کارزار میں مصروف ہیں۔ بلکہ پیرس کے گرد و نواح کے بھی تمام کار آمد گھوڑے منگوا لئے گئے ہیں اور نہ صرف گھوڑے بلکہ اس خیال سے کہ مویشوں کی بڑھتی ہوئی فوج کے ہاتھ سامان رسد نہ لگ سکے فرنچ گورنمنٹ نے تمام سامان رسد پیرس میں جمع کر لیا تھا جس کا اب نتیجہ ہو رہا ہے۔ کہ باہر کے لوگ اب ان تمام چیزوں کو ترس رہے ہیں مجھے حال ہی میں گرد و نواح کی ایک نہایت مشہور سرائے میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں بھی یا پنیر بیئر مکھن جس سے تمام دن سوکھی روٹی اور گوشت پر گذارہ کرنا پڑا۔ اور اسپر لطف یہ کہ فرنچ گورنمنٹ نے بارہ بجے رات کی تہمت کی وجہ سے یہ حکم دیدیا ہے کہ شمال سابن کے لذیذ اور مزیدار روٹی کوئی بارہ بجے نہ بنائے جس سے باشندگان فرانس کو سخت تکلیف ہے۔ باشندوں نے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے گورنمنٹ کو کہا۔ استغاثات کو لکھا۔ اپنے کمزور معدوں کی حالت بتلا کر سب کچھ کہا۔ لیکن گورنمنٹ نے اسوقت پر عرضداشت منظور کرنی مناسب نہیں سمجھی اس لئے مجبوراً رہی ٹوٹی پھوٹی روٹی کھانی پڑتی ہے اگر کچھ زندگی نظر آتی ہے۔ تو یا تو ہوٹلوں میں یا بند دکانوں کے باہر جن کے دروازوں پر ہر جگہ پوسٹ کارڈ بیچنے والے نظر پڑیں گے کہیں کہیں جنگ کی تصویریں اور توپ بندوق بیچنے والے بھی دکھائی پڑ جاتے ہیں۔ ہوٹل بھی آٹھ بجے سب بند ہو جاتے ہیں اور شہر کی تمام روشنی گل کر دی جاتی ہے جسکو دیکھکر ہوٹ کا عالم معلوم ہوتا ہے۔ پیرس پر رات کو ہوائی جہاز کا پہرہ رہتا ہے۔ جنہوں نے دشمن کے ہوائی جہازوں کے گرانے میں ایک نمایاں خدمت کی ہے سرچ لائٹ پیرس کے باہر کئی میل سے دکھائی دیتی رہتی ہے۔ پیرس میں اس وقت سب لوگ سادی

چھالنسیاں نکلی ہوئی تھیں۔ جن سے ثابت ہوتا تھا کہ بڑی بے دردی اور سفاکی کا باشندگان شہر کے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے۔ آبادی کا نام ونشان نہ تھا ہر طرف ہو کا میدان نظر آتا تھا جگہ جگہ اینٹوں کے ڈھیر تھے۔ ایسے برباد شدہ مقامات دیکھکر ناسہ نگار مذکور سے اندازہ لگایا ہے۔ کہ جرمن سے عظیم کو اتنا برباد نہیں کیا۔ جتنا ۳ سطر اسے سرزمین کو تباہ کیا ہے (آئندہ پیغام)

اللہ اکبر۔ مقام عبرت ہے۔ یہی معنے ہیں لفظ اُولی الابصار کے

حیدرآباد میں انسداد ہیضہ کا انتظام بہت اچھا ہے۔ یہ سنکر خوشی ہوئی کہ ٹیکا کو ٹیکہ لگوانے کے لئے حیدرآباد نے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ کہ ریاست میں وبا پھیلنے کی خبر تک کوئی بیچ کسی صورت میں اور کسی عنوان سے تب کو استعمال نہ کرے۔ کاش کہ اسی طرح دوسری ریاستوں اور نیز برٹش انڈیا میں انسداد ہیضہ کا یہ انتظام کیا جاتا۔ حالت یہ ہے کہ کسی محلہ شہر کا ایک عام شخص ہراساں ہو کر گھوڑے ہو کر تھوڑی دیر گھر سے باہر کو دیکھا جاتے تو ان میں بہت سے آنکھ پھرنے تک کے بچے موذی میں سگریٹ دیا سے نظر آئیں گے مرض ہیضہ کے متعلق اگر ان اعداد پر نظر کی جاوے جو ہر سال شائع ہوا کرتے ہیں تو اس امر کا اندازہ کرنا مشکل نہ ہوگا کہ کس قدر تعداد ہلاکت کی نادانی سے ہوتی ہے۔ اور اگر ٹیکوں کی تعداد کو اتنی کا انسداد کر دیا جاوے۔ تو غالباً ان مرنے والوں کی تعداد میں بہت کمی ہو سکتی ہے۔ (ڈاکٹر خاں بہادر میں ہمیں ٹیکا کو خود ہی پر بھی عادت کرنا چاہئے)

ویکسینیشن کی کثرت۔ موسم سرما۔ بیکاری اور قحط اجناس سے تو عوام کو ہیران کر ہی رکھا تھا اسپر وبا ہیضہ نے زیادہ پریشانی پیدا کر دی ہے۔ عوام کی توجہ ضرور چیچک (ماتھسرا) میں ٹیکا کرانے کی طرف ہوئی۔ ایک ٹیکا کی مادہ کی کمیابی فرار۔ اللہ رحم کرے۔

مسجد مراد آباد کیلئے حضرات اہلحدیث کی غایت توجہ

آپکو معلوم ہوگا۔ کہ مراد آباد میں چند افراد فرقہ بد غرض اہلحدیث ہیں۔ سادگی سے مسجد کی تعمیر پوری کرنے کی از حد ضرورت اور فکر ہے۔ چکر اون کے متعلق صرف یہ ایک ہی مختصر جگہ ہے جس میں تمام حوائج دینی بشکل پورے کئے جاتے ہیں۔ مدرسہ محمدیہ و انجمن اہلحدیث کا سلسلہ بھی بحمد اللہ آپ باہمت اصحاب سے قائم اور سالانہ جلسہ و اجتماع مہمانان اور قیام طلبہ و اصحاب مسافرین کی گذران بہ وقت تمام ہوتی ہے۔ چنانچہ سنہ ۳۳ھ و سنہ ۳۴ھ میں ہمدردان اہلحدیث خصوصاً المعنی سولانا المولوی عبدالواحد صاحب غزنوی ادام اللہ فیضہ ایک سو روپیہ و اداره دفتر اہلحدیث کانفرنس مبلغ پچاس روپیہ اور جناب شیخ فیاض الدین صاحب کمیٹی صدر بازار دہلی مبلغ پچاس روپیہ اور اہلحدیث ڈیرہ دون خاکسار بسبب جناب حافظ احسان الٰہی صاحب سوداگر و جناب شیخ عبدالکریم صاحب سوداگر چوب پرگ چوبے مبلغ چونتیس روپیہ آٹھ آنہ اور جناب حاجی وارث علی خانشق آبی صاحب سلمہ اللہ سوداگران آگرہ وغیرہ اصحاب کے مختلف رقوم جملہ مبلغ تین سو بارہ روپیہ پندرہ آنہ کی امداد سے صحن مسجد کو سال گذشتہ سنہ ۳۴ھ میں بوجہ تنگی مسقف تعمیر کیا گیا تھا تب کہیں سالانہ جلسہ اور اس کے ہو سکا۔ جس کو اکابر علماء اہلحدیث خصوصاً جناب مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب محدث رحیم آبادی ادام اللہ برکاتہم اور مولانا عبدالرحمٰن صاحب فالیتی و مولانا عبدالوہاب و مولانا عبیدالرحمٰن صاحبان سلمہم اللہ اور مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی و جناب مولانا ابوالوفی ثناء اللہ صاحب امرتسری دام اللہ فیضہم وغیرہ وغیرہ حضرات نے ناظرہ فرما کر اس کی ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ اب اس کی ضرورت پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ کس طرح لازم اور اہم ہے طلبہ و اصحاب مہمانان مسافرین و کتب خانہ و دفتر مدرسہ کے لئے کوئی کمرہ نہیں ہے۔ جملہ سامان باہر پڑا رہ کر اکثر تلف ہوتا رہتا ہے۔ رات ان طلبہ اور لوگوں کا اجتماع بالخصوص موسم بارش دگرگونی ادہ میدان میں نہایت تکلیف دہی ہے۔ مسجد کی طرف دو دکانیں جن کی آمدنی بوجہ مشغلی نصف بھی نہیں ہے

لہذا اصحاب خیر باہمت ضرور متوجہ ہوں آموجودہ دکانیں و نیز تمامی اور دکانوں کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ اور دہ اوں کے وسیع مکان و مسجد۔ و نیز درجہ فوقانی مسجد کی توسیع ہو کر تمام امور کی تکمیل جس کا تخمینہ تعمیر مبلغ ایکہزار روپیہ کیا گیا ہے۔ مگر بالفعل چونکہ دشوار ہے۔ اس لئے آسان طریقہ تعمیر تین جزو پر تقسیم کر دینے کا کیا گیا ہے جزو اول تعمیر دو کانات۔ و جزو ثانی مکان مدرسہ و جزو ثالث تعمیر مسجد۔ پھر آمدنی دکانات تقریباً بارہ روپیہ ماہوار سے اخراجات ضروری مسجد و مدرسہ کی نکالت آپ حضرات کے صدقہ جاریہ سے انشاء اللہ قائم و دائم رہے گی۔

تنبیہ ہمہ۔ اس زمانہ میں چونکہ مہمانان چند صاحب دیانت نایاب و کمیاب ہیں۔ مدرسہ کو بجائے نفع کے نقصان پہنچتا ہے۔ لہذا مناسب سمجھا گیا ہے کہ محسنان کو موقوف کر کے خاص خاص اصحاب ہمدردان سے سعی کی جاوے گی کہ وہ عطیہ دوامی ماہوار سے یا آسط یا متوسط خاص مہمانان اخراجات مدرسہ کے انشاء اللہ کفیل ہو سکے۔ جو تقریباً بالفعل موجودہ حالت میں بیس پچیس روپیہ ماہوار کافی ہو سکتے ہیں وباعلینا الا البلاغ

الراقم بندہ عزیز الدین عفی عنہ مخاطب اراکین انجمن اہلحدیث مراد آباد و واقع مسجد سنہری بازار چوک

فتوحات اہلحدیث ہیضہ کا رطب۔ یابس کورٹ۔ ادویہ پنجاب۔ بنگال۔ اور افغانستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے۔ قیمت عرف چار آنہ (۴ر)

مینجر

متفرقات

جلسہ اسلامیہ کلیانپور ضلع چارن منعقدہ ۱۴ جنوری میں حسب تحریر میاں ہمتم جلسہ مذکور۔ جلسہ میں ۱۵ ہندو مشرف باسلام ہوئے۔ اور دور دراز کے مہمانوں کو کھانا جلسہ کی طرف سے کھلایا گیا آئندہ انشاء اللہ یہ جلسہ ہمیشہ ہوا کریگا۔ (مہتمم جلسہ)

جنازہ غائب ہماری دوست مولوی نور محمد صاحب امرتسری کے داماد میاں نور الدین طاعون سے فوت ہو گئے انا للہ۔

تیسری لڑکی کا انتقال ہو گیا انا للہ۔ (شیخ محمد عمر از شاہ ضلع گورداسپور پنجاب) ✻

ناظرین سے دعا مغفرت کی ہے۔ غفر اللہ لہم۔

شکایت عدم ارسال کتاب عرض یہ ہے کہ مدرسہ الحرم سنہ ۳۳ھ کے اہلحدیث میں حافظ فاروق ملتان نے اشتہار دیا تھا کہ ہر کے ٹکٹ بھیجکر دو اہلحدیث کے تمام مقام ابھی سے مقید مفید۔ تجاویز توحید بیت عدہ کتابیں مفت منگالیں۔ میں نے ۴ر کا ٹکٹ بھیجا کی اشاعت کے متعلق سوچ کر اطلاع دیں اور اپنے ارادہ مدادہ کر دیا مگر ابھی تک کتاب نہیں ملی لہذا عرض ہے کہ بذریعہ اخبار ان کو اطلاع پہنچا دے کہ آنہوں نے ایسا کیوں کیا۔ فقط (راقم قطب الدین احمد راجشاہی حال مقام ضلع دینا پور موضع گوداباڑا ڈاک خانہ ایشا بار)

ایڈیٹر جناب حافظ قادر بخش صاحب ایسے شقی ہیں کہ ان کی نسبت کسی قسم کی بدگمانی بد معاملگی کی نہیں ہو سکتی ڈاک کا قصور ہوگا۔ بہر حال ایسا واقع پیدا نہ ہونا چاہئے۔

طبی جواب پہلے لکھا گیا ہے کہ طبی سوال کیساتھ کم سے کم ۴ر غریب ٹکٹ کے لئے آنے چاہئیں۔ آئندہ کو اطلاع رہے

نسخہ دافع طحال و قابض سیر آنولہ دو تولہ

(آنولہ خرد نمبر ۲ اندر سب اجزا کو سالم پیس کر کوٹ پینے کے مرتبان میں رکھ کر دو پیالیاں پانی ڈالدیں۔ ایک ہفتہ کے بعد چھان کر دو سیر ان دونوں کے ٹھکر میں ایک بدھ طریقہ اس وقت اس میں سے ۳ تولہ روزانہ پیا کریں۔

پرہیز۔ مٹھاس۔ پانی۔ دودھ۔ دہی۔ ماش کی دال۔ آلو۔ بینگن۔ مسور کی دال۔ ارہر کی دال۔ مونگ کے چھلکوں والی دال وغیرہ چیزوں سے پرہیز لازم ہے

تجربہ و سرعت انزال و کثرت انتظام کیلئے اسی کو خون کر گولیاں بنا لیں مگر چنے نہ پاوے پھر اسکے ہموزن مصری ملا کر رکھ لیں اور ایک چھٹانک نور بخش مرچ و سفید فیکر کوٹ کر بعد اگانہ رکھیں۔ صبح کو ۳ تولہ سفوف لسی پھانک کر۔ ۱ ماشہ سفوف تو دینی شیر ملی باؤسیر میں پکا کر بیٹھا کر کے پئیں اسی طرح شام کر۔ پرہیز مثل گردہ و کمر وغیرہ کے بسبب کثرت اخراج ماہ کے مفید ہے۔ ترخی و چاول سے پرہیز پانی کم پینا چاہئے

(الشیخ محمد عبدالحفیظ عاطف الہلی سیوہاروی)

سالانہ جلسہ

مقام علی گڈھ محلہ کاک گنج ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے۔ یہی عنوان کانفرنس خصوصاً انجمن اہلحدیث کے تمام مقام ابھی سے مقید مفید۔ تجاویز توحید بیت عدہ کتابیں مفت منگالیں۔ میں نے ۴ر کا ٹکٹ بھیجکر دو اہلحدیث کی اشاعت کے متعلق سوچ کر اطلاع دیں اور اپنے ارادہ مدادہ کر دیا مگر ابھی تک کتاب نہیں ملی لہذا عرض ہے کہ بذریعہ اخبار ان کو اطلاع پہنچا دے کہ آنہوں نے ایسا کیوں کیا۔ فقط (راقم قطب الدین احمد راجشاہی حال مقام ضلع دینا پور موضع گوداباڑا ڈاک خانہ ایشا بار)

ایڈیٹر جناب حافظ قادر بخش صاحب ایسے شقی ہیں کہ ان کی نسبت کسی قسم کی بدگمانی بد معاملگی کی نہیں ہو سکتی ڈاک کا قصور ہوگا۔ بہر حال ایسا واقع پیدا نہ ہونا چاہئے۔

طبی جواب پہلے لکھا گیا ہے کہ طبی سوال کیساتھ کم سے کم ۴ر غریب ٹکٹ کے لئے آنے چاہئیں۔ آئندہ کو اطلاع رہے

نسخہ دافع طحال و قابض سیر آنولہ دو تولہ

(آنولہ خرد نمبر ۲ اندر سب اجزا کو سالم پیس کر کوٹ پینے کے مرتبان میں رکھ کر دو پیالیاں پانی ڈالدیں۔ ایک ہفتہ کے بعد چھان کر دو سیر ان دونوں کے ٹھکر میں ایک بدھ طریقہ اس وقت اس میں سے ۳ تولہ روزانہ پیا کریں۔

پرہیز۔ مٹھاس۔ پانی۔ دودھ۔ دہی۔ ماش کی دال۔ آلو۔ بینگن۔ مسور کی دال۔ ارہر کی دال۔ مونگ کے چھلکوں والی دال وغیرہ چیزوں سے پرہیز لازم ہے

تجربہ و سرعت انزال و کثرت انتظام کیلئے اسی کو خون کر گولیاں بنا لیں مگر چنے نہ پاوے پھر اسکے ہموزن مصری ملا کر رکھ لیں اور ایک چھٹانک نور بخش مرچ و سفید فیکر کوٹ کر بعد اگانہ رکھیں۔ صبح کو ۳ تولہ سفوف لسی پھانک کر۔ ۱ ماشہ سفوف تو دینی شیر ملی باؤسیر میں پکا کر بیٹھا کر کے پئیں اسی طرح شام کر۔ پرہیز مثل گردہ و کمر وغیرہ کے بسبب کثرت اخراج ماہ کے مفید ہے۔ ترخی و چاول سے پرہیز پانی کم پینا چاہئے

(شمس الہدیٰ از فیض آباد)

طبی جواب آپ سوتے وقت غرغرہ کیا کریں اور منہ کا زبان تالو کو پانی سے صاف کر لیا کریں اور منہ کا زبان تالو کو پانی میں گھسکر مقام برص پر لگایا کریں

طبی جواب آپ نے یہ نہ لکھا کہ آپ کی ہمشیرہ کو کتنی مدت سے یہ مرض ہے بہر حال میری تشخیص یہ ہے کہ آپکی ہمشیرہ کو مرض صرع (مرگی) ہے تشخیص ہے اصل مرض صرع ہے تشنج عارضی ہے دورہ صرع کی حالت میں بعض کو تشنج ہو جایا کرتا ہے یہی تشنج کی وجہ سے ہی دورہ کے وقت منہ پر جھاگ آیا کرتا ہے دواء ات صفرات الطبا جانتے ہیں ہمارا لکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ پہلے کسی اطبائی پر مشیر طبیب سے مریضہ کا بعد تنقیح "تنقیہ کرائیں دوران تنقیہ میں حریف کا استعمال ضرور ہے بعد فراغ تنقیہ معجون سیالیہ اور تریاق اربعہ کا استعمال کرائیں۔ اور حسب ذیل سموم استعمال کرائیں۔ جند بیدستر یک ماشہ، مروارید سیاہ یک ماشہ، یک ماشہ، مروارید سیاہ یک ماشہ، ان سب ادویات کو سرکہ کی مانند ایک میں کر عرق کر لیں۔ اور دورہ کے وقت اسی سموم کو سنگھائیں۔ (راقم خاکسار ابو الفضائل محمد عبدالرحمٰن عفی عنہ)

دریافت حدیث مندرجہ ذیل روایت کا پتہ مطلوب ہے۔ ایک یہ من دالی فقال دای الحق دوسری روایت ہے من دالی فی الظام فقال دای الحق ہر دو روایتوں حدیثیں ایک ہی یا دو۔ اور کس مستند اور معتبر کتاب میں ہیں۔ بینوا توجروا۔ صحیح ہیں یا ضعیف یا موضوع۔

(محمد برہان الدین رفیق از تھانہ ضلع بھوسنگ)

میرسی کچھ جنکی عمر ۱۲ برس کے قریب ہے عرصہ ایک ماہ سے سخت مصیبت میں مبتلا ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جن کا خلل ہے بہت تکلیف دے رکھی ہے۔ اس درمیان میں چند صاحبان نے کچھ انتظام بھی کیا لیکن پورے طور سے اثر نہیں ہوا اس عرض کو اخبار میں جگہ دیدیجئے شاید کوئی خدا کا بندہ ملجاوے جس سے اس ہمشیرہ کی خلاصی ہو سکے خواہ کسی طریق سے بالعلنی صرح سے (آمد و رشت نجی ناشر آگرہ سٹی)

---

۴ یہ کتاب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ نے تالیف کی ہے۔ مولوی عبدالسلام صاحب۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ کے جواب فاضلانہ سے مزین ہو کر چھپ گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ عہ۔ پتہ مطبع انصاری دہلی۔

انتخاب الاخبار

ہفتہ بھر کی دنیا جنگی خبروں کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے جس سے صحیح پتہ لگ سکتا ہے کہ جنگ کا رخ کس طرف ہے۔ امرتسر میں ظاہری کا زور ہے۔ خداوند کریم اپنے بندوں پر رحم فرمائے۔

امرتسر کے تصاویروں نے دکانیں کھول دی ہیں ہلٹس کا قانون کچھ عرصہ کیلئے ملتوی ہو گیا

جرمن آبدوز کشتیوں نے اس ہفتہ بحیرہ آرکٹک اور دیگر بحار انگلستان میں پانچ چھ تجارتی جہاز غرق کر دیئے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ انہوں نے ایک دن میں کشتی مار کر ٹرکوں کے ساحل کے سامنے ایک جرمن تجارتی جہاز کو غرق کر دیا۔

انگریزی جنگی جہاز آسٹریا نے ایک جرمن الحادی کروزر کو جزیرہ امریکہ کے سمندر میں غرق کر دیا۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ان کے جنگی جہازوں نے ترکی کا جنگی جہاز تجدید اور بحیرہ اسود میں شکست دی۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ان کے ایک تباہ کن جہاز نے ساحل کی سمندر گاہ طرابزون پر گولہ باری کی

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے پھر تبریز اور قزوین کو (نہ ایں) پر پھر قبضہ کر لیا ہے ترک جنوب کی طرف چلے گئے

سرکاری کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے کوہ قاف میں بطومی کے قریب ترکوں کے ایک ڈویژن کے کمانڈر محمد تقی بے سمیت اسٹاف اور ۴۵۰ سپاہیوں کے کو گرفتار کیا ہے۔

قیاس ہو رہا ہے کہ سر ملنر ظہور ہے۔ کہ انگریزی سپاہ نے عباسیہ کے قریب ترکوں کا مقابلہ کیا۔ ترکوں کی سرگرمی بہت کم ہے کیونکہ لڑائی کی وجہ سے رک گئی۔

قیاس کا ایک اور ظہور ہے۔ کہ ترکوں نے تعطل پر حملہ کیا۔ انگریز پیچھے ہٹ گئے۔

اسٹاہلم ڈیلی میل لندن کا کوپن ہیگن ہوا ایک تار بھیجا ہے کہ سر ہنگری نے وزیر خارجہ کو قیصر نے صلح کرنے کی مخالفت کر دی ہے۔

جرمن مدبروں نے وزیر خارجہ ہنگری سے وعدہ کیا ہے کہ وہ موسم بہار تک دس لاکھ فوج ہنگری کی مدد کے لئے بھیجیں گے

قیصر جرمنی میدان جنگ سے برلن کو واپس گئے ہیں افواہ ہے کہ ان کے گلے میں بیماری پیدا ہو گئی ہے

سابق گورنر سیالکوٹ نے اخبار ٹائمز آف میلون کے نامہ نگار سے بیان کیا کہ میرے خیال میں جنگ دو تین سال تک طول کھینچے گی۔

جرمنی میں تخمیناً تک بڑھ گیا ہے۔ کہ کوئلہ کی مینر سپٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ گیہوں کی روٹی صرف بیمار لوگ کھائیں۔ دوسرے لوگ رائی کی روٹی کھائیں۔

اس ہفتہ بھر جرمن ہوائی جہاز انگلستان جنوب مشرقی ساحل پر نمودار ہوئے۔ لندن اور دیگر مقامات کے حکام نے فی الفور دوستیاں گل کر دیں۔ اور ساحلی قلعوں نے آتشباری کر کے ان کو بھگا دیا۔

روسیوں کا بیان ہے کہ وہ کوہ کاپتھین کو عبور کر کے ہنگری کے میدانی علاقہ میں پیشقدمی کر رہے ہیں

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ پولینڈ میں انہوں نے ایک اہم کامیابی حاصل کی ہے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ایک مقام پر ہم نے دشمن کے دو ہزار آدمی اور دس توپیں گرفتار کیں۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ایک مقام پر سزا مت کے بعد ان مورچوں کی حفاظت سپرد کی گئی جو پیشتر ہی طیار کئے گئے تھے۔

لندن کی خبر ہے کہ جرمن وہیں روسیہ کو تباہ کر کے ترکوں کے حفاظ کے ساتھ اپنا علاقہ خالی کرنے کی تجویز کر رہی ہے۔

قاہرہ کی تار ہے کہ ترکوں نے مشکل کی رات کو مقام الطوسان کے قریب ہنر سروز کو عبور کرنے کی کوشش کی لیکن ڈوبے ناکام ان ہر کے کنارہ تک برداشت

قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ اور اس کے معاونوں میں سے تین کو پھانسی دیدیا گیا

جنرل دان کرلک جو جنگ کے آغاز میں جرمن فوجوں کا کمانڈر تھا کا بیٹا جو بحری لفٹنٹ تھا لڑائی میں مارا گیا۔

جرمن بلوائی جہازوں نے پھر ڈنکرک پر بم پھینکے لیکن انہیں بھگا دیا گیا۔

فرانسیسی اعلان مظہر ہے۔ کہ جرمنوں نے مقام سرے کو خالی کر دیا ہے۔ کیونکہ اسپر ہماری توپوں کی ہولناک گولہ باری ہو رہی تھی

گورنمنٹ جرمنی نے شروع سال میں اعلان کیا ہے کہ اس کے پاس روسی۔ فرانسیسی۔ بلجین اور انگریزی کل ۲ ہزار ایک سو ۲۰۔ افسر اور ۵ لاکھ ۷۰ ہزار ۳ سو ۵۰ سپاہی قید ہیں

اسٹریا ہنگری کی امدادی فوج مصر میں پہنچ گئی ہے جرمنی کی سرکاری اطلاع کے مطابق صرف صوبہ پرشیا کی جرمن فوجوں کے نقصان کی میزان ۹ لاکھ ۸۰ ہزار ۹ سو ۰۰ ہے

دریائے سیمو اور ڈرینا میں فیصلہ کن کے یا ہوئے

امسٹرڈم۔ فوجیں آجکل ہر روز پر عور نہیں کر سکتیں جو مثلوں کا دعوے نہیں کہ انہوں نے دو ہفتوں کے اندر اندر علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے

مغربی میدان جنگ میں سخت لڑائی ہو رہی ہے کہ دلیسٹنا کے قریب فرانسیسی کی فوجوں نے سنگینوں کے سخت حملے کر انگریز فوج پر حملے کی بھی دلیسٹنا کے محاذ پر جرمنوں پر تابڑ توڑ شکار کی۔ جرمن سپاہ نے بھی سپاہ کو اپنے موجوں سے باہر نکالنے کی کوشش کی۔ یہ سب میں بھی شدید جنگ ہوئی۔ متحدہ سپاہ قدم بقدم بڑھ رہی ہے

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

جو جنوب و اقع حیران و کثرت استعمال

ان جنوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت استعمال دور ہو جاتا ہے۔ ضعف باہ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ بنی کے ٹرابلے دور گاڑھا کر نیں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ عہم

طلاء۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے احتیاطی سے پیدا ہوتے ہیں ۱۲ گھنٹے اور دور ہو جاتے ہیں اور غلط مخصوص قسم کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے ذہنی و دماغی بیماری اور قوت مردی جسم بخوبی پیدا ہوتی ہے عہم

حبوب نبی سیماب رقم۔ بادی۔ آبی۔ خونی۔ تپ سرسام کی بواسیر کے لئے اکسیر ہیں عہم

سرمہ سفوف چشم۔ اس سرمہ کے استعمال سے دھند جاتا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ فی تولہ عہم

دوائی خارش گر۔ اس دوائی کے استعمال سے قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کی جگہ میں ہمدرد ہوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۱ر

ملنے کا پتہ مینجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ چیتر چوک

صحیح بخاری و صحیح مسلم

کی قیمت میں تخفیف رعایت یکم صفر سے ۱۵ ربیع الاول تک

صحیح بخاری

یا ۱۲ اول تا ہشتم مترجم اردو حاشیہ مطبوعہ انوار السلام امرتسر اصلی قیمت بلا رعایتی مجلد ۱۵ بلا جلد ۱۲ عہم

پانچ اول صحیح مسلم کو باب اخلاق السکم تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی الصلوٰۃ تک مترجم اردو حاشیہ مطبوعہ مطبع القرآن والسنہ امرتسر اصلی قیمت ۵ ر رعایتی ۰۲

ذھل الانسان زہد و قصوت میں مظلوم پنجابی مضمون مولوی عبید اللہ صاحب سکاٹن کا سوا اصلی قیمت ۱ ر رعایتی ۰۲ ہیں اہلحدیث کو چاہیئے کہ درخواستیں بھیجیں ایک روپیہ سے کم فرمائش کی قیمت ہمراہ درخواست ارسال فرمادیں پتہ صاف اور مفصل ہو۔ کتابیں بذریعہ پیکٹ ارسال ہونگی بصورت اگ ہر حالت میں بذریعہ خریدار للشتہارات

نور محمد عبد الرحمن تاجران کتب دینیہ فیروز پور شہر دروازہ ستانی

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

جنکے حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و کمالات مرتبہ مولوی احمد جعفر صاحب تھانیسری ہر جماعت متبع سنت حضرت سید کائنات بخوبی آگاہی رکھتے۔ لیکن ان کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے سامان نصرت فراہم کرتے تھے۔ جن کی سواری کے جانور حوام غذا کھاتے تھے جب وہ نواب امیر علی خاں والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو بنگر بڑی سے سالار فوج آپکے خلاف دشمن کے رستہ میں گیا۔ اور جنگ میں غائب ہو گیا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو سر بدست ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ خادمین کی دعا سے سرشیر عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پا کر رافض سے تائب ہوا جن کی دعا سے ڈاکو شیار اور کسیان تائب ہو کر نیکو کار ہو گئیں۔ جو جج بر گشتہ تھے راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار ممنون ہو گئے جن کے ہاتھ پر ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا۔ غرض ایسے بزرگ کے حالات و کرامات کے لئے پونے تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف دو روپے (۲) ملنے کا پتہ مینجر صوفی پنڈی بہاؤالدین (گجرات)

اشتہار عام

ہماری دکان میں لونگی و پگ سوتی و ریشمی و نیز ہر قسم کا عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبان کو پسند کے واسطے لونگی یا پگ درکار ہو۔ وہ ہماری دکان سے منگوا کر شکریہ فرمائیں

اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی۔ المشتہران

غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان

ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور

مولود شریف کے سچے واقعات

کو سب مسلمان سننا چاہتے ہیں مگر افسوس جس کتاب میں سچے واقعات ہوں اونکو نہیں دیکھتے۔ اخبار اہلحدیث امرتسر

نبی نمبر

صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے۔ جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور پاک زندگی کے حالات معلوم ہو سکیں۔ قیمت مع محصول ۱۲ فریس منی آرڈر ارگل تار عظیم پھجے کے لنگر

مینجر اہلحدیث

تفسیر ثنائی اردو۔

پوری کیفیت اس تفسیر کی کو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے حالم ہیں۔ یکسر میں الفاظ قرآنی جن ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تسٹر بیچ کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید

جلد اول۔ سورہ فاتحہ۔ بقرہ۔ قیمت عہ

" دوم سورہ آل عمران و نساء " عہ

" سوم " مائدہ۔ انعام۔ اعراف " عہ

" چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ " ۲ عہ

" پنجم تا سورہ فرقان " عہ

" ششم تا سورہ تبیں " عہ

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے بیع محصول وغیرہ

مینجر اہلحدیث امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور رعایا کے باہمی تعلقات کی پختگی کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) رجسٹرڈ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔
(۳) اشتہارات مرسلہ بشرط پسند سنت درج ہونگے اور ناپسند اشتہارات کے محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۱۶ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۱۰ روپے
رؤسا و جاگیرداران سے	۸ روپے
عام خریداروں سے	۶ روپے
	ششماہی ۳ روپے
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ ۴ پنس
	ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت دار سالہ زیر نام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری (قابل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹ فروری سنہ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

سراج الاخبار جہلم کا جواب

ہمارے محترم معاصر سراج الاخبار اور اس کے ایڈیٹر اور مضمون نگاروں کو جماعت اہلحدیث کے ساتھ بہت عرصہ سے ایک خاص تعلق ہے جس کا اظہار کبھی کبھی ہوتا رہتا ہے اس قسم کے واقعات تعلق ہی کی بدولت ہیں

جب توقع ہی اٹھ گئی غالب
کیا کسی کا گلہ کرے کوئی

مگر ہمیں اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی اور ہم اس سلسلے کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ مضمون نگار اپنا نام کیوں نہیں لکھتا بلکہ ہمیشہ پردہ کی اوٹ میں بیٹھکر نشانہ لگاتا ہے۔ ہمیں امید کہ اب کے موقع ملتا ہے:۔

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
کیسا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

اس مضمون پر بھی جس کا آج جواب درج ہے راقم کا نام ایک محقق صفتی از جہلم لکھا ہے۔ بہر حال کچھ بھی ہو ہمیں ان سوالات کے جوابات دینے چاہئیں۔ سائل محقق ہو یا مدقق اس سے کیا مطلب۔

محقق صاحب نے انجمن اہل حدیث جہلم کے جلسے کی ممتصری کیفیت لکھکر چند سوالات کئے ہیں چونکہ وہ سوالات ایسے ہیں کہ عموماً جماعت اہل حدیث کے جلسوں پر وارد ہوتے ہیں اس لئے انکے جوابات درج ذیل ہیں:۔

سوال اول

(۱) کیا رسول خدا نے اپنی حیات میں کوئی انجمن "اہل قرآن" نام سے مقرر فرمائی تھی جس کے اتباع میں انجمن اہل حدیث یعنی اشاعت حدیث کی انجمن مقرر کی گئی ہے۔ اصحاب کرام یا تابعین و تبع تابعین نے بھی کوئی انجمن اشاعت اسلام کے لئے مقرر کی تھی جواب بحوالہ حدیث دینا چاہیئے۔

جواب اول

نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انجمن اشاعت اسلام کے لئے بنائی تھی اور نہ اس کا امر تو بدرجہ اولیٰ نہ تھا

بلغوا عنی ولو آیۃ

(میری طرف سے لوگوں کو پہنچا دو اگر ایک ہی آیت ہو) نہ فرمایا۔

تمسکوا بالحدیث عنی الا اعلیکم

(یعنی میری حدیث وہ بیان کرو جو صحیح طور پر تمکو معلوم ہو) ان دونوں حدیثوں میں جو تبلیغ اور اشاعت قرآن و حدیث کا حکم ہے اس کو اس انجمن کے ساتھ مقید فرمایا جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے:۔

امرھم شوریٰ بینھم

مسلمانوں کے کام باہمی رائے و مشورہ سے ہوتے ہیں۔

گلزار احمدی۔ یعنی مطابع الدولۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان نرمش بیان کے لئے بہت مفید ہے قیمت رعایتی ہے (مینیجر)

سے ہونے چاہئیں۔

مذکورہ بالا حکم جب اس عام قانون کے ساتھ دیکھا جائے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ شاعت علم اور تبلیغ قرآن و حدیث کے لئے انجمن کا ہونا ضروری ہے۔

ہمارے دوستوں کو ٹھوکر یہاں سے لگتی ہے کہ وہ زمانہ رسالت و خلافت کو آجکل کے ہمارے زمانہ کی طرح جانتے ہیں۔ سنئے ہم لوگ آج ہر کام میں بے نظام ہیں۔ نہ ہمارا کوئی دینی امیر ہے نہ منتظم نہ نگران نہ مہتمم۔ ہمارے زمانہ کی حکومت بیشک اپنے کاموں میں انتظام رکھتی ہے لیکن اُس کو اس سے مطلب نہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں یا نہیں۔ ہم قرآن و حدیث کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں یا نہیں۔ ان سب باتوں سے حکومت بالکل بے تعلق ہے حالانکہ بحیثیت مذہب یہی ہمارے مقصود ہیں۔ مگر زمانہ رسالت و خلافت میں ان سب امور کا انتظام سلطنت کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔ اسی لئے فرمایا۔

لا یقصمن الا امراؤہ و امورا و مختال (امیر وعظ کہے۔ یا اس کے حکم سے اُس کا مامور یا نماز کا)

حالانکہ آج ہم (سب مسلمان حنفی ہوں یا اہلحدیث) نہ امیر کی طرف سے مامور۔ تو ضرور تیسری قسم (ریاکار) ہونگے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ حکم اقتضاء زمانہ کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے۔

آج سب کچھ ہمیں خود کرنا ہے۔ خود ہی منتظم ہیں خود ہی آمر اور خود ہی امور۔ شاید اسی زمانہ کے متعلق یہ شعر کہا گیا ہے ؎

خود کردہ را خود کزہ گرد خود کل کو زہ
خود بر سر بازار خریدار برآید

اس لئے حسب ضرورت ہمکو اُس نظام نبوت و خلافت کی پیروی کرنی ہوگی۔ اُس نظام میں جو سیاست اور انتظام حکومت داخل تھا وہ تو ہمارے ہاتھ میں نہیں لیکن دوسرا کام اشاعت قرآن و حدیث تو ہم کر سکتے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اس انجمن کے ماتحت یہ کام کریں جس کا نام قرآن مجید میں سورۃ

اظہار تعجب ہے۔

ہمارے دوست خدا معلوم کیوں ہم سے ایسے سوال کرتے ہیں جن کے خصوصیت سے ہم مخاطب نہیں۔ سنئے:۔

ہمارا اور ہمارے اضاف بھائیوں کا اس میں اتفاق ہے کہ ہم سب کے سب **اتباع سنت** کے مامور ہیں۔ اس پر بھی اتفاق ہے کہ تفہیم کرنے کوئی کلیہ ایجاد نہیں کر سکتے بلکہ تفہیم کا منصب صرف یہ ہے کہ قرآن و حدیث سے باریک باریک باتیں استنباط کر کے مسلمانوں کو ان پر اطلاع دیں نہ کہ خود کوئی حکم ایجاد کریں۔ پس اس قسم کے سوالات جو اہلحدیث پر کئے جاتے ہیں کیا یہی سوال اضاف پر نہیں ہو سکتے؟ آپ لوگ جو جلسے کرتے ہیں انکا ثبوت زمانہ نبوت میں ملتا ہے یا نہیں کیونکہ ہمارا اور اُن کا اختلاف اس میں نہیں کہ اصل موضوع رسول خدا میں تفہیم نہیں۔ پس جس طرح ہم ان سوالوں کے مخاطب ہیں اضاف بلکہ سائل بھی ہیں بہرحال ہمنے اپنا حق ادا کر دیا آپ جانیں۔

سوال دوم

(۲) اگر کوئی انجمن رسولخدا یا صحابہ کرام کے سامنے کی مقدر فرمائی تھی تو پھر کیا اُس کی یاد گار میں سالانہ اجتماع بھی بڑے اہتمام اور شان و شوکت سے کئے جاتے تھے۔ اور اُس کی رونق بڑھانے کے لئے ارکین اسلام اور حامیان شرع محمدی بھی وعظ وغیرہ کے لئے بلائے جاتے تھے یا نہیں۔

جواب دوم

(۲) پہلے جواب میں ہم انجمن کا ثبوت دے آئے ہیں۔ یہ سوال انجمن کے طریق عمل پر ہے جو بعد ثبوت اصل وجود کے کوئی شے نہیں تبلیغ و اشاعت اصل مقصود ہے۔ مگر وہ کس طرح ہو اور کس طرح ہونا زمانہ کا اقتضاء ہے۔ ایک زمانہ میں اشاعت کا طریق قلمی کتابوں کا لکھنا تھا مگر آج وہ متروک ہے آج جب تک کوئی کتاب طبع نہ ہو وہ نہ لکھنے جیسی سمجھی جاتی ہے۔ غور سے دیکھنے کی بات یہ ہے کہ طبع کو قلمی کے ساتھ کیا نسبت ہے؟ وہی جو پیدل اور ریل پر چلنے کی ہے۔ کون دانا ہے جو بھل مقصد (قطع مسافت) مدنظر رکھکر اعتراض کرے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سفر حج و سفر جہاد پیدل یا اونٹوں گھوڑوں پر طے ہوتا تھا ریل اور جہاز کا ثبوت کہاں ہے؟ اس قسم کے سوالات کرنے والوں کا ایک ہی جواب ہے ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

اصل یہ ہے کہ اس قسم کے سوالات کرنے والوں کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ایسے ویسے اضاف کا ذکر کر کے ہم مجلس مولویوں کا ثبوت دے سکیں۔ افسوس اس غرض کو مدنظر رکھنے والے شرح و تبیان میں طوعاً کی بحث پڑھ لیتے تو اعتراض نہ کرتے۔ سنئے:۔

مقصود اور ذریعہ میں فرق ہے۔ مقصود شرع میں ثابت ہو تو ذریعہ میں تبدیلی جائز ہے جس کی مثال میں سفر حج و سفر جہاد کافی ہے۔ سفر حج شرع میں ثابت ہے پس وہ غیر متغیر ہے۔ خواہ گھوڑے اونٹ ہوں یا ریل اس سے کوئی خلل لازم نہیں آتا۔ اسی طرح تبلیغ اور اشاعت کا مسئلہ سمجھئے کہ مقصود تبلیغ ہے۔ ذریعہ اس کا سوائق مقتضیاء زمانہ قلمی تصنیف کی بجائے مطبوعہ اور فرداً فرداً سے اجتماع جلسہ کی صورت اختیار کرے تو کوئی حرج نہیں۔

مگر جلسہ مولود میں جو امر منافی ذریعہ ہے وہ از قسم ذرائع نہیں بلکہ از قسم مقصود ہے کیونکہ بالقصد ذکر ولادت اور اس میں قیام یہ مقصودات سے ہیں حالانکہ ان کا ثبوت نہیں فافہم۔ فافہم

سوال سوم

(۳) ایسی انجمن کے سالانہ جلسے سادہ طور پر ہوتے تھے یا اُن کی تیاری اور آرائش میں شاہانہ تکلفات کا مونہ دکھلایا جاتا تھا اور اس کے لئے بہت روپیہ خرچ کیا جاتا تھا؟ اس کا جواب کتب سیر سے دینا چاہئے۔

جواب سوم

(۳) اس کا جواب یہ ہے لکل امرء ما نوی۔ اگر کوئی شخص جمع اور دیا کی نیت سے کرے تو مطعون اور گنہگار ہے اور اگر کوئی شخص یہ سمجھکر کہ خزینہ سو روپیہ پہلے ہی بھیجدیا گیا تھا کیا یہ کارروائی آیہ کریمہ انما الصدقٰت للفقراء کے تحت میں آسکتی ہے یا نہیں؟ (یعنی اسراف ہے یا اہلحدیث)

جواب پنجم

(۵) علماء کا کرایا سر اضافہ کہنے سے پہلے حاجیوں کا کرایہ جہازات اور کرایہ اونٹ یا گھوڑا لیا ہوتا کیونکہ یہ سب کرائے زمانہ نبوت میں نہ تھے۔ اصل یہ ہے کہ آدمی کیسا ہی علمدار ہو مخالفت میں نہیں دیکھا کہ ہیں کیا کہہ رہا ہوں۔ ہم نے عام طور پر اصول بنایا ہے کہ مقصود اور ذرائع میں بہت فرق ہے۔ مقصود اگر ثابت ہے تو ذریعہ کی تبدیلی کا سوال فضول ہے سفر حج اور سفر جہاد ثابت ہے تو ریل اور جہاز پر کوئی سوال نہیں ہو سکتا کہ اپر سفر کیوں کیا جائے۔

کیا یہ سوال انجمن خیالیہ پر بھی ہو سکتا ہے۔

سوال ششم

(۶) کیا دور دراز سے آنے والے اہلحدیث مولویوں وغیرہ کی نسبت حدیث نبوی لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد کی مرجع مخالفت لازم آتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ یہی ایک حدیث ہے جس کے غلط معنی اخذ کر کے غیر مقلدین مدینہ منورہ کے سفر سے لوگوں کو منع کیا کرتے ہیں۔

جواب ششم

(۶) سچ ہے حدیث کا مطلب اہل حدیث سے پوچھنا چاہئے۔

تشریح اس حدیث مذکور کے معنی یہ ہیں کہ کسی مکان کی شرافت اور عزت کے لحاظ سے سفر کرنا جائز نہیں سوائے ان تین مقامات کے۔ مسجد اقصیٰ۔ مسجد نبوی اور مسجد الحرام کعبہ شریف۔ ان کے سوا کسی مکان کو اُس کی شرافت اور عزت کے لحاظ سے جانا منع ہے مگر بغرض تجارت و وعظ یا کسی اور کام کے کسی مقام پر جانا اس حدیث میں داخل نہیں۔ کیونکہ ایسا جانا اُس مقام کی ذاتی حیثیت سے نہیں بلکہ اُس غرض کے لحاظ سے ہے جو اُس میں ہو سکتی ہے جہلم میں جو علماء آئے تھے وہ جہلم کی ذاتی شرافت یا عزت کے لحاظ سے نہیں آئے تھے بلکہ بغرض وعظ آئے تھے جیسا اور مقامات پر بھی جاتے ہیں۔ ہاں اگر اُن کے دل میں یہ خیال ہوتا کہ جہلم شریف کی زیارت کر آئیں تو بیشک حدیث مذکور کا خلاف ہوتا۔ اور نیت سے جانے کو اُسکا ثبوت دے۔

سوال ہفتم

(۷) اہلحدیث نے جو باوجود صرف دو تین صد مسودم کے فاصلہ پر اپنی جامع مسجد موجود ہونے کے جلسہ گاہ ہی میں ۱۸ر جنوری کو جمعہ ادا کیا تھا۔ ایسا جمعہ ادا کرنا کس قول یا فعل حدیث کا اتباع تھا۔

(راقم ایک شخص حنفی جہلم)

جواب ہفتم

(۷) مجھے اس کا حال معلوم نہیں۔ میں ہو تا تو شاید ایسا کرنے سے مانع ہوتا مگر انہوں نے شاید مسجد کو کافی نہ سمجھا ہوگا یا ہو نمازیوں کو سما نہ سکے۔ بہرحال یہ اغراض فاتیات سے تعلق رکھتا ہے مذہب سے نہیں۔

من آپنہ شرط وفا بود بما گو ہم
ترا خواہ از ستم پند گیر خواہ ملال

دہائت تفسیری

اس نام کا ایک رسالہ اشاعت سرحد سے شائع ہوا ہے مصنف کا نام جو لکھا ہے ہم اُس سے واقف نہیں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام چند آدمیوں کا مشترک ہے۔ ہر ایک کا ہو یا کسی ایک کا ہمیں اس سے غرض نہیں۔ اس رسالہ کے دیکھنے سے ہمیں خوشی بھی ہوئی ہے اور رنج بھی۔ خوشی تو یہ ہوئی کہ جو طرز تصنیف یعنی بغیر دلائل آثار کے مخالفین لکھتے ہیں کا طریق خاکسار پھیلانا چاہتا ہے جس کے لئے اپنی تصنیفات کو ہدف بنا رکھا ہے یہ رسالہ بھی گو اس امتحان میں پورا کامیاب نہیں ہوا کیونکہ فیل بھی ہیں۔ دل آزاری کی بالکل نفی نہیں اللہ کہ بلکہ بہت کچھ ہے۔ گو اس لفظی میں اہل حق کی کوشش کو بھی دخل ہے تاہم ہم مصنف یا مصنفین کو مبارکباد اور سرخابکتے ہیں۔

اس رسالہ میں میرے رسالہ اجتہاد و تقلید کا جواب دینا ظاہر کیا گیا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ رسالہ اجتہاد و تقلید کے جواب میں ہے اس کا جواب دینا انہی لوگوں کا کام تھا۔ مگر مقام حیرت ہے کہ اہل تقلید نے تو جواب نہیں دیا۔ دیا تو اُن لوگوں نے دیا جو اپنا نام صرف اہل حدیث نہیں لکھتے بلکہ تحقیقی اہل حدیث کہلاتے ہیں۔

خیر یہ تو اُن کی کوتاہی ہے وہ جانیں اور اُن کا کام جانے۔ خوشی کی وجہ تھی ہم نے جانا کہ رسالہ کا طرز بیان عموماً قابل آزار نہیں جو مقام مسرت ہے۔ بیچ اس بات کا ہے کہ مصنف یا مصنفین نے اپنے موضوع یا موضوعات لکھنے کے بعد خود نظر نہیں کر لیا یا نظر ثانی قبول نہ کی۔ رسالہ کا موضوع یعنی جس مضمون پر رسالہ کو لکھا گیا ہے یہ ہے جو مصنف کے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

آنحضرت صحابہ کے متعبر ہونے پر دس دلائل قائم کئے گئے اور شبہات خصم کا معقول اور کافی جواب دیا گیا ہے۔ (لوح دعلہ)

اسی موضوع کی توضیح صفحہ ۲ پر یوں ملتی ہے:-

گفتگو آپ کے مناقب صرف اس بات میں ہے کہ ہمارے (اہل سنت کے) دربیان (آنحضرت صحابہ) ثابت ہے یا نہیں؟

اس موضوع رسالہ کا ثابت ہے کہ اس رسالہ میں اس مضمون کو ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کی تفسیر حجت شرعی ہے۔ بہت خوب۔

جتنے حوالہ اس رسالہ کی لوح کو دیکھا تو خوشی ہوئی کہ بہت دنوں سے سنتے تھے ایک رسالہ اس مضمون پر لکھنے جانا ہے امید ہے اس رسالہ میں اس مسئلہ کو حل کیا ہوگا کیونکہ اس رسالہ کے مشیر بعض بڑے عالم کے بزرگ بھی ہیں جو آجکل بھی اس رسالہ کی ادارت میں براہ راست ہیں۔ مگر افسوس کہ رسالہ دیکھ کر سارا منہ سے یہی نکلا ؎

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں کو بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

مصنفین نے رسالہ میں اس موضوع پر قلم ہی نہیں اٹھایا۔ سارا رسالہ مخالف پر جرح اور اعتراضات سے بھر دیا۔ یہ سوچا کہ اہلیت مدعی کے ہمارا فرض کیا ہے لوح رسالہ پر بھی اپنی منصوبہ یہ رسالہ دکھائی ہے مگر رسالہ کے اندر تمام اوراق میں دعویا منصوبہ کے بھرا ہی بھی نہیں چھوا بلکہ محض جارحانہ اور مخترضانہ پہلو ہے کیا فریق مخالف پر اعتراض کرنے سے آپ کا مدعا ثابت ہو جائیگا (مولانا ثنائی) کا مذکورہ بالا نظریہ بھی اسی طرح کا ہوا ہے۔ خاکسار آجکل اسی کا اتباع کیا گیا ہے۔

فیصلہ کی صورت | ہماری رائے میں کوئی صاحب فالاً سمجھیں تو فیصلہ کی آسان صورت ہم تجلائے دیتے ہیں:-

لاہور میں انجمن حمایت اسلام کا جلسہ ہونے والا ہے اس موقع پر بہت سے علماء آئینگے جسٹس اللہ مولوی مفتی عبداللہ صاحب ٹونکی (حنفی) مولوی سید علی صاحب حانری (شیعہ) مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی (اہلحدیث) ان تینوں صاحبوں کو ایک جمع کر کے سوال کیا جائے کہ آپ حضرات صرف یہ بتلادیں کہ مصنف نے کس صفحہ پر اس مضمون کے ثابت کرنے کا بتیہ کیا ہے

یاد رہے ہم یہ سوال نہیں کرنا چاہتے کہ موضوع رسالہ کو کہاں ثابت کیا بلکہ یہ کہ ایک ادعائی صورت ہے بلکہ ہم صاف اور سیدھا سوال یہ کرینگے کہ مصنف نے اس موضوع کے ثابت کرنے کا بتیہ اور ارادہ کہاں کیا اسلئے کہ ہمارا خیال ہے کہ مصنف اور اُس کے شیدائی اپنا منصب ہی بھول گئے ہیں کہ ہمیں اس رسالہ میں کیا لکھنا چاہیئے۔ مگر یہ صاحب بالاتفاق یا بالجرت بلاء ہمکو اُس صفحہ کا نشان بتلا دینگے جہاں پر مصنف نے حسب سوال ہمارے بتیہ بھی کیا ہوگا تو ہم وعدہ کرتا ہیں کہ رسالہ مذکورہ کے موجودہ نسخوں کی دائگ اپنے پاس سے دیکر مفت تقسیم کرا دینگے۔

اسی طرح وہ مقام بھی پیش کر کے فیصلہ کرایا جائیگا جہاں پر مصنف نے اس بحث کو ایک منطقی مسئلہ کے متعلق "بتحقیق المنطق" لکھا ہے۔ یہی حضرات اُس منطقی مسئلہ کا بھی فیصلہ کر دینگے جس سے معلوم ہو جائیگا کہ ہیں تحقیق فی المنطق ہوں یا بالبلع بلکہ بھاگا دلا

میں وعدہ کرتا ہوں دونوں امور میں میرے برخلاف فیصلہ ہونے کی صورت میں رسالہ مذکورہ کی لاگت میں دیکر موجودہ نسخے مفت تقسیم کرا دونگا اس کے بعد جواب دہ نہ دینا میرے اختیار میں نہ گا اس سے منصفوں کو تعلق نہ ہوگا۔

مصنف اور اُس کے مشیروں کو اگر یہ صورت منظور ہو تو تینوں صاحبوں کے پاس ایک ایک رسالہ مع ایک مشترکہ خط کے بھیجدیں۔ خط پر میری دستخط بھی ہوں گے:-

یہ رسالہ اس غرض سے آپ کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے کہ آپ اس کو اس نیت سے ملاحظہ کریں کہ مصنف نے جو لوح پر موضوع رسالہ لکھا ہے اُس کے ثابت کرنے کی طرف کس صفحہ پر توجہ اور تعہد کیا ہے۔ آپ کو یہ تکلیف نہیں دی جاتی کہ مدعا کے ثبوت کی نسبت رائیں دیں کہ دلائل قویہ سے ثابت ہوا یا نہیں بلکہ تکلیف صرف یہ ہے کہ محض ارادۂ فعل کا پتہ بتلا دیں۔ ایام جلسہ حمایت اسلام لاہور میں ہم آپ تینوں صاحبوں کو یکجا کر کے فیصلہ سنا دینگے۔ اتنے عرصہ تک رسالہ مرسلہ ملاحظہ فرمالیں۔ امید ہے اس تکلیف کو علمی خدمت جان کر قبول فرما دینگے۔

ناظرین! کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ ایک یا کئی ذی قلم صاحب ایک زبردست مضمون پر قلم اٹھانا یا رقت لگا دیں۔ روپیہ خرچ کر کے چھپوا دیں اور دور دراز مقامات میں اُس کی اشاعت کریں۔ اور فریق مخالف پر رجوع کرنے کا زور ڈالیں۔ مگر اپنی غلطی پر مطلع نہ ہوں۔ یا للعجب کیا سچ ہے ؎

حیرتے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر مے کنند

مصنف اور اُس کے مشیرین کو اپنے فعل کا اگر علم ہے تو میری پیش کردہ تجویز کو منظور کرنے میں اُنکو کوئی عذر نہ ہونا چاہیئے۔

(دیدہ باید)

قادیانی مشن

باہمی اختلاف

قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں (لاہوری اور قادیانی) میں عرصہ تک آتش جنگ مشتعل رہکر کچھ دنوں کے لئے دبگئی تھی۔ مگر جونہی دونوں پارٹیوں کے جلسے اخیر دسمبر میں ہوئے۔ پھر آگ بھڑکی اور زور سے بھڑکی۔ آجکل دونوں میں دو امر مختلف فیہ باعث جنگ وجدل ہیں۔

(بقول قادیان پارٹی) لاہوری پارٹی نے شہرہ کیا اور ثبوت دینے کا دعوے کیا کہ موجودہ خلیفہ قادیان میاں محمود احمد (لطف مرزا صاحب) نے گورنمنٹ کو خط لکھا کہ مجھے خلیفۃ المسلمین مسلمانوں سے منوایا جائے تو میں گورنمنٹ کی بہت سی خدمت کروں جسکے متعلق گورنمنٹ نے دو ٹکا جواب دیا کہ سرکار مذہبی امور میں دخل نہیں دے سکتی۔

قادیانی خلیفہ نے اس کا جواب دیا ہے۔ اور بڑی سختی سے انکار کیا ہے کہ یہ خط میں نے نہیں لکھا بلکہ لاہوری پارٹی کا افترا ہے۔

ہم نہیں کہہ سکتے فیصلہ کیا ہے۔ لیکن بعض ایسے اشخاص کے نام بھی اس روائت کے راویوں میں لئے گئے جن کو ہم باوجود اختلاف راء کے رہبر باز صادق القول جانتے ہیں۔ خدا معلوم کچھ غلط فہمی ہوئی ہے یا اس کی کچھ اصلیت بھی ہے۔ بہرحال اس کا ثبوت (دینا لاہوری پارٹی کا کام ہے البتہ ہم عام طور پر اتنا کہہ سکتے ہیں کہ بغیر کئے کسی کام کے الزام لگانا جائز نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

(اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ) (جو لوگ بغیر ارتکاب کے کسی شخص کو بدچلنی کا بہتان اور الزام کے تکلیف دیتے ہیں وہ سخت گناہ کے مرتکب اور مستحق ہوتے ہیں)

دوسرا امر جو آجکل ایک دوسرے کیخلاف مشتہر ہو رہا ہے وہ کتاب مسمّٰی مسند مرزا صاحب ہے

یہ کتاب مرزا صاحب آنجہانی کے زمانے کی تصنیف ہے نہایت ہی معمولی اور بیکار۔ مگر مرزا صاحب مولوی نورالدین کی پسندیدہ اب جو دوبارہ چھپوائی گئی تو قادیان۔ کے اخبار الفضل میں اعلان ہوا کہ اصل مصنف کو کوئی شخص نہ غریدے۔ خدا معلوم مرزا خدا بخش سے کوئی رنج ہے ورنہ کتاب تو وہی ہے جو زمانہ سابق میں شائع ہو چکی ہے۔ اسپر لاہوری پارٹی کو بہت رنج ہوا انہوں نے بڑا طعن آمیز ایک مضمون لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میاں محمود نے اس لئے مخالفت کا اعلان کیا ہے کہ کہیں اپنی کتب فروشی میں خلل نہ آئے۔ ہم نہیں کہہ سکتے یہ گمان کہاں تک صحیح ہے۔

گذشتہ پرچوں میں جو فریقین میں مباحثہ کی دعوت اور قبول دعوت کے مضامین نکلے تھے اُن کا انجام خاموشی رہا۔ ورنہ کوئی صورت شائد ملاپ کی نکل آتی۔

اتفاق کی صورت | ہم عرصہ سے اس امر پر غور کرتے ہیں۔ اور بعض مرزائیوں سے سوال بھی کئے ہیں کہ کوئی صورت ان دونوں پارٹیوں کے ملاپ کی بھی ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کا ایک نمبر ان اصول ہے۔ اہل حدیث جس کا بہت عرصہ سے پابند ہے کہ مشترک کاموں میں ملجانا چاہیئے۔ غالباً یہ اصول ہر ایک دانا کا پسندیدہ ہے اسلئے ہم ایک صورت ان دونوں پارٹیوں کے اتفاق کی بتلاتے ہیں۔ امید ہے اُس کی ظاہری کڑواہٹ پر لحاظ کر کے اُس کی باطنی خوبیوں کے اعتبار سے منظور کریں گے۔

قاعدہ کی بات ہے کہ باہمی رقابت اور مخالفت مشترک دشمن کے سامنے ملجاتی ہے جس کی زندہ مثال روس۔ فرانس اور انگلستان موجود ہے جو مشترک دشمن (جرمنی) کے سامنے یکجان دقالب بن رہے ہیں۔ اسی طرح ہم ان دونوں پارٹیوں کو مشترک دشمن ہیں اور آج ان دونوں کو

مباحثہ کا چیلنج | دیتے ہیں کہ تم لوگ آپس میں ایک فرعی امر پر کیا مباحثہ کرتے ہو کہ مرزا صاحب

مسیح موعود نے یہ کہا تھا یا وہ کہا تھا پہلے ہم سے نمٹ لو۔ ہم تو کہتے ہیں وہ مسیح موعود ہی نہ تھے ایسے اس قسم کے سارے دعوے غلط تھے۔ آؤ ہمسے اس دعوی کا ثبوت لینے اور اس دعوے کا ثبوت دینے کو آمنے سامنے بیٹھ جاؤ۔ ہم انجمن لاہور میں بلالو اور خود دونوں پارٹیاں گھنٹہ۔ دہلی۔ قادیان۔ لاہور۔ پشاور تک متفق ہو جاؤ۔ ہم خدا کی ذات پر بھروسہ کر کے کہتے ہیں ہم تم سب پر فتحیاب ہونگے اور ضرور ہونگے۔ بہت ہے تو اُو قرآن تقولون والقوا الدما۔

ناظرین! غور کیجئے کیا یہی معقول صورت ہے؟ احمدیہ کی اشاعت کا بھی معقول ذریعہ ہے اور باہمی مصالحت کا اچھا طریقہ۔ قادیانی مشن کے بھلے دن ہوں تو اس پر مجبور نہ کر لینگے ورنہ ناظرین جانتے ہیں ہمارے لئے تو راہ چور۔ قادیان اور لدھیانہ کی شورش کافی ہیں۔

مذاکرات علمیہ کے متعلق اطلاع

مذاکرات علمیہ کے متعلق بڑی دقت یہ پیش آتی ہے کہ بعض صاحب جواب میں سوال کا مضمون نہیں دکھلاتے جس سے ناظرین خصوصاً مؤلف رسالہ کو سمجھنے میں الجھن ہوتی ہے اس لئے گزارش ہے کہ مضمون نگار صاحبان حتی المقدور سوال کو بھی مختصر لفظوں میں لیا کریں اور جواب کی تمہید میں زیادہ وقت نہ لگایا کریں۔ یہ تو مضمون نگاروں کے متعلق ہے۔ دفتر کے متعلق یہ تجویز ہے کہ جوابات کو حتی الوسع الگ الگ شائع کیا جائے۔ بلکہ حتی الامکان مختلف صورت میں نکالا کریں جس کی صورت یہ ہے کہ سوال شائع ہونے سے سیاہ دو ماہ ختم ہونے تک جتنے مضمون آویں اُن کو تین دفعات پر تقسیم کر کے شائع کیا جائے پہلی دفعہ چوتھے نمبر میں دوسری چھٹے نمبر میں تیسری آٹھویں نمبر میں اور غالباً۔

* بعض احباب کی رائے ہے کہ سیاہ تین ماہ کر دیجائے۔ زیادتی سیاہ میں لکھنے والوں کو کسل اور پڑھنے والوں کو بے لطفی ہوگی۔ اس لئے زیادتی مناسب نہیں (ایڈیٹر)

ملہ ان لوگوں نے اس الزام سے انکار کر کے اس غلیظ فاریق پر الزام لگانے میں اور کئی ایک غلیظ سوال بھی کئے ہیں جو سب موقع شائد ذکر ہوں (ایڈیٹر)

ہر کام جو انتظام سے ہو وہ اچھا ہوتا ہے بے انتظام غلط نہیں۔ پس اہل علم اصحاب اپنے علمی جواہر سے مسلمانوں کو مالا مال کرنے میں سخاوت سے کام لیں۔

جی چاہتا ہے چلتے چلتے ایک حدیث بھی عرض کر دوں تاکہ علماء کرام کو یاد دہانی ہو جاوے۔ حدیث شریف میں ہے اجود الناس بعد امن علماء علماء فشرہا (سب لوگوں سے زیادہ ترحمی وہ شخص ہے جو علم پڑھکر لوگوں میں پھیلا دے) مدارس میں تعلیم کے ذریعہ بھی اشاعت علم ہے۔ مگر مدارس کے درجات بھی مختلف ہیں۔ کسی مدرسہ میں ایک کتاب ایک طالب علم پڑھتا ہے تو کسی میں دس کسی میں بیس۔ کسی میں پچاس۔ جسقدر کسی مدرسہ کی جماعت میں مستفیدین کی جماعت زیادہ ہوگی۔ اسی قدر تعلیم کے ذریعہ علم کی اشاعت زیادہ ہوگی۔ اظہار الحدیث کے مذاکرات کا مدرسہ بفضلہ تعالیٰ اتنا بڑا وسیع ہے کہ صدر کا جامع از ہر بھی اسکی وسعت کو شائد نہ پہنچتا ہو۔ مشرق مغرب جنوب شمال۔ ہندوستان اور بیرون ہندوستان اس کے طالب علم ہیں اس لئے اس کے مذاکرات میں جس علم کا مضمون نکلیگا وہ دیکھے گا کہ میں نے ایک ایسی بڑی جماعت کو سبق پڑھایا ہے جس کے برابر ہندوستان کے کسی مدرسہ میں طلباء نہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جسقدر طلباء کی کثرت ہوگی اُسی قدر علم کی اشاعت ہوگی۔ اور اُسی قدر ثواب بھی ہوگا۔ واللہ الموفق۔

مذاکرہ علمیہ متعلق نکاح زوجہ مفقود الخبر

(مورخہ ۲۱ر صفر)

اظہار الحدیث مطبوعہ ۱۸ر جنوری ۱۹۲۵ء کے صفحہ کالم ۳ میں ایک مضمون بعنوان "مذاکرہ علمیہ متعلق نکاح زوجہ مفقود الخبر" جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی غم فہیم کا خاکسار کی نظر سے گذرا۔ اس مضمون میں جو کچھ حضرت مولانا موصوف نے عورتوں کی افسوسناک حالت کا ذکر فرمایا وہ بالکل صحیح اور درست ہے جس میں سر مو فرق نہیں ہے اور اس میں بھی کلام نہیں کہ اس مسئلہ کی تصریح نہ تو قرآن پاک میں ہے اور نہ حضور اقدس صلعم سے اس کا کوئی فیصلہ منقول ہے اس لئے اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے اور کوشش مفصلہ ذیل اقوال ہیں۔

(۱) حسن کی روایت میں امام ابو حنیفہؒ سے ۱۰ برس ہیں (۲) اور ظاہر روایت میں (یقدر) بموت اکثر اقران ہے یعنی جب اُس کے ساتھی مر جائیں (۳) البرزعیؒ سے سو سال کی روایت ہے (۴) بعض اصحاب ابو حنیفہ ۹۰ سال کے قائل ہیں (۵) سنن دار قطنی میں بروایت منیرہ ابن شعبہ وارد ہے۔ انہا امراۃ حتی یاتیھا البیان یعنی مفقود کی عورت اُس وقت تک اُس کی (مفقود کی) زوجہ ہے جب تک اُس کے (عورت کے) بارے میں مفقود کا کوئی بیان یعنی قول معلوم ہو کہ وہ اپنی عورت کے بارے میں کیا کہتا ہے (۶) حضرت علی کا قول بھی منیرہ ابن شعبہ کی روایت کی لگ بھگ ہے یعنی وہ کہتے ہیں کہ مفقود کی زوجہ بحالت ابتلاء ہے پس چاہئے کہ صبر کرے یہاں تک کہ مفقود کی موت یا اُس کی طلاق معلوم ہو۔ مگر چونکہ عورت کا نفع ضرر بھی ملحوظ ہے اس لئے ہمیں اور تمام اقوال کو جن کا روایتاً و درایتاً بھی ثبوت نہیں ہے) ترک کر کے حضرت عمرؓ کے قول پر عمل کرنا چاہئے تاکہ فریقین زوج و زوجہ کے مصالح کی رعایت ہو جائے اور کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ اب یہاں پر یہ کہنا کہ حضرت عمرؓ کا یہ قول اقتصادی یا اجتہادی یا ذاتی تھا اور مصلحت وقتی پر مبنی تھا۔ لہذا ہم اس وقت کی حالت کے بموجب جیسا چاہیں اپنی مصلحت کیموافق عمل کریں۔ ہرگز مناسب نہیں کیونکہ حضور صلعم نے فرمایا ہے آلے اگر تم میرے اور میرے اصحاب کی سنت (طریقہ) پر چلو۔ اس لئے صحابہ کرام کے اقوال خواہ وہ اُن کی ذاتی رائے ہو لیکن خواہ اقتصادی خواہ اجتہادی ہماری آراء سے مقدم اور احوط اور بہتر ہونگے۔ اور آخر حکم آں حضرت صلعم تمام اُمت کو عمل کرنا واجب ہوگا۔

لہذا میں بھی طرح اس معاملہ میں حنفیہ کے اقوال

---

(۵) مفہوم دل تنگی خلوۃ کلما اتسلی تورثنا اگر اُس کو خلوۃ وسیع للنکاح کا ہوگا تو سب کچھ کریگا۔ (ایڈیٹر)

(نوٹ) میں نے اوپر لکھے ہیں) پسند نہیں کرتا اور مجکو روایتاً و درایتاً خلاف سمجھتا ہوں۔ اسی طرح چار سال سے کم کو بھی خلاف قول و فعل صحابہ سمجھکر زوج کی حق تلفی کا موجب خیال کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اور حضرات اہل علم بھی اس خاص مسئلہ میں اپنے خیالات اظہار فرمائینگے۔ والسلام

(خاکسار خادم العلماء ابو الحیاء سید حسین مقیم میانوری)

گرانی بائے گرانی

قرآن مجید میں جہاں الٰہی عذابوں کا ذکر آیا ہے قحط آن میں نمایاں ہوگا خدا کی پناہ یوں تو ہندوستان پر عرصہ سے اس کا سایہ دامن افگن ہے۔ کہ ہندوستانیوں میں خون بھی نہ رہا تھا کہ گزشتہ قحط اور یہ قحط اپنے اپنے اثر الگ الگ رکھتے ہیں اس قحط کے ساتھ ہی بیکاری کا بہت بڑا چوٹر لگا ہے نہ تجارت ہے نہ صنعت۔ نہ آرام ہے نہ صحت۔ کچھ سیر سے بھی کم ہو رہا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ بہت سے غربا ہیں کو آٹا میسر نہیں ہوتا محض چکنی شلغموں پر گزارہ کرتے ہیں۔ وہابی تابعے۔ یہ خیال کہ سرکار اس سے بے خبر ہے غلط ہے۔ سرکار اس میں سب سے زیادہ کوشاں ہے مگر غضب خدا کو کون ہٹائے۔ ابھی تک تو صرف یہی ہے کہ بہ لطیف محسوس ہو رہی ہے مگر جب یہ لطیف حد سے بڑھیگی تو اس کے بعد جو مصائب نظر آتے ہیں وہ ہیں سے بھی سخت ہونگے۔ ظاہر ہے جس کا پیٹ خالی ہوگا۔ وہ کسی کی طرح اُس دوزخ کو بھر لیگا سکتا نتیجہ بدامنی اور فساد ہوگا جس سے سرکار کو بھی اور رعایا کو بھی پریشانی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم گنہگار بندوں پر رحم فرما کر اس جنگ کو باحسن وجوہ جلد ختم کرے۔ آمین۔

مذاکرہ علمیہ* متعلقہ زوجہ مفقود الخبر

مورخہ ۲۱ر صفر

اس فاضلانہ مذاکرہ میں (جو اہلحدیث ۲۵ر جنوری میں شائع ہوا ہے) مخاطب اگرچہ اصحاب ہی کو رکھا گیا ہے جس زمرہ کا یہ خاکسار ہے مگر بعجلہ ان بزرگوں کا نام لینا اور سبقت گرفتن ضرور ہوں۔

اس مذاکرہ میں کوئی ایسے دلائل نہیں پائے گئے جن کا معارضہ کیا جائے مگر پھر بھی ادب سے چند کلمات پریشان سے معروضات پر توجہ دلانا مناسب دیکھتا ہوں۔

ذکی ہیبر ہستی رہنا چاہئے: عورتوں کی بربادی و بے آبادی کے نازک حالات میں سے طلاق ثلاثہ اور مفقود الخبری کی واردا توں کا یہ ہر جگہ خاصہ پایا گیا ہے کہ ان میں علماء اہل حدیث ہی کی طرف رجوع اکثر لایا جاتا ہے وجہ یہ کہ اور کہیں ان مسائل میں پوری ہی نہ پڑے تو بیچارے جائیں کہاں۔ حضرت استاذنا شیخ الکل رہبوی کے پاس بھی بہت دیکھا کہ جو لوگ آپ کے پاس سے گزرنا کفر تصور کرتے تھے ان فتووں کے لینے کو آپ ہی کی خدمت میں آگھسٹے رگڑتے۔ اور واقعی مفتی فخر کی بیوی پر اکثر ایسی ہی مشکلات آپڑتی ہیں جنکے دیکھنے والا کوئی رحمدل ہوگا جو اُس سے ان مشکلوں کے جلد سے جلد کٹ جانے کا متمنی نہ ہو مگر سوائے سے لیکر آج تک جس آئین پر تمام محدثین کا عام برتاؤ چلا آیا ہوا اُس کے برخلاف عصمت نکاح جیسے قطعی محرمات کے اپنے آپ سے توڑ لینے کی جرأت بھی کون مسلمان ایسی جلدی کر سکتا ہے۔

فی زمانہ دینی معاملات ایسی گڑبڑوں میں پڑے ہوئے ہیں کہ کئی پڑھے اور سمجھے کئی لوگوں کی نظروں میں اصلاح طلب سوجھتے اور اُن سے اُن کی بابت ترک ما هذالذات (جن اگلی باتیں گئیں) کی آوازیں آتی ہیں۔ مگر علاج کیا جائے تو کون سا زمانہ ہوگا جو ایسی مشروطوں سے خالی گزرا ہو اور پھر ہمیں کیا بھید ہے کہ ہمی آج سے پہلے کے برگزیدہ علماء کو ان اصلاحات کی نہ سوجھی یا کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ وجہ یہ ہے کہ امت اسلامیہ نے ہمیشہ اپنے اسلاف، صالحین کے حال و قال کو دینی کا زینہ اور شریعت حقہ کا آئینہ قرار دیا ہوا رکھا ہے۔ اس لئے کتب جمال اللہ فی قال الرسول میں بھی نظر ڈالے تو ہر امر مذاہب ائمہ اور اقوال الرجال کی بھرمار نظر آئیگی۔ تنظیم جامد کر جائزہ دیکھئے وہ واقعی مذموم ہے۔ مگر اضافت یہ ہے کہ اس بیماری میں وہ مقاصد مشیعہ کب کسی نے دیکھے جو اس کے بالمقابل کی کھلی آنکھوں میں آنجناب ہمیشہ اسلام مشاہدہ کرتا چلا آیا ہے۔ ایمانا متقابل پابند محض خانہ ساز ہیں۔ لیکن ائمہ دین خصوصاً صحابہ رضوان کا بالکل پاس، خاطراً قدیماً بھی شریعت نے کب روا رکھا۔ افراط و تفریط کی حدود کو چھوڑ کر جماعت مکہ سا نہج میانہ روی چلنے ہی میں تو ہمارا دین داستہ رکھا ہوا ہے۔ دیکھئے خدا تعالیٰ فاتحۃ القرآن میں جہاں راہ استقامت کے حصول کی دعا سکھاتا ہے۔ اس راہ کی ساتھ ہی تشریح بھی فرما گئی ہے کہ جس پر پہلے خدا کے فضل والے لوگ گئے ہوں اسی طرح قرآن شریف میں اور جگہ جہاں رسول اللہ صلعم کے برخلاف چلنے کی برائی فرمائی ہے مومنوں کی سبیل کا اتباع چھوڑنے پر بھی خاص طور سے نوائش کیا گیا اور حدیثوں میں بھی خیر القرون خصوصاً صحابہؓ کی جو شان آئی اور اُن کی عموماً پیروی اور بالخصوص خلفائے راشدین کی سنت پر التزام کرنے کی جو مشاہدات وارد ہوئے، اور اپنے نبی علیہ السلام نے جنکے اقتدا کا جو خاص الخاص حکم دیا یہ سب اہل علم سے مخفی رہنے کی باتیں نہیں ہیں اور اسی طرح اتباعین خلفاء راشدین کے ہاتھوں کسقدر اجرا یافتہ دینی امور ایسے جاری ہیں جن میں سرمو تعاوت کرنا کھلا مخالفت کی امت پر شاق چلا آتا ہے۔ یہ بھی سب پر روشن ہے فور فرمائیے تو مسئلہ نیر بحث بھی انہی امور کے قریب قریب ہے۔ عمرؓ

---

* مذاکرات میں حصہ لینے والے اصحاب مذاکرہ کا نمبروار تاریخ اجراء اور تاریخ تحریر مضمون ضرور ضرور لکھا کریں۔ منشی قمری۔ (ایڈیٹر)

** نام میں یہ اضافت کیسی ہے۔ اور معنے کیا ہیں۔ (ایڈیٹر)

صحابہ میں ایک دوسرے جسم تھے جن کی رائے صائب کئی دفعہ آنے والی وحی کا پہلے سے استقبال کیا اور نبوت کا خاتمہ نہ ہو گیا ہوتا تو آں حضرتؐ کے بعد یہ آنہی کی شان تھی بیباحب مکالمہ اور امن اسلام کا ایک دروازہ تھے۔ اگر ایسے ہی اُن کی صوابدیدوں کا کسی معاملوں سے دروازہ کھلنے لگا تو پھر وقتاً فوقتاً بہتیری مصلحتیں نکلتی آئیں گی اور تمام وہ امور جنھیں پہلے کسی نے نہیں چھیڑا چھیڑنے چلینگے اور اس طرح کے اُدھیڑ بنوں میں اسلام کا آخر کو سارا بخیا ظاہر ہو اعاذنا اللہ منہ۔

(ب) ہمارے متبوع احناف کیا فرماتے ہیں؟ عصمتِ نکاح کا تحفظ ایک ظاہر اور اصل امر ہے جس ظاہری حکم کے معنوں پر ایک روایت مرفوعہ آئی مگر ثبوت سے ایسی گری ہوئی کہ محدثین نے اسے منکر اور مردود بتلائے ہیں۔ صحابہؓ سے اسکے مطابق ایک قول علیؓ کا ملتا ہے یا ایک روایت صحابہ سے بھی اور کسی بھی صحابہ کی ایک جماعت نے جن کے پیرو قابلِ وثوق تابعین اس ظاہر سے عدول کر کے یہ صاف حکم دیا ہے کہ مفقود کی بیوی چار سال انتظار کے بعد چار ماہ ۱۰ دس دن گننے والے بڑی مسامحت کرتے ہیں) گزار کر نکاح جدید کر لے۔ اور اس حکم پر اس وقت کے تمام موجودین میں سے کسی ایک کی مخالف آواز کا بھی کہیں سے پتہ نہیں ملتا۔

کوئی ایسا واقعہ عہدِ نبوی میں نہ ہونا جیسا کہ خیال کیا گیا ہے قطعی امر نہیں نہ عقلاً ایسا قطعی فیصلہ دیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ضرور قیاس امر تھا اور انہیں سنت سے اس میں کسی وجہ بصیرت نہ تھی۔ اور نہ ہی علیؓ کا قول اور ظاہر کے مطابق کہنا کچھ اس بات کی تعیین دلیل ہو سکتا ہے کہ سنت سے کچھ ثابت ہوتا تو اختلاف کیوں کر ہوتا۔ کیونکہ اول تو یہی مسلم نہیں کہ علیؓ نے فیصلہ فاروقی کا کچھ علم پا کر ایسا مخالف کہا یا انہیں اس کی خبر ہی نہیں ہوئی بلکہ یہ کہیں اس سے جلیل وہ ہی

OL مذاکرات علمیہ میں نفس مسئلہ پر تائید یا تردید ہونی چاہئے۔ اس قسم کے تمہیدی مواعظ جائے خود مستحسن ہیں مگر مقام مذاکرہ میں اجنبی۔ (ایڈیٹر)

ثابت ہے اور ان آثار و روایتوں کو تلقیص جمہور بھی ۲۲۵ھ سے ۳۲۵ھ تک متفق نہ رہے ہیں اور تلقیص منفی میں بھی کئی طرق سے یہ روایتیں مسند مذکور ہیں حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے اپنے اپنے زمانِ خلافت میں فیصلہ دینے اور ابن عمر و ابن عباس صاحبان کی مذاکرہ فرمانے کے وقت بھی کس کثرت سے علماء صحابہ و تابعین موجود رہے ہونگے۔ اور صحابہؓ کی پُرجوش و غیرت یہ عادت بھی معلوم ہے کہ کوئی بھی زبردست سے زبردست خلاف شرع حکم نکالے تو اس کے کیسے دامنگیر ہوتے تھے مگر اس بارے میں کسی سے کچھ بھی اعتراض منقول نہیں ہوا کیا یہ تمام تر خاموشی کسی معنے کا اتفاق نہیں ہو سکتی؟ علیؓ سے جو ان کو خلاف ماثور ہے اس کی نسبت تصور میں آتا ہے کہ اس فیصل شدہ امر کی انہیں خبر نہ ہوئی ہو گی۔ یا ہوئی تو ایسے وقت کہ جب ان بزرگوں سے مذاکرہ نہیں کرنے پائے۔ اور اس وجہ سے اس حکم کی حقیقت تک نہ پہنچے بلکہ اہل ظاہری حکم پر جمع رہے ورنہ موقعہ پانے اور تحقیق میں لانے تو وہ بھی اس طرف رجوع فرماتے۔ چنانچہ ابن مسعودؓ کا اپنی فیصلوں کے موافق قول (جو ایک روایت میں آیا ہے) ظاہر اور اغلب یہی ہے کہ اسی رجوع پر محمول ہے۔ اور بہر حال ہمیشہ خاوند ہی کی راہ دیکھتی رہنے کے اہل ظاہری حکم کے علاوہ صحابہ رضوان اللہ علیہم سے جو فتاوے اور روائیں آئی ملتی ہیں سب اس چار سال انتظار کے فیصلہ میں منحصر ہیں اور بس! بنا بریں دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ صحابہؓ میں درحقیقت کوئی اختلاف نہیں!

(ج) ہمارے قیاس کچھ نہیں۔

(د) ہمارے علماء نے اپنے ذمہ سے بوجہ کر قیاس سے ثابت ہونے والا کوئی امر شرعی حکم نہیں ہو سکتا جب پھر کسی مسئلہ کو میدانِ قیاس ہی میں ڈال کر اسپر گمان باری کرنی کرانی چاہیں تو تعجب ہوتا ہے کہاں تو ان بزرگانِ دین صحابہؓ اور خلفائے راشدینؓ کے وہ حکم قیاس جنکی چار دیواریاں علیہم رسالت سے پیوست تھیں۔ اور اُن کے حق نام لے لیکر رشد و

ہدایت دے رہے ہیں۔ دوسرے سنت کے ناطق ہوتے ہوئے الاعلی یا کسی تاویل کی بنا پر صحابہؓ میں برابر اختلافات ہو سکتے ہیں تو پھر یہ کیا بات ہے صحابہؓ کا اختلافات (جیسے دکھلا کر اس مسئلہ میں ورا الورا اختلافات اٹھانے کی گنجائش نکالی گئی ہے) تو سپہ کہنی ہی نہ سکتا ہے۔ آنجناب اُن کے اتفاق کی کیفیت پر بھی کچھ تفصیلی نظر ڈالیں جسے صاحب سبل السلام نے مجملاً وجماعۃ من الصحابۃ کے لفظ سے ذکر کیا ہے اور وہ اصل پانچ مستند صحابی ہیں عمر، عثمانؓ عبداللہ بن عباس۔ عبداللہ بن عمر۔ عبداللہ بن مسعودؓ علیؓ کا فیصلہ تو سب سے اوّل اور سب سے پہلی حدیث کتاب موطا مالک میں مسند مروی ہے۔ اور عثمانؓ کی نسبت عملی شرح موطا میں لکھا ہے قال الزہری فقضی بذالک عثمان بعد عمر یعنی عمر کے بعد عثمانؓ نے بھی یہی فیصلہ دیا۔ اور ابن عباس اور ابن عمر صاحبان کا اثر ابن ابی شیبہ کی روایت سے تلخیص حنفی شرح واقطنی طلاق بلم میں بدیں الفاظ وارد ہے کہ تذکر ابن عباس وابن عمر فقالا جمیعاً تربص اربع سنین یعنی حضرت ابن عباس اور ابن عمر دونوں صاحبوں نے مفقود کی بیوی کا ذکر چھیڑا اور دونوں بزرگوں نے بالاتفاق یہ کہا کہ چار سال بیٹھے۔ اور روایت ابن مسعود کا حوالہ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں قال اخرج عبدالرزاق وسعید بن منصور وابن ابی شیبۃ باسانید صحیحۃ عن عمر منھا عبدالرزاق من طریق الزھری عن سعید ان عمر وعثمان قضیا انہما تربص اربع سنین ثم تخرج سعید بن منصور باسناد صحیح عن ابن عمر وابن عباس قالا لا بأس ان تتزوج وثبت ایضا عن عثمان وابن مسعود فی روایۃ (فتح الباری پ ۹ ص ۴۸۳) یعنی چار سال بیٹھے کا فیصلہ صحیح سندوں کے ساتھ عمر، عثمان اور ابن عمر و ابن عباس سب سے ثابت ہے اور ابن مسعود سے بھی ایک روایت ہے۔ اس سے آگے حافظ ایک قول کی توجیہ میں پھر لکھتے ہیں کہ للاتفاق خمسۃ من الصحابۃ یعنی اس میں پانچ صحابیوں کا اتفاق

(ہ) صحابہ کے نام کے ساتھ "حضرت" لکھنا اور وہ تحریر میں ضروری ہے گو علماء نہیں (ایڈیٹر)

سند نہیں ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے ازالۃ الخفا سے جو اس بارے میں نقل کیا گیا وہ بھی اسی صحابہؓ کے فیصلہ ماضی کی ترجیح اور توجیہ میں ہے اور بس کوئی اس میں منحصر یا بطون کی بوی سے نظیر دیکر شاہ صاحب نے زوجہ مفقود کا نیا حکم نہیں نکالا۔ اور شاہ صاحب جیسے حکیم الامت اور مسلّم مجتہد العصر جس مسئلہ کو چھیڑ کر اس میں کوئی جدت روا نہیں کر گئے تو اب اور کون آن سے بڑھیا دکھائی دے رہا ہے جو کر دیگا[1]۔ اور کوئی کرے بھی تو پہلے جلوہ فاروقی تو دکھائے لقولہ ایتمانی بجمال عقل وجمال علم لنظر لیقل حتی نسمع (نظم ذیعنی پہلے اس زمانہ کا آدمی بھی تو لائے پھر کہہ تو ہم دیکھیں کہ کیا کہتا ہے)

(۳) جو لوگ اپنے مخلوق طلب اہل وعیال کو چھوڑ کر کہیں غائب ہو جائیں اور غصہ تو واقعی بڑا آتا ہے چنانچہ فیصلہ فاروقی کے واقعہ میں بھی تم دیکھ رہے عرصہ دراز تک مفقود الخبر رہنے کے بعد جب اسوقت واپس آئے کہ ان کی بیوی کا دوسری جگہ نکاح ہو چکا تھا تو عمرؓ نے اپنا خاصا سزا فرمائی۔ مگر انہوں نے عذر کیا کہ مجھے جن لوگوں نے گرفتار کیے تھے یعنی اپنے اختیار سے کہیں نہیں رہا ہوں۔ لیکن جو لوگ کہیں جا کر اور نکاح کر بیٹھیں یا کسی اور جہت سے ان کا پتہ چلے تو وہ مفقود الخبر کیسے اُن سے ستم پانے والے آ جہیں بے غیرت کہیں یا ظالم وغیرہ سب بجا۔ اور ان کی نسبت جو قانونی چارہ جوئی کریں وہ روا۔ اور حدیث لا ضرر ولا ضرار کے مضمن میں جو کچھ علماء نے لکھا مراد اُنکے برابر اہل ہیں اور مسبر ہائولی وغیرہ جو کچھ ہوں تو حکام اُن کا جو تدارک دیکھیں کریں اور ان کا کچھ بھی پتہ نہ چلے بلکہ چ ہاں کے مفقود الخبر ہوں تو اُن کی نسبت وہ یا الخطیب کیا حکم لگایا جا سکتا ہے کہا جا سکتا ہے کہیں سے پایا جانا ہے کہ جیسے شائد اسی طرح کسی پاس ہی کے کنوئیں میں گرائے ہوئے ہوں اور کیا خبر کسی طرح معذور ہیں یا بعض بے غور یہی تو مفقود الخبر کا مسبر وغیرہ معلوم الحال لوگوں سے ممتاز ہونا ہے جس سے ہی کا اپنے قیاس کر نا قیاس مع الفارق اور باطل ٹھہرتا ہے۔

(۴) یہی سمجھ لینا کہ چار سالہ میعاد اس وقت اس لئے رکھی گئی تھی کہ اُن دنوں کسی کھڑے ہوئے کا پتہ اتنی مدت تک چل سکتا تھا اور اب اس کے اندر بھی مفقود الخبر کا کامل وثوق ہو سکتا ہے کئی وجہ سے درست نہیں ہے۔ اوّلاً یہ بعض الکل بات ہے کسی روایت میں اتنی میعاد رکھنے کی یہ وجہ آئی معلوم نہیں ہوئی اور صحابہؓ کے دور علم سے یوں تصور ہے کہ اگر الفرض انہیں اس خاص مسئلہ میں سنت سے علم نہ ہو تو بھی کی کمر کو اس طرح ادھورا رکھکر جو چار کو اختیار کر رہے ہیں تو ضرور وہ اس میں کسی طرح علیٰ وجہ البصیرۃ ہونگے۔ چنانچہ ایک تو جیہ اس کی امام ہمقی سے منقول ہے کہ یہ مدت ان یکون امتحاناً قالہ ابتداء الفعل اربع سنین (تعلیق منتقی ص ۲۶۲ ج ۲) یعنی چار سالہ میعاد اس واسطے فرمائی معلوم ہوتی ہے کہ اس عرصہ تک عمل باقی رہ سکتا ہے۔ ثانیاً اگر اس مدت کی کنہ پر نظر رکھکر یہ حکم جاری کیا ہو تو جب یہ مدت کافی نہ پڑی اور قسم داری کے بعد بھی سر آنکلا تو پھر اس کو بدل سکتے تھے۔ لیکن صحابہؓ نے اس کو بدلا نہیں ایسے ہی یہی کما رہنے دیا۔ ثالثاً اب بھی کوئی ہو بہو تیسر کی طرح کا مفقود ہو تو اُس کا کیا پتہ جلدی ہو سکتا ہے؛ واضح اس وقت کسی کی خبر پانے کا پہلے زمانوں سے ممتاز ذریعہ ریل ہے یا ڈاک۔ مگر اقل تو باوجود ان ذرائع کے ہوتے کسی کی موت اور زندگی تک کا پتہ نہ پا سکنا جیسا کہ اہل حدیث مدعی ہیں اس مذاکرہ کی تمہیدی سطور میں مندرج ہے ان وسائل کے ناکافی ہونے کی کافی دلیل ہے دوسرے پول کے ذریعہ کسی کا آنا جانا بھی ہو تو یہ کیا ضرور ہے کہ پتہ چل ہی جائے بوقت تک کیا کسی کی رسائی ہی نہیں ہوئی تھی کہ باپ کو اتنا اشتیاق پڑا۔ بلکہ اب تو جناب چالاکی سے اپنا آپ چھپانے کے بہت سے وجوہ پیدا کر سکتے ہیں اور آبادیاں ایسی گنجان ملتی ہیں کہ ایک ہی شہر کے کسی گوشے میں کوئی رہ رہے تو مدتوں تک نہ پا سکنا ہے اور کسی آدمی مشابہ سے ہیں آتے ہیں جن کا کوئی ساری عمر پتہ نہیں پاتا۔ اور نہ اُن کے پھیلوں کو کوئی آن کی

[1] ملک العلماء (غیر مدخول کم) کا نکاح مع تیطہ اپہ کے ساتھ جائز ہونا کس کس صحابی کا قول ہے سب کو معلوم ہے۔ کیا علماء ہی بھی یہی فتوے دیتے ہیں (ایڈیٹر)

[2] مقلدین بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمارے امام سے بڑا کون ہے جو ان کے خلاف کر سکے (ایڈیٹر)

نہیں پا سکتی ہے۔ بعض عورتیں تو الٰہی بھاگ نکلتی ہیں کہ اُن کے قاتلین اُن کی تلاش میں سرتے مرجاتے ہیں مگر اُن کا علم کہیں قیامت ہی کو جا کر کھلیں گے۔ ایک عورت کو میں نے پانچ چھ سال کے عرصہ میں اپنے ایک ہی ضلع بلکہ ایک ہی تحصیل میں تیسرے خاوند کے گھر آباد پایا پھر سُنا کہ اُس سے بھی گئی۔ دائیں کہ کس پہلے خاوند کو کوئی اُس کا پتہ چلتا تھا۔ نہ نئے نکاح کرنے والوں کو کوئی اُس کا سابقہ حال سمجھاتا۔ کئی آدمی ایسی ہی بیویوں کی نالائقی کی بدولت گھر بار چھوڑ بیٹھے اور گمنام ہو جاتے ہیں۔ بتلائیے وہ بیگناہ دکس ملامت کے مستحق ہوئے۔ اور ڈاک کا یہ حال ہے کہ بھولے بھٹکوں کی خاص مراعات ہر قدم نظر کئی دفعہ اس قسم کی وہ بدعنوانیاں سُنی جاتی ہیں کہ الامان! بھیتوں بلکہ برسوں کسی کو اپنے نام کے خطوط کا کوئی پتہ نہ ملے اور جیسے تیسے مراسلات تک دوسروں کے ہاتھ جا جا کر بھولی رسیدیں واپس لائیں اور خصوصاً جب کوئی بدبخت ہاتھ درمیان میں کام کر رہا ہو تو یہ سب آنکھیں دیکھا ہے۔ نہیں کو پوری واقفیت ہوتی ہے کہ کوئی تدابیر کرائے مذہر کوئی تدارک کا چارہ ہی پاتا ہے۔ اور یہی حال تاروں والوں کا ہے۔ پس ایسے ذرائع پر اعتماد کر کے اتنی جلدی کسی کی مفقود الخبری کا کامل چھوڑ نا نہیں بھی کیا وثوق پیدا کر سکتے ہیں۔

(۲) اب عام مشوروں کے سوا سے کوئی فیصلہ ہی کی بیادر زیادہ آگئی ہے تو پھر خدا سنبھالے۔ ورنہ خطہ عرب کی نساء سے کوئی حظ نفس میں نہیں پڑ سکتیں۔ نہ ذرائع معاش کی کوئی یہاں کمی ہے۔ یہ کیا عذرات خام ہیں جن کی بنا پر ہمیں اپنا پرانا دستور اسلامی بدلنا پڑے۔

(۳) اگر ہمارے ان مذاکرات اور جدید ہدایات کا کچھ نتیجہ نکلا تو مفقود کی بیوی کے لئے نکاح ثانی کرانے میں صحابہ کی تقلید سے کوئی اہم تبدیلی کی جائیگی یا ایسے ہی (جیسے) اندھیرا چھوڑ دینگے؟ اگر تبدیلی ہوئی تو یہ ان دو فریقوں میں کہ قیاس سے پیدا کیا ہوا کوئی امر شرعی حکم نہیں کہلاتا۔ وہ تبدیلی شرعی نہ ہوگی۔ اور نہ اس

رہتے ہیں اور ماشاء اللہ سر بھی ننگا رکھتے ہیں اور اہلی اثارہ کے باشندے بھی ہیں۔ اُن کے ایک پیر بھائی کے پاس خاص انہیں کے قلم کا لکھا ہوا ایک نسخہ موجود ہے جس میں آپ اپنے کو اثاوی لکھتے ہوئے پیر بھائی کو دلائل الخیرات پڑھنے کی اجازت عطا فرما رہے ہیں جس کا خلاصہ مضمون یہ ہے:-

فقیر حاجی شفیع احمد السدوسی بر محمد شاہ داخل اثاوی کہتا ہے کہ مجھکو مرشد پاک سید ناحاجی وارث شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے اجازت دلائل الخیرات شریف کے پڑھنے کی دی بماہ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ میں۔ اور فقیر اجازت دیتا ہے اپنے برادر طریقت ..... کو الخ

آپ زیادہ تر دہلی اور کانپور تشریف لیجایا کرتے ہیں۔ عبدالصمد نامی دہلی میں کوئی شاہ صاحب ہیں جن کے مسکن پر آپ کا قیام ہوا چاہئے۔ کانپور میں آپ کے ایک بھائی ممتاز احمد نامی ولایتی پارچہ کی ایجنٹ ہیں۔ علاوہ اس کے ہر دوئی، سندیلہ، ہردوئی وغیرہ کی طرف بھی اکثر آپ دورہ فرمایا کرتے ہیں۔ واللہ ہم لوگوں کی پریشانی کی کوئی مدد نہیں خدا کرے جن شاہ محمد شفیع صاحب کی نسبت ہمارے ہر دو فاضلان بزرگ تحریر فرماتے ہیں کوئی اور ہوں لیکن اندیشہ ہے ایسا نہ کہ اپنا شیر خام ہمارا ان اہلحدیث کی پریشانی رفع کرنے کی طرف سے جناب شاہ صاحب کی خدمت بابرکت میں چند امور مندرجہ ذیل کا تصفیہ کرنا چاہئے کیا جناب شاہ محمد شفیع صاحب اموات مستفسرہ سے انکار فرما کر دل مضطر کو تسکین فرما دینگے؟ دیدہ باید

امورات دریافت طلب ہمہ ہیں۔

(۱) کیا آپ قصبہ جائس تشریف لے جاتے ہیں اور سلسل قیام فرما کر رہتی کے جلسوں میں شرکت فرماتے ہیں؟

(۲) کیا آپ نے سونا شہید، مدحشن شہید، حکیم شہید، میر صاحب کی درگاہ، پیر حبیب دیوان شہید، شیخ صدالدین شہید وغیرہ بزرگوں کے مزار پر پر عرس منعقد کیا ہے؟

(۳) کیا آپ نے بالہ شام لال گرداله کے باعاطہ کے اندر ایک پختہ مزار پر عرس منعقد کرنے کا ارادہ فرمایا تھا (پھر جس وقت آس نے نماز ترک کر دی نہیں مانی)

مگر جب ہندوؤں نے یورش کی تو ہاز آئے۔ وغیرہ (خبر خواہ اسلام عبدالصمد خان عفی عنہ عفی عنہ ۱۳۵۳ھ سنو طن مراچوری ضلع سلطان پور مالوہ (وقصبہ جائس)

مذاکرہ علمیہ نمبر ۳ مؤرخہ ۲۱ر صفر

از مولوی ابوداؤد محمد عبداللہ صاحب مدرس مدارسہ جامع مسجد امرتسر

(۱) قرآن و حدیث اور کلام صحابہ سے یہ صریحاً ثابت ہے کہ نماز کی ادائیگی ایمان و اسلام ہے اور اس کا چھوڑنا کفر۔ اسلئے حدیث بین العبد و بین الکفر ترک الصلوٰۃ کا مضمون بطلان ان شواہد کے یہ ہوگا کہ آدمی کو کفر سے مربوط کرنے کیلئے چیز ترک صلوٰۃ ہے والتقدیر ترکہا دالیطٌ بینہما)

(۲) یہ ہمنے بھی ہو سکتا ہے کہ گو آدمی مدعی اسلام اور کفر سے انکار بھی ہو مگر فیصلہ کن حکم اس میں اور اس (کفر) میں ترک صلوٰۃ ہے چنانچہ یہ ترک ہو تو وہ کفر ہی سے داخل ہوگا۔ یہ معنی اگر جعل بین العبد و بین الاسلام الصلوٰۃ کے جملہ سے بھی ادا ہو سکتا تھا مگر بظاہر بین کا لفظ جس بیانیت کا سُوہم کردہ اسلام اور آدمی میں حد فاصل ہونے کے لئے بھی منظور نہ فرمائی گئی اسلئے بجائے اس کے یہی جملہ بتلانا ہوا۔

(۳) یہ بھی ہو سکتی ہے اور خیال پڑتا ہے کہ حضرت شیخ الکل دہلوی بھی تقریر و بیانی فرمایا کرتے تھے کہ کفر چونکہ مانع رکھتا ہے اس کے کمال اور آدمی کے درمیان ترک کا واسطہ ہے واللہ اعلم۔

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۳ مؤرخہ ۲۱ر صفر

فاکسار کے نزدیک حدیث بین الرجل و بین الکفر ترک الصلوٰۃ کی تقریر اور معنی یہ ہیں اے الذی یصنع من کفر کی ملۃ یترک الصلوٰۃ (یعنی جو چیز انسان کو اس کے کفر سے منع کرتی ہے وہ خدا کا عہد تو نہیں ہے) فاذا ترکہا فقد جاء بشیء یبین الکفر جائل، (پس جس وقت اس نے نماز ترک کر دی نہیں مانی) درمیان اس کے اور درمیان کفر کے کوئی حائل باقی حاصل نہیں (بلکہ وہ شخص کفر میں داخل ہو گیا)

پس اس تقدیر عبارت سے حدیث کے مطلب بالکل صاف ہو گئے کہ ترک صلوٰۃ سے انسان کفر میں داخل ہو جاتا ہے اور اقامۂ صلوٰۃ دخول فی الکفر سے مانع ہے ھٰذا ما اقال النوی؟

(فاکسار خادم العلماء سجاد حسین از مین پوری)

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۲ مؤرخہ ۱۹ر ربیع الثانی

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا۔

مذاکر علیہ کی پیش کردہ آیت میں لازم اشکال اس تقدیر پر ہے کہ اَنْ کو مصدریہ کہا جاوے لیکن اگر مصدریہ ہی نہ مانا جاوے خواہ اس وجہ سے کہ اَنْ مصدریہ امر اور نہی پر داخل ہی نہیں ہوتا کما ھو مذھب جماعۃ من النحاۃ۔

خواہ اس سبب سے کہ یہ اَنْ مفسرہ ہے کما فی الجلالین والکشاف والبیضاوی۔

یا اس لئے کہ زائدہ ہے کما فی قولہ تعالیٰ وَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ تو کوئی اشکال نہیں۔

اور سراج المنیر میں فرمایا کہ یہ اَنْ محل رفع میں خبر ہے مبتدا محذوف کی ای ھو ھو

اور بعض نے کہا کہ محل نصب میں ہے اور کلام محمول ہے کما فی قولہ تعالیٰ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اور بعض نے حَرَّمَ رَبُّكُمْ پر وقف کر کے کلام کو تمام سمجھا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عَلَيْكُمْ پر وقف ہے اور اَنْ معمول ہو اُتْلُ صِلُوْا کا محذوف کا واللہ اعلم (خیر الدین احمد از سورج گڑھ ضلع حصار)

ایڈیٹر۔ مذاکرات میں ایسی بات کہنی چاہئے جو اپنی پسندیدہ ہو۔ کسی سے نقل ہو یا اپنی ایجاد مگر یہ ہو کہ صرف نقل اقوال پر قناعت ہو جو عدم بسا اوقات بے معنی طوالت کا خوف ہے۔

* مگر حدیث بھی تو جنگی ہے نہ سہ ایڈیٹر

فتاویٰ

س نمبر ۱۰۰ - شیعوں سے سُنیوں کا نکاح جائز ہے۔ لڑکی شیعہ اور مرد سُنی۔ یا مرد شیعہ اور لڑکی سنت جماعت ہو۔ ترکہ سنت جماعت کا شیعہ کو یا شیعہ کا سنت جماعت کو بموجب شرع شریف پہنچتا ہے یا نہیں دلیل کے ساتھ تحریر فرمائیے۔

(از رقم محمد صدیق علی از گھیبہ محلہ سید واٹہ)

ج نمبر ۱۰۰ - جائز ہے۔ ترکہ بھی جائز ہے گو شیعہ سخت غلطی میں ہیں مگر اُن کا اختلاف اہل سنت کے ساتھ اختلاف دین نہیں بلکہ اختلاف مذہبین ہے۔ اختلاف دین تب ہوتا ہے جس میں بنا دین میں مخالفت ہو۔ بنا دین الٰہی کتاب ہے۔ شیعہ قرآن شریف کو مانتے ہیں اس لئے بنا دین میں مخالفت نہیں۔ ہاں جو موجودہ قرآن کو بے اعتبار کہیں اُن جہلو الوصول کا دین ہی کیا اور اسلام ہی کیا اُن سے نہ نکاح درست ہے نہ ترکہ بلکہ وہ مثل دیگر منکرین کے ہیں بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ)

س نمبر ۱۰۱ - زید ایک دوکاندار ہے اُس کے پاس عمر نقدی سودا لینے آتا ہے تو اُس کو زید بازار کا نرخ پورا دیتا ہے۔ اور جس وقت بکر سودا لینے آتا ہے تو اُس کو بازار کے نرخ سے کم دیتا ہے۔ مثلاً گندم کا نرخ بازار میں ۲۰ سیر فی روپیہ ہو مگر جب زید کے پاس عمر و گندم لینے آتا ہے تو اُس کو ایک روپیہ نقدی ۲۰ سیر گندم دیتا ہے لیکن جس وقت زید کے پاس بکر گندم لینے آتا ہے تو اُس کو ایک روپیہ اٹھارہ سیر فی روپیہ دیتا ہے تو اس صورت میں ایک روپیہ نقدی کے مقابلہ میں اُدھار پر ۲ سیر فی روپیہ کم دیتا ہے تو یہ چار سیر کی کمی تسود ہو گی یا نہیں۔ اگر یہ سُود نہیں تو کن دلائل سے جائز ہے (بینوا توجروا)

(خریدار اخبار ۲۲۳۹ غلام محمد ڈاریہ محلہ گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

س نمبر ۱۰۲ - اکثر جو دوکاندار بازار سے چیزیں خرید کر محلہ کی دکانوں میں فروخت کرتے ہیں اس طریقہ پر کہ بازار (منڈی) سے سستا لیتے ہیں اور اپنی دوکان پر مہنگا بیچتے ہیں۔ مثلاً بازار سے دس سیر چیز خرید کر دوکان پر ۸ سیر فی روپیہ بیچتے ہیں۔ اور اُس چیز کا نرخ بازار میں ۱۰ سیر فی روپیہ ہی ہے۔ اس حالت میں اُن کا بازار کے نرخ سے فقدی بیرکم لینا جائز ہے یا سُود ہے۔ ہر دو مسائل کا جواب تسلی بخش عنایت فرماویں۔

(ایضاً)

ج نمبر ۱۰۱، ۱۰۲ - دونوں صورتیں جائز ہیں جیسا کہ ہلال جلد ۵ مسئلہ ملاحظہ ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ بھاؤ بتلانے میں دغا نہ کرے بلکہ صاف صاف کہے۔ یعنی یہ نہ کہے کہ منڈی میں بھی یہی بھاؤ ہے میں لے اس میں سے دیگر ہ۔ بلکہ صاف کہے یہ بھاؤ دونگا۔ خریدار کی مرضی ہو لے یا نہ لے۔

(از پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۰۳ - ایک شخص جس کی زبان سے حروف کی ادائگی زبان کی لکنت یا تالو میں سے آواز نکلنے کی وجہ سے نہ ہوتی ہو اور وہ کسی کی سمجھ میں مشکل سے آتا ہو اور بہرا بھی ہو تو ایسا شخص پیش امامی کے لائق ہو سکتا ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ اس گاؤں میں اس شخص سے قابل شخص بھی موجود ہیں اور رئیس دوسرا عالم پیش امامی کے لئے رکھنے کی طاقت بھی رکھتے ہیں۔

(از سنگر وال پیر۔ اکولہ)

ج نمبر ۱۰۳ - قرآن مجید کو صحیح طریق سے پڑھنے کا حکم قرآن و حدیث میں آتا ہے دَرِّتِلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وغیرہ۔ نیز سامعین شریک جماعت کو صحیح قرآن سُنکر بسا اوقات تذکیر بھی ہوتی ہے۔ اس لئے سکتہ ہے لیکن اقرء کو کتاب اللہ زیادہ قرآن پڑھنے والا امامت کرایا کرے۔ اس لئے امام ایسا شخص ہونا چاہیے جس میں یہ اوصاف ہوں کہ اس کی قرأت ترتیل کے موجبوں سے سامعین متاثر ہوں۔

س نمبر ۱۰۴ - بعد نماز فریضہ کامل درود شریف پڑھکے الٰہم اِنت السلام پڑھیں یا درود شریف ترک کر کے فقط الٰہم اِنت السلام سے شروع کریں۔ درود شریف قبول پڑھنے کی ممانعت میں کوئی حدیث صحیح ہو تو بیان کریں۔

(خاکسار قاضی غلام محی الدین خریدار اہلحدیث ۲۵۲ از کمپنی سونگھ افریقہ)

ج نمبر ۱۰۴ - صلوٰۃ و سلام کے لئے یہ طریق ہے کہ جو درود کسی مقام پر ثابت ہو وہی مسنون ہے لازم نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک شخص نے چھینک مار کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ کہا تو ابن عمر نے کہا اس موقع کے لئے ہمکو درود نہیں سکھایا گیا بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سکھایا گیا ہے۔ اس روائت کے مطابق بعد نماز متصل یہی دعا پڑھنی چاہیے۔ جس کا ثبوت ملتا ہے یعنی اَللّٰهُمَّ اِنْتَ السَّلَامُ درود کی فضیلت بجائے خود ہے مگر وقت مناسب وہی ہے جو بتلایا گیا۔

س نمبر ۱۰۵ - ایک شخص کے ذمہ نماز قضا باقی ہے عصر کے وقت جماعت میں شامل ہو کر عصر ادا کی۔ اور بعد ظہر قضا پڑھنی چاہی۔ اُس وقت حاضرین مسجد مانع ہوئے کہ اے بھائی عصر کے بعد سجدہ حرام آیا ہے مگر دلیل ندارد۔ باعث اس بات کا خلاصۃً کتاب و سنت سے دیں۔ اور یہ بھی ظاہر کریں کہ قضا شدہ ظہر کون سے وقت میں ادا کرے (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۵ - عصر کے بعد نماز پڑھنے سے حدیث میں منع آیا ہے بعض علماء نے قضا کو اس سے مستثنےٰ کہا ہے مگر دوسری ناقص تحقیق میں حسن طریق یہ ہے کہ امام عصر کی نماز پڑھ رہا ہے تو مقتدی (جسکی ظہر قضا ہوئی ہے) ظہر کی نیت کر کے امام مذکور کے پیچھے کھڑا ہو جائے۔ بعد ادائے ظہر عصر پڑھ لے۔ امام اور مقتدی کی نیت کا تخالف مضر نہیں۔ جیسا کہ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ وہ کامل پڑھتے تھے اور مقتدی فرض دونوں کی نیت شمار تھی۔ ائمہ میں سے امام شافعی رحمہ اللہ بھی اس طرف ہیں کہ عصر کے امام کے پیچھے ظہر کی نیت کر کے پڑھ لیوے اگر عصر کی جماعت نہ ملی ہو تو بھی ظہر کی نماز پہلے قضا پڑھکر عصر کی پڑھے تو بہت اچھا ہے اور اگر بعد مغرب کے پڑھے تو بھی جائز ہے۔ (باقی آیندہ)

متفرقات

غریب فنڈ | از میاں مولا بخش صاحب سوداگر چرم امرت سر ۲۵ از شیخ فیض محمد صاحب پٹیالہ ۱۰ از یکم حبیب الرحمان صاحب حسین پور ضلع مظفر نگر ۲ از خواجہ نذیر محمد سابقہ ہیڈ ماسٹر ۱ از قلاب محمد بطحل بنارس مدرسہ سعیدیہ (سائل ہذا) ۱ از محمد زکریا بطحل دہلی مدرسہ ۱ از ضیاء العلوم (سائل) عمر ۱ از مولوی حبیب اللہ مرزا گوجران ضلع سیالکوٹ (سائل) ۱ از عمر محمد عثمان باگی پور سنگھی محمد (سائل) عمر ۱ از شاہ محمد طالبعلم بنارس مدرسہ سعیدیہ (سائل) عمر ۱ از مولوی علی احمد سائیکل ضلع پٹنہ (سائل) عمر ۱ از محمد امین طالبعلم مدرسہ سعیدیہ جائل (سائل) عمر ۱ از شیخ عبد اللہ بلکہ ہر کنالین (سائل) ۱ از میران گل عمر ۹ اصحاب نمبر کو اخبار جاری کیا گیا

قیمت سب تاحکم غریب فنڈ از ۵ - باقی جمع ہو کر اللہ ذو فضل کا اظہار ہے

جنازہ غائب | نہایت ہی رنج کا اظہار ہے کہ ہمارے دوست مولوی نور محمد صاحب مدرسی کے کہنے میں طاعون نے بہت نقصان پہنچایا۔ والد اور کل ایک آدمی مر گئے۔ ۱۰ر فروری کو لڑکا بھی ایک خیر خانہ چھوڑ کر رحمت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

کمپنی کی اپیل عرصہ تک پیش رہ کر نامنظور ہو گئی۔ انا للہ۔ (محمد الدین موضع گھنے کے ضلع گورداسپور) میرا باپ مسمی نتھو بڑا ایک مؤحد تھا مگر کاٹرسی کے پنجے دیکر فوت ہو گیا۔ انا للہ (احمد دین از موضع گوجر ضلع امرتسر)

افسوس ہے مولوی مولا بخش صاحب نوجوان فوت ہو گئے۔ اُن کے بوڑھے والد کو صبر جمیل عطا کرے۔ (عبد العلیم از پالنکا ضلع مانبھوم بنگال)

اہلحدیث کانفرنس

کا

سالانہ جلسہ

بمقام علیگڈھ

۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو ہو گا۔

اس دفعہ پروگرام جلسہ میں تقسیم ہو گا کیونکہ قبل کے پروگرام میں بہا اوقات تغیر کرنا پڑتا ہے جو غیر موزوں ہے علی گڈھ جو ہندوستان میں علمی شہرت اور وقعت رکھتا ہے کسی سے مخفی نہیں اس لئے احباب اہلحدیث کو اس جلسے میں غیر معمولی اہمیت سے شریک ہونا چاہیئے میرا پختہ خیال ہے کہ اصحاب اہلحدیث کانفرنس ہذا کو اپنی خاص محفل جلسہ جانتے ہیں اور ان کو ایسا ہی جاننا چاہیئے اس لئے اُن کو یہ خیال نہ ہو گا کہ ہمیں خاص دعوت نہیں آئی بلکہ وہ یہی اعلان یا اس کے سوا جس ذریعہ سے بھی اُن کو خبر ہو جائے وہ کافی سمجھے ہاں اپنی علاقہ کے معززین کی فہرست جو بنائی کر کے بھیجدیں جنکو انکے خیال میں خاص دعوت بھیجنا چاہئیں تو یہ کام البتہ کرنے کا ہے جسکی ہمیں اپنے ناظرین سے امید ہے (ابو الوفاء ناظر)

مصالح و آلام سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

اصطلاح اہلحدیث | ہلال۔ ناظرین یکدیگر کہنے کہ مالکان اہلحدیث ہمیشہ نہ رہ سکے۔ کہ اہلحدیث کو بشکل کتاب ہند سے نہ نکالے جائیں۔ لیکن سالانہ ہندوستوں کا اتصال ہو۔ نیز اس کے ہر پرچے کے ساتھ شروع میں فہرست مضامین ہو۔ اگر اشتہار اور آئندہ اسکا اہتمام کیا جائیگا مسلسل ہندسے درمیان میں ہو گے۔ چونکہ روان جلد کے ۱۵ نمبر گزر چکے ہیں جن کی فہرست صفحہ (۲۴) ہیں اسلئے اس پرچہ کو نمبر ۲۱ سے شروع کیا گیا ہے فہرست آئندہ پرچے سے درج ہوا کرے گی انشاء اللہ۔

سکھلور کیا اشاعت اسلام | پنجاب میں تھکور قوم بڑی بہادر اور قابل قوم ہے اس قوم کی ابتدا اسلام سے بہت قریب تھی مگر ہندو رسم و رواج سے اکثر مسلمانوں سے بہتر ہیں اگر کوئی سچا مسلمان ان میں جا کر سکونت اختیار کرے تو بہت جلد اس قوم کو مسلمان بنا سکتا ہے۔ ہمارے ناظرین میں سے کوئی صاحب اس طرف توجہ کریں تو بہت جلد اس قوم کو مسلمان بنا سکتے ہیں۔ ہمارے ناظرین میں سے کوئی صاحب اس طرف توجہ کریں تو بہت جلد اس قوم کو مسلمان بنا سکتے ہیں۔ ہمارے ناظرین میں سے کوئی صاحب اس طرف توجہ کریں تو بہت جلد اس قوم کو مسلمان بنا سکتے ہیں۔

اظہار تکلیف اور طلب دعا | ۱۲ سے دوست مولوی محمد صاحب بکاوری از موضع بڑھیہ ضلع بلوا کا امر یا ضلع بلیا بھیت اپنی سابقہ راحت اور لاحقہ مصیبت کا مفصل بیان کر کے اہل حدیث برادران سے امداد و دعا کے طالب ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو اس مہم میں کامیاب کرے آمین

ناظرین سے التماس ہے ان سب مرحومین کیلئے جنازہ غائب پڑھیں اور دعا مغفرت کریں۔ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

اظہار تکلیف اور طلب دعا | ۱۲ سے دوست مولوی محمد صاحب بکاوری از موضع بڑھیہ ضلع بلوا کا امر یا ضلع بلیا بھیت اپنی سابقہ راحت اور لاحقہ مصیبت کا مفصل بیان کر کے اہل حدیث برادران سے امداد و دعا کے طالب ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو اس مہم میں کامیاب کرے آمین

ہلال جلد ۱۰ نمبر ۱۰ ۱۹ فروری ۱۹۱۳ء

انتخاب الاخبار

مقدمہ سازش دہلی کا آخری فیصلہ پنجاب چیفکورٹ نے حسب ذیل کیا ہے:-

ایرچند، اودھ بہاری اور بالمکند کے مقدمات میں دہلی کے ششن جج کا فیصلہ یعنی سزائے موت کو بحال رکھا۔ بسنت کمار بسواس کو جس کو دوام عبور دریائے شور کی بجائے پھانسی کی سزا دیگئی۔ چرنداس کو جسے ششن جج دہلی کی عدالت سے چھوڑ دیا گیا تھا چیفکورٹ نے اُس کو جس دوام عبور دریائے شور کی سزا دی۔ بلراج اور رہلو رام بہمارے کو سابقہ سزا جس دوام کی بجائے سات سات سال بعبور دریائے شور کر دیگئی۔

دہلی میں ۱۰ فروری کو ایک بم پھینکا گیا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ کچھ نقصان نہیں ہوا۔

بیگم صاحبہ بھوپال نے میدان جنگ کے مسلمان زخمی سپاہیوں کے لئے پانچ سو نسخے قرآن شریف کے بھیجے ہیں۔ (۴ ۱۵)

اخبار نیو ایسٹ لندن کا نامہ نگار تبریز اپنی ۲۵ نومبر کی چٹھی میں لکھتا ہے کہ جہاں روسیوں نے پانچ ہزار سپاہیوں کی جمعیت سے جرمن آسٹریا اور ترکی تو فصل خانوں کا محاصرہ کر کے ترکی اور آسٹرین تو فصل کو گرفتار کر لیا لیکن جرمن تو فصل بھاگ کر امرکین تو فصل خانہ میں پناہ گزین ہو گیا۔

ترکی جنگی جہاز برصیلا نے مقام بالٹا (واقعہ کریمیا) پر گولہ باری کی اس کے جواب میں روسی جنگی جہازوں نے طرابزون (ترکی بندرگاہ) پر گولہ باری کی۔

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں نے دو انگریزی تجارتی جہازوں کو غرق کر دیا۔

حضور وائسرائے ہند بعد حاضر لیجسلیٹو کونسل جہاں انہوں نے عربیٹ بجٹ سے ملاقاتیں کیں۔ اور بعض کو خطابات بھی دیئے۔ بصرہ کے برطانوی سوداگروں نے ایڈریس دیا۔

روما نیہ نے اعلان کیا ہے کہ باوجود اجتماع افواج اُس کی غیر جانبداری میں فرق نہیں آئیگا۔

بلقان کی ریاستوں نے امریکہ کے کارخانجات اسلحہ کو طرید کر اسلحہ کے لئے بڑے بڑے پیمانہ پر فرمائشیں بھیجی ہیں۔

برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ فیصر جرمنی بڑی تیزی کے ساتھ واہلم شافن (مشرقی پرشیا) کو روانہ ہو گئے۔

جرمنی میں تمام ذخائر غلہ پر گورنمنٹ نے خود قبضہ کر لیا ہے اور لوگوں میں خوراک خود تقسیم کرتی ہے

جرمنی میں سونے کی نمائش قائم کرنے کی تجویز کی گئی ہے جبکہ لوگوں سے ہستدعا کی جائیگی کہ اخراجات جنگ پورے کرنے کے لئے اپنا طلائی زیور حوالہ کریں۔

یونان کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ چار تباہ کن کشتیوں نے ورداینال پر گولہ باری کی۔

انگریزوں نے مصر میں بعض عجیب و غریب لوہے کی کشتیاں گرفتار کی ہیں جن میں بیٹھکر ترک بہر کو عبور کرنا چاہتے تھے۔ ان کشتیوں میں صحرا کو عبور کرنے کے لئے پانی لایا گیا تھا۔

ایک اخبار میں سوشلسٹ اخبار گوتھا کو گورنمنٹ جرمنی نے اس لئے بند کر دیا ہے کہ اُس نے ایک مضمون میں قیصر جرمنی پر حملہ کیا تھا۔

ہنگری کے بہت سے نمائندوں نے وزیر اعظم آسٹریا سے درخواست کی ہے کہ صلح کرانے کی کوشش کریں۔

روسی آسٹریا ہنگری میں درہ ڈکلا کی جانب حملہ کر رہے ہیں۔ بکو دینیا سے واپس ہو رہے ہیں اور وہ ازدک پر جرمنوں اور آسٹریوں کے حملوں کو روک رہے ہیں۔

پولینڈ میں جرمنوں کے حملے ناکام رہے ہیں اور وہ روسیوں کی صف کو نہیں توڑ سکے۔

مشرقی پرشیا میں روسیوں کو پسپا ہونا پڑا تاکہ وہ روسی حدود میں پہنچکر از سر نو روسی سپاہ کو مرتب کریں۔

روسی پیرسلی (آسٹریا) کے قلعہ کا محاصرہ کر رہے ہیں۔ اور جرمن اس کی کمک کے لئے فوجیں بھیج رہے ہیں۔

جرمنی نے سواحل برطانیہ کی ناکہ بندی کا اعلان کیا ہے۔ اس پر غیر جانبدار ممالک میں نامہ و پیام ہو رہے ہیں۔

سلطنت انگریزی نے ۳۲ ہزار بحری افسر اور سپاہی بھرتی کئے ہیں جس سے انگریزی بحری سپاہ کی تعداد ۲½ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔

بلجیم کے تمام گرجوں میں پوپ روم کے حکم سے امن قائم ہونے کے لئے دعا مانگی گئی۔

مسٹر ایسکوتھ (وزیر اعظم انگلستان) نے اعلان کیا ہے کہ چار فروری تک انگریزی فوج کا کل نقصان ایک لاکھ چار ہزار کا ہوا ہے۔

مغربی میدان جنگ واقع فرانس و بلجیم میں مستورہ افواج مستعمل مگر بہت دھیمی رفتار سے پیشقدمی کر رہی ہیں۔

اخبار مانچسٹر گارڈین میں پیٹروگراڈ دار السلطنت روسس کا ۱۰ جنوری کا ایک تار شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ طفلس (دار الخلافہ صوبہ کوہ قاف) سے جو خبریں آئی ہیں اُن کے بموجب ساری کمیش اور اردوبان میں ترکوں نے سات ہزار روسی سپاہی گرفتار کئے ہیں۔

قسطنطنیہ میں حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا تھا:-

ترکی افواج نے سارے کمش پر خونریز جنگ کے بعد فیصلہ کن فتح حاصل کی ہے۔

۲۵ دسمبر سے ۴ جنوری تک ترکوں نے ۸ ہزار قیدی، ۸ توپیں، ۳۰ میز کار تعمیر میں اور بہت سا سامان جنگ و آلات حرب گرفتار کئے ہیں۔ (مانچسٹر گارڈین ۵ جنوری)

موسمیائی ۱۳/۵۲

یکلخت موسمیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش دو کمر دری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ لبد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم دوا نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ آنہ آدھ پاؤ ۱ روپیہ پاؤ پونہ ۲ روپے

مع محصول ڈاک وغیرہ غیر از ڈاک کے محصول علاوہ

تازہ شہادت

جناب مولوی حکیم احمد حسن صاحب بنارس سے لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مطلوبہ تمام وپتہ ذیل بہت جلد روانہ فرمادیں۔ واقعی آپکی موسمیائی زود اثر مفید ہے۔ (۵ جنوری ۱۹۱۵ء)

جناب عبد الحق صاحب اکبر پور ضلع کانپور سے رقمطراز ہیں:- بینے دو چھٹانک موسمیائی حسن سول میں منگایا تھا۔ ایک چھٹانک تو آپ کے تھانہ ہمارے دوست کے نام سے منگایا تھا۔ دونوں چھٹانک فائدہ حاصل کیا۔ اب دو چھٹانک ہمارے دوست جناب فائز حسین صاحب اسٹیشن ماسٹر تھانہ ..... کے نام سے روانہ فرمادیں (۲۰ جنوری ۱۹۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید اور کارآمد کتابیں ۳/۵۲

حمائل شریف | بنایت خوشخط۔ عمدہ کاغذ۔ کھائی۔ چھپائی نفیس
معہ | لفظ لفظ علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے علم مقامات
کی نہایت تجوید تبھی دی گئی ہے۔ اخیر میں سورتیں سپارہ وار۔ رکوعات
آیات کے اعداد و شمار درج ہیں۔ تقطیع اوسط۔ سفید و مضبوط دولوں میں
کاغذ ہے۔ بڑوں۔ بچوں۔ عورتوں کے لئے نہایت مفید۔ مع محصول ۱۰

سفری جیبی مترجم | بحمائل شریف کارڈ کے برابر ہے۔ بنایت خوشخط
حمائل شریف | صحیح ترجمہ۔ کاغذ۔ چھپائی عمدہ۔ مکہ میں عام طور پر
کی گئی ہے۔ مع محصول ۱۰

لیکچرار | دماغی۔ مقرروں۔ اپدیشکوں کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری
ہے۔ تقریر یا وعظ میں رکاوٹ کیوں ہوتی ہے سپیکر کو کن مشکلات
کا سامنا ہوتا ہے ان کے مفصل بیان کرنے کے بعد تقریر میں روانی پیدا
کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع واضح طور پر بتائے گئے ہیں ۱۲

کریم اللغات جدید۔ انجمنوں کے طلباء کے لئے خصوصاً اور اردو
دان طبقہ کے لئے عموماً نہایت کارآمد ہے۔ ضرور۔ علاوہ محصول ۶

دنیائے اسلام | اسلام نے کسطرح پچہزار سال کی سیاسیات اور علوم
ضیاء التیمت | فنون میں رہنمائی کی ہے۔ اور دو چند صدیوں سے
کن وجوہ سے یہ خود مصائب میں مبتلا ہے۔ ان کا ذکر اور علاج ۶

سلطنت برطانیہ | اور اسکا مستقبل | ایک عالمانہ پر مغز مضمون
نے اس عنوان سے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جسمیں سلطنت برطانیہ کے موجودہ حالات پر نظر
کرتے ہوئے آنے والے پر آشوب زمانے کا تبصرہ کیا ہے۔ ۴

علم طب | طب اور ڈاکٹری کے بہت سے چیدہ اور چوٹی کے مسائل اور
کا نچوڑ | مجربات درج کئے گئے ہیں۔ تالیف جدید و تالیف رسالہ ۶

علاج نسواں | عورتوں کی تمام مخصوص بیماریوں کی کیفیت
اسباب و علامات۔ اور علاج درج ہے۔ ہر گھر میں ہونی چاہئے ۶

ترکی کی مسلمان عورتیں | ترکی عثمانیہ کی ہر قسم مسلمان و عیسائی
اور یہودی وغیرہ مستورات کے رسم و رواج اور تالیف حالات اصلی
قیمت ۱۲ رعایتی قیمت عرت ۱۳

فاطمہ خانم | زنانہ حال کی سب سے بڑی عالمہ۔ فاضلہ ترکی خاتون
کی زندگی کے دلچسپ و سبق آموز حالات رعایتی قیمت ۱۰

شارت فاطمہ | ایک دلچسپ کتاب جس میں ایک عیسائی لڑکی کے
مشرف باسلام ہونے کی تفصیلی کیفیت درج ہے ۴

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر | ہستی باری تعالیٰ کے متعلق جدید انداز
اعتراضات کا دندان شکن جواب ۳

اسلام اور علماء فرنگ | اسلام کی عظمت و صداقت پر یورپین عالموں
کے فاضلانہ اقرار کا مجموعہ ۳

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھیڑا پاں

مومیائی

یکلخت موسمیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ورنیش دور کرتی سینہ کو نرم کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ لبد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مردہ عورت۔ بوڑھے بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم دوا نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ آنہ آدھ پاؤ ۱ روپیہ پاؤ پختہ ۲ روپے مع محصول ڈاک وغیرہ غیر ممالک کے محصول علاوہ

تازہ شہادت

جناب مولوی حکیم احمد حسن صاحب بنارس سے لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی نام و پتہ ذیل بہت جلد روانہ فرماویں۔ واقعی آپکی مومیائی زود اثر مفید ہے۔ (۱۰ مہر جنوری ۱۹۱۸ء)

جناب عبدالحق صاحب اکبر پور ضلع گیا سے رقمطراز ہیں:۔ بینے دو چھٹانک مومیائی حسن سول میں منگایا تھا۔ اور ایک چھٹانک نام بادہ کے ہمراہ اپنے دوست کے نام سے منگایا تھا۔ دونوں نمونجات فائدہ حاصل کیا۔ اب دو چھٹانک ہمارے دوست جناب فائق حسین صاحب کے اسٹیشن ہانڈ ..... کے نام سے روانہ فرماویں (۲ مہر جنوری ۱۹۱۸ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر ڈی میڈیسن ایجنسی لکڑ منڈی قلعہ امرتسر

نہایت مفید اور کارآمد کتابیں

حمائل شریف نہایت خوشخط۔ عمدہ کاغذ۔ کاھائی۔ چھپائی نفیس لفظ لفظ علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے خواص مضامین کی فہرست بحروف تہجی دی گئی ہے۔ اخیر میں سورتوں کے پارہ وار۔ رکوعات آیات کے اعداد و شمار درج ہیں۔ تقطیع اوسط۔ سفید و مضبوط دونوں میں کاغذ ہے۔ بڑوں۔ بچوں۔ عورتوں کے لئے نہایت مفید مع محصول ۱ روپیہ

سفری جیبی مترجم حمائل شریف بحمائل شریف کارڈ کے برابر ہے۔ نہایت خوشخط صحیح ترجمہ۔ کاغذ۔ چھپائی عمدہ۔ ڈبہ میں عام طور پسند کی گئی ہے۔ مع محصول ۲ آنہ

تسہیل النحو یہ قواعد۔ مقرروں۔ اپدیشکوں کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ تقریر یا وعظ میں کاٹ کپھ کرنی ہوتی ہے بسا پیکر کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ان کے مفصل بیان کرنے کے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع واضح طور پر بتائے گئے ہیں ۱۲ آنہ

کریم اللغات جدید۔ ابتدائی جماعتوں کے طلباء کے لئے خصوصاً اور اردو دان طبقہ کے لئے عموماً نہایت کارآمد ہے طرز جدید۔ علاوہ محصول ۶ آنہ

عیسائیت دنیا کے اسلام اور مسلم لٹریچر پر سوال کر کے عیسائیات اور علوم دنیا میں اس کی نشوونما کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند اصول ہے کن وجوہ سے خوب معائب میں مبتلا ہے۔ ان کا ذکر اور علاج ۶ آنہ

سلطنت برطانیہ اور اسکی مستقبل ایک عالمانہ پر مغز مدلل مضمون ہے اس عنوان سے ایک سوال کیا ہے جس میں سلطنت برطانیہ کے موجودہ حالات پر نظر کرتے ہوئے آنے والے پر آشوب زمانے کا تبصرہ کیا ہے۔ ۴ آنہ

علم طب طب اور ڈاکٹری کے بہت سے چیدہ اور چوٹی کے مسائل اور کا نچوڑ تجربات درج کئے گئے ہیں۔ تمام مدعیان طب کو ضرور ۶ آنہ

علاج نسوان۔ عورتوں کی تمام مخفی بیماریوں کی کیفیت اسباب و علامات۔ اور علاج درج ہے۔ ہر گھر میں ہونی چاہئے ۶ آنہ

ترکی کی مسلمان عورتیں ترکی عثمانیہ کی ہر قسم مسلمان و عیسائی اور یہودی وغیرہ مستورات کے رسم و رواج اور تمدنی حالت اصلی قیمت ۱۲ آنہ

فاطمہ خاتم زمانہ حال کی سب سے بڑی عالمہ۔ فاضلہ ترکی خاتون کی زندگی کے دلچسپ و سبق آموز حالات رعایتی قیمت ۱۰ آنہ

اشاعت فاطمہ۔ ایک پمفلٹ کتاب جس میں ایک عیسائی لیڈی کے مشرف باسلام ہونے کی تفصیلی کیفیت درج ہے ۴ آنہ

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر ہستی باری تعالیٰ کے متعلق جدید ترین اعتراضات کا دندان شکن جواب ۳ آنہ

ملنے کا پتہ **مفتی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھیڑ پال**

اسلام اور علماء فرنگ اسلام کی علمیت و صداقت پر یورپین علماء کے خاص لوگوں کی آراء کا مجموعہ ۳ آنہ

مسلمانان حال

(256)

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

لیفٹ حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و کمالات مرتبہ مولوی نور جعفر صاحب گلاشپوری طبع اشاعت سنت اور سرور کائنات افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی جو سوانح عمری لکھنے بیٹھے ہیں اس کا بیشتر حصہ کوئی دو ہفتہ میں عمدہ طلا۔ میں کے استعمال سے نوجوان ہو جاتے ہیں۔ ان کے اندر دوبارہ جوانی کی بے اعتدالیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کے استعمال سے ہر عضو خصوصی اپنی حالت پر آجاتا ہے۔ اس کے استعمال سے ذہنی و دماغی اور قوت مردی حسب تمنا پیدا ہوتی ہے۔ ہر جنوب بیلون سیدھا رہتا ہے۔ باقی ہر قسم کی خون کی بیماری کا بیسر کے لئے اکسیر ہیں۔

اس مرہم متبرک چشمہ میں سر کے استعمال سے دماغ کی خشکی۔ جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہو جانے کے علاوہ عینک لگانے کی حاجت دور ہو جاتی ہے فی ڈبہ عمدہ

دوائی حاضر خدمت ہے۔ ہمارے دوائے مشہور اور کسیر کی تاثیر سے کون انکار ہو سکتا ہے۔ جو شخص ایک دفعہ ہمارے دوائے مشہور کو استعمال کرے گا وہ ہمیشہ غیبت سے خریدتا رہے گا۔ ہمارے دوائے مشہور عالم دوبارہ میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پاکر ناظرین سے اب سوا جن کی دعا سے دوائے مشہور تیار کی ہے خریدتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی تجدید اشعت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفصلہ درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۱۲ — نمبر ۷

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... روپیہ
رؤسا و جاگیرداران سے ... "
عام خریداران سے ... "
مشتہاری ... "
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ یا ۲ روپیہ
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کالیمصل بدیں شرط کہ اجرت علم ہو سکتا ہے جملہ خطوط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو یوسف ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

(۲۵۷)

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
ہمارے علماء کرام	۱
اہلحدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ	۳
متفرق سوالات	۴
قادیانی مشن	۵
انجمن اخوان الصفا	۶
ہندوستان چار بلاؤں میں	۹
ایک عجیب افترا	۲
نبوت	۷
کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم	۶
میاں صاحب کا مدرسہ	۹
مناظرہ علیہ نمبر ۲	۱۰
بقیہ قرار یکے جزائیہ دید	۱۰
جنگ کب ختم ہوگی	۱۱
فتوے (صفحہ ۱۲) متفرقات	۱۲
خبریں (صفحہ ۱۳) اشتہارات	۱۳۱۵

ہمارے علماء کرام

اہلحدیث علماء کا دعوے سونے سے لکھنے کے قابل تھا اور ہے کہ ہم اُس ٹیڈھے اسلام پر ہیں جو خدا نے اپنے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت دنیا میں بھیجا جس کا نمونہ صحابہ کرام کو بنایا۔ یہی ایک آواز تھی جو یہ جماعت اہلحدیث لیکر اٹھی تھی اور یہی ایک پکار تھی جس کی بابت کہا جاتا تھا۔

سے میں عاشق ہوں اس اپنی پوری صدا کا
مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا

اس آواز کے پہنچانے میں ہر کاوٹ پیش آئی اہلحدیث علماء نے بڑی مردانگی سے اُس کا مقابلہ کیا اور عزائم دعوت سے ہٹایا۔ نہ کبھی وہ پیچھے ہٹے نہ ہٹنے کا نام لیا۔ اہلحدیث کے علماء کو جب کسی مباحثہ میں بلایا گیا۔ اگر انہوں نے اُس مجلس کا فائدہ اچھا سمجھا تو کبھی انکار نہیں کیا۔ اُن کے مخالفین کی طرف سے ہمیشہ اس بات پر زور رہا کہ مباحثہ عام مجلس میں ہو لیکن چونکہ عام مجلس میں فریق ثانی کی طرف سے شورش کا خطرہ ہوتا تھا اس لئے نیک نیتی سے اہلحدیث یہی کہتے رہے کہ اس طرح تحقیق نہیں ہو سکتی بلکہ فساد سے فریقین کے بدنام ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے خاص مجلس میں گفتگو ہونی چاہیے۔

امرتسر میں اہلحدیث اور حنفیہ کے کئی ایک مباحثے ہوئے جن میں سے تین خاص قابل ذکر ہیں:

(۱) مباحثہ مابین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی حبیب اللہ صاحب مرحوم پشاوری ہر مکان لوہاریاں۔

(ب) مباحثہ مابین مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور مولوی حبیب اللہ صاحب پشاوری

گلزار احمدی (یعنی) ترجمہ سبیل النجاۃ کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے قیمت بعلاوہ ۲ پیسے (۲۵۶)

مرحومین برمکان شیخ عطاء محمد مرحوم
(۲ج) مباحثہ مابین خاکسار اور مولوی عبد الحکیم صاحب امرت سری برمکان شیخ جمال الدین سوداگر مشائل۔

یہ سب خاص مجلس میں موجودگی صرف دو اشخاص ہوئے تو نتیجہ بھی نکلا۔

عرصہ بارہ سال سے جو بعض علماء کی مجھ سے نزاع ہے جس کا اثر بہت دور دور تک پہنچا جو سب ناظرین کو معلوم ہوگا اُس کے متعلق میں نے ہمیشہ کوشش کی کہ خاص مجلس میں بیٹھکر گفتگو کرکے کسی حد تک فیصلہ کرلیں۔ مگر میرے مخاطبوں نے ہمطرف توجہ ہی نہ کی۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۱ ربیع الاول (۱۹ جنوری) کے پرچے میں میں نے پھر چار مرگروہان مخالفت (مولانا احمد اللہ صاحب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی فقیر اللہ صاحب مدرسی۔ قاضی عبد الاحد صاحب وغیرہ) کو مخاطب کرکے لکھا تھا کہ آؤ ایک مجلس میں معدود اشخاص آمنے سامنے ہوجاویں گفتگو کرکے اس نزاع کو ختم کریں۔

جماعت اہلحدیث کی گذشتہ خدمتوں پر نظر کرکے خصوصاً ان پر کہ مدنظر رکھکر کہ ان حضرات میں سے زیادہ تر حسن مولانا احمد اللہ صاحب امرت سری اہلحدیث کی خورد علماء تاریخ ہیں۔ واقعات کا آپ کو علم ہے قوی امید تھی کہ اس تجویز کو بڑی پسندیدگی سے دیکھا جائیگا۔ اور اگر ہمارے پہلے دن آمنے ہیں تو بس ہفتے عشرے میں ہم ایک دوسرے سے ملکر بیٹھ کر پڑھینگے ؎

جذبہ عشق بجز است میان من و تو
کر قبولے مدد و لطف نشان من و تو

مگر آہ کس قدر افسوس ہے کہ صرف بٹالہ بلکہ ناظرین بھی اُس افسوس میں میرے شریک ہونگے کہ ہمیں معقول تجویز کو ایسا پامال اور ذلیل کیا گیا کہ جس سے صاف پتہ ملتا ہے کہ ان حضرات کا یا تو فیصلہ کرانیکا ارادہ ہی نہیں یا ان کو اپنی مخالفوں کا اندیشہ ہے۔ حالانکہ یہاں کوئی مخالف کا سوال ہے نہ مغلوب کا

بلکہ سوال تو صرف یہ ہے کہ ہم سب کو ملکر کام کرنا چاہیئے اور ملتے ہیں جو بعض طبائع کو رکاوٹ آگئی ہے اُس کو دور کیا جائے۔ باقی باہمیت کا ذکر ہی کیا۔ لو میں ابھی سے کہے دیتا ہوں۔ ؎

میں بھی جھوٹا سرے دعوے بھی سراسر جھوٹے
تمہیں چاہے بھی اس بات کا جھگڑا کیا ہے

خیر ان چار مخاطبوں میں سے دو تو بالکل خاموش رہے دو نے اس درخواست کو قبول کیا۔ مگر دونوں کی تمولیت کی نوعیت الگ الگ ہے۔

مولانا احمد اللہ صاحب امرت سری نے کسی اور شخص سے (خود جہل سراً مخاطب نہیں) مضمون لکھوا کر آپ اُس پر تائیدی دستخط کرکے میرے پاس بھجوایا۔ مجھے اس سے مطلب نہیں کہ تائیدی کیلئے یا ہلی۔ مجھے تو رفع نزاع سے غرض ہے یہ حیلے حوالے جو دنیادار کی کے رنگ۔ میں ہیں اہل علم کو زیبا نہیں کہ خطبوں میں میروں کے اوپر جہاں گری میں لوگوں کو پنکھا ہلانے سے بھی منع کریں مگر سارے خطبے میں میرے نام کا ذیلیفہ پڑھیں (شائد یہ بھی سنت ہوگا) مگر فیصلہ کے لئے ایک ایسے شخص کو امام بنائیں جس کو تاش۔ چوپٹ اور شطرنج کھیلنے سے توبہ نہ ہو۔ کیا یہ علم کی شان ہے؟ مولانا! ہمیں کہ انکہ بیدیدی و باکہ پیوستی۔

خیر مولانا کے جواب کا مختصر مضمون یہ ہے کہ (۱) مباحثہ کھلے میدان میں بمقام امرتسر چند روز لگاتار روزانہ پانچ گھنٹے تقریر ہوا کریگا۔

(۲) منصف مولانا محمود الحسن صاحب اس اعلیٰ مدرسہ دیوبند ہونگے۔

(۳) غرضیکہ ہر حال تم (ابو الوفاء) پر ہوگا۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان حضرات کو اسلام کا کچھ درد یا اس نزاع سے کوئی صدمہ ہے جسکو دور کرنا چاہتے ہوں۔ کھلے میدان میں پندرہ روز روزانہ پانچ گھنٹے تقریری مباحثہ ہوگا۔ اللہ اکبر بہت اچھا۔ چونکہ مجھے اس نزاع کا فیصلہ کرنا منظور ہے اس لئے میں آپ کی یہ صورتیں بھی منظور کرتا ہوں بشرطیکہ آپ مندرجہ ذیل باتوں کو منظور کریں جو آپ کو منظور کرنی ہونگی:۔

(ا) چونکہ آپ میدانی مباحثہ کے خواہشمند ہیں اس لئے جلسہ کا انتظام آپ کے ذمہ ہوگا خواہ اپنی جمعہ مسجد میں کریں یا کسی اور جگہ

(ب) مولانا محمود الحسن صاحب کو آپ نے منصف تجویز کیا ہے مجھے منظور۔ چونکہ گفتگو تقریری ہوگی جس میں منصف صاحب کی موجودگی ضروری ہے لہذا منصف صاحب سے استمزاج مقدم ہے کہ وہ امرتسر میں پندرہ روز تک قیام فرما کر شریک جلسہ ہوا کرینگے یا نہیں (غالباً انہیں منظور کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ بشرطیکہ محض بیکار رہوں)

یہ تو ہوا امرت سری مولانا کا جواب۔ اب سنئے مولانا بٹالوی کا قصہ۔ انصاف سے کہنا پڑتا ہے امرت سری حضرات کی طرح بٹالوی حضرت نے طرح نہیں دی بلکہ آمادگی کی ہے جزاہ اللہ

آپ نے ایک مضمون دفتر اہلحدیث میں بھیجا جس کی نقل پرچہ ۱۱ اخبار ۱۲ فروری میں بھی چھپوائی ہے آپ کا مضمون یہ ہے:۔

اس دعوت کی اجابت مولوی فقیر اللہ کو مدرس سے بلانا۔ قاضی عبد الاحد کو (ایڈیٹر) سے آنے کی تکلیف دینا۔ شیخ فانی مولوی احمد اللہ پر بحالت موجودہ ناقابل سیالکوٹ کے سفر کی مشقت ڈالنا "تو من تیل راہا میداں" کی مثل کا مصداق ہے۔ لہٰذا اس معرکہ آرائی کے لئے صرف خاکسار بوڑھا جوان جو عمر بھر گوشہ نشین رہا ہے مگر ہمت اور جان فدائی میں اپنی سارے بلکہ اس سے بھی کم سن جوان ہے اور مصرع دربیت ذیل کا مصداق ہے۔ ؎

ہمہ ہست جوان و بہ تیر سپہ
نظامی بسا صاحب آوازہ
کہن گشتی و پیماں نا زہ

ہر وقت حاضر ہے اور اس چیلنج کو دل سے منظور کرتا ہے اس میں بھی اور منصف کی

ضرورت ہے اور نہ دس بیس شرکاء کی حاجت بلکہ ایک یہ بوڑھا جوان دوسرا آں عزیز نوجوان تیسرا مرزا مظفر اللہ صاحب کافی دوائی ہیں۔ مرزا صاحب کے علاوہ علماء کی اسلئے ضرورت نہیں ہے کہ اہلحدیث کی جامع و مانع تعریف یہ خاکسار آپ ہی کی تصنیف سے پیش کریگا۔ پھر آں عزیز کا خارج از اہلحدیث ہونا بھی آپ ہی کی کلام سے پیش کریگا جو آپ نے اس امر کے ثبوت کے لئے خارجی دلائل منطقیہ و کلامیہ وغیرہ سے ہرگز تعرض نہ کریگا ؎ لا آں عزیز کے آدھ کلام سمجھے اور اس مسئلہ کے لئے کسی عالم معقول و منقول کی ضرورت پیش نہ آئیگی صرف مرزا صاحب کا منصف ہونا کافی ہوگا۔ ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

آپ دس فروری سے پہلے (کیونکہ ۱۰ فروری کے بعد مجھے ایک سفر درپیش ہے) یا بہتر ہے ۱۰ فروری کے بعد کوئی دن مقرر کریں اور سیالکوٹ کو چل پڑیں جس دن امرت سر سے چلنا ہو اُس سے دو دن پہلے مجھے اطلاع دیدیں تاکہ میں بھی بٹالہ سے چلوں اور امرتسر پہنچکر آنریبل کے لئے ٹکٹ انٹر میڈیٹ کا اپنی گرہ سے خریدوں۔ میں خود تو اکثر تھرڈ کلاس میں سفر کیا کرتا ہوں جیسے کہ میجر گلیڈسٹون سابق وزیر انگلستان سفر کیا کرتا تھا جس کا ذکر اس عزیز نے بطور ظرافت اپنے اخبار میں کیا ہے اور میں بطور صداقت اُس کا اظہار کرتا ہوں۔ اس اجابت کو آں عزیز نے روکاوٹ ڈالنے والا بتلایا ہے کہ آپ کا یہ چیلنج نہیں ہے بلکہ ایک چیلنج ہے جو ہمیشہ آپ دیا کرتے ہیں۔ بارہ برس ہوئے آپ مجھے مباحثہ کا دم مارتے ہیں مگر ہمیشہ آپ شرائط پیش کرکے اس کو ٹالتے رہتے ہیں۔ الخ بلکہ آپ کی یہ شرط ہے کہ منصف مسلم الفریقین کوئی عالم ہو۔ یہ شرط اس لئے وقوع میں آئی کہ آپ اپنے ہمخیال علماء (حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری و واعظ عبد العزیز جیم آبادی (یہ سب) کو پیش کر چکے ہیں اور میں اُن کو آپ کا ہمخیال سمجھکر قبول نہیں کرتا میں علماء وغیرہ سہارنپور کو پیش کرتا ہوں تو آپ اُن کو حنفی کہکر نہیں مانتے ایسا عالم منصف کوئی نہیں ملتا جو ہر مسلم فریقین کا ہو۔ اور مباحثہ کا فور ہو جاتا ہے۔ اب جو تعالیٰ نے اپنی قلمرو کے منصفوں میں مرزا صاحب کا نام نکالدیا ہے جن کو میں نے بھی مان لیا ہے لہذا وقوع مباحثہ کی امید ہوگئی ہے اب کسی اور عالم مسلم الفریقین کی شرط لگائینگے تو اہل انصاف تعلیم کرینگے کہ یہ چیلنج نہیں چکر ہے اور یہ شرط "تو من تیل راہا میداں" کی مصداق ہے؟

(راقم الحروف محمد حسین بٹالوی)

ثنائی جواب میں نے مولانا صاحبان کا نام پیش کیا تھا میں نے صنفی علماء کی منصفی سے انکار کیا۔ مولانا! میں تو نہیں کہہ سکتا کہ آپ نے غلط بھوٹ بولتے ہیں حاشا وکلا۔ مگر یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو بوجہ کبر سنی کے سہو ہوگیا۔ ورنہ یاد ہوتا تو آپ علماء حنفیہ کی منصفی سے مجھے منکر نہ ٹھیراتے آپ کو یاد نہیں رہا جب آپ نے میں علماء کو منصف مانا تھا (مولانا محمد بشیر مرحوم (اہل حدیث) مولانا عبد المجید صاحب وڈالوی مصنف تغیر حقانی (حنفی) اور مولانا خلیل احمد صاحب مدرس مدرسہ ویو بند سہارنپور (حنفی) میں نے ان تینوں کو منظور کر لیا تھا۔ کیا آپ میرے انکار کی کوئی تحریر دکھا سکتے ہیں۔ مگر آپ نے باوجود میری منظوری کے سلسلہ گفتگو آگے نہ چلایا۔ اب پھر مجھے اسی بات کا خطرہ ہے۔ مگر چونکہ مجھے خواہش ہے کہ مرنے سے پہلے آپ کے ساتھ فیصلہ ہو جائے اس لئے میں اب بھی آپ ہی کی تجویز منظور کرتا ہوں پس سنئے۔

سب سے پہلے منصف سے استمزاج کرنا ضروری ہے پس ایک مشترک خط جس پر ہم دونوں کے دستخط ہوں مولانا ظفر اللہ صاحب کی خدمت میں بھیجا جائے کہ آپ اس خدمت کو منظور کریں۔

چونکہ سابقہ تجربہ ہے کہ زبانی باتوں سے ہر فریق اپنے مفید مطلب نتیجہ نکالتا ہے جس کی تفصیل کی حاجت نہیں اس لئے ضروری ہے کہ جو بات ہو تحریری ہو۔ پس اپنے دعوے (طراز الاہلحدیث) کو ملخص لکھکر بزریعہ منصف صاحب میرے پاس بھیجدیں میں اُس کا جواب منصف صاحب کی خدمت میں بھیجدونگا۔ اُن کا اختیار ہوگا آپ سے اُس کے متعلق کچھ دریافت کریں یا مجھ سے بھی کچھ پوچھ لیں۔ ایک بورڈ نیصلہ کی ایک نقل میرے اور ایک آپ کے پاس بھیجدیں۔ زبانی کو ہمارے کی عادت ہے نہ زبانی گفتگو کی ضرورت۔ آپ نے اگر دل سے چیلنج منظور کیا ہے تو یقیناً اس صورت کو بھی منظور کرینگے کیونکہ غیر اس کے فیصلہ ہو گا نتیجہ۔ سب بالکوٹ کی پہلی مجلس منعقدہ بمکان شیخ محمد سلطان محمد صاحب میر سٹرار آپ کو بھی یاد ہوگی۔ جسکی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔

باقی رہا آپ کا اپنے آپ کو پیر نوجوان کہنا۔ اس کا تو میں بھی قائل ہوں۔ اگر آپ ایسے جوان ہوتے تو ۲۲ دسمبر کے پرچہ اخبار کے ذریعہ سرگا ہی عدالت کے لئے درخواست کیوں بھیجتے خدا آپ کی یہ خدمت قبول کرے۔ آمین۔

باقی رہیں حضرات (مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری مولوی فقیر اللہ صاحب مدرسی اور قاضی عبد الاحد صاحب پنڈوی) کی طرف سے اگر آپ وکیل ہیں تو فبہا ورنہ آپ کو اُن کی طرف سے جلد کرنے کی نہ ضرورت ہے نہ قبول!

امید ہے منظوری سے جلدی اطلاع دینگے۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ نزاع بین جماعتین کو پسند نہیں اللہم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا!

جلسہ پریس احمدیہ آرہ کا جلسہ ستائیسویں ۶-۷ مارچ کو ہوگا

---

(۲۵۶)

حصہ اول الحق خبر مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء

(۲۵۶)

(۱) یہ مضمون بھیجا۔ (۲) فروری کو ملا تھا (ایڈیٹر) (۳) پھر تو سنت ہوا (کلی موقعہ نہ) (ایڈیٹر) (۴) ہمارے لاٹ مولوی ہم پر خفا ہوں اس کو واعظ کا خطاب دیا کرتے ہیں جو بالکل مہمل ہے کیونکہ واعظ کوئی خاص شئی ہے۔ فیظہر اللہ ان فحوھا الفظہ + (ایڈیٹر)

اہل حدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ

سابق پرچے میں اعلان ہو چکا ہے کہ کانفرنس کا چوتھا سالانہ جلسہ بمقام علیگڈھ ۱۳-۱۴-۱۵ اپریل کو ہوگا۔ (انشاء اللہ)

کانفرنس کی اغراض و مقاصد کو ملحوظ رکھکر ہر صاحب کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں وہ اطلاع دیں۔

اصحاب اہلحدیث پر بھروسہ ہے کہ وہ اس مجلس میں شریک ہونے کے لئے کسی قسم کی خط و کتابت کا انتظار نہ کرینگے۔ بلکہ اپنی دینی اور قومی مجلس جان کر شریک ہونگے۔

واضح رہے کہ یہ پانچواں سالانہ جلسہ ہے۔ بہت دور چلا جائیگا جس میں اہل پنجاب کو شریک ہونا دراز دیادہ تکلیف کا باعث ہوگا۔ اس لئے احباب پنجاب اپنی زندہ دلی کا ثبوت کافی پہنچا دیں، جو علیگڈھ سے اُن کو خطاب ملا ہوا ہے "زندہ دلان پنجاب"

بعض احباب نے تاریخوں پر اعتراض کیا ہے۔ کہ اس میں ملازموں کی تعطیل کا خیال نہیں رکھا گیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ کانفرنس بذاکی تاریخیں تو مقرر ہیں۔ مارچ کا آخر ہفتہ اور اپریل جس کا اعلان پچھلے سال پشاور میں ہو چکا تھا مگر اس دفعہ جو علیگڈھ میں مجلس شوریٰ میٹنگ تو مارچ کے آخر پر دو شکلات پیش آئیں۔ ایک تو طلباء علیگڈھ کالج کے امتحان کے دن تھے۔ طلباء کے دکھلانے زور دیکر یہ تاریخیں مناسب نہیں۔ دوم جس مکان میں ہمارا جلسہ ہوگا اُس کی منڈی ہے اور آخر مارچ کے دنوں میں آم شروع ہو جاتا ہے جس سے تمام مکان اور عمارتیں گھر جاتی ہیں۔ آخر تجویز ہوئی کہ آخر فروری کے کیا جائے۔ اسپر خیال دوڑا گیا کہ یہاں آخر فروری کے ہمیشہ بارش ہوا کرتی ہے اسی لئے نمائش کو آخر سے ہٹا کر دسمبر کیا گیا تھا۔ آخر بہت غور و فکر کے بعد یہ تاریخیں رکھی گئیں۔ ان میں اتوار اور پیر کی تعطیل بھی کہیں کہیں ہے۔ اس کے سوا کوئی صورت نہ ملی۔ امید ہے ہمارے دوست ہمکو اس عذر کی وجہ سے معذور سمجھینگے۔

اصل یہ ہے کہ تعطیلات کم ہیں اور جلسے زیادہ دیکھئے ایشر کی تعطیلات میں دو اسلامی جلسے (حمایت اسلام اور آل احمدی) ہونگے۔ حالانکہ دونوں میں شریک ہونے والے قریب قریب ایک ہی قسم کے لوگ ہیں۔ یہاں تک کہ میں نے خود ندوہ کے جواب میں یہی لکھا کہ پنجاب میں حمایت اسلام کا جلسہ ہے اس لئے ہیں نہیں آسکتا۔ اسی طرح ممکن ہے۔ کئی ایک اصحاب نے یہ لکھا ہو کہ ندوہ کا جلسہ ہے اس لئے ہم حمایت اسلام میں نہیں آسکتے مگر منتظمان بھی حیران ہیں کہ میں دو کیا کریں۔ حالانکہ ان دونوں جلسوں کا انتظام ممکن نہیں۔ ندوہ والے اخیر ہفتہ اور اتوار مارچ کا لیتے ہیں اور ایشر لاہور والوں کے لئے چھوڑ دیتے جس کی دو وجہیں ہیں ایک تو یہ کہ لاہور کا جلسہ ایشر ہی دنوں میں ہوا کرتا ہے۔ دوم ایشر ہائی کے لاہور میں شالامار باغ کا میلہ ہوتا ہے جس کی طرف سب لوگوں کا میلان ہوتا ہے اس لئے حمایت اسلام کا جلسہ اُن تاریخوں میں مناسب نہیں مگر ندوہ کا ہو سکتا تھا۔ لیکن ہے اُن کو بھی کوئی ایسی ہی دقت پیش آئی ہو جو ہمیں آئی ہے بہر حال امید ہے احباب اہلحدیث اپنے دینی جلسے کو بڑی تزک اور شان سے بنائینگے۔ انشاء اللہ توحید و سنت کی اشاعت کے متعلق جو جو تجاویز اُن کے خیال میں آئیں قلمبند کر کے پہلے ہی بھیجدیں تو بہتر ہے۔

متفرق سوالات

(۱) نماز عیدین کب سے شروع ہوئیں اور کیوں۔ پہلے تھیں یا نہیں۔ اگر نہ تھیں تو کیوں۔ پہلے بھی اسلام تھا!

(۲) اگر شوت خنزیر کیوں حرام ہوا۔

(۳) جب آدمی وعدہ و دانستہ کرنے کے بعد توبہ کرے تو کیوں نہ بخشا جاوے گا۔

(۴) جب مادہ نہ تھا تو خدا کس چیز کا خدا تھا۔ جب شریعتیں بھی نہ تھے تو خدا کس کا خدا تھا۔

یہ ایک میرے دوست آریہ صاحب کا سوال ہے اور امید ہے کہ پوری توجہ فرماویں گے!

(بنیاد سند) ابو عطا محمد بلوے سٹیشن ماسٹر بہاولپور

(اہلحدیث ۲۵ نمبر ۲۵)

جوابات (۱) عیدین کی نماز فرض نہیں کہ پہلے زمانہ میں بھی اُس کی تلاش کی جائے بلکہ ایک دینی رسم ہے۔ اور رسومات کی تبدیلی ہر نبی کے زمانہ میں بتقریر مصلحت ہوتی رہی۔

(۲) ترائی پہلے بھی تھی لکل امۃ جعلنا منسکا ہائیل میں آج تک قربانیوں کے حکم ملتے ہیں بلکہ ہندوؤں کی کتابوں میں بھی اس کا ثبوت ہے منوجی فرماتے ہیں:-

یگیہ (قربانی) کے واسطے اور نوکروں کے کھانے کے واسطے اچھے ہرن اور پکشی (پرندا مارنے چاہئیں (سمندر ریتے ہیں) اکست رشی نے اگلے زمانے میں ایسا کیا (سرتی باب نقرہ ۲۱)

اور بھی بہت سے حوالے ایسے ملتے ہیں۔

(۳) خنزیر کا گوشت اخلاق میں مضر ہے اس کی حرمت بائیبل اور منوسمرتی میں بھی ہے (ملاحظہ ہو کتاب احبار باب ۱۱ فقرہ ۷) (منوسمرتی باب ۵ نقرہ ۱۹)

(۴) بخشش توبہ کے وقت ہو خلوص ہوتا ہے اُس پر مبنی ہے۔ اگر وہ ہے تو بخشش بھی ہے نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ وہ خلوص اس پر مبنی ہے کہ توبہ کرنے کے وقت گنہگار خدا کو اپنا حقیقی مالک سمجھکر اُس کے آگے گناہ کا اقرار کرے اور اُس کی بخشش مانگے تو خدا بخشدیتے کا وعدہ کرتا ہے

اسی لئے ارشاد ہے هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ اس آیت میں عباد کی اضافت اپنی طرف کر کے قبولیت توبہ کی بنا اور فلاسفی بتلائی ہے۔ اشارہ کیا ہے کہ قبولیت توبہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کا اصلی مالک اور اُن کی فطرت سے واقف ہے وہ جانتا ہے کہ ان سے گناہ کا ہو جانا تعجب نہیں اس لئے بخشش بھی محال نہیں ہے۔

(۵) یہ سوال تو آریہ سماج پر وارد ہوتا ہے ہم پر نہیں کیونکہ ہمارے نزدیک خدا مادہ کا اور روح کا خالق نہیں بلکہ وہ اجسام کا خالق ہے (بہت خوب) نیکن اس حالت میں بعد پہلے (فنا) کے تمام اجسام منتشر ہو کر مادہ کی۔ . . . لطیف حالت میں چلے جاتے ہیں اُس وقت خدا کس چیز کا خدا ہوتا ہے مادہ اور روح کا تو ہو نہیں سکتا کیونکہ وہ اُس کی مخلوق نہیں۔ مخلوق نہیں تو مملوک بھی نہیں پھر خدائی کیسی؟ ہاں اسلام سرے سے اس بنا کو غلط قرار دیتا ہے۔ اسلام کے نزدیک خدا کے سوا جو چیزیں ہیں اُن میں سے کوئی چیز بھی خدا کی عمر کے برابر نہیں۔ خدائی عمر میں کسی چیز کو برابر سمجھنا خدا کا شریک بنانا ہے جس کو اسلام ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اس لئے خدا کی خدائی اُس کا ذاتی وصف ہے کسی مخلوق کے وجود پر موقوف نہیں بلکہ کسی چیز کا ہونا اُس کی خدائی کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ ہر چیز کا خدا کہلا سکے۔ اس لئے اگر کوئی چیز اُس کے برابر کی ہوئی تو وہ اُس کا خدا ہوگا حالانکہ اسلام کہتا ہے هُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پس اسلام اپنا مقام ان لفظوں میں ظاہر کرتا ہے ؎

جب کچھ نہ تھا تو کارخانہ
خلقت کو پیدا کر رہا تھا

قادیانی تشریح
ایک سوال

جناب مولانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وہاں مولوی غلام حسن رئیس ارسزائی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ایک تقریر کی جس کا مطلب یہ تھا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ثبوت غیر تشریعی ہو سکتی ہے۔ اس دعوے پر انہوں نے یہ آیت پیش کی فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ ؎

اس کے متعلق انہوں نے یہ کہا کہ اہل سنت اس بات کے قائل ہیں کہ اولیاء اللہ کو بھی اطلاع علی الغیب ہوتی ہے حالانکہ آیت موصوفہ میں اطلاع علی الغیب صرف رسولوں کے لئے ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ بھی رسول ہیں مگر غیر تشریعی۔

دوسری آیت انہوں نے یہ پڑھی يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ ؎

یہ آیت بھی صاف دلالت کرتی ہے کہ بعد آنحضرت کے نبوت غیر تشریعی جاری ہے کیونکہ یَأْتِيَنَّكُمْ صیغہ مضارع کا ہے۔ امید ہے اس کے جواب سے مجھے مسند فرماویں گے (صاحبزادہ عبدالحق خیرآباد ۲۵۰۵)

جواب اہل سنت اولیاء اللہ کے الہامات کے قائل ہیں مگر اس تشریح کے ساتھ کہ ثبوت احکام میں حجت نہ ہو۔ یعنی حضرات انبیاء علیہم السلام کی اطلاع علی الغیب حجت شرعی ہے اسی لئے وہ مثبت احکام شرعیہ ہے مگر اولیاء اللہ کے الہام اور اطلاع علی الغیب کو یہ درجہ حاصل نہیں اسی لئے پہلے کا منکر کافر ہے دوسرے کا نہیں۔ لہٰذا اولیاء اللہ کو غیر تشریعی نبی کہنا اہل سنت کے مذہب پر صحیح نہیں ہے نہ اہل اسلام کے کسی فرقے کے مذہب پر جائز۔ ہاں قادیانی اصطلاح جدید ہو تو اس مشاحۃ فی الاصطلاح مگر اس پر سوال یہ پیدا ہوگا کہ قادیانی اصطلاح میں اولیاء اللہ اگر غیر تشریعی نبی ہیں تو انکا انکار مثل انکار انبیاء کے کفر نہیں ہونا چاہئے حالانکہ یہ لوگ (باستثنا لاہوری پارٹی) مرزا صاحب کے منکروں کو کافر کہتے ہیں اور مرزا صاحب خود بھی کہتے تھے۔ ملاحظہ ہو اشتہار مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۰۱ء مدعا کہ حضرات انبیاء کا غیب قطعی ہے۔ اور اولیاء کا غیب غیر قطعی ہے جو نبوت کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا اس لئے وہ نبی نہیں نہ تشریعی نہ غیر تشریعی۔

دوسری آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس وقت بنی آدم کو یہ اطلاع دی تھی جب حضرت آدم کی توبہ قبول کر کے فرمایا تھا۔ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي هُدًى اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آوے تو اُس کو مانو گے تو نجات پاؤ گے جو انکار کریگا دوزخ میں جائیگا۔ اُس وقت چونکہ سلسلہ نبوت و رسالت جاری تھا اس لئے کوئی اعتراض نہ تھا لیکن جب نص قطعی سلسلہ فریقین فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ آگئی تو اس آیت کا نسخ قبل تم ہو گیا۔

دوسرا جواب اس کا منطقی طریق پر ہے کہ قضیہ شرطیہ میں مقدم کا امکان بھی ضروری نہیں بلکہ اُس میں صدق و کذب دونوں (مقدم۔ تالی) معاندت پر ہوتا ہے جیسے قرآن مجید میں بھی ارشاد ہے:-

قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ (تو کہہ اگر خدا کی اولاد ہو تو میں سب سے پہلے اُسکی عبادت کروں) اس قاعدہ سے آیت موصوف کا مطلب بالکل صاف ہے۔ آیت کے الفاظ یہ ہیں:-

يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (پ ۸ ع ۱)

اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس رسول آویں جو تمکو میرے احکام سنلاویں تو جو کوئی اُن احکام کے مطابق بہتر بگاری کریگا اور صالح بنے گا۔ اُسپر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمناک ہوگا۔

اس آیت میں بھی جزا شرطیہ ہے جس کا پہلا حصہ قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ کی طرح محال ہے۔ فرق

مرف یہ ہے کہ لِتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ حال بالذات ہے۔ اور نبوت بعد رسالت محمد یہ حال بالغیر ہے کیونکہ آیت کریمہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں جملہ خبریہ ہے جس کی صداقت ضروری ہے جو نبوت بعدیہ کی نفی تام کرتی ہے۔

یہ تقریر گو علمی ہونے کی وجہ سے عام فہم نہیں لیکن غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے امید ہے ذی علم اس سے مستفید ہوں گے۔

ہمارا اپنا خیال | بقول ؎

مجھے تو ہے مرغوب مجنوں کو لیلیٰ
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

قادیانی مباحث میں میرا خیال ہی کچھ اور ہے۔ ہمگو نہ حیات مسیح کی بحث سے کچھ مطلب ہے نہ مرزا صاحب کی نبوت و رسالت سے بحث ہے۔ میرے سامنے سوا دعوہ کہ مسیح کی وفات ہے یا حیات۔ مرزا صاحب رسول تھے یا نہیں۔ میں ان سب باتوں کو خاموشی سے مسکرکر کہا کرتا ہوں ؎ ہنر نما اگر داری نہ تو ہنر

کل از فارست ابن ہزار آفرین

مرزا صاحب نبی ہیں (بہت خوب) نبوت کیا؟ ان کو الہام ہوتے ہیں (بہت خوب) آؤ ان کے الہامات کی جانچ کریں۔ اگر وہ انبیاء کے طریق پر صحیح ہیں تو علے الرأس والعین۔ اور اگر وہ مثل اضغاث احلام محض بازاری گپ ہیں تو بحث کا خاتمہ۔

ناظرین! کیا ہمارے طریق مباحثہ میں کوئی دھوکہ یا فریب ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس اگر یہ طریق صحیح ہے اور بیشک صحیح ہے تو سب سے پہلے ہم اس پیشگوئی کو دیکھتے ہیں جو پوری ہوئی تو آج یہ سطور نہ لکھی جاتیں یعنی میری موت کے متعلق جو ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی جس پر مرزا صاحب نے اپنا سارا مدار رکھا تھا جس کی بالتصدیق عملی طور پر لمدۃ عشاریہ میں ہوئی گو مباحثہ میں ہمگو بلغ (۱۳ سنہ صمد) نزائیوں کی طرف سے انام فاتحا فالحق للہ ؛

انجمن اخوان الصفا

اس انجمن کی بابت اہلحدیث مورخہ ۲ ہر جنوری میں ذکر ہو کر دوبارہ مورخہ ۱۲ فروری میں ہوا تھا اس کے بعد مندرجہ ذیل اصحاب نے اس کی ممبری قبول کی اور چندہ حسب حیثیت بھیجا۔

منشی سید محمد شفیع صاحب ٹھیکہ دار لکھنوی۔ داخلہ مرزا محمد اعظم صاحب لوکوشد آسن سول (بنگال) داخلہ مرزا

قواعد مع کاپی نہرست ممبران چھپوا کر ممبروں کے پاس بھیجی گئی ہے۔ حسب قواعد ممبروں کا فرض ہے کہ کل ممبران کو اس میں درج رکھیں اور ممبرشپ میں کوشش کرتے رہیں۔ اسی غرض کے لئے ہر ممبر کے پاس چندہ کا پیاں مع قواعد اقرار نامہ کے بھیجی گئی ہیں جس صاحب کو اور کاپیوں کی ضرورت ہو۔ وہ طلب کر لیں۔

(سابقہ چندہ ۱۰۰ میزان کل ۱۱۰)

ہندوستان چار بلاؤں میں

آجکل غضب الٰہی کی آتش کچھ یورپ ہی پر جوش زن نہیں ہندوستان میں بھی دہکی بلکہ اس سے زیادہ حالت نزار ہے۔ جنگ کی وجہ سے بیکاری (ایک) قحط (دو) طاعون (تین) ڈاکہ زنی (پورے چار) الامان والحفیظ۔

دہلی کے آخری بادشاہ شاہ ظفر کا شعر ہے جو آجکل ہندوستان پر چسپاں ہو رہا ہے ؎

مگر کس کی دلوں دلیں تری بات غور سے اے قاتل
کٹاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکاں کو

مسلمانوں کو چاہئے اپنے مالک سے استغفار کریں۔ پنجوقتہ نمازوں میں دعا قنوت پڑھا کریں دعا قنوت میں دفع بلا اور رفع قحط کی بالالحاح وزاری دعا مانگا کریں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت کو دل میں بٹھانے کے لئے مندرجہ ذیل آیت قرآنی پڑھا کریں۔

اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ آمین

اللہ اپنے بندوں پر رحم فرماوے۔ ہندوستان تو پہلے ہی سے بے پروبال ہے اس میں اتنی طاقت کہاں کہ یہ ایک مصیبت کو بھی برداشت کر سکے۔ کجا چار مصائب! انا للہ حفظنا اللہ!

ایک عجیب اقرا

ملتان سے خط آیا ہے:۔

"مولوی نواب الدین بٹالوی عرصے سے ملتان میں دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس دفعہ اس نے اپنے وعظ میں بہت سی نرالیاں اظہار کیں۔ اس نے اپنے ہر ایک وعظ میں بڑے زور شور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے پر تقریریں کیں اور کہا کہ اس بارہ میں کوئی اہلحدیث میرے مقابلہ میں نہیں آسکتا حتے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو میں نے کئی دفعہ چیلنج دیا کہ میرے ساتھ مناظرہ کریں مگر انہوں نے پہلو تہی کی۔ غرضیکہ اس طرح کی بہت سی ہفوات زبانی اس نے کی اور عوام کالانعام کو دھوکا دیکر بہت کچھ شورش برپا کی لہذا عرض ہے کہ آپ مہربانی فرما کر اطلاع دیں۔ کیا آپ نے کبھی اس سے خط و کتابت یا زبانی معاہدہ و بارہ مناظرہ کیا ہے یا نہ۔ جملی حقیقت اس بات کی کیا ہے؟"

(المرسل۔ خدا بخش علے ھذہ)

(از ملتان شہر)

جواب - نہ مجھے ان صاحب نے کبھی چیلنج دیا۔ نہ میں نے کبھی انکار کیا۔ نہ میری ان سے کبھی ملاقات ہوئی۔ الا گذشتہ سال ہوشیارپور کے جلسے پر ابھی میں پہنچا ہی تھا کہ یہ صاحب اپنے کمرے سے نکل کر مجھے ملے اور فرمایا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپکی مخالفت اب نہ کروں گا۔ میں نے کہا پہلے آپ یہ تو

بتلاؤ آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں تھا۔ آپ بڑے آدمی ہیں ہمکو آپ کہاں جانیں۔ میں نے بھی کہدیا اللہ آپ کو معاف کرے۔ مجھے کسی نے کہا آپ مولوی نواب الدین ہیں! اس کے بعد نہ کسی مجلس میں ان سے گفتگو ہوئی نہ انہوں نے کبھی چیلنج دیا۔ گزشتہ ایام میں امرتسر میں وعظ کرتے رہے کبھی اس قسم کا ذکر سننے میں نہیں آیا اس لئے میں (جیسا کہ ایک مسلمان سے حسن ظن ہونا چاہئے) ان سے بھی حسن ظن رکھکر کہتا ہوں کہ مولوی نواب الدین نے ایسی غلط گوئی اور بیجا تخیل اور جھوٹی شیخی سے کام نہ لیا ہوگا (جو ایک سچے مسلمان کی شان سے بعید ہے ہاں نادان لوگوں کی اشتباہ ہوا ہو تو بعید نہیں ہے)۔ بہرحال (اللہ اعلم) اگر ان کو کسی مسئلہ میں مجھ سے گفتگو کرنی ہو تو میں حاضر ہوں۔ غریب خانہ پر تشریف لاویں۔ تین جوبیں کھائیں اور گفتگو بھی کریں۔ خدا کے فضل سے کتب خانہ بھی ہوگا اور آرام بھی ملیگا انشاء اللہ تعالیٰ ورنہ درویش را دربار نباشد۔

نبوت

مرسلہ مولوی عبدالمجید صاحب

(از غلام پور)

نبوت کی حقیقت سمجھنے کے لئے پہلے موجودات کی ترتیب اور ان کے سلسلہ بسلسلہ ترقی پر غور کرنا چاہئے۔ موجودات کل بہلا مرتبہ ہے کہ صرف اجسام مفردہ یعنی عناصر موجود تھے۔ عناصر نے جب باہم ترکیب پائی تو سب سے پہلے جمادات وجود میں آئے۔ جو ترکیب عالم کا سب سے ادنےٰ درجہ ہے۔ جمادات سے ترقی کر کے نباتات کا درجہ آیا۔ نباتات نے بھی درجہ بدرجہ ترقی کی۔ پہلے گھاس وجود میں آئی جو ہمارے سامنے ہے۔ کہ آپ سے آپ پیدا ہوتی ہے پھر درخت پیدا ہوئے۔ درختوں میں بھی درجہ بدرجہ ترقی ہوئی۔ یہاں تک کہ اس قسم کے درخت پیدا ہوئے جن میں تنہ۔ شاخ۔ پھول۔ پھل ہوتا ہے ان کی خوراک کے لئے عمدہ زمین۔ عمدہ پانی اور عمدہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے یہاں تک کہ ترقی کرتے کرتے ان میں حیوانیت کے خواص پیدا ہوئے اور ان کی سرحد حیوانات کے بالکل قریب ہوگئی۔ مثلاً کھجور اور کھرا جن میں حیوانات کی طرح نر و مادہ ہوتے ہیں۔ اور جس طرح نر و مادہ کی مباشرت سے اولاد ہوتی ہے اسی طرح ان درختوں میں بھی پیوند نہیں ہوتا۔ بار آور نہیں ہوتے۔ نباتات ترقی کرتے کرتے جب حیوانات سے متصل ہو جاتے ہیں تو وہ صنف پیدا ہوتی ہے جو حیوان اور نباتات کا مجموعہ ہے۔ مثلاً سونگا۔ سیپ وغیرہ۔ علاوہ اس کے وہ گھاسیں جو زمانہ حال کی تحقیقات سے ثابت ہوئی ہیں اور صاف صاف حیوانیت اور نباتیت کی جامع ہیں۔ نا صکرا ایک گھاس کا نام ڈاکٹروں نے کیا ہے جو درختوں پر لگی رہتی ہے اور جب کوئی جانور اس کے قریب آتا ہے تو تیزی سے لٹک کر جانور کو لپٹ جاتی ہے اور اس کا تمام خون چوسکر جانور کو بے جان کر ڈالتی ہے۔ نباتات جمہ ترقی کر کے حیوان کے درجہ پر پہنچتے ہیں تو سب سے پہلے کیڑے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی دیکھی خورد بیا جن میں حرکت اختیاری کے سوا اور کوئی چیز نباتات سے بڑھکر نہیں ہوتی۔ رفتہ رفتہ ان میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ حاسہ لمس کے سوا ان میں اور حواس بھی پیدا ہونے شروع ہوتے ہیں اور آہستہ آہستہ ایسے جانور پیدا ہوتے ہیں جن میں لامسہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ ذائقہ۔ اور باصرہ تمام حواس موجود ہوتے ہیں۔ ان میں بھی ترقی کی رفتار قائم رہتی ہے۔ چنانچہ ابتدائی درجہ کے جانور نحل کو دن ہوتے ہیں۔ پھر تیز۔ ذہین۔ فہم ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ترقی کرتے کرتے انسان کی سرحد تک آجاتے ہیں۔ مثلاً بندر وغیرہ۔ اس مرتبہ سے بھی آگے بڑھتے ہیں تو انسان کی طرح ان کا ذہن بھی سپید ہو جاتا ہے اور ان کے قوائے عقلیہ بہت کچھ انسان کے مشابہ ہو جاتے ہیں ان میں چھاتی گنجی پانی اور گوریلا بہت مشہور ہیں۔ ہر مرتبہ حیوانیت کا انجام اور انسانیت کا آغاز ہے۔ چنانچہ افریقہ کے بعض مقامات کے وحشی آدمیوں میں اور ان حیوانات میں بہت کم فرق رہتا ہے۔ یہ ترقی کا سلسلہ جو اوپر بیان ہوا خود نوع انسان میں بھی قائم رہتا ہے یہاں تک کہ انسان کے قوائے عقلیہ ذہن۔ ذکا۔ صفائی باطن اور پاکیزہ خوبیاں ترقی کرتے کرتے انسان سے ملکیت کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں اسی درجہ کو ہم دوسرے لفظوں میں نبوت اور رسالت سے تعبیر کرتے ہیں۔

کسی کا ہو ہی کوئی نبی کے ہوئے ہیں ہم

(از مولوی نور محمد صاحب میاں ضلع جہلم)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علے رسولہ محمد وعلے آلہ واصحابہ واحبابہ اجمعین۔

اما بعد۔ ہر ایک مومن پر اظہر من الشمس ثابت ہے کہ نجات کا دارومدار صرف توحید الٰہی و فرمانبرداری نبی علیہ السلام پر موقوف ہے۔ سوائے اس کے کوئی ایسا راستہ دیگر نہیں ہے جو ہمکو منزل مقصود تک پہنچا دے۔ متابعداری رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تب ہی ہو سکتی ہے جب ہر معاملات و عبادات میں آنحضرت علیہ السلام کا طریقہ اختیار کیا جاوے سوائے اس کے ہرگز نہیں۔ پس مومن کو لازم ہے کہ ہر وقت ہر کام میں پیروی سرور کائنات کا لحاظ رکھے اور اپنے کو بند ہو کر انسان اپنے دل میں نظر انصاف سے یہ خیال کرے کہ ساری امت پر خواہ مجتہد ہوں یا مقلد اطاعت آنحضور کی فرض ہے اور تمسک کرنا ساتھ حدیث رسول معصوم کے ضروری و لازمی بلکہ عین فرض ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جل شانہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی یعنی رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے ہرگز نہیں بولا کرتے مگر جب ان کو وحی کیجاوے، تو میرے دوستو!

طور سے خیال کرو کہ جب آپ سوائے وحی کے کلام نہ کرتے تھے تو گویا حدیث کا مضمون اللہ عزوجل کا حکم معلوم صاف ہوتا ہے بلکہ بیشک ہے پھر حدیث سے انکار کرنا انکار الٰہی نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ پس مومن کو لازم اور ضروری ہے کہ ترک کردے جو خلاف حدیث ہو خواہ راوی حدیث ہو یا غیر کس کا اور نظر نہ کرے تمام جہان کی مخالفت پر۔ بلکہ تمام امت مرحومہ کو آپ کے سامنے ہیچ سمجھ کر برابر سمجھے اور خوب یقین کرے کہ قول وفعل وتقریر آپ کی مثل آفتاب عالمتاب کے ہے اور جو سوائے اس کے ہے وہ مثل ذرہ بے مقدار کے یا مانند چراغ سحری کے ہے۔ آپ غور سے دل لگا کر پڑھیں ؎

ہر کسے کو دور ماند از شمع شمع کافوری ہند
ہر زماں باشد کشش بیشب روشن تر باشد و چراغ

اور سوائے اس کے ایمان کا نام لینا محض کذب و زور ہے۔ مگر مقلدان متعصبین بغلط راہ تقلید اپنے اکابر کے قول ان کے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی قسم ہے تیرے رب کی اُن کو ایمان نہ ہوگا جب تک کہ آپ کو منصف نہ ٹھہرا دیں اُس میں جو جھگڑا پڑ جاوے آپس میں پھر نہ پاویں اپنے دل میں نارضامندی آپ کے فیصلہ سے اور قبول کریں اُن کو۔ یعنی مسائل اختلافیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تک منصف نہ بنا دیں اور آپ کے اقوال وافعال سے جو امر ثابت ہو اُس کو بدل وجان قبول نہ فرماویں تب تک اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ وہ ہرگز مومن نہیں اور ہرگز اُن کو ایمان نہیں اس آیت شریفہ سے کیا صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر تنازع کے وقت ضروری حکم رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا جاوے۔ مگر برادران نظارین مسائل اختلافیہ کے وقت طرح طرح سے حدیث کا انکار کرتے ہیں اور آیت کے اوپر سرسری نظر بھی نہیں ڈالتے۔ اور قول غیر معصوم کا حدیث کے مقابلہ میں پیش کرکے اپنی آخرت خراب کرتے ہیں۔ حدیث نبی علیہ السلام اگر چھوٹ جاوے تو خیر ہے مگر قول امام ہرگز نہ چھوٹے۔ کیونکہ اپنی امت سے خارج ہونا پڑتا ہے۔ شاباش تقلید ہو تو ایسی داد وری تقلید تیرا ستیاناس۔ تو نے کیا کیا پردے عقلوں پر ڈالے ہیں۔ میرے دوستو آؤ ٹکڑے ہاتھ ایک چھوٹی سی آیت آپ کو سناؤں فرمایا اللہ عزوجل نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیروی اچھی (اس جگہ پر اللہ تعالیٰ نے عزشانہ نے آنحضرت کی پیروی کو اپنی پیروی فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا اُس نے کہا مانا اللہ کا جب تک حدیث رسول کی تابعداری نہ کیجائے تب تک اس آیت پر عمل کس طرح سے ہوگا۔ اگر کوئی انسان پورا کامل مومن ہونا چاہتا ہے۔ تو اپنے اعمال ہر وقت میں مطابق حدیث شریف کے کرے۔ ورنہ مومن ہونے کا دعوے ہی دعوے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ اسطرح پر ارشاد فرماتا ہے۔ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا یعنی جو وقت جھگڑا کرو تم کسی چیز میں تو پھیر دو اُس کو اللہ اور رسول کی طرف اگر تم ایمان رکھتے ہو ساتھ اللہ کے اور آخرت کے یہ بہتر ہے اور اچھی ہے انجام کار کو۔

پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اختلاف کے وقت اللہ اور رسول کے سوا اور کسی کی طرف رجوع کرنے کو حرام فرمایا ہے۔ مومن کو ضرور ہے کہ مسائل مختلف فیہ میں جب قرآن و حدیث سے سند طلب کرے تو پھر کسی امام مجتہد کے قول کی طرف ہرگز رجوع نہ کرے۔ اگر تمام جہان کے علماء اس کے خلاف ہوں تو تب بھی کچھ پرواہ نہ کرے۔ اور ہرگز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن اطاعت ہاتھ سے نہ چھوڑے کہ نصوص قرآن و حدیث ہوتے ہوئے اور کسی کی اطاعت اُس کے خلاف میں کرنا اگر اُس کو الوہیت یا رسالت میں شریک کرنا ہے۔ میرے پیارو دوستو حدیث کے مقابلہ میں کسی مجتہد کا قول پیش کرنا ہمارے دعوے حدیث کے صاف شمس فی نصف النہار کی طرح شرک فی الرسالت ہے۔ کیونکہ شرک ہمیشہ اسی طرح منقسم ہے۔ شرک فی الالوہیت۔ شرک فی العبادت شرک فی العبادت۔ شرک فی الرسالت وغیرہ وغیرہ برادران۔ شرک فی الرسالت اسی کا نام ہے کہ حدیث صحیح صریح غیر منسوخ غیر معارض کے مقابلہ میں کسی غیر معصوم کا قول پیش کردینا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر میرے دوست غور و خیال سے کام نہیں لیتے۔ اگر ذرا سا خیال بھی کریں تو فوراً اس نکتہ کو سمجھ سکتے ہیں

ایک روز حضرت عبدالدین علیہ السلام اس طرح فرما رہے تھے کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔ تو آپ کے بیٹے سالم نے کہا کہ ہم تو ضرور عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع کریں گے کیونکہ زمانہ پُرفتن ہے اس لئے عورتوں کا مسجد میں نہ جانا جانے سے بہتر ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں حدیث نبوی بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم نہ مانیں گے۔ گویا تم حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے پیش کرتے ہو۔ اب میں تمہارے ساتھ کبھی کلام نہ کرونگا۔ (پھر ہرگز آن سے بات نہ کی)

میرے دلبران درستہ خیال کرو کہ حضرت سالم نے ایک مصلحت کی وجہ سے یہ کہا تھا نہ کہ انکار کیونکہ وہ سچے مگر پھر بھی والد کو اس قدر رنج پہنچا کہ بات تک کرنے سے ترک کردی کیونکہ حدیث کا ادب لحاظ نہ کیا۔ اب اسی بات کے مقابلہ میں ہم اپنے دوستوں پر فیصلہ چھوڑتے ہیں کہ اب ہمارے لوگوں کی کیسی مسلمان فرمانبرداری رسول اکرم ہے کچھ تو انصاف سے کام لیویں۔ سو میں نہایت ادب اور بڑے زور سے کہتا ہوں کہ حدیث کے مقابلہ میں کسی غیر کا قول پیش کرنا شرک فی الرسالت ہے۔ اگر یہ شرک نہیں تو اور کوئی چیز شرک نہیں ہے۔ غرض قرآن مجید صاف بتلا رہا ہے کہ جو لوگ قرآن و حدیث کے خلاف

(اور یقیناً ایسی ہی ہوگی) تو اللہ کوئی بزرگ قوم اس کام کو انجام دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ اور اگر خدانخواستہ صورت حال دگرگوں ہے یعنی اخوان دینی کو اب قومی احساس بالکل جاتا رہا ہے اور وہ صرف آمین بالجہر یا رفع یدین کرلینے سے اپنے آپکو متبع کتاب وسنت سمجھ بیٹھے ہیں تو اُن کو اس رائے کی غلطی معلوم ہو جائیگی۔

بھائیو! ہمکو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم آپ اُس وقت تک پکے مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہماری اور آپ کی خواہشات اُس چیز کی تابع نہ ہو جائیں جسکو آں سرور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم لائے ہیں ؎

یزدان اندر کام ما بندد رہ ہر کس کہ خواہد ہر چہ خواہد کو کند

اکابرین اور مجتہدین شرع متین ہیں وہ سب نقل اور راوی ہیں۔ اور اُن کی بات موافق کتاب وسنت ہے تو قابل قبول ہے ورنہ قابل ترک للہ الحمد والمنہ

میاں صاحب کا مدرسہ

قابل توجہ

تلامذہ و عقیدتمندان میاں صاحب مرحوم

خاکسار کی تحریک بالا اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ ستمبر میں شائع ہوئی تھی جس کا ماحصل یہ تھا کہ زبدۃ المحققین علامہ سید عبدالحی حسین صاحب طاب اللہ ثراہ (جو اہل الحدیث مرحوم کے مدرسہ کی مالی وعلمی امداد کے لئے جمیع برادران اہلحدیث تو جہ فرمائیں) مگر معلوم ہوتا ہے کہ میری ناچیز تحریک پر کما حقہ توجہ نہیں فرمائی گئی ؎

کیا کروں اللہ سب ہیں بے اثر
ولولہ کیا نالہ گیا فریاد کیا

کیونکہ علماء کے طبقہ سے لیکر عوام الناس تک کی جانب سے "صدائے برنخواست" کا مضمون رہا۔ میں نے اس مسئلہ پر جو غور کیا تو میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ (اپنے نوجوانان کی وجہ سے واقعات کا سچا نمونہ نہ دیکھ سکا اور اسی بناء سے میری وہ کوشش ہیچ تحریر کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اگر صورت حال یہی ہے

کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا)

لہٰذا پیارے بھائیو کمربست باندھو اور جس سے جتنا ہو سکے چندہ دے۔ اور اگر کوئی بزرگ اس تحریک کی تائید میں کوئی مضمون لکھیں تو اُسکے ساتھ مالی امداد کا بھی اُس میں ذکر فرماویں کیونکہ اب زبانی جمع خرچ کا وقت نہیں ہے بلکہ زمانہ عمل کو چاہتا ہے ؎

حدیث شریف میں ہے ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا (اللہ تعالیٰ بندوں سے علم کو نہیں نکالیگا بلکہ علماء کو اٹھالیگا اسلئے جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنائیں گے اور اُن سے فتوے پوچھے جائینگے تو وہ بغیر علم کے فتوے دیکر خود گمراہ ہونگے اور دوسروں کو گمراہ کرینگے)

پس اے میرے پیارے بھائیو! اگر آپ نے روپیہ پیسہ کا منہ نہ دیکھا اور دینی مدارس کی امداد سے قاصر ہے تو اسکی لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ علماء اب موجود ہیں ان کی رحلت کے بعد (خدا تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت دے اور ان کے فیوض کو عرصہ دراز تک جاری رکھے۔ آمین) کوئی عالم نہ رہے گا (کیونکہ ہم آج کل دیکھ رہے ہیں کہ عوام تو عوام اکثر علماء بھی اس زمانہ میں اپنی اولاد کو طریق دین سے بالکل بے بہرہ رکھنے لگے ہیں اور ان کو عصری سے اگریزی شروع کرا دیتے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہی ہے کہ یوشک ان یاتی علی الناس زمان کما

ف: میں آپ کی اس بات سے متفق نہیں قوم کا حال ہمکو اچھی طرح معلوم ہے دینے کو تیار ہیں مگر قبل از وقت سوال کرنے لگے ہیں۔ مدرسہ کو باقاعدہ بنادیں تو ہم کو امید ہے کہ ہم اس پودے کو پانی دیکر تازہ کرینگے بالفرض نہ کریں تو ازروئے الزام معقول۔ ابھی سے دست سوال دراز کرنا" آپ عمدہ مولوی کریمہ" کا مصداق ہے (ایڈیٹر)

یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ (لوگوں پر عنقریب ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اُس میں اسلام کا نام ہی نام رہیگا اور قرآن بھیکی رسم ہی رسم رہجائیگی)

تو گو یا وہ لوگ جو اس وقت مالی امداد نہ کرینگے وہ علم کے ڈھانے والے میں گے۔ بلند اجائیو! ایسی نوبت نہ آنے کے لئے ہم سب پر واجب ہے کہ اپنی بساط کے موافق بلا ناغہ چندہ دیا کریں۔

دیکھیں کون ہے جو اس مضمون کو ملاحظہ فرما کر سب سے پہلے اپنا چندہ روانہ کرے! اور دیکھیں کون ہے جو خدا کے رہستہ میں سبقت کرکے اپنی دیانت کا ثبوت دے۔

عہ ۱۲ کے اخبار اہلحدیث میں اس عاجز نے جسقدر ماہانہ چندہ کا وعدہ کیا تھا اُس کو عالی جناب مولانا مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی خدمت اقدس میں ارسال کر چکا اللہ آئندہ بھی گوارا کرتا رہیگا!

خدا تعالےٰ مولوی عبدالعزیز صاحب (اتقبل صدقاتہ گوندیا کو خوش رکھے اور اُن کی دینی اور دنیوی ترقی کرے (آمین) جنھوں نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ رصفر ۱۳۴۳ھ میں عہد ماہانہ چندہ عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے اور مجکو قوی امید ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنے وعدہ کا ایفاء کیا ہوگا (یعنی رقم جمع ارسال کردی ہوگی اور اُس کو ماہ بماہ ارسال فرماتے رہینگے۔

اللہ تعالےٰ سیٹھ محمد ابراہیم صاحب فیتہ والے مقیم گورلا کی دینی اور دنیوی امور میں برکت دے (آمین) جنھوں نے میاں صاحب کے مدرسہ کی امداد کے لئے ۱۰۰ روپے بخشت عطا فرمائے ہیں۔ اور اپنی دریادلی اور قومی درد اور اسلامی حمیت کا ثبوت دیا ہے اور جن سے مجکو امید واثق ہے کہ ماہانہ چندہ کا بھی اعلان بالضرور عنقریب فرمائینگے عہ

آخر میں مجکو مولوی عبدالعزیز صاحب سلمہ اللہ اور احباب نے بھی وعدے کئے ہیں مگر وقت کا انتظار ہے (ایڈیٹر)

خلف الصدق عالیجناب مولانا مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری اور جناب حکیم امجد علیخان صاحب دہلوی کا مشکور ہونا چاہئے جنھوں نے اخبار اہلحدیث میں میری تحریک کی تائید میں مضمون اور معنی خیز مضمون لکھکر جلا اخوان دینی کو متوجہ کیا ہے خدا تعالیٰ موصوفین کی سعی مشکور فرمائے (آمین) اور ہم سب کو توفیق خیر کرامت فرمائے مزید خامہ فرسائی کے چندہ دین ملہ (الراقم الحاج عبدالحمید الہادی)

مذاکرۂ علمیہ نمبر ۶ مورخہ ۵ ربیع الاول

بابت حدیث افضل العالم علی العابد (از مولوی ابوداؤد محمد عبدالصمد صاحب الہ آباد (اودھ)

خدا جانے حضرت ایڈیٹر صاحب کو کونسی مشکلات مذہبیہ پر کتاب لکھنے سے روکے ہوئے ہیں یا کیا کہ اس طرح علمی مذاکرات سے اب دم ہی نہیں لیتے دیتے۔ جزاک اللہ بیشک علماء کے علم و فضل کا اس میں ثبوت ہے! حدیث فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم کے اشکال میں عاجز کے نزدیک دو حل ہوسکتے ہیں (۱) تشبیہ سے کئی غرضیں ہوا کرتی ہیں۔ اس حدیث میں عُبّاد پر علماء کی فضیلت کو جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسطے اُمتی پر فضیلت ہونے سے تشبیہ دیگئی تو اس سے اندازہ فضیلت کا بیان مقصود نہیں بلکہ یہ غرض ہے کہ جس طرح یہ فضیلت نبوی متحقق ہے عابد پر عالم کی فضیلت بھی اسی طرح لاریب ہے اسے فن بیان میں تشبیہ بغرض تقریر کہتے ہیں اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مشبہ میں بھی اس بات کو قرار واقعی دیا جو کہ مشبہ بہ میں موجود ہے جیسے آیت مثل نورہ کمشکوٰۃ (رسول باری تعالےٰ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ جیسے کئی موارد میں یہی

عہ پھر بھی بات ثابت الوش نہ الفش (ایڈیٹر)

عہ ۱۲ کے اخبار اہلحدیث اور علماء دہلا کو مشکلات مذہبیہ پر متوجہ کر رہے ہیں (بھی آصف الدولہ کی مشکلات کا ذکر ہے مشکل آسوت ہو کی جب پرانی مشکلات پیش آویگی جن کے لئے ابھی ہمیں تیار رہنا چاہئے (الجواب باصواب ایڈیٹر)

تشبیہ ہے اور نماز کے درود متعارفہ میں بھی اسکا یہی مبتلا ہے ہیں۔

(۲) صرف کھرطیب کا قائل ہونا بھی تو ایک عبادت ہے جس سے ادنےٰ اعلیٰ اور عابد ایک ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طرح عالم کا نرا اکمل بھی نبی تک پہنچتا ہے اس طرح تکلف کریں تو اور بھی جواب بن سکتے ہیں مگر لفظاً ہر ہے کہ حدیث میں لفظ ادناکم سے مراد صحابہ ہیں جیسا کہ ظاہر حال خطاب اسی کا مقتضی ہے تو اب نقشہ سوالی میں مشبہ بہ کی مسافت ہی حرف ب پر غیری اور بیچے کوئی محذور باقی نہ رہا واللہ اعلم

از مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری مقیم دہلی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور مثال کر فرمایا کہ عالم کو اتنی فضیلت ہے عابد پر جتنی بھلکو ادنیٰ امتی پر مقصود اس سے یہ ہے کہ جس طرح مجھکو ادنےٰ امتی پر بہت نرا وہ اور بدرجہ غیر متناہی حاصل ہے اسیطرح عالم کو عابد پر بدرجہا حاصل ہے۔ مثال فضیلت کے زیادہ ہونے میں کیت رمقدار میں نہیں جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعثت انا والساعۃ کھاتین یعنے میں قیامت کے اسقدر قریب بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں یہ ۔ باہ اور وسطےٰ یہاں اس مثال سے زیادہ قرب مراد ہے۔ ایسے ہی اللہ تعالےٰ کا فرمانا وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ (یعنی قیامت کا معاملہ ایسا ہے جیسا آنکھ جھپکنا یا اس سے بھی زیادہ قریب) یہاں بھی مثال زیادتی قرب میں ہے کیت رمقدار میں نہیں فقط واللہ اعلم

بقیہ تواریخ جنگ عظیم دوم

(۵ فروری کے بعد)

از مولوی ابومحمد حسن صاحب

ایرانیوں کی سولہ رمینیں | یہ مانی ہوئی بات ہے کہ سویصر سنوی مہاراج تمام مورخ اٹھے سنوی کے جدامجد بام تھے۔ (دیکھو تصویران کھنڈ ۱۱)

بالعموم تمام مورخ مانتے چلے آئے ہیں کہ عراق

عرب اور عراق عجم میں تخلق تھی۔ اور ایران میں سب سے اول سلطنت کی بنیاد باقاعدہ قائم ہوئی تھی۔ اور بابل ایران میں بھی گن جاتا ہے اور عراق میں بھی شمار ہوتا ہے بدیں وجہ مورخان ایران ہمکو ایران میں زیادہ معتبر مانے جاتے اور بالیقین مقدم خیال کئے جاتے ہیں۔ بام ایران کے بادشاہوں کا مشہر تھا اور سوسہ سوسہ کے باقی ہونے کے سبب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچاتی ہے کہ ایران بابام کے فسانے جو کہ مشہور تھے وہ آریاؤں کو گرشنگذار ہوچکے تھے اُنہوں نے بر تقلید اُن کے اپنی خیال آرائی کی ہے۔ آریہ شاعروں کا ذاتی سرمایہ مبالغوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اور بہت دن گزر جانے کے بعد ان کی یادداشت میں فرق آیا اور روایتیں خلط ملط ہوگئی تھیں۔ اس وجہ سے دونوں کے بیان میں، بعد التشریح پایا جاتا ہے اور یہ بات اُن کو ہر ایک مضمون سے عیاں ہے جسکو طبع چاہے ناظرین آثاریں اور دونوں کی روایتوں کو مقابل کرکے مدعا حاصل پالیں۔ چنانچہ ایرانیوں نے بمنزلہ تردید بیان کی تھیں انہی کی تقلید سے آفریدہ بھی کرتے ہیں۔ ایرانیوں کی زمینیں اول ملاحظہ ہوں۔

(۱) زمین اوّل۔ آریانا ویجو ایران کی پاک زمین جس سے ایران کو عزت ہے، دیکھو کے متوسیج طالی اس سے واضح ہوا کہ جس زمین میں اللہ تعالےٰ نے آریوں کا خم بویا اور آریہ قوم پیدا ہوئی وہ آریانہ ویجو ہے۔

(۲) گئوچرہ کہ سگدھانام سے بھی مشہور ہے اچھاؤں کے قابل۔

(۳) مزدہ۔ نہایت پاک اور بلند کوہ البرز کی ڈھلان۔

(۴) بگدھی۔

(۵) نسایا طین کی جگہ جہاں سے جنت سے نکالے جانے کے بعد شیطان ڈالا گیا تھا۔

(۶) ہرہوتی۔

(۷) وکرتا۔

(۸) اوزا۔ عرب۔

(۹) کھتا۔

(۱۰) ہرکوتی۔

(۱۱) ہیوست۔

(۱۲) رگھا۔ مگرونس کی زمین اودھ۔

(۱۳) چکرا۔

(۱۴) ورنیا۔

(۱۵) ہپتا ہندو۔ ہپتا سندھو۔ پہلے یہ نام محض سندھ اور پنجاب کا ہی تھا۔ رفتہ رفتہ کل ہندوستان کا ہوگیا کہ وہ سیین کی جگہ ہکو بولتے ہیں اور ہندوستانی ان کی ہ کی جگہ س کر بولتے ہیں۔

(۱۶) رہنا۔

اس تقسیم کی علت غائی یہ بتائی جاتی ہے کہ پہلی زمین آریانہ ویجو جو کہ سب طرح کی عزتوں اور عظمتوں والی ہے اُسے اپنی بدعملیوں سے گنہگار لوگ ناپاک نہ کرنے پائیں بلکہ وہاں سے الگ رہیں۔ بالغرض کوئی ناپاک آدمی وہاں سے الگ نہو تو مار کر الگ کردیا جاوے چنانچہ شروع میں اس پاک زمین پر قدیم آریہ بھی ایک مدت تک بستے رہے تھے۔ جبکہ انہوں نے ایران کی آئیں چھوڑدی تو ایران والوں نے اکٹھا لشکر بھر کر اس پاک زمین سے نکال دیا (ان لڑائیوں کا بیان دیدوں میں کسی کسی جگہ موجود ہے اور موقع بموقع عرض کیا جاویگا انشاء اللہ تعالےٰ) اور پھر وہ ہندوستان کی جانب چلے آئے۔ جب قدیم آریوں نے دیبی ندی چھوڑی آریاورچو سے زبردستی نکال دئے گئے۔ تو ایک مدت بعد کوہ البرز اور دیا نند اور سامدران کی عظمت اُن کے دلوں سے جاتی رہی۔ وسط ہند میں پہنچنے پر ہریانہ میں جو دوباش کرکے سرسوتی ندی کو تقدم کیا اور ہریانہ کو تمام انسانی کی پیدائش کی جگہ فرض کرلیا کیونکہ یہ ایران کی سرزمین کی طرح اُس زمانے میں نہروں سے بھرپور اور نہایت سرسبز تھی۔ اور مدتوں اُسکے بھرے پھرنے کے بعد اُن کو یہیں آکر امن ملا تھا اب سوز وغیرہ ان کے شاعروں نے لکھ مارا کہ تمام دیا کے آدمی اپنی پیدائش کو یہاں کے علاقوں کے برہمنوں سے بتائیں (دیکھو سوادھیائے شلوک اور یہ مسئلہ اصل ایران کی سرزمین کی عظمت

گھٹانے کے لئے بنایا گیا معلوم ہوتا ہے ورنہ ہریانہ کی زمین میں ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی کہ جسکو بزرگی کا باعث ہو ہاں البتہ جب سے وہاں ہندوستان کا پایۂ تخت قرار دیا گیا ہے جب سے یہ ضرور ہوا ہے کہ شمال و مغرب کی جانب سے آنے والی قوموں کو جب دہلی پر چڑھائی کی۔ یا ہستناپور کی یا جمیر کی سلطنت کے لئے لڑے تو سب کی کشت وخون کیلئے وسیع میدان جوانوں کی قربانیوں کا مذبح بننے میں نصیب ہوئی اور سوت کے سمندر میں جا میرا بھر کا جہاز غرق ہوا ہی ہوا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ کعبۃ اللہ کے مقابلہ میں

بنے ایک بنالیا تھا ویسے ہی قدیم آریوں نے آریانہ ویجو میں ایران کے مقابل ہریانہ کو ان معظم و مکرم تخو بزرگ کر لیا تھا سو نہ چلا چند روز کے بعد وہ بھی بیتی کہنے کی طرح رفت و گزشت ہوا اور جس طرح ایران کے قدیم بزرگوں سے انہوں نے سولہ زمینوں کو سنا تھا ویسے تو بھول گئے گھر اپنی طرف سے گھڑ کر سولہ زمینیں جغرافیہ کے سمیت اس طرح پوری کرکے کہ جس طرح کہ ذیل کے سات زیب نوٹ کھنڈوں میں مرقوم ہیں ✱ (باقی دارد)

جنگ کب ختم ہوگی؟

یورپ کے ایک مبصر نے موجودہ خونخوار جنگ میں جان و مال کے نقصان کا تخمینہ کیا ہے جسمیں وہ بحساب ۱۰ فیصدی ایک کروڑ ۵۰ لاکھ جانوں کی قربانی اور ۴۹ ارب ۲۳ کروڑ روپیہ کا نقصان دکھاتا ہے اور یہ صرف ۶ ماہ کی لڑائی کا تخمینہ ہے اصول یہ مقرر کیا ہے کہ ہر مرض میں خراب کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے اور رعایا گھبرا گئی ہے اور یہ قرین قیاس بھی ہے کیونکہ انگلستان نے جرمنی کی تجارت آمد برآمد تقریباً بند کردی ہے اور جو غلہ جرمنی میں ممالک متحدہ امریکہ ڈنمارک اور ملیشیا سے آتا تھا وہ انگریزی جہازوں نے روک دیا ہے اندریں بھی بہت خدا آتا تھا وہ بھی اس جنگ کے باعث بالکل بند ہوگیا اسلئے جرمن کی اقتصادی حالت بد سے بدتر ہوگئی ہے اور اب یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ جرمنی اس مہیب دیرگرسنگی سے مرعوب ہوکر دو تین ہی مہینہ کے اندر صلح کی تمنا کریگی۔ اور صلح سامان

فتاویٰ

س نمبر ۱۰۶ - ہر نماز میں تحیات پڑھی جاتی ہے اور اشہد ان کا لفظ زبان پر لاتے ہیں۔ کلمہ کی انگلی کو حرکت دینا اس کا کیا ثبوت ہے؟ (خاکسار قاضی غلام محی الدین خیر اہلحدیث ۱۲۵۲ ذکریا سرحد افریقہ)

ج نمبر ۱۰۶ - اس کے متعلق حدیث ذیل آئی ہے اذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسریٰ علی رکبتہ الیسریٰ ووضع یدہ الیمنیٰ علی رکبتہ الیمنیٰ وعقد ثلاثۃ وخمسین واشار بالسبابۃ (رواہ مسلم)

یعنی آں حضرت جب قعدہ میں بیٹھتے تو اپنا داہنا ہاتھ داہنی گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں پر رکھتے اور دو انگلیوں (انگوٹھا اور درمیانی) سے گول عقد بنا کر مسبحہ انگلی سے اشارہ کرتے۔

اس روایت اور اس جیسی اور روایات سے پایا جاتا ہے کہ دونوں انگلیوں کا حلقہ تو شروع ہی سے باندھا کرتے تھے مگر انگلی کو حرکت "لا" پر دیتے تاکہ توحید کا اقرار لفظی۔ اعتقادی اور عملی تینوں طریق سے ہو واللہ اعلم۔

س نمبر ۱۰۷ - صبح کے فرض نمازیں دعا قنوت پڑھی جاتی ہے یا اس بارے میں شروع کا کیا حکم ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۷ - دعا قنوت کے لئے یہ احسن و اسلم طریق ہے کہ بوقت ضرورت پڑھی جائے جیسا کہ ایک نماز میں پڑھے چاہے سب میں۔ آجکل جو بلائے عام ملک پر مسلط ہے۔ بیکاری۔ قحط۔ بیماری۔ اموات کے دفعیہ کے لئے دعا قنوت پنجوقتہ پڑھیں اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔

س نمبر ۱۰۸ - زید نے اتفاقاً ریل کا سفر اختیار کیا۔ بوقت مغرب مسافروں کی کثرت نے ریل گاڑی کی جائے نشست کو اندازہ سے زیادہ پُر کر دیا اور یہ گنجائش بالکل نہ رہی کہ مغرب کی نماز ادا کر سکے۔ تو ایسی حالت میں کیا زید مغرب کی نماز کو قضا کرے حالانکہ اس کو سٹیشنوں میں کچھ مزید مہلت گاڑی کے ٹھیرنے کی ملا کرتی ہے مگر زید کو یہ خوف لگا رہتا ہے کہ اس کے نماز ادا کرنے میں گاڑی نہ نکل جاوے۔ تو زید نماز قضا کرے یا کیا؟ بلکہ کہنا ہے نماز قضا باطل ہے کیونکہ یہ بیچنے مشن مریضوں کے اشاروں سے ادا کر سکتا ہے کس کا خیال صحیح ہے؟ (محمد یوسف خان سوداگر چرم خریدار اہلحدیث علاقہ ۱۵۰ ایبٹ آباد ضلع گجرانوالہ)

ج نمبر ۱۰۸ - جس جگہ ہو اُس سے کام لیکر نماز ادا کر دے۔ وضو نہ ہو سکے تو تیمم کر لے۔ تیمم بھی نہ ہو سکے تو بے تیمم ہی پڑھ لے (مجھ تمہاری کتاب الجمعہ باب اذا لم یجد ثوبین الخ) اگر ارادہ کرے تو قضا کرے۔ قضا باطل نہیں۔ البتہ وقت پر ادا نہ کرنے سے گناہگار ہوگا۔ قرآن مجید میں ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (نماز مسلمانوں پر وقت باندھ کر فرض ہے)

(۶ ماہی داخل غریب نمبر ۱)

س نمبر ۱۰۹ - بالغ عورت کو اُس کا خاوند یا چچا زاد یا پھوپھی زاد برادر تحریری یا تقریری طور سے سلام علیکم کہہ سکتا ہے یا نہیں جواب بحوالہ حدیث عنایت فرماویں۔ (خاکسار عبد الدین امرتسر خریدار ۲۵۵۳)

ج نمبر ۱۰۹ - جائز ہے صحابہ کرام اہل بیت ازواج مطہرات کو سلام علیکم کہا کرتے تھے۔

س نمبر ۱۱۰ - غیر مسلم اگر سلام علیکم کہے تو جواب سلام یا وعلیکم السلام کیا کہنا چاہیے۔ اور اگر مجمع عام مسلم و غیر مسلم میں گزر ہو تو سلام علیکم کس لفظ سے کہنا چاہیے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۰ - حدیث شریف میں آیا ہے کہ فلا تبدؤا الیہود والنصاریٰ بالسلام فاذا لقیتم احدھم فی طریق فاضطروہ الی اضیقہ (مسلم) یعنی یہود و نصاریٰ کو سلام میں ابتدا نہ کرو۔ اس سے نتیجہ نکلا گیا ہے کہ اگر وہ السلام علیکم کہیں تو وعلیکم السلام کہنا جائز ہے۔ اور جمع کفار اور موحدین کا ہو تو السلام علیکم کہنا جائز ہے (مسلم بخاری) (امرتسر ۲۵۵۳)

س نمبر ۱۱۱ - بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلے الدعائے نوز محمدی کو سیدھا کیا یہ خیال صحیح ہے یا غلط؟

س نمبر ۱۱۲ - نور محمدی جو سب سے پہلے پیدا ہوا وہ کہاں تھا اس کا ذکر قرآن شریف میں ہے یا نہیں۔ (خاکسار عبد العزیز از بنولا ترائے نیپال ڈاکخانہ لوکھی ضلع رہتک)

ج نمبر ۱۱۱ و ۱۱۲ - نور محمدی کی پیدائش کا ذکر جیسا کہ قصوں اور وعظوں میں بیان کیا جاتا ہے قرآن اور حدیث میں نہیں ملتا اقول ما خلق اللہ نورا ہدایات موجب اعتقاد نہیں۔

س نمبر ۱۱۳ - وتروں میں دعا قنوت پڑھنا فعل رسول اللہ ہے یا فعل صحابہ۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۳ - وتروں میں دعا قنوت کا پڑھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بروایت صحیح ثابت نہیں۔ امام حسن مرادنے ہیں کہ میں پڑھا کرتا ہوں۔

س نمبر ۱۱۴ - وتر میں دعا قنوت پڑھے تو گنہگار ہوگا یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۴ - جب آں حضرت سے ثابت نہیں تو ترک پر گناہ بھی نہیں۔

س نمبر ۱۱۵ - وتر میں دعا قنوت بعد رکوع کے بوقت قرأت ہاتھ اٹھا کر پڑھنا چاہیے یا قبل رکوع بوقت قرأت تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ کر پڑھنا چاہیے یا کیسے (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۵ - دونوں طرح علماء کا معمول ہے۔ مگر بعد رکوع کو ترجیح ہے۔ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ یہ کہا کہ میں تمکو ایسی نماز پڑھاؤں جو آں حضرت کی نماز سے بہت مشابہ ہو۔ یہ کہکر خواجہوں نے نماز پڑھائی تو دعا قنوت بعد رکوع کے پڑھی (صحیح بخاری باب القنوت)

س نمبر ۱۱۶ - اگر عشا کی نماز میں امام صبحا دعا قنوت کے بعد تشہد کیلئے نہ بیٹھے اور کھڑا ہو جاوے اور تیسری رکعت پڑھکر سلام پھیرے تو امام کو گران ہو کر اس چوتھی رکعت پڑھ چکنے بعد سلام کہ لوگوں کو کیسے معلوم ہو کہ تین رکعت نماز پڑھی گئی پھر ایک رکعت اور کرنے کی بعد دونوں طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے یا قبل سلام کے سجدہ سہو کر کے ایک طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے یا کیسے سجدہ سہو کرے (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۶ - سجدہ سہو قبل سلام اور بعد سلام دونوں طرح جائز ہے بعد سلام کرے تو دونوں طرف سلام پھیر کر کرے۔

متفرقات

محمدیہ کمپنی میں ۲۰ فروری تک کل مبلغ (۲۰۴۵) تقسیم ہوئے ہیں چند اصحاب ہنوز باقی ہیں جنہوں نے ابھی تک طلب نہیں کیا امید ان کی طرف سے ہے۔ دوائی میں دیر نہیں۔ مائنڈ دہنے یا نہ دہنے والے اصحاب کی فہرست شائع کیا جائیگی۔

بڑی رقم جس کی وصولی باقی تھی وہ ہنوز وصول نہیں ہوئی توقع ہے کہ وصول ہوگی احباب دعا کریں۔

جن اصحاب کا مقام بھٹوا ضلع سارن (چھپرہ) میں اپنے مال کی فروخت میں مصروف ہونے نام اس کا یہاں نہ لکھا ہے امرتسر کا رہنے والا ہے بھٹوا کا سوداگر ہے سالہا میں بڑا نہیں مگر رکاوٹ کی وجہ سے ترک کیا ہے۔ اس علاقہ میں کسی شریک کمپنی کو طلے تو مناسب ہے آپ دلاویں۔

الانصاف مفت مصنف کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ رسالہ الانصاف فی حق الاضاف مفت تقسیم کیا جائے پس جو صاحب لینا چاہیں فی روپیہ ۱۰ پائی کے حساب سے ٹکٹ محصول بھیجدیں (ایڈیٹر اہلحدیث)

حضرت میاں صاحب کی دعائے عمری میری پاس آگئی ہے جو صاحب خریدنا چاہیں اطلاع دیں۔ (سید ابو الحسن الدہلی چھاؤنی بھوپال خان)

طبی سوال مبتلا ہوا ایسا شخص جسکو مرض ڈیل سے آہن شائی نے شفا عنایت کی ہو میرا علاج سلسل البول و حصات آٹھ سال سے بیمار ہے جسکی یہ حالت ہوگئی ہے کہ بدن میں طاقت نہ جان پر گوشت ہر وقت اعضا شکنی۔ سر درد۔ زکام۔ باعث کمزوری کر رہے ہیں۔ غرضیکہ مرتبہ کا ہزال بلکہ سر کے بال بھی گر چھڑ گئے ہیں۔ پیشاب دن میں بے تحاشا۔ چار پانچ دس منٹ۔ زیادہ سے زیادہ وقفہ ایک گھنٹہ غیر سوختہ پیاس۔ جلن۔ تکلیف کے۔ انگریزی دوائی دیدی منشا اسی کا علاج ہر چند کیا لیکن تا حال فائدہ ندارد۔ کوئی مہربان چاہے برائے خدا بتلا دے نسخہ بھرپور خواہ دستی ارسال کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ پتہ ۲ (از داخل غریب نمبر ۱) (مقام مسلمان پٹہ گلے (نہاں شہر سیالکوٹ)

تقریظات

الاستدلال، نفائس الحکایات دو جلد۔ یہ تینوں کتابیں جناب مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری کی تالیف لطیف ہیں۔ (آل اسلام میں ان زبانوں کا بیان ہے ہر ہر ایک مسلمان کو ایمان رکھنا چاہیے۔ توحید کو مسئلہ کو مفصل لکھا ہے۔ شرک کی تردید بھی کی ہے۔ (مگر ساتھ ساتھ مروجہ شرک کا نام لے لیکر ذکر ہوتا تو مفید تر ہوتا بھیجے تبرہ پر تو ہی (ایڈیٹر) دوسری کتاب کی پہلی جلد میں قرآنی قصے جمع کئے ہیں اور سری میں حدیثی قصوں کا بیان ہے۔ تیسری کتاب بچوں اور ناواقف لڑکوں کے لئے مفید ہیں لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے قیمت (الاسلام ۲ نفائس الحکایات (جلد اول) مدرسہ جلد دوم ۵ ر محصول علاوہ (پتہ۔ عزیز محمد خان کتبی لاہور)

خطیب دہلی سے ایک ہفتہ وار اخبار خطیب نکلنا شروع ہوا ہے جس کے سرپرست خواجہ حسن نظامی صاحب اور ایڈیٹر شیخ محمد واحدی صاحب ہیں۔ ان دونوں کے زور قلم سے ماکل واقف ہے۔ رضائے یہ خیانہ اور لکھی ہوتے ہیں قیمت چار (پتہ۔ منیجر خطیب دہلی)

اعلان نواب صدر الدین صاحب کمپیر بڑودہ کی تالیفات سے تین پارہ کے پاس چند نسخے مرد غنی اللہ صدار۔ گنجینہ الاسلام۔ آسلام کی خوبیاں۔ اسلام کے عقائد کے موجود ہیں جنکی قیمت ایک ایک آنہ علاوہ محصول چھ آنکے علاوہ مولوی ابو حسنات احمد صاحب یا وجی کی تضمین سے تیار الافہام و تفہیمات راہ نجات کو تین چند نسخے ہیں قیمت ان کی علاوہ محصول کے چار چار آنے ہے جن صاحبوں کو ضرورت ہو جلد ویلیو جلد طلب کریں ورنہ پھر یہ کتابیں نہیں ملنے کی۔

پتہ یہ ہے (سکرٹری انجمن تائید الاسلام شہر جارس ضلع دارنگر)

اعلام مولوی حیدر الزمان صاحب عید رآبادی کی کتاب قول الاحرار کے پرسہ تھے بالکل تمام ہو چکے ہیں اسلئے اب کوئی صاحب اس کیلئے ٹکٹ نہ بھیجیں۔ ان کی تصنیفات سے جو مطبع ہذا میں چھپی ہوئی ہیں مفت حاصل کریں۔ پتہ ۲ (از داخل غریب نمبر ۱) (مقام مسلمان پٹہ گلے (نہاں شہر سیالکوٹ)

تقریظات

الاستدلال، نفائس الحکایات دو جلد۔ یہ تینوں کتابیں جناب مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری کی تالیف لطیف ہیں۔ (آل اسلام میں ان زبانوں کا بیان ہے ہر ہر ایک مسلمان کو ایمان رکھنا چاہیے۔ توحید کو مسئلہ کو مفصل لکھا ہے۔ شرک کی تردید بھی کی ہے۔ (مگر ساتھ ساتھ مروجہ شرک کا نام لے لیکر ذکر ہوتا تو مفید تر ہوتا بھیجے تبرہ پر تو ہی (ایڈیٹر) دوسری کتاب کی پہلی جلد میں قرآنی قصے جمع کئے ہیں اور سری میں حدیثی قصوں کا بیان ہے۔ تیسری کتاب بچوں اور ناواقف لڑکوں کے لئے مفید ہیں لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے قیمت (الاسلام ۲ نفائس الحکایات (جلد اول) مدرسہ جلد دوم ۵ ر محصول علاوہ (پتہ۔ عزیز محمد خان کتبی لاہور)

خطیب دہلی سے ایک ہفتہ وار اخبار خطیب نکلنا شروع ہوا ہے جس کے سرپرست خواجہ حسن نظامی صاحب اور ایڈیٹر شیخ محمد واحدی صاحب ہیں۔ ان دونوں کے زور قلم سے ماکل واقف ہے۔ رضائے یہ خیانہ اور لکھی ہوتے ہیں قیمت چار (پتہ۔ منیجر خطیب دہلی)

اعلان نواب صدر الدین صاحب کمپیر بڑودہ کی تالیفات سے تین پارہ کے پاس چند نسخے مرد غنی اللہ صدار۔ گنجینہ الاسلام۔ آسلام کی خوبیاں۔ اسلام کے عقائد کے موجود ہیں جنکی قیمت ایک ایک آنہ علاوہ محصول چھ آنکے علاوہ مولوی ابو حسنات احمد صاحب یا وجی کی تضمین سے تیار الافہام و تفہیمات راہ نجات کو تین چند نسخے ہیں قیمت ان کی علاوہ محصول کے چار چار آنے ہے جن صاحبوں کو ضرورت ہو جلد ویلیو جلد طلب کریں ورنہ پھر یہ کتابیں نہیں ملنے کی۔

پتہ یہ ہے (سکرٹری انجمن تائید الاسلام شہر جارس ضلع دارنگر)

اعلام مولوی حیدر الزمان صاحب عید رآبادی کی کتاب قول الاحرار کے پرسہ تھے بالکل تمام ہو چکے ہیں اسلئے اب کوئی صاحب اس کیلئے ٹکٹ نہ بھیجیں۔ ان کی تصنیفات سے جو مطبع ہذا میں چھپی ہوئی ہیں مفت حاصل کریں۔ پتہ ۲

المشہب الوردی ہاتی ہے اس کے لئے صرف ۱ر کے ٹکٹ فقط محصول کے لئے بھیجکر مفت حاصل کیجئے اس کے ہمراہ آپکو دعوی کے چھوٹے رسالے۔

علمائے الوفیق اور اکابر ناظم زائد کرنے جائینگے علماء اور طلباء رد کل عربی دان اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر جلد اس کو منگوائیں (طلبے کا پتہ)

(منیجر صبح الصادق پریس بھوپال محلہ دار الفقہ ہتاس)

دعا و جنازہ غائب جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی بھائی صاحب اور عام مرد و زن کی رات کو ان کے گھر پر انتقال ہو کر دفن ہو گئی تمام مسلمانوں کو سخت صدمہ ہوا۔ نائب الحرمین سرور کے صدقہ مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں (اہلحدیث امرتسر)

طبی سوال بدہضمی پرانی ہو گیا ہے کوئی صاحب اجر عظیم دوا بتلادیں تو مہربانی ہوگی۔ (احمد اللہ از جوہر گاؤں ضلع ہوشیار پور)

تلاش دوست میرے ایک بزرگ ہی عمر ۲۰ سال صاحب خاص دوست کی تلاش میں فاضل صاحب مکان ہذا گوالیار ضلع آرہ پٹنہ کی عربیہ سے منقول الجریں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو براہ مہربانی مدیر صاحب اطلاع دیں۔ یہ نوٹس ضرورتاً کی نظر سے گزرے تو وہ ضرور یوں پڑھیں تاکہ کامیابی کا سودا کریں۔ ضرورت سے اسپیشل نمبر نکلے۔

(خاکسار غلام محمد شلوی وکیل مدرسہ احمدیہ)

حساب دوستاں مدرسہ دیوبند اس سال کی قیمت ۱۰ر مارچ کا پرچہ دی پی بھیجا جائیگا اگر کسی صاحب کو آمد نظر نہ آوے منظور ہو یا چند روز ٹھہرنا چاہتے ہوں تو براہ مہربانی واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمائیں تاکہ دی پی کے واپس آنے سے دفتر کا حساب نقصان نہ ہو۔ (مینجر)

| | | |

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق عجیب اور سچی خبر تو صرف یہ ہے کہ ہڑتال ہو رہی ہے لیکن ۱۵ فروری سے ۱۲ فروری تک کی خبریں پہنچی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

لاہور کے کالجوں کے چند مسلمان طلباء کچھ دنوں سے غائب ہیں خدا معلوم کہاں ایڈونچر اور سیر کے لئے گئے ہیں یا قحط زدہ غریبوں کی حالت خراب ہو رہی ہے؟ چوریوں اور ڈاکوں کی کثرت ہے!

لاہور جیسے مشہور مقام میں ڈاکے پڑ رہے ہیں چنانچہ ۱۲ فروری کو ہوٹر میں گرفتار ہوئے اُن کے پاس سے بم، پستول اور چھرے بھی برآمد ہوئے۔

اخبار سرسید میں ایسے واقعات کا ظہور ہونا بے اخفاء ہے کہ ایک بنئے کی دکان سے چند روپیہ آٹے کی جاتی رہی۔

گورنمنٹ بہ ایجاب فراہمی سود کے لئے انتظام کرنے کی فکر میں ہے مختلف جگہوں میں بیس دوکانیں کھولی جائینگی جو غلہ بھاؤ سے سستا بیچینگی۔

مقدمہ سازش دہلی جن ملزموں کو پھانسی کی سزا دی ہے وہ سب کے سب اس حکم کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل کرینگے۔

پتہ یہ لگا ہے کہ پیل بھیجا جائیگا کہ اُن مزدوروں کو جنہوں نے ہڑتال کی تھی پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ہے حضور وائسرائے سے پھانسی کے التوا کی درخواست کی جائیگی۔

روسیہ سے آپ ریویو نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ ہندوستان کے خطوط امیر افغانستان کے ساتھ ہندوستان کا کوشش کا چرچہ ہے؟

افغانستان کو آمادہ جنگ کرنے کا طریقہ جس نے اختیار کیا گیا تھا کہ روس اور ہندوستان میں بدامنی رہے۔

امریکن اپنے کہ وہ روس جا رہی ہے اپنے کہ روس اور انگلستان میں دوستی ہو گئی ہے؟ لہٰذا اب امریکا کی ضرورت ہمارے لئے ضروری ہے۔

اس ہفتہ امریکا اور جرمنی کے تنازع نے نے خوفناک صورت اختیار کر لی ہے۔

بنا نزاع یہ ہے کہ گورنمنٹ جرمنی نے تمام ملکی ذخائر پر قبضہ کر لیا تھا اس لئے انگریزی گورنمنٹ نے اس خیال سے کہ جرمن عوام کی ضرورت کے لئے جو غلہ باہر سے جائیگا جرمن گورنمنٹ اُس کو اپنے فوجی کام میں لائیگی۔ جرمنی میں غلہ کی درآمد ممنوع اشیاء کی فہرست میں داخل کر دیا۔

درآمد غلہ کی بندش نے جرمنی میں سخت قحط کی صورت پیدا کر دی۔

اس کے جواب میں گورنمنٹ جرمنی نے اعلان کیا کہ ۱۵ فروری کے بعد جو جہاز بھی انگلستان کو جاتا ہوا نظر آئیگا اُسے ہماری آبدوز کشتیاں غرق کر دینگی اس سے جرمنی کا یہ مطلب ہے کہ انگلستان میں بھی غلہ نہ جا سکے اور وہاں بھی قحط پڑ جائے۔

چونکہ اس جرمن تجویز سے غیر جانبدار سلطنتوں نے جرمنی پر سخت اعتراض کئے۔

لیکن جرمن اور امریکن اخبارات نے ایکدوسرے پر سخت حملے کئے اور عوام کے جوش نے معاملہ کو نہایت نازک صورت پر پہنچا دیا۔ اور دونوں ملکوں میں ملاقات منقطع ہو جانے کا قوی اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔

اس ہفتہ بھی جرمن آبدوز کشتیوں نے ایک انگریزی اور ایک فرانسیسی تجارتی جہاز کو غرق کیا

آسٹریا بیڑے نے مانٹی نیگرو کے بندرگاہ کو گولہ باری کی۔

دو آسٹروی ہوائی جہازوں نے اڑتے ہوئے مانٹی نیگرو اور اُس کی مکانداروں پر بم پھینکے لیکن بچ گئے۔

انگریزی ہوا بازوں نے جرمن شہریوں کے ہوائی جہازوں اور آبدوز کشتیوں کے کارخانوں پر حملہ کر کے سخت نقصان پہنچایا۔

انگلستان نے روس کو اب تک چار کروڑ پونڈ قرضہ دیا ہے۔

جرمنی میں غذائی قلت کا اعتراف جرمن امپریس نے امریکن ہیری ہوور کے ایلچی سے کیا ہے۔

آسٹریا آنریبل ڈیرک اسٹیفن کو جس کا دور کا دستہ قدیمی پولینڈ کے خاندان سے ہے۔ پولینڈ کا بادشاہ بنانا چاہتا ہے۔ عنقریب کراکو میں اس کی تاجپوشی ہوگی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس کارروائی سے آسٹریا اہل پولینڈ کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتا ہے!

روسیوں کی سرکاری اطلاع مطابق ہے کہ مشرقی پرشیا میں جرمنوں کی بہت بڑی فوج کے آجانے سے ہمیں پسپا ہونا پڑا۔

وزیر ہند کی مراسلت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن نو ہمیں مشرقی پرشیا سے روسی نوجوں کو ہٹا کر پچاس میل تک روسی علاقہ میں گھس گئی ہیں!

روسیوں کا بیان ہے کہ وسچولا کے دائیں کنارے پر بعض مقامات میں سخت جنگ ہو رہی ہے جرمن اور آسٹروی نوجوں نے مقدونیہ کے جو پسپا کئے گئے۔

اخبار مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار مقیم پیگ بیان کرتا ہے کہ اگر ہم روسیوں نے پرزمسل کا محاصرہ کر رکھا ہے تاہم بیرونی قلعے اور سنگرات جو بارہ میل تک پھیلے ہوئے ہیں ان کے قبضے میں نہیں آئے قلعہ مذکور میں ماہ تک مدافعت کر سکتا ہے،

آسٹروی فوجوں نے بحیرہ بالکان دسرویہ پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔

اہل البانیہ نے سرویہ پر عام حملے کرنے شروع کر دئے ہیں!

روسس کو فخر ہے کہ اس کے ہاں کوئی چیز گراں نہیں ہوئی (ہندوستان ہی بدنصیب ہے)

مغربی میدان جنگ میں مقدونیہ افواج دھیمی رفتار سے ترقی کر رہی ہیں۔ موسم بہار میں سخت جارحانہ کارروائی کی جائیگی۔

ترکی جہاز بریسلاؤ کے بحیرہ کو سودیں بارہ داری کے بارہ روسی جہاز غرق کر دئے ہیں۔

وہ وقت آگیا

جبکہ کتابت، پریس، سہولت کے ساتھ انتظار نہ کرنا پڑے گا

اگر آپ اب بھی اسلام کی اشاعت کو اپنی زندگی کا مقصد نہیں بنائیں گے تو پھر کب بنائیں گے؟

بند ہونے والا ہے **صحیفۃ القمر** کا نرالی اور انوکھی باتوں کا خلاصہ پڑھا ہوگا۔

پھر شائقین دو شنبہ کی تعطیل کا انتظار نہ کریں۔ یہ اخبار ہفتہ کے روز شائع ہوا کرے گا۔

اور نئے سلسلہ کا آغاز ہوگا۔

مخالف کے مشاہیر علماء کا اس پر قبضہ ہونے سے دلچسپی اور بھی بڑھ جائے گی۔

عوام و خواص دونوں کی دلچسپیوں کا باعث ہونے والا ہے۔

نمونہ

کارڈ پر دو آنے کے ٹکٹ آنے پر نمونہ نہیں

سالانہ چندہ ۔ سب ایڈیٹر ایڈیٹر آنریبل

منیجر صحیفۃ القمر دہلی

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تقابل ثلاثہ ۔ توریت ۔ انجیل ۔ اور قرآن کا مقابلہ ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت ۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول ۱۰ عدد ۱۰

اجتہاد و تقلید ۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر علماء بحث کی گئی ہے قابل دید ہے ۔ قیمت صرف ۳

القرآن العظیم ۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت ۱

الالہام ۔ الہام کی تشریح اور آیاتِ کا رد ۱

دلیل الفرقان ۔ بجواب اھل القرآن ۔ مولوی عبداللہ سکیالوی (القرآن کے مفصل سوا سے متعلقہ نماز کا کامل جواب ۲

فتوحات اہلحدیث ۔ چیفکورٹ ۔ ہائیکورٹ ۔ جواب ۔ اودھ ۔ بنگال اور راجستھان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے اُن کو جمع کیا گیا ہے قیمت صرف چار آنہ (۴ر)

تہذیب ۔ مذہبوں کے ذرائع

ادب العرب ۔ صرف و نحو عربی کی ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خواں بلا مدد استاد ہی طلب علم سے ۔ ہو کامیاب ہو سکے ۔ تاجی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے

منیجر اہلحدیث امرتسر

آشتہار عام

ہماری دکان میں لونگی ۔ نیکر سوتی ۔ ریشمی و ندی دار ہر ایک قسم کا عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا نیکر درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرمائیں ۔ اور دکانداروں کے واسطے خاص رعایت کی جائیگی ۔ المشتہر

غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

شفاخانہ یونانی گجرانوالہ کے تجربات

حبوب دافع حران و کثرت احتلام ۔ ان حبوب کے استعمال سے تا علاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دافع ادویہ کو فہرست کر کے علاوہ سی کے کھانے کے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں ۔ قیمت عدد ۱ طلائی ان کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۔ ان کی اندر اندر ہو جاتے ہیں ۔ اور خصوصاً جس حالت پر جاتا ہے ان کے استعمال سے فوری دلدی اور قوت مردی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے ۔ قیمت ۱ ۱ ۱

حبوب لبن الصبیان ۔ ہاضمی ۔ تبخی ۔ خونی قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہیں ہر قسم ۱

مرہم منقوع حیتم ۔ جس سر کے استعمال سے دھندلا عالم خیال ۔ پانی سفید وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی حاجت دور ہو جاتی ہے فی تولہ ۱

دوائی خارش ہر قسم ۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہیں خاص خصوصیت ہے ۔ کہ خارش میں ہو صرف ۱ تولہ دوائی دے دو ۱

ملنے کا پتہ ۔ منیجر شفاخانہ یونانی گجرانوالہ چوک

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات ۔ یہ روای کہ جعفر صاحب تھانیسری جو اتباع سنت خیر سرور کائنات تھے ای تھے ۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت نصیب ہوئی ۔ ان کی خوان نعمت ملا کرتے تھے ۔ جن کی تیاری کے جانور حرام خانہ کھاتے تھے ۔ جب نواب امیر علی خاں والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے ۔ انگریزی سپہ سالار فوج کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں گیا ۔ اور غنیم تا ۔ ان کے دشمن کا پیچھا نہ کرنے کے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے ۔ ان کے نام کو ہمیشہ غیب سے فتوح ملتا ۔ جن کی دعا سے کشیر عالم روحانیں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پاکر انتقال ہوا ۔ جن کی دعا سے نواب وسیع ہوشیار اور کسیاں تب ہو کر ٹیکو کا راجہ ہو گئیں جو حج پر گئے تو مستحق انگریزوں نے ذکر دولت دی جن کی فاقت سے بڑے بڑے شیار محزون ہو گئے جن کے ہاتھ پر ہالدار ہندو مسیحا چلا خواب دیکھکر مسلمان ہوا ۔ غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے لئے تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصول اک صرف دو روپے (محصول علیحدہ)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی بہتری کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط و مضامین واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

جو اس کو بند کیا ہی وہ ہم سے بند ہوا

نمبر ۱۸ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپے
روساء و جاگیرداران سے " ۵ روپے
عام خریداروں سے " ۳ روپے
" ششماہی ۲ روپے
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی ۵ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت دار السال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (علوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۵ مارچ ۱۹۱۵ء روز جمعہ

(۲۷)

فہرست مضامین

	صفحہ
قحط میں سلطنت کے فرائض	۱
قادیانی مشن (باہمی اختلاف)	۳
اہلحدیث کانفرنس کا چوتھا سالانہ جلسہ	۴
فہرست و مخوہست علماء اہلحدیث کہ بہ است ہیں	۴
لیکھرام تاریخ و جغرافیہ بدیہ	۵
ہدایات از خدیوم مشفقہ کرام	۵
فتاوے دہلی	۷
پنور سے آریہ مناظروں کا فرار	۸
تذکرہ علیہ نمبرے	۹
سماع موتے	۱۰
مرزا مشہ بیف کا ثبوت بر نگ عجیب	۱۱
خبرنامے	۱۲
متفرقات	۱۳
انتخاب الاخبار	۱۴
اشتہارات	۱۵ (۱۲)

قحط میں سلطنت کے فرائض

قدرت نے انسان کو طبعاً آزاد پیدا کیا ہے کوئی کسی کا مالک یا نوکر نہیں تاہم دنیا میں یہ سب کچھ ہے کہ کوئی کسی کا نوکر ہے کوئی کسی کا مالک۔ کوئی حاکم ہے کوئی محکوم۔ کیوں؟ اسلئے کہ دنیا کا انتظام اس کے بغیر چل نہیں سکتا۔ سلطنت کے فرائض کیا ہیں اور کیا ہونے چاہئیں۔ اس کے جواب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ سلطنت کو رعایا کے ساتھ کیا نسبت ہے دنیا میں ہر دو تعلق رکھنے والے آدمیوں میں کوئی نہ کوئی نسبت ہوتی ہے۔ کوئی کسی کا بھائی ہے تو کوئی کسی کی بہن۔ کوئی کسی کا باپ ہے تو کوئی کسی کا بیٹا۔

بادشاہ اور رعیت کا بہت بڑا تعلق ہے مگر ان میں نسبت کیا ہے اور وہ نسبت کس نسبت سے مشابہ ہے۔

ہمارے خیال میں (ہمارے ہی میں نہیں کل علماء علم سیاست کے دستور العمل میں) یہ نسبت اُس نسبت کی طرح ہے جو والدین اور اولاد میں ہوتی ہے یعنی سلطنت اپنی رعایا کے لئے بمنزلہ والدین کے ہے اس لئے سلطنت کے فرائض وہی ہیں جو والدین کے ہیں۔

اسلامی علم سیاست (پالیٹکس) نے اس بات کو عملی طور پر دکھایا تھا۔ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو کچھ چھپے ہی نہیں۔ کس طرح رعایا کے ساتھ آپ کا برتاؤ تھا اُس کا مجمل نقشہ مندرجہ ذیل میں ملتا ہے ؎

گلزار انجمن ہی ہے یہ معاملی النسوۃ کا دفتر یہ سلیس شیریں نظم ہیں۔ واقعات عوش بیان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت دعا ہدیہ ہے (ہیلپی)

دہ یتیموں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
ضعیفوں کا ملجا فقیروں کا ماوٰے
یتیموں کا والی غلاموں کا مولےٰ

آپکی تعلیم ہے تیار بندہ خلفاء ہر رعایا کے ساتھ برتاؤ کرتے تھے اسکا ثبوت مندرجہ ذیل روایت سے ملتا ہے۔

ہمارے مضمون کا عنوان عام برتاؤ نہیں بلکہ خاص "قحط" ہے جو آج کل محیط عام ہے سلطنت اسلامیہ میں گو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وارد ہوئے ہیں مگر کھیل اور وسعت سلطنت حضرت عمر کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ حضرت عمر کا راج اور حضرت عمر کی سلطنت سیاست اور دیگر خیالات اسلامی سلطنت کا نمونہ ہیں۔ آپ کے بعد جو خلیفہ ہوا۔ اگر وہ آپ کے نقش قدم پر چلا تو اچھا رہا آپ کے نقش قدم سے ہٹا تو گر گیا۔ حضرت عمر باوجود خلیفہ وقت ہونے کے ایک باقاعدہ سپاہی بلکہ جنگی سپاہی بھی تھے اس لئے لازمی ہے کہ آپکی سلطنت میں ان دونوں طاقتوں کا ظہور علی وجہ الکمال نظر آئے۔

ہمارے مضمون کا موضوع یعنی قحط بھی حضرت عمر کے زمانہ میں ہوا جسکی بابت حضرت عمر نے ایسا انتظام کیا جس سے وہ نسبت پوری نمایاں ہوئی تھی جو ہمنے بتلائی ہے کہ بادشاہ اور رعیت میں والدین اور اولاد کی سی نسبت ہے۔ قحط کے زمانہ میں حضرت عمر بے تاب ہو گئے دن کا چین رات کی نیند گویا حرام تھی۔ انتظام قحط کے متعلق تو ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ ہندوستان کے مشہور مسلمان مصنف (مولانا شبلی مرحوم) کے الفاظ میں اس واقعہ کا حال بتلاتے ہیں:۔

سنہ ۱۸ھ میں عرب میں قحط پڑا نہایت مہیب و مغرب مگر جس طرح اطراف عرب کا تمام قحط زدہ حصہ ٹوٹ پڑا اسی طرح مدینہ کا افسروں کو لکھا کہ ہر جگہ سے غلہ روانہ کیا جائے چنانچہ حضرت ابو عبیدہ نے چار ہزار

انٹ غلہ سے لدے ہوئے بھیجے۔ عمرو بن العاص نے مجز فلزم کی راہ سے جہاز روانہ کئے جنمیں سے ایک ایک میں تین تین ہزار اردب غلہ تھا حضرت عمر ان جہازوں کے ملاحظہ کیلئے خود بندرگاہ تک گئے جس کا نام جار تھا اور جو مدینہ منورہ سے تین منزل ہے بندرگاہ میں دو بڑے بڑے لنگر بنوائے اور یہ دین ثابت کو حکم دیا کہ قحط زدوں کا مفصل نقشہ بنائیں۔ چنانچہ بقید نام اور مقدار غلہ جسقدر تیار ہوا ہر شخص کو چار تقسیم کیگئی جس کے باعث اس کو روزانہ غلہ ملتا تھا چار پر حضرت عمر کی مہر ثبت ہوتی تھی۔ اسکے علاوہ ہر روز بیس اونٹ خود اپنی اہتمام سے ذبح کراتے تھے اور قحط زدوں کو کھلاتا پکوا کر کھلاتے تھے (الفاروق صفحہ ۱۳۲)

اس ایک ہی واقعہ سے فلسفہ اسلام کی سیاست اور رعایا نوازی کا ثبوت ملتا ہے۔

ہندوستان کے شاہان اسلام میں غیاث الدین بلبن کا آدمی کرا ہوا ہے تو اورنگ زیب عالمگیر ہی اورنگ زیب کی نسبت جو کئی قسم کے الزامات لگائے گئے ہیں آن کا جواب دینا ہمارا فرض نہیں اس فرض کو وہ آپ پورا کریں یا کر چکے ہیں بعضوں نے اورنگ زیب کی سوانح عمریاں لکھی ہیں ہمیں اس موقع پر صرف یہ جتلانا ہے کہ اس کے زمانہ میں بھی قحط پڑا تھا تو قحط زدہ صوبہ میں دوسرے ملک سے جن نے غلہ منگا کر تقسیم کا انتظام کیا تھا جس سے ثوق غلامت سے بچ گئی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ آجکل کا قحط سابقہ زمانوں کے قحطوں سے مختلف ہے۔ زمانہ سابق میں پیداوار نہ ہونے سے قحط ہوتا تھا اس میں یہ انتظام ہو سکتا تھا۔ اور جو بادشاہ ہمدرد رعایا ہوتے تھے وہ کرتے بھی تھے دوسرے مقام سے غلہ لا کر تقسیم کراتے مگر آج کل کا قحط پیداوار نہ ہونے سے نہیں بلکہ بیرونی تجارت سے ہے اس لئے سلطنت کے فرض کی نسبت قدرے بدل جاتی ہے گو اصول دونوں زمانوں میں یکساں ہے کہ رعایا کی

حفاظت کی جائے مگر آج کل جس وجہ سے قحط ہے اس کی بندش میں سلطنت کو بہت سی دقتیں ہیں قحط میں عموماً بھاؤ کا آنا چڑھاؤ ہوتا ہے جس کو لوگ گھبرا کر بسا اوقات سلطنت سے بیوفائی بھی کیا کرتے ہیں کہ غلہ کا بھاؤ مقرر کر دیا جائے۔ چنانچہ آج کل بھی لوگوں کی یہ آواز بہت دفعہ سننے میں آتی ہے کہ سرکار خاموش ہے اگر ایک نرخ مقرر کر دے تو آئے دن کی کمی بیشی سے تکلیف ہو ایک دفعہ قحط میں صحابہ کرام نے بھی آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ درخواست کی کہ حضرت ہمارے لئے بھاؤ مقرر فرما دیجئے سعر لنا یا رسول اللہ فقال ان اللہ ھو المسعر (رواہ) حضور نے فرمایا بھاؤ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

اس حدیث میں ایک قدرتی اصول کی طرف اشارہ ہے وہ یہ کہ تجارتی طریق سے جو بھاؤ گردش ہو وہ کسی کے بس بات نہیں۔ خدا سے کوئی حاکم بڑھ سکتا ہے نہ کوئی بادشاہ روک سکتا ہے۔ اس لئے بھاؤ کا مقرر کرنا سلطنت کے فرائض میں نہیں۔ لیکن آج کل جو بھاؤ چڑھتا ہے صرف تجارتی اصول سے نہیں چڑھتا بلکہ دوکاندار وں کی ایک قسم کی چال سے چڑھتا ہے جس کو قمار بازی سے تشبیہ نہ بھی چاہا جائے تو ضرور کہہ سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ بغیر بیرونی یا اندرونی مانگ کے خود بخود مانگ پیدا کر لیتے ہیں۔ ایک مکان میں لاکھ من غلہ جمع ہے ایک دوکان دار نے کسی خاص نرخ سے خرید لیا۔ وزن اور قبضہ نہیں کیا۔ غلہ اسی مکان میں ہے اسی طرح محفوظ ہے اس نے دوسرے کے پاس بعوض بیچ دیا۔ دوسرے خریدار نے تیسرے کے پاس۔ چوتھے نے پانچویں کے پاس۔ علیٰ ہذا القیاس سب سے آخیر والا وزن کر کے اپنے نرخ سے حساب کاٹ دیتا ہے آخری وزن کو بیچنے والے معتبر سمجھ لیتے ہیں۔ اس صورت میں دن کے جموعہ منافع سے مال گراں ہو جاتا ہے اب سوال یہ ہے کہ اس قسم کی سوداگری بھی اس

تجارتی اصول کے ماتحت ہے جس کو سلطنت نہیں روک سکتی؟ (ہرگز نہیں)

اس کے بعد سوال ہوتا ہے کہ اس قسم کی تجارت کو کیونکر بند کیا جائے۔ اور کیا قانون بنایا جائے کہ یہ خرابیاں بند ہوں۔ اس کے متعلق بھی ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عجیب انتظام فرما رکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یہ منتظم اس خدا کے علم سے بولتا تھا جس کو تمام دنیا کے نشیب و فراز کا علم ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے۔ حضور نے فرمایا

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاماً فلا یبیعہ حتیٰ یستوفیہ او یکتالہ (بخاری و مسلم)

جو کوئی غلہ خریدے وہ دوسرے کے پاس زر فروخت کرے جبتک اس کو وزن کر کے پورا نہ کر لے

اس حدیث میں اس قسم کی تجارت کو جڑ کو دیا جس کے باعث آج کل گرانی پر گرانی بڑھتی جاتی ہے کیونکہ ہزار دو ہزار من غلہ کے کھاتے کو وزن کر کے بیچنا کوئی ایسا کام نہیں جو منٹوں میں ہو جائے نتیجہ یہ ہوگا کہ بڑے بڑے غلہ پر تجارت نہ بڑھ سکیگی نہ گرانی ہوگی۔

ہاں موسمی گرانی جو کسی طرح نہیں رک سکتی۔ اس کے لئے بھاؤ مقرر کرنا یا کرنے کی درخواست کرنا اصول سلطنت بلکہ قانون قدرت کے بھی خلاف ہے۔

ناظرین سے جب سے قحط ہوا ہے چاروں طرف سے گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے کہ غلہ کا بھاؤ مقرر کر دے۔ میں نے اپنے احباب سے پرسش کر لی ہے ملنے والوں سے کہہ دیا تھا دیکھئے یہ درخواست منظور ہوتی ہے یا رسول خدا کی حدیث صحیح ثابت ہوتی ہے جو دراصل ایک قدرتی قانون کا اظہار ہے باوجودیکہ گورنمنٹ کو اس حدیث کا علم ہے نہ وہ اس کی پابند ہے مگر ہوا وہی جو اس حدیث کا مضمون تھا کہ گورنمنٹ نے قطعین بھاؤ کو منظور نہ کیا کیونکہ یہ اس کی قدرت میں نہ تھا اس لئے ایسا نہ کرنے سے گورنمنٹ پر کوئی الزام بھی نہیں آسکتا۔ ہاں گورنمنٹ کے اختیار میں وہ کام بیشک ہے اور کر بھی سکتی ہے جو حضرت عمر نے کیا اور کر کے دکھلایا لیکن آج اس کام کی نوعیت بھی بدل گئی ہے کیونکہ قحط کی وجہ عدم پیداوار نہیں بلکہ بیرونی تجارت ہے۔ اس لئے جب تک بیرونی تجارت کو محدود نہ کیا جائیگا قحط دور نہ ہوگا۔

ہم یہ نہیں کہتے نہ کوئی پولیٹکل یا کانفرنس کیا جائے اور نہ اگر ہو سکتا ہے کہ غلہ کی بیرونی تجارت بالکل بند کر دی جائے کیونکہ اس سے ملک کو فوائد ترقی ہے زائد از ضرورت چیز یہاں رہ کر کوئی فائدہ نہیں دے سکتی فائدہ اسی میں ہے کہ اسکا معاوضہ ملک میں آوے مگر اسی حد تک کہ یہاں قحط جھوار نہ ہو کیونکہ قدرت نے ہمارے ملک کے غلہ کو ہمارے لئے پیدا کیا ہے۔ ہم سے جو بڑھے اتنا بڑھے کہ اٹھ کے بڑھنے سے ہمکو تکلیف نہ ہو۔ وہ باہر جائے تو حرج نہیں۔

پس موجودہ قحط میں گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ اپنی غریب رعایا کو تو امداد دے کر بچائے اور عام ملک کو برآمد غلہ سے روکنے سے محفوظ کرے۔ ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ گورنمنٹ کو ہم سے زیادہ اس امر میں خیال بلکہ فکر ہوگی اس لئے ہم اس شعر پر مضمون کو ختم کرتے ہیں ؎

حافظا بر خیز و تو در خانقہ بہر و بس
در بتدآں مباش کہ نشنید یا نشنید

قادیانی مشن

باہمی اختلاف

خدا کی شان ہو گروہ دنیا کے اختلافات مٹانے کا مدعی تھا اب اس میں اس قدر اختلاف ہے کہ ملاپ مشکل بلکہ مشکل ترین ہو رہا ہے۔

قاعدہ کلیہ ہے کہ مسائل کے اختلاف سے خلافیات کا جھگڑا پیدا ہو جایا کرتا ہے اور خلافیات سے افتراءات اور الزامات کی ابتدا شروع ہوتی ہے۔ افسوس یہ فرقہ بھی جس نے ابھی ابھی ایک بڑے بیغمبر بڑے بڑے کاموں کے مدعی کی صحبت پائی تھی اس عام حالت سے نہ بچ سکا مسائل کا اختلاف ہوا مسائل سے خلافیات تک پہنچے آخر یہاں تک آئے کہ ایک فریق دوسرے کو جھوٹا قرار دیکر لعنت کرتا ہے۔

آج کل ایک بڑا اہم خلافیات کا جھگڑا ان میں یہ پیش ہے۔ "لاہوری پارٹی نے مشہور کیا کہ موجودہ خلیفہ قادیان نے گورنمنٹ پنجاب میں درخواست دی اور ایک وفد بھیجا کہ مجھکو خلیفہ تسلیم کرایا جائے تو میں گورنمنٹ کا بہت سا کام کرا دوں گورنمنٹ نے معقول جواب دیا کہ سرکار کسی مذہبی کام میں دخیل نہیں ہو سکتی"

قادیانی پارٹی اس سے ننگ ہے کہ کہنے یہ درخواست پیش نہیں کی۔ لاہوری پارٹی نے اپنے اخبار پیغام صلح ۱۱ فروری میں اس الزام کو چند جرحی سوالات کے ضمن میں ثابت کرنے کی کوشش کی جسکا جواب مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے ایک اشتہار کے ذریعہ دیا کہ یہ الزام بھی کسی طرح نہیں لگ سکتا۔ میں نے اگر کسی حاکم کے ملنے کو اپنے خاص آدمیوں کا وفد بھیجا تو اسکی نظیر میں مسیح موعود (مرزا صاحب) کا فعل موجود ہے۔ انہوں نے بھی فلاں وقت ایسا کیا تھا بلکہ فنانشل کمشنر سے خود ملنے گئے تھے میں نے اگر کوئی غلط لکھا تو اس کا ثبوت بھی مرزا صاحب کے فعل سے ملتا ہے یہاں تک کہ مرزا صاحب کے خلوط لکھنے والے اور اس قسم کے سب کام کرنے والے یہی صاحبزادے تھے جو آج میرے کاموں پر اعتراض کرتے ہیں وغیرہ۔

ہمارے خیال میں قادیانی پارٹی کی طرف سے ان الزامات کی تردید کافی ہو چکی ہے۔ بیشک مرزا صاحب کے اقوال و افعال کی پابندی میں قادیانی پارٹی حق پر ہے خاص اسی امر میں نہیں

بقیہ تواریخ وجغرافیہ وید

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب

آتش لکھنوی کی شاعری جغرافیہ کے باب میں

آج کل دنیا میں یہ عام رواج ہو گیا ہے کہ آریہ شاعر یورپ نے لفظوں کا استعمال کرتے ہیں اور پھر ان کے معنے نئے لگاتے ہیں۔ چنانچہ پنڈت دیانند نے ایسا کیا کہ ویدوں کے لفظ پڑھنے لئے اور ان کے معنے اپنے خود تجویز کئے اور وہ بھی ایسے کہ سوائے ان کے کسی دوسرے کو یاد نہیں اور نہ لگا سکے اور ان کے ایسا کرنے سے بڑی تباہیاں وغیرہ چیزیں کہ اس وقت ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ اور سابق میں ان کا وجود نہ تھا سب ویدوں کے اندر نظر آنے لگیں اور شروع دنیا کی معلوم ہونے لگیں حالانکہ ایک سیدھے سادے خیالات کا ہندوستان پرانا مجموعہ تھا ان کی برکت سے ہال کی کتاب یورپ فلاسفری کا دفتر معلوم ہونے لگا۔ اور مشرقی کتاب مغربی علوم وفنون کا ذخیرہ کل آئی۔ اور پنڈت صاحب کے مقلد (خادم) بھی چلا کی کو تو ہم نہیں جانتا کہ مغربی خیالات مشرقی شاعروں کے وجود سے کیسے مشہود ہو سکتے تھے ایسے جزو طور پر ہوئے ہیں یہ ویدوں کا قصور نہیں پنڈت صاحب کی اپنی کارروائی ہے

آگے یہ دعوے کر بیٹھے کہ وید ہی تمام علوم وفنون کا چشمہ اور جملہ ایجادوں کا مخزن ہیں۔ امریکہ اور یورپ اور جرمن کے نئے نئے موجدوں نے جو کچھ نکالا ہے سب ویدوں سے لیا ہے حالانکہ ابھی پچاروں نے ویدوں کی صورت بھی نہیں دیکھی۔ سنسکرت زبان سے بھی آشنا نہیں اور ان کے مقلدوں سے طلب دریافت کیا جاتا ہے کہ کیا دیانند جی سے پیشتر سنسکرتی فاضل اور پنڈت ہمارے ملک میں نہ گذرے ہیں یا نہیں۔ اگر گذرے ہیں تو انہوں نے بھی پنڈت دیانند والے معنے ضرور ہی کئے ہونگے۔ براہ عنایت کسی ویدک پستک سے سلسل نکال کر دکھا دیجئے تاکہ سچے اور صحیح سمجھے جائیں اور کلکتہ سے لیکر ایران تک اور چین سے لیکر لنکا تک ہندوستان کی زبان پڑھی ہے اور وید والوں کی سلطنت انہی حدود میں محدود تھی انہوں نے یقیناً ویدوں کی تعلیم موافق پل باندھنے تار پھیلانے۔ بکاؤں کے کارخانے بنانے۔ ریل کے گھوڑے دوڑائے ہونگے۔ بگھی بچاپھی۔ گلاسٹر کسی انجن کا سکیٹ بل کی کی دھنی تار کا ستون یا کوئی باقی ماندہ چیز وہی نکلا کر دکھا دیجئے جس سے آپ کا کلام سچا ثابت ہو جاوے اور اس مضمون کی تصدیق ہو کہ تمام ایجادیں ویدوں سے نکلی ہیں جب ایک پرزے تک نہیں دکھا سکتے۔ تو ان واضح ہے کہ یہ سب چیزیں ہندوستان میں پیدا ہی نہیں ہوئیں۔ اور جیسے کہ ہندوستان کی نسبت مذکورہ بالا ان باتوں کے وجود سے خالی ہے۔ ویسے ہی ویدوں کے الفاظ بھی دیانندی معنوں اور ریل تار وغیرہ کے مضمونوں سے خالی ہیں۔ یہ آریہ شاعروں کی ایجاد ہے اور بس۔

(باقی باقی)

جوابات از حکیم حنیفہ کرام

یعنی مولوی خیر الدین محمد صاحب حنفی از سرسہ ضلع حصار

۲۲ جنوری ۱۹۱۵ء کے پرچہ میں مندرجہ ذیل "علماء حنفیہ کرام سے چند سوالات" پندرہ سوالات شائع ہوئے ہیں۔ لیکن میں حیران ہوں کہ حنفیہ کرام سے ان سوالات کو کیا علاقہ۔ حنفیہ کرام کے فرشتوں کو بھی ان سوالات سے بہ حیثیت کنڈیشنل لگاؤ تک نہیں۔ پھر نہیں معلوم حنفیہ ان سوالات کے مخاطب کیوں بنائے گئے۔

ہاں اگر شرعی کے الفاظ اس طرح ہوتے کہ (پیر پرستوں اور قبر پرستوں سے سوالات) یا (متصوفین سے سوالات) یا اسی قسم کے اور اسی سے مرادف (ہم معنی لفظ لکھے جاتے تو مناسب تھا۔ فاضل ایڈیٹر کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ عرض ہے کہ ایسے عنوانات اور سرخیاں سے حنفیہ کرام کثرہم اللہ تعالیٰ کو بدنام ہونے کا موقع نہ دیا کریں۔ اور ہو سکتا ہے کہ حنفیہ جیم جمعہ ہوا اور بجائے حنفی ہونے غلطی کا نب ہوا اور کرام بجائے عظام فی الاثم ہوا اور سوال اس سے متصوفین اور قبر پرست ہی ہوں۔ کیونکہ قبر پرستی سے بڑھ کر شائد ہی کوئی آگ اور مرگار شرک چلی ہے۔ مگر چونکہ ناظرین وسامعین کے ذہنوں میں حنفیہ کی طرف سے غلط فہمی کا اندیشہ ہے اس لئے حنفیہ کرام کی طرف سے جوابات حسب ذیل معروض ہیں:۔

(۱) مدینہ طیبہ میں سالانہ یا ششماہانہ تین دفعہ غسل ہونا ہوں یا سات دفعہ جمعی ہوئی ہو یا موافق تولدی ہوئی ہو یا وفاتی محض علامت شریعت اور شعبہ پرستی ہے۔ ہر مسلمان کو خصوص حنفیہ کرام کو اس قسم کے اعمال وعقائد سے پرہیز کرنا ضروری ہے قرآن مجید میں ایسے عاملین ومعتقدوں کی نسبت صاف ارشاد ہے:۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۝

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر متصوفین (اہل بدعت) کو اپنے اعمال بد عیا اور من گھڑت شریعت پر ناز ہو اور بزعم خود ایسے اعمال وعقائد کو حسنہ اور ذریعہ نجات سمجھ رہے ہوں تو اس باب میں اے نبی آپ (ان سے) کہئے کہ کیا ہم تمکو ایسے لوگ بتائیں جو اعمال (اکتسابی ذاتی وجبلی) کے اعتبار سے بالکل خسارہ میں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیا میں کی کرائی محنت (جو اعمال جسے سمجھ کی تھی آخرت میں) سب گئی گزری ہوگی اور وہ باوجود اپنی جہالت اور نفسانی خواہشات کے) اسی خیال میں ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہ لوگ ان متصوفین کا مصداق اور اہل بدعت کا صدق علیہ

اہلحدیث کانفرنس کا چوتھا سالانہ جلسہ

اس کے متعلق بارہا لکھا گیا ہے کہ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو بروز ہفتہ۔ اتوار۔ پیر ہوگا۔ بعض احباب نے یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ مثل سابق پروگرام پہلے کیوں شائع نہیں کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ کیا گیا سوچ سمجھکر کیا گیا۔ وجہ زبانی جلسہ ہی میں بتلائی جائیگی۔

رپورٹ میں التوام ہاں ایک بات ضرور قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سالانہ جلسہ کی رپورٹ تا حال شائع نہیں ہوئی جس کی بابت احباب کا تقاضا ہے اور خاکسار کو ندامت مگر اس کی وجہ یہ پیش آئی ہے کہ پہلے پہلے تو جنگ کی مشغولی سے یہ خیال رہا کہ ایسے وقت پر رپورٹ شائع ہو کہ آئندہ جلسے کے لئے یاد دہانی کا کام دے۔ اس کے بعد جب وقت قریب آیا تو یہ خیال ہوا کہ ہمارا سال کی ابتداء ربیع الثانی سے ہے جو دفتری ہے نہ عیسوی بہتر ہے کہ سال کی ابتدا ایسے مہینے سے ہونی چاہئے جو مشہور ہو اس لئے مجلس مشاورت نے فیصلہ کیا کہ ابتدا سال محرم سے ہو لہٰذا ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ تک کا حساب سارا اس رپورٹ میں درج ہوگا جو عنقریب تکمیل انشاء اللہ۔

تاریخ اہلحدیث جو احباب تاریخ اہلحدیث کی بابت استفسار کرتے ہیں انکو واضح ہو کہ جناب مولوی ابراہیم صاحب مصنف نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ جلسہ میں مسودہ پیش کرینگے ان کو خود خیال ہے چونکہ گھر میں ان کو بوجہ طاعونی مشاغل کے عدیم الفرصتی تامی تھی اسلئے چند روز دفتر اہلحدیث امرتسر میں مقیم ہو کر تکمیل میں مشغول ہے امید ہے جلسہ تک فراغت پالینگے احباب تقاضا کنندگان بھی غرض دریافت حال ہو کر آویں اور اپنا تقاضا بھولیں نہیں۔

میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں

از مولوی محمد ذکریا خان صاحب میرٹھی

ملتمس خدمت عالیہ ہوں کہ میری آواز جملہ علماء اہلحدیث خصوصاً مولانا عبدالعزیز صاحب محدث رحیم آبادی ومولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری ومولوی محمد ابراہیم صاحب بنارسی ومولوی عبدالحمید صاحب حیدرآبادی وفاضل شہیر زمان امرتسری ومولانا سیالکوٹی تک پہنچ جاویں یہ ہے کہ جو کچھ کیا گیا سوچ سمجھکر کیا گیا۔ وجہ زبانی جلسہ ہی میں بتلائی جائیگی۔

ہاں ایک بات ضرور قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سالانہ جلسہ کی رپورٹ تا حال شائع نہیں ہوئی جس کی بابت احباب کا تقاضا ہے اور خاکسار کو ندامت مگر اس کی وجہ یہ پیش آئی ہے کہ پہلے پہلے تو جنگ کی مشغولی سے یہ خیال رہا کہ ایسے وقت پر رپورٹ شائع ہو کہ آئندہ جلسے کے لئے یاد دہانی کا کام دے۔ اس کے بعد جب وقت قریب آیا تو یہ خیال ہوا کہ ہمارا سال کی ابتداء ربیع الثانی سے ہے جو دفتری ہے نہ عیسوی بہتر ہے کہ سال کی ابتدا ایسے مہینے سے ہونی چاہئے جو مشہور ہو اس لئے مجلس مشاورت نے فیصلہ کیا کہ ابتدا سال محرم سے ہو لہٰذا ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ تک کا حساب سارا اس رپورٹ میں درج ہوگا جو عنقریب تکمیل انشاء اللہ۔

تاریخ اہلحدیث جو احباب تاریخ اہلحدیث کی بابت استفسار کرتے ہیں انکو واضح ہو کہ جناب مولوی ابراہیم صاحب مصنف نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ جلسہ میں مسودہ پیش کرینگے ان کو خود خیال ہے چونکہ گھر میں ان کو بوجہ طاعونی مشاغل کے عدیم الفرصتی تامی تھی اسلئے چند روز دفتر اہلحدیث امرتسر میں مقیم ہو کر تکمیل میں مشغول ہے امید ہے جلسہ تک فراغت پالینگے احباب تقاضا کنندگان بھی غرض دریافت حال ہو کر آویں اور اپنا تقاضا بھولیں نہیں۔

ایل پاتھ۔ سب سے آسان صورت یہ ہے کہ علیگڑھ میں جلسہ اہلحدیث کانفرنس کے موقع پر ان کو لے آویں کسی صاحب کے سپرد کئے جاویں گے نتیجہ اچھا ہوگا۔ انشاء اللہ۔

حدیث نبوی۔ منکرین حدیث کا جواب ۲۰ر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ قیمت ۲ر (ہیلتھ)

بکہ جیسا ہم بارہا لکھ چکے ہیں عموماً ہر ایک معاملہ میں بلحاظ پابندی اقوال واقوال مرزا خلف مرزا حق پر ہے۔ بے دوسری بات ہے کہ بلحاظ تعلیم قرآن وحدیث حق پر نہ ہوں اور غالباً اس کی آن کو پرواہ بھی نہیں۔

مصالحت کی صورت گو ہمکو بعض مرزائیوں نے لکھا ہے کہ مصالحت مشکل بلکہ محال ہے۔ تاہم اس شدت مخاصمت میں بھی کرانے کیلئے جو تجویز پہلے پیش کی تھی ہمیں افسوس ہے دونوں پارٹیوں میں سے کسی پارٹی نے اُسپر توجہ نہیں کی ہم نے لکھا تھا کہ قانون قدرت ہے جب مشترک دشمن سامنے آجائے تو باہمی مخالفت اٹھ جاتی یا کم ہو جاتی ہے جس کی مثال آج کل کی جنگ میں بھی ملتی ہے۔ پس ان دونوں پارٹیوں کی مخالفت کو جو مخاصمت تک پہنچ چکی ہے مٹانے یا کم سے کم کرنے کا طریقہ بجز اس کے کوئی نہیں کہ

ہمارا چیلنج مناظرہ منظور کریں اور دونوں ملکر ہمارے سامنے آویں۔ اُن میں تو اس بات کا جھگڑا ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہیں تھے مگر اس بات پر دونوں کا اتفاق ہے کہ اپنے دعوے سچائی میں سچے تھے۔ ہم کہتے ہیں سرکار وہ اپنے دعوے میں سچے نہ تھے اس لئے پہلے ہم سے منٹیں مکر آپس میں کٹ مریں۔

کیا ممکن ہے کہ ہمارا چیلنج مناظرہ قبول کر کے لاہور میں میدان مباحثہ قائم کریں۔ مگر یہ شرط ضروری ہے کہ دونوں فریق جمع ہوں تاکہ ہماری غرض (دونوں میں مصالحت) بھی حاصل ہو سکے۔ کیا ایسا کرنے کا اُن کو حوصلہ ہوگا؟

رامپور اور لودہانہ سے آواز آتی ہے کہ انہیں آئندہ اللہ اعلم لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کی موت اور مسیحیت توڑنے کا عربی جواب آئینہ حق نما قیمت ۱۰ر (ہیلتھ)

ایسے عنوان سے بتلاتے ہیں جس سے اُن کی مذمت ضائع ہونے کا سبب اور وجہ معلوم ہوتی ہے اور اس ہبطاً عمال کی تصریح بھی بطور تفریع کے مذکور ہے ہیں۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی آیتوں کا اور اس سے ملنے کا (اور قیامت کے دن کا) انکار کر رہے ہیں سو اس لئے اُن کے سارے وہ نیک کام (جن کو نیک سمجھ رہے ہیں) غارت گئے تو قیامت کے روز ہم اُن کے اُن نیک اعمال کا وزن بھی وزن قائم نہ کریں گے۔ بلکہ اُن کی سزا دی ہوگی جو اوپر مذکور ہوئی (یعنی دوزخ۔ اس سبب سے کہ اُنہوں نے اپنی من گھڑت شریعت قائم کر کے اللہ کی شریعت میں اپنے نیالی مسائل ملا کر کفر کیا تھا اور اسی کفر کا ایک شعبہ یہ بھی تھا کہ میری آیتوں اور پیغمبروں کا مذاق بنایا تھا چنانچہ زمانہ حال کی مبتدعین میں بوقت گفتگو یا اُن میلوں عرسگاہوں کے موقعوں پر یہ امر بخوبی پایا جاتا ہے کہ جہاں آیت حدیث کا نام آیا اور اُن کے حق بدن میں آگ لگی اور جہاں لفظ نظامات اور بزرگوں کے جھوٹے قصوں اور کہانیوں کا وعظ شروع ہوا ان کے مُوہوں سے واہ واعیش عیش کے نعرے بلند ہوئے (اللہ)

ان من کے بجا لیوں کی بابت بہت سی آیات واحادیث واقوال صحابہ کرام وفقہا وعظام (مگر الحمد اربعہ دارد ہیں جن کے ذکر میں طول ہے غرض ایسے اعمال کی شریعت محمدیہ میں کوئی سہل نہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایسے بدعتیوں کے سایہ سے بھی بچا کرتے تھے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

(۱۴) جس کام کو شریعت نے ثواب نہیں بتایا اُس کو شریعت کا نام سمجھ کر اور اس میں ثواب جانکر کرنے والا بدعتی اور گمراہ ہے۔ اور یہ کام بدعت و ضلالت ہے اور ایسے ہی کاموں کے روکنے میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار (ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام دوزخ کی آگ ہے)

(۱۵) مدینہ کے رہنے والے کوئی کام خلاف شریعت

کریں تو ہم کو اُن کا اتباع جائز نہیں اور نہ کسی کے اتباع کا اللہ رسول نے حکم فرمایا ہے اور نہ ہی حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں بتلایا ہے کہ مدینہ والے چاہے خلاف شریعت ہی کچھ کریں تم اُن کی پیروی کرنا شریعت کے مقابلہ میں کسی کے قول وفعل کو ماننا

(۱۳) قبر کو پختہ بنوانا اُس پر روشنی کرنا شریعت محمدیہ میں ناجائز ہے اور تمام فقہاء حنفیہ بلکہ ائمہ اربعہ نے اس کو منع لکھا ہے اور ایسا کرنا چار وجوہ سے مہیب کے خلاف ہے بلکہ اُن کی ناخوشی اور ناراضگی کا سبب ہے۔

(۱۴) میلاد میں قیام کرنا اور خاص موقع پر کھڑا ہونا نہ واجب ہے نہ فرض۔ نہ جائز۔ بلکہ بدعت اور گمراہی ہے اور بوجہ عقیدۂ حاضری روح مقدس شرک ہے اور گناہ کبیرہ سے کسی حال خالی نہیں۔

(۱۵) پہلے پہل شیخ عمر ابن محمد نے ۶۰۴ھ میں اس بدعت سیئہ کو شہر موصل میں نکالا اور شروع اس برے کام کی اُس سے ہوئی پھر چند نام کے مولویوں دنیا کے طالبوں اور چند امیروں بدعت دوست نے اُس شخص مذکور کا اقتدا کیا اور اس بدعت کو بڑا رواج دیا۔ اور سب میں بڑا ان امیروں مبتدعین میں سے بادشاہ شہر اربل کا ملک مظفر ابو سعید کوکری تھا جیسا کہ کہا امام احمد بن محمد بن ابکر مالکی نے کتاب قول معتمد میں وممعهذا فانه اتفق علماء الامة اهب الامر ابتدعه على خلاف الفعل به محمد بن عمر الملا الامة معتمد الدين حسن خلكان زين قال في تاريخه ان صاحب اربل الملك المظفر ابو سعيد الكوكري كان ملكا عسمنيا امر عدا مارد ماندان يعمل ايا سنا لاجل واجتهد في عمل ذلك فاجابوا الى ذهب غير الشهر

ترجمہ "اور باوجود اس کے چاروں مذہبوں کے عالموں نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ یہ عمل مولود کا بالکل مذموم اور مردود ہے منجملہ اُن علماء کے ایک بہت بڑے عالم علامہ زمان معز الدین حسن خلکان ہیں۔ وہ اپنی کتاب تاریخ میں فرماتے ہیں کہ اربل کا بادشاہ ملک منظفر ابو سعید کوکری ایک بادشاہ مسرف حد سے گزرنے والا فضول خرچ تھا۔ اپنے وقت کے علماء کو حکم دیتا تھا کہ تم لوگ اپنے قیاس اور اجتہاد پر عمل کرو اور کسی دوسرے مذہب کی پیروی نکرو پس یہاں تک اُس کا اثر ہوا کہ ایک گروہ عالموں کا اور ایک جماعت فاضلوں کی اس طرف متوجہ ہوگئی اور یہ بادشاہ مجلس میلاد ربیع الاول کے مہینے میں کرتا تھا اور اول اسی بادشاہ نے بادشاہوں میں سے اس عمل مولود کو نکالا اور رواج دیا۔ اور کہا امام ابو الخطاب علی بن الفضل مالکی نے اپنی کتاب جامع المسائل میں کہ عمل مولود کا نہیں منقول ہے سلف صالحین میں سے بلکہ بعد قرون ثلاثہ کے بُرے لوگوں کے زمانہ میں یہ امر ایجاد کیا گیا ہے۔ اور جس کام کو پہلے لوگوں نے نہیں کیا ہے اُس میں ہم پچھلے لوگوں کی تابعداری نہ کریں گے کیونکہ ہمکو اگلے لوگوں کا اتباع کافی وافی ہے پس کیا حاجت ہے ہمکو نئے کام بدعت نکالنے کی یا اسپر عمل کرنے کی؟ (فتاویٰ میلاد ص۱۵)

عاملین مولود وغیرہ بدعات حنفی متعلد نہیں ہیں یہ لوگ چاروں اماموں میں سے کسی کے مقلد نہیں بلکہ مخالف ہیں اماموں کے اور دشمنی کرتے ہیں اُن سے اور برابر وہ مدعی ہیں اُن کی مقابلہ اور برابری کے۔ اور زبان حال سے کہتے ہیں کہ ہم تمام مجتہدوں سے قیاس واجتہاد اور علم و عمل میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اگر ان لوگوں کے دلوں میں ذرا بھی انصاف اور حق پرستی ہو تو ان کے لاجواب کرنے کے لئے کافی ہے فیصلہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ درباره میلاد مروجہ فرماتے ہیں:۔

"بنظر انصاف بینید کہ اگر رضائے حضرت یزدان دریں زمان در دنیا زندہ بودے بودے ایں مجالس و اجتماع منعقدہ بشما آیا ایں امر رضائے شما

ست یا نہ۔ یقین فقیر آنست کہ ہرگز ایں معنے را تجویز نمے فرمودند بلکہ انکارے نمودند۔ مقصود فقیر اعلام بود نہ تبوں کنندہ یا نہ کنند (مکتوب ص۲۶۷)۔

یعنی اگر نظر انصاف سے دیکھیں کہ اگر فرضاً حضرت نبی علیہ السلام اس زمانہ میں دنیا میں زندہ ہوتے اور اس مجلس اور اجتماع کو کہ منعقد ہوتا ہے دیکھتے آیا آپ اس امر سے راضی ہوتے اور اس اجتماع کو پسند فرماتے یا نہ۔

اور یقین فقیر یعنی حضرت مجدد الف ثانی کا تو یہ ہے کہ ہرگز اس امر کو جائز نہ فرماتے بلکہ انکار کرتے اور عتاب کرتے۔ مقصود فقیر یعنی حضرت مجدد الف ثانی کا اس لکھنے سے سمجھانا اور بتلانا حکم کا ہے آگے چاہے قبول کریں یا نہ کریں۔ پس اے بھائی دل میں اس حکم کو پکا دے اور قبول کر لے اس کو۔ اور چھوڑ دے تمام بدعات مروجہ کو اور ہو جاؤ پکا حنفی اور سچا مسلمان ورنہ ڈرو دن قیامت کے سے کہ جس دن حاضر کیا جاویگا سامنے محمد رسول اللہ اور امام اعظم کے۔ پس کیا جواب دیگا تو اپنی بدعات قبیحہ کا۔

(۱۶) میلاد میں قیام ہی سرے سے بے سود ہے خواہ حاضری کا اعتقاد رکھا جاوے یا نہ۔ اور معتقدین حاضری کے نزدیک تو جبکہ عقلاً اور شرعاً کسی طرح روح حاضر نہیں ہو سکتی بالکل ہی قیام بے سود بلکہ شرک ہونا چاہئے واللہ اعلم۔

جوابات بالا پر بوجہ عجلت دوسرے جگر موانع زیادہ دلیلیں قائم نہیں کی گئیں۔ اگر کسی صاحب کو کسی جواب کے متعلق کوئی شبہ پیدا ہو تو اطلاع دیں انشاء اللہ دلائل قاطعہ سے جواب دیا جائیگا

فتاویٰ اہل حدیث

مندرجہ ذیل سوال مدرسہ دارالہدیٰ دہلی کشن گنج میں آئے تھے مگر سائلوں کے پتے نہیں لکھے تھے اس لئے بذریعہ اخبار شائع کئے جاتے ہیں۔ (ادارہ)

کہ جو صاحب مدرسہ مذکور میں سوال بھیجیں وہ احتیاجات کے لئے ۱۲ کے ٹکٹ ساتھ بھیجا کریں (نقیر الحق سبوائی ناظم مدرسہ)

کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی لیکن اُسی وقت راستہ ہی میں چھوڑ دیا اور پھر بستری کی نوبت نہیں آئی۔ اب اسی عورت کو اٹھارہ برس گھر بیٹھے ہوئے گزر گئے۔ اُس مرد نے نان ونفقہ کچھ بھی نہیں دیا۔ ایکدم وہ عورت اپنے خاوند کے پاس بھی گئی۔ لیکن اس کا خاوند چھپ گیا اور اس کے پاس تک نہ آیا اور چند عورتوں نے کہا خاوند سے کہ اس کو جانو۔ لیکن اُس نے کہا کہ میرا اس کا کچھ واسطہ نہیں۔

الجواب

بعون حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ حق تعالیٰ نے مرد کے ذمہ ادائے حقوق نان ونفقہ وغیرہ ضروری قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (یعنی خاوند کو عورت کے ساتھ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور عمل میں لانا چاہئے۔ ان دو باتوں کے سوا تیسری بات کا شریعت میں وجود و پتہ نشان نہیں پایا جاتا۔ یا تو ادائے حقوق کے ساتھ نکاح میں رکھنا یا طلاق دیکر حسب قانون شرع جدا کرنا۔ تیسری صورت یعنی ادائے حقوق اور نہ طلاق کسی طرح جائز نہیں۔ اس کو بطور تضیہ منفصلہ حقیقیہ کے سمجھنا چاہئے۔ اس کے دو جز و یعنی ادائے حقوق و طلاق مذکر شرعاً دونوں جمع ہو سکتے ہیں اور نہ مرتفع ہو سکتے ہیں بلکہ دونوں میں سے ایک کا پایا جانا ضروری ہے اور صورت مسئولہ میں دونوں صورتوں میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی نہ ادائے حقوق اور نہ طلاق۔ ایسی حالت میں سوا اس کے کہ عورت ضرر و نقصان میں مبتلا ہو اور اُس کی زندگی خراب ہو اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ یہ امر بھی ظاہر ہے کہ عورت سے ضرر دور

کرنا ضروری ہے قال اللہ تعالیٰ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ وقال اللہ تعالیٰ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام اور ضرر دور کرنے کی صورت سوا اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتی کہ اُس مرد ظالم کو فہمائش و تنبیہ کی جاوے اور طلاق مانگی جاوے۔ اگر طلاق نہ دے تو مشورہ و پنچایت کر کے نکاح فسخ کیا جاوے اور کسی مرد صالح سے اُس کا نکاح کر دیا جاوے۔ مناسب ہے کہ حاکم وقت کو اطلاع دیدیوا دے تاکہ کچھ خرخشہ باقی نہ رہے۔

خلاصہ یہ کہ عورت مظلومہ مذکورہ کا نکاح فسخ کر کے کسی مرد خدا ترس سے کرنا جائز بلکہ ضروری ہے اسی لئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں جو کہ بیوی کے ادائے حقوق نان و نفقہ وغیرہ سے قاصر ہے یہ فیصلہ فرمایا کہ دونوں میں تفریق کر جاوے جیسا کہ دارقطنی میں مروی ہے۔ پس جب آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارہ میں جو بر جہ مجبوری ادائے حقوق سے قاصر ہے تفریق کیلئے حکم صادر فرمایا تو اُس شخص کے لئے بطریق اولےٰ تفریق کا حکم جاری کیا جاویگا جو کہ محض شرارت اور ایذا رسانی کی غرض سے حقوق ادا نہیں کرتا کما لا یخفی علی من لہ طبع سلیم وفہم مستقیم فقط واللہ اعلم۔

حررہ عبدالوہاب عمرپوری کان اللہ لہ

الجواب صحیح

عبدالستار حسن عمرپوری عفی عنہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو معلم تعلیم زنانہ ان گریجویٹ فرانسیسی۔ عربی وغیرہ ہیں۔ اُن کو اکثر مدارس میں ایسی کتابیں پڑھانی پڑتی ہیں جو بذریعہ تصاویر روحی وغیرہ روح پڑھانی جاتی ہیں یعنی ایسی تصاویر بطور نقشہ کے پیش نظر رکھکر سمجھایا جاتا ہے کہ یہ فلاں شے ہے اور یہ فلاں۔ یہ طرز تعلیم زنانہ طلباء کے لئے کوئی بری نہیں ہے نہ بغرض تعظیم و تکریم و تعبد۔ پس ایسی صورت میں معلم و متعلم وعید شہید کا مورد ہے یا نہیں اور نیز یہ کہ اگر مدارس اسلامی اس طریق تعلیم کو محض بنظر افادہ و زیادت طلباء اختیار کر لیں تو مورد وعید شہید کے ہونگے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ بچوں کو اس قسم کی کتابیں جس میں جاندار چیزوں کی تصاویر ہوں ہرگز جائز نہیں عن عائشۃ انہا کانت قد اتخذت علے سہوۃ لہا سترا فیہ تماثیل فہتکہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاتخذت منہ وسادتین فکانتا فی البیت یجلس علیہما متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ

خلاصہ ترجمہ یہ کہ حضرت عائشہؓ نے ایک پردہ تصاویر کا لٹکایا آپ نے اُس کو پھاڑ دیا۔ اور بہت احادیث اس کی ممانعت میں آئی ہیں۔ یہ حکم ممانعت کا عام ہے کسی کے لئے جائز نہیں یہ کہنا کہ طلباء کی ذہانت کے لئے ہے بغرض تعظیم و تعبد نہیں لغو و فضول ہے۔ ذہانت وغیرہ کیلئے وہی اشیاء استعمال ہونی چاہئیں جو شرعاً جائز ہیں۔ طریق تعلیم مذکور میں معلم و متعلم دونوں گنہگار ہونگے۔ ہاں البتہ اگر غیر ذی روح کی تصاویر ہوں جیسے درخت وغیرہ تو کوئی قباحت نہیں لحدیث ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورہا نفسا فیعذبہ فی جہنم قال ابن عباس فان کنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا روح فیہ متفق علیہ۔ فقط واللہ اعلم

عبدالجبار عمرپوری کان اللہ لہ

دہلی کشن گنج

الجواب صحیح

عبدالستار حسن عمرپوری عفی عنہ

جونپور سے آریہ مناظروں کا فرار

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ جونپور میں ۱۲ برس سے ہوتا آتا ہے جس میں اسلام پر دل آزار اعتراضات مسلمانوں کی بدترین توہین کرنا بیشک اُن کا ایک مخصوص مشغلہ رہا ہے۔ مسلمانان جونپور طیر معمولی طور پر صبر کرتے رہے۔ جب پیمانہ صبر لبریز ہو گیا تو سال گزشتہ میں ایک عمومی اسلامی جلسہ مسلمانوں نے بھی کیا۔ امسال ۱۸ مہر جلوری نہایت زور شور سے شروع حسب سابق آریہ سماج جونپور کا سالانہ جلسہ ہونے والا تھا ضرور تھا جس کے مقابلہ پر اسلامی جلسہ کے انعقاد کی مائے ہو رہی تھی۔ اتفاق سے اس موقع پر مولوی حافظ عبدالشکور صاحب آزاد ربانی مولوی تکمیل فاضل مدرسہ علم الہیات کانپور موجود تھے۔ جنھوں نے ۱۵ جنوری کو بنام آریہ صاحبان ہی مضمون کا خط لکھا کہ یا تو آپ اپنی سبھا میں اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین نہ کریں اور اگر کریں تو ہمکو جواب کا موقع دیں۔ آریہ سماج جونپور کے پریسیڈنٹ جناب پرتاب نرائن صاحب وکیل نے جواب دیا کہ ہمارے لیکچرار پہلی صورت پر عمل کریں گے۔ چنانچہ اسی اعتماد پر مولوی صاحب موصوف نے اسلامی جلسے کے انعقاد کی رائے منسوخ کر دی۔ مگر آریہ سماج نے اس تحریری وعدہ کے خلاف ۲۸-۲۹ جنوری کو سڑکوں پر گشت کر کے اور اپنے جلسہ میں اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین کی تو مولوی صاحب معہ مولوی عبدالشکور صاحب بہاری آریہ سماج کے لیکچرار صاحبان کی جلسے قیام پر خود تشریف لیگئے۔ پنڈت مست دیواحد پنڈت رامچندر صاحبان سے ملاقات ہوئی اُن سے بھی حسب سابق درخواست کی گئی ہر دو لیکچرار نے کہا کہ ہم ہرگز اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین نہ کرینگے آپ لوگ ضرور ہمارے جلسہ میں تشریف لائیں اور لکچر سنیں۔

یہ صبح کا واقعہ ہے۔ جب شام کو آریہ سماج کے سبھاسد گئے تو دیکھتے ہیں کہ ہر دو پنڈتوں کی نظر عنایت اسلام اور مسلمانوں ہی پر ہے اور دلخراش باتیں سننے میں آئیں کہ مسلمانوں کا جگر شق ہو گیا۔ بالآخر آریوں کے اعتراضات سے جاہل مسلمانوں کے دلوں میں جو شبہات پیدا ہو گئے تھے اُن کے دفعیہ کے لئے مسجد اہلحدیث ۳۱ جنوری کو اسلام کے جانثار طلباء مدرسہ عربیہ جدید واقع مسجد مذکور کی کوشش سے اسلامی جلسہ بظاہر پھر قائم ہوا۔ اور اُس روز طلباء مذکور نے بذریعہ اشتہار خصوصیت سے آریہ سماج کو اسلامی جلسہ میں ۷ بجے سے ۹ بجے تک دفع شبہات کا موقع دیا۔ مغرب تک تو آریوں کے سوالات کے مولوی صاحب موصوف نے جوابات دیئے۔ بعد مغرب مع کثیر تعداد آدمیوں کے آریہ مناظروں کا انتظار کرنا شروع کیا لیکن تین وقت۔ پر آریوں نے زبانی طور پر اسلامی دعوت سے ناواقفیت ظاہر کی۔ اُس وقت اسلامی جلسہ میں بمعاونہ مسلمانوں کی بڑی تعداد کے سناتن دھرم اور آریہ سماج کے بہت سے شریک تھے۔ مولوی صاحب نے ڈنکے کی چوٹ ایک ایک آریہ سے کہا جب تمہارا اعتبار نہیں تو اب قم ہمارا نرٹس لو اور اپنے مناظروں تک پہنچاؤ۔ لیکن کسی آریہ نے سانس تک نہ لی حالانکہ انکار کرنے والے مناظر کے ہاتھ میں مسلمانوں کا دعوتی اشتہار موجود تھا۔ آخر مجبور ہو کر جناب آزاد اور بابو صاحب نے مناظرانہ دلچسپ تقریر بشرائط سابق کی اور شرائط الہام و بید پر زبردست اعتراضات کئے۔ آریہ مناظروں نے اپنی سبھا میں یہ کہا کہ آئندہ سال اس کا جواب دینگے۔ بعد اختتام وقت معینہ آریہ مناظر پنڈت رامچندر نے مولوی صاحب کے پاس اس مضمون کا ایک رقعہ لکھا کہ آپ بافضا بطلہ جلسہ میں رکن سماج کو بلائیے تو میں جواب دینے کے لئے آؤں۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ سب کچھ ہو چکا مگر آپ نہ آئے تو اب کیا آگے آنے کی کیا امید ہے ہاں میرے سوالوں کے جواب دینے کا دستخطی وعدہ فرمائیے تو میں آپ کے جانے قیام ہی پر خود حاضر ہوتا ہوں اور جواب دے سکتے پر مقابل کا مذہب قبول کرنا ہوگا۔ علے الصباح جواب لیکر آدمی گیا تو معلوم ہوا کہ آریہ مناظر من شب ہی کو غائب ہو گئے۔ ان واقعات سے نتائج ذیل پیدا ہوتے ہیں:۔

(۱) جونپور میں اسلام پر دل آزار اعتراضات اور مسلمانوں کی بدترین توہین کرنا میں دلیل کر آریہ سماج بحضور اسلام کا مغلوب ہونا۔

(۲) آریہ سماج نے مسلمانوں کو خود ہی اُبھارا۔ جب وہ تیار ہوئے۔ اور جناب آزاد ربانی نے حق و باطل کے فیصلہ کے لئے ڈنکے کی چوٹ دعوت دی تو آریہ مناظرین جونپور سے فرار ہو گئے جس سے خواہ مخواہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ معلوم نہیں کہ آریہ سماج آخر مدت دراز سے کس عالمگیر صداقت و حمیت سے ناواقفیت ظاہر کی۔

(محمد یوسف طالبعلم مدرسہ عربیہ جدید مسجد اہلحدیث جونپور)

مذاکرہ علمیہ نمبر ۵۷ مورخہ ۱۴ ربیع الثانی

بابت فسخ نکاح زانیہ

السوال۔ ایک شوہر دار عورت ایک معاش آدمی کے ساتھ نکل کر تریب ایک سال تک اُس کے پاس رہی۔ آخر الامر اُس سے حاملہ ہو کر ایک لڑکی جن بیٹھی۔ وہ بدمعاش حکام کے گھر میں آکر مارا گیا اور وہ بدمعاش عورت اپنے خاوند کے حوالہ کر دی گئی۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس عورت کا نکاح اس خاوند کے ساتھ رہا یا ٹوٹ گیا۔ قرآن کریم نے عورت زانیہ سے نکاح کر کے حرام گردانا وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اب بعد نکاح کے جب وہ زانیہ ہو گئی تو وہی علت حرمت پھر آگئی والاحکام تدار مع العلل تو اب یہ علت مبطل نکاح کیوں نہ ہوگی۔ چنانچہ قرآن مجید نے مشرکات کے نکاح سے آیۂ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ میں منع فرمایا تھا۔ جب نکاح کے بعد عورت کافرہ شرک کر بیٹھی تو نکاح ٹوٹ گیا: وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ اسلئے کہ وہ علت منع نکاح پھر پیدا ہو گئی۔

(۲) ابن نمیہ تفسیر سورۂ نور میں فاسق کے نکاح کے فسخ پر علماء کا اتفاق نقل کرتے ہیں۔ پس زنانیہ کے زنا کار ہو جانے سے کیوں نکاح فسخ ہوگا وعلی ہذا لو حصنت بعد حصنہ جیدہ وفسقت عن امر ربہا حتے مات بلغت مبلغ الزنا۔

(۳) قرآن کریم نے مرد اور عورت یعنی ہر دو کے شرط احصان (باکدامنی) آیہ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ میں لگا دیا فخاء اب جب وہ زنا کار ہوئی تو بموجب قاعدہ اذا فات الشرط فات المشروط نکاح کیوں نہ ٹوٹا۔

لہ یہ مضمون بہت عرصہ کا آیا تھا مگر کسی وجہ سے نظر سے اوجھل ہو گیا تھا۔ اہل علم کو اس پر کافی توجہ کرنی چاہئے (ایڈیٹر)

(۴) اللہ عزوجل نے زمین میں مودت و رحمت ایسی ڈالی ہے کہ تمام مخلوقوں سے زیادہ ہے۔ فاذا امسك بعضها ذهبت نفس زانية (جبکہ بعض کو روکا تو ختم ہو گئی زانیہ) ومن رضي بالزنا فهو بمنزلة الزاني (جو زنا پر راضی ہو وہ زانی کی طرح ہے)

(۵) اپنی منکوحہ سے مہر لینا جائز نہیں وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ (زنا کی صورت میں اس سے مہر واپس لے لینا آیہ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ میں درست کر دیتا۔ اگر نکاح نہ ٹوٹتا اس سے مہر کیوں واپس لیتا)

(۶) قرآن کریم ہزروں کے ساتھ ایک ساعت بھی بیٹھنے نہیں دیتا فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ جب عورت زنا کار ہوئی تو وہ پاک مرد کے کس طرح ہمدوش و ہم آغوش رہ سکتی ہے۔

(۷) يَا أَحْسَدُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ میں کس قدر تحویف و تحذیر ہے۔

(۸) اور حدیث لعن الله من آوى محدثا میں کس قدر زجر تو بیخ ہے سواء كان الإحداث بالزنا او السرقة او غيرهما اللہ وسواء کان الایواء وحمایت بیمین او نکاح او غیرہما اللہ

(۹) ایسی زانیہ کا نکاح اگر مشرعاً نہیں ہوتا۔ تو لَتَجِدَنَّ الْخَبِيثَاتِ لِلْخَبِيثِينَ سے کیا مراد ہے۔

(۱۰) بخاری مسلم میں رسول اللہ کا حکم ہے کہ اولاد کی عمدہ ناکیے لو اس کو عمدہ دو۔ پھر مایا فلا اذن لها فليبعها ولو بضفير (الضفير جبل وهذا امر بيعها ولو بادنى ما يقابلها واذا وجب اخراج الامة الزانية عن ملك فتكيف بالزوجة الزانية)

(۱۱) ایسی زانیہ جس نے یہاں تک نوبت پہنچائی کہ حرام اولاد کو گھر میں لے کر پھر رہی ہے اسی طرح چھوڑ دی جائے تو اس نے تمام شہر کی عورتوں کو گویا آگ لگادی۔ کیونکہ گناہ جب تک پردہ میں ہوتا ہے گناہگار ہی کو نقصان پہنچاتا ہے اور جب علانیہ از بام ہو جائے تو اقتصان اس کا عام ہو جاتا ہے۔ لہٰذا پوشیدہ گناہ کے واسطے پوشیدہ توبہ ہے اور جب علانیہ کو پہنچ جائے تو اس کیلئے توبہ بھی اعلان کے ساتھ ضروری ہے والیہ الاشارة فی قوله تعالیٰ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ

غیر خواہان اسلام و مسلمانان پر مستفتا علماء کرام کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں امید کہ جواب بادلائل مرحمت فرمائینگے

(مولا قمبش از لاہور)

سماع موتیٰ

از جناب عبدالحکیم خان صاحب
انسپکٹر پولیس ضلع جھنگ ڈاہ

خداوند تعالیٰ نے اسلام کو فطرت کے پایے عقاب کا اعزاز بخشا ہے مگر فی زمانہ یہ سچا اور مطابق العقل مذہب ترس تو ہم۔ اختلافات ذہنی و تعصب کا جولانگاہ بنگیا ہے جس قدر فرق مختلفہ اس وقت تک پیدا ہوئے ان میں ہر ایک نے اپنی جودت طبع کو صداقت کمال پہنچانے کی کوشش میں اپنا عقیدہ ہی حل الاصول قرار دیا ہے جو اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے ان کے تخیلات لایعنی میں ایک سماع موتیٰ کا مسئلہ ہے جس پر مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے کتاب حیات الموات فی بیان سبع الاموات اور پر چہ ابل حق میں رسالہ الموسوم بسماع موتیٰ طبع ہو چکے ہیں۔ قبل اس کے کہ میں منقول سے بحث کروں اپنی عقل ناقص کے موافق کچھ ضروری معقول بحث کرنے کی بھی التماس ہے۔

جس ذات روح نے اس کثیف عنصری سے علیحدگی اختیار کی جسد پر مردہ کا اطلاق ہو گیا۔ روح کوئی ایسی شے نہیں جو محسوس ہو یا بالعلوں کسی جسم کو بذاتہ کام کر سکے اور اس کی ثبوت کے لئے ہماری زندگی وجہ کافی ہے کیونکر روح کی ماہیت صورت وغیرہ خارج از فہم و قیاس ہونے سے حکم بالخیال ہو جاتا ہے۔ جب روح کی یہ حالت ہے تو استعمال کی صحت و عدم صحت پر قادر نہیں۔ لیکن مؤید بن سمع موتیٰ یہ بحث پیش نہ لاتے ہیں کہ قرآن مجید میں بنی نفسہ سننے کا امتناع نہیں ہے۔ خداوند جل شانہ اپنے فضل و کرم سے سنتا ہے اور موتیٰ کو سماعت نکلم وغیرہ کے سب قوا حاصل ہیں وغیرہ۔ اس سے بھی صاف تر پھر ارشاد ہوتا ہے مَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ اب موتے کے عدم سماعت میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہا۔ کیونکہ دو متضاد چیزوں کا مقابلہ فرمایا ہے تب یہ کب ممکن ہے کہ زندہ و مردہ کا تناقض ہیں ناقص وقاصر رہے حالانکہ دونوں میں من حیث الجمیع نقیض تامہ ہے جس کو کوئی عقل سلیم و فہم رسا باور کرنے سے معسر نہیں۔ اگر یہ خیال بایا جاوے کہ اسکی یہ میں فرماتا ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ اور اس سے ظاہر ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بھی مُردہ کو سنانے پر قادر نہیں۔ لیکن مؤید بن سمع موتیٰ یہ بحث پیش نہ لاتے ہیں کہ قرآن مجید میں بنی نفسہ سننے کا امتناع نہیں ہے۔ خداوند جل شانہ اپنے فضل و کرم سے سنتا ہے اور موتیٰ کو سماعت نکلم وغیرہ کے سب قوا حاصل ہیں وغیرہ۔ اس سے بھی صاف تر پھر ارشاد ہوتا ہے مَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ اب موتے کے عدم سماعت میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہا۔ کیونکہ دو متضاد چیزوں کا مقابلہ فرمایا ہے تب یہ کب ممکن ہے کہ زندہ و مردہ کا تناقض ہیں ناقص وقاصر رہے حالانکہ دونوں میں من حیث الجمیع نقیض تامہ ہے جس کو کوئی عقل سلیم و فہم رسا باور کرنے سے معسر نہیں۔ اگر یہ خیال بایا جاوے کہ اسکی یہ میں فرماتا ہے کہ جس کو چاہے خدا سنا دے تو یہ جملہ صرف کلام کی عدم سمع قبول کی طرف ہے ورنہ آگے صاف ترین الفاظ میں فرمایا کہ جو قبروں میں ہیں ان کو نہیں سنا سکتے۔ اس پر بھی الفاظ صاف صاف صادر ہو چکا ہے کہ روح حکم خدا ہے۔ جب روح کی یہ حالت ہے تو استعمال کی صحت و عدم صحت پر قادر نہیں۔ لیکن مؤید بن سمع موتیٰ یہ بحث پیش نہ لاتے ہیں کہ قرآن مجید میں بنی نفسہ سننے کا امتناع نہیں ہے۔ خداوند جل شانہ اپنے فضل و کرم سے سنتا ہے اور موتیٰ کو سماعت نکلم وغیرہ کے سب قوا حاصل ہیں وغیرہ۔ اس سے بھی صاف تر پھر ارشاد ہوتا ہے مَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ اب موتے کے عدم سماعت میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہا۔ کیونکہ دو متضاد چیزوں کا مقابلہ فرمایا ہے تب یہ کب ممکن ہے کہ زندہ و مردہ کا تناقض ہیں ناقص وقاصر رہے حالانکہ دونوں میں من حیث الجمیع نقیض تامہ ہے جس کو کوئی عقل سلیم و فہم رسا باور کرنے سے معسر نہیں۔ اگر یہ خیال بایا جاوے کہ اسکی یہ میں فرماتا ہے کہ جس کو چاہے خدا سنا دے تو یہ جملہ صرف کلام کی عدم سمع قبول کی طرف ہے ورنہ آگے صاف ترین الفاظ میں فرمایا کہ جو قبروں میں ہیں ان کو نہیں سنا سکتے۔ اس پر بھی

اب نصوص قرآنی سے کچھ صراحت کی جاتی ہے۔

خداوند علام الغیوب کلام مجید و فرقان حمید میں فرماتا ہے إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ اور اس سے ظاہر ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بھی مُردہ کو سنانے پر قادر نہیں۔ لیکن مؤید بن سمع موتیٰ یہ بحث پیش نہ لاتے ہیں کہ قرآن مجید میں بنی نفسہ سننے کا امتناع نہیں ہے۔ خداوند جل شانہ اپنے فضل و کرم سے سنتا ہے اور موتیٰ کو سماعت نکلم وغیرہ کے سب قوا حاصل ہیں وغیرہ۔ اس سے بھی صاف تر پھر ارشاد ہوتا ہے مَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ اب موتے کے عدم سماعت میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہا۔ کیونکہ دو متضاد چیزوں کا مقابلہ فرمایا ہے تب یہ کب ممکن ہے کہ زندہ و مردہ کا تناقض ہیں ناقص وقاصر رہے حالانکہ دونوں میں من حیث الجمیع نقیض تامہ ہے جس کو کوئی عقل سلیم و فہم رسا باور کرنے سے معسر نہیں۔ اگر یہ خیال بایا جاوے کہ اسکی یہ میں فرماتا ہے کہ جس کو چاہے خدا سنا دے تو یہ جملہ صرف کلام کی عدم سمع قبول کی طرف ہے ورنہ آگے صاف ترین الفاظ میں فرمایا کہ جو قبروں میں ہیں ان کو نہیں سنا سکتے۔ اس پر بھی

کیا توضیح ہونی چاہئے۔ جس طرح کفار میں صلاحیت قبول کا فطرتاً مادہ نہیں اسی طرح موتے میں سننے کی صلاحیت نہیں۔ پھر حکم ہوتا ہے اَمِيتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ۔ لہٰذا اس سے واضح تر بیان اور کیا ثبوت ہوگا کہ مردے کو جان فرمایا۔ جب جان یا روح ہی نہیں تو پھر سماعت کیسی۔ جب کوئی شخص خواب راحت میں بے ہوش ہو جاتا ہے تو اس کو پاس کی آواز کی خبر نہیں ہوتی۔ حالانکہ ہنوز روح نے اس قید خانہ سے پرواز نہیں کیا ہے۔ شہداء کی حالت میری بحث سے خارج سمجھی جائے۔ تو بے فصلے کی بات ہے کہ جس کی بابت کلام مجید میں ہے اس کو علماء علماء دیگر ثبوت خارج از اسلام الٰہی سے تائید بحث میں پیش کیا جاتا ہے۔ علماء کی رائے حکم الٰہی نہیں۔ اگر اس میں لغزش ہوتی تو اختلاف ہونے کی ضرورت نہیں ہو سکتی علم صاب کا ایک سوال واقلیدس کی ایک مشق جب صحیح حل ہو جاتی ہے تو اس کا طرز عمل و جواب یکساں ہوتا ہے چاہے ایک محاسب شرقی میں ہو دوسرا مغرب میں۔ آپ جو کچھ تحریر فرمادیں بوضاحت مگر محض نصوص قرآنی سے اس بحث متعلق میں دیگر ثبوت کو بمقابلہ قول فیصل زریعہ اطمینان نہیں سمجھتا

عبدالحکیم خان سیہسوانی انسپکٹر پولیس
ضلع چنیوٹ گڑھ

مولود مشرکانہ کا ثبوت ناگفتہ بہ

۲ فروری کو بمقام بیلا ایک مولانا صاحب آگرہ والوں نے ایک تقریر نہایت پُر زور در اثبات انعقاد محفل مولود شریف و قیام علیہ السلام فرمائی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ میں مناظرہ ہولہ دیوبند عرصہ ۲۶ سال سے وعظ تذکیر کرتا ہوں۔ جو ثبوت بیان کرونگا وہ کبھی نہ ہوگی اور اس کا ثبوت قرآن و حدیث سے دونگا چنانچہ اثبات قیام علیہ السلام میں آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا پیش کی (الخ) خداوند کریم اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اور آپ کے اور سلام بھیجو سلام بھیجنے کر (یعنی خداوند کریم ہمکو حکم دیتا ہے درود اور سلام بھیجنے کا لفظ لفظ سَلِّمُوْا کے بعد جو تَسْلِيْمًا واقعہ ہے وہ مفعول مطلق ہے۔ اور مفعول مطلق کیفیت کے لئے بھی واقع ہوتا ہے اور خدا کا حکم ہے کہ سلام بھیجو جیسا کہ حق ہے سلام بھیجنے کا) تو اب معلوم کرنا چاہیئے کہ سلام بھیجنے کا حق اور صفت کیا ہے بیٹھکر یا کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا کھڑے ہو کر۔ تو واضح ہے کہ کھڑے ہو کر سلام بھیجنا بہت عمدہ طریقہ اور مقتضائے ادب ہے خلاف اسکے کہ کوئی برعکس اسکے سلام بھیجے تو جہت اور حق سلام کا کھڑے ہو کر معلوم ہوا تو اس آیت کریمہ سے قیام علیہ السلام بخوبی ثابت ہو گیا اور الفاظ و محفل مولود میں ایک کتاب (جسے ماشاء اللہ مصنفہ شیخ عبدالحق صاحب دہلوی کی اپنے ہاتھوں کا لکھا ہوا اور مصنف رحمہ اللہ کی صفت کے بعد ایک حدیث اس میں سے پڑھی۔ کہ ابولہب جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تولد کی خوشی اور سرور میں اپنی لونڈی کو جو کہ ولادت باسعادت کی خبر لیکر اس کے پاس گئی تھی آزاد کر دیا۔ اس کے صلہ میں اس پر اس روز عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ اسکے بعد امام رزی کا قول بیان کیا کہ ابولہب ہر دو کافر ہونے کے وجہ اظہار فرح و سرور ولادت کے دن عذاب میں تخفیف ہوتی ہے تو کیا حال ہر گاہ مسلمان کا جبکہ آپکی ولادت باسعادت پر اظہار مسرت کریں۔ اور خوشیاں منائیں اور اس کے لئے محفلیں قائم کریں۔ تو اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ ہم محفلیں قائم کر سکتے ہیں اور بصد ذوق شوق خوشیاں منا کر سعادت دارین حاصل کریں اور دن اور تاریخ کا بھی مقرر کرنا مثلاً پیر یا جمعہ وغیرہ بھی درست ہے کیونکہ اس میں بھی ایک بھید ہے جیسکہ نویں تاریخ کو خداوند کریم نے یوم الحج مقرر کر دیا

غلام آسمان کے اگر کوئی جاوے تو قبول نہیں حالانکہ دوسرے روز بھی وہی کپڑے اور وہی صفائی وہ موجود ہے اگر دوسرے دن کوئی شخص اگرچہ باشرائط حج کرے تو نہیں ہو سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ دن کا بھی تقرر کوئی شے ہے اسکے علاوہ اور دنوں میں بھی محفل کرے۔ درود بھیجے تو جائز ہے کسی شخص نے پیر کے دن کا روزہ رکھنے کا حال پوچھا تو آپنے اجازت دی اور فرمایا ہماری ولادت بھی اسی دن ہوئی ہے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپکی ولادت کا دن نہایت متبرک ہے اور روزہ رکھنا اور محفل وغیرہ کرنا بہت ثواب کا موجب ہوگا۔ اسکے بعد فاتحہ کے بارے میں کہا کہ بغیر فاتحہ پڑھے جیسے نماز جائز نہیں تو ہم نے کسی کھانے پر فاتحہ پڑھ دیا تو کیا حرج ہو گیا۔ اور جو لوگ محفل مولود کو بدعت کہتے ہیں کہ ثابت نہیں ہے تو یہ بتلاویں کہ ہر قسم کی اچھی اچھی گنبد اور میناروں والی مسجدیں ہوتا کہاں ثابت ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مزار کھانے زندہ پلاؤ وغیرہ کہاں کھائے ہیں اور فاتحہ کے بارگ پر خواب استراحت کہاں فرمایا ہے علی ہذا القیاس جب ان سب کا بھی ثبوت نہیں ہے تو یہ بھی بدعت کہی جاوینگی تا ختم ہوئی تقریر جمل اور ما حصل مولد یہ تھا موصوف اسے مدعی۔ دلیل سے اس مسئلہ کو بنظر انصاف حق بطریق مذکرہ علیہ علماء محققین پر چند تنقیحات کیساتھ پیش کرتا ہوں امید کہ کافی تو صفر اگر جواب باصواب سے مستفید فرمائیں گے۔

تنقیح اول:۔

اقول۔ آیت موصوفہ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کی تفسیر اس طریقہ کی غیر الفاظ سے ثابت ہوا نہیں اور اخبار میں سے کسی نے یہ بیان حقیقی کیا ہے یا نہیں۔ اگر خلاف نہیں کیا تو مقلد کو قبول جائز ہے۔ ناجائز۔

دوم۔ مقلد کو اجتہاد کا حق حاصل ہے یا صرف اپنے امام کا قول پیش کرنے کا اس کو حق ہے۔

سوم۔ مولد موصوفہ سے انعقاد محفل مولد شریف

فتاوے

س نمبر ۱۱۷ - میں ایک مسلمان لڑکا ہوں جو اس وقت ایف اے درجہ میں پڑھتا ہوں۔ کالج میں بہت سے ہندو بنگالی بھی ہیں جو کالس سے اسوقت تک ایف کے درجہ میں ہمارے ساتھ ہی پڑھتے ہیں۔ ان لوگوں سے ہمکو بوجہ صحبت دیرینہ کافی بارہ چودہ برس سے اخلاقی محبت ہوگئی ہے اور ان میں سے بعض ہمارے دوستی ہیں جو نہایت ذہین اور فہیم بلکہ نہایت با اخلاق ہیں ہمارے مابین دوستی کا عہد و پیمان قرار پایا ہے بشرطیکہ یہ دوستی اور میل ملاپ ہندوؤں کے ساتھ کیسا ہے؟

س نمبر ۱۱۸ - ایک ہندو متمول شخص جو پہلے محلہ میں رہتے ہیں بہت نیک اور با اخلاق دین دار ہیں اور بہت حسن سلوک ہر ایک شخص سے کرتے ہیں خواہ ہندو ہو یا مسلمان۔ ان سے ہمکو بہت دوستانہ تعلق ہے۔ یہ دوستی جائز ہے یا ناجائز؟

ج نمبر ۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹ - ان سب سوالوں کا جواب ایک ہی ہے جو حدیث شریف میں یوں آیا ہے۔ انما الاعمال بالنیات یعنی اس قسم کے کام نیت پر موقوف ہیں۔ کسی شخص کے نیک اخلاق کی وجہ سے میل ملاپ رکھنا منع نہیں ہے کار ہے اس کے کفر کی وجہ سے محبت کرنا منع ہے نیک اخلاق اشخاص کے ساتھ اس نیت سے میل رکھنا۔ کہ وقتاً فوقتاً ان کو اسلام کی طرف راہ نمائی کریں۔ جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (پ ۲۸ ع)

یعنی جن لوگوں نے تم سے دین کی وجہ سے فساد نہیں کیا اور تمکو تمہارے ملک سے اہ نہیں نہیں نکالا ان کے ساتھ سلوک مروت اور انصاف کرنے سے خدا تمکو منع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کو منصف عادل لوگ بھاتے ہیں۔

جن آیات میں کفار سے دوستی لگانے کی ممانعت آئی ہے اُن کا مطلب یہ ہے کہ اُن کے کفر کی وجہ سے دوستی نہ لگاؤ۔

اسی طرح تمدن تعلیم کے لئے بھی تعلقات رکھنے جائز ہیں۔ کفر میں شریک ہونا یا اُن کے کفر کی کسی رسم کو پسند کرنا جائز نہیں۔

(بقیہ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۰ - نیوگ اور دیگر مہر مقرر کے سوا، جو کہ عورت کو قبل عقد ثوانی کے دیگر عقد ثوانی کی جاتی ہے۔ مثلاً زید نے ایک عورت کو ۵۰۰ روپے کا زیور دیا اور ۱۰۰ روپے مہر مقرر کر کے نکاح پڑھایا گیا مگر زیور ۵۰۰ روپیہ کا مہر مقررہ کے باہر رہا۔ آیا بعد مرنے زید کے وہ زیور وغیرہ مہر میں شامل کیا جائیگا یا میت کے وارث کو ملیگا۔ اور حدیث ذیل کا کیا مطلب ہے۔

عن عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ نکحت علی صداق او جہاز او دعاء قبل عصمۃ النکاح فھو لھا وما کان بعد عصمۃ النکاح فھو لمن اعطیہ ولمن احق ما اکرم علیہ الرجل ابنتہ او اختہ۔

ابو الحسن محمد عبد الرحمن مبارکپوری ۱۲ ۳۳۳

ضلع مالدہ ڈاک خانہ گاجل موضع ناکور

ج نمبر ۱۲۰ - عورت کو جو کچھ قبل نکاح یا بوقت نکاح دیا جاوے وہ عورت کا ہے وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا (پ ۴ ع ۱۰)

س نمبر ۱۲۱ - زید نے بکر سے کچھ کلمات کفریہ کہے۔ اور بکر نے کہا کہ یہ کلمات کفریہ ہیں ان کہنے پر ہیز لازم ہے۔ زید نے کہا اگر کلمات کفریہ ہیں تو سب سے پہلے میں اپنی طرف منسوب کرتا ہوں زید نے صریحاً کہا کہ میں کافر ہوں (لا شعور اللہ کا پناہ)

ج نمبر ۱۲۱ - جب تک وہ کلمات معلوم نہ ہوں فتوے نہیں دیا جاسکتا۔

س نمبر ۱۲۲ - خالد کی عورت خالدہ کے ساتھ کار ناشائستہ کرے اور خالد اسکو ممانعت نہ کرے باوجود علم ہونیکے اسکو طلاق بھی نہ دیوے اور ایسے احوال شنیعہ کو اچھا سمجھتا ہو ایسے شخص کیواسطے کیا حکم ہے اور جو عورت ایسی حکم نافرمان ہو اور خالد اس کو طلاق نہ دیدیوے اور نہ اپنے ساتھ رکھتا ہو تو ایسے شخص کے واسطے کیا حکم شرع شریف میں ہے۔

ج نمبر ۱۲۲ - بموجب حدیث شریف ایسا شخص دیوث ہے۔ اس کو جدا کر دینا چاہیئے۔

متفرقات

مرضیہ کا علاج اہلحدیث ۱۲ فروری میں حاجی وارث علی صاحب سوداگر آگرہ نے جو مرضیہ کا حال لکھا ہے وہ مندرجہ ذیل طریق سے عمل کریں وَلَقَدْ وَصَّيْنَا سُلَيْمَانَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ۔ اس آیت کو مریضہ کے کان میں سات مرتبہ پڑھکر پھونک دیں۔ (غلام الصمد از ہوشیار پور)

جواب شکایت اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ ربیع الاول کے صفحہ میں شکایت عدم ارسال کتاب نظر سے گزری۔ لہذا جواباً عرض خدمت ہے کہ جب کوئی درخواست احقر کے پاس آتی ہے تو اسی روز یا دوسرے دن تعمیل کیجاتی ہے کیونکہ ایک آدمی اسی کام کے واسطے مستعد رہتا ہے اور کوئی دھوکا اور بد معاملگی نہیں کیجاتی۔ اگر کسی صاحب کی کوئی شکایت ہے تو ڈاک یا آنکھ پتہ تحریر کریں شکایت کا قصور وار خصوصاً جناب قطب الدین صاحب نے اپنا پتہ اخبار کے ذریعہ ہر تحریر فرمایا ہے۔ قطب الدین احمد راجشاہی حال مقام ضلع دیناجپور موضع بگولا ہاٹ پی او ڈاک خانہ بیلا ہاٹ۔ اور درخواست میں تحریر فرمایا ہے۔ قطب الدین احمد غفرلہ اہلحدیث ۲۸۷۲ ضلع دیناجپور موضع بگولا ہاٹ ڈاک خانہ ایمن بور ٹوڈاک خانہ کے تفاوت پر کس طرح جناب کو شکایت ہے۔ بلکہ بجائے اس کی بیجا شکایت کے ہمیں شکایت اس بات کی ہے کہ بعض جناب تحریر فرماتے ہیں کہ دی پی ارسال کیا جاتا ہے تو خود دس بار کی محنت لگا کر پیکٹ دی پی ارسال کیا جاتا ہے تو عدم وصول کے باعث ناحق ہمیں ۳ ر کا نقصان دیتے ہیں۔

(خاکسار محمد ولہ مولوی حافظ قادر بخش سکنہ چاہ خلیل والا تعمیل شعاع آباد ضلع ملتان)

طبی سوال ۱ ہماری اہلیہ عرصہ ۲ سال سے مندرجہ ذیل مرض میں مبتلا ہے جس سے نہایت پریشان ہے۔ آپ لوگ نوازش فرما کر نہایت غور و فکر سے تجویز کریں کہ خدا پاک مریضہ کو آپ لوگوں کی دوا سے فائدہ بخشے اور آپ لوگوں کو جزائے خیر دیوے۔ ہر موسم میں یہاں تک کہ جاڑہ میں بھی پیاس کی شدت رہتی ہے۔ پانی سے آسودگی نہیں ہوتی دونوں آنکھوں میں سے پانی نکلتا ہے اور دونوں آنکھوں کے دونوں کناروں کی طرف کٹ جاتا ہے تھوڑا تھوڑا جس سے از حد تکلیف ہوتی رہتی ہے اور پلکوں میں بھی ہوتا رہتا ہے۔ خاصکر گرمی میں اُن کو بہت ہی تکلیف ہوتی ہے۔ تیسرے عارضہ جریان کا بھی زور ہے جس سے پنڈلی تھر تھراتی ہے۔ عمر مریضہ کی ۲۰ برس ہے اور آنکھ میں سرمہ وغیرہ بہت استعمال کیا کچھ فائدہ نہوا۔ زیادہ تر شکایت آنکھ کی ہے آنکھ سے میل نکلتی ہے بکثرت۔

اور ہمارے بھائی کے ناک کے اندر پپڑی روز بروز بڑھ جاتی ہے اور اندر کچھ بدبو بھی معلوم ہوتی ہے۔ اس کے لئے بھی کوئی عمدہ نسخہ تحریر فرمایا جائے الٰہ پاک اجر عظیم دیگا اور ہم ہمیشہ شکر گزار رہینگے۔

(راقم خسرو از اہلحدیث ۱۳۲۵ھ)

(۲ روا داخل غریب فنڈ)

طبی سوال ۲ خاکسار بعارضہ یوسیر بیمار رہتا ہے۔ ناظرین اخبار اہلحدیث سے دعا کا خواستگار ہے اگر کوئی طبیب صاحب دوا عنایت فرماویں تو بشرط صحت یابی ایک سال کی اخبار اہلحدیث کی قیمت غریب فنڈ میں دونگا۔

خاکسار گل محمد از کنڈ ضلع مظفر گڈھ (پنجاب)

جنازہ و دعاء مغفرت میر منشی کا مسٹر شیخ احمد اللہ کا انتقال ہو گیا۔ جمیع ناظرین سے عموماً و جملہ حضرات علماء اہل حدیث سے خصوصاً گزارش ہے کہ مرحوم کے واسطے مغفرت کی دعا کریں۔

(شیخ عبد اللہ متولی مسجد اہلحدیث مدرسہ)

اظہار توبہ مجھے ایک بہت بھاری غلطی لگ گئی تھی کہ میں احمدی بن گیا تھا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بارے میں دھوکا کی گیا تھا۔ آپکو واضح ہو دے کہ میں مرزائی نہیں مجھے دھوکہ لگ گیا تھا۔ میں محمدی ہوں۔ آپ اللہ کے واسطے میری نیت کا پتا کرا دیویں میں نے خدا کی بارگاہ میں از حد توبہ کی ہے

(خاکسار محمد عبد الرحمن مبارکپوری ضلع اعظم گڈھ)

غریب فنڈ (فتوے قابل قبول)

بے گناہ کا جواب کسی صاحب کے رسالہ بے گناہ بنی مصنفہ عیسائیوں سے چاہتا ہے کہ اس کا جواب دیا جائے ان مسائل کو واضح ہو کر رسالہ مذکور کا جواب جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے دیا ہے جسکا نام عصمت المسیح ہے قیمت ۸ ر ہے۔ (دفتر مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹ)

تقرر نیٹ ریلوے سفری سماوار۔ یہ سماوار نئی وضع کا بنایا گیا ہے جس میں بالکل آسانی سے چائے بنجاتی ہے۔ شعلی لیمپ جسکی چمنی ۱۴ لائن کی لگتی ہے اُس کی بھی آمار کر یہ سماوار رکھا جائے تو چند منٹوں میں چائے بنجاتی ہے۔ بہت نفیس قسم کی مزار آبادی کی یاد ہے قیمت ۱۴ ر۔

(۲ پنڈ۔ حافظ عزیز الدین عامل ساہو۔ مراد آباد)

تلاش روزگار میں دوکانداری بساط خانہ وغیرہ کا کام جانتا ہوں اسکے علاوہ مجری وغیرہ خدمات بھی کر سکتا ہوں۔ کوئی صاحب مجھ سے اس قسم کی خدمات لینا چاہیں تو مہربانی کر کے بندہ کو یاد فرماویں۔ تنخواہ خط و کتابت سے طے ہو سکتی ہے

(خاکسار پیر جی حسین احمد مراد آباد انجمن اہلحدیث)

تصحیح ہر جب تعمیل جناب کے حکم کے جواب سوال ۱۹ تلاوت قرآن شریف کی وقت السلام علیکم کہنا منع ہے۔ سنن ابو داؤد باب فی القصص کی حدیث میں آیا ہے کہ ابو سعید خدری فرماتے ہیں ہم فصحاء مہاجرین کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اور بعض آدمی بسبب عربانی کے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک نابینا قرآن پڑھتا تھا تو اچانک آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہوئے آپ کے قیام کے بعد قاری نے سکوت کی تو حضور فداہ روحی نے السلام علیکم کہا سو اس حدیث سے اس حدیث کا ٹکراؤ کرنا قاری قرآن پر وقت تلاوت کے السلام علیکم نہ کہنے کیونکہ نبی صلعم نے السلام نہیں کہا مگر بعد سکوت قاری کے حدیث ۳۶۲ تو جواب سلام وقت تلاوت بالاولیٰ منع ہوگا۔

(خریدار ۱۴ ۱۴)

موسیٰ صاحب بتاریخ ۲۷ فروری مدرسہ احمدیہ آرہ اور مچھلی شہر اور اہلحدیث کانفرنس علیگڈھ وغیرہ کے جلسہ کے لئے امرتسر سے روانہ ہو گئے (منہ)

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق تازہ اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۲۲ فروری سے ۲۸ فروری تک جو خبریں آئی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

انگریزی اور فرانسیسی ہیڑہ زیر کمان انگریزی نائب امیر البحر درہ دانیال پر گولہ باری کر رہا ہے۔

ایک جرمن جنگی جہاز پر زور لہلے نے بحر اوقیانوس میں پانچ تجارتی جہاز۔ پوٹادرو۔ ہائیلینڈ۔ ہرے۔ ہمسفیر۔ ستھا غرق کر دیئے ہیں۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے جہاز کیمینک پر تارپیڈو پھینک کر اُس کو غرق کر دیا۔ ایک انجینیر ۲ خلاصی اور ایک گدھے والا ہلاک ہو گئے۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے ملک ناروے کے جہاز بلیرچ پر تارپیڈو پھینکا جس سے ناروے میں سخت اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے ساحل جہاز ڈاؤن شائر کو جو ۳۰۰۰ ٹن وزن کا تھا غرق کر دیا۔

امریکن تجارتی جہاز ایولن جو نیویارک سے جرمنی کو آرہا تھا ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

ایک مسلح انگریزی تجارتی جہاز کلن میکنا ٹن بحری طوفان میں غرق ہو گیا اُس میں بیس افسر اور ۲۶۰ آدمی تھے وہ بھی غرق ہو گئے۔

انگریزی سٹیمر ایکبانی کو بندرگاہ کی طرف کھینچ کر لایا جا رہا تھا کہ وہ غرق ہو گیا۔

انگریزی سٹیمر بلکم ایک سرنگ سے ٹکرا کر سخت مضروب ہو گیا ہے۔

انگریزی سٹیمر ڈنفورڈ پر ایک آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا جس سے وہ بیس منٹ میں غرق ہو گیا۔

امریکن تجارتی جہاز یسپر ۴۷ ہزار روئی کے گٹھے لئے جرمن ساحل کے قریب غرق ہو گیا۔

ایک فرانسیسی جنگی جہاز نے ایک جرمن آبدوز کشتی پر گولہ باری کی۔

ملک ناروے کا جہاز ریگن سینٹ جو بور ڈو جا رہا تھا آبنائے دوور میں ڈبو دیا گیا۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے پھر زیر سرگ بم پھینکے۔

جرمن ہوائی جہازوں نے کیلے پر بم پھینکے۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان پر بھی بم پھینکے مگر کچھ نقصان نہ ہوا۔

آسٹریلین فوجوں نے جارحانہ کارروائی کر کے روسیوں کو علاقہ بکووینیا خالی کرنے پر مجبور کر دیا۔

بکووینیا کے صوبہ پر قابض ہو کر آسٹریلین فوجیں صوبہ گلیشیا میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور اُنہوں نے مقام استانی سلاؤ فت پر قبضہ کر لیا ہے۔

مشرقی میدان جنگ جہاں روسیوں سے جرمن فوجیں مصروف پیکار ہیں سات سو میل کے محاذ میں ہے۔

روسیوں نے مشرقی پرشیا (علاقہ جرمن) سے پسپا ہوتے وقت سخت نقصان اٹھایا۔

جرمن کہتے ہیں کہ روسی دسواں حصہ بھی پورا نہیں پورا تباہ ہو گیا ہے۔

لیکن روسیوں کے قول کے بموجب ان کا نقصان اتنا نہیں ہوا جتنا کہ جرمن بیان کرتے ہیں۔

مغربی میدان جنگ میں منجمدہ انواج آہستہ آہستہ جرمن خطوں پر قبضہ کر رہی ہیں قدم قدم پر لڑائی ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ اٹلی پندرہ روز تک میدان جنگ میں اُتر نیوالا ہے۔

جرمن والوں نے یم پر بھر گولہ باری کی جس سے اُس جگہ کے شہر گرتے میں بھی ایک گولہ جا گرا۔

بلغاریہ کے وزیر جنگ نے موسم بہار میں ملیم جنگی مشق کے لئے اپنی پارلیمنٹ سے ۲۵ کروڑ پونڈ کی منظوری طلب کی ہے۔

مشرقی افریقہ میں بھی انگریزی فوجوں نے جرمن مشرقی افریقہ کے ایک مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔

اٹلی کے باشندے جنگ کی تائید میں مظاہرے کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ فرانس۔ انگلستان اور روس سے ملکر آسٹریا پر حملہ کر دیا جائے۔

پانڈیچری کی فرانسیسی مستعمرہ اس بنگر کو ہندوستانیوں کو والنٹیر بنکر فرانس میں جانے کی اجازت دیدی ہے

وزیر فرانس نے ایک تقریر میں کہا کہ فرانس اپنے سابقیوں کے پہلو بہ پہلو آخری دم تک لڑیگا

افسوس کہ ہندوستان کو منہ بولے لیڈر مسٹر گوکھلے فوت ہو گئے جو نہ صرف ہندوستان بلکہ انگلستان اور جنوبی افریقہ میں بھی اظہار افسوس کیا جا رہا ہے۔

تین سکھوں نے انارکلی لاہور میں ایک سارجنٹ پولیس کو پستول مار کر ہلاک اور ایک سب انسپکٹر کو سخت زخمی کر دیا۔

لاہور میں گوال منڈی کے پاس ایک مکان میں پولیس نے پستول اور گولی بارود پکڑا۔

بھائی پرمانند ایم اے کو لاہور پولیس نے ۲۰ فروری کو گرفتار کر لیا۔ چند روز پیشتر اُن کی مفوضہ تاریخ ہند حکم گورنمنٹ ضبط ہو چکی ہے

لاہور اور اسکے مضافات سے متعدد ڈاکوؤں کے گرفتار ہونے کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔

کلکتہ میں بھی اسی قسم کی گرفتاریاں ہو رہی ہیں اور گرفتار شدہ آدمیوں کے پاس سے اسلحہ برآمد ہو رہے ہیں۔

افواہ ہے کہ امریکن جہاز ایولن پر جو سرنگ سے ٹکرا گیا تھا امریکن سفیر متعینہ برلن بھی تھا جو ہلاک ہو گیا ہے اس لئے جرمنی کے خلاف امریکہ میں سخت جوش پھیل گیا ہے۔

لارڈ کرزن وزیر ہند نے مسٹر کرشنا کی جگہ جنکی بسیار عنقریب ختم ہونے والی ہے سردار دلیپ سنگھ کو انڈیا کونسل کا ممبر مقرر کیا ہے۔

قسطنطنیہ کا ایک مراسلہ ظاہر ہے کہ ترکی پارلیمنٹ نے آس قرجہ کو منظور کر لیا ہے جو جہاز ریلوے کیلئے طلب کیا گیا تھا۔

اخبار نیو ایسٹ کا نامہ نگار کہتا ہے کہ قسطنطنیہ اور سمرنا میں بالکل امن ہے بد امنی کی افواہیں سب غلط ہیں۔

مومیائی

۲۵/۶۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمریں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا ہے کا معمول کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت بڑے۔ بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ آنہ دو چھٹانک پانچ روپیہ بادجود بیس سے زیادہ بمحصول ڈاک وغیرہ

تازہ شہادت

جناب مولوی حکیم حسن صاحب بدایوں سے لکھتے ہیں ایک چھٹانک مومیائی بنام وصول ہوئی بہت عمدہ اور خالص نکلی۔ واقعی آپکی مومیائی ازحد مفید ہے (درج عزیزی مولوی) جناب عبدالحق صاحب کپورتھلہ سے لکھتے ہیں مومیائی چھٹانک آپکی مومیائی میں نے منگائی۔ سچ کہتا ہوں بہت فائدہ حاصل کیا۔ اب دو چھٹانک اور بھیجنے کا ہے۔ (۲۰ جنوری ۱۹۱۵ء)

پتہ کا پتہ

پروپرائٹر دی سیالکوٹ آیورویدک فارمیسی کٹرہ قلعہ امرتسر

ہر مسلمان مرد و عورت۔ لڑکے۔ لڑکی کو انگریزی پڑھنا سننا نہایت ضروری ہے

قال اللہ ۔ اس رسالہ میں علماء اسلام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے دیا گیا ہے۔ ایک طرف آیات قرآنیہ اور دوسری طرف انکا نہایت سلیس اردو ترجمہ حقوق اللہ حقوق العباد۔ موذیانہ کاروبار وغیرہ۔ اور غیر مسلموں کی عبرت کا بیان ۴/

قال الرسول ۔ احادیث صحیحہ نبویہ علیہ التحیۃ والسلام کا بلحاظ ضروری مضامین اردو کا نہایت لباب لباب۔ ایک طرف اصل عبارت اور دوسری طرف اردو ترجمہ ۳/

اسلام کے عقاید ۔ سوال و جواب کے طور پر عقائد اسلامیہ کا ذکر ۱/

اسلام کی خوبیاں ۔ کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کی خوبیاں اور فوائد ۱/

اسلام کی صداقت ۔ اسلام کی صداقت کا ثبوت عقلیہ و نقلیہ سے جن کی وجہ سے اسلام کو خاموش کر دینے والا رسالہ ۱/

دلی کی پہچان ۔ جھوٹے دلی اور اولیاء اللہ کا فرق ۱/

تحریم الخمر والمیسر ۔ الملواط والملاعنت۔ والمشق جیسی اور زنا۔ شراب زنا۔ اور غش کے متعلق بیان ہے ۲/

محرم کی بدعتیں ۔ محرم کی بدعتوں کا عقلی و نقلی دلائل سے رد۔ سفیر میں علماء کرام کا فتوے

اصلاح المومنین ۔ انسان کی پیدائش کا مقصد۔ اور اس کے ذرائع۔ کامیابی کا راستہ۔ بتلا کر راضی کرنے کی تدبیر۔ نیز جنت کا بیان ۲/

اصلاح کے حسنات ۔ علوم دینیہ۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ تصوف پر مفصل اور مدلل امور

اصلاح النفوس ۔ خطبہ حجۃ الوداع۔ قلب سلیم۔ استقامت پر دلپسند بحث ۱/

اسلام کے نواہی ۔ منہیات اسلام کا مفصل بیان ۲/

اسلام کی حمایت ۔ اصلاح قوم کس طرح کرنی چاہیئے ۲/

گلدستہ نوائم ۔ انسان کے لئے کون کونسے مشغل مفید اور کون کونسے مضر ہیں۔ مسلمانوں کی قوم کا دوسری قوموں سے موازنہ ۳/

اسلام کا اتالیق ۔ نام ہی سے ظاہر ہے ۱/

تعلیم الحج ۔ حج کے تمام ارکان کا بیان ۱/

تعلیم الصیام ۔ روزہ کے متعلق جملہ احکام کا بیان ۱/

تعلیم الزکوٰۃ ۔ زکوٰۃ کے جملہ مسائل کا بیان ۱/

اصلاح البشر ۔ اس میں انسان کی گفتار۔ رفتار۔ عادات و اطوار وغیرہ کی اصلاح کے طریقے درج ہیں ۴/

اصلاح المتعلمین ۔ ترغیبات شیطانیہ و رسومات بدیعہ و رشتہ کے متعلق تبرپستی سے کنیتی وغیرہ کی تردید ۴/

پتہ کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاب کھیتل

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عمومًا اور اہلحدیثوں کی خصوصًا دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بدل سالانہ پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) پیرنگ منگوانا و غیرہ بھلا واپس نہ ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ جو ناپسند مغلط ہوں گے اور ناپسند مضامین کے محصول ڈاک کے واپس ہو سکینگے۔

اہلحدیث

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۱۹ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۱۰
رؤسا و جاگیرداران سے	۸
عام خریداران سے	۶
	ششماہی ۳
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ ۴ پنس
	ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و رسالہ بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ ۱۰ احسب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۲۵ ربیع الثانی و جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۲/۱۵ مارچ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

باب ندوۃ العلماء ۱
مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کا جلسہ ۲
قرآن کے نحافت الانام ۷
جامعۃ اہلحدیث اور سراج الاخبار ۳
مضامین کی تصحیح ۵
ذکرہ علیہ ۲ و ۳ و ۴ مفقود الخبر ۶
ذکرہ علیہ ۶ ..... ۷
دیوبندی کا تصور ۱۰
ثبوت ۱ و خلافت نامہ ۱۱
فقہ حنفی و طبع آلہ ہی بطلہ المصدور ۱۶
حضور نظام کا سلطانی معاش و بہبودی ۲۰
علم کا بکر مسلمان بادے یا رب ۲۰
دجال کی اسپرے ۲۰
تحفۃ الحق ۲۱
تشریحات ۲۵
انتخاب الاخبار ۲۹
اشتہارات ۲۷ ۲۸

جلسۂ ندوۃ العلماء لکھنؤ

ندوہ کی بنیاد جس مقدس غرض کے لئے رکھی گئی تھی وہ یہ ہے کہ علماء اسلام جو ایک جگہ اور ایک کام میں شریک نہیں ہوتے اور الگ الگ ٹکڑے بنے ہوئے ہیں ان کو کسی مشترک اسلامی کام میں جمع ہونے کا سلیقہ سکھایا جائے۔ اس غرض کے مخالف علماء نے ندوہ کی سخت مخالفت کی۔ کبھی مخالفت سے تو ندوہ کا کچھ نہ بگڑا بلکہ ندوہ کی مخالفت میں بھی بھلا ہوا۔ نقصان پہنچا تو ندوہ کو اندرونی اختلاف سے جس نے وہ تو بان حال سے کہتا تھا ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

ندوہ کا سالانہ جلسہ ہونے والا ہے خدا کی شان یہی ندوہ ہے جس کے سالانہ جلسہ پر ہمیشہ امرتسر میں دیکھا کہ معاونان بڑی سرگرمی سے اس میں حصہ لیتے تھے۔ جلسے کرتے تھے۔ چندہ جمع کرتے تھے۔ مبلغ بھیجتے تھے۔ غرض سب کچھ کرتے تھے۔ آج یہ حال ہے کہ وہی ندوہ کے معاون جن کے انعام سے ہزاروں روپیہ چندہ اور سیکڑوں وفد شریک ہوتے تھے وہی معاون اپنے سرد مہریں کہ قطع تعلق نہیں کرتے۔ یہ انقلاب کیوں ہے؟ محض اختلاف اور یا بقول اُن کے ہمارے لی گرہ بڑا اُن کو امداد سے مانع ہے۔

میرے گرد دوست مولوی عبد الحمید صاحب شملوی سفیر ندوہ میرے پاس آئے اور معاونین ندوہ کی سرد مہری کا ذکر کیا۔ میں تو اپنے اصول پر کاربند رہا ہوں کہ مشترک کام میں ہم ایک ہیں، غلطی الگ چیز ہے کام الگ ہے۔ علماء غرض کی خرابی سے ہو ہر کی ذات میں خرابی نہیں آجاتی۔ اس لیے میں بھی

ظفر احمد ندوی۔ مہتمم اللہ بکار مرتبہ بیس پنجابی نظم ہے واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت اعلیٰ ہر سہ جلد للبیع۔ عاجز ہے مینجر

مضبوط ہاتھ رکھتا ہوں کہ کسی جماعت کی ندوہ ہو یا کوئی انجمن ہو اُس کے ممبران کی غلطی سے قطع نظر کر کے اس کو گرنے سے بچانا چاہئے۔ مولوی صاحب موصوف کے ساتھ میں اُن جاہلین کے پاس گیا جنھوں نے سرد مہری دکھائی تھی اُن سے گفتگو کی اور ان کو جلسے کی شرکت کی ترغیب دی۔ بعض نے اقرار کیا۔ بعض نے انکار۔

ندوہ کا کام چند آدمیوں کے مجموعہ کے اتفاق میں ہے جو غلطی سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو حضرات ندوہ کی اصلاح چاہتے ہیں اُن کا فرض ہے کہ کسی رنج کی وجہ سے جلسہ کی شرکت نہ چھوڑیں بلکہ بنظر اصلاح ضرور شریک جلسہ ہوں اور موقع بموقع ممبران ندوہ کی غلطیوں کی اُن کو اطلاع دیں۔

سب سے بڑا اعتراض جس اتفاق سے ندوہ کو محاسب جناب بابو نظام الدین صاحب سوداگر چرم امرت سری کے سر پر ہیں سے ہیں۔ آپ نے کئی بار مجھے شکایت کی اور اب تک وہ اس شکایت پر بضد معلوم ہوتے ہیں کہ باوجود یکہ میں محاسب بنایا گیا تھا تاہم جناب نے حساب عمارت کا حساب نہیں دیکھا یا نہیں دیا۔ اسی قسم کی اور جو جو شکایات ہیں ندوہ کے جلسہ میں طے ہونی چاہئیں۔

ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ اصلاحی کمیٹی بھی جو قوم کی نائب ہے اس موقع پر اپنے کام کا پروگرام مہیا کچھ سوچ بچار کر تیار کریگی مگر یہ اللہ ہے بقول ؎

از فراقت تنگ میگوئی سخن
ہر چہ خواہی کن ولے ایں یک مکن

یعنی جدا نہ ہوں۔

کارپردازان ندوہ کو دل سے یہ مان لینا چاہئے کہ ستر فیصد کسی نفسانی غرض سے اعتراض نہیں کرتے بلکہ بعض نیک نیتی سے معترض ہیں اس لئے اُن کے سمجھانے پر اُن کو پوری توجہ کرنی چاہئے۔

آئندہ خواہ از خدا ؎

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن

کا اجلاس

مسلم یونی ورسٹی ایسوسی ایشن کا اجلاس بدلتا ہوا اب ۳-۴-اپریل تک پہنچا ہے۔ ہم پہلے ہی حیران تھے کہ ہندوستان میں دو بڑی علمی انجمنوں (ندوہ اور حمایت اسلام) کے جلسے انہی تاریخوں میں ہیں۔ تو لوگ کہاں کہاں جائینگے۔ ندوہ میں شریک ہونگے یا انجمن حمایت اسلام لاہور میں۔ اب یہ مژدہ سُنا کہ مسلم یونی ورسٹی ایسوسی ایشن کے فائنانس سکرٹری نے ایسوسی ایشن مذکور کے اجلاس کی تاریخیں بھی ۳-۴-اپریل رکھی ہیں جن میں ندوہ اور حمایت اسلام کے جلسے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ندوہ کا جلسہ بارونق ہوگا نہ حمایت اسلام کا۔ بلکہ مسلم یونی ورسٹی کا۔ لوگ تو پہلے بھی کہتے تھے ؎

دل بکہ کند اقتدا نصیب کہ امام دو

اب تو اس نائب دیں چھنکر توحید کا مزہ بالکل ہی جاتا رہا۔ افسوس قومی کام کے ذمہ دار ہر طرف نظر نہیں ڈالتے جس کا نتیجہ یہی ہوتا ہے جو ہونا چاہئے۔

قرأت خلف الامام

تمسی دوست نے قرأت فاتحہ خلف الامام کا اختلاف حل کرنے کو لکھا تھا۔ اس کے جواب لکھا گیا اُس کی نقل وقت اخبار کر کے ہدیۂ ناظرین بھی کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ طرز تحریر برعایت علم الصول ہدیہ ہے ؎

ملے پیروی تیس خود اختیار کرینگے
ہم طرز جنوں اور بھی ایجاد کرینگے

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سورت فاتحہ نماز میں واجب ہے۔ اس کی تقریر یوں ہے کہ اُن کے نزدیک آیت فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ میں خدا تعالیٰ نے مطلق قرأت کا حکم کیا ہے۔ کسی خاص مقام کو معین نہیں کیا اور حدیث لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا يَقْرَءُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ میں اگرچہ معین ہے۔ لیکن چونکہ قرآن مجید قطعی الثبوت ہے۔ اس لئے اس کو مقدم رکھکر اس حدیث کو تابع قرآن کر کے یوں کہیں گے کہ مطلق قرأت نماز میں فرض ہے اور سورہ فاتحہ واجب ہے (مستفاد از اصول شاشی)

واجب کے ترک کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی البتہ ناقص ہو جاتی ہے۔ اور سجدہ سہو نکالنے سے وہ نقص رفع ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ اگر مقتدی سے کوئی واجب ترک ہو جائے تو امام پر سجدہ سہو لازم نہیں۔ اس لئے اگر مقتدی سورۃ فاتحہ کو ترک کر دیوے تو اس کی نماز ادا ہو جائیگی۔

یہ ہے اصل مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور اس کے سوائے جو اقوال شدت کے فتوے ہیں وہ سب متأخرین کے ہیں۔

اس تقریر سے معلوم ہو گیا کہ امام صاحب کے نزدیک سورت فاتحہ کا پڑھنا منع نہیں ہے۔ بلکہ اُن کے نزدیک یہ امر ہے کہ نہ پڑھنے سے بھی نماز ہو جاتی ہے۔ اپنی طرح مولوی عبدالحی صاحب مرحوم نے تعلیق ممجد میں تحقیق کیا ہے۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر مقتدی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھ لیوے تو بھی جائز ہے اور نماز صحیح ہے۔ چنانچہ درمختار میں کہا ہے و تصح فی الاصح یعنی اصح مذہب یہی ہے کہ مقتدی کے سورت فاتحہ پڑھنے سے اُس کی نماز صحیح ہوتی یعنی ناقص و فاسد نہیں ہوتی۔

اب اس تقریر کے مقابلے میں محدثین کی تقریر بھی سنئے۔ محدثین کے نزدیک سورت فاتحہ امام و مقتدی اور اکیلے سب کو فرض ہے اور دلیل اس کی وہی حدیث صحیح بخاری ہے جو اوپر گزر چکی۔ اس کے مثبت فرضیت ہونے سے کسی کو انکار نہیں حنفیہ نے صرف معارض قرآن جان کر فرضیت سے انکار کیا ہے۔ اگر ایسا ہو تو اس کے فرض ہونے سے وہ بھی انکار نہ کرینگے۔

پس اگر ہم یہ تعارض رفع کر دیں اور ثابت کریں کہ آیت میں سورت فاتحہ کے متعلق حکم نہیں ہے۔ بلکہ سورت فاتحہ کے بدلہ کی قرأت کا حکم ہے تو آیت اور حدیث ہر دو اپنی اپنی جگہ رہینگی اور تعارض رفع ہو جائیگا۔ اور حدیث سے سورت فاتحہ نماز میں فرض ثابت ہو جائیگی اور چونکہ مقتدی پر سے فرض ساقط نہیں ہوتا (ہدایہ) جیسے کہ سجدہ اور رکوع وغیرہ۔ اس لئے سورت فاتحہ بھی ساقط نہیں ہوگی۔

تقریر اس کی یوں ہے کہ آیت سورۂ مزمل متجد کی نماز کے متعلق ہے اور متجد کی نماز مشکل وقت کی نماز ہے۔ کبھی دن رات کے گھٹنے بڑھنے سے اور کبھی آدمی پر مختلف قسم کے حالات سفر مرض وغیرہ وارد ہونے سے۔ اس کے لئے قرأت کا ایک معین اندازہ ناممکن ہے۔ اس لئے تخفیف کی خاطر خدا تعالیٰ نے آسانی کر دی کہ جو کچھ میسر ہو سکے وہی پڑھ لیا کرو۔ چنانچہ یہ باتیں سورت مزمل کا دوسرا رکوع پڑھنے سے خود بخود صاف نظر آجاتی ہیں۔

اب سوچنا چاہئے کہ خود آدمی مریض۔ خواہ مسافر ہو خواہ تھوڑا وقت لیکر اٹھے۔ خواہ گرمی کا موسم ہو۔ سورت فاتحہ کے پڑھنے کا کوئی بوجھ نہیں۔ کیونکہ یہ نہایت چھوٹی سی سورت ہے اور اس کے سوائے دوسری قرأت میں لمبائی اور چھوٹائی کا سوال ہو سکتا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ کا حکم سورت فاتحہ کے بعد کی قرأت کے لئے نازل کیا ہے کہ جتنی میسر ہو سکے پڑھ لیا کرو۔ اگر وقت لمبا ہے اور آدمی تندرست ہے تو زیادہ پڑھو اور اگر وقت تھوڑا ہے یا آدمی بیمار ہے یا سفر کے سبب زیادہ برداشت نہیں کر سکتا تو چھوٹی قرأت پڑھ لے لہٰذا اس حدیث سورت فاتحہ کا آیت قرآن سے تعارض نہ ہوا۔ حدیث فرضیت فاتحہ کے لئے کافی ہوئی اور آیت اپنی جگہ پر اسکے سوائے دوسری قرأت کیلئے رہی۔ واللہ اعلم۔

(حاکسار ابوالفضل سیالکوٹی)

جماعت اہلحدیث

اور

سراج الاخبار

سراج الاخبار جہلم جماعت اہلحدیث کا پرانا اخبار ہے اس کے مضامین اخیر ذکر اہلحدیث کے بالکل ہوتے اور پھیکے معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے کوئی نہ کوئی مضمون تراش ہی لیتا ہے کل میسر لا خلاق لہ بالکل سچی حدیث ہے۔ اس کے ایڈیٹر مولانا مولوی فیض محمد صاحب ایک مُسن بزرگ ہیں مگر عالم پیری میں اکثر قویٰ مائل بانحطاط ہو کر کمزور پڑ گئے ہیں۔ لیکن ماشاء اللہ اہلحدیث کے مقابلہ میں حرارت قلبی اور جوش دلی ایسا قوی ہے کہ قیاس الحرارت لفقطۃ الاعتدال سے جانب افراط میں اوپر کو چڑھا ہوا ہے اس لئے آپ کو "پیر جوان ہمت" کہنا نازیبا نہیں ماہ جنوری کے وسط میں "انجمن اہل حدیث جہلم" کا جلسہ تھا۔ باوجودیکہ اس نواح میں جماعت اہلحدیث قلیل التعداد میں ہے۔ لیکن بفضل ایزدی جلسہ امید سے زیادہ رونق و کامیابی کے ساتھ ختم ہوا اور حاضرین کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی رہی۔ جماعت کے ایسے نظارے پر سراج الاخبار میں چند سوالات طبع ہوئے ہیں جن کا جواب اہلحدیث سے طلب کیا گیا ہے۔ ان میں سے بعض سوال تو مضحکہ خیز ہیں اور بعض تعجب انگیز۔ ان سوالات میں سب سے وزنی اور مشکل سوال جس پر کل سوالوں کی بنیاد ہے پہلا سوال ہے۔

جماعت اہلحدیث کو اللہ سواد اعظم پر اس کا بوجھ ایسا بھاری سمجھا گیا ہوگا کہ وہ بچارے کبھی بھی اس سے سبکدوش نہیں ہو سکینگے۔ لہٰذا ہم اسپر کچھ لکھنا چاہتے ہیں:۔

سوال اوّل۔ کیا رسول خدا نے اپنی حیات میں کوئی انجمن اہل قرآن کے نام سے مقرر فرمائی تھی جس کے اتباع میں "انجمن اہلحدیث" یعنی اشاعت حدیث کی انجمن مقرر کی گئی ہے۔ اصحاب کرام یا تابعین و تبع تابعین سے بھی کوئی انجمن اشاعت اسلام کے لئے مقرر کی تھی۔ جواب ہو الحدیث دینا چاہئے۔

جواب:۔ سائل نے اپنا نام ظاہر کرنے کی بجائے اپنے آپ کو ایک "محقق حنفی" لکھا ہے۔ اس سے دو امر معلوم ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ سائل کے نزدیک حنفی دو قسم کے ہیں۔ ایک محقق جن میں سے وہ خود ہیں۔ دوم غیر محقق۔ جن کی جانب ان کا میلان نہیں۔ الحمد للہ یہ متصور تو ہونے لگا کہ ایک شارح حنفیت کی ایسی بھی ہے جو اندھا دھند کے حنفی ہیں۔ ایسے ہی ایک طائفہ کا قرآن مجید ذکر کرتا ہے۔

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ (پ۲ بقر)	بعض ان میں سے ایسے ہیں جو کتاب (الٰہی) سے ناواقف ہیں۔ مگر کچھ جھوٹی سُنائی باتیں (یاد) ہیں اور وہ صرف اٹکلیں کرتے ہیں۔

صاحب ہم تو مدت سے پکار رہے ہیں کہ اے مسلمہ مجتہدین کے مجتہدات کو تحقیق کے بعد تسلیم کرو۔ معیار کتاب و سنت پر پرکھکر اور میزان قرآن و حدیث پر تول کر جو ٹھیک قبول کر لو۔ اور اسی کا نام ترک تقلید ہے۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنے وصیت نامہ میں اسی کی تاکید کی ہے جس سے ہمکو مفت میں بدنام کیا گیا کہ یہ لوگ ائمہ اربعہ کی تقلید کو واجب نہیں جانتے تو اُن کے علم و تقوے کے قائل نہیں۔ اُن کی بے ادبی کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ بہتانات ہمارے سر تھوپے گئے۔ خیر الحمد للہ کہ ہمارے پکارے اثر دکھا رہے ہیں ؎

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر
پردہ میں گل کے لاکھ جگر پاش پاش ہے

دوسرا امر جو ہمیں سائل کے وصف سے معلوم ہوا یہ ہے کہ سوال بصورت اعتراض کیا گیا ہے اس لئے

اُس کی یہ غرض ہے کہ جب آں حضرت صلعم نے اپنی جماعت صحابہ کا نام اہل قرآن نہیں رکھا تھا تو ہم کیوں اہلحدیث کہلائیں ہو۔ جس کا نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ سائل کے نزدیک اگر یہ امر ثابت ہو جائے کہ آں حضرت صلعم نے اپنی جماعت کو اہل قرآن کہا ہے تو اہلحدیث بلاحوت تردد اپنے آپ کو اہلحدیث کہہ سکتے ہیں۔ باقی جس قدر نتائج اور متفرعات اس سوال سے پیدا ہو سکتی ہیں وہ سب اس کی شاخیں ہیں۔ سوال کو بخوبی سمجھ لینے کے بعد اب جواب بھی سنئے

جناب! جس طرح علم شخصی دوسرے افراد سے متمیز کرنے کے لئے اور علم جنسی دوسری اجناس سے الگ کرنے کے لئے موضوع ہوتے ہیں۔ اسی طرح مذہبی حدود میں کسی دین کا نام جو بمنزلہ علم کے ہوتا ہے موضوع ہوتا ہے۔ پس آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کا علم جو دوسرے دینوں سے تمیز کرائے السلام ہے اور آیت وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا میں اسی امر کا بیان ہے۔ اسی طرح امت محمد صلعم کا علم جو اُن کو دوسری اُمتوں سے متمیز کرے مسلمین ہے۔ اور آیت هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هٰذَا میں اسی کا ذکر ہے

اور ظاہر ہے کہ نبوت کے آخری دور یعنی عہد خلافت میں جعل اصول دستور العمل قرآن شریف ہے اس لئے مسلمانوں کو قرآن شریف کی طرف مضاف کرنا اس امر کے لحاظ سے ہوگا کہ ان کا دستور العمل قرآن پاک ہو۔ پس ان کو اہل قرآن کے لقب سے ملقب کرنا بالکل بجا اور درست ہوگا۔ یہ تو نکتہ کی بات تھی جو آپ کو انگلیوں پر سمجھا دی۔ اب اس کی کچھ تمہید آپ کو بتائیں کہ آں حضرت صلعم فداہ روحی نے اپنی امت مرحومہ کو اہل قرآن کے معزز لقب سے کہاں یاد فرمایا ہے۔ ملاحظہ کیجئے حدیث وتر جسے حنفیہ کلام واجب وتر کی دلیل میں پیش کیا کرتے ہیں۔

اوتروا یا اهل القرآن (بلوغ) — اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو۔

امید ہے اب تو آپ کا مطالبہ پورا ہو گیا ہوگا۔ کہ آں حضرت صلعم نے اپنی حیات طیبہ میں ایک انجمن (جماعت صحابہ) اہل قرآن مقرر کی تھی لہٰذا اب آپ کو اہلحدیث کے پیارے لقب سے چڑنہ چاہئے

اگر آپ نگاہ کو اس سے بھی اوپر لیجائیں۔ اور تنگ ظرفی نہ کریں تو ہم آپ کو کتاب اللہ میں بھی دکھائیں کہ خدا تعالےٰ نے امم سابقہ میں سے بعض کو اُن کی مخصوص کتاب آسمانی کی طرف نسبت کیا ہے اسکی وجہ بھی یہی ہے کہ اُن کا دستور العمل و فارق بین الحق والباطل وہی کتاب تھی۔ سنئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ (مائدہ)

"اہل انجیل کو چاہیئے کہ اس کو سوائی فیصلہ کیا کریں جو خدا نے اس (انجیل) میں نازل کیا ہے"

آئیے! اب آپ کو اسی رخ کا نظارہ دوسرے پہلو سے بھی دکھائیں۔ قرآن شریف تو سب فرقوں کے نزدیک یکساں دستور العمل اور سادی حجت قطعی ہے۔ خود اس امت میں کسی فرقے نہیں۔ تو بالخصوص ایسے قرآن کی طرف امتیازی نسبت کسی فرقے کو نہیں ہو سکتی۔ اس صورت میں کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کی طرح الفاظ قرآن کے سوائے سب کچھ کا انکار کر دے۔ اسی لئے قرآن کے بعد جس جس فرقے کا جو جو دستور العمل تھا اور دوسرے فرقوں سے امتیازی طریق عمل تھا وہ اس کی طرف منسوب ہوا۔ مثلاً حنفیوں نے اپنے امتیاز کی بنا امام ابوحنیفہ کے اصول و فروع پر رکھی اور دوسروں سے دوسروں کے کلیات و جزئیات پر۔ اسی طرح ایک طائفہ اُس طوفان بے تمیزی میں قرآن کے بعد اپنا دستور العمل حدیث نبوی کو بنایا اور دوسرے سب کے اصول و فروع۔ جزئیات و کلیات اور قواعد ضوابط کو حدیث نبوی کے ماتحت کیا اگر حوالق ہوئے تو تسلیم کیا ورنہ عذر کر دیا۔ ایسا نہیں کہا کہ قرآن شریف اور حدیث نبوی کو کسی خاص شخص کے فہم و رائے کے تابع و ماتحت کریں جو خود قرآن و حدیث کا حکم و ماتحت ہو۔ پس اس طائفہ کا نام اہلحدیث اس طریق عمل کے رو سے ایک وصفی نام تھا جو فی اُمت کے وقت منقول ہوا کرا مکا علم ہو گیا۔ لہٰذا اب ہو دیکھا پڑیگا کہ جس چال اور روش کو اس فرقے نے اختیار کئے رکھا اور اس لقب سے وہ دوسروں سے متمیز ہوئے وہ روش اختلاف و افتراق امت کے زمانے سے پیشتر معمول بھی تھی یا نہیں۔ اور قرآن اول اور صدر اول کے لوگ آں حضرت صلعم کے بعد کسی دوسرے کی شخصیت کو دین میں کہاں تک داخل کرتے تھے۔ اگر قرآن و حدیث کے سوائے کوئی دیگر شے تحت شرع نہیں جانی جاتی تھی تو پس قصہ تمام شد۔ ما بخیر رسانیم بسلامت۔ اور اگر خیر القرون کے لوگ آنحضرت صلعم کے سوا کسی اور کی شخصیت کو دین میں دخل کرتے تھے تو بیشک اہلحدیث کا پیارا لقب دو وصفی نام جدید سمجھا جائیگا۔ کتب بینی کی زحمت گوارا کرنے اور ورق گردانی کی مشقت برداشت کرنے سے پیشتر ذرا عہد صدیقی کے دستور العمل کا ملاحظہ کر لیجئے۔ امید ہے کہ آپ کی تکلیف کم ہو جائیگی

اچھا آئیے آپ کو یہی بات ایک دوسرے طریق پر بتائیں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جہمیہ وغیرہ فرقوں کے مقابلہ میں ایک گروہ کا نام اہل سنت بھی تھا۔ یہ کس اعتبار سے تھا؟ اسی اعتبار کے لحاظ سے تھا یا نہیں کہ جن مسائل میں یہ فرقے ایسی ایسی رائے رکھتے ہیں اُن مسائل میں ہم سنت نبوی کے پابند ہیں۔ ان میں سے بعض امور کو امام صاحب کی موجودگی میں مروج تھے۔ جیسے اہل سنت کی تمیز اسم اہل سنت سے کیگئی۔ اور امام صاحب کی طرف نسبت کر کے حنفی کے نام سے ذکی گئی۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اگر اس کی وجہ آپ سمجھ گئے تو یقین جانئے کہ آپ بھی حنفیت کی نسبت سے اپنی تمیز نہ کرائیں گے بلکہ اپنے تئیں حدیث و سنت نبوی کی طرف منسوب کر کے ممتاز رہیں گے

اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ!

(خاکسار ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری)

ایڈیٹر:- مولوی صاحب کی قوت استدلالیہ مسلم ہے۔ امید ہے بہت سے احباب کو اس سے فائدہ ہوگا۔ میں اس مسئلہ کو اور طرز سے ذکر کرنا چاہتا

ہوں جو طلبا خصوصاً متلقی اہل علم کے لئے قابل فہم ہے۔ میں ہمیشہ اس مسئلہ کے متعلق حیران رہتا ہوں کہ اہل علم خصوصاً اہل منطق اس مسئلہ میں علم معقول و اصول سے کام نہیں لیتے۔

بقاعدہ علم مناظرہ مناسب ہے کہ پہلے اپنا مدعا ثابت کریں اس کے بعد مدعا علیہ کو دفع کریں۔

آیت قرآنی فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ بالاجماع نماز کے حق میں آئی ہے۔ اب صحیح طلب امر صرف یہ ہے کہ آیت موصوفہ میں لفظ ما بقاعدہ علم اصول کیا ہے۔ عام ہے۔ مطلق ہے یا مجمل۔

عام نہیں۔ کیونکہ عام ہونے کی صورت میں لازم آتا ہے کہ جس شخص کو جتنا قرآن شریف یاد ہو سب کا پڑھنا اس پر فرض ہو۔ اس لئے عام کا حکم شمول ہے جمیع افراد کا۔ صاحب نور الانوار کا یہ عذر کرنا کہ تمام نماز کا فرض ہونا تیسیر کے خلاف ہے اس لئے ما کا پڑھنا فرض نہیں ہوگا۔ ایک معنی سے ہمارے دعوے کی تائید ہے کہ عام نہیں۔ عام مان کر توجیہ کرنا گویا عام کی تعریف اور حکم جدید تجویز کرنا ہے۔ جو ہرگز جائز نہیں۔ حیران ہے۔ کجا اس بات پر رد دیا جاتا ہے کہ عام کا شمول اپنے افراد کو قطعی ہوتا ہے۔ کجا یہ کہ آیت کریمہ میں لفظ ما عام تو ہے مگر سب افراد کو شامل نہیں یا للعجب۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ما کا لفظ مطلق ہے مگر بقاعدہ علم اصول یہ صورت بھی جائز نہیں کیونکہ مطلق کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی باعث فساد کا نہ ہو تو مطلق اپنا بالمامور بہ یعنی مطلق کے جس فرد پر عمل کیا جائے وہ مامور بہ کا فرد ہوتا ہے۔ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ ہر شخص سورۃ فاتحہ کو ختم پڑھنے والا فرض ادا کرتا ہے۔ سوائے اقرء پڑھنے والا بھی فرض ہی کا ادا کرنے والا سمجھا جائے۔ مگر فقہا کا مذہب اس کے برخلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں فرض قرأت عین نہیں بلکہ فی نفسہ سنت یا مستحب۔ حالانکہ مطلق کا حکم یہ تھا کہ جو فرد بھی ادا کرے وہ مامور بہ ہو۔ ثابت ہوا کہ آیت موصوفہ میں اذا قرأتم سے ہر فرد نہیں وہ فرد مراد ہے جو مصلین نے سمجھ رکھا ہے فافہم

تیسرا احتمال یہ ہے کہ لفظ ما مجمل ہے۔ یہ احتمال صحیح ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ مجمل کی تعریف ہے جس میں اجمال معانی کا ہو۔ اور جس کا حکم ہے رجوع الی المتکلم۔ یعنی متکلم اُس کی تشریح اور تفسیر کر کے کھولدے۔ آیت موصوفہ میں مجملیت افراد و تعدد افراد و عدم معانی ظاہر کہ ایک آیت فرض ہے یا دو۔ تین یا چار وغیرہ۔ یا کون سی سورت فرض ہے۔ فاتحہ یا بقر۔ والعصر یا کوثر وغیرہ۔ تو ان سب افراد میں سے متکلم نے تعین کرنے کو فرمایا۔

لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب

(یعنی سورہ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے)

اس حدیث سے آیت موصوفہ کا بیان ہو گیا اور اُس اجمال کی تفسیر کافی ہو گئی جہاں تک علم اصول ہمیں کام کرتا ہے اس تقریر پر کوئی اعتراض معقول نہیں ہو سکتا کسی صاحب کو ہو تو ہمرانی سے ہمیں مطلع فرمائیں بڑی خوشی سے اُن کی تحریر کو مذاکرہ علمیہ میں لیکر شائع کر دینگے۔

آیت کی اس تفسیر پر پہنچیں تو اصل مسئلہ پر ایک اعتراض عام طور پر کیا جاتا ہے جو بالکل بے دست ہے وہ یہ ہے کہ اذا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا (قرآن جب پڑھا جائے تو سنو اور چپ رہو)

اس آیت نے ہر نفس مطلق حکم دیا ہے کہ قرآن کے پڑھے جانے کے وقت چپ رہنا اور سننا چاہیئے اور یہ حکم عام ہے نماز میں ہو یا نماز سے باہر۔ اس کا جواب عوام کے مقابلہ میں تو مشکل ہوگا مگر خواص اہل علم خصوصاً منطق دان علماء کے سامنے بالکل آسان ہے یہاں تک آسان ہے کہ میرا دعویٰ ہم ہے کہ کوئی منطقی عالم اس آیت کو اس مطلب کے لئے پیش ہی نہیں کر سکتا۔

جناب! اذا کلیہ نہیں ہملہ ہے وجہ تلازم الجزئیۃ فلا تکون کلیۃ (نبراس) کیونکہ اذا ہملہ ہے کلیہ نہیں۔ اس لئے اس میں عموم نہیں۔ عموم کلیات میں ہوتا ہے اذا میں نہیں۔ تو ثابت ہوا کہ آیت موصوفہ اذا قُرِئَ میں وہ ضرور نہیں جو مصلین نے سمجھ رکھا ہے فافہم

ما اوصانی جدی بعد حمایاتی الی ولایا

ہم جانتے ہیں کہ ہمارے اس جواب پر بعض اعتراض ابھی ہیں۔ چونکہ پہلے معترضین کو اظہار خیالات کی اجازت دی ہے کہ علم معقول و اصول سے نفس مسئلہ پر کچھ لکھینگے تو شائع کیا جائیگا۔ اس لئے ہم اپنے ذہنی اعتراضات بھی اُنہی کے لئے چھوڑتے ہیں (توضیح نحل ۸۹ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ)

مضامین قاسمیہ

(از مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی)

طعام ہنود

قال اللہ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ

اہلحدیث مورخہ ۲۹ ربیع الاول سنہ رواں میں جناب حکیم حبیب الرحمٰن صاحب کی تحریر طعام ہنود کی بابت دیکھی۔ آں جناب نے علماء کرام کا ذکر کرتے ہوئے اس جید ان کا نام بھی لیا ہے۔ اس لئے اپنی بالکص تحقیق کو مختصر الفاظ میں تعلیمہ کر دیتا ہوں۔

ہنود کے آب و طعام کی نسبت ناکسار کی رائے سابق میں یہ تھی کہ اُن کے ہاتھ کا کھانا کھا لینا اور پانی پی لینا جائز ہے بدلیل حدیث کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود یہ مشرکہ کی دعوت قبول فرما کر طعام نوش کیا۔ اور ایک ہندو مشرکہ عورت کے مشکیزہ سے پانی لیکر خود نوش کیا اور تمام صحابہ کرام کو پلوایا۔ لیکن ہنود کے خانگی حالات اور اُن کی عدم صفائی اور ناپاکی کی کثرت و مشاہدہ اور تجربہ کے بعد سابق رائے بدلنی پڑی اور آیت مذکورہ کا یہ مطلب سمجھ میں آیا کہ ان کا باطن ہی نہیں بلکہ ظاہر بھی نجس رہتا ہے خواہ وہ اپنے خیال میں بہت صفائی و احتیاط کریں۔

اس لئے میں تو اُن کی دوکان سے کھانے پینے کی چیز خرید کر کھانے کو بھی روا نہیں سمجھتا۔ چہ جائیکہ اُن کی دعوت قبول کیجائے۔

مناسب کے طالبوں کا حال بہت دیکھا کہ حاجت ضروریہ کو گئے اور ایک چھوٹے سے گڑھے (جو آج کل میں ہر مکان میں ہوتا ہے) میں دو تین چلو پانی بھر لیجئے۔ اُس سے آبدست کر کے

اپنی ہیلی بٹی (چھوٹی دھوتی نظل لنگوٹ) میں ہاتھ پر بچھتے ہوئے واپس آئے اور مٹھائی میں ہاتھ ڈالکر لڈو بنانے لگتے ہیں۔

بھلا بتلائیے کہ جب نہ تو مقام خاص کی صفائی ہوئی اور نہ ہاتھوں کی۔ تو کیا اس سین کو دیکھکر آپکا کھایا ہوا کھانا باہر نہ آجائیگا؟ میرے خیال میں تو ان کے کھانے پینے کی چیزوں سے بہت پرہیز کرنا چاہئے۔

مدرسہ میاں صاحب | اخبار اہل حدیث نے مقررین اپنے مکرم دوست مولوی عبدالحمید صاحب خیرآبادی کی تحریر دلپذیر بابت مدرسہ جناب شیخنا و شیخ الکل حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور بھی پڑھی ہوگی اُن کی رائے سے پورا اتفاق ہے۔ بلکہ مدرسہ مذکورہ کو ہندوستان کے فن حدیث و دیگر علوم کی بڑی ورسٹی (دارالعلوم) بنانا چاہئے۔ اور جو طلباء اس سے فارغ ہوکر نکلیں اُن کو علماء و مسند دینے کے خاص القاب بھی (مقرر کرکے) دیئے جائیں مثلاً اول درجہ میں کامیاب ہونے والوں کو شمس الافاضل دوسرے درجہ والوں کو قمر الافاضل۔ تیسرے والوں کو نجم الافاضل وغیرہ۔ اور اس کا انتظام اہلحدیث کا نمائندہ کرے تاکہ یہ مدرسہ حضرت مرحوم کی زندہ یادگار رہے۔

تاریخ نبوی | اخبار اہلحدیث میں اس کی اشاعت کی بابت متعدد تحریریں دیکھیں۔ شاید بھی اپنا خیال ظاہر کردیتا ہوں۔ وہ یہ کہ مولانا الحاج الوحد ابراہیم صاحب نے عرصہ ہوا یہ کتاب اپنے پرچہ الہادی میں سلسلہ وار شائع کی تھی جو تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ اور اب تک اُن سے قیمتاً تعلق ہے اس لئے جو حضرات نے اُس کو دوبارہ بذریعہ اخبار اہلحدیث شائع کرنیکی رائے دی ہے میں اُن کی رائے سے متفق نہیں میرے خیال میں مناسب یہ ہے کہ اُس کی بجائے "تاریخ اہلحدیث" پر عرصہ سے لکھی جارہی ہے اور آنکھیں اُس کی منتظر ہیں اُس) کا چودہ قسط وار اہلحدیث میں شائع ہونا چاہئے۔ اور جن حضرات کو تاریخ نبوی دیکھنے کا شوق ہو وہ مولوی صاحب موصوف سے قیمتاً منگوا کر دیکھیں۔ آئندہ اختیار

محراب مسجد | اخبار اہلحدیث ۱۲ صفحہ میں مولوی محمد اسمٰعیل گرجوی نے علماء کرام سے چند سوالات بابت محراب مروجہ فی زمانہ کئے ہیں اُن میں اس عاجز کا نام بھی لیا ہے۔ اس لئے اپنی ۔ماط کے مطابق جواب عرض کرتا ہوں۔ واضح ہو کہ اعتراب الساقہ میں جو روایت ابن مسعودؓ کی طبرانی سے منقول ہے کہ "مسجد کی محراب تراشہ کی جائینگی" اس میں محراب سے مراد جائے عبادت ہے جیسے قرآن مجید میں حضرت ذکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ آیا ہے۔ نہ محراب مروجہ فی زمانہ کیونکہ اس کا احداث ولید کی امارت میں ہوا ہے۔ اُس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کے عہد میں مساجد میں محراب نہیں تھی جیسا کہ علامہ سمہودی نے وفاء الوفا میں صاف طور سے لکھدیا ہے اور علامہ سید علی نے تواس کے بدعت ہونے میں خاص ایک کتاب ہی لکھ ماری ہے افسوس کہ وہ ہندوستان میں نہیں ملتی۔

جواب دریافت اثر | اخبار اہلحدیث ۲ جنوری میں ایک صاحب نے اثر حضرت علیؓ کا انما انتم کرجل من کوفتکم هذا ہ یکنی باب حنیفۃ الوکا پتہ دریافت کیا ہے۔ اُس کے جواب میں عرض ہے کہ اکثر محدثین کا اتفاق ہے کہ ائمہ کی تعریف و فضائل میں جس قدر احادیث و آثار مشہور ہیں وہ سب موضوع ہیں۔ ثانیاً محدثین نے حدیث موضوع کے پہچاننے کے جو وسائل ذکر کئے ہیں ان کو ملحوظ رکھنے کے بعد اثر مذکور کے موضوع ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ غلط حدیثوں اور جھوٹے آثار کو ائمہ کی تعریف اور فضائل کا مدار مقرر کرنا بنی کی شان نہیں ارفع ہونے کے ادنے ہوجاتی ہے حالانکہ اُن کے حالات و مناقب خود اُن کے مضامین پر کافی روشنی ڈالتے ہیں یا لَيْتَ شِعْرِي يَعْلَمُونَ۔

جواب دریافت حدیث | اخبار اہل حدیث میں ایک صاحب نے حدیث مرفوع من دان فقد دان الحق اور دوسری روایت من دان فی المنام فقد رآنی کی بابت دریافت کیا ہے کہ ان کا مطلب کیا ہے اور کس کتاب کی روایت ہے؟ اور کیسی ہے؟ سو واضح ہو کہ ہر دو روایات صحیح بخاری و مسلم کی ہیں۔ اور دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ پہلی بالکل مختصر ہے۔ دوسری اُس سے مفصل۔ تیسری ایک اور روایت میں ضمیر انی فی الیقظۃ زیادہ آیا ہے یہ بھی صحیحین کی ہے اور ہر دو سے زیادہ مشرح۔

مطلب ہر ایک کا یہ ہے کہ جو شخص خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا گویا مثل بیداری کے آپکو دیکھا۔ سبحان اللہ جل جلالہ!

دعا کیلئے | مولوی محمد دوم شریف صاحب نے اپنی ایلیہ کی مغفرت کے لئے جن لوگوں سے دعا کی درخواست بذریعہ اخبار اہلحدیث کی ہے اُن میں میرا نام بھی ہے۔ اس لئے میں اُن کو مطلع کرتا ہوں کہ میں نے بہت خلوص سے دعا کی ہے کہ خدا تعالیٰ کو توفیق صبر دی۔ آمین۔

مذاکرہ علمیہ نمبر ۴ مورخہ ۲۱ صفر متعلق زوجہ مفقود الخبر | میری تحقیق میں مولینا ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا خیال کہ حضرت عمرؓ کا فتوے زوجہ مفقود کے بارے میں چار سال انتظار کرنے کے بعد چار ماہ دس یوم عدۃ گزار کر نکاح اقتصادی تھا نہ دائمی، بالکل صحیح ہے۔ اس لئے کہ یہ کوئی شرعی نہ تھا بلکہ سیاسی تھا۔ جو لوگ امور سیاست میں مذاق رکھتے ہیں اور حضرت عمرؓ کے دماغ کو امور سیاست میں اوج کمال پر مانتے ہیں۔ وہ سب سے پہلے اسپر صاد کرینگے۔ اور حضرت عمرؓ کا یہ حکم نہ تھا کوئی سیاسی مصلحت تھا بلکہ اور بھی بہت سے احکام حاجج کامل شدہ میں ان گنے ہیں درحقیقت سیاسی اور اقتصادی تھے۔ نہ دائمی۔ لیکن مولانا ممدوح کی

ہمیں رکھنا ہے اور عورت بھی تفریق کی مدعی ہو تو بوجہ مجبوری وہ عورت ایسے مرد کی زوجیت سے علیحدہ کردیجائیگی۔

از مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری
مقیم دہلی

اس مذاکرہ کی بابت خاکسار کا مضمون اوائل ربیع الاول میں ارسال ہوچکا۔ افسوس کہ وہ دفتر اہلحدیث میں گم ہوگیا۔ اس کے بعد تین مضامین مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری و مولوی حکیم سید امین صاحب و مولوی حکیم ابوداؤد صاحب کے ہمارے گم شدہ مضمون کے موافق نکلے جس سے ہمکو بہت مسرت ہوئی۔ چونکہ یہ مضامین کافی معلوم ہوتے ہیں اس لئے اب زیادہ غامہ فرسائی کی ضرورت نہیں ہر سہ مضامین خصوصاً مولوی ابوداؤد صاحب کے مضمون میں خوب تحقیق سے کام لیا گیا ہے جزاھم اللہ

مذاکرہ علمیہ نمبر ۶

(مورخہ ۱۹ ربیع الاول)

از مولوی عبید اللہ ولد مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری

آیت آیت کریمہ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا الخ

اس آیہ کریمہ کی نسبت جو سوال پیش کیا گیا ہے وہ اس بنا پر ہے کہ ان کو مصدریہ ناصبہ قرار دیا جائے جیسا کہ اس مذاکرہ کو پیش کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے (ترکیب نحوی کے بموجب) اَنْ لَا تُشْرِكُوا کو اَلْمَحْرُمَ کے جَرَّم کا اور یہ مرکب ہے یعنی عدم الشرک کو محرم اس میں اَن مصدریہ داخل ہے کہ "تشرکوا" کو پر اَن مصدریہ اپنے مدخول کو ساتھ لیکر مصدر کی تاویل ہوتا ہے (اہلحدیث ۵ جلد ۱۲)

لیکن جبکہ ہم اس اَن کو مثل اَن وَفَاجِيَ لِمَا اَن يَّا اِبْرَاهِيْمُ کے اَن مفسرہ قرار دیں جیسا فرا کا مذہب منتا ہے تو یہ اشکال پیش نہیں آتا۔ اس لئے کہ اس صورت میں ان لا تشرکوا حرم کا مفعول نہیں بنتا بلکہ اس کا مفسر ہوجاتا ہے۔ اور ان تفسیریہ کے لئے جو شرط ہے وہ یہاں موجود ہے وہ حرم ہے جو معنیً قول ہے اور لا تشرکوا کیا کی نون بوجہ لائے نہی کے گری ہے نہ آں ناصبہ کے سبب سے۔

اب اشکال اگر رہتا ہے تو یہ کہ حرم کی تفسیر ان لا تشرکوا کی ٹھیرا سکتا ہے یا وصیں قدر تو اسی اس آیت کریمہ میں ہیں وہ سب حرم کی تفسیر قرار دی جاسکتی ہیں لیکن جملہ بالوالدین احساناً حرم کی تفسیر نہیں ہوسکتا۔

اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ بالوالدین احساناً کا عطف تعالوا پر ہے نہ ان لا تشرکوا پر۔ اسلئے یہ حرم کی تفسیر نہیں ہے بلکہ تعالوا امر ہے اسی پر دوسرا امر احسنوا بالوالدین احساناً عطف کیا گیا۔ آیہ کریمہ کا ترجمہ یوں ہوا:۔

"کہو کہ آؤ پڑھوں (یعنی بیان کروں) میں جو چیز کو جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہے (یعنی یہ کہ تم اس کا شریک کسی چیز کو نہ ٹھہراؤ اور کہو کہ سلوک کرو اپنے ماں باپ کے ساتھ سلوک نیک"

لیکن اگر ہم اس اَن کو مصدریہ ناصبہ قرار دیں تو اس کے پہلے لام حرف جر محذوف رہیگا۔ اور حرف جر کا اَن اور اَنْ کے پہلے محذوف ہونا الجواری اور مغنی وغیرہ کتب شرح جامی وغیرہ میں مذکور ہے اب آیہ کریمہ کا ترجمہ اس طرح ہوگا:۔

"کہو آؤ میں پڑھوں اس چیز کو جو خدا نے تم پر حرام کی ہے تاکہ تم اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرو"

اس اَن ناصبہ مصدریہ قرار دینے کی بنا پر ایک ترکیب

لہ یہ تو ہوا اگر ترکیب کیا ہوئی؟ شرح یا تفسیر کا حکم یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے مفسر کی جگہ لے سکے۔ اس اصول سے ان لا تشرکوا کو (اَن کا صلہ ہونا چاہئے۔ پس تقدیر کلام یوں ہوگی اتل ما ان لا تشرکوا بہ شیئاً۔ دھوکا قریب (ایڈیٹر)

اور بھی ہے وہ یہ کہ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ الخ جملہ ختم ہوگیا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا الگ جملہ ہے۔ اس ترکیب پر معنے یوں ہوا۔

سمجھ کر اُن پڑھوں میں تمہیں وہ چیز جو خدا نے حرام کی ہے۔ تمہیں لازم ہے کہ تم اُس کا کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرو۔ واللہ اعلم!

از مولوی منیر خان صاحب سہارنپوری

(مدرس مدرسہ مظہر العلوم بنارس)

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔

اس آیت کریمہ کی توضیح چند طور پر ہو سکتی ہے جس سے کہ بظاہر جو شبہات ہیں اُن کا ازالہ بخوبی ہو جاتا ہے:

اوّلاً تحریم از باب تفعیل ہے اور باب تفعیل کی خاصیات متعدد ہیں منجملہ اُن کے تصییر ہے۔ یعنی کر دینا کسی چیز کو صاحب ماخذ۔ لہٰذا حرم بمعنے جعلہ ذا حرمۃ ہوگا اور حرمت کے معنی لغت میں ہے آنچہ شائستن آں روا نباشد کذا فی الصراح ومنتہی الارب پس اس بنا پر معنی حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ جس کی تحریم شرع اللہ نے تمہارے ذمہ کر دیا ہے، ہوگا۔ اور مفعول حَرَّمَ کا ضمیر محذوف ہوگی کیونکہ جملہ حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ صلہ تھا اسم موصول کا صلہ واقع ہے اور صلہ میں ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو کہ موصول کی طرف راجع ہو لیکن ضمیر مفعول کا حذف جائز ہے لہٰذا حَرَّمَ سے بھی ضمیر مفعول محذوف ہے اور جملہ اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا، مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ کی تفسیر واقع ہے۔ میری اس توضیح سے ظاہر ہے کہ جن لوگوں نے حرم بمعنی واجب لیا ہے اُس کی شاید توضیح یہی ہوگی۔

ثانیاً کتب نحو سے ثابت ہے کہ بعد اَنْ مصدریہ کا واقع آیا کرتا ہے۔ شرح جامی میں مثال دی ہے قولہ تعالیٰ مَا مَنَعَكَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ

اعنی ان قبیل، اس عبارت سے ظاہر ہے کہ ان لا تشرکوا میں لا زائد ہے کیونکہ بعد آن مصدریہ واقع ہے۔ ایسا ہی ان لا تشرکوا میں لا زائد ہوگا۔

ثالثاً۔ جملہ ان لا تشرکوا بواسطہ آن، ما حرم ربکم علیکم کی تفسیر واقع ہے۔ اور اگر یہ شبہ ہو کہ جملہ ان لا تشرکوا میں بعض مطلوبات وبالوالدین احسانا ارشد ہے لہٰذا تفسیر ما حرم ربکم علیکم کی کیونکر واقع ہوگا۔ اسلئے کہ اوامر نواہی کے ضد اور عکس ہوتے ہیں اور نواہی محرمات کی تفسیر ہو سکتی ہے اوامر نہیں کیونکہ اوامر سے مطلوب فعل ہوتا ہے ترک نہیں۔ اور نواہی اور محرمات سے مقصود ترک ہوتا ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ امر بالشئے مستلزم ہے نہی ضد شئے کو یعنی اگر کسی چیز کے کرنے کا حکم دیا جائے تو اس حکم سے یہ ضرور سمجھا جائیگا کہ ترک اس کا ممنوع ہے۔ لہٰذا امر الزاماً نہی کو شامل ہے۔ پس جملہ وبالوالدین احسانا بعد ان لا تشرکوا بجائے تفسیر کے تفسیر ہوگا۔ اور تفسیر تحریم بصورت نہی میں مبالغہ ہے لہٰذا خداوند تعالیٰ نے بصورت نہی تفسیر فرمائی ہے۔

رابعاً۔ اتل ما حرم ربکم علیکم پر کلام تمام ہو کر منقطع ہوگیا بعد کو ان لا تشرکوا سے دوسرا جملہ شروع ہے ان لا تشرکوا بواسطہ آن مصدریہ بتاویل مفرد ہو کر مبتدا، خبر محذوف یا خبر مبتدا محذوف کا ہوگا۔

بعض احتمالات اور بھی ممکن ہیں امید ہے۔ علمائے کرام توجہ فرما کر ناظرین کو مستفیض کرینگے!

از مولوی سید عبد اللہ صاحب بانکی پور

آس آیت میں آن مفسرہ لینا خوب ہے اس سے معنے صحیح بے تکلف حاصل ہوتا ہے آن کا مفسر معنے قول ہوتا ہے اور وہ اتل یہاں موجود ہے اس صورت میں آیہ شریفہ کا معنے یہ ہوگا۔

کہدو (اے نبی علیہ السلام) آؤ میں تمکو سنوں وہ چیز جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کی ہے (یا جو اللہ نے تم پر واجب کیا ہے) یہ کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو

اور اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل نہ کرو۔

پوری آیت کا ترجمہ کر جائے جو کہ بالکل صحیح ہوگا اور ایک فصاحت معلوم ہوگی۔

(فاکتفا ابو السعود محمد وعفی عنہ واعظ اہلحدیث کانپور ضلع مولانا محمد سعید مرحوم بنارسی)

از پنڈ دادنخان مولوی گل محمد صاحب

(ازکدہ ضلع مظفر گڑھ)

اس آیت شریفہ میں بظاہر مشکل ہے اس طرح حل ہوگی کہ لفظ علیکم کو جار مجرور نہ بنایا جاوے بلکہ یہ منادا فعال ناصبہ سے قرار دیا جاوے اور ان لا تشرکوا کو یہ علیکم کا مفعول بہ تو اتبع منصوب اسکا بنایا جاوے حرم ربکم کا مفعول بہ محذوف قرار دیا جاوے تقدیر عبارت آیت مرصولہ یوں ہونی چاہیئے۔ علیکم اتل الذی حرم ربکم علیکم ان لا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین

کہ تم لوگ شرک نہ کرو، اور ماں باپ کی خدمت کرو وغیرہ!

جیسا تادینا وَاَنْ يَّاْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ میں فاد یناہ مفسرہ اور یاتوا ابراھیم اس کی تفسیر واقع ہے۔ اور اسی طرح بِاَنَّهٗ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ میں مفسرہ اور اتل فیہ اس کی تفسیر ہے۔ لیکن ہو کہ اَنْ مصدریہ ہو اور ما حرم ربکم یعنی تحریم شرک والساءت والدین وغیرہ مبدل منہ اور ان کے متعلق ولوازمات (عدم الشرک اور احسان بالوالدین وغیرہ جو مدلولات آن مصدریہ ہیں) بدل الاشتمال قرار دیئے جاویں۔ اس تقدیر پر معنے یہ ہوگا:

آؤ میں تمکو شرک و اساءت والدین وغیرہ اخلاق رذیلہ کی حرمت بتاکر عدم الشرک (توحید) واحسان بالوالدین وغیرہ اخلاق جمیلہ کی تعلیم کروں۔

از مولوی ابو المجد عبد الصمد صاحب ندوی

از لکھنؤ

آس آیت پاک میں آن کے اندر دو احتمال پیدا ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ آن مفسرہ ہو۔ دوسرا یہ کہ آن ناصبہ مصدریہ ہو۔ دونوں احتمال پر غور کرنے کے اگر قاعدہ نحوی سے دیکھا جائے تو کسی احتمال میں اَلَّا تُشْرِكُوْا، حَرَّمَ کا مفعول نہیں ہو سکتا ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ذیل میں دونوں احتمال کی واضح طریقہ سے تفسیر کرونگا۔ اور بقاعدہ نحوی اس بات کو ثابت کر دکھاؤنگا کہ اَلَّا تُشْرِكُوْا صلہ کو حرم کا مفعول قرار دینا ایک صریحی دھوکہ اور مغالطہ ہے۔ میں پہلے اس جگہ اُس احتمال کو نقل کرتا ہوں جس میں اَنْ مفسرہ ہونے کا باوجود

آیت میں آن مفسرہ لینا خوب ہی ہے سے معنے صحیح بے تکلف حاصل ہوتا ہے آن کا مفسر معنے قول ہوتا ہے اور وہ اتل یہاں موجود ہے اس صورت میں آیہ شریفہ کا معنے یہ ہوگا۔

کہدو (اے نبی علیہ السلام) آؤ میں تمکو سنوں وہ چیز جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کی ہے (یا جو اللہ نے تم پر واجب کیا ہے) یہ کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل نہ کرو۔

پوری آیت کا ترجمہ کر جائے جو کہ بالکل صحیح ہوگا اور ایک فصاحت معلوم ہوگی۔

(فاکتفا ابو السعود محمد وعفی عنہ واعظ اہلحدیث کانپور ضلع مولانا محمد سعید مرحوم بنارسی)

از پنڈ دادنخان مولوی گل محمد صاحب

(ازکدہ ضلع مظفر گڑھ)

اس آیت شریفہ میں بظاہر مشکل ہے اس طرح حل ہوگی کہ لفظ علیکم کو جار مجرور نہ بنایا جاوے بلکہ یہ منادا فعال ناصبہ سے قرار دیا جاوے اور ان لا تشرکوا کو یہ علیکم کا مفعول بہ تو اتبع منصوب اسکا بنایا جاوے حرم ربکم کا مفعول بہ محذوف قرار دیا جاوے تقدیر عبارت آیت مرصولہ یوں ہونی چاہیئے۔ علیکم اتل الذی حرم ربکم علیکم ان لا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین

یہ حکم نہیں لگایا جا سکتا کہ لا منع کو اَحَرَّمَ کا مفعول ہے کیونکہ محل اُن تین حالتوں سے خالی نہ ہوگا یا وہ منصوب بعلیکم علی سبیل الاغراء ہوگا یا منصوب علی سبیل الجلالیت (ماجریہ سے ہوگا) یا متعلق برلام جر محذوف علی سبیل الجاء ہوگا۔ یا مرفوع علی سبیل الدفع ہوگا جسوقت کہ منصوب بعلیکم علی سبیل الاغراء ہوگا اُسوقت عبارت اَتْلُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ ہوگی اور جس وقت کہ منصوب علی سبیل الجلالیت (ماجریہ سے) ہوگا تو عبارت اَتْلُ اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ ہوگی اور جس وقت بمرور علی سبیل الجر بتقدیر لام ہوگا اُس وقت عبارت اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ یکون لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ ہوگی۔ اور جب مرفوع علی سبیل الرفع ہوگا تو عبارت الْمَتْلُوُّ اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ ہوگی۔ اب میں اَنْ مفسرہ کے احتمال کو نقل کرتا ہوں۔ اس پاک آیت کا استفہامیہ لفظ حَرَّمَ کا منصوب ہے اور جملہ ما حرم ربکم لعلی اُتْلُ کا مفعول ہے چونکہ وہ معنے میں اَتْلُ الَّذِیْ حَرَّمَ رَبُّكُمْ کے ہے اور علیکم جار مجرور سے لکر فعل اُتْلُ کے متعلق ہوگا لہٰذا صورت مذکور میں عبارت قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ الَّذِیْ حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ فیصیر اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ہوگی۔ اگر ہم اس کو تسلیم بھی کرلیں کہ اَلَّا تُشْرِكُوْا کی حَرَّمَ کا مفعول ہے تو بھی کسی قسم کی خرابی اور فتور آیت کریمہ کے نظم بیان میں نہ آئیگا۔ آیہ کریمہ میں لَا زائد ہوگا اس میں کوئی حرج نہیں چونکہ کلام عرب میں اکثر حروف زائد آتے ہیں۔ جناب کو اس کی بہت سی مثالیں آئینگی لا زائدہ ہونے کی صورت میں آیہ کی ترکیب نحوی یہ ہوگی اَلَّا تُشْرِكُوْا کا بِهٖ بدل ہو جائیگا اُس ضمیر محذوف کا جو ما جریہ کی طرف لوٹتی ہے اور ضمیر محذوف حَرَّمَ کا مفعول ہوگی۔ صورت مذکور میں عبارت یہ ہوگی اتل ما حرم ربکم علیکم ان تشرکوا بہ شیئا الخ

لہ کیونکہ حذر یہ مطلقہ کو مطلقہ عامہ لازم ہے

لہ ایسے سوقت لفظ نہیں بولنے چاہئیں۔ مذاکرات اسی لئے جاری کئے گئے ہیں تو بولنے اور لکھنے میں سلف صالحین کا طریق سکھایا جائے۔ ہمکو دوام کی روش پسند نہیں۔ بلکہ سلف صالحین کی روش پسند ہے (ایڈیٹر)

لہ آگے زائد لانے سے ساری آیت کی مشکل حل ہوگی وبالوالدین احسانا۔ ای حرم علیکم احسانا بالوالدین (یعنی اس آیت حَرَّمَ میں) اللہ عزوجل نے ہم

تحریر ۱۲ مارچ ۱۹۱۵ء

تحریر ۱۲ مارچ ۱۹۱۵ء

احساناً۔ باقی رہا یہ سوال کہ حرم دبکم کا مفعول خلا لانھا کیوں نکالا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ علیکم لزوم پر دلالت کرتا ہے۔ اور لازم کا خلاف حرام ہے

ایڈیٹر۔ اس توجیہ سے مجھے آیت کی نہیں یاد نہیں مگر قرآن نیا بنگیا ؛

از مولوی احمد ملتانی طالب علم

مقیم دھلی

ترکیب نحوی کے موجب الا نشرکوا مفعول ہے حرم کا۔ تو کیا معنے ہوا کہ تم پر خدا نے شرک بکثرت حرام کیا ہے (اعاذنا اللہ منہ)

جواب:۔ قائل جواب ہے امر (قل) کا ما موصولہ محل نصب میں ہے۔ یعنی موصول باصلہ اتل کا مفعول ہے حرم کا مفعول ضمیر محذوف ہے جو ما موصول کی طرف راجع ہے اور علیکم حرم کے متعلق ہے نہ اتل کے کیونکہ یہاں متعلق تحریم کا بیان کرنا مقصود نہیں ہے اور جملہ ان لا تشرکوا کا تشرکوا بہ شیئا اور باقی پچھلے معنی مفعول ہیں کما سبق۔

چہارم یہ کہ جملہ مذکورہ مع ما بعد بہ تقدیر مضاف علیکم کا الزموا مفعول ہے اور منصوب علی الاغراء ہے؛

پس معنے صحیح (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ ادھر آؤ میں تمکو وہ چیزیں پڑھکر سناؤں جو تمھارے پروردگار نے تم پر حرام کی ہیں (وہ) یہ کہ کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہو؛ امنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاھدین؛

ایڈیٹر۔ اس راقم کا مضمون محض اسکی حوصلہ افزائی کے لئے درج ہوا ہے۔ آئندہ کو سوچ سمجھکر لکھا کرو شتابش زیادہ باش۔ بارہا لکھا گیا ہے اور اب بھی لکھا جاتا ہے کہ مذاکرات کو نووی کی شرح یا ابن حجر کی تفسیر نہ بنایا کریں بلکہ اپنا پسندیدہ قول لکھکر اس کو مدلل کر دیا کریں۔ اپنا دعوے مدلل کر چکنے کے بعد ابطال تعریض کا اختیار ہے۔ یہ ٹھیک نہیں کہ جملہ شقوں کو لیکر یوں ہے یاں ہے کہنے لگیں؛

تعلیم ملائکہ ۔ توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث کا اقتضائی فیصلہ۔ تجسیم مع معمولی صرف عمر بالہام۔ الہام کی تشریح اور کہنوں کی تردید۔ امر معروف میں لفظاً مثلاً جلد و بالوالدین احساناً میں ماں باپ کے ساتھ احسان کرنیکا حکم دینا چاہتا ہے کہ عدم احساناً حرام ہو جو حقیقتاً معروف ہے لیکن عدم احسان کی حرمت سے مقصود احسان کا وجوب تھا اس لیے امر کی صورت میں بیان کیا گیا نہ نہی کی صورت میں۔

اسی طرح ما بعد کو قیاس کریں۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ جملہ مذکورہ ان لا تشرکوا بہ شیئا میں یہی تقدیر کیجائے اور کلا کو زیادہ قرار نہ دیا جائے تو ممکن ہے کہ جملہ مذکورہ چار تاویل معہ ما بعد محدود کی خبر ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہوگی الم احرم علیکم ان لا تشرکوا بہ شیئا اور باقی پچھلے معنی معروف میں کما سبق۔

چہارم یہ کہ جملہ مذکورہ مع ما بعد بہ تقدیر مضاف علیکم کا الزموا مفعول ہے اور منصوب علی الاغراء ہے؛

پس معنے صحیح (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ ادھر آؤ میں تمکو وہ چیزیں پڑھکر سناؤں جو تمھارے پروردگار نے تم پر حرام کی ہیں (وہ) یہ کہ کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہو؛ امنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاھدین؛

ایڈیٹر۔ اس راقم کا مضمون محض اسکی حوصلہ افزائی کے لئے درج ہوا ہے۔ آئندہ کو سوچ سمجھکر لکھا کرو شتابش زیادہ باش۔ بارہا لکھا گیا ہے اور اب بھی لکھا جاتا ہے کہ مذاکرات کو نووی کی شرح یا ابن حجر کی تفسیر نہ بنایا کریں بلکہ اپنا پسندیدہ قول لکھکر اس کو مدلل کر دیا کریں۔ اپنا دعوے مدلل کر چکنے کے بعد ابطال تعریض کا اختیار ہے۔ یہ ٹھیک نہیں کہ جملہ شقوں کو لیکر یوں ہے یاں ہے کہنے لگیں؛

وجود باری کا تصور

لمانا اگر نہیں آسان تو مہل ہے

دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں

وجود باری کا تصور کیوں مشکل ہے؟ ناظرین وجود باری کا تصور مشکل سے مشکل اور آسان سے آسان ہے شائد آپ میرے اس خیال سے متعجب ہوں کہ بھلا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک ہی شے آسان بھی ہو اور مشکل بھی۔ مگر میں اس کی مثال دیتا ہوں وہ یہ کہ آفتاب نہایت روشن ہے لیکن اس کی روشنی بھی نگاہ کو اسپر ٹھیرنے نہیں دیتی خفاش اسکے دیکھنے سے بالکل عاجز ہے۔ عقل انسانی کی بھی حالت خدا کے ساتھ خفاش اور آفتاب سی ہے حواس خمسہ سے انسان کا ادراک شروع ہوتا ہے وہ لامسہ، شامہ، ذائقہ، سامعہ اور باصرہ سے شیأ کا احساس کرتا ہے۔ شروع صرف جس کا سہارا پکڑنا پڑتا ہے جب تک کوئی مادی شے سامنے موجود نہو ادراک اپنا کام نہیں کرتا۔ پھر رفتہ رفتہ استعداد ترقی کر لیتا ہے کہ مادی شے کی صورت متخیلہ قائم ہو جاتی ہے۔ یہ مادہ سے تجرد کا پہلا درجہ ہے۔ پھر اس جزئیات سے کلیات کی طرف جاتا ہے۔ اور کلیات اگرچہ مادہ سے الگ ہوتے ہیں مگر چونکہ کلیات جزئیات سے پیدا ہوتے ہیں اور جزئیات صرف بذریعہ حواس خمسہ؛ اس لئے حواس کا توسط پھر بھی باقی رہتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ حواس کا توسط فطرت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور تمام عمر باقی رہتا ہے۔ اس واسطے کسی شے کا تعلق پیدا کرنا جو محض مجرد ہو اور جس کے ادراک میں حواس ذرا بھی کام نہ کریں محالات سے ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ انسان خدا کا تصور بہت مشکل سے کر سکتا ہے کیونکہ خدا بھی مجرد ہی نہیں بلکہ مجرد محض ہے جس کو حواس سے تو ابھی سروکار نہیں۔ ہاں صاحب نظر اس بات کی کوشش کریں کہ ادراک کو حواس سے الگ کریں اور صرف ایسی اشیاء کا تصور کریں جو مادہ سے بری ہیں۔ مثلاً کلیات۔ عقل روح وغیرہ وغیرہ کا

تو ان معقولات کی ممارست اور مزاولت سے رفتہ رفتہ لکن ہے کہ وہ یہ حالت پیدا کر لیں کہ مجرد محض کا تصور امکان کی حد میں آجائے اور پھر ترقی کرتے کرتے اس کا یقین کامل بھی حاصل ہو جائے؛

جزئیات اور کلیات میں ایک فرق بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ جزئیات بدلتے رہتے ہیں اور اس سے ان کا علم بھی متغیر ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو ہمارے روبرو بیٹھا ہے۔ اگرچہ ہم نہیں دیکھتے مگر اس کے بدن کے اجزاء ہر وقت فنا ہو رہے ہیں اور ان کی جگہ نئے اجزاء چڑھ رہے ہیں۔ اسی کو بدل ما یتحلل سے فاضل تعبیر کرتے ہیں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جزئیات کا علم مستقل اور پائدار علم نہیں ہو سکتا۔ برخلاف اس کے کلیات میں تغیر و انقلاب نہیں ہوتا۔ زید۔ بکر۔ عمر کی انقلابی حالت سے نفس انسان میں کوئی فرق نہیں آتا اور اس طرح پر جو چیز مادہ سے جس قدر بری ہوگی وہ اسی قدر انقلاب سے بری ہوگی جس سے ادراک بھی متغیر اور متبدل سے بری ہوگا اور اس بنا پر کلیات کا علم جزئیات سے اعلیٰ و اکمل ہے؛

یہاں متذکرہ بالا سے یہ اچھی طرح آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ خدا کا ادراک جس قدر انسان کو ہو سکتا ہے وہ بھی انہی لوگوں سے وابستہ ہو سکتا ہے جنہوں نے محسوسات سے ترقی کرتے کرتے اس سے نکل کر محض معقولات سے استعداد کام لیا ہو کہ کسی امر غیبی کے تصور کرنے میں مجرد کو مادہ اور حواس سے کام لینا پڑتا ہو؛

(عبد المجید مسجد سنی غازیپور)

نبوت اور خلافت عامہ

یہ مضمون انجمن اہلحدیث جہلم کے عام جلسہ منعقدہ ۱۵-۱۶-۱۷ جنوری ۱۹۱۵ء میں سنانے کے لئے لکھا تھا لیکن اس کو سنانے کی نوبت نہیں آئی اس لئے اس کو اخبار میں درج کرنا مناسب سمجھا گیا۔ (ابو البدا سید الکرمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اہلحدیث کانفرنس

(حاضر)

اہلحدیث دہلی

خاکسار ایڈیٹر مجبوری اور ضروری کاموں کے لئے ۲۷ فروری سے ۲۰ مارچ تک سفر کرنے پر مجبور ہوا۔ اسی میں مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ بمقام مینا مڈھی ہے۔ اور اسی میں اہل حدیث کانفرنس کا۔ یہ بھی دل نے نہ چاہا کہ اس مشغولی میں ناظرین کی حق تلفی ہو۔ اس لئے ڈبل نمبر ۱۲ اور ۱۹ مارچ کا پرچہ یکجا اور رسالہ ہے اہلحدیث کوئی الگ اخبار نہیں۔ بلکہ ملہی پرچہ ہے۔ اس لئے اس کی پیشگی میں وہ بے لطفی نہیں جو الگ الگ اخبار والوں میں خبروں کے نا ہونے سے ہوتی ہے۔

اس مجبوری اور توسیع کا ضروری کی وجہ سے امید ہے۔ ناظرین معذور تصور فرماویں گے ؛

(ابو الوفاء)

انسان کمالات انسانیہ کے حاصل کرنے اور خدا تعالیٰ کی صفات کمال اور اس کی عبادت کے طریق اور اس کی رضا و ناراضگی کے اسباب معلوم کرنے اور نظام وجودی میں قانون عدالت کے مقرر کرنے میں تعلیم آسمانی کا ایسا محتاج ہے کہ بغیر رسول برحق اور نبی صادق کی تعلیم کے اس کو کوئی راہ نہیں مل سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہر قوم اور ملک والی امت میں انہی کی زبان کا رسول پیدا کیا جس نے اُن کو امور مذکورہ کی ہدایت کر کے اصلاح معاش و صلاح معاد کا صحیح طریق بتایا۔ چنانچہ فرمایا۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (پ ۱۴ نحل)

ہے ہر قوم میں ایک رسول پیدا کیا کہ اللہ (واحد) کی عبادت کرو اور طاغوت (غیر خدا) سے پرہیز کرو۔

نیز فرمایا۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ (پ ۱۷ انبیاء)

ہر امت کے لئے ایک رسول آیا ہے؛

نیز فرمایا۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَن قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا (پ ۱۵ بنی اسرائیل)

لوگوں کو ایمان لانے سے کوئی امر مانع نہیں ہوا مگر یہ کہ انہوں نے کہا کہ کیا اللہ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے؛

نیز فرمایا۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ (پ ۱۳ ابراہیم)

ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسکی قوم کی زبان میں تاکہ ان کو (احکام الٰہی) واضح کر کے بتلاوے؛

پھر دیکھ رہے ہو کہ ہم روئے زمین کے جس خطہ میں ہیں لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے مذہب کے خوگر ہو گئے ہیں اور یہی صورت بتاتے ہیں کہ وہ حق پر باقی ہیں۔ اور نیز یہ کہ ہر مذہب و ملت میں خدا تعالیٰ کی عبادت اور اعمال صالحہ کے کرنے اور بدکاریوں اور ظلم سے بچے رہنے کی تعلیم ضرور پائی جاتی ہے۔

پیغمبر برحق کے بعد آنحضرت کے صحابہ توحید کے ساتھ شرک مل گیا اور لوگوں نے اپنے عہد کے رسول برحق کی تعلیم و ہدایات کو بھول کر بدعات اختیار کر لیں جنکے بعد کی نسلوں میں ان کی سوکت مسخ ہو گئی۔ پس مجدد دین اور مصلحین کے لئے شریعت کی تکمیل تک سلسلہ ضرورت جاری رکھنا مناسب تھا چنانچہ فرمایا۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا (یونس پ۱۱)

سب لوگ ایک ہی امت تھے پھر انہوں نے اختلاف (شروع) کر دیا۔

نیز فرمایا۔

وَقَالَ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (پ ۲)

سب لوگ ایک ہی امت تھے (انہوں نے اختلاف کیا) تو اللہ تعالیٰ نے (انبیاء کو بشارت سنانے اور ڈرانے والے کر کے بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب برحق بھی نازل کی کہ وہ ان امور میں جن میں لوگوں نے اختلاف کیا تو آپس ہی لوگوں نے کیا جن کو وہ کتاب ملی تھی (وہ بھی آپس کی) سرکشی کی راہ سے (کیا)۔ (ہاں) (جو) (سرکش دلائل آنے کے بعد) اپس میں (ایک دوسرے پر) زیادتی کرنے لگے تھے تو اللہ نے اپنے حکم سے ان لوگوں کو جو انہوں نے اختلاف کیا تھا سچی راہ دکھا دی۔

اس آیت میں سلسلۂ نبوت کے جاری رکھنے کی وجہ بیان ہوئی ہے۔ نبی برحق کے بعد اس کی امت نے دین حق میں اختلاف کیا تو۔ اس اختلاف کو مٹانے کے لئے دوسرا نبی برحق آیا حتیٰ کہ آخری نبی سب اختلافات کو مٹانے والا آیا۔ چنانچہ فرمایا۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ (پ ۱۴)

(اے پیغمبر) ہم نے (خاصکر) تیری طرف اس لئے کتاب (اول) کی ہے کہ تو ان لوگوں کو وہ امور واضح کر کے بتائے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

دوسری وجہ سلسلۂ نبوت کے اجرا کی یہ ہے کہ دنیا کو کہاں تک ناقص رہنے اور لوگوں کے باہمی ربط و ضبط کے نہ ہو سکنے اور دور دراز جگہوں کی آمد و رفت کی صعوبت کے سبب ایک نبی کی دعوت دنیا کے تمام علاقوں کے لئے کافی نہیں تھی اسلئے خدا تعالیٰ نے ہر امت میں ایک نبی مبعوث کیا جیسا کہ شروع مضمون میں گزر چکا کہ ہر امت میں ایک رسول بھیجا۔

تیسری وجہ جس سے سلسلۂ نبوت کا جاری رکھنا ضروری تھا یہ ہے کہ جب دنیا کا تمدن کمال کو پہنچا اور دور دست علاقوں کے باہمی میل جول کی صورت نہیں بنی تو ظاہر ہے کہ کوئی ایک زبان ایسی مقرر نہیں ہو سکتی جس میں وہ سب اپنے خیالات کا تبادلہ کریں۔ پس جس علاقہ میں کوئی نبی بھیجا جائے اس کی زبان دوسری زبان والوں کے لئے نصاب تبلیغ نہیں ہو سکتی اور وہ احکام الٰہی کی تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ اسی لئے فرمایا کہ ہر امت میں اُن کی تفہیم کے لئے اُن کی اپنی زبان کا رسول بھیجا۔

چوتھی وجہ سلسلۂ نبوت کے اجرا کی یہ ہے کہ ہر نبی کے عہد میں اُس کی قوم نے انکار و تکذیب ہی ایسی ضد کی کہ وہ نبی کے سامنے ہلاک کر دی گئی۔ مثلاً قوم نوح و ہود علیہما السلام۔ یا وہ فرمانبردار و اطاعت میں ایسے قاصر رہے کہ اُن پر پوری شریعت کا بوجھ رکھنا مناسب نہ ہوا۔ لہٰذا تکمیل شریعت کی صورت نہ بنی۔ مثلاً قوم موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام۔ کہ پہلی قوم اطاعت میں قاصر رہی اور دوسری میں بہ سبب اُن کے ضعف کے امور سیاست کی تکمیل نہ ہو سکی۔

یہ سلسلۂ نبوت جاری رہا حتیٰ کہ سید المرسلین خاتم النبیین کی مبارک آمد سے سب ضرورتیں پوری ہو گئیں اور باب نبوت کا کل الوجود مسدود کر دیا گیا۔ چنانچہ تکمیل شریعت کی نسبت فرمایا:۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (مائدہ پ ۶)

آج (اس عہد محمدی میں) میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔

یہ آیت عرفات کے میدان میں ہر دو حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی جس کے بعد آپ کچھ کم تین مہینے اس دنیا میں رہے۔ اور دین کو ہر طرح سے کامل و مکمل کر کے رخصت ہوئے۔ اب آج تک آپ کے بعد کوئی ایسا امر جزوی یا کلی پیش نہیں آیا۔ جس کا حکم تفصیلی یا اصولی قرآن مجید یا آپ کی سنت مطہرہ میں نہ مل سکے۔ اور نہ زمان آئندہ میں پیش آئیگا۔ کیا دین اگیا تمدن کیا تہذیب نفس اخلاق کیا تدبیر منزل و سیاست ملکی کیا عبادت و حقوق نیا کیا معاملات و حقوق بندگان غرض ہر امر میں خدا کی پاک کتاب قرآن مجید اور اُس کے نبی برحق کی سنت مطہرہ ہمارے لئے کافی رہبر ہیں۔ اپنی دونوں کے بھروسے پر ہم بہادرانہ استغنا سے کہہ سکتے ہیں ؎

قرآن و حدیث تجھ کو بس ہے
کچھ اور کی تاب تجھ میں ہوس ہے

اسی طرح حفاظت قرآن کی نسبت جہاں حفاظت شریعت اور بوقت اختلاف حق کے واضح اور ثابت رہنے کی بنیاد ہے فرمایا۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (پ ۱۴ حجر)

ہم ہی نے اس ذکر (قرآن) کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے حافظ ہیں۔

پہلی وجہ ہے کہ اس کے نزول سے آج تک برابر زمانہ میں بے شمار حفاظ بڑھتے۔ جوان اور بچے، مرد و عورت، امیر و غریب، لکھے پڑھے، عالم و فاضل اور ان پڑھ، غرض ہر طرح کے لوگ اور ہر طبقے کے اشخاص ہوتے چلے آئے ہیں جنکو قرآن شریف لوح زبان اور دل خدا ور ہے۔ اور ہم نہایت پُر زور دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں سوائے قرآن شریف کے کوئی ایسی کتاب نہیں جو اول الی آخر لفظ لفظ اور حرف حرف یا عراب و حرکات مقررہ محفوظ (مضبوط) ہو۔ اور اپنے زمانہ نزول سے سیکڑوں برس بعد تک اپنی اصلی حالت پر قائم رہی ہو۔ لہٰذا اگر اس امت کے

میں کسی قسم کا اختلاف پڑے تو اس اختلاف سے بچنے کے لئے اور حق بات کے تحقیق کرنے کے لئے ہر وقت قرآن کریم کی طرف رجوع ہو سکتا ہے بشرطیکہ حفاظت قرآن کے ساتھ خدا تعالیٰ نے اس دین متین کے ارکان کو بھی بطریق نہایت محفوظ رکھا ہے۔ اس کے ارکان پر ہر زمانے میں عمل ہوتا چلا آیا ہے جس سے کسی طرح سے دین میں خلل پڑنے کا اندیشہ باقی نہیں رہا۔ کلمہ شہادت۔ نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ کی نسبت کوئی ایسا زمانہ نہیں پایا گیا کہ دنیا سے متروک ہو گئے ہوں۔ ہر ملک ہر شہر ہر قصبے میں جہاں مسلمانوں کی آبادی ہے انکو بجا لانے والی جماعت ضرور موجود رہی ہے۔ برخلاف دیگر مذاہب کے کہ اُن کے ارکان عملاً محفوظ نہیں رہے اور اب جو کچھ بھی اُن کی صورت ہے وہ بالکل مسخ شدہ ہے۔ اصل کو نقل اور سنت کو بدعت سے تمیز کرنا نہایت دشوار بلکہ ناممکن ہو گیا ہے۔ بیشک جو دین یا رسم عملاً متروک ہو جائے تھوڑے عرصہ تک اُس کا زندہ ہونا بعید نہیں۔

اس موقع پر میں اس بات کے اظہار سے نہیں رہ سکتا کہ آں حضرت صلعم کی ہر عمل سنت مطہرہ کے لئے ضروری ہے کہ اسکے عملی طور پر کر کے دکھلایا جائے تاکہ وہ زندہ رہے۔ اور متروک ہونے سے محفوظ رہے۔ گو لوگ اس سے وجہ ناواقفی کے منع کریں۔ اور ہدف ملامت بنا دیں

اب میں پھر اپنے اصل مضمون پر آتا ہوں کہ ہم آں حضرت صلعم کے عہد سعادت سے دنیا کے تمدن اور لوگوں کے میل جول اور مختلف ممالک میں تجارتی سفر کے متعلق عظیم انقلاب پاتے ہیں۔ اسلامی زمانے سے فتوحات کا سلسلہ بھی نئی صورت میں شروع ہوا۔ جس سے عربی زبان دنیا کے لئے تبادلہ خیالات کا ذریعہ ہو گئی اور تبلیغ دین نے باحسن وجہ کمال پایا۔ ہر ملک و ہر زبان میں اسکی اشاعت ہوئی اور دنیا کا کوئی حصہ اس سے خالی نہ رہا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آں حضرت صلعم کو دعوت عام سے ممتاز کر کے کل دنیا عرب و عجم کیلئے رسول برپا کیا۔ چنانچہ فرمایا۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (اعراف پ ۹)

(اے نبی الخ) کہدو۔ اے تمام لوگو! میں تم سب کیطرف خدا کا رسول ہوں۔

نیز فرمایا۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ ۲۲ سبا)

ہم نے تو تجھے تمام لوگوں کے لئے البشیر و نذیر کر کے بھیجا ہے اور لیکن

آں حضرت صلعم نے بھی فرمایا۔

كان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس كافة (صحیح بخاری ص۵۵)

ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا رہا ہے۔ اور میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔

چنانچہ یہ امر قرآن شریف سے اس طرح بھی واضح ہو سکتا ہے کہ ہر نبی کو اُس کی مخصوص قوم کی طرف بھیجنا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت فرمایا وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (آل عمران پ۳) نیز اُن کی زبانی فرمایا۔ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ (صف پ۲۸) جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں۔

اسی طرح جناب موسیٰ علیہ السلام کی نسبت فرمایا۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (ابراہیم پ۱۳)

ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نور کی طرف نکال لا۔

اور اس آیت سے پیشتر آں حضرت صلعم سے خطاب کر کے فرمایا۔

الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (ابراہیم پ۱۳)

الٓرٰ (اے پیغمبر) یہ کتاب ہے جو ہم نے تیری طرف اس لئے اتاری ہے کہ تو لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکال لائے

غرض آں حضرت صلعم کے سوائے سب نبی محدود

امت اور محدود زمانہ کے لئے مبعوث کئے گئے لیکن آں حضرت صلعم سب دنیا اور ہمیشہ کیلئے نبی کر کے بھیجے گئے۔

جب یہ بات طے ہو چکی کہ آں حضرت صلعم تکمیل شریعت کے بعد اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ظاہر ہے کہ اب تکمیل شریعت کی ضرورت کے لئے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ قرآن شریف تحریف و تبدیل اور کمی بیشی سے بالکل محفوظ پایا گیا ہے۔ اور رہیگا۔ تو اب کسی نئی کتاب کے لانے کے لئے بھی کسی نئے نبی کی ضرورت نہ رہی۔ اور یہ بھی ظاہر ہو چکا کہ آں حضرت صلعم تمام دنیا کے لئے نبی ہیں اور آپ کی دین کی اشاعت و تبلیغ دنیا کے ہر قطر پر ہو چکی ہے تو مختلف قوموں کو دین حق کی طرف بلانے کے لئے بھی کسی نئے نبی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ پس خدا تعالیٰ نے تم نبوت کی سیادت و شرافت کی چادر آں حضرت صلعم کو پہنائی۔ اور فرمایا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (احزاب پ۲۲)

محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ وہ اللہ کے رسول اور سلسلۂ انبیاء کے خاتم ہیں۔

اور رسولوں کی آمد (سب) پیغمبروں کے آخر میں اور اللہ تمام چیزوں سے واقف ہے۔

اس آیت سے ظاہر کر کے خدا تعالیٰ نے اس بات کو ختم کیا ہے کہ میں ہر ایک چیز سے واقف ہوں۔ یعنی جانتا ہوں کہ اس نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت میں سب ضروریات پوری ہو چکی ہیں اور غیر ممکن ہے کہ آسمان و زمین کے خالق، مالک، قیوم اور تمام مخلوقات کے ظاہر و باطن سے مطلع رہنے والے کے علم میں کوئی ضرورت ایسی ہو جو پیش آنیوالی ہو اور اس کے لئے نبی کی ضرورت ہو۔ اور اس کے علم میں نہ ہو۔ پس خدا تعالیٰ نے

ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر

آں حضرت صلعم پر نبوت کا ختم ہونا آپ کے سید الرسل ہونے کی ایک دلیل ہے۔ چنانچہ آپ خود کئی امور فضیلت میں شمار کرتے ہیں۔

چنانچہ صحیح مسلم شریف میں لکھا ہے۔

فضلت علی الانبیاء بستۃ اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض طہورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون (مشکوٰۃ ص۵۱۲)

میں دیگر انبیاء علیہم السلام پر چھ باتوں سے فضیلت دیا گیا ہوں۔ یہاں تک کہ فرمایا۔ اور میرے (آنے) سے نبی ختم کئے گئے۔

صاف ظاہر ہے کہ ختم نبوت کو آں حضرت صلعم نے امور فضیلت میں شمار کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نقطۂ اختتام وہ ہوتا ہے جہاں سب کمال انتہا کو پہنچ جاتے ہیں اور مدارج ترقی سب طے ہو جاتے ہیں۔ اس سے آگے کوئی درجہ کمال کا نہیں رہتا جیسا کہ چاند پہلی رات کو نہایت باریک نظر آتا ہے پھر رفتہ رفتہ راتوں کو بڑھتا رہتا ہے حتےٰ کہ چودھویں رات کو بالکل پورا اور کامل ہو جاتا ہے۔ وہاں کا نام بدر کامل و پورنما شی (فلل مون) سے ہوتا ہے۔ اس سے آگے کمال ترقی کا کوئی درجہ باقی نہیں رہتا۔ اسی طرح جب آں حضرت صلعم پر شریعت کامل کی گئی اور نبوت ختم کی گئی تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ قرار اسلام جو آدم علیہ السلام کے وقت میں بالکل کی صورت میں نمودار ہوا۔ اب عہد محمدی میں بدر کامل کے رتبے پر پہنچ گیا۔ بس بسبب مراتب کمال کے اب نبوت کے خادمت میں سے کوئی رتبہ ایسا باقی نہیں رہا جو اپنی انتہائی ترقی اور غایت کمال تک نہ پہنچ چکا ہو۔ پس اب نبوت ختم کیگئی۔

یہی وجہ ہے کہ آں حضرت صلعم نے اپنے بعد کے لاعین نبوت کی تردید کے لئے ایک ہی جامع بات کہدی کہ ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل یہی کافی ہے کہ وہ میرے بعد نبوت کے مدعی ہوتے ہیں حالانکہ نبوت ختم ہو چکی۔ چنانچہ صحیح بخاری میں وارد ہے لا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ (مشکوٰۃ ص۴۷۱)

قریبا من ثلاثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ (مشکوٰۃ ص۴۷۱)

قیامت نہیں آئیگی یہاں تک کہ جھوٹے دجال پیدا ہوں قریب تیس کے ہر ایک یہی دعویٰ کریگا کہ میں رسول اللہ ہوں۔

آں مدعی نبوت جماعت میں سے ہمارے زمانہ میں بھی ایک شخص نے دعوے کیا لیکن ایسی بیشمار اور جاہلانہ ہے کہ کم علم اور بھولے مسلمانوں کو اس بات کا خیال تک نہ آئے کہ وہ انہی تیس مدعیان نبوت میں سے ہے۔

وہ ہمہ بیماری یہ ہے کہ آیت ختم نبوت کے مفہوم میں پیچیدگیاں ڈالیں اور اس سے خدا اور رسول کی مراد کے برخلاف کچھ اور مراد بتائی۔ صرف اسلئے کہ کسی طرح تیس دجالوں کی حدیث کے مصداق بننے سے بچ جائے۔ لیکن آں حضرت صلعم کے پاک کلمات ایسے نہیں ہوتے کہ کوئی شخص انکو صحیح مراد سے پھیر کر اپنی غلط بیانی میں کامیابی حاصل کر سکے۔ چنانچہ ہم اس کی غلط بیانی کی صورت بیان کر کے اس کی تردید تین طریق سے خود حدیث نبوی ہی سے کرینگے۔

اس بندۂ خدا نے کبھی تو ختم نبوت سے یہ مراد بتائی کہ بیشک سب مراتب کمال آں حضرت صلعم پر ختم ہو گئے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ نبوت کا باب مکتسبی الوجوہ مسدود ہو گیا۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ کوئی شخص بغیر آں حضرت صلعم کی تابعداری کے کمال پر نہیں پہنچ سکتا۔ اور آں حضرت صلعم کی تابعداری میں ایک یہ کمال ہے کہ جب کوئی کو ظنی الرسول کا مرتبہ حاصل ہو جائے تو وہ آں حضرت صلعم کے ظل میں ہو کر خطاب نبی کا لائق ہو جاتا ہے۔ اور کبھی یہ مراد بتائی کہ آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنے ہیں کہ آپ سب انبیاء کی نبوت پر مہر ہیں اس کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ پس اس آیت سے نبوت کے بند ہو جانے کی دلیل پکڑنا صحیح نہیں۔

اول تو ان کی دونوں تاویلیں غلط ہونے کے علاوہ باہم مخالف بھی ہیں۔ کیونکہ پہلی تاویل کے رو سے مستقل نبوت کا دروازہ بند ہوتا ہے اور دوسری کے رو سے دروازہ نبوت بالکل کھلا رہتا ہے۔ اور آں حضرت اسلئے علیہ وسلم کے بعد بھی بالاستقلال انبیاء مبعوث ہو سکتے ہیں۔ اور ان میں تخالف ظاہر ہے۔

اب ان دونوں تاویلوں کا تفصیلی جواب سنئے کہ نبوت و رسالت سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی شخص کو اپنے پاس سے علم و پیغام دیکر حکم کرے کہ وہ دوسرے لوگوں کو پہنچائے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے کے معنے یہ ہیں کہ اب ایسا پیغام جس کا تعلق بندوں اور خدا تعالیٰ کے درمیان ہو خدا تعالیٰ بعد آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص کو دیکر مبعوث نہیں کریگا۔ پس نبی ظلی، بروزی وغیرہ جدید اصطلاحات محض عوام الناس کو دھوکا دینے کے لئے ہیں اور بالکل باطل ہیں۔ خدا تعالیٰ نے کبھی بھی کسی نبی کو اس صورت میں کسی قوم کی طرف نہیں بھیجا بلکہ جس کو بھیجا مستقل طور پر اسے اپنے پاس سے علم و پیغام دیا۔ اور خاص خطاب سے کسی قوم کی طرف ارسال کیا۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہر نبی کے ذکر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ دیگر یہ کہ نبوت ایکتسابی امر ہے جو خدا تعالیٰ کی بخشش اور اس کے اپنے انتخاب کے متعلق ہے۔ اکتسابی نہیں کہ ریاضت و مشق سے حاصل ہو سکے۔ اس امر کو میں ذرا واضح کرنا چاہتا ہوں۔

انتخاب رسالت کی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنا دستور ذکر کیا۔

اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس (حج پ۱۷)

اللہ خود فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے اپنے رسول چنتا ہے۔

نیز فرمایا۔

یلقی الملائکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ (پ۱۴ نحل)

خدا تعالیٰ خود اپنے امر سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ملائکہ کو روح دیکر نازل کرتا ہے۔

پس اب تو معاملہ ہی طے ہو گیا۔ کیونکہ یہ صورت تو تبھی قائم ہو سکتی ہے جب آں حضرت صلعم سب سے آخری نبی ہوں۔ اور اگر آپ کے بعد بھی کوئی نیا نبی ہونا جائز ہو تو پھر بھی تعلق کل مرسلین کا خاصہ نہیں رہتا۔ حالانکہ حدیث میں یہ وصف آں حضرت صلعم کا خاصہ ذکر کیا گیا ہے۔

دوم۔ یہ ظاہر ہے کہ تیس دجالوں کے ذکر والی حدیث میں ان مدعیان نبوت کے ابطال دعویٰ میں آں حضرت صلعم نے سوائے اس کے کوئی وجہ قرار نہیں دی کہ وہ بعد میں نبوت کے مدعی ہونگے۔ اور یہی وجہ ابطال دعوے میں اعلیٰ صورت میں پائی جا سکتی ہے کہ آں حضرت صلعم کے بعد کوئی دوسرا نبی بنایا جانا جائز نہ ہو۔ ورنہ آں حضرت صلعم کی ذیل خاتمیت نہ رہیگی اور یہ وجہ درست نہیں۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ ختم نبوت کے معنے خود آں حضرت صلعم نے صحیح بخاری میں اس طرح کر دیئے ہیں:۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال بنی اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وستکون خلفاء (بخاری مصری جلد ثانی ص۱۶۵)

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آں حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست نبی انبیاء کے سپرد تھی۔ جب ایک نبی فوت ہوتا تھا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہو جاتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اس حدیث میں صاف مذکور ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ کیونکہ اگر کوئی نبی بنی اسرائیل کا ہوتا تو آپ پر داخل ہوتا ہے جو سراسر بعد نبی کی نفی کرتا ہے۔ اس میں کوئی تمیز نہیں کہ صاحب شریعت نبی آتا منع ہے لیکن غیر تشریعی نبی منع نہیں۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے یہ کہی عذر کیا ہے کیونکہ لفظاً بھی کما مصداق جیسا تشریعی نبی سے ویسا ہی غیر تشریعی بھی ہے قرآن و حدیث میں اس کے استحالہ میں یہ فرق نہیں کیا گیا بلکہ ان دونوں پر بھی کفر کرتے ہیں کہ قرآن میں خاتم النبیین آیا ہے۔ خاتم المرسلین نہیں آیا اسلئے آں حضرت صلعم کے بعد رسول آسکتا ہے نبی نہیں آسکتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں نبی اور رسول کا مصداق ایک ہی ہے۔ ان میں ہرگز کوئی فرق نہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وکان رسولا نبیا (پ۱۶) نیز فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام کی نسبت:۔

وکان رسولا نبیا (پ۲۵) اور ساتھ ہی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسبت فرمایا وکان رسولا نبیا حالانکہ موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت نبی تھے۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام صاحب شریعت نہ تھے۔

نیز فرمایا:۔

قل فلم تقتلون انبیاء اللہ من قبل (پ۱ آل عمران)

(اور انہی انبیاء متقدمین کی نسبت فرمایا)

قل قد جاءکم رسل من قبلی بالبینات وبالذی قلتم فلم قتلتموھم (آل عمران پ۴)

اس تفصیل سے بالکل واضح ہو گیا کہ ختم نبوت کے یہی معنے ہیں کہ نبوت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اور اب کوئی نبی مرسل نہیں پیدا نہیں ہوگا۔ ہاں اس امر میں ایک خدشہ باقی رہ گیا کہ ہم جیسے علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے معتقد ہیں اور وہ نبی ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ جدید نبوت سے نہیں آئینگے بلکہ اسی نبوت سے جو آں حضرت صلعم سے پیشتر تھی۔ پس ان کو نبوت کا ملنا آں حضرت کے بعد نہیں اور اس کی مکمل بحث میں اپنے مضمون حیات مسیح پر مفصل بیان کر چکا ہوں۔

ختم نبوت کا مضمون عام کرنے کے بعد اب میں مضمون کے دوسرے حصہ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

اس کے لئے پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ نبی کے کیا فرائض ہیں۔ پھر اگر کسی شخص کے فرائض ان فرائض سے ملتے جلتے معلوم ہو سکیں۔

انبیاء کی بعثت سے مقصود یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کمال کی معرفت حاصل ہو۔ اور اس کی

اسباب اور اُس کی عبادت کا صحیح طریق معلوم ہو۔ اور دنیا میں امن و سلامتی قائم کی جائے اور ظاہر ہے کہ یہی بہ سبب امور خدا تعالےٰ سے حاصل کر کے خلائق کو سکھایا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ نبوت آں حضرت صلعم پر ختم ہو چکی ہے ان دونوں باتوں کے سمجھ لینے کے بعد مطلب بالکل صاف ہے کہ آں حضرت صلعم کے خلفاء بطور نبوت کے ہونگے ایسا نہیں کہ خلفاء بھی ہوں اور نبی بھی۔ اس امر کو میں دو حدیثوں سے اور واضح کرتا ہوں۔

اوّل تو وہی حدیث جو ختم نبوت کے مضمون میں گزر چکی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی و انہ لا نبی بعدی و سیکون خلفاء فیکثرون (بخاری جلد ثانی صفحہ ۱۰۴۸)

بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کے سپرد ہوتی تھی۔ جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اُس کا خلیفہ دوسرا نبی ہو جاتا۔ اور یہ سچ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی مقرر نہیں ہوگا۔ ہاں خلفاء ضرور ہونگے اور بہت ہونگے۔

اس حدیث میں صاف فرما دیا ہے کہ میرے بعد امور سیاست کے قائم کرنے کے لئے میرے خلیفے ہونگے لیکن نبی کوئی نہیں ہوگا جس سے نتیجہ صاف ثابت ہے کہ آں حضرت صلعم کے خلیفے نبی نہیں ہونگے۔

دوسرا امر جو اس حدیث سے ظاہر ہے یہ ہے کہ خلیفہ کا کام امور سیاست کا انتظام ہے اس امر کو میں انشاء اللہ آگے چل کر بیان کروں گا جہاں خلیفے کے کام ذکر ہونگے۔

تیسری حدیث یہ ہے کہ جب آں حضرت صلعم جنگ حنین پر تشریف لیجانے لگے۔ تو آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔

الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لیس نبی بعدی (بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۳۴)

کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو میرے ساتھ وہ نسبت ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ مگر یہ میرے بعد کوئی شخص نبی نہیں ہوگا۔

اس حدیث میں آں حضرت صلعم نے جو حضرت علیؓ کو بمنزلہ حضرت ہارون کہا ہے اس میں شارہ ہے اس امر کی طرف کہ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام چالیس رات کے واسطے طور پر جانے لگے تو پیچھے حضرت ہارون کو قوم میں خلیفہ چھوڑا۔ چنانچہ قرآن شریف (سورہ اعراف) میں اس طرح ہے:۔

وَقَالَ مُوسٰی لِاَخِیْہِ ھٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ (اعراف پ۹)

حضرت موسےٰ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا کہ میری قوم میں میرا خلیفہ رہنا۔

پس جب آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تبوک میں جانے لگے تو مدینہ طیبہ میں انتظام کے لئے حضرت علیؓ کو مقرر کیا۔ اور جب انہوں نے عرض کی:۔

اتخلفنی فی الصبیان و النساء یعنی آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں کر کے چلے ہیں۔ یعنی میں جیلہ کرار ہوں میری للوار خیام میں کیسے رہ سکتی ہے۔ اور عورتوں اور بچوں میں کیسے بیٹھ سکتا ہوں؟ تو آپ نے اُن کو تسلی دی کہ تو تو میری بجائے اس عہدے پر مقرر ہوا ہے جس پر موسےٰ علیہ السلام کے وقت حاضر میں ہارون علیہ السلام ہوئے تھے:۔

لیکن چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نبوت ختم نہیں ہوئی تھی اور آں حضرت صلعم خاتم النبیین تھے اس لئے وہم پڑ سکتا تھا کہ شائد حضرت علیؓ بھی حضرت ہارونؑ کی طرح نبی ہوں اس لئے آپ نے اس وہم کو دور کرنے کے لئے فرما دیا (الا انہ لیس نبی بعدی یعنے اے علیؓ تم ہیں اور ہارونؑ میں اس امر میں فرق رہیگا کہ وہ نبی تھے اور تم نبی نہیں ہو کیونکہ میرے بعد یعنی میرے نبی ہونے کے بعد دوسرا شخص نبی نہیں ہو سکتا۔

سبحان اللہ آں حضرت صلعم کے پاک کلمات کیسے مفصل و حاوی ہوتے ہیں۔ ان دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہو گیا کہ آں حضرت صلعم کی خلافت بغیر نبوت کے ہے

ہمارے پنجابی مرزئی نبوت سے آیت استخلاف کے متعلق ایک یہ مغالطہ دیا ہے کہ اس میں لَمَّا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وارد ہے۔ اور پہلے خلفاء یعنی داؤد و سلیمان علیہما السلام نبی بھی تھے اور بادشاہ بھی تھے۔ لہٰذا آں حضرت صلعم کے خلفاء بھی نبی ہو سکتے ہیں۔ اس کا ایک جواب تو اوپر کی احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خلافت و قیام انتظام امور کے لئے فرما رہے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ میری خلافت بغیر نبوت ہوگی۔

دیگر یہ کہ آیت میں مماثلت بعض امر استخلاف میں مقصود ہے نہ کہ جمیع کوائف و دیگر امور میں جو استخلاف سے خارج ہیں جیسا کہ حضرت علیؓ والی حدیث سے ظاہر ہو چکا (باقی باقی)

(از خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

عقد الفوز
فی
وضع الایدی علی الصدر

قرآن مجید بتا رہا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کی نسبت حکم صادر فرمایا ہے احادیث شاہد ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت سینہ پر ہاتھ باندھتے۔ اور آثار صحابہ کہہ رہے ہیں کہ صحابہ کرام نے اپنے پیچھے فداہ ابی و امی رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے احکام عالیہ کی تعمیل بڑے تپاک سے کی جیسا کہ ناظرین والا تمکین کو مضمون فدا کے ملاحظہ سے روشن ہو جائیگا۔

(۱) امام بیہقی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ کا مطلب یہ ہے کہ تو نماز پڑھتے وقت اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے۔

(۲) امام بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ (جن کے لئے

حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے اللھم علمہ الکتاب یا اللہ اُن (ابن عباسؓ) کو قرآن مجید سکھا دے) سے نقل کی ہے کہ انہوں نے اللہ عزوجل کے قول فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ کی تفسیر یہ بیان کی کہ نماز میں سیدھے ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر رکھنا ذٰلک (ہنسلی) کے پاس رکھنا ہے۔

(۳) امام بخاریؒ نے تاریخ میں حضرت علیؓ سے نقل کی ہے کہ آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی کے بیچوں بیچ میں سینہ پر رکھکر فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ کے معنے سمجھائے۔

(۴) علامہ ابن عبدالبر نے تمہید میں فرمایا ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے قول فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ کے معنے سیدھے ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر رکھنا ہے۔

(۵) علامہ سیوطی نے درمنثور میں کہا اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور بخاری نے تاریخ میں اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور دارقطنی نے افراد میں۔ اور ابو الشیخ اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنی اپنی سنن میں حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ کے پہنچے کے بیچوں بیچ میں رکھکر دونوں ہاتھوں کو سینہ پر رکھا اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے قول فصل لربک وانحر کے یہی معنے ہیں۔ اور ابو الشیخ اور امام بیہقی حضرت انسؓ سے اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور ابن ابی حاتم اور ابن شاہین نے اپنی اپنی سنن میں اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے قرآن فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ کا مطلب نماز میں سیدھے ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر ذٰلک (ہنسلی) کے قریب رکھنا ہے۔

(۶) صراج الدرایہ شرح ہدایہ میں ہے:۔

حضرت علیؓ نے جب یہ آیت فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ پڑھی تو اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھکر اُن دونوں کو سینہ پر رکھا۔

(۷) بلوغ المرام میں ہے:۔

عن وائل بن حجر قال صلیت مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری علی صدرہ رواہ ابن خزیمۃ

وائل بن حجر سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھکر اُن دونوں کو سینہ پر رکھا۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن خزیمہ نے۔

(۸) طبرانی نے کہا۔

حدثنا بشر بن موسیٰ نا یحیٰی بن حبیل بن عبد الجبار بن وائل بن حجر الحضرمی نا شاھی سعید بن عبد الجبار عن ابیہ عن امام یحیٰی عن وائل قال حضرت الصلوٰۃ مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرکز حدایا الی ان قال فرأیتہ یضع یدیہ بالتکبیر الی ان حاذی بھما شحمۃ اذنیہ ثم وضع یمینہ علی یسارہ علی صدرہ الحدیث۔

تمہ حدیث بیان کی بشر بن موسےٰ نے انہوں نے کہا ہمکو خبر دی محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر الحضرمی نے اُن سے حدیث بیان کی میرے چچا سعید بن عبد الجبار نے اُن کو روایت ہے اپنے باپ سے اُن کو اپنی ماں امام یحیٰی سے اُن کو وائل سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر لمبی حدیث بیان کی یہاں تک کہ کہا پھر آپ نے تکبیر کہکر دونوں ہاتھ کانوں کی لوکی کے برابر اٹھایا۔ پھر سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینہ پر رکھا۔

(۹) علامہ یوطی نے وظائف الیوم واللیلۃ میں فرمایا ہے:۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھکر سینہ پر باندھتے:

(۱۰) مسند امام احمد میں ہے:۔

حدثنا یحیٰی بن سعید عن سفیان قال حدثنا سماک عن قبیصۃ بن ھلب عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ینصرف عن یمینہ و عن یسارہ و رأیتہ یضع یدہ علی صدرہ و وصف یحیٰی الایمن علی الیسریٰ فوق المفصل۔

حدیث بیان کی ہمسے یحیٰی بن سعید نے روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ کہتے ہیں ہمسے حدیث بیان کی سماک نے اُن کو روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں وائل سے اُن کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بائیں ہاتھ پر سیدھے ہاتھ رکھتے ہوئے اور پھر اُن کو سینہ پر ہاتھ باندھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱) امام ابو حنیفہ نے بھی اس حدیث کو سند ذیل کیساتھ روایت کیا ہے۔

عن یحیٰی بن اسماعیل عن الاشجری عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل انہ رأی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ فوضعھا علی صدرہ۔

موءمل بن اسماعیل نے اشجری سے روایت کی ہے اُن کو روایت ہے عاصم بن کلیب سے اُن کو اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں وائل سے اُن کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بائیں ہاتھ پر سیدھے ہاتھ رکھتے ہوئے اور پھر اُن کو سینہ پر ہاتھ باندھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۲) مسند امام احمد میں ہے:۔

حدثنا یحیٰی بن سعید عن سفیان قال حدثنا سماک عن قبیصۃ بن ھلب عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ینصرف عن یمینہ و عن یسارہ و رأیتہ یضع یدہ علی صدرہ و وصف یحیٰی الایمن علی الیسریٰ فوق المفصل۔

حدیث بیان کی ہمسے یحیٰی بن سعید نے روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ کہتے ہیں ہمسے حدیث بیان کی سماک نے اُن کو روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ اُنہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دائیں بائیں طرف پھرتے اور (نماز میں) سینہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے دیکھا۔ اور یحیٰی نے اپنے سیدھے ہاتھ کو اُلٹے ہاتھ پر پہونچہ رکھکر بتلایا۔

(۱۳) مسند ابی داؤد میں ہے:۔

عن طاؤس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسریٰ

فوضع یدہ علی صدرہ وھو فی الصلوٰۃ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھکر اُن کو سینہ پر باندھتے تھے۔

ناظرین کرام کو بیان بالا سے واضح ہوگیا ہوگا کہ نماز پڑھتے وقت سینہ پر ہاتھ باندھنا چاہئے مگر پھر بھی اُن کو ضرور خیال گزریگا کہ برادران احناف جو زیر ناف ہاتھ باندھتے ہیں وہ بھی کوئی دلیل رکھتے ہونگے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انکی دلائل بیان کرکے ہر امر قارئین اُن پر وارد ہوتے ہیں وہ بھی درج کردوں۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہوجائے کہ کون سا مذہب قوی ہے اور کون سا ضعیف۔

دلائل حنفیہ

حنفیہ کے دلائل قول کی دو حدیثیں ہیں:۔

حدیث اوّل

مؤلف ابن ابی شیبہ میں ہے:۔

حدثنا وکیع عن موسیٰ بن عمیر عن علقمۃ بن وائل بن حجر عن ابیہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ تحت السرۃ

حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے اُن کو روایت ہے موسیٰ بن عمیر سے وہ روایت کرتے ہیں علقمہ بن وائل بن حجر سے وہ اپنے باپ (وائل بن حجر) سے اُنہوں نے کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سیدھا ہاتھ اپنی بائیں ہاتھ پر زیر ناف رکھے ہوئے دیکھا۔

حدیث دوم

سنن ابی داؤد میں ہے:۔

حدثنا محمد بن محبوب ثنا حفص (ابن غیاث) عن عبدالرحمن بن اسحاق عن زیاد بن زید عن ابی جحیفۃ ان علیا رضی اللہ عنہ قال السنۃ وضع الکف علی الکف فی الصلوٰۃ تحت السرۃ

حدیث بیان کی ہم سے محمد بن محبوب نے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حفص نے (ابن غیاث) وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن اسحاق سے اُنہوں نے روایت کی زیاد بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں ابی جحیفہ سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا سنت یہ ہے کہ ہتھیلی رکھی جائے ہتھیلی پر زیر ناف نماز میں۔

تنقید بر حدیث اوّل

فتح الغفور فی رفع الایدی علی الصدور میں ہے:۔ میں کہتا ہوں کہ جو اضافہ "زیر ناف" یعنی "تحت السرۃ" کا کیا گیا ہے اُس کے ثبوت میں نظر (تامل) ہے۔ مگر یہ غلط ہے جو سہو سے وقوع پذیر ہوا ہے۔ کیونکہ میں نے کتاب مصنف (جس سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے) کا نسخہ دیکھا تو اُس میں حدیث مذکورہ اسی سند اور انہیں الفاظ کے ساتھ دیکھی مگر اُس میں الفاظ "تحت السرۃ" نہیں تھے البتہ کتاب مذکورہ میں اس حدیث کے بعد تخعی (استاد امام ابوحنیفہؒ) کے اثر کا ذکر تھا۔ اُس اثر کے الفاظ بھی اس حدیث کے الفاظ کے قریب قریب تھے مگر اس اثر کے آخری الفاظ یہ تھے کہ "نماز میں یہ ہاتھ" اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید کاتب کی نظر ایک جگہ سے دوسری جگہ پھر گئی۔ یہی وجہ ہوئی کہ موقوف حدیث کو مرفوع لکھ مارا۔ اور میرے اس بیان کی دلیل یہ ہے کہ ہر زیادتی (زیر ناف) پر کل نسخے متفق نہیں ہیں سیر ہو کر اگر اہل حدیث سلف امر حدیث کو روایت کیا ہے مگر کسی نے "تحت السرۃ" کا ذکر نہ کیا۔ اور میں نے سوائے قاسم بن قطلوبغا کے کسی اہل حدیث کو نہ دیکھا اور نہ سنا جس نے اس حدیث کو اس اضافہ "زیر ناف" کے ساتھ روایت کیا ہو۔ اور ان الہامی متنوں میں سے ایک حافظ ابن عبدالبر ہیں جنہوں نے تمہید میں کہا ہے کہ زہری اور امام ابوحنیفہؒ سے الفاظ "اسفل السرۃ" (زیر ناف) منقول ہیں۔ اور حضرت علیؓ اور ابراہیم نخعی سے بھی انہیں الفاظ کا منقول ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ مگر ان سے ان الفاظ کے ساتھ روایت پایۂ ثبوت کو نہ پہنچی اور اگر مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ صحیح حدیث ان الفاظ کے ساتھ موجود ہوتی تو علامہ موصوف اُس کا ذکر ضرور کرتے۔ کیونکہ اُنہوں نے اس مصنف پر ابن ابی شیبہ سے بہت سی روایات کی ہیں (دوسرے اہل حدیث) علامہ حافظ ابن حجر ہیں جنہوں نے اپنی کتاب فتح الباری میں بیان کیا ہے کہ ابن حزم نے وائل سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو سینہ پر رکھا اور ہمیشہ سینہ کے پاس ہاتھ رکھا کرتے تھے۔ اور امام احمد کے نزدیک بھی (سینہ کی) روایت اسی طرح کی ہے۔ اور حافظ مذکور اپنی کتاب تخریج احادیث الہدایہ میں فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے اثر کی سند ضعیف اور حدیث وائل بن حجر کی مخالف ہے۔ (جس کے الفاظ یہ ہیں وائل بن حجر نے کہا) میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ سینہ پر رکھا۔ اور الفاظ موصوف) نے اپنی کتاب التلخیص الحبیر میں اسی حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے پس اگر یہ زیادتی (زیر ناف کی) مصنف میں موجود ہوتی تو وہ ضرور اس کا ذکر کرتے اور اس کی کتابوں میں اس مسئلہ میں احادیث اور آثار سے بھری ہوئیں۔ اور آنجہاں نے اس باب میں اقتصار نہیں کیا ہے جیسا کہ میاں کے قول مندرجہ شرح النقایہ سے معلوم ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ علامہ موصوف نے اپنے مذہب (حنفی) کے اوراق جمع کرنے کیلئے کمر باندھی ہے اس میں کامیاب نہ ہوسکے اور اگر ان کو کامیابی ہوتی تو ضرور اس کا ذکر کرتے کیونکہ وہ (چوتھے المحدثین) صاحب قاموس علامہ مجدالدین فیروزآبادی ہیں جو اپنی کتاب

ابن ابی شیبہ کی نقل سے عاجز ہیں (ساتویں اہل حدیث) ابن امیر الحاج ہیں (جنہوں نے تحقیق اور وسیع معلومات میں اپنے شیخ ابن ہمام کی پیروی کی ہے) شرح منیہ میں فرماتے ہیں یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا سنت ہے مگر ایسی کوئی حدیث پایۂ ثبوت کو نہ پہنچی جس کی رو سے بدن کے کسی خاص مقام پر ہاتھوں کا رکھنا واجب ہو سوائے وائل کی مذکور حدیث کے (جو پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے)۔ اور صاحب البحر کا بھی یہی قول ہے لہٰذا اگر یہ حدیث اس زیادتی (تحت السرۃ) کے ساتھ مصنف میں ہوتی تو علامہ مذکور ضرور اس کا ذکر کرتے حالانکہ اُن کی شرح اس کے نقل سے خلو ہے۔ اس حدیث میں جو زیادتی تحت السرۃ کی ہے اُس کی سخت میں موجد مذکرہ بالا تراجم ہیں اور کسی حدیث کی اسناد صحیح ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا متن بھی صحیح ہو اور روایات اور طرق اسناد میں نظر کرنے سے شاذ پہچان لیا جاتا ہے۔ اور جب تم نے اس کو پہچان لیا تو جان لو کہ یہ زیادتی تحت السرۃ کی نہ تو قطعی الثبوت ہے اور نہ ظنی ہے بلکہ اُس کا ثبوت موہوم ہے اور موہوم امر سے شرع کا حکم ثابت نہیں ہوتا کیونکہ جو امور دلیل ظنی سے ثابت ہوتے ہیں اس سے بھی اس کا درجہ کم ہے۔ اور جس طرح سے کہ ان امور کا انکار کرنا حرام ہے جو معتبر طریقہ سے پایۂ ثبوت کو پہنچ جائیں اسی طرح ان امور کا اقرار کرنا بھی حرام ہے جو معتبر طریقہ سے ثابت نہوں اور وہم کی بنا پر کسی چیز کی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنی جائز نہیں۔

علامہ موصوف کی تقریر دلپذیر سے معلوم ہوگیا کہ الفاظ تحت السرۃ (زیر ناف) حدیث کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ سہو احدیث کا جزو بن گئے ہیں پس جب واقعہ یہ ہے تو یہ حدیث ضعیف ٹھیری۔ اور ہرگز قابل تمسک باعث حجت نہ رہی۔ اسی وجہ سے تو علامہ عینی کو کہنا پڑا کہ ہمارے علمائے حنفیہ ایسے دلائل سے گت پکڑتے ہیں جو موئن نہیں ہیں؟

دوسری وجہ اس حدیث کے ضعیف ہونے کی یہ ہے کہ اس حدیث کی اسناد میں ایک راوی علقمہ ہیں جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں حالانکہ علقمہ کو اپنے باپ سے سماع نہیں ہوا کہ تقریب التہذیب سے معلوم ہوتا ہے۔

علقمہ بن وائل بن حجر صدوق الا انہ لم یسمع من ابیہ (علقمہ بن وائل سچے ہیں مگر روایت یہ ہے کہ اُن کو اپنے باپ سے سماع نہیں کیونکہ وہ اپنے باپ کے انتقال کے چھ مہینے بعد پیدا ہوئے جیسا کہ ابن ہمام نے اپنی کتاب فتح القدیر میں امام ترمذی کی کتاب علل کبیر سے نقل کیا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ:۔

امام ترمذی نے امام بخاری سے پوچھا کہ کیا علقمہ کو اپنے باپ وائل بن حجر سے سماع ہے؟ امام بخاری نے کہا (نہیں کہہ سکتا) وہ اپنے باپ کے انتقال کے چھ مہینے بعد پیدا ہوا۔

تنقید بر حدیث دوم

یہ حدیث بھی ضعیف ہے کیونکہ اس حدیث کے راویوں میں ایک راوی عبدالرحمن بن اسحاق کوفی ہیں وہ ضعیف ہیں چنانچہ عون المعبود شرح سنن ابی داؤد میں ہے:۔

فی اسنادہ عبدالرحمن بن اسحاق الکوفی قال ابوداؤد سمعت احمد بن حنبل یضعفہ وقال البخاری فیہ نظر وقال النووی ھو ضعیف بالاتفاق۔

اس کی اسناد میں عبدالرحمن بن اسحاق کوفی ہے جس کے متعلق ابوداؤد نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے سنا وہ اس کو ضعیف بتلاتے تھے اور بخاری نے کہا اس میں تامل (نظر) ہے۔ اور نووی نے کہا وہ باتفاق ضعیف ہے۔

(باقی آئندہ پرچہ سنن نسائی میں ہے)

سلسلۃ البخاری (۳۰) — (۲۰) — سلسلۃ البخاری (۳۰)

لکن فی اسنادہ عبد الرحمن بن اسحاق کوفی قال فیہ احمد بن حنبل وابو حاتم منکر الحدیث وقال ابن معین لیس بشئی وقال البخاری فیہ نظر

لیکن اس کی اسناد میں عبدالرحمن بن اسحاق کوفی ہے جس کے متعلق احمد بن حنبل ابو حاتم نے منکر الحدیث کہا اور ابن معین نے کہا کہ وہ کوئی چیز نہیں ہے اور بخاری نے کہا کہ اس میں نظر ہے

اس مضمون پر علامہ شیخ محمد حیات سندھی مہاجر مدنی متوفی ۱۱۶۳ھ نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے فتح الغفور فی وضع الایدی علی الصدور اور جس کا ترجمہ خاکسار نے آردو میں کر دیا ہے تاکہ عوام اس سے فائدہ اٹھائیں مصنف اور مترجم دونوں کو دعائے خیر سے یاد فرماتے رہیں۔ جو صاحب اسکو خرید نا چاہیں وہ خواہ اس عاجز کے پاس خواہ مولانا مولوی حاجی محمد ابو القاسم صاحب مقیم بنارس محلہ دانگر فالک سعید المطابع پریس کے پاس ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ روانہ فرمائیں۔

(خاکسار عبد الحمید اثاوی مقیم حیدرآباد دکن)

حضور نظام کا اسلامی احسان عظمیٰ

ناظرین اخبار اہلحدیث اس خبر کو سنکر خوش ہونگے کہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے شمس العلماء علامہ سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے پوتوں مولوی سید عبد السلام صاحب و مولوی سید ابو الحسن صاحب اور مولوی سید شریف الحسن صاحب (خلف میاں صاحب مرحوم) کے نواسہ مولوی سید عبد الرؤف صاحب کے نام ۱۰۰ روپے ماہوار تاحیات جاری فرمائے۔ آپ کو اسلام سے جو محبت اور سچی ہمدردی ہے اس کی یہی ایک مثال نہیں ہے بلکہ مختلف متواتر غرضوں کے طور پر چند مثالیں ذیل میں درج کرتا ہوں:۔

(۱) ایک صاحب نے قرآن مجید کا ترجمہ زبان تلگو میں کیا تھا اُن کو حال میں سات ہزار پانچسو روپے انعام مرحمت فرمایا گیا۔

(۲) اسماعیل سیف الدین مطوف حجاج ریاست حیدرآباد دکن کے نام ۵۰۰ روپے اور اُن کی ہر سفر زندوں کے نام ۵۰ روپے یومیہ وظیفہ جاری فرمایا گیا۔

(۳) سید حمزہ یا نقیب مدنی شیخ السادات کے نام سمسار ماہانہ کا وظیفہ جاری فرمایا گیا۔ اور بطور خصوصی کے اعتماد عنایت ہوئے۔

(۴) انجمن اسلام بمبئی کو سمسار سالانہ جاری ہوئی۔

(۵) دوسروں کو بطور خصوصی ایک ایک ہزار روپیہ عنایت فرمایا۔

(۶) مدرسہ دیوبند کو ۵۰۰ کا اضافہ فرمایا گیا۔

(۷) حجاج سہارہ کے لئے اور تین ہزار روپیہ کا اضافہ فرمایا گیا۔

(۸) سید محدوم حسین صاحب سادی کو جو ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں قیام کرنا چاہتے تھے یک صد روپیہ کا وظیفہ مقرر فرمایا گیا۔

(۹) مولوی حکیم حافظ عبد الرحمن صاحب ہانپوری خلف الصدق مولانا مولوی احمد علیہ صاحب محدث سہارنپوری کے نام ۵۰ روپیہ ماہانہ وظیفہ لیذر ض قیام بمدینہ منورہ مرحمت فرمایا گیا۔

غرضیکہ میری زبان اور قلم حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی دریادلی، اسلامی ہمدردی، اسلامی احساس کے بیان کرنے سے قاصر ہے ؎

دکن کی سلطنت سے فیض ہے سارے زمانے کو
خدا رکھے بڑی فیاض یہ سرکار عالی ہے

(الواقم العاجز عبد الحمید اثاوی ملازم حضور نظام خلد اللہ ملکہ و حشمتہ)

اسلامی تاریخ

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات مبارکہ بچوں کے لئے بہت مفید زیر قیمت ۱؎

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کے احکام مع مسئلہ

کام کا ہمکو مسلمان بنائے دیا رب

از جناب عشقی علی عظیم صاحب تیموری عظیم آبادی مقیم کلکتہ

کل مسلمانوں کو بیدار بنائے یارب
کعبۂ محفلِ زمانہ کو جگائے یارب

پردے غفلت کے ان آنکھوں سے اٹھائے یارب
قوم کے طالع خوابیدہ جگائے یارب

شب ہے تاریک سمندر میں ہے طوفاں
ڈوبتی ناؤ کو ساحل سے لگائے یارب

ہر کوئی قوم کا دلدادۂ دشمن بنجائے
جب قومی کی لگی دلمیں لگائے یارب

دردمند ایک کا ہو ایک مسلمانوں میں
دل تو ایک ایک کا آپس میں ملائے یارب

پھر بھلے بدلے ملاپ ان میں بڑھاوے مولا
ملے وحدت کا انہیں جام پلائے یارب

کیا خواہش سے غرض نام کیا کام ہمیں
کام کا ہمکو مسلمان بنائے یارب

اور کیا مانگے دعا بندۂ ناچیز عظیم
قوم محتاج ہے حاجت سے سوائے یارب

ورژوانیال کی اہمیت

(انتخابی اہ اخبار میں دوبارہ پر گوداری کی خبریں پڑھ کر ہمیں اسلئے اس کا کچھ حال درج کیا جاتا ہے۔)

درہ وانیال کی لمبائی ۵ میل اور چوڑائی بالعموم ۲ سے ۳ میل تک ہے صرف ایک جگہ چوڑائی ۱ میل ہے درہ مذکور کے دونوں جانب بیشمار مضبوط و مستحکم قلعے ہیں چنانچہ حال کی برسوں میں جدید ترین آلات حرب سے مسلح کیا گیا ہے صحیح ترین کیفیت تو کسی کو معلوم نہیں ہے مگر جہاں تک خیال کیا جاسکتا ہے یہ تمام قلعے کرب کی جدید توپوں سے مسلح ہیں ۱۹۱۷ء میں برٹش ہیڈ کوارٹر کتھان کو کوٹ کے ماتحت اس میں ہر بستی گھس گیا تھا اور ۱۹۱۸ء میں قسطنطنیہ کو روسیوں سے بچانے کیلئے پھر یہی ہیڈ کوارٹر میں سے گزرا تھا۔ اپریل ۱۹۱۸ء میں اطالی جنگی جہازوں نے آبنائے کے شمال کے قلعوں پر گولہ باری کی تھی۔ اور جرمانی میں اطالی ہیڈ کوارٹر نے انہیں سے خبر اگر زنا چاہا تھا۔

۱؎ کتابوں کی بھیجنے آنشیاری سے آنریبل سے ہمیشہ کر دیا تھا۔ اب خاکسار نے بڑے انہیں مفید طور پر لکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ماجرا دیکھیں ہی موضوع پر بھیجنے کرنا ہوا لکھنا ہے کہ مرحوم ہیڈ کوارٹر میں لکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایک ہی وقت میں چار قلعہ اور کلیہ بھی آنشیاری کے بھیجے آئیگا۔ جب یہ یاد رکھا جائے کہ ان

کلمۃ الحق

قرآن مجید کی تعلیم جس حسن طریق پر ہے۔ وہ کسی منصف کے دیدہ دل سے مخفی نہیں ہے اصول اعتقادی اور عملی کلیات، حدود۔ قواعد وضوابط حلت وحرمت۔ طریق سیاست و تمدن۔ طرز معاشرت۔ فرائض واجبات اور امر و نواہی۔ حدود و احکام۔ پند و نصائح۔ وعظ و تذکیر۔ انتظام و تنبیہ۔ امثال و حکم۔ قصص وغیرہ۔ ہر اس طرح مشتمل ہے کہ کسی دیدۂ حق بین و دل حقیقت شناس کو اس کے بعد کسی دوسری تعلیم کی ضرورت باقی نہیں رہتی

وہ ایک مطب ہے جس میں بندوں کے جسمانی و روحانی امراض کا علاج موجود ہے اس میں مومنین کے لئے ہر درد و دکھ سے شفا ہے اس میں گذشتہ امتوں کے واقعات موجود ہیں۔ جن سے آنے والی نسلیں عبرت کا سبق پڑھ سکیں۔ اس میں ہدایتیں گویائیں ہیں۔ کہ مومن اس کو اذعان رکھیں۔ اور مخالف اپنی مطابقت کا معائنہ کر کے اپنے تمرد سے باز آئیں۔ اس میں حق و باطل کے درمیان ایک آہنی دیوار کھڑی کر دی کہ کوئی فرد۔ سوا پرست اور سکو ہلا نہیں سکتا۔ اس نے قدامت پرستی کے رشتہ کو صاف کر دیا۔ ہدایت کی مشعلیں روشن کر دیں۔ کہ کوئی مسافر صراط مستقیم سے گمراہ نہ ہو سکے۔ وہ تمہارے دینی و دنیاوی امور کے لئے ایک زبردست حاکم ہے۔ وہ تمہارے اختلافات میں حکم ہے۔ وہ حق و باطل کے درمیان فاصل ہے۔ وہ کلام لغو نہیں ہے۔ اس کا معجزہ ہے کہ اس میں سب کچھ موجود ہے۔ وہ اپنا بارالقب تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ بجا لاتا ہے۔ اور وہ خود حضور سرور عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ ابدی دائمی کا نمونہ ہے

پھر وہ ایسا ہے کہ اگر یہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفہیم اور توضیح اور تیسیر میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا

اپنے اقوال سے افعال سے احوال سے قرآن پاک کا اتباع سکھا دیا۔

فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

ہم نے قرآن کو بندوں کے لئے آسان کر دیا سمجھنے کی کوئی نصیحت قبول کرنیوالا ہو

کا مطلب اور مراد آنکھوں سے دکھلا دیا

اللہ تعالےٰ کی یہ رحمت کہ بندوں کی ہدایت کے لئے قرآن جیسی جامع اور حاوی بشارتی و انذاری کتاب نازل فرمائی۔ اور اس کے پہنچانے رسول اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ رافت کہ ضعف اور فطرتی ہر قسم کے افراد امت کو ملحوظ رکھکر ایسی طرح سمجھا دیا کہ بندی کی چندی کر دی

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول تو کریم
صلی اللہ علیہ وسلم یا حبیب تو کریم

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے ہیں۔ وہ ہوائے نفس سے نہیں فرماتے۔ وہ امور تبلیغیہ میں جو کچھ ارشاد فرماتے ہیں۔ وحی الٰہی سے فرماتے ہیں۔ خود قرآن پاک فرد بشارے

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى

(محمد صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہیں کہتے مگر جو کہ وہ ان کو وحی کی جاتی ہے)

آپ کے کلام کے متعلق ارشاد فرماتا ہے کہ تم سمجھنے کی چار صورتیں ہیں

(۱) یا آپ کا کوئی قول یا فعل تواتر کے ذریعہ سے ہم کو ملا ہو افادۂ یقین اور ایجاب عمل میں مثل قرآن کے ہوگا اور تو ترک کے معنے ہیں۔ کہ آپ کے وقت سے لیکر اس وقت تک ہر زمانہ اور ہر طبقہ میں اس کے نقل کرنے والے اس قدر کثرت سے ہوں کہ عقل انکا جھوٹ پر متفق ہونا باور نہ کر سکتی ہے۔ اور جس شئے کی وہ خبر دے رہے ہیں۔ وہ مشاہدہ اور حس پر مبنی ہو۔ یا طبقہ سے روایت کرنے والے ہر زمانہ کے لوگ اپنے زمانہ کے لوگوں سے ایسی کثرت سے روایت کریں کہ عقل انکی کذب کو باور نہ کرے

(۲) یا آپ کا کوئی قول و فعل ایسی جماعت سے منقول نہیں ہوا۔ مگر ہر زمانہ میں اس کی روایت کرنے والے بے شمار ہوں۔ اور تواتر کی طرح ایسی حدیث کا نام مشہور اور مستفیض ہے۔

(۳) یا اس کے بیان کرنے والے اگرچہ بہت کم ہیں مگر ہر زمانہ اور ہر طبقہ میں دو سے کم نہیں ہوتے۔ ہر راوی سے دو دو کی روایت کرنے والے ہر زمانہ میں موجود رہے۔ اس کا نام اصطلاح میں عزیز ہے

(۴) یا اس کے بیان کرنے والے اگرچہ ایک ہو دو تین تین ہزار رہے۔ مگر کسی درجہ میں ایک بھی شخص روایت کرنے والا رہا۔ ایسی حدیث کو اصطلاح میں غریب کہتے ہیں

یہ بات بدیہی ہے کہ دین کا مدار نقل پر ہے۔ اور نقل کی صحت اور مطابقت نفس الامر کی سند قائل کی دیانتداری اور فہم و فراست پر مبنی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم جسکو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذریعہ سے ملا ہے۔ صحابہ کرام کا تقویٰ اور فہم و فراست محتاج بیان نہیں ہے۔ وہ بلا واسطہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تحصیل علم فرماتے تھے۔ اور فہم و فقاہت کے مدارج غلط کے صاف تھے متصف تھے۔ اور کوئی مسلمان دل میں یہ خیال لانا گوارا نہ کریگا کہ وہ روایت حدیث یا بیان واقعات یا تفہیم مسائل میں لغزش یا کذب یا مداہنت سے کام لیتے تھے۔ یا تراش خراش کرتے تھے۔ ان کے دو صحابہ کے متعلق ہم کو معلوم ہیں۔ جنکو ہم نے اور سمجھا لی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ تو ہم نے ان کا زمانہ نہیں پایا۔ مگر آج ان کے حالات ہمارے پیش نظر ہیں اور نہایت صحیح اور موثق و مستند ذرائع سے ہم کو ملے ہیں۔ انکو پڑھکر ہم دنگ رہ جاتے ہیں۔ ہم اپنے آپکو دیکھتے ہیں۔ ہم اپنے معاصرین کو دیکھتے ہیں۔ ہم ہندوستان کے اندر گشت کرتے ہیں اور ہندوستان سے باہر نکلکر جا بجا تاریخ عالم کی سیر کرتے ہیں۔ ہر ملک کے باشندہ حال کی حالت کا معائنہ کرتے ہیں۔ تو ہم کو ان بزرگوں کی نظیر نظر نہیں آتی بے شک وہ ہم جیسے مجسم تھے۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ ناک کان۔ صورت شکل رکھتے تھے۔ وہ کھانے پینے پہننے اوڑھنے کے محتاج تھے۔ ان کے بیوی بال تھیں۔ وہ دنیاوی کاروبار بھی کرتے تھے۔ وہ زمیندار ہی۔

کاشتکاری، صنعت و حرفت تجارت میں بھی معرفت پائے جاتے تھے۔ مگر بالعموم بالکل وہ ہم جیسے انسان تھے۔ وہ جسم و اعضاء رکھتے تھے۔ بھوکے پیاسے اعضاء ظاہری و باطنی کو اسی کلام میں لگائے تھے جس کام کے لئے خدا نے انکو بنایا ہے وہ کھانے پینے پہننے اوڑھنے کے محتاج تھے۔ مگر ہماری طرح۔ نسب کے سب نرسلم تھے۔ اور دیگر عربی کفر و شرک کے اندھیرے میں تھے۔ ان کی گھٹی میں جاہلیت کی چاشنی تھی انہوں نے لات و عزّے کی محبت کے زمانہ میں جنم لیا تھا۔ وہ عرب کی زمین کے سخت پتھروں سے عداوت اور شدت میں کم شعب تھے۔ وہ لڑنے ڈاکہ ڈالکو۔ سفاک۔ شراب خوار۔ قمار باز۔ سود اور سود کے پابند۔ مسوم و رواج کی سخت قوت قید دل میں جکڑ چکے تھے۔ مگر جب انہوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ ایمان لائے تو وہ درحقیقت خدا کے لئے اپنے کے ہاتھوں بے بس گئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ پر جھک گئے۔ انکی کایا پلٹ ہو گئی اور یکبارگی وفعۃً اور نئی طبیعت و حیات میں غیر معمولی تغیر جیسا ہو گیا۔ انہوں نے اقوال اختیار یہ سے قولاً حیوانیہ و انسانیہ سے اعضائے ظاہرہ و باطنہ سے کہدیا کہ اب ہم تمہارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نادم خریدہ غلام ہیں چو گلیم سے اوڑھتے ہے اڑا دیجئے۔ خدا تعالیٰ معاملت فرماتے۔ اے ہم تم سے بھی کام لیں گے۔ جو خدا کے ہاں سے تمہارے ہیرو ہوں گے۔ اسپاکی یہ حالت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو سر تسلیم خم کیا ہے اور اپنی سر حرب خداؤں کو ترک کر دیا ہے کیونکہ اس لئے کہ قرآن نے انکی اجازت نہیں دیتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے ہیں۔ وہ شراب جو دیگی کچھ نئی میں پڑی تھی۔ جو بجائے پانی کے پی جاتی تھی۔ جونہی کا حکم نازل ہوتے ہی مدینہ منورہ کے گلی کوچوں میں بہتی پھرتی ہے۔ شراب کے برتن تو رہے ہیں قمار کے پاسہ کی سٹی خراب ہے۔ قمار خانے بند ہیں کیوں؟ اس لئے کہ قرآن میں آیت آخری ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ شراب جوا گندی چیز ہے۔ شیطانی کام ہے۔ قمار گندی چیز ہے۔ شیطانی کام ہے۔ وہ شراب جس کے کبھی متوالے تھے۔ جس کے غم کے غم اڑا دیتے تھے۔ اب اگر کپڑے پر لگ جاتی ہے۔ تو اور مسکر یا کیا جاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ شریعت میں گندگی چیز قرار دی گئی ہے۔ جانے انہوں نے کہ اگر نجاست کی طرح انہوں نے کبھی نہ کہا کہ مگر دیکھو تو کھجور کا شیرہ ہی تو ہے۔ اس میں ناپاکی کہاں سے گھس گئی۔ انہوں نے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم سے سن لیا کہ شراب کی نماز چالیس روز تک قبول نہیں ہوتی۔ دل نے تسلیم کیا۔ اور شراب چھوڑ دی۔ انہوں نے سن لیا کہ مرد ریشمی لباس نہ پہنیں۔ تہ بند یا پائجامہ ٹخنے سے نیچا نہ ہونا چاہئے۔ اگر ہو گا تو دوزخ میں اس کی سزا مقرر ہے۔ بس ہو گئی۔ توبہ کر لی۔ اتنا نہ کہا کہ کوئی اعتراض نہیں۔ کہ ٹخنے سے نیچا پائجامہ ہو گیا۔ تو میں کیا خرابی ہو گئی۔ انہوں نے تو خدا کی حرمت کی آیت سنی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی فرمایاں معلوم کیں۔ لکھنے والے اور دینے والے اور کاتب و شاہد پر لعنت کا حال سنا۔ لرز گئے۔ توبہ اختلوح کر لی۔ اور جو سود جس کسی پر باقی تھا صاف فرما دیا۔

ہولیوں سے محبت تھی۔ مگر خدا کے لئے شہوت پرستی اور غفلت شعاری کا دخل نہ تھا صنعت و حرفت تھی۔ زراعت و تجارت تھی۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے موافق وہ بے ہودہ باتیں نہ تھے ظاہر میں اچھے خاصے دنیا دار اور باطن میں سچے فرمانبردار۔ نہ تنگ مخلوق سے اور دل خالق سے معاملہ۔

رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ (ایسے لوگ ہیں کہ تجارت اور خرید و فروخت انکو خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی)

انہیں سے کوئی گناہ ہوتا ہے۔ تو خود حاضر ہو کر حضور میں عرض کرتے ہیں۔ کہ ہم سے یہ گناہ ہو گیا ہے ہم پر خدا کی حد جاری کر دیجئے۔

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا قصہ صحیح روایتوں سے کتب حدیث میں منقول ہے۔ کہ وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اور عرض کیا۔ کہ مجھکو پاک کر دیجئے۔ بیشک میں بڑا گناہ کر چکا ہوں۔ مجھ پر حد جاری کیجئے۔ آپ نے ان کے کلام کو سمجھ کر کہ کوئی کم درجہ کا گناہ ہو گا۔ جو توبہ و استغفار سے معاف ہو جائے گا۔ فرمایا کہ یہاں جاؤ۔ توبہ و استغفار کرو انہوں نے پھر کہا کہ حضرت مجھے پاک کیجئے۔ آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا۔ اور ماعز سہ بار عرض کرتے ہے جو ہی مرتبہ میں آپ نے فرمایا۔ کہ اے ماعز کس گناہ سے تجھے پاک کروں۔ عرض کیا زنا سے۔ یہ سکر حضور نے دریافت فرمایا کہ اسکو جنون تو نہیں ہو گیا لوگوں نے عرض کیا کہ جنون نہیں ہے۔ پھر آپ نے تحقیق کی کہ شراب تو نہیں پی ہے۔ ایک شخص اٹھا اور اسکا منہ سونگھا۔ تو شراب کی بو نہ پائی۔ تو آپ نے فرمایا کہ ماعز تجھ سے ہی زنا کیا ہے۔ عرض کیا کہ حضور ہاں زنا کیا ہے۔ آپ نے دیکھ کر رجم سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ اور وہ فوراً پتھروں سے مارا گیا۔ عزیز و قریب۔ یار و اغیار سب خدا کے حکم کی تعمیل میں مصروف ہو گئے۔ یہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے فرمانبردار۔ آپنے لوگوں سے فرمایا تھا کہ ماعز کے لئے خیر کرو۔ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کل امت پر تقسیم کی جائے۔ تو سب کی نجات کے لئے کافی ہو۔

ایک صحابیہ دربار نبوت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہے کہ یا رسول اللہ مجھسے گناہ سرزد ہوا ہے۔ مجھے پاک کر دیجئے (حد جاری فرما دیجئے) آپ فرماتے ہیں (کوئی اور گناہ سمجھکر) جا توبہ استغفار کر۔ وہ پھر عرض کرتی ہے وہ چار مرتبہ یہی کلام ہو کر وہ کہتی ہے۔ کہ حضور کیا آپ ماعز کی طرح مجھے بھی رد کرنا چاہتے ہیں۔ یا رسول اللہ۔ میں زنا سے حاملہ ہوں۔ آپنے فرمایا تو۔ عرض کیا۔ حضور ہاں ہیں۔ آپنے فرمایا۔ کہ جب تک تجھے پیدا نہ ہو۔ حد جاری نہیں ہو سکتی۔ ایک شخص اسکا کفیل ہو گیا۔ اور اسکو اپنی حفاظت میں رکھا جب پورے دن ہو گئے۔ اور بچہ پیدا ہو گیا۔ تو عرض کیا کہ حضور اس عورت کے بچہ پیدا ہو گیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ابھی

کر لے۔ تو وہ کیا جواب نہیں ہو سکتا۔ ہم میں سے بھی اگر کوئی راہ گم کردہ ہمارے مقابلہ میں آئے۔ تو ہونہہ کی کھا دے

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعض مناقب ناظرین کی ازدیاد بصیرت کے لئے یہاں لکھدینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

حضرت ابو سعید قدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب کو برا نہ کہو۔ اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ ان کے مد یعنی ایک سیر کے چوتھائی حصہ کے برابر خرچ کی بلکہ اس سے بھی نہ پہنچ سکے گا۔ (اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے) اور نصف مد کی برابر بھی نہیں ہو سکتا۔

صحابہ کا کمال ایمان۔ نہایت اخلاص۔ انتہا استقامت ان کا حسن نیت۔ اللہ اکبر کس درجہ میں مقبول ہے کہ کوئی بعد کو آنے والا ان کی برابری نہیں کر سکتا۔ دنیا و جو دیکھ سکتی ہے۔ دیکھ مال کی احتیاج پر جسکو اتم تھی۔ مگر اس فاقہ مستی میں وہ فی سبیل اللہ انفاق مال کو ہی مقدم رکھتے ہے کسی نے ایسی روایت باوجود اخلاص نیا کے نقل کی ہو گی کہ انہوں نے دینی ضرورت کے وقت بخل کیا ہو۔ ایسے واقعات کتب سیر و حدیث میں کثرت سے ہیں گے۔ کہ بعض نے اپنا کل مال دیدیا۔ بعض نے نصف دیا۔ اپنے گھر بار عزیز و قریب۔ زمین جائداد چھوڑ چھوڑ کر فقر و افلاس کے عمائے اور پھٹے پرانے کپڑوں کو کل دنیاست کے صحرا ہاتھ میں لیکر چلدیے۔ اور دین میں داخل ہو گئے۔ یہ صرف اور یہ ترک مال آخر دیکھ تو سہی کس نالی ہو گئی اور کس علوے ہمت کی خبر دیتا ہے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے راضی ہوا۔ اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ تو کیا کوئی مخالف یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ انہوں نے قرآن و حدیث کی تعلیم میں کوتاہی کی۔ یا ان کے فہم میں غلطی ہوئی۔

قرآن پاک میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد ہے۔

(۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سالک فجا غیر فجاک

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا۔ کہ اے عمر جسکے قبضہ میں میری جان ہے اسکی قسم جس راہ میں شیطان تجھ سے ملتا ہے۔ اور تجھ سے ٹکراتا ہے تجھ سے دوسری راہ اختیار کر لیتا ہے)

اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صلابت اور قوت ایمانی اور حق پر پختگی پر پوری روشنی پڑتی ہے کہ انکی صورت دیکھکر شیطان بھی اس شخص کو زندہ نہ دیکھنا چاہتا ہے۔ بیشک یہ ہیں فرد کے مخصوص بندوں میں کہ جن کا تذکرہ قرآن پاک میں ان وقیں الفاظ میں فرمایا گیا ہے۔

ان عبادی لیس لک علیھم سلطان الا من اتبعک من الغاوین (تیرا کچھ بس نہیں چل سکتا میرے خاص بندوں پر شیطان لعین کا بس چلتا ہے جو تیرے پیچھے چلیں)

دین اسلام کا فہم جناب رسالتمآب صلعم نے اپنے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کو جس طریق پر سمجھایا اور جس مقدر (یا ضابطہ) میں ہمیں بتایا ہے اسی کے مطابق ہمیں بھی اسکی قدر کرنی چاہئے۔ ہدایت پائیں گے۔

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک (اے رسول جو تم پر خدا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے (بلا کم و کاست) اس کو پہنچا دو)
اور جب کہا نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد
بلغوا عنی ولو آیۃ (پہنچا دو مجھ سے اگر کوئی ذرا سی بات بھی تو اس کو میری امت کو پہنچا دو)
بے شک نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ پہنچا دیا۔ اور اپنے زمانہ میں اعلان عام کر دیا۔ کافر اور مشرکوں کو بھی قرآن و اذان و اقامت الاذان الصلوٰۃ۔ اور اپنے کام کو بھی قوموں کی ہدایت کے مخالف حقیقی سردار سمجھا اصل دفروع سب ہی کچھ بتا دیا اور سمجھا دیا۔ اور اس کا ایک بڑا عظیم الشان اعلان ہی حجۃ الوداع تھا۔

موجودہ جنگ کا اثر جان و مال پر

موجودہ جنگ خوفناک و ہلاک ہو رہی ہے۔ جیسے دنیا میں ہوئی۔ اس جنگ کی کوئی دوسری نظیر موجود نہیں ہے پہلے زمانہ میں حلقہ لڑائیاں ہوئی ہیں۔ وہ تو خود اپنے ہی ملک میں سیاسی یا کسی سلطنت کی سلطنتیں شریک جنگ ہو گئیں یا ایک ملک والوں نے دوسرے ملک والوں پر حملہ کیا۔ ہندوستان کی جنگ ہمارے ملک میں سرحدیں کی سرحدیں کے اندر ہوئی تھی جس میں نہ تو ہندوستان کے راجہ و رؤسا۔ ٹیکس میں منسلک ہو کر لڑتے تھے بیت المقدس کی جو لڑائیاں ہوئیں۔ وہ بھی تمام تر یورپ اٹھا ہو تو سلطان صلاح الدین کے مقابلہ کے لئے آیا تھا۔ لیکن اس کے وہ سامانیاں اور فوج موجود نہیں۔ اور اس زمانہ میں چونکہ ہوائی جہاز نہیں۔ وہ سامان جن سے آسمانی لڑائی ہو سکتی ہے۔ اور ایجاد ہو چکا ہو موجودہ جنگ کے کچھ بھی نسبت نہ تھی۔

جنگ کریمیا میں جو ترکی و انگلستان اور فرانس کی فوجیں۔ روس کے مقابلہ میں لڑنے کو گئی تھیں۔ جنگی تعداد کے مقابلہ میں بہت قلیل تھی۔ یورپین فوجوں کی تعداد شمالی کریمیا میں ۶۰ ہزار فرانسیسی ۲۰ ہزار انگلستانی اور ۷ ہزار ترکی تھی۔ غرضیکہ کوئی نظیر ایسی نہیں سیواسٹوپول میں اور دیپ۔ انکرمان۔ الما۔ بالکلاوا۔ بالیکلاوا۔ بالیکلاوا۔ بالی

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی پختہ بنیاد کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) پرچہ خط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ شرط شائع ہونے کے درج ہونگے اور نا لائق مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۱ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	۱۰ روپیہ
رؤسا و جاگیرداران سے	"	۸ روپیہ
عام خریداران سے	"	۶ روپیہ
	ششماہی	۳ روپیہ
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ	۴ پنس
	ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کالیم بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت دار سائل در بنام مولینا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مہتمی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۹ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ بمقام علیگڈھ ۱
مسلم اور اہلحدیث ۵
قادیانی مشن ۹
دراصل تفسیر ۱۰
اہلحدیث کانفرنس کیمتعلق مقامی اخبار علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کی رائے ۱۰
صاحب کنور بہادر آگرہ کی قدردانی ۱۰
بیمار شمالا مدلاہور کے تماشائیو! ایک نظر ادھر بھی ۱۰
فتاوے ۱۱
متفرقات ۱۲
..... ۱۳
انتخاب الاخبار ۱۴
اشتہارات ۱۵
..... ۲۱

اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ

بمقام علیگڈھ

۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کے ایام بھی کیسے جھلمل ہیں کے تجھ جو علیگڈھ میں گزرے - علیگڈھ کو جو ہندوستان میں علمی عزت حاصل ہے کسی سے مخفی نہیں - اس لحاظ سے جیسی کچھ جلسے کی عزت ہونے کی امید تھی باوجود بارش کے اس سے بڑھکر ہوا الحمد للہ - جس کی تفصیل درج ذیل ہے -

جلسے سے پہلے وادی تاضی محمد عثمان صاحب خلف الرشید مولانا اسماعیل مرحوم نے استقبالیہ مسودہ پڑھا جو یہ ہے

مسودہ از جانب کمیٹی استقبالیہ کانفرنس اہلحدیث منعقدہ علیگڈھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادران ملت و ہمانان والا مرتبت - السلام علیکم کانفرنس اہلحدیث کے مفصل مقاصد و اغراض بیان کرنا میرے موجودہ فرائض سے باہر ہے - دراصل ایک علاحدہ رسالہ بھی ہوگا - کیونکہ مسودہ حاضرین میں سے بہت کم ایسے ہونگے جن کے گوش گذار اس کی صدا نہ ہوئی ہوگی - اس کا سبب سے اول اور اہم مقصد اسلام کی صداقت و حقانیت کو ظاہر کرنا اور رشد نبوی کی اشاعت کرنا ہے - مذہب کا سوال ایک معمولی سوال نہیں ہے - مذہب وہ چیز ہے جسپر فلاح و بقاء دنیا نوع انسان منحصر ہے - مختلف اقوام و مذاہب کے مشن - کانفرنس - مجالس - کمیٹیاں اس کی شاہد ہیں کہ پہلے مذہب کی تبلیغ اور اس کی اشاعت سے پہلے ناز انسان اشرف المخلوقات ہے - ہر مذہب کے پیرو اس کی صداقت کا قائل ہے اور اپنے اپنے خیال اور دیانت کے مطابق اس کی بہتری کوشاں ہونے کا معتقد - مگر باتباع ہدایت نظری آنحضرت

(۱۲)

نوٹ ضروری: گزشتہ پرچہ نمبر ۲۰ جلد ۱۲ جو ۱۹ و ۲۰ بتالیں اور ۱۲ مارچ لکھی گئی ہے اس کو ۱۲/۱۹ مارچ کر لیں۔

کافی اور بھی دماغ کی روشنی میں تبدیل اعتقاد و مذہب پر آمادہ۔ ایسی حالت میں کانفرنس اہلحدیث کی یہ اسلامی خدمت قابل فخر اور قدر ہے۔ اس گرانی اور خدمت کا اس سے زیادہ احساس اور اعتراف ہو سکتا ہے کہ آج اس جلسہ میں ایسے باہر قابل اور معزز علماء کا مجمع ہے جن پر مسلمانان ہند کو ناز ہے اور جو اپنے علم اور اتقا کے باعث چار دانگ ہند میں مشہور اور ممتاز ہیں۔ دیگر معززین اور والا تبار حاضرین کی تشریف آوری بھی جو اپنے بیش قیمت اشغال کو چھوڑ کر حضرت اسلامی جوش کے باعث اور حق و صداقت کی ہمدردی میں تکلیف کی پروا نہ کر کے زیارت آستانہ کو حاصل ہوئے ہیں، کانفرنس کے اغراض کی کامیابی کا کچھ کم ثبوت نہیں ہے۔

حضرات! ہمارا پاک مذہب کا سارا اصول القا الیہ یسئوں الخ ہے اور حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال مطہرہ و اقوال پاکیزہ اس کی ہدایت کے شاہد اور موید ہیں۔ صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ اسلام جس پر گزیدہ اصل الاصول کی برکتوں اور خوبیوں سے متاثر نظر آتے ہیں۔ اسلام کے کسی شعبہ میں اس کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ ارکان اسلام نماز روزہ۔ حج، زکوٰۃ کے مسائل میں اس کی جھلک نظر آتی ہے متقدمین اور متاخرین اس کے مروج سلوک اور راہ پر مصر ہیں۔

مبارک ہیں وہ مجالس جو اس مفید اور متبرک آیت کی مداحی اور ثنا خوانی میں مشغول ہیں۔ کانفرنس اہلحدیث کو بھی یہ فخر حاصل ہے کہ اتحاد و اتصاد کے مسلمانوں کو ایک جگہ جمع کر کے اسلام و سنت نبوی کے اتباع و پیروی کا سامان پیدا کرے۔ اگر برادران ملک کو اسلام اور اس کی تعلیم و دعوت سے کوئی واقفیت ہے تو وہ یہی ہے کہ اسلام دعوت اہلحدیث سے ہے۔ سو سب سے پہلے مرحوم کی داغ بیل ڈالنے کا فخر مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس مرحوم کو حاصل ہوا ہے اس کے اعزاز میں تعلیم کار کنان کانفرنس کی جانب سے کانفرنس اور معزز حاضرین کا شکریہ عرض کرتا ہوا کہتا ہوں ؎

ملے آمدت باعث آبادی ما
ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مست بگو کسی کا قول و کردار

حضرات! جناب مولوی محمد ابو القاسم صاحب نائب ناظم ندوۃ العلماء کو ایک خاص تعلق ہے کانفرنسوں۔ کمیٹیوں اور دیگر اجتماعی حالتوں حاضر رہا ہے اہلحدیث سے ہے۔ سو سب سے پہلے مرحوم کی داغ بیل ڈالنے کا فخر مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس مرحوم کو حاصل ہوا ہے اس کے اعزاز میں تعلیم کار کنان کانفرنس کی جانب سے کانفرنس اور معزز حاضرین کا شکریہ عرض کرتا ہوا کہتا ہوں ؎

ملے آمدت باعث آبادی ما
ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مست بگو کسی کا قول و کردار

اہل حدیث کی تعلیم اور اصول کوئی نئے نہیں ہیں ہر ثبوت اسلامی کی مضبوط تغیر کی جس پر ہم سب جکڑے ہوئے ہیں تو ڑیں۔ اور سکھ ایکدم سرتا سے جدا کر کے بیگانگی کے دلخراش منظر پیش کریں جماعت اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث اسلام کی بھی خدمت کر رہی ہیں۔ اور اس کے افراد جس وقت ایک کثیر تعداد میں جلوہ آرائے جلسہ ہیں۔ اسلام کے سچے خادم اور سنت نبوی کے پورے دلدادہ ہیں۔ اس تبرک اور دیگر قابل قدر و واجب التعظیم برادران ملت کے خیر مقدم کرنے کا قابل مشک فخر جو ممبران استقبالیہ کمیٹی

مولوی عبدالوہاب صاحب مدرس صدر بازار دہلی نے تقریر کی۔ آپ کے بعد ہندوستان کے مشہور لیکچرار حضرت آفتاب احمد خان صاحب بیرسٹر علیگڈھ کی تقریر کا وقت تھا جس کا عنوان تھا "علم اور عمل" آپ نے اس تقریر میں بڑی بلاغت سے ثابت کیا کہ علم سے مراد جملہ علوم ہیں جو آج دنیا میں مروج ہیں خواہ دینی ہوں یا دنیاوی۔ اور عمل سے مراد یہ ہے کہ ہر علم کے متعلقہ پر عمل کیا جائے۔ یعنی دینی علم کے مطابق اخلاق اور اعمال بنائیں دوست کے جاویں اور دنیاوی علوم کے مطابق فنون سیکھے اور پھیلائے جاویں۔ اسی ضمن میں آپ نے ترکوں کے تنزل کا ذکر بھی کیا کہ وہ لوگ باوجود بادشاہ ہونے کے علم سے اتنا کام بھی نہیں لیتے کہ اپنی ضروریات خود مہیا کریں بلکہ ہر ایک چیز میں دوسرے ملکوں کے محتاج ہیں یہی ان کے تنزل کا اصل سبب ہے۔ اسی ضمن میں آپ نے گورنمنٹ حیدرآباد کی مہربانی کا ذکر کیا کہ جو مسلمانوں کی تعلیمی حالت پر ہوئی ہے کہ جہاں کہیں بیس مسلمان لڑکوں کا مکتب ہوگا گورنمنٹ اس مکتب کو بھی امداد دیگی۔ اس مہربانی کے شکریہ کا ریزولیوشن اہلحدیث کانفرنس کیطرف سے بھی پاس ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں کی حالت اپنے ہاتھوں میں دیکھنی چاہئے مسلمانوں کی مالی حالت کا ذکر بھی کیا۔ آپ کے بعد سکرٹری کانفرنس نے کہا کہ ہمیں یہ سب باتیں ملحوظ ہیں۔ ہم جہاں تک ہوسکیگا ان پر بھی چلینگے اور لوگوں کو اخراجات کم کرنے کی ترغیب بھی دینگے ہم آئندہ اس نصیحت پر عمل کرینگے انشاء اللہ۔

آپکے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی صدر جلسہ کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "اخلاص فی العمل" آپ کی تقریر کی بابت کچھ لکھنے کی حاجت نہیں سب لوگ جانتے ہیں کہ وہ سراپا اخلاص ہوتی ہے اللہ تعالیٰ مولانا کو مقصود کو خیر و خوبی سے ساتھ ساتھ اپنی برکات سے مالا مال رکھے آمین۔

بعد دوپہر | منشی عبدالخالق صاحب دہلوی نے ایک نظم پڑھی۔ ان کے بعد جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تقریر ہوئی جس کا عنوان تھا "مسلم اور اہلحدیث" کانفرنس میں دو مضمون ہمیشہ ہوا کرتے ہیں اور ہوا کرینگے النساء المدد۔ ایک اہلحدیث کا مذہب دوم اتفاق بین الناس۔ اس لئے ان مضامین سے کانفرنس کو وہی نسبت ہے جو گورنمنٹ کے انتظام کو ریل اور تار سے ہے یہی دو مضمون ہیں جن کی کامیابی پر اہلی حدیث کانفرنس کی کامیابی ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے اس مضمون کو ظم بدکر کے دیدیا ہے جو آگے درج ہوگا۔

بعد عصر | ایک مختصر سی تقریر عزیزی عطاء اللہ سلمہ کی جس پر حاضرین نے آس کی آئندہ صلاحیت کے لئے دعا کی۔ امید ہے ناظرین بھی اپنی مخلصانہ دعا سے محروم نہ کرینگے۔ اس کے بعد سر مضمون تھا "الاتفاق والاتحاد" میں نے ثابت کیا کہ اتحاد تو محال ہے ہاں اتفاق کی تلاش بے سود ہے۔ البتہ اتفاق ممکن ہے بلکہ واقع ہے۔ اس دعوے کو بہت سے عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کر کے حسب پروگرام حاضرین کو رائے دہی کا موقع دیا جس پر اکثر نے تو کھلے لفظوں میں تائید کی بعض نے بظاہر مخالفت کی اُن کا مطلب تھا کہ مخالف اعتقاد آدمی سے اتفاق جائز نہیں۔ سب سے آخر میں نے جواب دیا کہ مخالف آدمی سے مخالفت کے امور میں اتفاق ناجائز ہے مگر مشترک امور میں جائز ہے غرض یہ مضمون بھی اپنی غرض میں بہت کامیاب ہوا حاضرین کو معلوم ہوگیا کہ اہلحدیث کی جماعت دیگر فرقوں سے اتفاق کرنے کو تیار ہے بلکہ قدم بڑھاتی ہے اور مسلمانوں کے ہر ایک فرقے بلکہ ہر ایک انسان کے جائز کام میں علیحدہ کو جائز جان کر لبیک کہتی ہے اس سے بڑھکر اس کی صداقت اور اخلاق کا ثبوت کیا ہوگا؟

بعد نماز عشا | مولوی عبدالمجید صاحب سالک کی تقریر قلمی جس کا عنوان تھا "اسلام سے پہلی اور پچھلی حالت کا مقابلہ" آپ نے بڑی خوبی سے اس مضمون کو ادا کیا۔ اس کے بعد جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی پروفیسر پونہ کالج کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "جماعت اہلحدیث کے فرائض" آپ نے بڑی دلسوزی سے فرمایا کہ اہلحدیث کے ذمہ فرض ہیں احادیث اور سیرت نبی پر عمل کرنا اور قوت کی مجسم عملی تصویر ہو کر دکھانا (لاریب)

تیسرا دن | بعد تلاوت قرآن مجید کے مولوی عبدالرحمن صاحب نے بہت موثر طریق سے وعظ فرمایا۔ آپکے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی نے مختصر سی تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد سکرٹری نے مختصر سی رپورٹ سنائی جس میں آمد خرچ اور تحویل کا حساب سنایا (جو الحدیث میں شائع کیا جاویگا) اسی موقعہ پر چندہ بھی ہوا۔

بعد دوپہر | جلسہ تعارف اور شورے کا تھا ہمیں بڑی گرم گرم بحثیں ہوئیں۔ زیادہ زور اس بات پر دیا کہ ہمارا اپنا عدسہ اور دارالتصنیف ہونے چاہئیں اور جگہ جگہ اہلحدیث انجمنیں قائم ہوں۔ سال بھر میں جو اکابر اور اصاغر برادران اہل حدیث وغیرہ فوت ہوئے تھے اُن کے حق میں دعاء مغفرت کیگئی اللھم اغفرلھم۔

بعد عصر | ایک ایسے مشہور لیکچرار کا وقت تھا جس کے سننے کو نہ صرف اہل حدیث بلکہ معزز مسلمان بلکہ ہندو اور آریہ بھی ہمہ گوش تھے۔ ایسے لیکچرار کون ہیں وہ غازی محمود بی اے (سابق دھرم پال آریہ) آپ کی تقریر کے وقت مجمع بہت تھا۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "آریہ سماج سے کیا لایا؟" آپ نے دو گھنٹے تقریر کی نتیجہ نکالا جو سب نے پسند کیا کہ میں آریہ سماج سے اُس کی روح لے آیا۔ اب آریہ سماج زندہ نہیں ہے بلکہ مردہ جسم ہے۔

بعد نماز مغرب | جناب کشنر صاحب قسمت آگرہ اور کلکٹر صاحب ضلع علیگڈھ کی تشریف آوری کا وقت تھا۔ قریباً ۴ منٹ شریک رہے۔ اس وقت کا پروگرام خاص تھا۔ سب سے پہلے حافظ محمد حسین امرتسری نے سورہ مریم کا رکوع سنایا۔ اس کے بعد سکرٹری نے اغراض کانفرنس عرض کئے جس میں بتلایا کہ کانفرنس ہذا ایک مذہبی انجمن ہے۔ مذہب انسان کو جرائم سے روکتا ہے۔ قانون دولت میں اتنی طاقت نہیں جو مذہب میں ہے۔ کانفرنس ہذا کی کارروائی دراصل گورنمنٹ کی خدمتگذاری ہے اس لئے امید رکھنی چاہئے کہ گورنمنٹ اس کانفرنس کو اپنی خادم جانیگی۔ اسکے بعد جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے چند منٹ تقریر کی جس کا عنوان تھا "اسلام اور عیسائیت" آپ نے بتلایا کہ اسلام نے عیسائیت پر یہ احسان کیا کہ حضرت عیسیٰ اور مریم کی نسبت بدگوئی کو دنیا سے سو درجہ یا کم سے کم بہت کم کر دیا۔ آج کروڑوں مسلمان موجود ہیں۔ اتنی بڑی تعداد کو حضرت مسیح اور اُن کی والدہ کا مداح بنا دیا۔ عیسائیت نے مسلمانوں پر یہ احسان کیا کہ ابتدائی زمانہ میں جب مسلمانوں کو تکلیف ہوئی اور اُنہوں نے حبشہ (موجودہ حبشیا) میں ہجرت کی۔ تو وہاں کے عیسائی بادشاہ نے مسلمان مہاجرین کو امن امان دیا۔ غرض یہ دونوں مذاہب باقتدار سے باہم احسانمندی کے ساتھ چلے آئے ہیں۔ آپ کے بعد سکرٹری کی باری تھی۔ سکرٹری نے اس تقریر میں حاکم و محکوم کا تعلق بڑی خوبی سے سمجھایا جس کا مختصر مطلب یہ تھا کہ محکوم رعیت باغی ہو تو حاکم مالی ہے۔ بلوغ کی تانگی سے مالی کا فائدہ ہے وغیرہ ان تقریروں اور جلسہ کے نظارہ سے جناب کشنر صاحب بہادر اور کلکٹر صاحب بہت خوش ہوئے جاتے ہوئے فرما گئے:۔

"ہم اس جلسے سے خوش ہیں اور ہم کو اس پر اعتماد ہے"

آغاز اظہار مسرت کی شرح جناب مسٹر قادری صاحب بیرسٹر ایٹ لا پرنسپل علیگڈھ کالج نے بڑی تفصیل سے فرمائی جس میں فرمایا اہلحدیث کانفرنس اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئی ہے جس سے تمام اور دیگر فرقوں کے لوگ بھی خوش ہیں۔ آپ کے بعد ضلع علیگڈھ کے معزز ترین بزرگ جناب نواب عبدالصمد خان صاحب تیس چھتاری نے اس کامیابی پر اظہار مسرت فرمایا۔ اس کے بعد سکرٹری نے خدا کا گورنمنٹ کا ہسٹقبالیہ کمیٹی اور حاضرین کا شکریہ ادا کر کے جلسہ کو ختم کیا مگر لوگوں کا شوق ختم ہوا تھا۔ اس لئے مولوی عبدالرحمن صاحب کی تقریر پر دیر تک ہوتی رہی الحمد للہ۔

چند ہیں خاص چندہ | یہ بات خاص قابل توجہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس کے جلسے میں چندہ کرنا اصل مقصود نہیں ہوتا بلکہ اشاعت توحید و سنت مقصود ہے۔ اس لحاظ سے چندے میں کمی ہو تو جلسہ کی کامیابی میں شک نہ کرنا چاہئے معمولی چندہ بہت کم ہوا چونکہ جو کچھ ہوا وہ سب قوم ہی کا ہے تو زیادہ ہے تو ایک امید ہے کم ہونے کی صورت میں قوم کو اس کی خود فکر ہوگی۔

متفرق چندہ قریباً ۶۰۰ روپیہ کے ہوا مگر ہیں کمی کو پورا کرنے کے لئے خدا نے میرے دل میں ڈالی کہ اخبار اہلحدیث کی ضمانت فنڈ میں جو روپیہ جمع ہوا تھا اس کی بابت وعدہ شائع شدہ ہے کہ اس ضرورت سے بچیگا تو وہ بھی کانفرنس ہی کا ہوگا۔ اس لئے جس بچی ہوئی رقم میں سے مبلغ ۵۰۰ روپیہ میں نے داخل کر دیا خدا قبول فرماوے اور عمل دینے والوں کو اس کا دوہرا ثواب عنایت کرے آمین۔

شکریہ | استقبالیہ کمیٹی کے ممبران نے بہت محنت کی مگر سب سے بڑھکر ہمارے اُن نوجوانوں کی محنت کی بدولت تبلیغ الاسلام کی کوشش سے مسلمان ہیں خدا اُن کو اسلام پر پختہ رکھے اور مخلصین مذکور کے ممبران اور کارکنان خصوصاً ہمارے دوست مولوی سید احمد صاحب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

اطلاع | مفصل کیفیت جلسہ مرتب ہو رہی ہے جو رسالہ کی صورت میں شائع ہوگی انشاء اللہ۔

تحقیقی اہلحدیثوں کا ذکر خیر | ناظرین کو معلوم ہوگا کہ کانفرنس کی مخالفت پر چند افراد ایسے بھی کمر بستہ بیٹھے ہیں جو اپنے آپ کو تحقیقی اہلحدیث یا صحیح اہلحدیث لکھتے ہیں۔ ان حضرات کی دینی رگ بہت ہی چیں سے نالہ جلسہ پر جوش زن ہوا کرتی ہے۔ ناظرین کے دل میں سوال ہوگا کہ اس جلسے پر ان تحقیقی اہلحدیثوں نے کیا کیا کام کئے۔ ان کے کاموں اور دینی خدمتوں کا ذکر آئندہ نمبر میں ہوگا انشاء اللہ۔

مسلم اور اہلحدیث

یعنی وہ لیکچر جو جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے جلسہ اہل حدیث کانفرنس علیگڈھ میں دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار بلکہ بے شمار شکر ہے کہ اُس نے ہمیں اس مبارک موقع پر جمع ہونے اور اپنا پاک کلام سننے اور سنانے کی توفیق دی۔ خدائے تعالیٰ ہمارے اس کام میں برکت بخشے اور اسے ہمارے لئے زاد راہ آخرت بناوے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

صاحبان۔ میرے مضمون کا عنوان لکھا گیا ہے "مسلم اور اہلحدیث"

میرے خیال میں اس عنوان میں یہ امر ملحوظ ہے کہ دین اسلام اور مذہب اہلحدیث میں کیا نسبت ہے اس کا بیان اس طرح ہے کہ جو نسبت قرآن۔ اسلام کو دیگر مذاہب سماوی سے ہے وہی نسبت اہلحدیث کو دیگر اسلامی فرقوں سے ہے یعنی یہ کہ جس طرح اسلام سابق دنیا میں اختلاف و تفریق پیدا نہیں کی بلکہ دنیا کو اصل شاہراہ الٰہی اور طریق اعتدال دکھلایا۔ اسی طرح اہلحدیث نے بھی اس امت میں تفرقہ نہیں ڈالا بلکہ ان کا مشا رہے کہ سب فرقوں کو جمع کر کے اُن ایک ہی اصل لائن پر لایا جائے جسپر ابتدائی زمانہ نے امت کو چھوڑا تھا۔

صاحبان! مقصود کے بیان کرنے سے پیشتر ایک التماس ضروری جانتا ہوں۔ وہ یہ کہ اس مضمون کے ضمن میں بعض دیگر ادیان اور دیگر اسلامی فرقوں کا ذکر ضرور آئیگا۔ کیونکہ اپنا مدعا بغیر ذکر کے مشکل ہے اور مخالفت مذہبی ایک ایسا امر ہے کہ بیان کرنیوالے اور سامعین ہر دو فریقوں پر اس کا اثر پڑتا ہے۔

تیسرا وقائع بیان کرنے والے کی رگ عصبیت جوش میں آجاتی ہے اور عصبیت اعتدال پر نہیں رہتی تو وہ دوسروں کے حق میں ایسی باتیں کہہ جاتا ہے جو مناسب نہیں یا غلط ہوتی ہیں اور ایسا اوقات سننے والا بھی گرویدہ ہوتی ہے کہ بولنے والا بعض کرتے والا بعض امور میں ہمارے موافق نہیں۔ اس لئے جو امر وہ

کر رہا ہے وہ بھی قابل اعتبار نہیں حالانکہ وہ امر نزاعی نہیں ہوتا یا اگر نزاعی بھی ہو تو نفس الامر میں حق اور واجب القبول ہوتا ہے۔

تو پہلی صورت کی نسبت جو مجھ ناچیز بیان کرنے والے کے لئے ہے میں نہایت ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ انشاء اللہ خاکسار ارشاد خداوندی وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (حٰمٓ السجدہ ع ۴) کو ملحوظ رکھکر اپنے مقصود کو اور اس کے متعلق الفاظ کو ایسے طریق پر بیان کریگا کہ نہ تو اس میں کسی خاص شخص پر حملہ مقصود ہو اور نہ کسی فرقہ و مذہب کی ہجو و شکایت ملحوظ بلکہ کوشش کریگا کہ جس طرح کوئی نیک نیت ناصح دوا شوگر کوٹ کرکے (Sugar Coated) بیمار کے پینے خاطر اور طائم طبع کیجاتی ہے۔ اسی طرح بعض اختلافی امور کو ایسے سمجھے ہوئے اور میٹھے انداز سے بیان کرے کہ آپ کی انصاف پسند طبائع انہیں پسند کرکے قبول کریں۔ دیگر میں جو توفیق تو لے اس امر کی کامیاب ہو جائیں فریق حق ہوگا کہ آپ کی نیک طبائع سے یقیناً امید ہے (رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (آل عمران ع ۲۳) قبولیت کی امید رکھوں وھانا اشہر عو فی المقصود بعون اللہ المعبود۔

صاحبان! اسلامی تعلیم کا رکن رکین یہ ہے کہ خدا کو واحد کی سچی صفت اور اس کی صفات کمال کا حقیقی عرفان حاصل ہو جس کے سامنے میں اس کی عبادت کا ایسا صحیح و آسان طریق اختیار کرایا جائے کہ ہم سہولت چل کر مطلوب حقیقی کو پا سکیں۔ اور چونکہ یہ ساری مشقت و تکلیف فرعی جو اس مقصود اصلی کے حاصل کرنے میں اٹھانی پڑتی ہے۔ اسی دار دنیا میں اور اور اسی جامۂ البشری میں ہو سکتی ہے اور اختلاف طبائع کی بناء پر ضرور ہے کہ حوائج البشریہ کی نسبت تنازع و اختلاف پڑے۔ اس لئے ضرور ہے کہ ان امور کے متعلق بھی مناسب قواعد و قوانین مقرر کئے جائیں جن کی بنا مساوات و حکمت پر ہو تاکہ نظام دنیا میں خلل نہ پڑے۔ لہٰذا اکمل اسلام کا مقصد ثانوی اصلاح تمدن ہے جس میں یہ امور مرعی ہیں۔ اخلاق فاضلہ سے نفس کو مہذب بنانا۔ امور خانہ داری کو حسن واعلے معاشرت سے نباہنا۔ اور معاملیت کو بہتر سے بہتر حالت اور اعلے سے اعلے پیمانے پر پہنچا کر حفظ نفوس و اموال و عصمت فروج کے ذمے سے عہدہ برآ ہونا۔

میں نے اس مختصر تقریر میں سارے قرآن کا لب لباب آپ کے پیش کر دیا ہے اور اس کا سچا نمونہ و نہایت مجمل و مکمل پروگرام آپ کے سامنے رکھ دیا ہے

اصول مقررہ پر تو یہ سب امور ایسے مقبول و مسلم ہیں کہ اسلامی فرقے تو کیا غیر اسلامی مذاہب بھی ان سے انکار نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر عمل کی کسوٹی پر رکھا جائے تو جس طرح دیگر ادیان کے مقابلے میں صرف اسلام ہاں صرف مقدس اسلام اس پر کھرا اتر سکتا ہے۔ اسی طرح اسلامی فرقوں میں صرف مذہب اہلحدیث ہی اسلام کی حالت اصلی کا صحیح نمونہ اور درست نمونہ ہو سکتا ہے جو خدا کے فضل سے کمی و بیشی سے محفوظ رکھا عقاداً و عملاً اسی حالت پر قائم ہے جس پر اسلام کے آخری نبی سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت مرحومہ کو چھوڑا تھا۔

اس لئے میں نہایت جرأت سے بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کے دیگر مذاہب اور پیروان مذاہب میں جو رنگ اسلام اور مسلم کا ہے وہی درجہ اہلحدیث کا ہے۔ اور مسلم اور اہلحدیث ہر دو مترادف و ہم معنی ہیں۔

صاحبان! اسلام دنیا میں امن و سلامتی پھیلانے اور ہدایت و رحمت قائم کرنے کو آیا تھا۔ لیکن افسوس ایسے قدر شناسوں کے منہ لگا تھا جنہوں نے اس کے خوب صورت چہرے کو پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھا اور اس کے براق رخسارے کے خال کو سیاہ داغ سمجھکر اکثر اسی کو خدا واحد و خوار بنا دیا جسکے کہ

سہ مڑھا۔ غرض اس کے بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اور کوئی فروگذاشت باقی نہ چھوڑی۔ اسلام اس کے پیچھے فوقہ مذہب اہلحدیث کو تفریق امت کے ناپاک الزام سے بدنام کرکے لوگوں کی نظروں سے اتارا گیا اور اپنا تصور اس کے سر تھوپا گیا۔

صاحبان! جب میں نے یہ کہہ دیا کہ مسلم اور اہلحدیث مترادف ہیں تو مجھے اس امر کو بھی صاف کرنا چاہئے کہ اہلحدیث کوئی الگ فرقہ نہیں کہ سکتے۔ کیونکہ فرقہ جماعت میں کسی گروہ کا نام ہو سکتا ہے جس نے تھوڑی یا بہت اس حالت سے بعد الی اختیار کر لی ہو جس پر آنحضرت صلعم نے اپنی امت کو چھوڑا تھا اور جو اسی حالت قدیمہ پر قائم ہو اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہ آئی ہو اسے فرقہ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اس کے دیگر قسموں کے مقابلے میں ہونے کی وجہ سے اسے فرقہ قرار دے لیں تو یہ دیگر امر ہے۔ اور اسی لحاظ سے اس تقریر میں ان کو بحیثیت فرقہ ذکر کیا جائیگا۔

حضرات۔ میں نے شروع تقریر میں قرآن مجید کا جو خلاصہ ذکر کیا ہے اس کی پہلی جزو یعنی عبادت الٰہی تو براہ راست مذہب کہلانے کی مستحق ہے اور دوسری جزو یعنی تمدن بالتبع۔ کیونکہ اخلاق فاضلہ اور حسن معاشرت اور اعلے تمدن کی پرورش حقیقت میں کسی عبادت الٰہی کے سایے میں ہو سکتی ہے اور اس ان ہر دو تعلیمات میں کسی اعلے عملی نمونے کی ضرورت ہے جسے عملی طور پر عبادت و موفقت الٰہی کا نہایت کمال حاصل ہوا اور اس کے اخلاق و قوائے طبعیہ خداتعالیٰ کی صفات جمالیہ کے سایے میں پرورش یافتہ ہوں تاکہ حقیقی عبادت و اعلے تمدن کا اعلیٰ نمونہ ہونے کے علاوہ اس کی زندگی عبادت و تمدن کی آپس کی نسبت کو صحیح صحیح قائم کرنیوالی ہو اور اس کے میزان کو کسی غیر مناسب میلان سے محفوظ رکھتی ہو۔ اس میں تو کسی کو شک نہیں کہ یہ اعلے سے اعلیٰ نمونہ سوائے اس حضرت صلعم کے کوئی نہیں جن کی نسبت واقتداء و اتباع کے لئے ارشاد ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ۲۱) نیز فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پ۳)

ہاں ان سچے جان نثاروں یعنی صحابہ کرام نے تو ان حضرت صلعم کے کلمات طیبہ کو اپنے کانوں سنا۔ اور آپ کے واقعات و معمولات کو اپنی آنکھوں دیکھا اور اسی چال اور روش پر چل کر دین و دنیا میں منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

اور جب یہ بھی مسلم ہے کہ اسلام ایک آخری اور دائمی و ناقابل نسخ و ترمیم شریعت لایا ہے تو کیا آپ اس عقدہ کشائی میں میری کچھ مدد کر سکتے ہیں کہ بعد کی نسلوں میں آن حضرت صلعم کے وہ واقعات و کلمات کس طرح پہنچیں۔ تاکہ پچھلی امت بھی اس فیض سے بالکل محروم نہ رہے جو پہلی امت کو ملا۔ اور آنحضرت صلعم کا وہ حکم و مثل جو خاص تعلیم خدا اور عصمت ایزدی سے جہانیوں پر ظاہر ہوا گم نہ ہو جائے اور آپکا عہد سعادت بہد کی رونق و کیفیت برابر جہان میں جلوہ گر رہے۔

جب اسی امر میں اپنی سعی کو لگا دینا اور اسی کو اپنی زندگی کا مقصود بنا لینا اہل حدیث کا اصلی و منصبی فرض ہے۔

اب میں خدا کے فضل سے اس بات کے بہت قریب آگیا ہوں کہ مسلم اور اہلحدیث میں کیا نسبت ہے اور وہ کس طرح آن حضرت صلعم کے نقش قدم پر چل کر دنیا کو ایک سچی شاہراہ عملی پر چلا لے جاتے ہیں اور تنازع و تحزب کو مٹا کر اتباع سنت کی رغبت دلاتے ہیں۔

میرے بزرگان و برادران! جب آن حضرت صلعم کے اصحاب فوت ہو گئے تو خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ اور ابو بکر بن حزم کو جو اُن کے وقت میں مدینہ منورہ پر گورنر تھے فرمان لکھا۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے جو کچھ مل سکے لکھ کر بھیجو کہ مجھے (اس) علم کے نابود ہو جانے کا اور علماء (حدیث) کے دنیا سے اٹھ جانے کا خوف ہے اور (دیکھو) سوائے آن حضرت صلعم کی (مرفوع) حدیث کو اور کچھ بھی قبول نہ کیا جائے۔ اور علماء (حدیث) کو چاہئے کہ وہ اس علم کی عام اشاعت کریں اور مجالس (تدریس) منعقد کریں تاکہ جو شخص علم نہیں رکھتا وہ بھی تعلیم پا جائے کیونکہ علم کے نابود ہونے کی یہی صورت ہے کہ وہ داخل ہو جائے"

ابو نعیم نے تاریخ اصفہان میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے اس فرمان کی نسبت یہ روایت کی ہے کہ اپنے جمیع اقطار سلطنت میں یہ فرمان جاری کیا تھا کہ آنحضرت صلعم کی حدیث کو دیکھ بھال کر جمع کر لو۔

اصل تاریخی واقعہ کے ذکر سے میری غرض یہ ہے کہ آن حضرت صلعم کی زندگی کے واقعات اور آپکے کلمات کی حفاظت اور پچھلی نسلوں میں ان کی تبلیغ کا یہی ذریعہ ہوا اور ہے کہ ان کو قرآن کا بڑا محافظ رکھا گیا۔ اب ہمارے لئے میدان بہت صاف ہے کہ آن حضرت صلعم کے جملہ کو الف زندگی پر مطلع ہونا نہایت آسان امر ہے اور محدثین رحمہم اللہ نے ہمارے لئے سب صعوبتیں جھیل کر دی ہیں۔ اسی امر کو مولانا حالی مرحوم اپنے مقبول خاص و عام مسدس میں اس طرح بیان کرتے ہیں

گو وہ ایک امی تھا علم نبی کا
لگایا پتہ جس نے ہر مطلبی کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب جلی کا
کیا قافیہ تنگ مدعی کا
کئے جرح و تعدیل کے وضع قانون
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسون
اسی رہبر میں آساں کیا ہر سفر کو
اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا ناقلان علم دیں جس مفسر کو
لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو
پھر آپ اس کو پرکھا کہ وہ کیا ہے کھرا کہ
دیا اور کو خود مزہ اس کا چکھ کر
کیا فاش رد و قبول میں جو ریب پیدا
مناقب کو پرکھا مثالب کو تولا
مشائخ میں جو تیغ لکھ بت یا
اگر میں جو داغ دیکھا بتایا
ملے ورع ہر مقلس کا تولا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

(باقی آئندہ)

قبل علمی فائدے کے قابل حدیث کا منصب یہ ہے کہ بموجب فرمان خلیفہ عبدالعزیز خالص علم سنت کی اشاعت کرے

لہ اس سے ثابت ہوا کہ زمانہ سلف میں دلیل شرعی صرف قرآن اور حدیث تھے دیگر چیزیں باقی اقوال کو یہ درجہ نہ تھا۔ (ایڈیٹر)

کریں اور احادیث نبویہ کو اقوال سے مجرد کریں تاکہ عمل کے لئے رستہ صاف ہو جائے جو آثار نبویہ کے محفوظ رکھنے سے اصل غرض ہے۔ اور عملی لحاظ سے یہ فرض ہے کہ سنت نبویہ کو عملی طور پر کر کے دکھائیں تاکہ وہ زندہ رہے اور متروک ہونے سے مردہ نہ ہو جائے کہ لوگ اس سے بوجہ ناواقفی کے منع کریں اور بدعت ملامت بتادیں۔ اور جس طرح مقام عبودیت میں غیر اللہ کی طرف منسوب ہونا گو اور انہیں اسی طرح بلحاظ آنحضرت صلعم کا امتی ہونے کے غیر نبی کی طرف منسوب ہونا پسند نہ کریں۔ ؎

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہیگے ہم
اور جس طرح عبادت الٰہی میں کسی اور کو شریک باری بنانا درست نہیں کر سکتے اسی طرح اس ارشاد میں بھی آنحضرت صلعم کے بعد کسی اور کے قول و عمل کو بلا شرط واجب القبول نہیں جان سکتے۔ بلکہ ہر ایک قول بر لحاظ ثابتی ہونے کے آنحضرت صلعم کا ہمراہ واجب الاطاعت اور آپ کا دستور العمل قابل اتباع ہے اور آپ کے بعد دیگر کوئی نہیں جسکے علم کی نسبت یہ اطمینان ہو کہ وہ بنظر وحی خدا تعالیٰ سے دیا گیا ہے اور اس کے عمل کی نسبت یہ تسلی ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی خاص حفاظت و عصمت میں ہوا اور بکمال ؎

آنحضرت صلعم سلک میں ایک منسلک ہے جس نے ہمیں باہم کر اور سے علیحدہ کر دیا۔ اور درحقیقت میں وہ منسلک ایسی لاکھ ہے کہ بسوائے الہٰی مدد کے اور کوئی اسے نہیں پا سکتا ہاں۔ ہاں کہئے کہ وہ منسلک مل ہو جائے تو آپس کو سوائے اہلحدیث بننے کے کوئی چارہ نہیں اس کی انتخاب مثال میں ہے کہ اسلام کو دیگر ادیان کے مقابلہ میں ایک منسلک ہے۔ اور اس منسلک کو صرف اسلام ہی نے حل کیا ہے۔ بہت سے لوگ اس میں حیران رہ گئے اور منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکے۔ پس اس منسلک کا حل سوائے اس کے اور کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ آدمی مسلم بن جائے یا بالفاظ دیگر مسلم ہو جانے سے وہ منسلک منسلک نہیں رہتی۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشتر امم سابقہ میں بہت اختلاف تھا۔ حتے کہ کتب سماویہ میں اختلاف پڑ گیا۔ اور کوئی نسخہ محفوظ نہ رہا۔ خود ماننے والوں میں ان کی نسبت طرح طرح کے شکوک پیدا ہو گئے۔ اور ایک عجیب طوفان بے تمیزی برپا ہوا۔ آخر مرسلے کیا کہ لوگوں کی لکھی ہوئی کتابوں کو کتب الٰہیہ مانا گیا اور تمام قصص اور قومی فسانوں نے وحی ربانی کی جگہ لے لی۔ اس طوفان بے تمیزی پر خدا تعالیٰ نے بنی آخر الزمان کو مبعوث فرمایا اور اصل دین الٰہی کو از سر نو زندہ کر کے اور طریق اعتدال کر قائم کر کے شرائع کو کامل کیا۔ چنانچہ شرائع سابقہ کا اجمالی ذکر کر کے فرمایا:۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ (پ ۲)

اس مقام پر یہ امر ذکر ہوئے ہیں:۔

"اہل کتاب میں جہاں تک اختلاف پڑ گیا تھا کہ کتاب الٰہی مشکوک ہو گئی۔ اس پر آں حضرت مبعوث کئے گئے اور آپ کو امر ہوا کہ لوگوں کو کہدو کہ کتاب الٰہی کی طرف دعوت کرو اور امر الٰہی پر مستقیم رہو اور لوگوں کی خواہشوں کی یعنی ان امور کی جو انہوں نے از خود دین میں داخل کر لئے ہیں پیروی نہ کرو۔ اور کتب سابقہ کی نسبت یہ کہو کہ برابر کتاب الٰہی پر ایمان ہے اور مجھے تم میں عدل کرنے کا حکم ہے۔"

اس سے پیشتر فرمایا:۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۔

اس سے سمجھا گیا کہ اختلاف کا فیصلہ خدا کے سپرد ہے۔ یہ اس لئے کہا گیا کہ جب آں حضرت صلعم سابق امتوں کا اختلاف مٹانے اور ان میں عدل قائم کرنے آئے ہیں اور آپ کو اقوال الرجال کی اتباع سے ممانعت ہے اور امر الٰہی پر استقامت کیا کہدیہ ہے تو آپ کے لئے کوئی خاص منصوص دستاویز چاہیئے جس سے یہ سب امر بصورت صحیح بصورت میں حاصل ہوں۔ سو وہ دستاویز یہ ہے کہ ہر اختلاف کو قرآن الٰہی کی کسوٹی پر پرکھا جائے اور اس کے مقابلہ میں کسی کی شخصیت پر مدار نہ رکھا جائے۔

یہ اصول جیسا معقول دیسا ہے ظاہر ہے۔ اسمیں نہ تو اپنی جہت مدنظر ہے اور نہ دوسرے کی بلکہ خدا کی ایک ہی بات ہے کہ ہر ایک وحی الٰہی کی طرف رجوع کیا ہے۔ اور زید بکر کے اختلاف اقوال کو چھوڑ دیا کیونکہ اس میں ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے۔ اس امر میں اسلام کی تعلیم نہایت اعتدال پر ہے۔ اگر سابق اولیاء کی کوئی بات تحریف سے محفوظ ہے تو اس سے انکار نہیں اور اگر متقدموں نے از خود داخل دین کر لیا ہے تو دیگر لوگوں پر اس کا بلا طاعت کیوں؟

لیکن چونکہ اصل دین کی تحقیقات کر کے وحی الٰہی کو الگ کرنے اور رسوم مروجہ کو ترک کرنے میں ایک عظیم انقلاب نظر آتا ہے۔ اس لئے عوام اس انقلاب کو امر جدید اور فتنہ و فساد قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہی رائے قائم کی گئی اور اِنَّا نَجِدُ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ اور وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۔ اور وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۔ اور وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۔ کے فقرے سمجھے گئے۔ حالانکہ تسلیم تو جیسا کہ ذکر ہوا کسی بات سے نہ تھی۔ ہاں موجودہ وقت لوگوں کے رد کے آبائی طریق اور رسوم مروجہ کے خلاف تھی۔

اسی طرح اہلحدیث بھی جو آں حضرت صلعم کے پیچھے جانشین ہیں اختلاف و تفرق امت کے وقت لفظ بلند کہتے ہیں کہ اپنے اختلافات کو خدا کے سپرد کرو۔ وہی آں حضرت صلعم کے جدامجد ابراہیم کی اطاعت کا بار گراں نہ لادو۔ اور احادیث آں حضرت کو آمرانہ حیثیت سے مقدم کرو۔ اس صدا کی سخت مخالفت کی گئی۔ کیونکہ لوگوں کے دل و دماغ میں جو کچھ سمایا تھا اور جسے آنہوں نے غلط فہمی سے دین سمجھ رکھا تھا یہ صدا اسکے برخلاف تھی۔ ایسے اختلاف و مخالفت کے وقت آں حضرت کو استقامت کا حکم تھا۔ اہلحدیث نے بھی ان سنتوں کی اتباع میں جسے لوگوں نے متروک کر دیا تھا اور اگر علی طور پر قرآن کے قائل تھے بھی تو عمل میں آں کو غیر ضروری سمجھ رکھا تھا جس سے وہ سنتیں مردہ ہو گئیں نہایت استقامت سے پکڑا۔ اور لوگوں کی

ملامت کی ہرگز پرواہ نہ کی۔ غرض جس طرح سابقہ شرائع کے گم یا مخفی ہو جانے کے وقت آں حضرت صلعم کی وحی حکم اور قول فیصل ہوئی۔ اور اس میں خدا نے کسی اور کو آپ کا شریک و ساجھی نہیں بنایا۔ اسی طرح اب خود اس امت مرحومہ کے اختلاف کے وقت بھی وہی وحی الٰہی (قرآن و حدیث) حکم فیصل ہوگی چنانچہ فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ یعنے اگر تمہارے درمیان کسی امر میں تنازع پڑ جائے تو اس (نزاعی امر) کو خدا اور رسول کی طرف لوٹاؤ۔

نیز فرمایا:۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پ ۵) یعنی (اے پیغمبر) تیرے رب کی قسم کہ یہ لوگ مومن نہیں ہونگے جب تک کہ تم کو اپنے تنازع میں حکم نہ بنائیں۔ پھر جو کچھ تم فیصلہ کر دو اس کی نسبت اپنے دلوں میں کچھ بھی تنگی نہ پائیں اور (علیٰ بدل وجان) تسلیم کر لیں۔

ان آیات اور ان کی مثل دیگر آیات کے موجب اہل حدیث نے اپنے اقتدار و اجتہادات و خیالات کی بنا، صرف قرآن و حدیث پر رکھی لیکن ان کے سوا ہر فرقہ نے اپنے مسلم امام و پیشوا کی شخصیت کو اتباع و تقلید میں داخل کیا اور اس کے قول و فعل کو مستقل سند جانا جس سے ایک دین کے کئی فرقے ہو گئے جسطرح پہلی امتوں میں ہوئے تھے فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ (مومنون پ ۱۸) یعنی انبیاء علیہم السلام کے بعد ان کی امتیں آپس میں فرقہ فرقہ ہو گئیں اور ہر فریق اپنی حالت میں مگن ہو رہا۔ (باقی بآں)

(ناکسار حقیر سیال کوٹی)

قادیانی مشن

مناظرہ منظور

اہلحدیث میں بار بار لکھا گیا اور آخری پرچہ ۵ مارچ میں بھی اظہار کیا گیا کہ قادیانی مشن میں جو اختلاف پیدا ہو رہا ہے اس کے رفع کرنے کی صورت یہی ہے کہ ہمسے مباحثہ چھیڑ لیں تاکہ ان دونوں پارٹیوں میں مصالحت ہو جائے۔ اس درخواست کی بنیاد یہ تھی کہ ہیچکر قادیان کے اخبار الفضل نے ہمپر خیانت معاندانہ اور سخت ترین توہین وغیرہ کا الزام لگایا ہے۔ جس کے جواب میں فقط اتنا کافی ہے ؎

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی

مگر غنیمت ہے کہ الفضل نے اپنے مرشد ثانی اور رسول قادیانی سے بڑھکر ہمت کی کہ ہمارے مناظرہ کے چیلنج (دعوت) کو قبول کیا۔ الفضل ۱۴ مارچ کو پرچہ میں لکھتا ہے کہ یہ شرکت لگاؤ کہ ہماری پارٹی بھی شریک ہو۔ ہم بذات خود اپنے فیلڈ کے ذمہ دار ہیں ہو تم لاہوری پارٹی کو شامل کرنے کی شرط لگاتے ہو یہ بیمحل اور بیموقع ہے وغیرہ۔

ناظرین ۵ مارچ کا اہلحدیث ملاحظہ کریں۔ ہمنے لاہوری پارٹی کی شرکت کو شرط نہیں کیا تھا بلکہ دونوں پارٹیوں میں مصالحت کی ایک صورت پیدا کی تھی کہ ہم سے مباحثہ چھیڑو تمہاری مصالحت ہو جائیگی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی مشن کی نحوست کے ایام ابھی باقی ہیں۔ اسی لئے یہ لوگ اپنے اختلافات کو ختم کرنا نہیں چاہتے۔

اچھا ہم بھی بقول یے محتسب زادہ دون خارچہ کار اس نزاع کے مٹانے سے خاموش رہ کر صرف قادیانی پارٹی سے مباحثہ کرنا بھی منظور کر لیتے ہیں۔ مباحثہ کی صورت کیا ہوگی ہم اپنے الفاظ میں نہیں لکھتے الفضل کے الفاظ نقل کر دیتے ہیں۔ الفضل لکھتا ہے:۔

ہمارے حضرت مسیح موعود (مرزا) کو وہی مسیح یقین کیا ہے جس کا وعدہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اور دلائل اور براہین کے ساتھ ہمارے اس دعوے کا مصداق مسیح حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو پایا پس ہم خدا کے فضل کرنے سے اس پاک نام کے لئے ایک غیرت اور جوش رکھتے ہیں اور اس دعوے کے علی منہاج نبوۃ ثبوت کے لئے بفضلہ ہر وقت تیار ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں۔" (۱۴ مارچ)

تیہ ہے الفضل کا دعوے جس کے ثابت کرنے کا وہ ذمہ دار ہے۔ ہم بھی اسی کو قبول کرتے ہیں۔ الفضل اور اس کی پارٹی کو اختیار ہے کہ مناظر طریق شائع اس دعوے کے ثبوت میں جس مقدمہ کو چاہیں پیش کریں بلکم علم مناظرہ ہمارا حق ہوگا کہ ہم جس مقدمہ پر چاہیں اعتراض کریں۔

مدعی کا حق نہیں ہوتا کہ وہ فریق ثانی کو مجبور کرے کہ تم میرے خلاف مقدمہ (دلیل) پر اعتراض کرو۔ ایسا کرنے والا مدعی مناظر نہ ہوگا۔ بلکہ جادل بلکہ فراری قرار پائیگا۔ پس ہم علماء لاہور کہتے ہیں کہ ہمارے مخاطب اپنے دعوے کا ثبوت اسی طرح پیش کریں جس طرح وہ چاہتے ہیں کہ

پہلے وفات حیات مسیح ابن مریم پر مباحثہ ہوگا پھر عدم رجوع موتی پر پھر مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کی پیشگوئی نبوی اور اس کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد کی صداقت پر۔

(۱۴ مارچ صلہ)

بہت خوب۔ ہمیں منظور۔ مگر یاد رہے اگر پرچہ الفضل کو معلوم نہ ہو تو کسی اہل علم سے پوچھنے میں عار نہ کرے کہ یہ سب مباحث آپ کے اصل دعوے (مسیحیت مرزا) کے مقدمات ہیں نہ کہ اصل دعوے۔ پس ضرور ہے کہ ثبوت آپ کی طرف سے یہ ہوگا کہ چونکہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکے ہیں اور وفات شدہ واپس نہیں آسکتے اس لئے مرزا صاحب اس پیشگوئی کے مصداق ہیں وغیرہ۔

اس طرز بیان میں اصل دعوے آپ کا مرزا صاحب کی بابت ہے اس لئے حکم مناظرہ لزوم مخالف کا حق ہوگا کہ آپ کی دلیل کے جس مقدمہ پر چاہے اعتراض کرے۔ امید ہے الفضل اپنے قول کی پابندی کرتا ہوا میں پورا اتریگا اور ہمیں کہنے کا موقع نہ دیگا کہ نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر جو اس سے لفظ میرے ہاتھ پر مارا نہ گیا مارا

نوٹ:۔ اہلحدیث سوائے اہلحدیث

فتاوے

س نمبر ۱۲۳ - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کی بیعت لینا قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کیا بشرط محفوظی عن الاسواء دخی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسپر کسی صحیح روایت سے عمل ثابت ہے یا اگر صحابہ نہیں تو تابعین یا تبع تابعین سے اسپر عمل ہوا یا اگر آجکل کوئی عورت مذکورہ باجازت اپنے شوہر کے کسی صالح مسلمان مرد کی بیعت کرے تو یہ فعل جائز بتلاتے ہیں اور اگر جائز ہے تو کس دلیل پر اور اگر جائز ہے تو کیا یہ مرشد پیر ہی سے پردہ کرے بانہ۔ یہ بات عام مشہور ہے کہ یکمرتبہ مرشد سے پردہ نہ ہائے ہے۔ پردہ کا تعلق صورت سے تعلق رکھتا ہے۔ پس ہاتھ کا تعلق از روئے شرع درست ہے؟ (ضرورت نمبر ۹ ص ۳۲۰)

ج نمبر ۱۲۳ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت عورتوں سے بیعت لی تھی مگر ہاتھ لگانا بالکل نہ فرمایا۔ بلکہ صرف بیعت قولی فرمائی۔ چنانچہ قرآن میں ہے یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ (الممتحنہ ۱۲) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بیعت قولی ہی تھی۔ ہاتھ لگانا ثابت نہیں۔ پس بیعت قولی ہی ہونی چاہیئے۔ ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ اور جو حدیث ام عطیہ کی ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھے کی اجازت حدیث میں آئی ہے۔ باقی سورہ ممتحنہ کی بابت نہیں آئی۔ ہاں ان امور پر قیاس کر کے اجازت دیجائے تو غالباً جائز ہے۔ العلم عند اللہ

س نمبر ۱۲۴ - ایک مسلمان کے گھر میں ایک کتا کتا اظہار ہوتے وقت اکثر آتا ہے اور وہ شخص اس کو کہتے کو ایک آدھ ٹکڑا روٹی کا یا کوئی ٹھائی مٹھائی دیکر رخصت کرنا چاہتا ہے مگر وہ کتا ہرگز اس کا دروازہ چھوڑنا نہیں چاہتا اور جوں جوں اس کتے کو مارا پیٹا ہوتی ہے وہ پاؤں میں لیٹتا ہے اور اس قدر دردناک آواز سے چیں چوں کرتا ہے اور دم ہلاتا ہے کہ اس کو دیکھکر انسان کا دل نرم ہو جاتا ہے۔ کئی دفعہ اس کتے کو سخت مار کر دروازہ سے باہر بھی نکالا دیا گیا ہے مگر وہ بہت جلد موقع پاکر پھر ٹوہ میں آکر لیٹ رہتا ہے وہ آدمی اس امر میں نہایت پریشان ہے بلکہ اس نے اب اس کتے پر ترس کھانا ترک کر دیا ہے اور کہتا ہے کہ اگر میں اس کتے سے آدھا بھی اپنے رازق اور مالک کو قبول کرتا تو میری نجات ممکن ہے کیا وہ مسلمان اس کتے کو گھر میں رہنے دے یا بالکل مروا ڈالے۔

ج نمبر ۱۲۵ - انسان کو اپنی طاقت کے مطابق حکم ہے۔ شخص مذکور سارا زور لگا چکا اس لئے وہ معذور ہے۔ کوا بالکل ممنوع نہیں کھانا پکا کر دروازہ سے باہر نکلدے۔ امر میں بھی ہو تو نیت حفاظت مکان رہنے دے۔ العلم عند اللہ

(ا۔ ر۔ داخل غرب خندہ)

س نمبر ۱۲۶ - زید مسلمان ہے اور اس کی بیوی ہندو بھی مسلمان ہے۔ اب زید کی بیوی بندہ آمیہ ہو گئی ہے لہذا زید کا نکاح قائم رہا یا فسخ ہو گیا (ضرورت نمبر ۲۹۵)

ج نمبر ۱۲۶ - قرآن مجید میں حکم ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْۢ بَعْدِ الْمُؤْمِنِیْنَ (النساء ۱۴۴) اس میں مت رکھو لہذا مرتد شدہ عورت مسلمان مرد سے جدا ہو جائیگی۔

س نمبر ۱۲۷ - زید کی بیوی ہندہ کی عمر سے ملاقات یعنی ناجائز تعلق ہے لیکن اگر عمر ہندہ کو بہکاتا ہے تو قانوناً جرم ہے۔ سزا کا اندیشہ ہے لہذا عمر ہندہ کو جملہ

بتلاتا ہے کہ تو عدالت میں درخواست دے کہ میں اسلام ہو گئی زید مسلمان کے گھر نہیں رہ سکتی میرا نکاح فسخ ہو گیا۔ عدالت نے فیصلہ دیدیا اور علیحدگی کرا دی۔ چند روز بعد بندہ مسلمان ہو گئی اور عمر سے نکاح کر لیا یہ نکاح جو کہ عمر سے ہوا جائز ہے یا ناجائز۔ زید ہندہ کا نکاح اس حیلہ سے فسخ ہوا یا نہیں؟ (۲)

ج نمبر ۱۲۷ - عورت کو دین کی غیرت اتنی بھی نہیں کہ گمراہ کہلانا تو سکتا گوارا نہیں تو اوس کے کافر ہیں کب تک ہے۔ جب وہ کافر ہے تو اوس کے نکاح کے رہنے کی کوئی صورت نہیں۔ پس زید مذکور کا نکاح عند اللہ و عند الناس نہیں رہا۔ البتہ عمر اس گناہ کی پاداش میں سخت سزا کا مستوجب ہے لیکن نکاح اس کا پھر تب پہلے نکاح کے فسخ پر موقوف ہے لہذا عمر تائب ہو گیا۔ العلم عند اللہ (ا۔ ر۔ داخل غرب خندہ)

س نمبر ۱۲۸ - ایک شخص بیمار الہی فوت ہو گیا۔ اوسکا کوئی وارث نہیں تھا مگر ایک شخص نے میراث تقسیم اوسکا مرید ہے اور جب اوسکا جنازہ تیار ہوا تو اوس کے مرید میں بحث اور بسی نہال نے فاتحی مدعی کو کہا کہ ہمارے پیر رمضان شاہ کے جنازہ کے ساتھ ہم ضرور لیجائینگے۔ فاتحی مدعی نے کہا کہ پیر کا کیا کام ہے اور اہل مدعی نے کہا کہ پیر کا کام ہے۔ فاتحی مدعی نے کہا کہ ہم نہیں لیجائینگے۔ آخر کار باہم جنگ ہوا اور جنازہ بیچ میں سے ٹوٹ کر گر گیا۔ اب ان میں سے کون مشرک ہوا ہے اور اہل ہنود کی رسم ہے۔ وہ دونوں شخص مسلمان ہوئے۔ فاتحی مدعی نے ہرچند تقاضا کیا وہ بالکل نہ آئے بلکہ انہوں نے باجماعت فاتحی مدعی علیہ کو مارا۔ کیا یہ سب مشرک ہو گئے یا نہیں۔ بینوا توجروا

ج نمبر ۱۲۸ - ایسے شخصوں نے برا کام کیا اور ہی مجلس میں اور کوئی نہ کرنی چاہیئے

اطلاع - یہ سوال بغرض تعلیم جواب کے لیا گیا تھا۔ پس پندرہ روز نہ ہونے سے اخبار میں شامل نہیں کیا گیا۔

اہلحدیث کانفرنس کے تعلق مقامی اخبار علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کی رائے

اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ سالانہ اجلاس امسال بمقام علیگڈھ منعقد ہوا۔ مگر مسلسل بادو باران کی وجہ سے کسی قدر بے لطفی ہوئی۔ تاہم خدا کے فضل سے جلسے نہایت کامیاب ہوئے اور حاضرین کی تعداد ہر اوں تک رہی۔ باہر سے تشریف لانے والے علماء اور دوسرے ڈیلی گیٹوں کی تعداد چھ سو سے متجاوز تھی جس میں سوائے مدراس کے باقی تمام حصص ہند کے قابل مقام شامل تھے۔ باوجود اس کے مضیف مہمانوں کی ہتھیال کا بلکہ ان کے قیام و طعام اور جلسے کے عام انتظام کا اہتمام بھی نہایت قابلیت اور خوش اسلوبی کے ساتھ کیا گیا تھا جس کے لئے ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب اور شیخ محمد یوسف صاحب میونسپل کمشنر علیگڈھ خاص شکریہ اور مبارک باد کے مستحق ہیں جو اس کانفرنس کے علیگڈھ میں منعقد کرنے کے جملہ محرک بھی ہیں۔ علاوہ خود مسلمانوں کے مختلف فریقوں کے لوگوں اور عمائد و اکابر کے بہت سے غیر مسلم برادران بھی قتاً فوقتاً تشریف لاتے رہے۔ اور ۱۵ مارچ کو صاحب کمشنر بہادر و صاحب مجسٹریٹ گلگڑ بہادر ضلع بھی دولت افروز ہوئے اور بہت غور سے جلسہ کی کارروائی کو ملاحظہ فرماتے اور تقریروں کو سنتے رہے۔ اور جلسہ میں جو چٹھی صاحب کمشنر بہادر نے توسط صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بہادر ضلع حضرت شیخ محمد یوسف صاحب کو لکھی۔ اس میں جلسہ کی اغراض کے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اور اس کو مفید و قابل قدر بتایا ہے۔ مقررین و دیگر اصحاب جن میں مولانا عبد العزیز رحیم آبادی صدر جلسہ، جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، جناب مولانا ثناء اللہ صاحب سکرٹری کانفرنس، جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب اور منشی غازی محمود (سابق دبیر ہال دبدالتقریر) کی تقریریں قابل ذکر تھیں۔ منشی غازی محمود نے بتایا کہ آریہ سماج میں اتحاد اور رواداری کا نام نہیں ہے اور اس کے متعلق ان کا واقعہ حال باقی کے دکھانے کے واسطے ہم نے ۲ صفحوں پر نجات یافتہ ہیں جو کسی اتوں کی طرف رجوع نہیں کرتے

صاحب کمشنر قسمت آگرہ کی قدردانی

جس چٹھی کا ذکر اوپر کے مضمون میں آیا ہے وہ موقر یہ ہے:-

In company with the collector of Aligarh I yesterday attended for a short time the final meeting of the Ahl-i-Hadis conference. I was much interested in the proceedings which I heard. All endeavours to assist men to live good lives are worthy of support.

ہم کل شام ہمراہی کلکٹر صاحب بہادر ضلع علیگڈھ اہل حدیث کانفرنس کے آخری اجلاس میں کچھ عرصہ کے لئے شامل ہوئے جو تقریریں وہاں سنیں ان سے بہت محظوظ ہوئے۔ انسانوں کو صالحانہ زندگی بسر کرنے کی ترغیب دینے کی تمام کوششیں قابل امداد

میلہ شالامار لاہور کے تماشائیو!

ایک نظر ادھر بھی

لاہور میں شاہی زمانہ کا ایک باغ ہے جسکا نام شالامار ہے اخیر مارچ کے اس میں بہت بڑا میلہ ہوتا ہے جس میں ہر قسم کے کام ہوتے ہیں۔ ہماری مسلمان بھائی مہینوں سے اس کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اس میلہ کا انتظار میں ایک ایک دن گن گن کر کٹتا ہے۔ ہمارے بھائیوں نے عیدین اور محرم کیلئے کبھی اس سے عشر عشیر بھی اہتمام نہ کیا ہوگا دن رات عیش و طرب۔ ہو و لعب اور ملاہی میں مشغول رہتے ہیں۔ لاکھوں روپیہ ایک ہی دن میں اسراف کی نذر ہو جاتا ہے سینکڑوں ملاہیاں وہاں موجود ہوتے ہیں جن سے اجتناب کرنا ہو جب شاہد خدا و ندی وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (مومنون ۳) کے روسے منع ہے کیا بطور دلالت النص سفر میں تنہا بھیجنا یا ایک دو (گاؤں) میں جہاں حفاظت کا مناسب انتظام نہیں ایک مسلمان بغرض حفاظت کفار رکھ سکتا ہے؟ (۱۲)

ج نمبر ۱۲۴ - کھیتی۔ مویشی کی حفاظت کے

(Scanned)

درائت تفسیری

اس کتاب کی بابت اہلحدیث مورخہ غرہ ربیع الثانی ۱۹ ار فروری میں ایک نوٹ لکھا گیا تھا جس کا مختصر مضمون یہ تھا کہ مصنف نے اپنے دعوے کو ثابت کرنا تو کیا چھوا بھی نہیں بلکہ اپنی کتاب کے کسی مقام پر تنبیہ اور ارادہ بھی اس کے ثابت کرنے کا نہیں کیا۔ اس کا فیصلہ کے لئے کہ مصنف نے اپنے موزر کردہ موضوع کو چھوا ہے یا نہیں ہمنے تجویز لکھی تھی کہ انجمن جمایت اسلام لاہور کے جلسے کے موقع پر تین علماء کرام (مولانا المفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی؛ مولوی سید علی صاحب ٹرنی مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی) سے اسکے متعلق فیصلہ کرایا جائے۔ اس تجویز کے متعلق مصنف نے اصولاً تو تسلیم ظاہر کی ہے۔ مگر عمران کی بابت لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مولوی عبد اللہ صاحب پنجاوری داخل کئے جائیں جس کا مطلب یہ ہے کہ مولانا مفتی عبد اللہ صاحب ٹونکی تو منظور ہیں۔ بہت خوب۔ اب میں مصنف کو ایک قاعدہ کی بات بتلاؤں۔ ایسے موقع پر قاعدہ یاروں ہے کہ حکم وَاٰلِ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ایک ایک ممبر فریقین کا ہوتا ہے۔ تیسرا مشترک الحال مشترک ممبر پر تو کوئی اعتراض نہیں۔ میں بھی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب کو پیش کرتا ہوں جو میرا حق ہے۔ آپ اپنی طرف سے جس کو چاہیں پیش کریں۔ میرا کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ نہ میں آپ کی حق تلفی کروں۔ نہ آپ میری کریں۔ ناظرین! کیا میں نے ہی امر میں کوئی غلطی کی ہے؟ ہرگز نہیں

امر قابل تصفیہ صرف یہ ہے کہ مصنف نے کتاب کے موضوع کو کس صفحہ پر ثابت کرنے کا ارادہ کیا ہے کیونکہ ہم نے ساری کتاب کو پڑھا ہے کہیں پر نہ تو مصنف نے اپنے مطلب کو چھوا بھی ہے۔ بلکہ یہی پایا کہ مصنف نے اپنا مطلب اور موضوع سرے سے بھول ہی گیا ہے آسے یاد نہیں ہا۔ لہذا یہ اعتراض کیا ہے اور میں کرتا کیا ہوں۔ اس فیصلے کے بعد کتاب کا جواب دینا ہمارا کام ہوگا۔ مطابعہ کا جلسہ قریب آرہا ہے۔ مصنف اور اس کے احباب سے امید رکھنی چاہیئے کہ وہ اس فیصلہ کی طرف جلد متوجہ ہوں گے۔

اہلحدیث امرتسر ۲۶ مارچ ۱۹۱۵ء

اور بالله اعوذوا بالله من الشیطن الرجیم کرا کر اعوذ باللہ السمیع العلیم کے ساتھ تعوذ پڑھ کر گرہ لگائیں تو بہتر ہے۔ ہمارے ملک میں ہر ایک کام کے ساتھ بسم اللہ کا پڑھنا ضروری ہے۔ تو کیا تعوذ کا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ ضرور ہے۔ تو کیا ہم اس کام کو بسم اللہ کے ساتھ شروع کریں یا تعوذ کے ساتھ۔ اس کا فیصلہ ہم اپنے ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔ ہمارا ایمان کیا ہی کرور اور ضعیف ہے کہ شیطان ہماری قوم کے ہزار ہا آدمی لاقہ سے جاں بلب ہیں ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہر حالت میں مقدم ہو مگر ہمارا ایمان کیسا ہی کمزور اور ضعیف ہے کہ شیطان

متفرقات

عارضی تعطیل نہیں دہلی سے ایک اشتہار بھیجا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انجمن دہلی برستور کام کر رہی ہے۔ جو اشتہار حافظ عبدالرحیم کا عارضی تعطیل کے نام سے شائع ہوا تھا وہ غلط ہے۔

یاد رفتگاں نہایت رنج ہے کہ مولانا غلام رسول صاحب مدرس مدرسہ دیوبند کا صاحبزادہ محمد اسحاق ایکہ تاں دان معالج کے علاج سے انتقال کر گیا۔ مرحوم ابھی نوعمر اپنے والدین کی آنکھوں کا نور تھا اللہ تعالیٰ مرحوم کو داخل جنت کرے اور والدین اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مولوی امداد الدین صاحب سنڈیلہ ضلع ہالنہ کا انتقال ہو گیا۔

جناب نادر حسین لنگاتی جو بہت بڑے بزرگ تھے ۷ ستمبر کو انتقال کر گئے (خاکسار راقم دردِ دل عاجز نظام الدین) ناظرین سے دعائے مغفرت ہے کہ مرحومین کے لئے دعا مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔ والسلام

(عفر لہم وغفر رحمہم)

دعا و خیر جناب مولوی حکیم مسلم خان صاحب دانا پوری متعلقہ مردانا پور متعلقہ قربانی کی بابت ناظرین سے دعا خیر کی التماس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مقدس میں حق کی مدد کرے آمین

جواب طلبی ۱ حافظ حکیم عبدالوہاب صاحب دہلی کوچہ نسوان کی طرف سے اطلاع آئی ہے کہ تسلسل البول کا علاج دہلی میں آکر مفت کرائیں یا عطیہ دوا کے لئے بھیجیں۔ اس امر کے متعلق سائل بصیب براہ راست خط کتابت کریں۔

تلاش ناظرین اخبار اہل حدیث میں سے کوئی صاحب براہ مہربانی بذریعہ اخبار اہل حدیث ترجمہ کے مستعد امر کا جواب دیکر شکریہ کا موقع دیں۔

(۱) کوک اینڈ کمپنی کے مطبع میں کوئی مشہور کارخانہ ہے (۲) آجکل کارخانہ کی گھڑیاں پائداری اور سچا وقت دینے میں انگلستان والوں کا مقابلہ کرتی ہیں یا نہیں۔ (۳) خود آجکل کارخانہ کی بنی ہوئی گھڑیاں آجکل کے میعار کتنی قیمت پر واپس خرید سکتے ہیں۔ یا واپس خریدنے کا دستور نہیں ہے۔ (۴) آجکل کارخانہ کی "اف ہنگ راچ" طلائی اور نقرئی کس قیمت کو آتی ہے۔ یا آجکل کی فہرست (کیٹلاگ) کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے؟

(خاکسار خریدار اخبار اہلحدیث ۲۱۷)

دریافت کتاب لسان عقل شوکس پتہ اور کہاں سے اور کس قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہے۔ احباب خریدار اخبار اہل حدیث مطلع فرماویں۔

نیز گروہ چکڑالوی کی تردید میں جو جو کتب شائع ہوئی ہوں اور جن کے مصنف ہوں۔ ان کتب کی قیمت اور پتہ سے نیز بیدار اخبار اہل حدیث مطلع کیا جاوے باقی خیریت ہے۔

(راقم نیاز محمد فیاض الدین خلف حکیم مولوی محمد ریاض الدین زمیندار موضع گورائی ڈاک خانہ شیخوپورہ

خریدار اخبار اہلحدیث ۲۳۳)

غریب فنڈ انتظام کے فنڈ و طبی فنڈ ۵ سر از حکیم نذیر احمد صاحب املوہ سے سر از منشی محمد کاظم صاحب املوہ (جو بمد گرانی کاغذ بھیجا مگر یہاں جو غریب فنڈ دیا گیا) چیر۔ سابقہ تکالے ۱۵ جملہ محاسر از محمد خلیل لکھنوکشن گنج سائل عمر از ابراہیم سکھو چک ضلع گورداسپور سائل عمر از محمد حسین ارتسر سائل مدر میزان کل ۱۵ سر تینوں سائلوں کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ قیمت حسب ضابطہ غریب فنڈ سے ادا ہے باقی چیر۔ نمبر سائلین سال ہذا (۲۹)

طلبی سوال بحکم عرصہ دراز سے ضعف دماغ کا عارضہ ہو گیا ہے۔ آگے تو کم تھا مگر اب سال بھر کی یہ حالت ہے کہ ہر روز ڈاک میں سے چیز طلبی گرتی ہے اور مغز اور سر ہر وقت بھاری رہتا ہے اور نیند بہت کم آتی ہے جس کی سبب سے طبیعت بہت بے چین رہتی اور اکثر اوقات بالکل نہیں آتی۔ اگر ایسا ہو بھی جاتا ہے تو بہت دیر تک نہیں آتی ہے اس وقت مغز اور سر بہت بھاری ہو جاتا ہے۔ کوئی صاحب از راہ مہربانی واسطے اللہ کے مجھکو علاج بتلا دے۔ میں بہت غریب آدمی ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مرنے دم ہونے پر غریب فنڈ میں کچھ امداد دونگا اور شکر گزار رہونگا۔

(راقم حاجی وجیہ الدین حسین شہر بیکی عبدالرحمن پرنٹر اسٹنگاری محلہ بردوکان حاجی جان محمد لطیف)

(۲ روپے داخل غریب فنڈ)

طبی جواب ۳ اکثر احباب وعدہ اجزائے اخبار فرماتے ہیں مگر ابھی نہیں کرتے۔

بجواب طبی سوال ۱۵ نسخہ حسب ذیل تیار کر کے مراسلہ کو بستعمال کرائیں۔

گاؤزبان ۲۰ تولہ + ابریشم ۱۰ تولہ + آبپاشیدہ یک شب ۱۰ تولہ + صندل سفید ۱۰ تولہ + عرق گلاب ۲۰ تولہ + خمس ۲۰ تولہ + مغز کدو تخم ۱۰ تولہ + مغز خیارین ۱۰ تولہ + شہد مادہ گاؤ ۲ تولہ ڈال کر عرق ۱۰ تولہ کشید کریں۔ سر پر ملیدہ زرد کھلائیں مشتہ یک صد کشتہ طلائی ۵ رتی ملا کر صبح شام ہمراہ ۳ تولہ شربت انار شیریں عرق مذکورہ بالا ۱۰ تولہ استعمال کریں۔

کچھ اگر شگفتہ ۳ رتی + مروارید ۱ سفتہ ۳ رتی + ورق نقرہ ۱۲ عدد + سرمہ سیاہ یک تولہ + مغز تخم خیل ۲ ماشہ + کشنیز یک شب بھگوئی شگفتہ ۳ رتی + کشتہ جست ۲ ماشہ + چاکسو مروارید آب ۲ ماشہ + کوکنار یک تولہ ہمراہ عرق گلاب تین دن تک متواتر کھرل کریں رات کے وقت روزانہ استعمال کیا کریں۔

طبی جواب ۴ حسب ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں مغز تخم نیم یک تولہ + مغز تخم شقاقل یک تولہ + مغز تخم بکائن یک تولہ + زعفران صاف شدہ یک تولہ + ان تمام کو کھرل کر کے دو سو گرام کے برابر گولیاں بنالیں ایک گولی صبح و ایک شام ہمراہ شیر گائے نیم گرم دو تولہ زرد سم تولہ داخل کر کے قبل از طعام استعمال کریں۔

صورتِ شہد

مریم سفید ۴ ماشہ + گاؤزبان ۱ تولہ + مغز خیار کاذ یک تولہ + سفیدہ کاشغری ۳ ماشہ + کشنیز ۱۲ ماشہ + مریم تیار کریں۔ اور رات کے وقت مقعد پر لگایا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ ہوگا

(نوٹ امر ۱ نمبر ۱ کی امال ۲ نمبر غریب فنڈ ۲ مقرر کیا ہے جس کے نیچے طبی سوال درج نہ ہوا کریگا (ادیٹر)

علم و اتفاق ۲ بجے دوپہر سے ۳ بجے تک

مولانا عجاز حسین صاحب بی اے پلیڈر انبالہ تقریر ۳ بجے سے ۴ بجے تک

مولوی حافظ عبدالعلی صاحب عرف بھنڈا۔ گوجرانوالہ پنجابی نظم ۴ سے ۴½ تک

منشی محمد دین صاحب بی او۔ ایل کیل گجرات تقریر تہذیب اور اسلام ۴½ سے ۵½ تک

صدر جلسہ۔ خانصاحب میاں نظام الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء

مولوی غلام محی الدین صاحب کیل قصور تقریر۔ مستقبل ہمیں کیا ہونا چاہیئے (سکیں) ۵ سے ۶ تک

مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) تقریر چہارم تدن ۶ سے ۷ تک

صدر جلسہ۔ خان بہادر شیخ محی الدین صاحب گورنمنٹ پنشنر وریئس اعظم لاہور

قاضی فتح محمد صاحب اپیلوی تقریر ۴½ شام ۵ تک

مولوی محمد دین صاحب بی اے پروفیسر گورنمنٹ کالج بہاولپور تقریر۔ وَحِیَتْ بِاللّٰہِ بَنَاۃً وَّالْاِسْلَامُ دِیْنًا ۵½ سے ۶ تک

خواجہ جلال محمد صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج نظم ۶ تک

حکیم محمد امین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء تقریر۔ فقر کی اصلاح ۶½ سے ۷ تک

۴-اپریل ۱۹۱۵ء

صدر جلسہ۔ خان بہادر میاں محمد شفیع بیرسٹر ایٹ لاہور

اطبائی اسلامیہ ہائی سکول و مکاوت قرآن مجید و نعت شریف صبح ۸½ بجے سے ۹ تک۔

خانصاحب میاں نظام الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء

شیخ عبدالقادر صاحب بی اے بیرسٹر ایٹ لاء تقریر ۱۰ تک

سید محمد ظفر حسین صاحب آزاد منشی فاضل ہتھیاروی تقریر۔ دین و دنیا کا کیا فائدہ ہے؟ ۱۰ سے ۱۰½ تک

مولوی حافظ عبداللہ صاحب بھنڈا (پنجابی نظم) ۱۰½ سے ۱۱ تک

سالانہ رپورٹ و چندہ ۱۱½ سے ۱۲ بجے تک

صدر جلسہ۔ نواب محمد ذوالفقار علی خان صاحب سی۔ ایس۔ آئی ریئس اعظم رکوٹلہ

مولوی الف دین صاحب کیل راولپنڈی (نظم) ۲ سے ۲½ تک

شیخ تاج محمد صاحب ایم اے پلیڈر بہاولپور تقریر ۲½ سے ۳ تک

ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب لاہور (نظم) ۳ سے ۳½ تک

خان احمد حسین خانصاحب بی اے مفتت جالندھر (نظم) غیرت ۳½ سے ۴ تک

منشی میراں بخش صاحب جلد ساز سیالکوٹ (نظم) ۴ سے ۴½ تک

صدر جلسہ۔ خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ (ریئس اعظم امرتسر

منشی محمد احسان اللہ صاحب تحریم اسسٹنٹ وکیل امرتسر (نظم بر تعلیم یتیم لڑکیاں) غماز ۴½ سے ۵ تک

مولوی حافظ قاضی محمد اسحاق صاحب اڈیٹر رسالہ اہلحدیث سیالکوٹ (تقریر۔ دنیا کو مسلمان گورنروں کی ضرورت ہے) ۵ سے ۵½ تک

مولوی فضل الٰہی صاحب راولپنڈی (تقریر) ۶ سے ۶½ تک

خاتمہ اور دعا

حساب نذرانہ سندرجہ ذیل احباب کی قیمت ۱۱ اپریل میں ختم ہے۔ ۹ اپریل کا پرچہ دی پی بھیجا جاویگا۔ اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو۔ تو براہ مہربانی فوراً ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو۔ خاکسار مینیجر

۷۱-۸۲-۱۰۷-۱۳۰-۳۲۰-۴۶۵

۵۲۹-۷۸۴-۷۸۶-۷۹۹-۸۰۴-۸۲۳

۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۴۲-۱۲۷۹

۱۳۱۴-۱۴۲۴-۱۸۵۰-۱۹۲۹-۲۱۶۴

۲۲۵۲-۲۲۹۷-۲۳۴۲-۲۳۷۵-۲۴۰۷

۲۴۲۲-۲۷۱۸-۲۷۱۵-۲۶۴۷-۲۵۹۵

۲۷۳۷-۲۷۴۴-۲۷۴۵-۲۷۴۸-۲۷۴۵

۲۷۷۴-۲۷۷۲-۲۷۶۸-۲۷۶۵-۲۷۷۰

۳۱۹۰-۳۱۸۷-۳۰۱۴-۲۹۹۵-۲۹۸۸

۳۲۲۱-۳۲۱۳-۳۲۰۹-۳۱۹۹-۳۱۹۱

۳۳۹۱-۳۳۵۹-۳۳۵۶-۳۳۱۶-۳۲۵۷

۳۴۵۳-۳۴۵۲-۳۴۵۱-۳۴۵۰-۳۴۴۹

۳۴۶۰-۳۴۵۹-۳۴۵۸-۳۴۵۶-۳۴۵۵

۳۴۷۲-۳۴۷۱-۳۴۶۹-۳۴۶۸-۳۴۶۷

۳۴۸۹-۳۴۸۲-۳۴۷۶-۳۴۷۵-

۳۷۷۶-۳۷۷۱-۳۷۶۹-۳۷۵۶-

۳۸۲۹-۳۷۸۹-۳۷۸۲-۳۷۸۰-۳۷۷۷

(۱۲ر۵)

ہر حیرت ہے کہ بجائے سید کے مشہور لیکچرار خواجہ کمال الدین کا نام نہیں ڈاکٹر یعقوب بیگ کا۔ خیر باشد (اہلحدیث)

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۲ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

خانیان ریاست سے سالانہ	۵
رؤسا و جاگیرداران سے	۴
علم خریداران سے	۳
فی نمبر	۱
مشتہاری	۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ سم پیس	
مشتہاری	۲ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت وار سال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۱۵ء روز جمعہ

فہرست مضامین

اہلحدیث کانفرنس کے مہمان	۱
قادیانی مشن (مشترک کام میں شرکت)	۴
خطیب کا خطبہ	۵
خواجہ حسن نظامی اور قیامت	۶
ایک ہدایت مفید بحجوز	۷
دعا اور اس کا فائدہ	۸
علم ہنود	۹
جواب مذاکرہ علمیہ مورخہ ۵ ربیع الاول	۱۰
جواب مذاکرہ علمیہ مورخہ ۱۹ ربیع الاول	۱۰
ایک عجیب قادیانی مناظرہ	۱۱
فتاوے	۱۲
متفرقات	۱۳
انتخاب الاخبار	۱۴
اشتہارات	۱۵
اشتہارات	۱۶

اہلحدیث کانفرنس کے مہمان

یا لیتنی کنت معہم فافوز فوزا عظیما

علے اطرھتے لا یکون لہ ضد

چوتھی صدی کا عربی شاعر متنبی بڑا مغرور ہے یونہ تو اس کو مدائح و تقابیح سے فرصت نہیں مگر گلہ ہے اپنے کوئی نہ کوئی قصیدہ نہیں تو شعر ہی سہی قدر قلیل فلسفہ کا بھی لکھا جاتا ہے۔ شعر متذکرہ جو عنوان اسی قسم سے ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

آے کیسی دنیا تو اس بات میں کسی کو آزاد نہیں کرتی کہ جب کبھی کوئی آزاد آدمی کام کو کھڑا ہوتا ہے تو اس کے مقابل کسی نہ کسی کو کھڑا کر دیتی ہے۔

یہ مطلب درمیل آیات قرآنی سے مؤید ہے جنہیں فرمایا:۔

کذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس

(باقی آئندہ)

گلزار احمدی بھارت الصنعۃ کا تازہ رسالہ پنجابی نظم میں واسطان ہوش بیان کے لئے مفید ہے اصل قیمت برسہ لیجر روپیہ لئے (مینیجر)

ضرور ہوتی۔

اس افسوس ہے تو یہ ہے کہ اس کانفرنس کی مخالفت کرنے پر وہ لوگ کھڑے ہوئے ہیں جو انسانی نگاہ میں اس مخالفت کے لائق نہ سمجھا جاتا ہوگا کیونکہ اُن کی عمر اسّی اسّی سال سے متجاوز ہے۔ ان کی ساری عمر تبلیغ اللہ اور رسول میں گزری ہے اس لئے اُن کی آنکھیں ایسی ترقی کا زمانہ دیکھنے کو ترستی ہونگی کہ اہلحدیث کی جماعت اس معراج پر پہنچ جائے کہ اُن کے سالانہ جلسے بڑی شان و شوکت سے ہزارہا آدمیوں کے مجمعوں میں ہوں اور سب موافق مخالف اُن کے خیالات کو سنیں اور اثر پذیر ہوں۔ آہ یہ کیسا خوشگوار موقع ہے آہ یہ کیسا دلپسند سین ہے جو ایک سچے عاشق اور حدیث کے سچے شیدائی کی انتہائی مراد ہے ایسا عاشق اسکو دیکھکر ہیساختہ منہ سے کہدے

ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ

مگر افسوس اس قومی ترقی اس معراج بلندی کو نہ دیکھ سکے تو وہی جن سے یہ گمان نہ ہو سکتا تھا جن کا یہ اصول تھا کہ مشترک کاموں میں ہر ایک فریق سے مل جانا چاہئے یہاں تک کہ اُن کی عین تمنا تھی کہ مرزائی بھی اُن کو کسی متفقہ اسلامی کام کے لئے بلائیں تو وہ ضرور جائیں[1] ایسے بزرگ اہل حدیث کانفرنس کے برخلاف ہو رہے ہیں؛

تعزیہ داروں کو کہا جاتا ہے کہ تم لوگ سال کے بعد محرم کے شروع میں کیوں ماتم و شیون کرتے ہو اور سال بھر آرام چین سے بیٹھے رہتے ہو تو وہ اس کا جواب دیا کرتے ہیں کہ محرم میں کربلا کے روضے بھی سرخ ہو جاتے ہیں۔ یہی مثال ہمارے ان بزرگوں کی ہے سال بھر خاموش رہینگے نہ اصول خمسہ کی تصحیح ہوگی۔ نہ حواس خمسہ کی درستی۔ جونہی سالانہ جلسہ آیا ان کے خون نے جوش مارا کیوں؟ وہی قدرتی اصول جو اوپر مذکور ہوا۔

اس سال علیگڈھ کا جلسہ جس شان و شوکت سے ہوا پہلے سب جلسوں پر سبقت لیگیا۔ اسی قدر مخالفین کی طرف سے کوشش ہوئی۔ مگر افسوس اُن کی کوشش

[1] مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کیطرف اشارہ ہے۔

کا نتیجہ صرف اتنا رہا کہ جو کاغذ سطور عریضہ فارمی بھیجے تھے وہ منتظمان جلسہ کے ہاتھ میں آتا وہ اُسکو فوراً سے پیشتر بہ کہکر ردی میں پھینکدیتے تھے

ایں چنیں رقعاص را باید و صول ایں چنیں

اس دفعہ مخالفین کے مورچے تین مقامات سے تھے۔ بٹالہ، راولپنڈی اور خاص امرتسر۔ بٹالوی بزرگ نے ایک مضمون بیسہ اخبار میں بھیجوایا پھر اُس کو مشتہار کی صورت میں کر کے علیگڈھ بھیجا ہم اس موقع پر مولوی محمد ابوالقاسم سہارنپوری کی شکایت کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو مولانا بٹالوی کے مشتہارات کو اس عزت سے باندھکر لے گئے کہ ہم ان پر مسودات لکھا کرینگے اور پیکٹ باندھنے میں لگا دینگے انصاف یہ ہے کہ ان کا وزن کر کے ردی کے بھاؤ سے قیمت بٹالہ بھیجدیں؛ تیسرے تو وہ جانیں اور یہ؛ ماباہم؛

مولانا بٹالوی کا جواب بیسہ اخبار میں دیا گیا جو درج ذیل ہے:-

جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا جواب	بزرگ پنجاب مولانا محمد حسین

بٹالوی کا ایک مضمون مندرجہ پیسہ اخبار مورخہ ۱۰ مارچ ۱۲ مارچ کی شب کو بمقام علیگڈھ میں نے دیکھا جس صاحب موصوف اپنی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بہت آگے بڑھ گئے۔

تو لیکن موصوف نے بڑی شکایت یہ کی ہے، کہ جلسہ اہل حدیث کانفرنس کی شرکت کے لئے مجھے نہیں بلایا بس یہی ایک بڑا بھاری گناہ ہے۔ واقعہ میں ہمیں بھی بلکہ ہر ایک واقف حال کو اس کا صدمہ ہے کہ مولانا بٹالوی جیسے مسن بزرگ ایسے قومی جلسے میں دیکھے نہیں جاتے بلکہ معزز بھی نہیں ہوتے لیکن رضا اگر عالم اسباب ہے تو اس کا بھی کوئی نہ کوئی سبب ہوگا۔

میں مختصر الفاظ میں اس کا سبب بتلاتا ہوں۔ شروع انعقاد کانفرنس کے موقعہ پر مولانا کو رکن بنایا گیا تو آپ نے بڑی سختی سے انکار کیا۔ بلکہ محض میری کوشش کی وجہ سے اپنے رسالہ میں ایک نوٹ مخالفت بھی لکھا۔ اس پر بھی امرتسر کے جلسہ کے موقع پر آپ کو دعوتی خط گیا مگر آپ نہ آئے بلکہ امرتسر میں ایک چھوٹی سی جلسی کانفرنس (؟) کے مقابلہ میں کرادی جس میں آپنے مخالف علماء کے پیرو بکر اہل حدیث کانفرنس پر خوب خوب تبرا بازی کی جزاھم اللہ۔

اس کے بعد پشاور کے جلسہ پر بھی آپ کو دعوت پہنچی جس کا آپ کو بھی اقرار ہے۔ اس دعوت کے جواب میں بھی آپ نے اسی طریق سے کام لیا جس سے پہلے لیا تھا اس لئے علیگڈھ کے جلسہ کی آپ کو دعوت نہیں بھیجی؛

غالباً ناظرین کو خیال پیدا ہوگا کہ آخر اس کی وجہ کیا کہ مولانا بٹالوی جیسے بزرگ ہمیں قومی مجلس سے اتنے کشیدہ ہیں کہ اس کی بیخ کنی کے درپے رہتے ہیں (گو آپ اس ارادہ میں کامیاب نہیں ہوسکے جس کا انہیں سخت افسوس ہے) اس کا جواب یہ ہے کہ چند دنوں سے آپ نے ایک بدعت اختیار کر رکھی ہے یعنی اپنے نام نامی کے ساتھ "اہلحدیث حنفی" کا ٹائٹل لگاتے ہیں جس کا مطلب صاف یہ ہے کہ اہل حدیث کا سادہ مذہب چھوڑ بیٹھے۔ اور ایک نئے مرکب مذہب کے پابند بنے ہیں (بہت خوب۔ چشم بد روشن)

مگر جماعت اہل حدیث چونکہ اس روش کو دورنگی کا مصداق جانتی ہے اس لئے وہ بزبان حال مولانا سے عرض کرتی ہے ؎

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

مولانا چاہتے ہیں کہ اس قسم کے انتقالی مسائل کو عام جلسہ میں پیش کریں جس میں ہر قسم کے لوگ شریک ہوں۔ ہمارا ان کانفرنس اس طریق کو محل امن جان کر طے دیتے رہتے ہیں۔ یہ ہے اصل اختلاف جس کی وجہ سے ہمارے بزرگ ہم سے جدا ہیں۔

اطلاع- چونکہ مولانا اپنے جدید خیال پر بہت کچھ مصر ہیں اس لئے اُن کو اطلاع دیدی تھی کہ عام جلسے میں تو اس قسم کے مسائل کا تصفیہ نہیں ہو سکتا بہتر ہے کہ آپ کے لئے بمقام امرتسر جلسہ ۱۶ مارچ کا دن آپ کے لئے بمقرر کیا گیا ہے۔

آپ تشریف لاویں۔ اور جس جس مسئلہ میں آپ کو ہم سے مخالفت ہو مجلس علماء میں بیٹھکر تصفیہ کریں۔ ادھر سے مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی گفتگو کرینگے۔ آپ دونوں کے سوا کوئی دخیل نہ ہوگا۔

اسی سے معلوم ہو جائیگا کہ آپ کی غرض مسئلہ کی تحقیق کرنے کی ہے یا جلسہ کی مخالفت اور پریشان کرنے کی۔

۱۶ مارچ کا سارا دن ہم علیگڈھ میں رہے مگر مولانا بٹالوی تشریف نہ لائے۔ اب ہم آپ کو اعلان دیتے ہیں کہ آپ آئندہ سالانہ جلسے سے پہلے پہلے ہم سے فیصلہ کرلیں۔ مگر کیا آپ کرینگے؟ آپ کے گزشتہ ایام پر نگاہ کر کے جواب نفی میں ملتا ہے۔ افسوس۔ انا للہ؛

(خاکسار ابوالوفاء ثناء اللہ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس)

یہ تو تھی جمہوری سورت کا جواب کہ میزبان کانفرنس کی طرف سے ہمارے مکرم محترم مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی گفتگو کرینگے جس میں بٹالوی بزرگ تشریف نہ لائے اور لانے بھی کیوں جبکہ اُن کی غرض ہی یہ نہیں تھی کہ مسئلہ کا تصفیہ ہو بلکہ غرض یہ ہے کہ جلسہ میں شور شر ہو پولیس کو مداخلت کا موقع ملے۔ اور آئندہ کو کانفرنس کا جلسہ ہونے میں رکاوٹ پیدا ہو۔ ورنہ بھلا مسئلہ کی تحقیق منظور ہوتی تو جو دن آپکو بتلایا گیا تھا اُس میں تشریف لاتے؟ کیا اب بھی آئندہ کو تحریر فرمایا کرینگے کہ ہم نے آپ کا پیشاور تک پیچھا کیا جبکہ علیگڈھ میں نہ آئے بلکہ پٹنہ اور جاتے جاتے جولاہور کے سٹیشن پر علماء کانفرنس سے ملاقات ہوئی تو وہاں ہی سے واپس مشہور ہوگئے۔

تیسرے اس مجموعی قصے کو چھوڑ کر اپنی کہتا ہوں خاص میرے ساتھ جو مولانا کو نزاع ہے اُس کے فیصلے کے لئے جناب مرزا خدا بخش صاحب سب جج سیالکوٹ منصف مقرر ہو چکے ہیں جو دونوں کے بیانات سنکر انشاء اللہ معقول فیصلہ کر دینگے اس لئے ہمیں توقع رکھنی چاہئے کہ آئندہ جلسہ پر مولانا بٹالوی ضرور شریک ہونگے انشاء اللہ

دوسرے درجہ پر راولپنڈی کی مخالفت ہے۔ اس مخالفت پارٹی کے سرگروہ یا کل فی الکل ہمارے مہربان قاضی عبدالاحد ہیں۔ آپ نے ایک مختصر سا کانفرنس کے جلسہ میں بھیجا جس کا نام "التحذیر" تھا۔ اُس میں جناب کے بھائی صاحب نے لکھا ہے کہ میرے بزرگ برادر قاضی عبدالاحد نے یہ رسالہ نہیں لکھا بلکہ میں نے لکھا ہے؛ رسالہ کے مضمون کی بابت تو میں نہیں کہتا۔ اُس کا تو کہنا ہی کیا ماشاء اللہ ہیرا نور بلکہ نور علیٰ نور؛ میں صرف ان قاضی صاحب کی دیانت اور راست بازی کی بابت ایک راز ظاہر کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہو جائیگا کہ یہ بزرگ دیانت اور صداقت سے کہاں تک مائل ہیں۔ جو ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ رسالہ کا مصنف تو اپنے بھائی کو بنایا ہے یہ کہ اُس میں اپنی شرکت کی مطلق نفی کرائی ہے مگر علیگڈھ میں جو رسالوں کے ساتھ خط بھیجا ہے اُس میں یہ الفاظ مرقوم ہیں:-

از جانب کمینہ عبدالاحد خانپوری عفی اللہ عنہ

بخدمت اخی فی دین اللہ جناب .....

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: رسالہ التحذیر متعدد نسخے آپ کے نام رجسٹری کر کے روانہ کئے جاتے ہیں بعد وہ اگر حق ہو تو اس کے مطابق عمل کریں۔ ورنہ خاکسار کو اس کی غلطی پر مطلع فرمائیں تاکہ میں اس سے رجوع کروں باجواب دوں۔

اللہ اکبر راستی بھی کیا ہی چاروب ہے۔ اس خط میں صاف اقرار ہے کہ رسالہ میرا لکھا ہوا ہے اسی لئے تو اطلاع ملنے پر رجوع کا اقرار کرتے ہیں؛

اس موقعہ پر مجھے ایک حکایت یاد آئی جو کسی چربزوی قاضی کے بھائی بند کی ہوگی؛

ایک موقع پر سیدالگ رہی تھی پولیس درپے تفتیش تھی۔ قاضی صاحب جو اوپر سے آئے تو تماشا دیکھنے کھڑے ہو گئے۔ ملزموں کو پٹتے ہوئے دیکھکر بولے کہ ایک بات میری سمجھ میں ابھی آئی ہے۔ پولیس نے روبکار آدمی بھرتی کرنے اس لئے ہیں تو تنخواہ کیوں نہ بھی چاہئے کہ آئندہ ایسے موقعہ پر مولانا بٹالوی ضرور شریک ہونے انشاء اللہ

اندر رہ گئی اور یہ میں باہر گر پڑا۔

یہی حال ہمارے (چربزوی نہیں) خانپوری قاضی صاحب کا ہے کہ لکھکر اس رسالہ کی غلطی سے اطلاع دیدی تاکہ میں رجوع کروں۔ کوئی پوچھے آپ کون؟ غلط ہونے پر رجوع کرنا مصنف کا فرض ہے نہ کہ آپ کا۔

لیجئے صاحب ہم نے آپ کو آپ کی اس ذیل غلطی پر اطلاع دی ہے کہ رسالہ کی نوشت سے آپنے انکار کرکے کذب بیانی کی ہے۔ آپ اس (مقدس) کذب بیانی سے رجوع کریں۔ بس یہی ایک نمونہ ہوگا آپکے آئندہ رجوع کا۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

تیسرے درجہ پر امرتسر کی پارٹی کی مخالفت ہے اس پارٹی کے سرگروہ مولانا احمد اللہ صاحب ہیں۔ مولانا موصوف ایک مسن بزرگ ہیں۔ اسّی سال سے آپ کی عمر متجاوز ہے۔ مولانا بٹالوی تو آپ کی نسبت بدگمانی سے مکمل الحواس کا فتوے دیتے ہیں مگر ہم اس بٹالوی فتوے کی تصدیق نہیں کرتے بلکہ ہمارے خیال میں مولانا امرتسری کے حواس بٹالوی بزرگ سے اچھے ہیں۔ خیر اس کا فیصلہ تو خود ان دونوں کے صحت یافتہ کر سکتے ہیں۔ امرتسر کی پارٹی نے کہو کہا کہ پندرہ روز دنیا روزانہ پانچ گھنٹے سا مشہور ہو منصف مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی ہوں وغیرہ۔ میں نے ان سب صورتوں کو منظور کیا۔ مگر یہ لکھا کہ (۱) چونکہ آپ میدانی مباحثہ کے خواہشمند ہیں اس لئے جلسہ کا انتظام آپ کرے تو مناسب ہوگا خواہ اپنی جمعہ مسجد میں کریں یا کسی اور جگہ؛

(ب) مولانا محمود الحسن صاحب آپنے منصف تجویز کیا ہے مجھے منظور ہے چونکہ گفتگو تحریری ہوگی۔ جس میں منصف صاحب کی موجودگی ضروری ہے ہاں اتنا منصف صاحب سے استرحام مقدم ہے کہ وہ امرتسر میں پندرہ روز تک قیام فرما کر شریک جلسہ ہو اگر ایسے یا ہیں (غالباً انہیں منظور کرنے میں کوئی عذر ہوگا بشرطیکہ کوئی بیکار ہوں)

کیا معقول جواب ہے۔ مگر امرتسری پارٹی نے

اس کے جواب میں ایک ڈیجیٹ شائع کیا جس میں لکھا ہے کہ جلسہ بھی حسب منشاء ہمارے پندرہ روزہ عام ہر منصف کو تم ہی بلاؤ اور اخراجات بھی سب تمہارے ہی ذمہ ہونگے ؛

کیا خوب ! تجویز تو کریں آپ لوگ اور انتظام کریں ہم اور اخراجات بھی بھرائیں ہم۔

ناظرین! دنیا میں کبھی کسی نے یہ انصاف دیکھا کسی سے سنا کہ جو تنخواہ مقبضہ بحق مدعی ہو چکا ہو بذمہ مدعا علیہ ڈالا جائے۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

ہوا تھا جو کبھی مسند نظر قاصدوں کا
ہر تبدیلے زمانے میں دستور نکلا

جس میرے امرت سری بھائی مطلع ہیں کہ وہاں ان کا تجویز کردہ جلسہ پندرہ روز تک روزانہ پانچ گھنٹے تک کرنے کو تیار ہوں۔ مولانا محمود الحسن صاحب۔ لی منصفی نہیں مجھے منظور ہے۔ مگر چونکہ یہ دوا صورتیں آپ لوگوں کی تجویز کردہ ہیں اس لئے انتظام سب آپ ہی کے ذمہ ہے اس سے انکار کروگے تو دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ دال میں کالا ہے ہمت کرو حوصلہ نہ ہارو پیچھا نہ چھوڑو آگے بڑھو۔ مرد میدان بنو۔ مگر کیا کہوں ؎

نہ نکلوا کھڑے ہو گئے تم تو ان سے
رہا بندوبست آزمائی ہو گئے ہیں

قادیانی مشن

مشترک کام میں شرکت

آل اہلحدیث کے ناظرین اور دیرینہ تقریروں کے سامعین خوب جانتے ہیں کہ میں اس اصول کا سختی سے پابند رہا ہوں کہ ہمارا کوئی کیسا ہی مخالف ہو مشترک کام میں ہمیں نے اس سے کسی مخالفت کا اظہار نہیں کیا بلکہ ہونے بھی نہیں دیا۔ مگر چونکہ ملک کا خاصہ حصہ مسلمانوں کا مذبذل اس کے خلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ مخالفت ہم کبھی نہ کریں گے ناممکن ہو سکتے جب تک ہم سے بطلان حق نہ ہو۔ اس لئے خواجہ کمال الدین صاحب اور میرا کسی جلسہ میں دوشوں ٹاک بیٹھکر مشترک کام کرنا ایک عجیب قابل ذکر نظارہ سمجھا گیا حالانکہ اسلام کا اولے کرشمہ ہے۔ قرآن شریف کھلے کھلے اور صاف صاف لفظوں میں ہدایت کرتا ہے تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (یعنی اور پرہیزگاری کے کام پر متفق ہو جایا کرو) یہی ارشاد پیغمبر صلعم ہمارا (کہ ہم پر ہمیشہ کھلے رہتے ہیں)

مولوی ثناء اللہ اور خواجہ کمال الدین ایک پلیٹ فارم پر

ابوالوفاء مولانا ثناء اللہ صاحب

اہل حدیث بلکہ اپنی جماعت کے آرگن **اہلحدیث** کے ایڈیٹر اور لیڈر ہیں۔ آپ عرصہ سے بھی دردِ مرتبہ احمدی جماعت خصوصاً قادیانی ہوری پارٹی میں خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر کو حاصل ہے دونوں کے مذہبی عقائد میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اور اس قدر شدت اور کثرت سے کہ کبھی ان کے مل بیٹھنے کی توقع ہی نہیں ہو سکتی مگر یہ طاقت اور یہ اثر اسلام ہی میں ہے کہ باوجود ان اختلافات کے جب خالص اسلامی معاملہ پیش نظر ہوتا ہے تو دو جماعتوں کو طاق پر رکھدیا جاتا ہے۔ چنانچہ حکم ہائیکورٹ کے انجمن اسلامیہ گجلی مشہر (ضلع جونپور) کے جلسہ میں ایک ہی پلیٹ فارم پر مولوی ثناء اللہ صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے اسلامی حقائق اور اسلامی توحید اور اشاعت اسلام پر اپنے خیالات ظاہر کئے۔ اسی طرح یہ دونوں حضرات کشمیری مجلسوں میں (کشمیری الاصل ہونے کی وجہ سے) بھی دوش بدوش اپنے خیالات ظاہر کرتے رہے ہیں۔ لیکن جہاں اسلامی مفاد کی ضرورت ہوئی وہاں دونوں کو بلکہ تمام مسلمانوں کو اپنے ذاتی عقائد و خیالات کو الگ بند کر کے رکھنا پڑیگا جیسا کہ آج تک ہوتا رہا ہے اور آئندہ ہوتا رہیگا۔ پھر وہ لوگ کس قدر نادان ہیں جو کشمیری کانفرنس یا اہلحدیث کانفرنس وغیرہ کے مخالف ہیں اور کیونکر ان کی عمدوں کا ذکر بھی کیا اتنے ہی میں علماء کرام۔ لا سمجھا

ہمارے بہت پرانے مراسم ہیں اور وہ ایک حد تک معقول آدمی ہیں۔ عرصہ ہوا آریہ اخبار مسافر نے گورداسپور قادیانی پارٹی کو لکھا تھا کہ تم اسلام کی حمایت میں بیٹھو ہو پہلے تم مسلمانوں سے تو چھوٹ لو پھر ہم سے مخاطب ہونا۔ اس کے جواب تھا منہ نہیں کہ ہم آریوں سے (آریوں کا) یہ حق نہیں۔ سنو! اسلام کی تائید کیلئے وقت اہلحدیث جیسا مخالف تاویلی جھنڈہ کے نیچے کام کرنے کو تیار ہے جسپر الحکم نے بڑی شادمانی کا اظہار کیا تھا۔

میرے خیال میں ملک کو خصوصاً مسلمانوں کو ایک ایسی انجمن کی ضرورت ہے جس کی غرض ہی یہ ہو کہ مشترک کاموں میں ٹکر کام کیسے کئے جاتا ہے۔ آہ یہ سب خرابیاں علم منطق نہ جاننے سے پیدا ہوتی ہیں اہلحدیث کانفرنس کے گزشتہ جلسہ علیگڑھ میں میں نے بالتفصیل بیان کیا تھا کہ اہل منطق نوع کے درجے ہیں تو دوسرے نوع کو الگ کہتے ہیں۔ لیکن جنسیت کے درجے میں سب کو ایک جانتے ہیں۔ جنس قریب میں بھی جو تغیر رہتی ہے وہ جنس بعید میں نہیں رہتی۔ اسی لئے ہر طبقہ اپنے اپنے خواص میں مختار رہے۔ مگر جو ذہنی اسلام کی عزت کا ذکر آوے تو آ مولانا جامی مرحوم کا شعر سامنے رہنا چاہئے ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی!
کہ درین راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

گجلی شہر میں خواجہ صاحب سے ہماری خوب بحثی مگر ایک بات میں خواجہ صاحب کی شکایت بھی ہوئی جس کی بابت میں بطور اظہار امر واقع کے کہتا ہوں کہ ہماری پارٹی کا غلبہ ہو تو مولانا پارٹی بہت کچھ آپے سے نکل جاتی۔ خواجہ صاحب نے اپنا تقریر میں مما ینفع الناس فیمکث فی الارض کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا کہ جو شخص نافع الناس ہوتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے۔ مرزا صاحب نے کتنی لمبی عمر پائی، مولوی نور الدین صاحب نے لمبی عمر پائی۔ پھر بطور وزن شعر سرسید اور نواب محسن الملک کی عمروں کا ذکر بھی کیا اتنے ہی میں علماء کرام۔ لا سمجھا

کر خواجہ صاحب مرزا صاحب کی شخصیت کا ذکر کر کے موضوع بات سے نکل رہے ہیں بحث سے مولوی ابوبکر صاحب چوہدری نے؟ واہ وہی کہ مولوی ثناء اللہ نے بھی عمر پائی۔ مولوی صاحب کا یہ کہنا در اصل مرزا صاحب کے اس آسمانی فیصلہ کی طرف اشارہ تھا۔ جو مرزا صاحب نے ۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ یہ ہوگا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا! خواجہ صاحب سپرد ملتبہ ہوئے اب سمجھ گیا ہوں گے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق مولوی ثناء اللہ صاحب کی عمر ۱۹۴۶ء میں ختم ہو گئی۔ اب مرزا صاحب کی عمر کا حساب لگائیں کہ کتنی ہوئی۔ ۱۹۰۷ء سے ۱۹۰۰ء نکالیں تو ۷ سال باقی رہتے ہیں۔ مرزا صاحب کی عمر ۷۳ سال ہوئی۔ اس حساب سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی عمر ۷۳ سال ہوئی۔ اس حساب سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی عمر ۷۳ سال ہوئی۔ اس حساب سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی عمر ۷۳ سال ہوئی۔

میری غرض اس واقع کے اظہار سے یہ ہے کہ ہماری جماعت خدا کے فضل سے اس مضمون کو لیکر سمجھی ہوئی ہے اور مشترک کاموں میں بولنے سے بھی خصوصاً کا انکار نہیں کرتی۔ ورنہ کیوں نہیں خواجہ صاحب ایک تھے اور ہم متعدد۔ مولوی ابراہیم، غازی محمود، مولوی نور محمد، مولوی ابوبکر وغیرہ۔ لیکن ہماری طرف سے اشتعال تقریر میں کوئی لفظ ایسا نہ نکلا ہوگا جس میں قادیانی مشن پر اشارتاً بھی حملہ ہو۔

امید ہے خواجہ صاحب بھی آئندہ کو اس کا لحاظ رکھا کریں گے۔

ریاست! خدا کی شان ایک نہی نرالی ہے اور اختلاف مزاجات۔ بایں حال ہے کہ خواجہ صاحب اور ان کے دوست تو مشکل سے مل کر کام کریں مگر قادیانی پارٹی کو جلن ہے کہ یہ کیوں ملتے ہیں۔ چنانچہ الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۴۶ء میں بطور طعن ہم کو کہتا ہے کہ لاہوری پارٹی سے تو ہم اب بطلگیر ہونے والے ہو خدا کرے ہم جلد ہی فیل گیر ہو کر قادیانی پارٹی کو مخاطب کریں ؎

جدا ہو یار سے تم اور نہ ہو رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

خطیب کا خطبہ

دہلی کے اخبار خطیب میں خواجہ حسن نظامی صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے۔ مضمون کیا ہے علم طبقات یا اسماء الرجال کا ایک حصہ ہے۔ ملک کے چیدہ چیدہ آدمیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور ہر ایک کی مختصر زندگی پر کلمہ نما نکتہ چینی کی ہے۔ آپ نے مضمون بڑا کودہ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصہ علماء شامل کا۔ دوسرا مشائخ کا۔ دوسرا لیڈروں کا۔ علماء شامل ہیں مولانا اشرف علی۔ مولانا احمد رضا۔ مولانا شاہ سلیمان حافظ جماعت علی شاہ اور اس طرح کا ذکر کیا ہے۔ ہر ایک کی طرز زندگی پر مصنفانہ نکتہ چینی کی ہے میں بہت خوش ہوں کہ میرے ایک تخلص نے مجھے میرے محبوب پر اطلاع دیکر جس دوستی کا ثبوت دیا ہے خدا کرے ہم دیکھتا رہے کہ وہ کہتی کہاں تک نباہ چلاتے ہے تاکہ میں اس کی قدر شناسی کروں۔

میرے مذکرے سے پہلے حافظ جماعت علی شاہ کے مذکرے میں آپ فرماتے ہیں :-

لیکن باوجود ان تمام اوصاف کے ایک بشری کمزوری ان (حافظ جماعت علی شاہ) میں بھی پائی جاتی ہے کہ ان کی مجلس کے جلسوں میں اور ان کے رسالہ میں اور تقریبات عرس پر اپنے اور ان کی مدح و ثنا میں قصیدے پڑھے جاتے ہیں اور یہ ذاتی مدح سرائی ان کے لئے عام مذاق کے موافق نیکنامی کا ذریعہ نہیں ہو سکتی دوسری بات یہ ہے کہ ان کے مریدنے بدستور سلسلہ کی نسبت میں دیگر سلسلوں کو حقارت سے دیکھنے اور ان کے متعلق سوء الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ شکایت نئی نہیں ہے بہت سے ایسا ہو رہا ہے جس پر میں نے ان کو ایک آدھ دفعہ تو بہ بھی دلائی مگر اس کا کچھ نتیجہ نہ نکلا ہے خیال ہوتا ہے کہ یہ انہیں جو ان کے مریدوں سے سرزد ہوتی ہیں ان کے منشاء و مرضی کے موافق ہیں!

ناظرین اس بیان کے بعد میرا مذکرہ سنیں۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں :-

مولانا ثناء اللہ | عمر بیرسٹر کے علاوہ میں مولانا ثناء اللہ صاحب بھی ایک فاضل پایہ کے عالم ہیں۔ ان کی تحریر و تقریر میں بہت لطف اور علم کا زلال [illegible]

کی بنا ان ہی کی پر ولت پر ہے۔ اہل حدیث کے ساتھ ان کا نام لگا لفظ ایسا ہی ہے جوڑ ہے جیسے صوفی کے ساتھ آل انڈیا اور کانگریس کے ساتھ جملے میں مسلم ہو جاتے ہیں۔ مولانا ثناء اللہ نے بھی مخالفین اسلام کے دانت کھٹے بڑا کام کیا ہے اور اس معاملہ میں وہ اپنے حریف فاروقی سے کچھ کہیں ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ان کا بڑا کام عوض جو انگلش علماء میں شمار میں کبھی دیوبند ہے کبھی صوفی سید جماعت علی شاہ صاحب پر جھکے رہے ہیں کبھی وہ وہابی علماء صوفیہ پر۔ ان کا قلم اعتراضات کا عادی ہو گیا ہے۔ بعض وقات ان کے اختیار اہل حدیث میں حمایتیوں کے خلاف ایسے دل آزار مضمون چھپ جاتے ہیں جن کو دیکھکر کوئی معقول آدمی نہیں ہو سکتا۔ تاہم ان کی شخصیت بہت بلند ہے اور وہ ہر فرقہ والے سے خدا اس سے کبھی بھی مخالفت ہو ملنے جلنے میں تعصب نہیں برتتے۔ (خطیب ۲۲ اپریل)

ایڈیٹر :- حافظ جماعت علی شاہ کی بابت جو الزام ہے اس کا جواب تو خواجہ صاحب نے خود ہی دیدیا کیونکہ جس اثر کی نکتہ چینی خواجہ صاحب نے حافظ صاحب پر کی ہے وہی میں کہا کرتا ہوں کہ حافظ صاحب جلسے تو کرتے ہیں فقیری کا مگر عمل ان کا دنیاوی بادشاہوں کا سا ہے۔ جو اپنی مدح سنکر خوشی میں انعام و اکرام دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حافظ صاحب کے رسالہ انوار التوحید ہی میں لکھا تھا کہ ایک شخص نے آپکے سامنے قصیدہ پڑھا جس میں یہ شعر بھی تھے :-

عدو بن کے داؤں میں رو سیاہ ہیں
مریدوں کے بچے گئے سب گنا ہیں
نظر سے ہوئے جن کے ناکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

اس شاعر کو تحفہ اور سند خلافت عطا کر کے مرید جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ایسا انعام تو مہتمی کو بھی سیف الدولہ سے نہ ملا ہوگا۔

فرض ہیں ہر حافظ جماعت علیشاہ کی بابت کہا جائے

اخبار خطیب کا یہ قابل خاص نمبر جو ۴۰ اخبار ہی صفحوں پر شایع ہوا ہے ۴۰ رکے ٹکٹ بھیجکر دفتر خطیب دہلی سے منگا لیں۔

تو وہی کہتا ہوں جو خواجہ صاحب نے کہا۔

ہیں سوفیہ کے ہر خانہ معاملین کا الہام بیشک
مگر الہام عالمہ نہیں ہو سکتا۔ وہ معاملہ میرے
نہیں ہوتے۔ اغیار قوم کی رائے کا آپ نے حوالہ دیا ہے
میرے دل کا نہیں ہیں تصوف کا حال (دل) جانتا
جانتا ہیں اہلحدیث ہی ہیں۔ ان کی حمایت پر فوٹ
کرتا ہوں۔ اگر خواجہ صاحب معاف فرمائیں تو اپنے
ان جملہ مضامین کا جو شرک کی رسومات اور میں بدعت
اس تصوف کا قائل ہوں جو حضرت مخدوم العالم
شیخ عبدالقادر اور سید الطائفہ مجدد الف ثانی نقشبندی
رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا ہے میرا رسالہ تشریح و
طریق ہدایت ہے۔ اس تصوف کا جو پیران کلیر یا
کچھوچھہ میں آج کل نظر آتا ہے۔ میں فرقہ بندی کا
سخت مخالف ہوں۔ لیکن اپنے تئیں تصوف علم کے مخالفین
سے اپنے اعتقاد اور کچھ اعمال رکھتا ہوں جو کسی کے
عوائد اور کسی کے مخالف ہونگے۔ اُن خیالات کی
اشاعت بھی کرتا ہوں۔ مثلاً یہی کہ:۔

ہمل دیں آمد کلام اللہ تعظم واشتن
پس حضرت مصطفےٰ برجان مسلم واجبتن

باقی رہے

بدلے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اُن میں سے کوئی صاحب مجھکو بھی کسی فرقہ میں
شمار کرلیں تو اُن کا اختیار ہے ورنہ میں تو اپنے آپکو
ہمیں اسلام کا پابند جانتا ہوں اور اُس روز حشر تجرد
پسند کرتا ہوں جہاں پر فرقوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

خواجہ صاحب! میں تو فرقہ بندی کا ایسا
مخالف ہوں کہ دنیا میں کوئی نہ ہوگا بلکہ صاف فرمائیے
آپ بھی نہ ہونگے ثبوت یہ ہے کہ میرا مذہب اور عمل ہے
کہ ہر امام حق کے پیچھے اقتدا جائز سمجھتا ہوں چاہے وہ شیعہ
ہو یا خارجی۔ (میں ہمیشہ حضرت عثمان،
حضرت امام ابوحنیفہ، امام بخاری اور حافظ ابن حزم
رحمہم اللہ علیہ پر ہے بعضوں نے اس قسم کی آزادی کو
حضرت ناشوت دیا ہے جزاہم اللہ۔

خواجہ صاحب! کیا آپ بھی مرزائی کا دیا

ثبوت دے سکتے ہیں؟ ۵

بجھ سامنے دن جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گر چڑھ دھونڈو گے چراغ رخ زیبا لیکر

خواجہ حسن نظامی اور قیامت

از جناب مولوی عبدالسلام صاحب
نیاز کیھوری

تمام ایک عدد تک تمام مسلمانوں کے قلوب میں جما ہوا
ہے کہ قیامت کا دن بہت قریب ہے خواہ وہ اس کے
مطابق عمل کریں یا نہ کریں لیکن بیباختہ لوگوں کی زبانوں
سے کل جانا ہے کہ "یہ زمانہ قرب قیامت کا ہے"
جب کوئی بڑی بات کوئی بڑا حادثہ ہوتا ہے اُسوقت
یہ آواز زیادہ سنائی دیتی ہے۔ زلزلہ، قحط یا کسی
انجانہ کا ظہور یا جنگ عظیم یہ سب اس کی تازہ کرنیوالی
چیزیں ہیں۔ جنگ طرابلس کے بعد بلقان کی جنگ نے
اس کو زیادہ بڑھایا۔ اب عالمگیر جنگ نے تو لقین ہی دلا
کر لیں اب عنقریب وہ باتیں ظہور میں آنے والی ہیں جو
قیامت قائم ہونے کی پہلی علامت قرار دی گئی ہیں۔
خواجہ حسن نظامی کا نام عنوان مضمون میں ہوسکتے
دیا گیا کہ جنگ طرابلس کے وقت سے انہوں نے خود
اور مسلمین گویوں کو ملا کر پانچ چھ رسالے اس باب میں
چھاپ ڈالے چونکہ مسلمانوں کے قلوب بعض اسلامی
ممالک کے کھل جانے سے ایک گونہ بے چین ہو رہے
تھے وہ رسالے ہاتھوں ہاتھ لئے اور ہزاروں کی تعداد
میں بکے۔ رسالہ مسئولیہ وغیرہ میں زیادہ تر ہدایات
اُن کے ذاتی پر ہے لیکن اسی سلسلہ میں ایک رسالہ
کتاب الامام کے نام سے شائع کیا ہے جس میں سب سے
زیادہ خوبی جو ہے وہ یہ ہے کہ حدیثوں میں قیامت کی
علامتیں جو دخان وغیرہ مذکور ہیں اُن کی اصلی تاویل میں
کی ہیں کہ الامان۔ غالباً اس سے بڑھکر تاویل القول
بالرای شاید ہی کوئی مثل ملتی مشکل ہے۔ مثلاً علامات
قیامت سے ایک علامت دخان بیان کیگئی ہے اسکی
تاویل اُنہوں نے تمباکو سے کی ہے اور وہ بھی نوشیدنی
اور خوردنی دونوں کو لیکر اس کی عمومیت اور کثرت
شیوع کی ہے۔ ایسی تاویلیں ہیں کس سے الحدیث
کو خواہ مخواہ ایک طرح کی تشویش پیدا ہوتی ہے اسکی
کہ یہ تاویل ذٰلِکَ یُلْحِدُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا (ہماری آیتوں
اور نشانیوں میں کجی اختیار کرتے ہیں) کی مصداق
ہوتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہم اس کو مفصل
بیان کرینگے اور ایک ایک تاویل کو جو اُنہوں نے
علامات قیامت میں کی ہے دکھائینگے۔ انتظار۔

تاریخوں کے دیکھنے سے یہ امر نہایت واضح ہوجاتا
ہے کہ ہر زمانہ میں جبکوئی حادثہ واقع پیش آیا ہے تو
حدیثوں کی پیشگوئیوں کی طرف لوگوں کی توجہ ہوجاتی
ہے۔ اسلام میں جب تاتاریوں کا فتنہ ہوا۔ اُس کو
لوگوں نے یاجوج ماجوج سے تاویل کی اور یقین ہوگیا
کہ بس اب سدِ سکندری ٹوٹ گئی اور فَاِذَا انْفَتَحَ
وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا
کا زمانہ آگیا۔ اسی طرح جب جب کوئی زلزلہ شدید
یا قحط شدید آیا تو اسی طرح کا گمان ہوا اور ہونا بھی
چاہیے کیونکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ابوبکر کا سامان دیکھکر گھبرا اٹھنے جیسا کہ حضرت عائشہ
کی روایت اس باب میں صریح موجود ہے۔

امام سیوطی کے زمانہ میں جو ۹۰۰ھ کا زمانہ تھا
ایک مفتی صاحب نے ایک موضوع مگر لوگوں میں
شہرت یافتہ حدیث کی بنا پر یہ فتوے دیا کہ سنہ
ایکہزار میں امام مہدی آخرالزمان صاحب الامر اور
دجال کا ظہور ہوگا اور عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے
اُتریں گے اور نفخ صور وغیرہ علامات قیامت ظاہر
ہوجائیں گی۔

وہ حدیث موضوع یہ ہے ان النبی صلے اللہ
علیہ وسلم قال حکمت فی قارورۃ الف سنۃ۔ یعنی آپ
اپنی عمر ہزار سال تک نہ رکھینگے۔ امام سیوطی پر
جب یہ فتوے پیش کیا گیا تو بہت ناخوش ہوئے
اور فرمایا کہ بالکل غلط ہے۔ اور یہ حدیث موضوع ہے
اور درحقیقت بھی غلط۔ لیکن امام صاحب نے
اپنی دست نظر اور وسیع معلومات کی بنا پر جو فتوے
دیا وہ بھی اس زمانہ میں اگر غلط ہوگیا۔ امام صاحب
نے یہ دعوے کیا تھا قول او لا الذی علمت علیہ

ایک نہایت مفید تجویز

جناب سکرٹری صاحب اہل حدیث کانفرنس،
سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بادب
التماس ہے کہ خاکسار کے چند ناقص خیالات جو درج
ذیل ہیں اگر مناسب ہو تو کانفرنس میں پیش کر کے مشکور
فرمائیں۔ تردید یا تائید میں بحث کا اور بشرط ضرورت
عمل جامہ پہنانے کا زیر موقع ہوگا۔ وہو ہذا:۔

اہلحدیث کانفرنس کے فرائض اشاعت سنت و
توحید۔ اس علمکدہ میں زمانہ حال کی تجدید وغیرہ
وغیرہ جس قدر اپنی موعظت میں اہمیت رکھتے ہیں۔
اُسی قدر اعلیٰ پیمانہ پر تفصیل وار کے وسائل سوچنا اور
اُن کا بروئے کار لانا بھی ضروری ہے!

باوجود متعلقین کانفرنس اس صیغہ میں انتہائی
کوشش کر رہے ہیں۔ بلاشبہ اراکین انجمن پوری
جدوجہد سے کام لے رہے ہیں۔ اور درحقیقت ہیں بھی
باوجود کام کرنے والوں کے کانفرنس کے تباہ و دوام
کا راز اس زیر بحث میں مضمر ہے۔

اس کے متعلق خاکسار کا ایک مختصر مضمون بہ
عنوان بالا اہلحدیث کے کالموں میں قریباً ڈیڑھ سال
کا عرصہ ہوا، نمودار ہوا تھا جس کے تحت میں صاحب
ایڈیٹر نے چند روز الفاظ میں تائیدی نوٹ بھی لکھا
تھا مگر اس کے متعلق تاحال کوئی عملی کارروائی عمل
وقوع میں نہیں آئی۔ بطور یاددہانی میں چند الفاظ
میں اس کا اعادہ کئے دیتا ہوں:۔

کانفرنس کے وسیع پیمانہ پر ایک تجارتی صنعتی
کمپنی ہو جس کا سرمایہ خدا کرے کئی لاکھ ہو۔ قیمت
فی حصہ عشرہ یا پانچ روپیہ ہو۔ یہی خواہان کانفرنس
حتی الوسع حصص خرید لے اور تنزل نہ کرنے میں
سعی بلیغ فرمادیں۔ نفع سے ایک تہائی یا نصف کانفرنس
کا حق ہو باقی حصہ داروں کو تقسیم کیا جائے مزید تفصیل
کے لئے اخبار ملاحظہ ہو جس میں عمل مضمون درج تھا۔
اس طریق سے وہ جملہ تکالیف جو عدم وصولی زر
کی وجہ سے کانفرنس کو لاحق ہوتی ہیں انشاء اللہ رفع

الاثار ان مدۃ ھذہ الامۃ تزید علی الف سنۃ ولا تبلغ الزیادۃ خمسۃ مائۃ یعنی اس دعوے کے غلط ٹھہرانے کے بعد میں پہلے
یہ کہتا ہوں کہ جس بات پر آثار دلالت کرتے
ہیں وہ یہ ہے کہ اس امت کی مدت ایک ہزار سے زیادہ
ہوگی لیکن وہ زیادتی پانچسو سے آگے نہ بڑھے گی۔
(فرض کرو) اس حدیث میں قیامت قائم ہوگی) آج ہم دیکھتے
ہیں کہ امام سیوطی کا یہ دعوے بھی غلط ہوگیا کیونکہ
امام صاحب نے اپنے زمانہ میں (یعنی ۹۰۰ھ کا زمانہ) کی
ایک ہزار سنہ میں قیامت آنے کا اس لئے باطل فرمایا
تھا کہ طلوع شمس از مغرب و خروج دجال وظہور مہدی
وغیرہ جو علیہا السلام وجملہ علامات قیامت
کے لئے دو سو برس کا زمانہ چاہئے اور طلوع دجال
کا وقت اخیر صدی ہے۔ پس اس حساب سے ابھی
دو سو برس سے زائد ہو جاتے ہیں اور جو عدد آثار میں
ہزار سے بڑھ جاتا ہے اور ایک ہزار میں صرف ایکسو
سال باقی ہیں۔ پس یہ کہنا کہ ایک ہزار کے خاتمہ پر
قیامت ہوگی غلط ہوگیا انتہے۔

لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ امام سیوطی کی اسی تقریر
سے اُن کا دعوے بھی باطل ہو جاتا ہے کیونکہ دجال
کا خروج اخیر صدی ہے اور جملہ علامات کے لئے دو سو
برس کا زمانہ چاہئے پس ۹۰۰ھ کے خاتمہ میں دجال کا
خروج ہے اور دو سو برس اُس کے بعد چاہئیں پس
مجموعہ ایک ہزار چھ سو برس ہو جاتے ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ جس بات کو اللہ پاک نے ہی
طرح مخفی رکھا کہ اپنے رسول تک کو نہ بتایا مقربین
فرشتوں کو بھی نہ بتایا۔ تمام مقربین بندوں کے
بارے میں فرمایا وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ
یعنی ان بندوں کو یہ خبر بھی نہیں کہ ہم کب اُٹھائے
جائینگے، اور فرمایا اِلٰی رَبِّكَ اَنْتَ مُنْتَهٰهَا اِلٰی رَبِّكَ
مُنْتَهٰهَا اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
حضرت جبرئیل کے جواب میں مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ
کہا گیا ہے سائل (جبرئیل) سے زیادہ نہیں جانتا۔
قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جس کو اللہ کے
سوا کوئی نہیں جانتا۔ مسلم،

علمہ کو اس بات میں ہے اس کے ٹھہرانے کے بیان سے
تیسرے ہاب کی طرف ہے پہنچ اس کی (یعنی سب بخیر ہیں)
علمہ مسئول عنہا یعنی نہیں جس سے قیامت کا سوال

یہ قصے کی قسط دوم ہے اس قصہ کے بقیہ حصے انشاء اللہ آئندہ پرچوں میں شائع ہوں گے (ایڈیٹر)

ہوجائیگی اور کانفرنس بغیر اس کے کہ کسی پر بار ہو۔ بغیر اس کے کہ کسی کے آگے دست سوال دراز کرنے کی محتاج ہو اپنے پاؤں پر کھڑی ہوجائیگی اور مستحکم کھڑی ہوجائیگی۔ اور وہ مشکلات جو دینداری اور باوقار اصحاب کو تبدیلی وقت اور انتشار نظام کی وجہ سے پیش آتی ہیں ایک حد تک دور ہوجائینگی کیونکہ آج کل ان اصحاب کے لئے جو تجارت پیشہ نہیں ہیں دو پیسہ لگانے کے دو طریق ہیں۔

(۱) ڈاک خانہ یا بنک میں جمع کرانا۔

(۲) کمپنیوں میں روپیہ لگانا اور نفع اور نقصان کا ذمہ وار بننا۔

پہلی صورت میں تو صرف سود مانع ہے اور سود نہ لینے کی حالت میں عدم نفع۔

دوسری صورت اگرچہ بظاہر جائز معلوم ہوتی ہے مگر یہ کمپنیاں ممنوعات شرعی (شیئرکل) تجارت اور سودی کاروبار سے محفوظ نہیں۔

اگر صدر مجلس انجمن اپنے اندر کوئی وزن رکھتی ہے تو میں پرزور اپیل کردینا بالکل سمجھتا ہوں کہ اکثر نادہندگان بخشت روپیہ ادا نہیں کرسکینگے۔ اُن کے لئے ہماری تسلیمیں مقرر کیجاویں اگر بیچنے جصہ روپیہ خرید نا چاہیں تو سال خرید سکیں۔

اگر میرے بزرگ اس خیال کو قدت کی نگاہ سے دیکھیں اور جلسہ ہی میں ممبروں کو نامزدگی کا موقع دیں تو غالباً ایک سال تک کانفرنس اپنا خرچ خود برداشت کرنے کے قابل ہوجائیگی۔ نیا ممبروں کی فیاضیاں اس آمد کے علاوہ ہونگی۔ اور وہ بچائے اس کے کہ کانفرنس کو گرنے سے سنبھالیں اس کو اعلیٰ سے اعلیٰ نفع کرینگی۔ انشاء اللہ العزیز امید ہے۔

(محمد اسحاق۔ ایک انجان) یکم مارچ ۱۹۰۷ء

ایڈیٹر صاحب۔ تجویز نہایت مفید ہے۔ اس کمیٹی کا نام انجمن اہلحدیث کمیٹی ہو۔ اور صدر دفتر اس کا دہلی میں۔ مجھے خیال ہے کہ بڑے دوست کہینگے کہ ابھی حال ہی کا ذکر ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث کی کوشش سے محمد یہ کمیٹی قائم ہوئی جو آخر ٹوٹ گئی۔ اسکا جواب یہ ہے کہ محمد یہ کمیٹی کے ٹوٹنے سے یہ قیاس ہوا ہے اسی سے توقع ہوسکتی ہے کہ اہل حدیث کمیٹی نہیں ٹوٹیگی انشاء اس سال تو جلسہ ہوگیا۔ آئندہ جلسہ تک اس کا فیصلہ ہوجائے تو کیا عجب بنارس کے جلسے میں اہل حدیث کمیٹی کا افتتاح کیا جائے۔

یاد رہے کہ جو صاحب اہلحدیث کمیٹی کی تائید کریں ہر مال سے اپنی شرکت کی رقم سے بھی اطلاع دیں تاکہ سردست دو حصہ وہ پیہ داخل کرینگا۔ انشاء اللہ۔

(ابوالوفاء)

دُعا اور اُس کا فائدہ

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرونگا۔ ترغیب و ترہیب میں ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر من الدعاء فی الرخاء رواہ الترمذی۔

یعنی ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو خوش معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ اُس کی دعا تکلیف کے وقت قبول کرے۔ اُس کو چاہیے کہ آرام کے وقت زیادہ دعا قبول ہونے کے لئے مانگے اور ترمذی کی روایت میں ہے قال رسول اللہ صلعم ان اللہ تبارک وتعالیٰ یقول فعلیکم عباد اللہ بالدعاء یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا نازلہ وغیر نازلہ دونوں کے لئے مفید ہے۔ اے خدا کے بندو دعا کیا کرو۔ آیت قرآنیہ و حدیث نبوی سے دعا کا کرنا ثابت ہے اور مفید ہونا بھی۔ میں چند دعائیں اور وظیفے دفع بلیات کے لئے عرض کرتا ہوں تاکہ ناظرین اہلحدیث فائدہ اٹھادیں۔

اوّل ہر روز دعا بعد سورۂ تغابن و دوم ختم بخاری شریف۔ سوم حصن حصین دلائل الخیرات و حزب البحر چہارم آیت الکرسی اور آخر رکوع سورۂ البقرہ۔ پنجم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا وظیفہ۔ ششم حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ۔ نہم اَللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ تمام۔ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ دھم۔ یا حی یا قیوم برحمتک استغیث۔ یازدھم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ دوازدھم۔ اللھم رحمتک ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح شانی کلہ لا الہ الا انت۔ سیزدھم۔ بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار و من شر حمی النار۔ چہاردھم یا حفیظ یا سلام۔

ان دعاؤں کے سوا حدیث کی کتابوں میں اور بھی دعائیں دفع بلیات و آفات کے لئے مروی ہیں۔ اگر کسی کے دل میں یہ مشکوک ہو کہ دعا طاعون کے لئے بھی کرنی چاہیے یا نہ کیونکہ جب یہ ہمارے مرحومین شہادت کا ہے تو شہادت کو دفع کرنا نہ چاہئے۔ جواب اس کا یہ ہے کہ طاعون مومنین اور اتقیاء کے لئے شہادت اور رحمت ہے۔ اور کافرین و اشقیاء کیلئے عذاب ہے اور ایک شے کا کسی کے لئے رحمت اور کسی کیلئے زحمت عقل کے قیاس کے برخلاف نہیں ہے۔ دیکھو بعض ماکول و مشروب صحیح کے لئے نافع ہیں اور مریض کیلئے مضر۔ جیسے دریائے نیل کا پانی فرعون و قوم فرعون کے لئے باعث ہلاکت تھا۔ اور موسیٰ بان کے لئے باعث رحمت و راحت۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بعد صحابہ کے لئے ذریعہ تقویت ایمان و حصول ثواب تھا اور کفار کے لئے ذریعہ لعنت و پھٹکار۔ باقی رہا طاعون اس کے لئے اس وجہ سے درست ہے۔ طاعون شرغہ دخزجن ہے یا بوں سمجھو شیطانی مرض ہے اور ہماری شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔ شیاطین اور بنا تات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا اور اُن سے پناہ مانگنا شرعاً فرض ہے اور دعا شہادت کو مانع نہیں ہے۔ دیکھئے وقت قتال دشمن کے وار کو بذریعہ سپر کے شرعاً جائز بلکہ ماموریہ ہے اور مقاتلہ کے وقت سے بچنا شرعاً جائز ہے۔ باوجود اس کے اگر اہل اسلام کفار کے ہاتھ سے مقتول ہوئے تو یقیناً شہید ہونگے اور وبا کے دیکھنے سے درجہ شہادت سے محروم نہیں رہتے۔

کیا مشرکوں کا کھانا پانی استعمال فرمایا ہے دیکھو حدیث طویل عورت مشرکہ مزادہ والی جس کو موشتر حضرت علی بکرہ لائے تھے اور اُس کا پانی لیا گیا تھا اور کچھ سوال بھی اُس سے نہیں کیا گیا کہ یہ تیرا ظروف کیسا تھا اور تو نے اسے دھو کر پانی اس میں بھرا تو یا گندہ ہے، کو معلوم ہیں جب تک آپ تشریف رکھتے وہاں کے اُن مشرکین سے کچھ احتراز نہ فرمایا جو سب کے سب مزاج تھے اور آپ سے تعاون نہ رکھتے تھے۔ مدینہ میں تشریف لیجانے کے بعد یہودیوں و منافقوں کے کھانوں سے کوئی پرہیز نہ فرمایا تھا کہ جنگ خیبر میں عبداللہ بن منصل کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلعم کے ہمراہ تھے کہ ایک شخص نے ایک بڑا گدھا پھینکا جس میں چربی تھی۔ میں دیکھتا کیا ہوں کہ آپ اُسے لیکر میری نگاہ لیکر تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں ہی طرف دیکھ رہے ہیں۔ دیکھتا مجھے شرم آگئی۔ میں نے سلام پھیر کر کہا انا اور جا کر مال غنیمت میں کھانے پینے کی چیزیں جو ملتی ہیں لوگ اُسے کھا لیتے۔

لیکن وہ حدیث جس میں اہل کتاب کے ظروف کے استعمال کی ممانعت وارد ہوئی اُس کے الفاظ پر غور کیجئے تو پتہ چلتا ہے کہ اس ممانعت میں کوئی راز مخفی ہے۔ سوال کا مخلصہ ہے؟۔ انا بادمن قوم اھل کتاب اور ہمارے کتاب کی قوم کی زمینداری میں رہتے ہیں) یعنی غلبہ انہی کا ہے۔ فلا تاکل فی ظروفھم الا ان لا تجد غیرھا فاغسلھا ثم کل فیھا (یعنی اگر اُن کے ظروف میں جو کھانے پینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں اُن میں پیشاب وغیرہ گندی چیزیں نہیں رکھتے اس سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب ہی کی قوم غالب ظنی ہیں غلبہ کی وجہ سے مسلمانوں کے اخلاق عادات اطوار معاشرت ساری باتیں متاثر ہوکر نہیں اہل کتاب کی خو بو اطوار معاشرت مسلمانوں میں آجانیکا بلا شبہ احتمال قوی ہے اس لئے روک دیا گیا۔ اسی لئے گو اہل کتاب کی عورتوں سے مسلمانوں کو نکاح کرنا درست ہے لیکن چونکہ آج غلبہ انہی کا ہے اس لئے جو مسلمان کسی مغربی عورت سے شادی کرتے ہیں علاوہ ایک حدیث طویل ہے جس کو بخاری میں امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

بجائے اس کے کہ الرجال قوامون علی النساء اپنا اثر اُس پر کرے ڈالے کہ خود اُسی رنگ میں رنگ کر رہ جائیں بالکل مذہب ہوجاتے ہیں۔ اور بجائے اسکے کہ یہ عورتیں انہی کے مذہب و ملت کے شکار ہوجاتے ہیں اسی بنا پر بعض اہل علم کا خیال ہے کہ ایسے وقت میں اس سے پرہیز لازم ہے۔

پس خلاصہ قول یہ ہے کہ جہاں ہنود اپنے ظروف میں ہاضیہ اطعمہ کرتے ہوں وہاں ہمیں احتیاط لازم ہے۔ مثلاً گھی کے لیے کے ظروف میں اگر وہ ناپاک اور حرام چیزیں رکھتے ہوں تو ہمیں وہ ظروف غیر مستعمل کر دینے ہیں استعمال کرنے چاہئیں۔ اور اسکے حوالوں کی یہی حالت ہے۔ طاقتور ہیں ہے۔ ویکرہ الاکل والشرب فی اوانی المشرکین قبل الغسل وھو محمل الاکل اوشرب فیھا قبل الغسل جائز ولا یکرہ الاکل والشرب فیھا بعد الغسل ثلثا بالماء وھذا اذا لم یعلم نجاستھا والا فیغسل فانہ لا یجوز الاکل والشرب فیھا قبل الغسل۔ (یعنی مشرکین (کفار) کے ظروف میں قبل دھونے کے کھانا پینا مکروہ ہے۔ اور اگر قبل دھونے کے پانی ہو۔ تو جائز ہے اور اس کو تین مرتبہ دھونے کے بعد کھانے پینے میں کراہت نہیں ہے۔ اور اگر ظروف کا پینے والا یقین کرے کہ ان میں نجاست ہے تو قبل دھونے کے ان ظروف کا استعمال جائز نہیں۔ اور اگر یہ احتمال ہو کہ نجاست کے آثار نہیں ہیں تو قبل دھونے کے استعمال کرلینا درست ہے اور پینے والا کہا جائیگا فتح الباری میں ہے (باب آیۃ المجوس)

(والحکم فی انیۃ اھل الکتاب کذلک لان العلۃ ان کانت لکون بعضھم یشرب الخمر فھی تشمل الکل وان کانت لکون اکثر طعامھم الخنزیر فھی تشمل الشحم ویؤیدہ ان الشحم کان حراما علیھم فی شریعتھم وھو کالخنزیر فی ذلک وقد ثبت تحریم الشحم علیھم فی التوراۃ الموجودۃ الان وھی وان کانت محرفۃ فلا یبعد ان یکون ھذا مما لم یحرف ویؤیدہ ان الشحم لم یحرم علی المسلمین فدل علی ان العلۃ فی تحریمہ علیھم ما ذکرنا واللہ اعلم۔ وفی ھذا الحدیث ان الاصل فی اوانی المشرکین الطھارۃ حتی یعلم نجاستھا فیجتنب ما تحققت نجاستہ منھا ویغسل ما شک فیہ ثم یستعمل۔ (ابن آیۃ المجوس)

(وفی ھذا الحدیث دلیل علی ان الاصل فی اوانی المشرکین الطھارۃ حتی یعلم نجاستھا فیجتنب ما تحققت نجاستہ منھا ویغسل ما شک فیہ ثم یستعمل۔ (ابن آیۃ المجوس)

(وفی ھذا الحدیث دلیل علی ان الاصل فی اوانی المشرکین الطھارۃ حتی یعلم نجاستھا فیجتنب ما تحققت نجاستہ منھا ویغسل ما شک فیہ ثم یستعمل۔ (ابن آیۃ المجوس)

دلیلوں قد تجسست بحلات المیۃ فاھل الکتاب لکی الملک باعتبار انھم لا یتدینون بالجتناب الجھا نصا و بالجتناب بعضھم یطیبون فیھا الخبیث و یصنعون بدیا الخل و غیر ذلک الثالث: ما اطلق ابو داؤد والطبرانی عن جابر کنا نغزو مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فنصیب الغنم الطیب فنقتنع ھا و لا یعیب ذالک علیہ الحافظ ابی داؤد فی روایۃ الثالث و اکل فیھا فنغسلھا و نا کل فیھا

ہاں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کھانا بے احتیاطی سے پکایا گیا ہے یا اس میں کم خنزیر یا اور کوئی حرام نجس چیز ملی ہوئی ہے تو البتہ اس حالت میں پرہیز ضروری ہے۔ بہر حال اہل کتاب یا ہنود یا مجوس یا مشرکین سب کا حکم ایک ہی ہے جسکے یہاں بے احتیاطی ہو وہاں پرہیز لازم ہے خواہ اہل کتاب ہو یا مشرک ہندو یا کوئی اور جو احتیاط رکھتا ہے اُس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہندو یا مشرک جو چھوت مشرب یا ہندو ہو جیکے ان سے کھانے پینے کا احتراز نہیں ہے کیونکہ یہ عقیدت کی ناپاکی ان کے قلوب میں ہے نہ ظروف اور کھانوں میں۔ البتہ محبت اور موالات ایک علیحدہ چیز ہے جس سے صراحتاً ممانعت کیگئی ہے واللہ اعلم!

(عبد السلام مبارکپوری عفی عنہ از مبارکپور)

جواب اکرہ علیہ نمبر ۵ مورخہ ۹ ربیع الاول

بابت حدیث

فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم

حدیث مذکورہ بالا میں حضور اقدس روحی فداہ صلعم نے عالم کی کمال فضیلت کے اظہار اور سامعین کے ذہن نشین کرنے کے لئے کفضلی علی احدکم مثالاً و تشبیہاً ارشاد فرمایا۔ تا کہ عالم کی بے انتہا فضیلت معلوم ہو۔ اس سے بہتر کوئی اور مثالیہ اظہار کمال فضیلت کے لئے ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

مشابہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ اور کلیہ ضروری نہیں بلکہ وجہ مشابہت اور مماثلت کافی ہوتی ہے جیسے زید کالاسد یہاں پر صرف مماثلت فی الشجاعت مقصد ہے۔ اسی طرح حدیث مذکور میں صرف اظہار نفس فضیلت منظور ہے کما لا یخفی علی العلماء الحاذق بالبیان۔ اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں زیر ترجمہ حدیث مذکور فرماتے ہیں:۔

خیال باید کرد کہ ایں چہ مبالغہ بہت۔ اقل فضل آں حضرت صلعم بر انبیاء مرسلین بہت خصوصاً بر صحابہ خصوصاً بر آنکہ از ہمہ ادنے بہت و تیں معلوم بہوا کہ حضور اقدس نے صرف اظہار کمال فضیلت کے لئے مبالغۃً مثالاً کفضلی علی ادنکم ارشاد فرمایا ہے فقط والسلام

(خاکسار ابو الیاء سجاد حسین بادنی متیم مین پوری)

جواب اکرہ علیہ نمبر ۶ مورخہ ۹ ربیع الاول

بابت آیت

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا

خاکسار کے نزدیک آیت مذکورہ میں حَرَّمَ بمعنے اَوْجَبَ ہے پس اس صورت میں آیت کے معنی بالکل صاف ہو جاتے ہیں اور کسی قسم کا کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔ اور مذاس صورت میں اس لفظ کی کوئی ضرورت رہتی ہے کہ لفظ مَا الدّآن پر کوئی بحث کیجائے بلکہ ان دونوں کو علے اَوّل المفسرین جس طرح چاہو رکھو مگر حَرَّمَ کو بمعنے اَوْجَبَ یا اَوْجَبَ قرار دینے میں آیت کے معنے بالکل بے تکلف ہو جاتے ہیں۔ یعنی اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ آؤ میں تمکو وہ باتیں پڑھکر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تمپر لازم یا واجب کی ہیں (وہ یہ ہیں) کہ کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ الخ

اور اہل لغت نے بھی حَرَّمَ کے معنے وَجَبَ کے لکھے ہیں۔ چنانچہ صاحب صراح نے لکھا ہے:۔

" قال الکسائی معناہ وَجَبَ۔ یعنی کسائی نے کہا کہ حَرَّمَ کے معنے واجب کے ہیں "

پس اس صورت میں کوئی وقت نہیں رہتی اور آیت کے معنے بالکل واضح اور صاف ہو جاتے ہیں فقط۔ والسلام۔

(خاکسار ابو الیاء سجاد حسین)

بادنی متیم مین پوری۔

الہامی کتاب - دیدار قرآن کے اہتمام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مکمل پہ بحث قیمت ۲ر (پیشگی)

ایک عجیب قادیانی مناظر

حسن اتفاق سے خاکسار کو ایک خانگی کام کے لئے سرگودہا میں جانا پڑا۔ اور فراغت اپنے کام کے سرگودہا سے جب رخصت ہو کر اڈہ خرید ٹکٹ لیکر ۹ بجے کی گاڑی میں سوار ہوا۔ جس کمرہ کے درجہ میں خاکسار سوار ہوا۔ اُسی کمرہ میں ایک اور صاحب علیحدہ بیٹھے تھے۔ پردہ سرائی اسٹیشن سرگودہا پر آکر ٹکٹ لیکر ۹ بجے کی گاڑی میں سوار ہوا۔ جس کمرہ میں ایک اور صاحب علیحدہ بیٹھے تھے۔ پردہ سرائی جلو آدمی ہمارے اور گرد و نشین بیٹھے تھے۔ پردہ سرائی صاحب کہنے لگا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے خود ہاتھ اہلحدیث میں لکھا تھا کہ مرزا مردے کی رسی دراز ہوتی ہے اس تحریر کے موجب مولوی ثناء اللہ کا جو تیر تیر تھا اب آپ خود وزن کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر آپ یہ ثابت کر دیں کہ مولانا صاحب نے اخبار اہلحدیث میں لکھا ہے تو بیعت مرزا صاحب کی فی الفور کر لونگا اُس نے کہا کہ آپ اخبار اہل حدیث اُن سے منگا کر دیکھ کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ عرصہ سے میں اخبار کا خریدار ہوں۔ پھر دوبارہ منگانے سے کیا فائدہ ہمارے پاس اہلحدیث کے ڈائل بہت مدت کے موجود ہیں۔ پھر وہ صاحب کہنے لگے کہ ہمارے ہاں ایک پاکٹ احمدیہ چھپی ہوئی ہے اُس میں صاف لکھا ہے کہ فلاں تاریخ کے اہلحدیث میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا تھا میں نے مبلغ پانچ روپے کھول کر سامنے رکھدئے اور کہا کہ اگر آپ اس امر کے متعلق بہ لفظہ اخبار اہلحدیث کے کسی پرچہ میں دکھلا دیویں کہ مرزا مردے کی رسی دراز ہوتی ہے تو یہ روپے آپ کو انعام دیتا ہوں۔ آپ وعدہ کر دالی محنت میں یہ انعام حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ یہ ثابت کر دیویں کہ مولانا صاحب نے اپنے عقیدہ باطلہ سے توبہ کر کے بذریعہ اخبار اہلحدیث مشتہر کر دیویں کہ میں نے رجوع کر لیا ہے یہ سُنکر سواری کے تمام اشخاص نے واہ واہ کا آوازہ کیا۔ مرزائی صاحب پھر ارشاد فرمانے لگے کہ ہمارے ساتھ موضع بہلوال میں آئیں ہماری جماعت کے یہاں چند اخبار ہیں اور وہاں سے پاکٹ احمدیہ بھی مل سکیگی۔ وہاں چل کر ملاحظہ کر لیویں۔ میں نے کہا کہ گو میں نے تحصیل ڈنگہ ضلع جہلم کا ہوں اور میری کوٹ میں آپ کی جماعت کے بیرو صاحب ایڈیٹر الحق دہلوی نے تحسین سو روپیہ نقد بھی نذر کیا۔ جو شہر لدھیانہ میں عطا فرمایا تھا۔ کیا مرزا صاحب کی بیعت کے لئے کوئی عالم تیار ہو سکتا ہے؟ ایسے مسیح موعود کو دُور سے سلام ہے۔ اسبات پر جو عوام الناس قہقہہ لگا کر ہنسے وہ بیان کرنا فضول ہے کیونکہ ہماری اس گفتگو کے وقت گاڑی کے کمرہ کے جملہ آدمی ہمارے اور گرد و نشین بیٹھے تھے۔ پردہ سرائی صاحب کہنے لگا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے خود ہاتھ اہلحدیث میں لکھا تھا کہ مرزا مردے کی رسی دراز ہوتی ہے اس تحریر کے موجب مولوی ثناء اللہ کا جو تیر تیر تھا اب آپ خود وزن کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ

فتاوے

س نمبر ۱۲۹ - عینی عورت مرد کو چھو سکتی ہے یا نہیں۔ (خاکسار حسن خان سوداگر خریدار ۵۷۵ جالندھر ضلع مونگیر)

ج نمبر ۱۲۹ - اس کے منع کی کوئی بات حدیث میں نظر سے نہیں گذری اس لئے جائز ہے۔

س نمبر ۱۳۰ - مردہ کو غسل دینے والے پر غسل واجب ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۰ - ایک روایت ہے کہ غسل دینے والا غسل کرے۔ علماء نے کہا ہے غسال کو غسل کا حکم استحبابی ہے واجب نہیں۔

س نمبر ۱۳۱ - جو حدیث میں آیا ہے کہ کبھی نبی قضا کرتا ہے تو شوہر اس کا غسل دے اور شوہر جاتا رہا تو بی بی اس کو غسل دے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی بی بی کو غسل دیا ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۱ - اس حضرت نے بیوی کو فرمایا تھا۔ اگر تو مجھ سے پہلے مرے گی تو میں تجھے غسل دوں گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔ حدیث کا مطلب حکم نہیں بلکہ جواز ہے۔

س نمبر ۱۳۲ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل کس نے دیا تھا؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۲ - حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے غسل دیا تھا۔

س نمبر ۱۳۳ - نماز میں سورۃ الہیکم کے بجائے سورت کی جگہ آیت الکرسی پڑھ سکتے ہیں یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۳ - آیت الکرسی پڑھ سکتا ہے فاقرءوا ما تیسر من القرآن

س نمبر ۱۳۴ - ایک آدمی کارخانہ ریلوے میں نوکر ہے جس کو ۱۲ گھنٹہ روزانہ کام کرنا پڑتا ہے اور ظہر کی نماز پڑھنے کی فرصت نہیں ملتی۔ اب نماز پڑھنے سے معذور ہے اور نوکری چھوڑ نہیں سکتا (ایضاً)

(اکبر حسن خان سوداگر خریدار ۵۷۵ جالندھر ضلع مونگیر)

ج نمبر ۱۳۴ - عصر اور ظہر جمع کر کے پڑھ لیا کرے (از مرد داخل غرباء فنڈ)

س نمبر ۱۳۵ - زید کہتا ہے کہ نماز مغرب کا وقت اس قدر نازک و تنگ ہے کہ اذان یا اقامہ کہنے سے بعد بالکل ہی زائل ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد اگر کوئی نماز پڑھے تو وہ قضا سمجھی جائیگی اداء نہ ہوگی اور اس پر بخاری و مسلم کی وہ حدیثیں پیش کرتا ہے کہ جس میں بجز اس کے کہ آں حضرت صلعم نماز مغرب اس وقت پڑھتے کہ جب فراغت نماز لوگ کھوئے ہوئے دیکھ سکتے تھے اور کوئی ثبوت نہیں بتاتا اور عمر کہتا ہے نہیں۔ وقت مغرب تا بقدر ۵ رکعت باقی رہتا ہے۔ وجہ کیا ہے کہ ہمیں ہر نماز کا ابتدائی اور انتہائی وقت بتلایا جاتا ہے اور مغرب میں ۵ رکعت یا ۱۰ منٹ یہ بھی تو آغاز وقت عشاء ہونا چاہیئے صاحب بخاری و مسلم نے فضل ابتدائی وقت کی حدیثوں پر اکتفا فرمایا ہے۔ یا یوں کہئے کہ امام صاحب کو اسکے علاوہ اور حدیث ہی نہیں ملی۔ علاوہ بریں امام صاحب کی حدیث سے یہی صاف واضح ہو رہا ہے کہ آنحضرت نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو وصل فرمایا ہے کمالت سفر اور حضر میں پھر جب ظہر اور مغرب اپنے مابعد عصر اور عشاء میں بحالت وصل ایک سمجھے گئے تو پھر کون سی کنہ وصفت درمیان میں حائل ہے کہ ظہر اور مغرب کو صفت واحد سے مستثنے کرتی ہے؟ ہمارے پیشوایان اسلام بہ ثبوت حدیث صحیح اس کا تصفیہ فرماویں۔ (حافظ محبوب الرحمن چنار وی)

ج نمبر ۱۳۵ - تجر کا قول صحیح ہے مثلوں کا حساب بعد زمانہ رسالت کے ہوا ہے اس حساب پر شرعی احکام کیسے مبنی ہو سکتے ہیں۔ شرعی احکام سب قدرتی اوقات پر ہیں۔ مغرب کا وقت تا غروب شفق حدیثوں میں آیا ہے۔ ان علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ شفق سے مراد سرخی ہے یا سفیدی۔ حنفیہ سفید کہتے ہیں دیگر علماء سرخی کہتے ہیں یہ اس کا فیصلہ آسمان میں لغت مغرب موجود ہے۔ اس میں شفق کے معنے سرخی کے ہیں۔

س نمبر ۱۳۶ - جہری نمازوں میں مستورات پردہ نشین قرأت بالجہر پڑھ سکتی ہیں یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۶ - احکام شرعیہ میں سب امت مساوی ہے تاوقتیکہ تخصیص کسی صفت یا فرد کی ثابت نہ ہو عورتوں کے حق میں ایسا کرنے کی ممانعت نہیں پتہ لگا سکتی ہیں۔

س نمبر ۱۳۷ - حدیثوں میں تین قسم کے انسان سب سے زیادہ معزز کس کتاب کو مانا ہے؟ (حافظ عبدالحسن چناوی سنان نمبر ۴ گلی نمبر ۵ نزد عید گاہ بلیش تیار کو مرچنٹ رنگون (برما)

ج نمبر ۱۳۷ - صحیح بخاری اور مسلم کو۔ (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۸ - ہمارے علاقہ میں ہم غریب لوگ اکثر مچھلی کا شکار بذریعہ کھوبوں اور مینڈک کے کرتے ہیں۔ حال میں ایک مفتی سے معلوم ہوا کہ مفتی صاحب نے حدیث مسلم شریف کو دلیل سے اس طرح کے شکار سے منع فرمایا ہے۔

مسلم شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال کلا تخذوا شیئا فیہ الروح غرضا"

یعنی جس چیز میں جان ہو اس کو نشانہ مت بناؤ، چونکہ کھوبوں اور مینڈک کو مچھلی کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس لئے منع ہے۔

(خاکسار عبدالصمد خریدار ۱۷۸۵)

ج نمبر ۱۳۸ - حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ زندہ جانور کو کسی خاص مقام پر کھڑا کر کے نشانہ بازی نہ کرو جیسے چاند ماری میں ایک نشان پر نشانہ مارتے ہیں۔ مینڈک یا کچھوے تو ایسے نہیں کئے جاتے بلکہ مردہ مینڈک کا گوشت کانٹے سے لگا کر مچھلی پکڑتے ہیں یہ حدیث کے مضمون میں داخل نہیں لہٰذا جائز ہے۔

(۳ پائی داخل غریب فنڈ)

متفرقات

درخواست دعا رحمت شاہ و فدہ مولوی کرم الٰہی مرحوم ساکن کرپال ضلع گجرات ایک لمبی تحریر میں بخدمت اہل اسلام عموماً اور مولوی محمد علیہ صاحب واعظ، مولوی عنایت علی صاحب، مولوی چراغ الدین صاحب، مولوی عبدالعزیز صاحب کلو میاں سنگھ مولوی محمد الدین صاحب مکتبری خصوصاً درخواست کرتا ہے کہ میرے خسر برادر محمد مراد بیگ، صاحب سے میری صفائی کرا دیں۔ میں ہر قسم کے شرعی گناہ سے تائب ہوتا ہوں۔ امید ہے موصوفین خصوصاً بحکم اَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ توجہ فرماویں گے۔

انجمن اسلامیہ مچھلی شہر ضلع جون پور کا سالانہ جلسہ ۱۰ مارچ میں ہوا تھا جس میں بڑے بڑے فاضل مقرر تشریف فرما تھے۔ جناب مولینا غلام رسول صاحب، مولانا ابراہیم صاحب، غازی محمود صاحب بی اے (دھرمیال) خواجہ کمال الدین صاحب، مولوی ابوبکر صاحب جونپوری، مولوی نور محمد صاحب امرتسری وغیرہ نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ مچھلی شہر کے معزز رئیس سید محمد نوح صاحب نے ایک قابل قدر نظم پڑھی۔ مولینا غلام رسول صاحب کی کوشش سے مذہبی باتوں کے دو گروہوں میں بہت پرانی مخالفت کی مصالحت ہو گئی۔ نیز مولانا صاحب سے سماں انوں کی ایک تجارتی کمپنی کی بنیاد بھی رکھی۔ (مبلغ سلامیہ بھی مولانا صاحب ہی کی بنیاد رکھی ہوئی ہے۔ ایڈیٹر) مولانا موصوف اپنے ان دونوں یوروں کی طرف خیال رکھیں گے۔ (مختصر از ۔۔۔ ایم احمد انصاری مچھلی شہر)

درخواست اخبار جن غریب آدمیوں کو کوئی صاحب فی سبیل اللہ اخبار اہلحدیث جاری فرماویں از احمد علی طالب علم مدرسہ اسلامیہ ریلوے ڈاکخانہ رامپور ہٹر ضلع مظفر نگر

المسلم میں عنایت میرے ماہواری رسالہ المسلم کی قیمت ہیچ ہے۔ جناب ڈاکٹر لطیف احمد خان صاحب چیف میڈیکل آفیسر نابھہ نے عندیہ روپیہ امداد فرمائے ہیں اس لئے ۲۰ جدید خریداروں کو ایک ایک روپیہ تخفیف کر کے بقایا سالانہ پر جاری ہو سکیگا (غازی محمود بی اے (دھرمیال) ایڈیٹر المسلم لودیانہ)

قبول اسلام باہر شادی محل عیسائی مع اپنی اہلیہ اور بچوں کے مشرف باسلام ہوئے اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔

(محمد علی مدرس اول اڈہ چک ۴۵ ضلع لائلپور)

یاد رفتگاں بھائی شیخ انور علی بعارضہ برادر اصغر ۔۔۔۔۔ برادر نوت ہو گئے۔ ۔۔۔۔۔

۔۔۔ میرے ماموں حاجی نور محمد ساکن کڑاد دوآبہ ضلع ہوشیارپور پرانے اہلحدیث تھے فوت ہو گئے۔

(محمد علی زیریجہ ضلع ہوشیارپور)

علماء کرام سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب اور دعا مغفرت کریں (قاسم عبدالغنی از موضع رجوعہ ڈاک خانہ جندل ضلع رہتک)

علماء و طلباء کو خوشخبری

چند عربی کتابیں مفت

اکثر احباب کو مولانا وحید الزمان صاحب مرحوم کی کتاب هدیة المهدی کے کل حصص کی خواہش رہتی اور ان کے خطوط کتاب مذکور کی طلب میں آتے رہتے اُن کو مطلع کرتا ہوں کہ دوانا صدوح نے ہدیۃ المہدی کے کل حصے علماء و طلباء کو مفت تقسیم کرنے کے لئے ڈاک کرائے پاس بھیجے ہیں۔ اس لئے شائقین جلد درخواست بھیجیں اور ساتھ ہی محصول کے لئے حسب تفصیل ٹکٹ بھی بھیجیں ورنہ لاکھٹ (پیرنگ یا ویلیو) کتاب نہیں بھیجی جائیگی۔

واضح ہو کہ ہدیۃ المہدی حصہ اول و دوم و سوم و چہارم و پنجم سب ۱۰ المشرب الوردی ۱۰ ان پانچوں حصوں کے لئے ۱۰ رکا ٹکٹ جدے اور ہر کتاب کیلئے علیحدہ ۱۰ رکا؛ اسی حساب سے چندسطروں کے لئے ٹکٹ آنا چاہئے۔ ان کے ہمراہ رسالہ عدۃ الرفیق و رسالہ الاصحاب بھی مفت دیئے جائینگے

پتہ یہ ہے:۔

(مولوی) محمد ابوالقاسم مالک سعید المطابع پرنٹرس محلہ وارہ نگر شہر بنارس)

مفت رسالہ حکم الکتاب فی ضم تمیمی و ابی الکتاب علی القیاس دو دلوں کے لئے ۲ رمحصول ڈاک آنے پر مفت (محمد لدھیانوی حافظ قادر بخش چاہ خلیل ڈاک خانہ شجاع آباد ضلع ملتان)

الانصاف مفت الانصاف فی حل الکتاب مفت فی یوم ۲ پائی کا ٹکٹ بھیجیں۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

ایک سوال بابت قیام در میلاد

از حضرت مولوی نور الدین احمد صاحب ساکن سرمہ ضلع قصور

بلاکم اس عربی عبارت کے سمجھنے سے قاصر ہوں ذاکر مجیب سوالوں کا اس کے لیے مفید اور مرغوب ہے وہ عربی عبارت یہ ہے:۔

ان القیام وسیلة الی السجود للہ والسجود اصل بدلیل ان السجود شرع عبادة بذاتہ القیام کالی سجدة التلاوة والقیام لغیرہ شرع عبادة وصلاة وقالت الاشاعرة لان السجود غایة الخضوع وهو حق لہ تعالیٰ بخلاف القیام (نفحۃ المسک علی ۱۲۶ سطر ۲۰ و نور الانوار صفحہ ۶۰ ابوالعید محمد عبدالحمید امام مسجد الحرام مکہ معظمہ دیگر کاوں نیز کا)

درخواست دعا ہماری ہمشیرہ صاحبہ مدت سے بیمار ہیں اطباء نے سخت جواب دیدیا ہے احباب کو دعا صحت کاملہ کے لئے توجہ فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی

والسلام (اصغر علی ۱۰ اپریل (المشتاق ۔۔۔ اخ مذکور)

انتخاب الاخبار

جرمنی کے متعلق نہایت اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے۔ کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲۲ سے ۲۸ یا ۲۹ تک تو خبر پہنچ چکی ہیں۔ ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

حال میں ایک جدید قانون حفاظت ہند کے لئے بنا ہے۔ جو شخص اس پر عامل ہوگا

(۱) مخالف سلطنت سے تعلق رکھنے والے۔

(۲) فوج کو روکنے والے

(۳) غلط خبریں مشہور کرنے والے

ایسے لوگوں کے مقدمات کے لئے تین کمشنر مقرر ہوں گے جن کے فیصلے کی اپیل نہ ہوگی۔

انگریزی۔ اور فرانسیسی جنگی جہازوں نے دردانیال کے قلعوں پر سخت حملے کئے۔

ان حملوں میں ایک فرانسیسی اور دو انگریزی جہاز غرق ہو گئے۔ اور ایک جہاز قابل مرمت ہو گیا

مغروق جہازوں کے نام یہ ہیں۔ بوٹ۔ ایڈ سبل شپ۔ اور قابل مرمت کا نام گولیتھ۔

بلجیم میں برابر جنگ سرگرمی سے جاری ہے۔ جرمن ان جہازوں سے کام لے رہے ہیں

فرانسیسی جہازوں کا تمام علاقہ جرمنی کے قبضہ میں پہنچ چکا تھا۔ فرانسیسی جہاز غرق ہو گیا۔ انگریزی جہازوں کے تمام آدمی بچا لئے گئے۔

انگریزی فرانسیسی جنگی جہازوں نے صرف ایک ان میں قلعوں پر حملہ کر کے چھوڑ دیئے۔

مغروق اور ناکارہ شدہ جہازوں کی جگہ پر کرنے کے لئے جہازات کا میں اسپلیک۔ ایجل۔ انگریزی بیڑی۔ اور ہنری کا نام لکھے گئے ہیں

اس کے بعد جو کہ سنہ میں سخت طوفان پیدا ہو گیا۔ اس سے دردانیلیں کی جنگی کارروائیاں ملتوی ہو گئیں۔ اطلاع ملی ہے کہ ترک سرحد پر سخت نقصان کو برداشت کر رہے ہیں۔ اور بہت سے قلعوں کو خالی کر رہے ہیں

انگریزی۔ اور فرانسیسی جہازوں نے ایک اور حملہ کیا۔ اور ۲ قلعوں کو تباہ کر دیا۔

سات جرمن جنگی جہازوں سے گولہ باری کی گئی۔ ہوائی جنگ میں صرف دو معرکے قابل ذکر ہیں۔ (۱) جرمن ہوائی جہازوں نے بیرس میں بم پھینکے۔ (۲) انگریزی ہوائی جہازوں نے زیبرگ میں آبدوز کشتیوں کے کارخانوں پر بم پھینکے جن سے دو آبدوز کشتیاں جل گئیں۔ اور جرمن کو سخت نقصان پہنچا۔

قاہرہ کی سرکار ہی سرکاری سے مظہر ہے۔ ایکسپرا ترکی فوج انگریز کی چوکی کے قریب نہر سویز کے مقابل پہنچ گئی جنگ شروع کر دیا گیا۔

آسٹریا کے مشہور قلعہ بند شہر پرزمسل کو چار ماہ کے محاصرہ کے بعد آسٹریا کی فوجوں نے فتح کر لیا۔

وینس (اٹلی) کا ہوا مظہر ہے۔ آسٹریا ہنگری کی ۱۲ کمپنیوں سے جو اطالوی النسل تھے۔ اپنے افسروں کے خلاف سخت مظاہرے کئے۔ اپنے افسروں کے خلاف سخت نعرے لگائے۔

پیٹروگریڈ (دارالخلافہ روس) میں پرزمسل کی تسخیر پر بڑی خوشی منائی گئی

واشنگٹن (امریکہ) آسٹریا کی اطلاع مظہر ہے کہ پرزمسل کی فوج نے دشمن کے ساٹھ ہزار سپاہی ہتھیار ڈالے جبکہ تمام ذخائر ختم ہو چکے تھے۔

شہر کو سپاہیوں کے حوالے کرنے سے پیشتر آسٹریا نے سارے قلعوں۔ توپوں۔ گولہ بارود وغیرہ کو تباہ کر دیا تھا۔

پرزمسل کی تسخیر سے بقول آسٹرین کمانڈر جنگ کی عام حالت پر کچھ اثر نہیں پڑیگا۔

پرزمسل کی تسخیر سے جو روسی فوج فارغ ہو چکی ہے۔ جرمن جنگ کے خیال ہے کہ وہ اب کراکو کی طرف بھیجی جائیگی۔

پیٹروگراڈ (روس) کا تار مظہر ہے۔ کہ جرمنوں نے کوسنی پر نیٹن میں ۲۰ ہزار روسی سپاہیوں کو قتل کر دیا۔ اور تقریباً ۱۰ ہزار روسی سپاہیوں کو قیدی بنا لیا۔ اور دوسرے مقامات سے بھی بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔

جرمن اور آسٹروی سفراء متعینہ اٹلی نے اپنے اپنے ملک کے باشندوں کو اطلاع دی ہے کہ وہ فوراً اٹلی سے روانہ ہو جائیں۔

باوجود اس اطلاع کے بہت سے جرمن اٹلی میں جرمنی سے تازہ وارد ہو رہے ہیں۔ اٹلی کی پولیس انہیں جاسوس سمجھ کر ان کی نگرانی کر رہی ہے

آسٹریا بھی اٹلی کی سرحد پر بسرعت تمام فوجیں جمع کر رہا ہے۔

بقول نامہ نگار پاتیر سمو کہ نیو جیل میں جہاں انگریزی فوجوں نے جرمنوں کو سخت شکست دی تھی۔ باقی ماندہ انگریزی افسروں کا نقصان ہوا۔

مغربی میدان جنگ میں انگریزی فرانسیسی فوجوں نے معقول ترقی کی اور جرمنوں کے بہت سے حملوں کو مسترد کر دیا۔

جرمن ہیڈ کوارٹر میں جرمنوں کی ایک جنگی کونسل منعقد ہوئی جس میں قیصر۔ جنرل وان فالکین ہین۔ ولیعہد جرمنی۔ ولیعہد بویریا اور دوسرے جرمن کمانڈر بھی موجود تھے۔

حقوق الملک بحضور محمد اجمل خاں صاحب رئیس دہلی کو سفید دلیسر سے اظہار وجد کا تار تہنیت بسند فرمایا ہے۔

دولاکھ کا عطیہ۔ مہاراجہ صاحب الور نے بنارس ہندو یونیورسٹی کے سررشتہ کے کونسل میں پیش ہونے پر معارف یونیورسٹی کے لئے ۲ لاکھ روپے کا گراں قدر عطیہ دیا ہے۔

دعائیں۔ بابو جے کے حکم کے مطابق تمام روس کیتھولک گرجوں میں اس جنگ اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں جنگ کے خاتمہ کی خاطر کے لئے دعائیں مانگی جا رہی ہیں۔ یہ دعائیں اسی نوعیت کی ہیں جیسی کہ ۷۔ فروری کو یورپ کے روسن کیتھولک گرجوں میں مانگی گئی تھیں۔

پرنسپل ہیڈ مولوی کالج لاہور نے ۹۵ مڈل طلباء سکول کیلئے سکے تیار کیا۔ کہ وہ ۱۵ مارچ تک طلباء واپس دے جاویں گے۔ ورنہ ڈبل سی ہوگی۔

موہیائی ۱۸/۵۲

یہ موہیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جو بان یرقانی اور وجع سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشتا ہے کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

قیمت فی چھٹانک ۲ آنے آدھ پاؤ ۱ روپیہ پتہ محصول ڈاک وغیرہ علیحدہ۔ غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب الحاج حکیم عبدالسلام صاحب بیدک پور ضلع منٹگمری سے تحریر فرماتے ہیں آپ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ابھی ایک چھٹانک موہیائی بھیجنے کا لکھا تھا۔ مگر افسوس کہ اسی اثنا میں ایک خاتون جس کیلئے موہیائی منگوائی تھی بیمار ہو گئیں۔ جن کا بدن نہایت نحیف ہو گیا تھا۔ بدن میں خون بہت کم تھا۔ جس سے کئی عوارض پیدا ہو گئے تھے۔ مادر کئی نسوانی بیماریاں آکر پھیلے ہوئے تھیں۔ اس کے استعمال سے الحمدللہ فائدہ ہوا۔ انہوں نے اپنی ایک اور ہمسائی کو موہیائی دی اسکو بھی فائدہ ہوا۔ اب انکی فرمائش ہے کہ تین چھٹانک موہیائی کی تین بوتلیں اور بھیجو دیں۔ والسلام (۲۰ مارچ ۱۵ء)

جناب محمد عبدالرحمٰن صاحب پوسٹ ماسٹر ضلع ہوشیار پور کوٹلی بنگال سے لکھتے ہیں موہیائی آدھ پاؤ بھیجدیں۔ ایک مرتبہ آچکی ہے جسکو بڑا فائدہ ہوتا ہے (۲۲ مارچ ۱۵ء)

جناب منشی عبدالہدایت فتح دین صاحب سوہنی لکھتے ہیں کہ میرا ایک ماموں جو بہت بیمار تھا آپکی موہیائی سے اچھا ہو گیا۔ تین ڈبیہ اور بھیجو۔ (۲۴ مارچ ۱۵ء)

ملنے کا پتہ پروپرائٹر وی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

سستی اور مفید کتابیں ۱۸/۵۲

تحفۃ النساء یہ مستند مستند خاتون ڈاکٹر کی تصنیف۔ اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کی وجہ سے حضرت لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب سے منظور و مقبول شدہ۔ اسمیں عورتوں کے جملہ امراض۔ قیافہ شناسی۔ شکایات حیض و نفاس۔ حمل و اسقاط۔ اطفال۔ ولادت وغیرہ کے اسباب و علامات اور بچوں کے متعلق جملہ تکالیف کے اسباب و علامات اور ان کے علاج سفید ہدایات۔ مجرب نسخہ جات و ترکیب بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔ اصلی قیمت عطفر رعایتی صرف ۱۰

لیکچرار واعظوں۔ مقرروں۔ اپدیشکوں کے لئے اسکا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ لیکچر میں تکا ٹوٹ کے اسباب اور اسکا پیدا کرنے کے ڈھنگ لیکچرار کی مشکلات کا ذکر اور لیکچر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع مذکور ہیں۔ اصلی قیمت ۱ رعایتی صرف ۱۰

تجربات درمن اس کتاب کے نسخوں سے روپیہ پیدا کرنے کی بابت اس کتاب کے نسخوں سے مستفید ہونا بہتر ہے۔ اس میں ہر قسم کے صابون بنانے طلائے۔ بال اڈانے کا عرق۔ خوشبو۔ صابون۔ اور بالوں کے بڑھانے کا تیل وغیرہ ضروری نسخوں کے علاوہ رنگ کی مختلف کارآمد صنعتوں کا ذکر ہے۔ اصلی قیمت ۱ رعایتی صرف ۸

چشمہ حیات جلن۔ خونی بواسیر۔ احتلام۔ نامردی اور جوانی کی غلطیوں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں انکی قدیم و جدید تحقیقات بسباب و علامات اور ان کا علاج شفید ہدایات و مجربات۔ اصلی قیمت عطفر رعایتی صرف ۶

دنیائے اسلام اور عیسائیت اسلام نے کس طرح یکہزار سال تک سیاسیات اور علوم فنون کی دنیا میں رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پرآشوب مصائب میں مبتلا ہے۔ ان کا ذکر اور علاج ۶

علم طب کا خزانہ طب اور ڈاکٹری کے بہت سے جدید اور چوٹی کے مسایل اور مجربات درج کئے گئے ہیں نادیدہ ۶

تذکرہ نسوان ہند ہندوستان کی متعدد مشہور ہندو دیویوں کی ایک پتیورتا عورت کے تاجدید حالات اصلی قیمت ۱۲ رعایتی

ترکی کی مسلمان عورتیں ترکی۔ ملکانہ کی ہر قوم مسلمان عیسائی اور ہندو عورتوں کے رسم و رواج اور تاجدید حالات اصلی قیمت ۱۲ رعایتی

ملنے کا پتہ **منشی مولا بخش کشتہ امرتسر** ڈاکخانہ کھیکاں

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین ہر سہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین کھولے ڈاک آنے پر واپس ہو چکینگے۔

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

نمبر ۲۳ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست	سالانہ	۱۰ روپے
رؤسا و جاگیرداران	”	۸ روپے
عام خریداران سے	”	۶ روپے
”	ششماہی	۳ روپے
ممالک غیر سے	سالانہ	۵ شلنگ ۲ پنس
”	ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت واسطے اخبار بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۹ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

مذاکرہ علمیہ نمبر ۸ (بابت مسئلہ اجماع)	۱
مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ سیتامڑھی میں	۶
ایک سوال کا جواب	۶
فرائض اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث	۷
قادیانی مشن (نبوت کے بارے میں ہمارا مذہب)	۸
قرآن شریف کی جامع تعلیم	۹
وہابی کسے کہتے ہیں؟	۱۰
لفیف انوار مجمع وجغرافیہ دید	۱۱
متفرقات	۱۳
انتخاب الاخبار	۱۴
اشتہارات	۱۵
اشتہارات	۱۶

مذاکرہ علمیہ نمبر ۸

بابت مسئلہ اجماع

مورخہ ۲۳ جمادی الاول

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

یہ مذاکرہ بہت سی تحقیقات کا سرچشمہ ہے۔ خصوصاً حنفیہ اور اہلحدیث کے مابین بہت سے اختلافی مسائل کا فیصلہ کن۔ اس لئے علماء کو اس میں کافی حصہ لینا چاہئے۔ اگر کوئی صاحب اس مذاکرہ میں حصہ نہ لینگے اور بعد میں اس مسئلہ کے متعلق شکایت کرینگے تو اس کی شکایت بیجا ہوگی۔ خطرہ ہے صاحب عقل اس کو یہ نہ کہیں

؎ دو چیز تمو عقل ست دم فرو بستن
بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل حجج الکتاب والسنۃ وسائل مہتدی بہا الی المسائل والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد صاحب الشفاعۃ والشمائل والمبعوث بأوضح البراہین والدلائل وعلی آلہ واصحابہ المعلوم الفضل الی القبائل فمذہبہم المروی ومرسومہم المتوائل۔

امابعد۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار اور اس کی توحید کا اعتراف عقل و فطرت سے ہو سکتا ہے بلکہ قرآن مجید میں جا بجا اسی سے منکرین پر حجت پوری کی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (ذاریات پ ۲۶)	یقین کرنے والوں کیلئے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تمہارے اندر بھی۔ تو کیا تم دیکھتے نہیں؟

لیکن خدا تعالیٰ کی صفات کمال اور اس کی عبادت

گلزار احمدی۔ مدارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کیلئے مفید ہے قیمت عمدہ ہر جلد للہ رعایتی ہے پتہ منیجر

کا طریق حواس سے منظور ہو تو یہ اس سے مفر نہیں کر سکتے اس لئے ضرور ہے کہ ان امور کی تعلیم خاص خدا وند کریم کی طرف سے ہو۔ اسی سے رسالت کے واسطہ کی ضرورت پڑیگی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم و حکمت سے کسی فرد خاص کو منتخب کرتا ہے جس پر بذریعہ وحی اپنی رضا کا رستہ کھولتا ہے اور ان کے قلوب کو نور علم و یقین سے معمور اور معرفت حق سے بھرپور کرتا ہے اور ان کو عالم خلائق کی رہبری کے لئے مقرر کرتا ہے۔ اُن کے علمی و عملی قویٰ میں اعتدال و توسط پیدا کرتا ہے۔ اور اُن کو قوت تمیز غلطی سے بچاتے رکھتا ہے اور اُن کو قول و فعل کی ایسی حفاظت کرتا ہے کہ کسی خطائے اجتہادی وسہو و ترک اولیٰ پر غور، تنبیہ و الحاظ کر دیتا ہے۔ تاکہ اُن کے اقوال و افعال، حرکات و سکنات نظر الٰہی میں مقبول ہو کر امتیوں کے لئے اسوۂ حسنہ بن سکیں۔ اسی جا پر فرمایا:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (احزاب پ۲۱)

خدا کے رسول میں تمہارے اُن لوگوں کے لئے جو خدا اور پچھلے دن سے ڈریں اور خدا کو بہت بہت یاد کریں قابل اقتدا ایک خصلت موجود ہے۔

خدا تعالیٰ کے اس سلوک و اہتمام کا نام عصمت ہے اور یہ خصوص ہے انبیاء علیہم السلام سے۔

خدا تعالیٰ نے کسی غیر نبی کی بابت عصمت کا وعدہ کیا اور نہ ان کے سوائے کوئی دوسرا بشر معصوم بنے۔ ہیں شریعت الٰہی وہی ہے جو اُس نے اپنے رسولوں کی معرفت قائم کی۔ اور اس میں کسی غیر کی شرکت نہیں کبھی بلکہ ہر ایک پر علم ہو یا اُمی، نیک پاک ہو یا عامی حاکم ہو یا محکوم، ان کی اتباع و اطاعت واجب کی ہے چنانچہ فرمایا:۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ (نساء پ۵)

ہمنے ہر رسول کو اسی لئے بھیجا کہ ہمارے حکم سے اس کی اطاعت کیجائے۔

پس اگر ہم اُس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی غیر معصوم کی اطاعت و اتباع ارادی پر اتر آئیں

حتیٰ بھی واجب ہو سکتی ہے کہ وہ خود غیر معصوم ہو اور معلوم و مسلم ہے کہ یہ امر سوائے انبیاء علیہم السلام کے کسی دوسرے کے لئے جائز نہیں۔

تنبیہ ۔ اس مقام پر میں اس امر کو بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب معلوم ہو چکا کہ انفراداً کسی امتی کا قول و فعل بلا شرط حجت شرعی نہیں بلکہ وہ مشروط ہے موافقت کتاب و سنت سے۔ تو اب یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ امتیوں کو یہ منصب نشریع اجتماعاً بھی نہیں مل سکتا۔ کیونکہ عصمت ایک ملکہ ہے جس کی تجزی ممکن نہیں۔ یعنی ایسا نہیں کہ اس کے اجزاء ہوں تو جب ان اجزاء کو جمع کریں تو کل بنجائے بلکہ یہ ایک عطائے الٰہی ہے جو انبیاء سے مخصوص ہے۔ پس امتیوں کے قول و فعل کو اجتماعاً بھی بلا شرط ایسی قوت نہیں پہنچ سکتی کہ ہیں عصمت کا بھروسا ہو جائے۔ بلکہ جس طرح ایک فرد سے غلطی و خطا ممکن ہے اسی طرح دوسرے سے بھی اور پھر تیسرے سے بھی ممکن ہے چنانچہ کشف الاسرار شرح اصول بزدوی میں منکرین حجیت اجماع کی طرف سے ایک یہ دلیل بیان کی ہے:۔

ان انعقاد الاجماع على قول واحد وهو معصوم الخطاء غير متصور لان كل واحد منهم اذا عقل عاقلا او جب العلم وهو تجويز الخطاء ولا يخلو ان يجوز على كل واحد منهم الخطاء او لا يجوز الخطاء على جماعتهم (جلد سوم صفحہ ۱۴۵)

اجماع کا ایسی صورت پر منعقد ہونا کہ اس کے خطا ہونے سے امن متحقق ہو بے دلیل ہے کیونکہ ان (مجتہدین) میں سے ہر ایک کا اعتقاد ایسی چیز پر ہے جس سے وجوباً علم یقینی حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ محتمل خطا بھی ہے۔ اور یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ ہر ایک کے خطا پر ہو سکنے کو تسلیم کر لیا جائے اور ساری جماعت کے خطا پر ہو سکنے کو تسلیم نہ کیا جائے۔

اور حدیث لا تجتمع امتی علی الضلالۃ رتبہ صحت کو نہیں پہنچی کہ ہم اسپر اعتقادی مسائل کی بنا رکھکر اجماع اُمت کو بھی عصمت قرار دے لیں۔

حاصل مطلب یہ کہ خدا تعالیٰ نے ہمپر شریعت میں اُن حضرت صلعم کے بعد کسی امتی کی اتباع بلا شرط و ہر حال واجب نہیں کی و من ادعی فعلیہ البیان

علاوہ بریں بعض منکرین حجیت اجماع کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم کی امت کو کفر و بدعت اور غیر شرع پر جمع نہیں کریگا۔ چنانچہ کشف الاسرار میں لکھا ہے:۔

الخامس حملوه على الضلال في قوله عليه السلام لا تجتمع امتي على الضلالة على الخطاء لو تواتر وان صح فالخطاء عام يمكن حمله على الكفر (صفحہ ۴۱۶ جلد سوم)

(منکرین حجیت اجماع) نے آں حضرت صلعم کے قول لا تجتمع امتی علی الضلالۃ میں ضلالت کو کفر اور بدعت پر محمول کیا ہے اور علی الخطا آں حضرت صلعم سے بالتواتر ثابت نہیں اور اگر صحیح بھی ہو تو یہی خطا عام ہے جس کو کفر پر حمل کرنا جائز ہے۔

حدیث کا یہ محمل جو کشف الاسرار نے ذکر کیا ہے اس خیال سے کہ یہ منکرین حجیت اجماع کا فہم ہے مردود نہیں ہو سکتا جب تک کہ عبارات زبان اور طلاقت قرآن و حدیث سے اس کو باطل ثابت نہ کیا جائے۔ ہر ایک خدا و رسول کے خطاب کا مکلف ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی جواب دہی کے لئے ہر ایک تو اعدو نصوص خدا و رسول کے کلام کو سمجھنے کا حق رکھتا ہے۔

نیز نواب سید صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے جو منکرین حجیت اجماع سے ہیں اس حدیث کا مفہوم ایسا دلچسپ ذکر کیا ہے جس کے ذہن نشین ہو جانے سے اس حدیث سے حجیت اجماع کا استدلال درست نظر نہیں آتا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ علمائے سلف کا برابر ایک روش پر چلے جانا بعد کو مجتہد کے لئے اجتہاد و اختلاف کا دروازہ بند نہیں کر دیتا۔ بلکہ اُس پچھلے مجتہد کا اختلاف کرنا اسی بات کی دلیل ہے کہ امت کا اجماع ایک بات پر نہیں ہوا۔ اور ہم بہت سے مسائل میں دیکھتے ہیں کہ متاخرین نے متقدمین سے اختلاف کیا ہے۔ تفسیر فتح البیان۔ صفحہ ۱۰ ہم ہدایت سادگی و صفائی سے استدلال پر صحیح نہو نا مذکور ہے جس کا مرقاد یہ ہے کہ جس امر پر صلحائے امت کا اجماع ہے وہ ضلالت نہیں۔ ۱۰ اور ہم بھی اسے ضلالت نہیں کہتے اور نہ یہ امر زیر بحث ہے۔ یہ غور امر تو یہ ہے کہ امت کا کسی امر پر مجتمع ہو جانا ہی اُس امر کی حجیت کی دلیل ہے یا اس اجماع کے لئے کسی سند شرعی کی بھی حاجت ہے۔ حق اول میں تو حدیث ساکت ہے اور حق ثانی میں ہماری مراد حاصل۔ پس امر مختلف فیہ میں فریق مستدل کیلئے دلیل نہ بن سکی۔

اُن اصول میں سے جن کے نزدیک اجماع حجت قطعی ہے اُن کی اصل دلیل یہ آیت ہے:۔

وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (نساء پ۵)

جو کوئی مخالفت کرے رسول اللہ کی بعد اس کے کہ اسکے ہدایت واضح ہو چکی ہو اور مومنوں کی راہ کو چھوڑ کر سوا کسی اور راہ کی پیروی کرے تو ہم اُسے اُسی طرف پھیر دینگے جس کی طرف وہ پھرا اور اسے جہنم میں لیجا داخل کرینگے اور وہ بہت بری بازگشت ہے!

متبعین سلف کی بھی بڑی دلیل یہی ہے لیکن بامعان نظر دیکھا جائے تو اس آیت سے ہر دو فریق کا دعوائے قطعی طور پر ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں تو شک نہیں کہ یہ آیت صحابہ کے سامنے اتری اور جس طرح وہ سب سے پہلے سلف امت ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ کسی طرح اس آیت کی تعمیل بھی سب سے پہلے انہی پر واجب ہے۔ پھر اس آیت کا حاصل یہ ہو گا کہ ان کے آپس کے اختلاف کے وقت ہر فریق کو دوسرے کا قول تسلیم کر لینا واجب ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ بھی درست نہیں۔ پس اس آیت کا کوئی ایسا مفہوم مفید لے سکتے جس سے خود صحابہ کے تعامل میں دقت پڑے کیونکہ واقعات سے ثابت ہے کہ اختلاف کیوقت

صحابہ ایک دوسرے کے قول کو بغیر ایسی دلیل کے جو اُن سے بالاتر ہو (جیسے قرآن و حدیث) تسلیم نہیں کرتے تھے۔ یا واجب التسلیم نہیں جانتے تھے کیونکہ وصف صحابیت و سلفیت میں سب برابر ہیں۔ اور اگر مجتہد ہونے کو وجہ ترجیح قرار دیا جائے تو مجتہد اور غیر مجتہد میں تو یہ صورت بنجائیگی (گو آیت اس تفریق سے ساکت ہے) لیکن خود مجتہدین صحابہ مثلاً حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت ذوالنورینؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابوہریرہؓ اجمعین کے آپس کے اختلاف میں یہ صورت بھی قائم نہ رہیگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حجت شرعی کوئی ایسی چیز ہے جو ان سب سے بالاتر ہے۔ اور خود صحابہؓ بھی دیگر امت کیطرح اُس کے مکلف و جوابدہ ہیں۔ اور وہ سوائے وحی ربانی کے جو قرآن و حدیث ہے دوسری کوئی چیز نہیں پس اس آیت سے یا اس کا مثل دیگر آیات و احادیث سے حجیت اجماع یا سلف کی اتباع کے وجوب پر دلیل پکڑنا درست نہ ہوا۔

اس تمہید کے بعد معلوم ہوا کہ اس آیت کا شان نزول ہی بتلا رہا ہے کہ اس سے جزئیات اجتہادیہ کی اتباع مراد نہیں۔ بلکہ وصف ایمان اور اتباع سنت میں دیگر مومنوں کی موافقت مراد ہے چنانچہ تفسیر جامع البیان کے حاشیہ پر بحوالہ معالم غزنویہ کی تفسیر بغوی کے حوالہ سے لکھا ہے:۔

ولا حجة في الآية على حجية الاجماع لان المراد بسبيل المؤمنين هنا هو المذهب الذي ابتدعوه من دين الاسلام الى غيره كما يشهد له السبب ولا يتصور ذلك على عامة المجتهدين في بعض المسائل فانه اذا اجتهد واحد في مخالفة من تقدمه من المجتهدين لم يكن تاركا لسبيل المؤمنين	یہ آیت اجماع کے حجت ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ اس جگہ غیر سبیل المومنین سے دین اسلام سے نکل کر کسی دوسرے دین میں چلے جانا مراد ہے جیسا کہ خود لفظ قرآن اور شان نزول کی شہادت سے ظاہر ہے پس اس کا اطلاق اُس عالم پر نہیں ہو سکتا جو کسی مسئلہ میں اجتہاد کرے

فی سبیل المؤمنین وهو الذين اتفقوا على المسألة الحنيفية ولم يبتدع غير سبيلهم (صفحہ ۱۵۵)

تو اُس کا اتباع اور دوسرے مجتہدین زمانہ کے خلاف پڑنا۔ کیونکر ممکن مقصد سبیل مومنین پر چلنے کا ہے اور وہ (سبیل مومنین) دین اسلام اور ملت حنیفیہ ہے۔ پس اُس عالم نے غیر سبیل مومنین کی پیروی نہیں کی۔

آور اس کا شان نزول جس کا ذکر اوپر کی عبارت میں مذکور ہے تفسیر جامع البیان اور معالم التنزیل وغیرہما میں لکھا ہے:۔

نزلت في طعمة بن ابيرق حين حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقطع فهرب الى مكة مرتدا وخالف (جامع صفحہ ۱۵۵)

یہ آیت طعمہ کے حق میں اُتری جب آں حضرت صلعم نے اُسکا ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ کیا، تو وہ مرتد ہو کر مکہ بھاگ گیا اور مخالف ہو گیا۔

پس اتباع غیر سبیل مومنین سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اور کفر اختیار کر لے۔

چنانچہ تفسیر "سراج منیر" میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:۔

ويتبع غير سبيل المؤمنين اى طريقهم الذى هم عليه من الدين بان يرتد عن الاسلام (جلد اول صفحہ ۲۴۳)	اور مومنوں کے طریق کے سوا کسی اور طریق کی پیروی کرنے کے یہ معنے ہیں کہ اُن کے دین کو چھوڑ کر دین اسلام کو چھوڑ کر کسی اور دین کی پیروی اختیار کرے۔

اسی طرح تفسیر جلالین میں بھی لکھا ہے:۔

ويتبع غير سبيل المؤمنين اى طريقهم الذى هم عليه من الدين بان يرتد (جلالین صفحہ ۱۰۱)	اور مومنوں کی راہ کے سوا کسی اور راہ کی پیروی کرنے کے یہ معنے ہیں کہ اُن کے دین کو چھوڑ کر کافر ہو جائے؟

اسی طرح امام فخر الدین رازیؒ آیت ہذا کے ذیل میں بعض کمبحث حجیت اجماع ذکر کرتے ہیں۔

لا نسلم ان المراد اتباعهم في كل ما يفعلونه بل المراد اتباعهم في الاعتقاد الذي يكون سببا لاستحقاق الثواب وعن الكعبيين يمتنع	اتباع سے یہ مراد ہے کہ کسی دوسرے شخص کے فعل کا اتباع

۱۲ بقیہ حاشیہ واجب گردانیں۔ اور اپنے اوپر لازم کر لیں تو ہم وہ عظیم ہوں گے مرتکب ہونگے۔ اول بمنصب تشریع و رسالت کہ میں کسی امتی کا حصہ گردانتا ہوں۔ دوم۔ اس امتی کے لئے عصمت کا دعویٰ۔ کیونکہ کسی کے قول و فعل کی اطاعت و اتباع ارادی بلا شرط

فعل الغير لاجل انه
فعل ذالك الغير وانما
كان كذالك لمن قوله
متابعة سبيل المومنين
لاجل انه ما وجد
علة وجوب متابعتهم
حتى يدخل فيه كل ما
فعله الشخص لا يكون
متبعا لسبيل المومنين
(تحریر جلد سوم صفحہ ۳)

تو یہ شخص بھی سبیل المومنین کا متابع ہوگا۔

کتب تفسیر کے بعد ہم کتب اصول کی طرف بھی توجہ کرتے ہیں کہ اجماع کے حجت قطعی ہونے میں خود اہل اصول مختلف ہیں۔ فاحصل اس آیت شریفہ کے دلیل ہونے میں بھی مختلف ہیں چنانچہ کشف الاسرار شرح اصول بزدوی میں لکھا ہے۔

ذکر بعض اکابر الحنفیۃ ان
آیۃ الاجماع لیست
قاطعۃ فی وجوب
متابعۃ الامۃ لاحتمال
ان یکون المراد بقولہ
غیر سبیل المومنین فی
متابعۃ النبی علیہ السلام
او مخالفتہ بدا او فی
الایمان بہ
کایماء اجمعوا علیہ مع
عدم الاحتمال کما یثبت
القطع (جلد سوم صفحہ ۳۱۷)

بعض اصولیوں نے کہا کہ یہ آیت اجماع کی تابعداری کے واجب ہونے کی بات قطعی دلیل نہیں ہے کیونکہ احتمال ہے کہ اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص آں حضرت صلعم کی پیروی کے متعلق سبیل مومنین کے سوائے کوئی اور راہ پکڑے یا آں حضرت صلعم کی نصرت کے متعلق یا آں حضرت صلعم کی اقتداء کے متعلق یا آپ پر ایمان لانے کے متعلق۔ تو اس امر میں جس پر لوگوں نے اجماع کر لیا ہو۔ اور احتمال کے ہوتے قطعی ثبوت نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح توضیح میں بھی اس استدلال کو ضعیف جانا ہے۔ چنانچہ اس آیت کی تقریر کر کے کہا ہے۔

اعلم ان ھذا لا یدل علی
ان الاجماع حجۃ

جان رکھ کہ اس سے یہ دلیل نہیں ہوتا کہ اجماع حجت ہے۔

دیگر یہ کہ جن بزرگوں نے اجماع کو حجت شرعی قرار دیا ہے انہوں نے بھی باشرط نہیں مانا۔ بلکہ اس کے لئے کتاب وسنت سے سند کا ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ علامہ عبدالعزیز بخاری شرح اصول بزدوی میں باب بیان سبب الاجماع میں فرماتے ہیں:۔

اعلم عند عامۃ الفقہاء
والمتکلمین لا ینعقد الاجماع
الا عن دلیل وسند
(صفحہ ۹۸۳)

جان رکھ کہ عام فقہاء اور متکلمین کے نزدیک اجماع بغیر دلیل وسند کے منعقد نہیں ہو سکتا (یعنی حجت نہیں ہو سکتا)

اس کے بعد اس کے وجوہات بھی ذکر کئے ہیں جو اجماع کو مطلقاً بہر حال حجت جانتے ہیں خواہ اس کی کوئی دلیل ہو خواہ نہ ہو۔ پھر ان سب وجوہات کی نسبت کہا ہے:۔

وکل ذالك فاسد لان
حال الامۃ لا یکون
اعلی من حال الرسول
علیہ السلام ومعلوم
انہ لا یقول الا عن
وحی ظاھر او خفی او عن
استنباط عن المنصوص
علیہ۔ فالامۃ اذا قالت
ان یقولوا الا عن دلیل
(صفحہ ۹۸۳)

اور یہ سب وجوہ فاسد ہیں کیونکہ امت کا حال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعلیٰ نہیں ہو سکتا۔ اور معلوم ہے کہ آں حضرت صلعم وحی ظاہر یا خفی اور نص سے استنباط کرنے کے سوائے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ پس امت کے لئے تو بطریق اولیٰ چاہئے کہ بغیر دلیل کے بات نہ کریں۔

سبحان اللہ کیا نیک اور محکم اور کامل ایمان کی بات ہے۔ اور حقیقت الامر بھی یہی ہے کہ شریعت کا مقرر کرنے والا خود خدا تعالیٰ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کسی وحی کے امین اور واسطہ ہیں۔ باقی سب اُن کو فرمانبردار کسی کو بھی اظہاراً یا اجتہاداً حق نہیں کہ امور شریعت میں کوئی ایسا امر امت پر لازم کر دے کہ خدا تعالیٰ کے ہاں اس کی جوابدہی ضروری ہو۔ اسی طرح امام ابوبکر سیکی نے بھی جمع الجوامع میں اصول شوافع کی نہایت معتبر کتاب ہے اور امام جلال الدین محلی نے اس کی شرح میں فرمایا ہے:

(ولا بد لہ) ای (للاجماع
(من مستند وایا کان لکن
لفیدا (الاجتہاد) المانع
فی التوابعہ (یعنی وھو یعجبہ)
فان القول فی الدین بلا
مستند خطاء (جلد ۲ صفحہ ۳۱۳)

اور لازم ہے اس کیلئے یعنی اجماع کے لئے کوئی سند اور نہ قید اجتہاد کے جو تعریف اجماع میں ملحوظ ہے کچھ بھی معنے نہیں۔ اور یہی صحیح ہے کیونکہ دین میں بلا سند بات کرنا خطا ہے۔

آور علامہ احمد بن قاسم عبادی نے شرح جمع الجوامع کی شرح آیات بینات میں اس عبارت مذکورہ کے ذیل میں کہا ہے:۔

قولہ ولا بد لہ من مستند
تالی یقتضیہ الشہاب ای
لا بد لحجتیہ والتمسک
بہ من مستند والا لکفیہ
الاجماع توجد بدون
ذالك بلا دلیل، قولہ
فان القول فی الدین الا
القول۔ ھذا یدخل الاجماع
فی الدنیوی فکان یمکن
التعمیم فنقول فان اثبات
الشیء بلا مستند خطاء
فتامل (جلد ۲ صفحہ ۳۱۳)

اور ضروری ہے اس کیلئے کوئی سند۔ ہمارے شیخ شہاب نے فرمایا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ حجیت اجماع اور اس سے تمسک کرنے کیلئے کوئی سند ضروری ہے ورنہ حقیقت اجماع خود موجود ہے (جماع) کو بلا دلیل اس کے بغیر بھی ہو سکتی ہے اور مصنف کا یہ قول کہ دین میں کوئی بات بلا سند کہنی خطا ہے جس اجماع بھی شامل ہے جو امور دنیا میں ہو اور تعمیم ممکن ہے۔ پس ہم کہتے ہیں کہ کسی امر کو بلا سند ثابت کرنا خطا ہے پس تو بھی ہمیں شامل کرو۔

اسی طرح توضیح میں دلیل شرعی صوت وحی کو کہا ہے اور اجماع کے لئے سوا نقلت وحی کی شرط لگائی ہے۔ چنانچہ اس امر کے ضمن میں کہ اجماع کی حجت کی دلیل مجرد نفس اجماع ہے یا کچھ اور۔ فرماتے ہیں:۔

وذالك الدلیل لا یکون
قیاسا لانہ لا یفید
القطعیۃ عند ھم
ولا الاجماع للدور

اور یہ دلیل قیاس نہیں ہو سکتا کیونکہ اصولیوں کے نزدیک قیاس قطعیت کا فائدہ

بقی الدلیل الذی
ھو الوحی (جلد ۲ صفحہ ۵)

نہیں دیتا اور اجماع بھی نہیں کیونکہ پھر دور لازم آتا ہے۔ پس باقی صرف دلیل رہ گئی اور وہ وحی ربانی ہے

اور اس کی شرح تلویح میں علامہ تفتازانی بحث سند اجماع میں فرماتے ہیں:۔

لجھور ھم علی انہ لا یجوز
الاجماع الا عن سند
من دلیل او امارۃ لان
عدم السند یستلزم الخطاء
اذ الحکم فی الدین بلا
دلیل خطاء
(تلویح صدری جلد ۲ صفحہ ۵)

جمہور اس بات پر ہیں کہ اجماع جائز نہیں۔ الا اس صورت میں کہ دلیل (وحی) میں سے اس کی کوئی سند ہو۔ یا استنباط۔ کیونکہ عدم سند خطا کو مستلزم ہے۔ کیونکہ دین میں کسی بات پر بلا دلیل حکم لگا دینا خطا ہے:

تلویح کی اس عبارت میں جمع الجوامع کی طرح تصریح ہے کہ دین الٰہی میں بلا دلیل بات کہنی خطا ہے اب خواہ وہ بات ایک کی ہو یا جماعت کی۔ مجرد جماعت کی بات ہونے سے وہ بات حجت شرعی نہیں بن سکتی جب تک اس کے لئے کوئی دلیل کتاب وسنت میں سے نہ ہو۔ ہاں جو کتاب وسنت سے ماخوذ ہو اجماع اسکا موید ہو سکتا ہے جیسا کہ قیاس حکم شرعی ثابت ہے مگر مثبت، چنانچہ نور الانوار میں بحث قیاس میں فرماتے ہیں:۔

ان اثبات سبب او شرط او حکم ابتداء
بالرأی وکذا انفیھا باطل اذ لا اختیار ولا
ولایۃ للعبد فیہ وانما ھو الی الشارع
(صفحہ ۲۰۱)

قوم من حملۃ الملۃ الذب
اعتقد العامۃ فیھم
الاصابۃ غالبا ودائما
علی شیء فیظن ان ذالك
دلیل قاطع عن ثبوت
الحکم وذالك فی الدین باطل
لہ اصل من الکتاب
والسنۃ وھذا اعنی الاجماع
الذی اجمعت الامۃ
علیہ فانھم اتفقوا
علی القول بالاجماع
الذی مستندہ الکتاب
والسنۃ او الاستنباط
من احدھما والمعنی انھا
القول بالاجماع الذی
لیس مستندا الی احدھما
وھو قولہ تعالیٰ وَاِذَا قِیْلَ
لَھُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ
قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا
عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا (تحریر المحرر مصری صفحہ ۱۱۲ جلد اول)

ان دونوں (قرآن و حدیث) میں سے کسی میں بھی نہ ہو اور ایسا ہی اجماع اس آیت میں مذکور ہے جب آں کو کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اُس کی جو اللہ نے اتارا تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اُس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا:

حضرت شاہ صاحب مرحوم کی یہ عبارت جیسی صاف ہے ویسی مدلل بھی ہے اور اس میں اُس اجماع کو جو حجت شرعی ہو سکتا ہے اُس اجماع سے جو حجت شرعی نہیں ہو سکتا بالکل الگ کر دکھایا ہے۔ اور ہم بھی صرف اسی اجماع کے متعلق علمدہ نہیں دور کر رہے ہیں جس کی کتاب وسنت میں سند ہو کیونکہ لفظ اجماع سے جو عرف پر شامل ہے عام لوگ غلطی میں پڑ گئے ہیں حتیٰ کہ بعض علمائے اصول بھی اس میں آ گئے چنانچہ امام شمس الاسلام بزدوی المتوفی ۴۸۳ھ جن کی خدمات

متعلق علم اصول نہایت قدر سے دیکھی جاتی ہیں وہ سب سے بڑی قوی دلیل اُن کے نزدیک اس امت مرحومہ کے علماء پر حسن ظنی ہے اور وہ اس کی حمایت میں یہاں تک بڑھے ہیں کہ منکر اجماع کی نسبت فائدہ بحث اجماع پر فرماتے ہیں:۔

ومن انکر الاجماع
فقد ابطل دینہ کلہ
لان مدار اصول الدین
کلھا ومرجعھا الی
اجماع المسلمین۔
(شرح اصول بزدوی صفحہ ۱۰۳ جلد سوم)

جس نے اجماع کا انکار کیا اُس نے اپنے تمام دین کو برباد کر دیا کیونکہ دین کے سب اصول کا مدار اور مرجع مسلمانوں کا اجماع ہی ہے:

میں حیران ہوں کہ ایسے بڑے اصولی اور دقیقہ شناس اور نکتہ رس ماہر سے ایسی غلطی کیوں ہوئی کہ وہ نقل اور اجماع میں فرق نہیں کر سکتے۔ صحیح ہے جعلك الذی یحبہ یصم وصرف فرط محبت (حمایت) ہے یہ سماعت ہو گئی ہے ورنہ ایسے ذکی الطبع اصولی سے ایسی فروگزاشت متصور نہیں ہو سکتی۔ وسبحان من لا یضل ولا یضل۔ علامہ بزدوی کے بعد کے اصولی بھی یہی چال چلے اور اُن کے رعب کے سامنے کسی (گردن اٹھانے کی) جرأت نہ کی چنانچہ ملا جیون مرحوم صاحب نور الانوار سے تو کوئی کلام نہ بولے لیکن العذر جناب سے علامہ عبدالعزیز بخاری کو جو ہمارے نقل متواتر اور اجماع یقینی میں فرق نہ سمجھا (یہ ہمارے اوہام جنہیں علامہ کے فتوے نے سہارا دیا) کیا۔ چنانچہ آپ اس کی شرح میں علامہ بزدوی کے کلام کی تقریر کر کے منکرین حجیت اجماع کی طرف سے علامہ کے اس فتوے کے سامنے عذر کرتے ہیں:۔

الا ان لھم ان یقولوا العلم
یثبت اصول الدین
بالاجماع بل بالنقل المتواتر
والفرق ثابت بین النقل
المتواتر القطعی والاجماع فان
النقل بوصیل الینا ما
کان ثابتا والاجماع

وہ (منکرین حجیت اجماع) کہہ سکتے ہیں کہ اصول دین اجماع سے ثابت نہیں ہوئے بلکہ (اُن کا ثبوت) نقل متواتر سے ہے اور نقل متواتر اور اجماع میں جو فرق ہے وہ

ثبت جاھلہ بکن ثابتا فلا یلزم من انکارہ بطلانہ اصول الدین بل یلزم من عدم ثبوتہ عدمہ وذالک لا یعدم من ثبوتہ بطلانہ لجواز ان یثبت بدلیل اخص (ابن ہمام حنفی)

ہے۔ نقل تو ہم تک وہ امور پہنچاتی ہے جو ثابت ہوں اور اجماع اس امر کو ثابت کرتا ہے جو ثابت نہ ہو پس اجماع کے انکار سے اصول دین کا ابطال لازم نہیں آتا بلکہ اس سے تو اجماع کے ثبوت کا بطلان لازم آتا ہے اور یہ بات ان اصول کے کسی اور دلیل سے بھی ثابت ہونے کو رافع نہیں ہے۔

علامہ عبدالعزیز کا یہ کہنا کہ ہم تک بالکل درست ہے کہ یہ بچے اصول دین ہم تک آں حضرت صلعم سے بذریعہ روایت پہنچے ہیں اور ان میں کسی غور کی رائے کو دخل نہیں۔ مثلاً نماز کی کیفیت کہ روایت سے ثابت ہے (لفظاً ہو اکثراً) اور اس کی بناء اس امر پر ہرگز نہیں کہ صحابہؓ یا مجتہدین نے باتفاق اسے تجویز کیا ہو اور جسے تسلیم کر لیا ہو فانہم وتدبر ولا تکن من الغافلین

مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ

سیتامڑھی میں

مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ جیسا کہ سابق میں اعلان ہوا تھا اس دفعہ سیتامڑھی میں بتواریخ ۲۰ و ۲۱ مارچ ہوا جس کی نظر کثرت حاضرین کے جلسہ بڑی رونق سے ہوا۔ ایک ایک وقت میں تیس چالیس یکے چھوٹے چاول پہنچتے تھے۔ بجز سٹریٹ سیتامڑھی سب دیگانہ اس کے شریک جلسہ ہوئے۔ امداد کی کاموں میں بڑا حصہ رایہ یعقوب خان صاحب کا تھا جنہوں نے تمام سامان آسائش مع سائبانوں کے جلسہ کو دیا۔ لکہ بعد جلسہ سائبان ہمیشہ کے لئے جلسہ کو دیدیا جزاھم اللہ۔

مولانا عبدالعزیز صاحب نے ہزاروں حاضرین کی معیت سے راجہ صاحب کے حق میں بہت بہت دعا کی۔

اس دفعہ جلسہ میں جو خصوصیت ہوئی وہ یہ ہے کہ میری تحریک سے مدرسہ کے پرانے طلبا کی ایک انجمن بنائی گئی جس کا فرض یہ ہوگا کہ مدرسہ کو مالی امداد دے اور مدرسہ کے نقائص کے متعلق منتظمان مدرسہ کو اطلاع اور مشورہ دیا کرے بڑی ضرورت مدرسہ کے متعلق یہ سوچی گئی کہ طلبا کو تقریری ملکہ پیدا کرایا جائے۔ اس غرض کے لئے خاص وظیفے مقرر ہوئے۔ ایک وظیفہ جناب سید آباد سے صاحب رئیس کنتور نے چار روپیہ ماہوار کا منظور کیا۔ انجمن طلبا مدرسہ نے بھی اس امر پر قوم کرنے کا وعدہ کیا۔ میری غرض اس انجمن کے انعقاد سے یہ تھی کہ مدرسہ اپنے پیروں پر خود کھڑا ہو جائے جس کا اولیٰ ثبوت یہ ہو کہ مدرسہ کے سالانہ جلسہ پر خود اسکے طلبا تقریر کیا کریں۔ دور دور سے علماء کو بلانے کی حاجت نہ ہو۔ اس انجمن کے ناظم سردست مولوی حافظ محمد صدیق صاحب منیجر سیوانی چھپرا رہ ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اس مدرسہ اور انجمن کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ تاکہ مولانا المرحوم مرحوم کی باقیات صالحات قائم رہیں۔

ایک سوال کا جواب

از مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی

اہل حدیث کانفرنس کے جلسہ میں میں حضرت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر رہا تھا جو میں نے مختلف کتب سے ٹکڑے جمع کئے تھے۔ ایک ایڈیٹر صاحب نے فرمایا یہ بیان صحیح نہیں۔ اس وقت میں نے اتنا کہہ کر تقریر کو جاری رکھا کہ جس کتاب سے میں نے لیا ہے وہ اس وقت بھی گویا میرے سامنے ہے اس قسم کے اعتراض مخالصانہ رنگ میں معلومات کے اندراج کا باعث ہوتے ہیں جن اھم اللہ صلے ہو۔ لکھنے میں نے نوٹ (علمی) دروازوں سے جمع کئے تھے۔ ناظرین کی واقفیت اور مخلص حضرات کے لئے میں حوالہ کتب درج ذیل ہیں:۔

(۱) امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ صغیر (ص ۱۰) میں حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ جس وقت آں حضرت صلعم مدینہ (طیبہ) کو چلے آئے تو آپ کی بیٹی زینب بھی کنانہ یا ابن کنانہ کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ لوگوں نے آپ کا تعاقب کیا۔ حتےٰ کہ ہبار بن اسود نے آپ کو پالیا اور آپ کی سواری کے اونٹ کو نیزوں سے اتنا مارا کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑیں اور جنین جو پیٹ میں تھا ساقط ہو گیا اور خون جاری ہو پڑا۔ پس بنی ہاشم (آپ کے اجداد) اور بنو امیہ (آپ کے سسرالی) میں آپ کے متعلق تکرار ہو پڑی۔ بنی امیہ کہنے لگے کہ اس کی کفالت کے ہم زیادہ حقدار ہیں کیونکہ ہمارے چچیرے بھائی ابوالعاص کی بیوی ہے اور (آنحضرت) ہند بنت عمیہ کے پاس رہیں جو آپ سے کہا کرتی تھی کہ یہ سب کچھ تمہارے ساتھ تمہارے باپ آں حضرت صلعم کے سبب گزرا ہے۔ الخ

(۲) دوسرا مرجع میں نے نماز کے متعلق ذکر کیا تھا اسکا حوالہ یہ ہے کہ حافظ ابن حجر نے اصابہ میں حضرت زینب کے ذکر میں ابن اسحاق سے نقل کیا کہ جس حضرت صلعم صبح کی نماز پڑھنے لگے تو حضرت زینب نے آواز دی کہ میں نے ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دی ہے پھر آنحضرت صلعم نے نماز سے فارغ ہو کر (حاضرین سے) کہا کہ کیا تم نے سنا ہے کہا ہاں سنا ہے لوگوں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم ہے جسکے قبضے میں محمد کی جان ہے کہ مجھے اس آواز کے سننے سے پیشتر اس کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ اور اگر کوئی ادنےٰ مسلمان بھی کسی کو امان دیوے تو دوسروں کو بھی یہی سلوک اختیار کرنا چاہئے۔ (اصابہ جلد ۴ ص ۴۱۴)

اس نماز اور آواز کے متعلق خاکسار کی تحقیق یہ ہے کہ یہ مسجد نبوی کا واقعہ ہے۔ جب آپ بدر سے مدینہ طیبہ میں تشریف لا چکے تھے۔ اس کے تین قرینے ہیں۔ اوّل یہ کہ حضرت زینب بدر میں نہیں تھیں بلکہ مدینہ طیبہ میں تھیں۔ کیونکہ جب آں حضرت صلعم جنگ بدر کو گئے اُن دنوں آپ کی صاحبزادی حضرت رقیہ زوجہ حضرت عثمانؓ بیمار تھیں جن کی تیمارداری کی خاطر آں حضرت صلعم نے حضرت اسامہ بن زید اور حضرت عثمانؓ کو جنگ میں ساتھ جانے سے معافی دیدی تھی۔ جب حضرت اسامہ اور حضرت عثمانؓ کو ساتھ نہیں لیا جو جنگ میں حصہ لے سکتے تھے تو حضرت زینب جو اپنی بیماری بہن کی تیمارداری کے لئے ہر طرح مناسب تھیں کس طرح بدر میں چلی گئیں۔ دوم یہ کہ جس دن صبح سویرے حضرت زید بن حارثہ یعنی حضرت اسامہ کے باپ آں حضرت صلعم کی اونٹنی پر سوار ہو کر فتح بدر کی بشارت لیکر مدینہ طیبہ میں آئے اسی رات کو حضرت رقیہ کا انتقال ہوا تھا (اصابہ جلد ۸ ص ۱۵۵) اور سارا شہر صغیر میں حضرت امام بخاری نے حضرت انس سے روایت کیا کہ جب حضرت رقیہ فوت ہوئیں۔ تو آں حضرت صلعم نے فرمایا کہ قبر میں وہ شخص نہ اترے جس نے آج (گزشتہ) رات کو مجامعت کی ہو۔ الخ

دوسری روایت میں ہے کہ آں حضرت صلعم قبر پر بیٹھے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں کوئی ہے جس نے رات کو اپنی بیوی سے مجامعت نہ کی۔

محدث ابوعمر نے اس میں اختلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ نے یہ بات حضرت اُم کلثوم کی وفات پر کہی تھی۔

آصابہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت زید دفن کرنے کے وقت آپ پہنچے تھے۔

لیکن اس میں کلام نہیں کہ آں حضرت صلعم حضرت زید کے بعد بہت جلد مدینہ طیبہ میں تشریف لے آئے گویا حضرت زید کو آگے بھیجا اور خود پیچھے پیچھے آرہے تھے۔

تیسرا قرینہ یہ ہے کہ اسیران جنگ بھی آں حضرت صلعم کے ساتھ ہی مدینہ طیبہ میں لائے گئے چنانچہ کتب تاریخ کو جو بطور نام نہاد حضرت عروہ سے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلعم نے ایام بدر میں حضرت عثمان اور حضرت اسامہ کو حضرت رقیہ کی تیمارداری پر چھوڑا جو بیمار تھیں۔ پس زید بن حارثہ آں حضرت صلعم کی اونٹنی (عضباء نام) پر سوار ہو کر بشارت فتح لیکر آئے تو پہنچتے خوفناک آواز سنی خدا کی قسم ہمیں اعتبار نہیں کہ قیدیوں کو دیکھ لیا اس لئے صاف ظاہر ہے کہ اسیران جنگ بھی ساتھ ہی لائے گئے پس بنا آئندہ معاملہ جو سب کو معلوم ہے مدینہ طیبہ میں طے کیا گیا۔

اس بیان تفصیل سے صاف ظاہر ہے کہ خاکسار نے امور تاریخیہ کے بیان کرنے میں کوئی غلط بیانی نہیں کی اپھر بھی کہتا ہوں کہ نہ بھولنا خدا کی صفت ہے۔

میں اپنے ناظرین کی توجہ اس طرف بھی پھیرنی چاہتا ہوں کہ امور تاریخیہ کا بیان کرنا اور مختلف روایات کو جمع کر کے صحیح نتیجہ پر پہنچنا بہت مشکل امر ہے اور اسی سبب سے کتب تواریخ میں سخت اختلاف ہے۔ چنانچہ اس امر یعنی حضرت زینب کے بیان میں بھی کئی امور میں اختلاف ہے جیسے خاکسار نے بطریق مذکورہ حل کر دیا ہے۔ ممکن ہے کوئی صاحب اس طریق کے سوا کوئی اور طریق مستحسن جانتا ہو۔

(خاکسار سب ایڈیٹر)

فرائض اہلحدیث

اور

کانفرنس اہلحدیث

اہل حدیث کانفرنس جماعت اہلحدیث کے لئے ایک آسمانی برکت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کانفرنس میں برکت دے اور اس کی تائید فرمائے۔ اس کانفرنس کے متعلق مجھے وہ ایک امر عرض کرنا ہے جسے مجھے کسی وقت عرض کرونگا۔ سردست جو مجھے گزارش کرنا ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ہم اہلحدیث مسائل مہمہ و فرائض میں مذہب خاص کے پابند ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں وہی صرف، نحو، تفسیر، علم الفرائض، تسہیل الفرائض وغیرہ ہیں اور انہیں کے مطابق ہمارا عمل ہے۔ جب فرائض کا کوئی بڑا مسئلہ پیش آجاتا ہے تو جہاں تک مجھے علم ہے۔ علمائے اہلحدیث انہی کتابوں کی طرف مراجعت فرماتے ہیں اور انہی کتابوں کے مطابق جواب تحریر فرماتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ (۱) علمائے اہلحدیث کا یہ کام کیسا ہے اُن کے شان کے مناسب ہے یا نہیں؟ (۲) اگر نہیں تو کیا وجہ ہے کہ آج تک اس طریق نامناسب پر اُن کا جمود ہے۔

پہلے سوال کا جواب تو میرے نزدیک یہ ہے کہ علمائے اہلحدیث کا یہ طریق ہرگز اُن کے شان کے مناسب نہیں ہے اور یہ ایک اظہر بات ہے۔ اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس طریق نامناسب پر اُن کے جمود کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے ہاتھوں میں کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس کو ہم فرائض اہلحدیث کہہ سکیں اگر اُن کے ہاتھوں میں کوئی ایسی کتاب ہوتی تو ضرور وہ اسی کتاب فرائض اہلحدیث ہی سے مسائل فرائض کا جواب دیتے اور ہمیں کی طرف مراجعت فرماتے۔

مولانا ابوالوفاء! بارک اللہ فی اوقاتکم میری اس گزارش کو اگر آپ کچھ مفید سمجھیں تو کانفرنس اہلحدیث میں طرور اس کو پیش فرمائیں۔ علمائے کانفرنس اگر دونوں سوالوں کے جواب میں میری موافقت فرمائیں تو کتاب "فرائض اہلحدیث" کی تالیف کی طرف کانفرنس کو اپنی خاص توجہ مبذول فرمانا چاہئے۔ یہ کام سہولت اور آسانی کے ساتھ کانفرنس ہی سے انجام پاسکتا ہے "فرائض اہلحدیث" کی تالیف کی ایک آسان صورت میرے خیال میں آئی ہے جس کو میں بھی بملحوظہ رکھتا ہوں؛ جب مجھے معلوم ہو جائیگا کہ علمائے کانفرنس نے میری موافقت فرمائی تب ظاہر کرونگا

(راقم۔ محمد اشرف مدرس مدرسہ اسلامیہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ)

ایڈیٹر۔ گزشتہ جلسہ کے شورے میں کئی امر پر زیادہ گفتگو رہی کہ علماء اہلحدیث ہر سال کوئی نہ کوئی نادر مضمون کی کتاب لکھکر پیش کیا کریں۔ بعض بعض علماء نے وعدہ بھی لیا۔ آپ بھی اس وعدہ کو پورا کریں فرائض کی کتاب لکھ کر تین ماقبل جلسہ سالانہ مجلس شورائے دہلی میں بھیجدیں۔ اسی طرح اور اہل قلم علماء بھی جو مضمون لکھنا چاہیں تین ماقبل جلسہ عام سے دفتر دہلی میں موصولہ بھیجدیں وہاں جس علماء میں تنقید ہوگی۔ جلسہ عام میں اظہار کیا جائیگا انشاء اللہ۔ اہلحدیث کانفرنس کا یہ صیغہ تصنیف سب سے زیادہ اہم ہے جس کی بابت ہر سال تذکرہ رہتا ہے۔ اہلحدیث اس طرف توجہ کریں تو خود بخود کانفرنس کا اچھا انتظام بھی ہو سکتا ہے۔

قادیانی مشن

نبوت کے بارے میں ہمارا مذہب

(از ایڈیٹر الفضل قادیان)

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث۔ آپ کے اخبار مورخہ ۲۹ فروری ۱۹۳۲ء صفحہ ۲ پر حوالہ مضمون چھپا ہے اس سے ہمارے مذہب کی نسبت غلط فہمی پھیلتی ہے اس لئے مہربانی فرما کر مفصلہ ذیل چند سطور درج اخبار فرمائیں:۔

یہ تو سچ ہے کہ ہم غُلَاۃ یُظْہِرُ عَلٰی خَلِیْہِ اَحَدًا سے اپنے مسیح موعود کی صداقت پر استدلال کرتے ہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ یَا بَنِیْ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ کو ہم اس نبوت میں پیش کرتے ہیں کہ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایسا نبی آسکتا ہے جو نہ تو صاحب شریعت ہو اور نہ براہ راست نبوت پانیوالا ہو۔ بلکہ جو کمالات بھی پائے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے پائے۔ مگر ہر اس بات کے قائل نہیں کہ مسیح موعود سے پہلے اولیاء امت محمدیہ میں سے کوئی نبی یا رسول گزرا ہے۔ کیونکہ نبی وہ ہے جو کثرت* مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے سرفراز کیا جائے اور جسے بکثرت غیب کی باتوں سے اطلاع دی جائے اور جسے امور غیب کے خطاب سے مخاطب فرمائے اور اگلے فقرہ میں اولیاء ابدال وغیرہم سے کوئی بھی ایسا نہیں گزرا جس میں یہ شرائط کما حقہ پائی جائیں پس وہ نبی کا نام پانے کے مستحق نہیں تھے۔ اس لئے ہم بھی اپنے اس بارہ میں اتفاق رکھتے ہیں۔ کہ اولیاء اللہ کو غیر تشریعی نبی کہنا اہل سنت کے مذہب پر صحیح نہیں۔ البتہ مسیح موعود کہتے ہیں۔ اسے قسم نبی الصدق کہتے ہیں اس لئے کہ اس نبی کی تعریف صادق آتی ہے۔ اور اس میں نبی کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں اور اس لئے کہ خود جناب ختم الرسل نے آنیوالے مسیح کو نبی اللہ فرمایا (مسلم)

وہ جن کو آپ لاہوری پارٹی کہتے ہیں البتہ انکا مذہب ہے کہ اگلے اولیاء اللہ بھی نبی اور رسول ہوئے ہیں۔ ہمارا یہ مذہب نہیں۔ یہی ہم میں اور اُن میں مابہ النزاع ہے۔ مسیح موعود نے اپنے آپکو امتی نبی، ظلی نبی کہا ہے اور اپنی نبوت کو ظلی طور پر قرار دیا ہے مگر ہمارے نزدیک اس سے نفس نبوت میں کوئی نقص لازم نہیں آتا۔ بلکہ حقوق نبوت کے لحاظ سے آپ کی ویسی ہی نبوت ہے جیسی اگلے انبیاء علیہم السلام کی۔ امتی اور ظلی کا لفظ یہ ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ آپ کے تمام کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی طفیل سے ہیں اور مجازاً اس حقیقت کے مقابل ہے جس کی تشریح بارہا مسیح موعود نے ان الفاظ میں کی کہ حقیقی نبی سے مراد صاحب شریعت نبی ہے۔ اور مستقل نبی سے مراد وہ نبی ہے جس کی نبوت براہ راست ہو۔ یہ ظاہر کردینا بھی ضروری ہے کہ چونکہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی خاتم النبیین نہیں ہوا اس لئے آپ سے پہلے کوئی امتی نبی بھی نہیں ہوا۔ یعنی ایسا نبی جس کی

(باقی بقیہ حاشیہ صفحہ ۳ پر)

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قبل نبوت بھی بشارات خواب کے ذریعہ ہوا کرتے تھے۔ ان معنی کے لحاظ سے اولیاء سلف کا خیال صحیح ہے کہ لَا الْمُبَشِّرَاتُ مستثنیٰ منقطع ہے۔ پس معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نبوت تو بالکلیہ ختم ہے ہاں اس کے آثار جو اس کی اتباع سے حاصل ہو سکتے ہیں یعنی مبشرات وہ باقی رہینگے اسی لئے سلف صالحین سے دعوٰی بنبوت کسی معنے سے بھی ثابت نہیں ہوا۔

لاہوری پارٹی اگر اپنی اصطلاح میں ان مبشرات کو جزوی نبوت یا نبوت ناقصہ نام رکھتی ہے تو میں اس کی اپنی اصطلاح ہے ہم کہاں انہیں اسکے چھوڑنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ ضرور کہتے ہیں کہ اس کا نقصان خود ظاہر ہے کہ جو اصطلاحی لفظ نے قادیانی پارٹی کو ثابت ہوا کرتا تھا وہ ہاتھ سے گیا کیونکہ وہ مرزا صاحب کے منکر و کافر کہتے ہیں پس یہ لفظ بھی مثل لفظ آپ اور ہم کو ہوا جو اجمالی اصطلاح میں تو جائز ہے مگر صحیح نہ تھا مگر اغیر اس کو اگر اس نے لفظاً بھی بھیلائی تو شریعت محمدیہ نے اسے ترک کر دیا۔ ظاہر ہے کہ آپ لوگ مرزا صاحب کے معتقد ہیں)

* کثرت کا لفظ خود شرع مطلب ہے (اہلحدیث)

نبوت اپنے متبوع کی طفیل ہو۔ اور اسی کے فیض و اتباع کی برکت سے ہو۔ بنی اسرائیل میں ایسے کئی نبی ہوئے ہیں جو احکام جدیدہ نہیں لائے۔ نہ تورات کے متبع تھے (بحکم ربانیون) مگر پھر بھی انکی نبوت حضرت موسےٰ کے فیض اتباع سے نہیں تھی ایک اور گزارش بھی کر دوں۔ عسل مصفےٰ جس پر ہمیں اعتراض ہے وہ عسل مصفےٰ نہیں جو حضرت مسیح موعود یا اُن کے خلیفۂ اوّل کے وقت میں تھی بلکہ یہ عسل مصفےٰ کا دوسرا ایڈیشن ہے جسمیں بہت سی ایزادیاں ہوئی ہیں۔ اور علیحدہ ثمانی مسیح موعود پر جو یہ الزام بڑے زور شور سے لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی خلافت لوگوں سے منوا دینے کے لئے گو منٹ میں درخواست دی ہے اُس کی تردید جناب لاٹ صاحب بالقابہ رپورٹ سکرٹری نے کر دی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اس مذہب کو زیر نظر رکھکر آپ ہم پر اعتراض کرینگے اگر کرنا چاہیں (کہاں)

(ایڈیٹر الفضل قادیان)

اہلحدیث۔ اچھا ہوا۔ آپ کا مذہب خود آپکے قلم سے ناظرین اہلحدیث تک پہنچا کہ آپ مرزا صاحب کو مثل انبیاء سابقین کے جانتے ہیں اس لئے علماء کرام توجہ فرمائیں اسپر اعتراض کریں۔ ہمارا اعتراض نہیں۔ سوال صرف ایک ہے ؎

ہر بیمار اگر داری نہ جرعہ
گل از فارست ابراہیم آرد

مرزا صاحب نبی ہوں یا رسول ہم تو خوش ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس نبوت کا ثبوت کیا ہے غالباً جواب ملیگا کہ الہامی پیشگوئیاں۔ مگر افسوس ہے کہ خود مرزا صاحب اس ثبوت دینے کو آمادہ ہوئے نہ اُن کے اتباع۔ راجپور جیسے من مان بلکہ باعزو شان مقام میں بھی بے ثبوت دیئے چلے آئے۔ اچھا اب دیکھئے۔

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کی مفصل تردید مع جواب آئندہ نمائی بارہ دیئے جائیں گے

قرآن شریف کی جامع تعلیم

ہمارا قرآن پاک اللہ عزوجل کی طرف سے ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں سے کہ ہم ہر ایک طرح کے قوانین، قواعد معاشرتی، تمدنی، سیاسی، اقتصادی، ہر ایک بات ہر ایک اصول ہر ایک علم اور غرضیکہ جو ہم چاہیں حاصل کر سکتے ہیں۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

جمعہ میں تمام اہل شہر کے اور تمام ارد گرد کے گاؤں کے ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اُن کو علماء لوگ اسلام کی تلقین کرتے ہیں، وعظ سناتے ہیں، پچھلے معاملوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ ان میں اگر کسی ایک کو تکلیف ہو تو دوسروں کے آگے کہتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو ملتے ہیں بمصداق آیہ کریمہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ جو کچھ اپنے اموال سے اعزاء سے، ہمیشہ اوّل سے سنتے ہیں وہ جا کر اپنے اپنے گاؤں میں اپنے اپنے محلوں میں بتاتے ہیں کہ آج ہمنے یہ مسئلہ سنا، کیا یہ کانفرنس نہیں، انجمن نہیں تو اور کیا، کاش معترض صاحب ذرا عقل سے اپنی (نام نہاد) تحقیق سے کام لیتے جس کے وہ مدعی تھے۔ بھلا اور سوا اللہ عزوجل ہمکو ایک بڑی کانفرنس، ایک عظیم الشان انجمن کا حکم ارشاد فرماتا ہے۔ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ لِّیَشْہَدُوْا مَنَافِعَ لَہُمْ وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ آپ اے پیغمبر لوگوں کو کہدے تاکہ دور دور سے پیادہ و سوار دنیا کے ہر حصہ سے جمع ہو سکے، سالانہ ہو سکے، انجمن کہیں، میعاد اللہ ہمکو اکٹھے ہو جاویں تاکہ اپنے فائدہ کی چیزیں اپنی دل مرادیں حاصل کریں۔ ایک ملک کا نمائندہ دوسرے ملک کے باشندہ سے ہے اپنا حال بتائے اس کا سنے۔ اللہ کا نام ذکر ہیں۔ علاوہ کلمۃ اللہ میں دل دیتا

سے مدد دیں۔ ایک ملک میں اسلام کم ہے تو لوگ وہاں جائیں تبلیغ کریں، یہ ہے خدائی حکم۔ اہلحدیث کانفرنس ہے کیا؟ چند ایام، علماء کرام کا گروہ ہے جو کہ ملک کے ہر ایک حصہ میں، ہر ایک ناحیہ میں ہر ایک دار اللہ کے بچے دین کی منادی کر رہے ہیں لوگو لوگو جو کہ اپنے بچے اسلامی اصول بھلا چکے ہیں اور اپنے قدیمی جوہر کو زبان کر چکے ہیں خواب غفلت سے جگانے کے لئے، اُن میں اسلام کی سچی روح پھونکنے کی خاطر اُن کو بدعات و منہیات و خلاف شرع کاموں سے روکنے کیلئے کما حقہ، کما ینبغی سرگرمی دکھا رہے ہیں جزاھم اللہ خیرا۔ ان اجرھم الا علی اللہ۔

انہی کی مساعی جمیلہ سے چند ایک جگہ اہلحدیث انجمنیں قائم ہوئیں الحمد للہ کہ ہم اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل میں قاصر نہیں رہے ہے تو اللہ تعالیٰ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَأُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ (مسلمانو) تم میں سے ایک ایسا گروہ ہونا چاہئے یعنی تم ایسی انجمنیں قائم کرو جن کا کام جا جا کر لوگوں کو توحید سکھانا ہو اور صراط مستقیم بتاویں اور کفر و شرک کی تاریکی ظلمت سے جہالت کی عصبیت و بیحیت سے لوگوں کو بچائیں۔ کس سے؟ قرآن و حدیث کے نور سے، نور ایمان سے، شمع خدائی سے۔

جو امت جو بات یا جس مجلس کا یہ کام ہے وہی فلاح پاوینگے، خدا کے سامنے سرخرو ہونگے۔ اور اُن کے لئے اجر عظیم ہے۔ اھل الحدیث کانفرنس اور انجمنوں کا مدعا یہی ہے۔ آگے جا کر اُن لوگوں کے لئے سخت عتاب ہے جو اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہمس کا نظر کی چلتی گاڑی میں روڑا اٹکاتے ہیں اور باوجودیکہ اُن کے پاس اس کے جواز میں قرآنی آیات صریحہ دلائل ہیں اور وہ قرآن و حدیث سے سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اطاعت ہوی ہی اُن کے لئے باعث نجات ہو سکتی ہے تاہم وہ جان بوجھ کر خلاف پر کمر بستہ ہیں۔ اختلاف و تفریق بین المسلمین اُن کا شیوہ ہے۔ پیغمبر خدا صلعم کی تقلید پر قانع نہیں بلکہ ادھر ادھر ماسوا پیغمبر کے اماموں و پیشواؤں کی تقلید کو باعث عزت و رسول خدا صلعم کی اتباع کے ہم پلہ و ذریعہ نجات سمجھتے ہیں ..... اھ جان بوجھ کر نئے نئے اختلافات پیدا کرتے ہیں۔ رخنہ اندازیاں، نئے نئے اختلافات پیدا کرتے ہیں۔ اُن لوگوں سے بچو۔ وہ لوگ کبھی بھی اپنے ارادوں میں، دل مطالب میں کامیاب نہ ہو سکینگے۔ اور اُن کے لئے اس تفریق و دوئی کی پاداش میں قیامت کو ایک بہت بڑی سزا ہے۔

میرے عزیز و محقق حنفی معترض اب امید ہے کہ کبھی بھی ایسے بیجا و قابل تضحیک و تحقیر سوالات و اعتراضات سے خامہ فرسائی کی تکلیف نہ کرینگے۔ اس سے ناحق دل شکنی ہوتی ہے۔ اپنا اللہ اللہ کرو۔ صراط مستقیم و راہ حق کی تلاش کے محقق بنو۔ کہ اپنے ہی ایک دستہ و بازو کو کاٹنے لگیو۔ خواہ کیسا اختلاف ہے باہم یہ بھی اسلام کے نام لیوا ہیں۔ ایک مسلمان کی شان نہیں کہ دوسرے پر طعن کرے۔ فضاریٰ و یہود کو حکم ہے کہ اے اہل کتاب آؤ ہم اس اصول پر یکجا ہو جاویں جو کہ ہم تم میں ایک ہے یعنی الا نعبد الا اللہ الخ پس ہم مسلمان ہو کر کیوں ایسے اختلافات و نزاع کو گوارا کریں۔ اللہ عزوجل ہمکو صراط مستقیم پر ثابت قائم رکھے۔ آمین۔

خاکسار خادم العلماء عبدالرحمٰن خلیل بن
مولوی محی الدین صاحب نظام آبادی ضلع گوجرانوالہ

وہابی چھتی

ناظرین اخبار گھر بار اہلحدیث! السلام علیکم۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اہلحدیث جو یہ ۵ ربیع الاول نمبر ۱۲ جلد ۱۲ میں عبدالرحیم و سراج الدین صاحبان نے بعنوان "علمائے حنفیہ کرام سے چند سوال" پندرہ سوال کئے تھے۔ اگر غور دیکھا جائے تو آپ نے یہ پندرہ سوال تعصباً نہیں کئے ہیں بلکہ دراصل حق میں امتیاز کے لئے (اگرچہ اُن کی نیت کو بجز خدائے پاک کے کوئی نہیں جانتا مگر بموجب حکم ان بعض الظن اثم اور ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ہمیں نیک گمان کرنا اور بدگمانی سے بچنا چاہئے) ہمنے بہت مولویوں سے جو اپنے آپ کو حنفی کہلاتے ہیں سوالات مروجہ حال اور مذہب ائمہ کے بارہ میں گفتگو کی تو انہوں نے ادھر اُدھر بہت کچھ اٹاس پٹاس کر کے آخری فیصلہ یہ کیا کہ جب کہ مسئلہ میں ہے تو ہمکو انکار کا ہیکا۔ یہ لوگ ہر بات میں مکہ مدینہ کو سند پیش کرتے ہیں۔ پس اس بنا پر اگر انہوں نے علماء حنفیہ ہی سے جواب طلب کیا ہے تو کون سا مضائقہ۔ اگر علماء حنفیہ کرام سے چند سوال (اہلحدیث) کے لئے ستحصال کئے جاتے ہیں۔ بخوائے سنتے سنو نہ از غرارے صرف ایک ہی صاحب کے ملفوظات نقل کئے دیتا ہوں۔ امید کہ ناظرین ٹھنڈے دل سے سنیں گے۔ ذریعتاً شرح کر دیا ہیں مولوی محمد نذیر صاحب رامپوری جو بقول مقربان و صاحب طبع اُس شرح کے عالم اکمل فاضل اجل حافظ قرآن حاجی حرمین ہیں بقول حدیثؔ

حبیب خدا اشرف انبیاء، کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ "دلائل نضلیت و کمالیت و شرافت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم از القرآن الشمس و انور تر از شمس است اندکہ از قرآن مجید و توریت و انجیل و زبور و دیگر کتاب و احادیث قدسی باید جست۔ بہر حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکرم الاولین و اشرف الآخرین و افضل الانبیاء و المرسلین صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہم اجمعین۔ ہر گاہ کہ برہان کاشف کلام اللہ مجید برآنکہ واشرف بودن حضور صلے اللہ علیہ وسلم شاہد ناطق ہست پس حاجت رنجر ادلہ نیست اگر چشم خدا بینی کسے دارد برآن حقی نہ مست و ز منصفہ از آگاہ باشد تاب کند و فرقہ گراہ و باطلہ کہ مصداق کان من الکافرین اند در رد علم خدا نازل شقی و بدبخت پدید آمدہ اند بر قول و فعل شان اہل ایمان کے عمل کنند و کجا پاسخ شنود اہل اسلام از ین گمراہان و از صحبت ناپاک شان دور مے باشند۔ خدا از دشمنان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و از اعدائے خلفائے اربعہ و دشمنان اہل بیت و اولاد و آل و اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمیع مسلمانان سنت و جماعت را برکنار داشتہ بصحبت خود رغیب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بحب آل و اصحاب و اولاد و انجار و اہل بیت اطہار و اتباع اخیار و اخلاء ابرار تا روز قیام بر قرار دارد۔ نوشتہ بمراتب اعلےٰ رسانید۔ حسن خاتمہ نصیب فرماید اللھم احفظنا من الوھابیۃ والروافض والخوارج وجمیع اھل الکفر والشرک والنفاق و یارب اوصلنا باھل الایمان والایقان فی الجنان و یا اللہ ارزقنا حلاوۃ الایمان والوفاق و یا مالک بجاہ من اتبعہ بطفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم و آلہ و صحابہ و ازواجہ و اھل بیتہ و شیعتہ و اولیائہ و اھل محبتہ اجمعین آمین یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ناظرین آگے سنئے اور سر دھنئے:۔

اکنوں ہیچ مدان ارسوی محمد جہانم صاحب رامپوری غفر اللہ لہ برائے سوختن بگرد باید سے ترسیم ؎

جداشاروں سے ہے شان محمد
خدا خود ہے ثنا خوان محمد
نبی ہوں یا ولی ہوں یا ملائک،
ہیں سب مسنون احسان محمد
خدا بخشے گا ہمکو تم کو سب کو
میاں ہم ہیں غلامان محمد
اگرچہ پُر خطا ہوں میں و لیکن
نہیں چھوڑوں گا دامان محمد

و چند شعر سید و اللہ علیہ صاحب متقی دہلوی شاگرد محمد ابراہیم ذوق غفر اللہ لہ رحمہ برائے سوختن چاہتا ہے فرقہ ضالہ سوداہیہ درج شرح ہائے شوند۔ وآں اینست ؎

دشمن مصطفےٰ ہیں، وہابی
دوست سے کب ہوا یہی بے ادبی
سجدہ کچھ عجب خبیث ہیں یہ سب
سنکر آیت و حدیث ہیں یہ سب
رافضی خارجی کے ہیں یہ چھپا
کیونکر ہیں دشمن رسول خدا
چرگئی بُدا نہیں بھیر تو حسید
ہیں یہ مشرک نجس خبیث و پلید
حق سے خالی ہے سب کلام ان کا
کفر سے شرک و چرک سے ہے بھرا
لے مذاق ان پہ ہے خدا کی مار
اور جنی و علیؑ کی ہے پھٹکار

باقی اشعار از مثنوی او باید جست،

ناظرین یہ ہے ایک عالم اکمل، فاضل اجل، حافظ قرآن، حاجی حرمین کی ملفوظات، جنکو ہمنے انکی شرح مذکور سے ہو بہو حرفاً حرفاً نقل کیا ہے (جنکے نزدیک وہ کتاب چھو سکتے ہیں) اب ہم اسکو کیا کہینگے تعصب کہہ سکتے ہیں یا تعصب کا باپ کچھ؟ نہیں ہم اسکے سوا اور کچھ نہیں کہنا چاہتے ؎

ٹھنڈے اُس تپتے سفاک کو اے داور حشر
خون خود ہم میں نہ تھا خون کا دعوے کیسا

اللھم احفظنا من التعصب والتعصب سوء الاخلاق وجعل الحق باطلا والباطل حقا اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم

(از الحاج محمد اسمٰعیل کفاہ اللہ الوکیل گوجرانوالہ)

خود بدار اہلحدیث ۳۸۲)

بقیہ تواریخ نجد و حجاز

از مولوی ابو سعید محمد حسن صاحب

(۵ مارچ سے ملاکر)

اسی طرح بعض حال کے شاعروں کو سروں میں یہ خبط سما یا ہے کہ وہ ہندو شاعروں کی تصانیف میں سخت اظہم دکھانا چاہتے ہیں اور ان کی معلومات کا وسیع دائرہ بنانا چاہتے ہیں اور از خود لکھ لکھ کر اخباری دنیا میں اگلتے رہتے ہیں کہ ہمارے ورک سخت ایلیٹ کے بادشاہ تھے۔ امریکہ اور یورپ سے خط لیتے تھے حالانکہ اُس وقت وہ ملک آباد ہی نہیں تھے اور سرے سے آریہ ورت سے باہر کسی نے قدم نہیں رکھا۔ حال کے جغرافیہ سے واضح ہوا ہے کہ آریہ ورت عبارت کھنڈ کے علاوہ کوئی اور ملک بھی ہے چنانچہ اتفی شاعر لکھنوی نے یہ ایک نیا انہیر چھیلا ہے کہ پنڈت سری رام چندر بنگال کی ایک چھوٹی خبر کی تصدیق کی ہے جو کہ اُس نے تعصب کی راہ سے شائع کی تھی اور آپنے مقدمات سے سمجھ کر اُسے اپنی تالیف کی ہوئی مہابھارت میں شائع کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ بنگالی پنڈت مذکور نے جھو دو چپ لگے ہوئے کھنڈوں کے حسب ذیل معنے لئے ہیں:۔

(۱) بھارت ورش بنگلہ ہندوستان

(۲) الاورت ایلاسکا ایشیائی روس اور کناڈا کا درمیانی حصہ جو کہ آج کل دریا برد ہے۔

(۳) ہری ورشن، روس و یورپ۔

(۴) کرو ورش، کمبکر کو ریا جاپان۔

(۵) رمیک کھنڈ۔

(۶) ہرینہ ورش۔ امریکہ متحدہ یونائیٹڈ سٹیٹس۔

(۷) بھدراشو ورش، نگرین لینڈ، آسٹریلیا کے حصے

(باقی پر ہے)

ہے:

(۱) گم برش ورش (ہیتی) ہمالہ، ترکستان،

اس کے علاوہ سری وشنو کوش کے مصنف نے اور بھی اس اسم میں ترقی کی ہے اور شہروں کو نالوں کے معنے بھی بدلے ہیں۔ غالباً ان دونوں شاعروں نے خواب میں یہ معنے حاصل کئے ہونگے اسی وجہ سے معنے بتانے والے نے اس کا پتہ نہیں دیا اور کسی پرانے کوش کا اسم ہونا بھی نہیں دیا۔ اور اس خواب کی اہل علم کے نزدیک یہی وجہ ہے کہ حبك الشئ يعمي ويصم اور ان کی اس خوابدانی پریشانی بوجوہ ذیل ثابت ہے:

اوّل:۔ ان اجسام سے تعصب کہ جس کی وجہ سے اہل یورپ کی تمام تحقیقات راقیانہ ہول کے کانٹے معلوم ہوتے ہیں اگر ان کے جیٹھ، ساڑھ کا سورج نکلتا ہو تو انہیں پوس مالہ کی آدھی رات کی کالی گھٹا نظر آتی ہے۔

دوم:۔ یہ معنے ان شاعروں نے تصنیف کئے ہیں۔ ہندوؤں کی پرانی کتابوں میں نظر نہیں آتے اور نہ پرانی کتابوں میں لکھے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

سوم:۔ نالوں اور یورپ کی تقسیم جو کہ بھاجارت جھاڑ وغیرہا میں مرقوم ہے وہ ان کے مخالف ہے۔ ان دو یورپ جن میں دریاؤں نے محدود کر رکھا ہے وہ سمندر ہرام کی دیکھی بھالی خوابیدہ ملکوں میں نظر نہیں آتے۔ بلکہ انہی دو یورپوں سے منسوب ہیں جن کو انہوں نے محدود کر رکھا ہے۔

چہارم:۔ جو جو دریا دو یورپوں اور کھنڈوں کے اندر بہتے ہیں وہ ہندوستان میں ہی موجود نہیں تو آپکے حوالی ملکوں میں کہاں پائے جائیں۔ ہمارے جاگرفیہ نے الاورش کو الکھنڈ کے قریب دکھایا ہے آپ کی اجلا سکھاں نظر نہیں آتی۔ جاکہ تی کو الاورش کی دوسری جانب رکھا ہے، وہ آپ کے خواب میں دیکھو ہوئے ملکوں میں سوجن نظر نہیں آتی۔

پنجم:۔ جن پانڈوں سے الاورش وغیرہ کھنڈ محدود ہیں وہ پہاڑ ہندوستان سے باہر نہیں پائے جاتے

چھٹا:۔ سری رام جی، کل عالم جمبودیپ ہوگا تو سمجھنے کی بات ہے تو اتی کے بھد دیپ یقیناً آسمان کے ۱ طبقے ہونگے کیونکہ تمام زمین تو جمبو دیپ کی نذر ہوگی۔ اب وہ دکھائیں تو کہاں دکھائیں۔ پھر اس پر یہ طرہ ان کے نو کھنڈ جو کہ جمبو دیپ سو بھی زیادہ ہیں کہاں سماویں گے۔

ششم:۔ ہمارے رشیوں منیوں کے بنائے ہوئے سات دیپ اور ۷ کھنڈوں کی پیمائش کے روسو اس قدر وسعت ہے کہ اس میں ۱۲ بلین سما سکتے ہیں۔ اور موجودہ دنیا اس میں ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے سورج کے روبرو ذرہ۔ پس عبارت ورش کل ہندوستان کو ماننا اور جمبو دیپ کل دنیاؤں کو ماننا یہ اپنی بزرگوں کی جاگرفی دال کو بدلگانا اور غیر وسیع معلومات کو محدود بنانا ہے یہ درحقیقت اپنے ہی بزرگوں سے دشمنی ہے۔ علماء یورپ وغیرہ کی تحقیق سے نہیں نئے نئے جاگرفی پرمیشور سے ڈریں۔ دنیا کو مخالط دینے کے لئے ست دھرم سناتن دیا کا ناش نکریں۔

علاوہ بریں آپ نے دوسرا اندھیرا پھیلایا ہے کہ پرانے شہروں کے ناموں کو لوگوں کے دلوں سے بھلوا دیا ہے کہ جس طرح کسی کی دشمنی کی وجہ سے کوئی شے گہرے سے گہرے سمندر کی تہ میں ڈالدے کہ پھر نکال سکیں ویسا ہی انہوں نے کیا ہے کہ پرانے شہروں کو ہندوستان سے باہر سمندروں سے پار بتایا ہے کہ کوئی ان کے درشنوں کو جا سکے اور اپنی کمزوری کو ثابت کیا ہے کہ وہاں سے بھاگ کر ہندو یورپین ہو بیٹھے ہیں اور مالوں کے ملک ہاتھ سے اپنے دیتے ہیں۔"

قدیم نام	موجودہ حال
اشوبات، اشوکانت	بلوچستان
مدھوسکھ	مڈغاسکر
ہرمس	سیبیریا
تامس دیس	ایسین
ارنیک ترنگ	یورپی ترکی
آورت	عرب
نرودانش	مدینہ
کارسکار	مدینہ
اوک	اسکاٹ لینڈ

قدیم نام	موجودہ حال
ککٹ	بلجیم
وشوکرانت، اسی ہنگ	ایشیا
ترنی کرپا	سیسلی
سمال تر، کھک	تبت
ہرنیہ ورش	امریکہ متحدہ
آپ دویپ، رکش باس	بالائی افریقہ
کمار دویپ	امریکہ
ارکمار	شمالی امریکہ
رمنہ کرانت	افریقہ
بھدراشو	ٹرین لینڈ
پشپ شیل	پرتگال
کانچی کروکنچ کومنہ	جرمنی
سینگ	ہالی لینڈ
پشپ چیر	اٹلی
ملک	ڈنمارک
شورویون	مکہ مدینہ
پارس	فارس، ایران
پاروت	۳۶ ملہ، ترکستان
پرلیا، کھک	فرانس، نگال
اشوک، اشویا	اسٹیریا
شاک، ترشک	ابسٹیا تھی
اورتن	برطانیہ
پلاہ، اپرانت	سسقط
یاون، یاردیان	بالائی افریقہ
سومدن بھوم	امریکہ
دکش کمار	جنوبی امریکہ
ہرنیہ پور	ہمپیرو
سورچارکا	افریقہ

(باقی آیندہ)

ابوتراب حسن میرٹھی از ہروائی محلہ پورہ ڈنگہ ہوس

معذرت

بروقت نوٹ لکھنے کا خاکہ سوئت مولانا صاحب انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسے میں تقریر کرنیکو تشریف لیگئے اسلئے نوٹ نہیں لکھے گئے (حبیب)

متفرقات

تقریظات "مدینہ کانفرنس" یہ ایک نئی قسم کی کتاب ہے اس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ سابق زمانہ میں چند علماء نے مدینہ منورہ میں جمع ہو کر اسلام اور ترقی اسلام پر مختلف تقریریں کی تھیں۔ تقریریں اس موضوع پر بڑی زبردست ہیں اُن کا ترجمہ بع دیباچہ کے اس کتاب میں کیا گیا ہے کتاب اپنے رنگ میں قابل دید ہے اکھائی چھپائی اور کاغذ سب اچھا ہے قیمت عمدہ جو محنت اور اشاعت کے مقابلہ میں کچھ ہے پتہ:۔ (عبدالرحیم عبدالرحمٰن لاہور مسجد چینیاں)

جواب تحریر ارع۲۱۶ و ۲۱۷ خریدار ع۲۱۷ نے لکھا ہے کہ کلکتہ کیلوے کمپنی کا مال دریافت کیا ہے الملاغا فریہ ہے "یہ ایک جوہری کی بڑی مشہور معروف دوکان کلکتہ میں ہے اور اس کی شاخیں دلی اور شملہ میں جاڑے اور گرمی میں کھلتی ہیں درخواست پر کیٹلاگ کلکتہ سے مفت ملجاتا ہے۔ غالباً کنگ ہلمٹن جوہری کے بھداس دوکان کا منیجر ہے؟

خریدار ع۲۱۷ نے کتاب "عقل و شعور" کی نسبت دریافت کیا ہے جواباً عرض ہے کہ یہ کتاب کیا کتاب ۱۹۰۸ء میں مطبع رتن پرکاش ژلام میں چھپی ہے ایک جلد ہمارے کتب خانہ میں موجود ہے مگر یہ کتاب کسی کو عاریتاً یا قیمتاً ہم نہیں دے سکتے۔

لیکچرر جادہ ارتقلام ہی کے اطراف میں زیادہ تعلیم ہوئی ہے کیونکہ مصنف (مولوی نظام الدین مرحوم) کے زیادہ تعلقات اسی طرف تھے۔ اس کتاب کا نام "نظام خاکہ" ہے غالباً ہاور وہ ژلام میں بھوت لگائے گی۔ والسلام

ایڈیٹر۔ کتاب عقل و شعور، غلام رسول سے مولوی عبدالغفار محمد نذیر آباد شہر ملتان بذریعہ ایڈیٹر مل سکتی ہے۔

طبی جواب بجواب سوال حاجی واصل حسین صاحب — آپ الطریق گلیشری تیار شدہ دواخانہ ہندوستانی مویلی سے ملتا ہے۔ عالم الورود سے بندوبست ہوا۔ باقی کے لئے وعدہ۔

دی پی منگرا کر بطریق ویل استعمال کریں۔ اور دو ہفتہ متواتر استعمال کرکے نتیجہ سے اطلاع دیں؛

طریق استعمال:۔ ۱ ماشہ علی الصبح اور ۱ ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ شیر گاؤ یخته جوش دادہ بیم تا نذا مرغن۔ پرہیز از جملہ ترش و شیار

(راقم خاکسار محمد الدین جعفر حاذق حکیم ہیدوالہ لاہور)

عجیب خط نسانہ درخوست (ایک صاحب (خریدار ع۳۱۷۵) تحریر پیش کرتے ہیں کہ آپ دفاتر ایڈیٹر طبی جو ہفتے کے روز خطبہ میں تقریر کرتے ہیں وہ تقریر اخبار اہلحدیث میں درج ہو کر ناظرین تک پہنچائی جائے۔ ثبوت تو اسکا ارشاد ہے ملتا ہے حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں خطبہ پڑھا تو ایک صحابی ابوشاہ نے لکھوانے کی درخواست کی حضور نے فرمایا اسکو لکھدو، خود حضور نے بھی حاضرین غائبین تک پہنچایا۔ ثبوت تو ملتا ہے مگر کریں کیوں؟ اور ہو کیسے۔ یہ مشکل ہے؛

یاد رفتگان میرے ایک مخلص دوست منشی محمود صاحب کی اہلیہ انتقال کر گئیں۔ انا للہ

(حسن خان از سنگرور)

میرے والد مرحوم انتقال کر گئے بڑے حامی توحید وسنت تھے (مولوی ضیاء الدین ضیائی جملہ چتل قبر) میرے عم صادق محمد مصنف الہدیٰ صاحب طاعون سے انتقال کر گئے (محمد نذیر اہلحدیث از سرگودھا بنجوں)

سفت احمد مرحوم ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن سوہیاں ضرر ضلع امرتسر نوجوان صالح اسی ہفتے طاعون سے انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ ناظرین سے دردخواست ہے مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا مغفرت کریں اللھم اغفر لھم وارحمھم؛

محمد یہ کیمیکل کی بابت اطلاع دیجاتی ہے کہ جس شخص کیطرف گیارہ سو کی رقم باقی تھی اُسکی بابت سنا کہ جعلو جلع چہرہ میں آئے مال مروجت کیا ہے اور رقم ملنے والا ہے چنانچہ محمدیہ کیمیکل کو یہاں سے روانہ کیا گیا مگر وہ شخص مقدار کے پہنچنے سے پہلے ہی رقم لیکر مظفر پور چلا گیا تھا تحقیقات پر معلوم ہوا اور مسئلہ روسو روپیہ وصول ہوا۔ باقی کے لئے وعدہ۔

آجتک ہندوستان میں ۵۶ بنک ٹوٹ چکے ہیں نہیں شرکا کوئی روپیہ بھی نہیں ملے۔ محمدیہ کیمیکل کے کارکنوں کی یہ نیتی کا اثر ہے۔ اس کے ٹوٹنے پر بھی فی روپیہ ۱۳ر تو تقسیم ہو چکے ہیں باقی سے بھی مایوسی نہیں۔ خدا کرے پائی پائی وصول ہو جائے؛

انجمن اخوان الصفا اس انجمن کا ذکر اہلحدیث کے کئی نمبروں میں ہوا مگر جلسہ میں مصروفیت کی وجہ سے پھر رہ گیا دوران جلسہ میں بھی کئی ایک صاحبوں نے اس کے نام یہ خط لکھے ہیں:۔ مولوی بشیر الدین صاحب موضع بھوگاں ڈاکخانہ بہت آباد ضلع دیناجپور بنگال۔ چندہ ۸ر۔ مولوی امداد حسین صاحب منشی محکمہ پولیس بلدہ رانگون ڈاک خانہ کنٹونمنٹ ضلع الہ آباد ۲ر۔ عبدالمتعال خان سوداگر منڈا ۲ر۔ مولوی حافظ محمد یحییٰ صاحب موضع رکھ آکناد ریل سیدپور ضلع منٹگمری ۲ر۔ مولوی ابوبکر صاحب جونپور محلہ قضیانہ ۲ر۔ مولوی قمرالدین صاحب معتمد مدرسہ آرہ جونپور محلہ قضیانہ ۲ر۔ مولوی فخرالحسن صاحب ماڈہ ضلع فیض آباد ۲ر۔ محمد سلطان شاہ جونپور محلہ قضیانہ ۲ر۔ بابو جمال خان ہمراہ بی گرداور قانون گو مرزا پور برٹش برما ۲ر۔ سید عبدالسلام بہاری ۲ر۔ حاجی علیخان مرحوم دہلی ۲ر۔ مولوی محمود بنارسی برادر مولوی ابوالقاسم صاحب محاذ رانگر ۲ر۔ مولوی اسمٰعیل صاحب کمپنی ڈاک خانہ رودر نگر نیپال ہر جوم رنگون ۲ر۔ حاجی قطب الدین امام مسجد وڈال ڈوگ ڈاک خانہ جنڈیالہ ضلع امرتسر ۲ر۔ جملہ سے سابقہ ۲ر۔ گل ۱۰۰ر۔ ان صاحبوں سے کسی کی رقم کم کرنیکی ہو یا پتہ قابل لکھنے ہو تو اطلاع دیں۔ مساب آئندہ پرچہ میں شائع ہوگا۔

علماء و طلباء کو خوشخبری (چند عربی کتابیں) اکثر اصحاب کو مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی کی کتاب ہدایۃ القاری کے کل حصص کی خواہش تھی اور ان کی خلط کتابہ مذکور کی طلب میں آتے رہتے۔ ان کو اطلاع کر دیں کہ مولانا کو محدود تحفہ ہدیۃ المہدی کے کل حصے علماء و طلباء کو مفت تقسیم کرنے کیلئے خاکسار کے پاس بھیجدیئے ہیں اس لئے شائقین جلد درخواست بھیجیں اور ساتھ ہی محصول بھیجدیں

تحکیم شمس الدین صاحب امرتسر کثرہ سعید طالبان کتاب "طاعون مکلم" کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہمیں ٹکٹ بھیجکر کتاب منگوائیں؟

انتخاب اخبار

انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ اس سال سنہ میں گزشتہ کی نسبت قدرے کم رہا۔ مولانا ابوالوفا ثنا اللہ صاحب کی تقریر کا عنوان تھا "ہمارا تعلق" جس میں آپنے علماء لیگ یافتہ اور دیگر مسلمان پارٹیوں کو آپس کے نفاق انگیز رویہ کی اصلاح متعلق کی طرف توجہ دلائی۔ حاضرین نے لکچر کو نہایت غور سے سنا اور بہت متاثر ہوئے۔

امرتسر میں سنہ زقدرے طاعون ہے!

جنگ کے متعلق تازہ اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ ۲۸ مارچ سے ہم رابرٹس تک جو خبریں ہندوستان میں پہنچی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے انگریزی ڈاک کے جہاز غلاطا کو غرق کر دیا ہے۔ یہ جہاز مغربی افریقہ کی ڈاک لیجا رہا تھا۔ اس میں علاوہ ملازموں کے ۲۴۰ مسافر بھی سوار تھے جن میں سے ۱۵۰ بچالئے گئے باقی ۹۰ غرق ہو گئے۔

اسی آبدوز کشتی نے انگریزی تجارتی جہاز انگیلا کو بھی غرق کیا ہے۔

ایک آبدوز کشتی نے ملک ہالینڈ کے ایک سٹیمر کو غرق کر دیا ہے۔

محکمہ بحریہ انگلستان نے اعلان کیا ہے کہ جرمن آبدوز کشتی "ویلو ۲۹" مع تمام آدمیوں کے غرق ہو گئی ہے۔

ایک فرانسیسی جنگی جہاز نے ایک جرمن آبدوز کشتی پر حملہ کیا۔ کشتی پانی میں غوطہ لگا گئی اس کی جگہ پانی پر تیل تیرتا ہوا دیکھا گیا۔

انگریزی تجارتی جہاز ڈونیلان کا ایک جرمن آبدوز کشتی نے ۲ گھنٹے تک تعاقب کیا مگر وہ بچکر ڈوبن میں پہنچ گیا۔

ایک اور انگریزی تجارتی جہاز رسلی اوف کیجر کا جرمن آبدوز کشتی نے تعاقب کیا مگر اس کے کپتان نے اس پھرتی سے جہاز کو بچایا کہ آبدوز کشتی آسمپر سمارپیڈو نہ پھینک سکی:

ایک انگریزی تجارتی جہاز ظلیمز جو گلاسگو سے کیپ ٹاؤن کو جا رہا تھا اسے کسی جرمن آبدوز کشتی نے غرق کر دیا۔

متعدد جرمن جنگی جہاز اور دو ہوائی جہاز بحیرہ شمال کی طرف جاتے ہوئے دیکھے گئے۔

موسم کے صاف ہو جانے پر روز دو ہوائی جہاز بحیرہ شمال میں پھر جنگی کارروائیاں شروع ہو گئی ہیں۔

روسی بیڑے نے بھی باسفورس کے قلعوں پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔

ترکوں کا سب سے بڑا جنگی جہاز گوبین مرمت ہو گیا لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی رفتار ۲۷ میل کی بجائے ۱۰ میل فی گھنٹہ رہ گئی ہے۔

ترکوں کا ارادہ ہے کہ اپنے تمام بیڑے کو جمع کر کے یکلخت روسی بیڑے پر حملہ کر دیا جائے۔

لیباؤ (روس) پر جرمن جنگی جہازوں نے گولہ باری کی جس سے پندرہ مکانوں کو نقصان پہنچا اور ایک آدمی ہلاک ہوا۔

اعلان کیا گیا ہے کہ بحیرۂ بالٹک میں روس کے چار ڈریڈ ناٹ اور چار سپر ڈریڈ ناٹ ہنکر تیار ہو گئے ہیں جس سے روس کی بحری طاقت کافی مضبوط ہو گئی ہے۔

آسٹروی سٹیمر پرنسپل سے روسیوں نے سپاہیوں کے علاوہ ۴۷۲ قیدی گرفتار کئے ہیں جو سب سے سب ہنگری کے سوزین سے ہیں۔

بابعالی نے دارالخلافت قسطنطنیہ کا نام "دارالخلافت العثمانیہ" قرار دیا ہے۔

علاقہ کوہ قاف میں بمقام ساری کمش ترکی اور روسی فوجوں میں سخت خونریز لڑائی جاری ہے۔

کوہ کارپھین (آسٹریا) میں روسی اور آسٹروی فوجوں میں بھی نہایت شدت سے جنگ ہو رہی ہے آسٹروی فوجوں نے سوریو کو دریا سے گزر کر روسی علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

جرمنوں نے سلطنت رومانیہ پر سخت زور ڈالا تھا کہ وہ ایک جرمن جنیس کو رومانیا میں سے گزر کر ترکوں سے جا ملنے دے مگر رومانیا نے اجازت نہ دی۔

رومانوی سفیر متعینہ لندن نے اعلان کیا ہے کہ رومانیہ اخیر تک غیر جانبدار رہیگا۔

بہت سی جرمن فوجیں مشرقی میدان جنگ کو جا رہی ہیں۔

روسیوں کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ وہ کرپاتھوں کے قریب پیشقدمی کر رہے ہیں۔

ہالینڈ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ سلسلہ افواہیں پھیل رہی ہیں کہ اتحادیوں نے دریائے الیسر (واقعہ فرانس) پر جرمن صفوں کو توڑ کر اسکے میسرہ کو باقی فوج سے منقطع کر دیا ہے۔

دشت پریٹر (فرانس) میں فرانسیسی فوج نے ایک جرمن خندق کی لائن پر قبضہ کر لیا ہے۔

علاقہ ارگون (فرانس) میں فرانسیسی فوج نے ۱۵۰ میٹر جرمن خندقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

فرانسیسی ہوابازوں نے دو دور اور شپین کے سٹیشنوں اور فوجی چوکیوں اور شہر سانسان پر ۲۴ گولے پھینکے۔ بجیم میں انہوں نے بروجز کے سٹیشن اور ہوابازی کے کیمپ پر بھی گولے پھینکے۔

انگریزی اور جرمن ہوائی جہازوں میں لڑائی ہوئی۔ ایک جرمن ہوائی جہاز نیچے گرا لیا گیا اور اسکے دو ہوا باز مارے گئے۔

سابقہ وزیر خارجہ فرانس نے لکھا ہے کہ جرمنی عمداً و قصداً ہالینڈ کے تجارتی جہاز غرق کر کے ہالینڈ کو ہشتعال دے رہا ہے تاکہ انگریزی اور جرمن بیڑوں کے جنگ میں جو انکدن ہونیوالی ہے ایسی زمین بحری مستقر حاصل کر سکے۔

ایک جاپانی فوجی مشن فرانس کے طریق جنگ کا معائنہ کرنے کیلئے فرانس میں وارد ہوا ہے۔

سرحدی جدران قبیلہ کا ایک لشکر داوی توپی کے کسی مقام پر حملہ کرنے کیلئے جمع ہو رہا تھا جب اسکی اطلاع آٹھ دس ہزار تک پہنچگئی تو انگریزی فوج نے آسمپر حملہ کر کے انکو بھگا دیا۔ سرحدیوں کے دو سو آدمی مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے۔

خطوط جن میں اخبار بھیجنے سے متعلق رقوم وصول ہوئیں:۔ مولوی عبدالستار خان انبالہ سی ۱ روپیہ ۸ آنہ + بابو گل محمد صاحب لاہور ۱ روپیہ + بابو اللہ دتہ صاحب ۱ روپیہ + مولوی عبدالرحمن صاحب ۱ روپیہ + بابو عبدالحق صاحب ۱ روپیہ + بابو عبدالحق صاحب ۱ روپیہ + بابو عبدالحق

یہ اخبار ہفتہ وار ہر بدھ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً و سابقہ بستیوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی بنگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط و مضامین واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ شرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنیپر واپس ہو سکینگے۔

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

نمبر ۲۴ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپیہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۷ روپیہ
عام خریداران سے ۵ روپیہ
فی شمارہ ۲ نیا پیسہ
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ یا ۶ پیس
فی شمارہ ۳ نیا پیسہ

اجرت اشتہارات

کافیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت وار سال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۳۰ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

آریہ مسافر کی تہذیب (قابل توجہ آریہ پرتی ندھی سبھا) ۱
خانپوری قاضی صاحب ۲
انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں میری تقریر ۳
اتفاق کی ایک مثال ۴
قادیان شن (خواجہ کمال الدین اور الحکم) ۴
تلوار و بال مباحثہ ۵
مسافر آگرہ خبردار ۶
جنگ میں اسلام کی صداقت ۶
قابل توجہ انجمن حمایت اسلام لاہور ۶
ولیم محمدی ۷
آپیلوں کے باب۔ سماعت کرلیں آپ ۷
علمائے کرام توجہ فرماویں ۷
مسئلہ وفات عیسیٰ و رفع ۸
مذاکرہ علمیہ بابت فسخ نکاح ذاتیہ ۹
تبلیغ ولی (نظم) منوفات (اسماء خریدار) شہادت ۱۵-۱۲

آریہ مسافر کی تہذیب

قابل توجہ آریہ پرتی ندھی سبھا

نہ سہی رسائل و اخبارات کا فرض ہونا چاہئے کہ وہ مذہب کی حمایت میں خود مذہب کی ہدایت سے باہر نہ ہوں ورنہ کہا اور سمجھا جائیگا کہ یہ مذہب کی حمایت نہیں بلکہ اپنے نفس کا دل بہلاوا ہے۔ مذہب کے علاوہ گورنمنٹ کا قانون پریس ایکٹ بھی انسان کو کافی سے زیادہ دبا رکھتا ہے مگر جن لوگوں کی عادات اتنی بگڑ چکی ہوں جن کا علاج خدا کا قدرتی قانون ہے کما قضی اللہ آیات واللہ علیم حکیم ہم کسی کو نہ کوئی مذہبی ہدایت فائدہ دے سکتی ہے نہ سرکاری قانون۔ کیونکہ وہ اپنی فطرت میں بے بس ہوتے ہیں کسی کہنے والے نے کہا ہے کہ

کرتے ہوئے بقول ۔۔۔
تیش عقرب نہ از پئے کین ست
مقتضائے طبیعتش این ست

آن کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہمنے کیا کیا۔ ایسے اشخاص کسی سوسائٹی میں ہوں باعث عزت نہیں ہوتے بلکہ موجب عار اور باعث ننگ ہونے چاہئیں۔

آج جس مضمون کی طرف ہم آریہ پرتی ندھی سبھا کو عموماً اور لالہ منشی رام جی کو خصوصاً توجہ دلاتے ہیں وہ رسالہ آریہ مسافر کے شہید نمبر میں درصورم ویر اگرو کل کے قلم سے نکلا ہے۔ ناظم مذکور نے اس میں پنڈت لیکھرام کی موت کو تمام دنیا کے بزرگ زیدوں کی موت پر ترجیح دی ہے۔ ہمکو اس کے برا ماننے کا کوئی حق نہیں جس کا جس کو اعتقاد ہوتا ہے وہ ایسا ہی کہتا ہے۔ اپنی دوکان کی چیزوں کو سراسر ایک کا حق ہے مگر دوسری دکان کی نسبت غلط خیالات پھیلانا تو کسی طرح جائز نہیں۔ [illegible] کہ اس دکان کی بابت یہ شہرہ

گلزار احمدی ۔ سرورق الجزء کا نرخ پیشگی بخارج نظم میں دا عظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت مہ اول مہ سالانہ ۱۲ روپیہ

کیا جائے کہ ان کی مٹھائی میں زہر ہے۔ ایسا کہنے والا قرطاس آریہ سماج میں بھوا قابل عزت ہوگا کو نوع الوقت کے لئے اسکے منہ کہا جائے

پنڈت لیکھرام دھرم دیو اپنے شہید کے ذکر میں کیا لکھتے ہیں ہم پڑھنے والے کو توجہ دلانے کی حاجت نہیں جانتے کیونکہ اس کے مسلمات کے وسائل ہمارے خرد و دسترس ہیں۔ ہاں آریہ پرتی نیدھی کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے آئین کو دیکھے۔

پنڈت دھرم دیو لکھتے ہیں :-

آہ۔ غزنی کا سکندر فاتح نے کس ہوس شراب سے بے بس ہو کر دم توڑا۔ اور ایشیا سے غزنوی نے ہیرے لعلوں کو دیکھتے اور روندتے ہوئے اجل کا رستہ لیا۔ غزنوی اپنے عظیم کے نشانہ سے تڑپ کر بگیا۔ امریکہ کے نامور متحدہ کی بنیاد ڈالنے والا واشنگٹن ایک باغی کے تیر سے ڈھیر ہوگیا۔ آہ ابراہام لنکن جنگجو نیلیں نے بیماری کے ایک لمحہ پر آخری سانس نکالدیا حضرت عیسےٰ رسول کا نشانہ بنا۔ محمد دیو پیروں کے نشانے سے مرا۔ ط

اہلحدیث ۔ جس حقارت اور کمینہ پن سے دنیا کے مصلح اعظم اور مسلمانوں کے ہادی، قوم آدم افتخار علی اجمع سید ولد آدم، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا ہے ہمیں اس کا بھی دماغ طال نہیں تھا کہ اس غلط بلکہ صریح جھوٹ واقع سے رنج ہے جو چار بے حضور پر نور کے انتقال کا سبب بنایا گیا ہے۔

سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت جو چاہیں کہدیں، شاعر سومنات کا برا اس طرح نکل سکے گا اس کا بھی ہمیں خیال نہ تھا معلوم کس زمانہ کی اپنی تہذیب ہے۔ اسے نگاہ اگر آریہ قوم کی تاریخ سے واقف ہوتا جب وہ پنجاب میں آئے اور آکر انہوں نے یہاں کے لوگوں پر فتوحات شروع کیں تو یہاں کا کونسا کون رہنے والا کب ایسا تھا جو ان کا مقابلہ کرتا۔ ہر ایک کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ ایسی حالت میں ان کے لئے شودر کا لفظ زبان پر لانا بھی گالی بن گیا تھا۔ اس نے اگر وہ اپنی محنت سے کمائی ہوئی دولت کو بھی ان کے حوالہ کر دیتا تو بھی وہ اس کو شودر ہی کہتے رہتے۔ ان کے قانون بنا دیئے کہ شودر کو ایسا کرنا چاہیئے۔ ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ ان کے لئے یہ سزا ہے یہ جزا ہے۔ ان کے لئے یہ حرام ہے یہ حلال ہے۔ ان کے لئے یہ فرض ہے یہ نفل ہے۔ ان کے لئے یہ ثواب ہے یہ عذاب ہے۔ ان کے لئے یہ جنت ہے یہ دوزخ ہے۔ ان کے لئے یہ نجات ہے یہ ہلاکت ہے۔ ان کے لئے یہ ہدایت ہے یہ ضلالت ہے۔ ان کے لئے یہ ایمان ہے یہ کفر ہے۔ ان کے لئے یہ اسلام ہے یہ شرک ہے۔ ان کے لئے یہ توحید ہے یہ بت پرستی ہے۔ ان کے لئے یہ ہدیٰ ہے یہ ضلال ہے۔ ان کے لئے یہ رشد ہے یہ غی ہے۔ ان کے لئے یہ صلاح ہے یہ فساد ہے۔ ان کے لئے یہ صواب ہے یہ خطا ہے۔ ان کے لئے یہ حق ہے یہ باطل ہے۔ ان کے لئے یہ صدق ہے یہ کذب ہے۔ ان کے لئے یہ حسن ہے یہ قبح ہے۔ ان کے لئے یہ خیر ہے یہ شر ہے۔ ان کے لئے یہ نیکی ہے یہ بدی ہے۔ ان کے لئے یہ فضیلت ہے یہ رذیلت ہے۔ ان کے لئے یہ مدح ہے یہ ذم ہے۔ ان کے لئے یہ ثنا ہے یہ ہجو ہے۔ ان کے لئے یہ مقبول ہے یہ مردود ہے۔ ان کے لئے یہ مرغوب ہے یہ مکروہ ہے۔ ان کے لئے یہ مستحب ہے یہ مستحق ہے۔ ان کے لئے یہ مباح ہے یہ محظور ہے۔ ان کے لئے یہ مامور ہے یہ منہی ہے۔ ان کے لئے یہ واجب ہے یہ ممتنع ہے۔ ان کے لئے یہ ممکن ہے یہ محال ہے۔ ان کے لئے یہ مقدور ہے یہ معجوز ہے۔ ان کے لئے یہ مقدر ہے یہ مقضی ہے۔ ان کے لئے یہ مشیت ہے یہ ارادہ ہے۔ ان کے لئے یہ قضا ہے یہ قدر ہے۔ ان کے لئے یہ علم ہے یہ جہل ہے۔ ان کے لئے یہ حکمت ہے یہ سفاہت ہے۔ ان کے لئے یہ عقل ہے یہ نقل ہے۔ ان کے لئے یہ فہم ہے یہ وہم ہے۔ ان کے لئے یہ ظن ہے یہ یقین ہے۔ ان کے لئے یہ شک ہے یہ وہم ہے۔ ان کے لئے یہ ظاہر ہے یہ باطن ہے۔ ان کے لئے یہ جلی ہے یہ خفی ہے۔ ان کے لئے یہ نص ہے یہ ظاہر ہے۔ ان کے لئے یہ مجمل ہے یہ مفسر ہے۔ ان کے لئے یہ محکم ہے یہ متشابہ ہے۔ ان کے لئے یہ مطلق ہے یہ مقید ہے۔ ان کے لئے یہ عام ہے یہ خاص ہے۔ ان کے لئے یہ مطلق ہے یہ مقید ہے۔ ان کے لئے یہ مجاز ہے یہ حقیقت ہے۔ ان کے لئے یہ کنایہ ہے یہ صریح ہے۔ ان کے لئے یہ مشترک ہے یہ مؤول ہے۔ ان کے لئے یہ مفسر ہے یہ مجمل ہے۔ ان کے لئے یہ ناسخ ہے یہ منسوخ ہے۔ ان کے لئے یہ مبین ہے یہ مبین ہے۔ ان کے لئے یہ مفہوم ہے یہ منطوق

اتفاق کی ایک مثال

گزشتہ جلسہ علیگڈھ کے موقع پر میں نے اتفاق اور اتحاد پر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اتحاد تو ممکن نہیں اتفاق ممکن بلکہ واقع ہے اس کی بہت سی مثالیں دی تھیں۔ تقریر کے بعد اہل علم کو اس پر اپنے خیالی کا موقع تھا یا قضا جس پر بعض علماء نے نکتہ چینی سے مخالفت بھی کی جس کا جواب اسی وقت دیا گیا۔ مگر اتفاق ہمارے ہاتھ ایک مطبوعہ فتوے آیا ہے جو افسوس اس وقت ہاتھ میں ہوتا تو سارا بھگارا ہی طے ہو جاتا۔ جن علماء نے مخالفانہ طور پر اس وقت مخالفتوں سے مشترک کام میں اتفاق کرنے کی مخالفت کی تھی تو وہ ان کے بھی دستخط اس فتوے پر ہیں۔ یہ ہم نے ایک سائل دین کے دستخط شدہ دیکھا ہے جس کو حنفی علماء نے لکھا اور اہلحدیث علماء نے اس کی تصدیق کی۔ بہر حال وہ فتوے مطبوعہ درج ذیل ہے:-

کہا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ ایک شخص نے اپنا مکان مسجد بنانے کیلئے وقف للہ کر دیا تاکہ احاطہ مکان جہاں تک ہے اس میں مسجد بنائی جائے اور ذکر اللہ سے وہ مرتع آباد ہو۔ اور لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں نے اس مکان کو مسجد بنانے کے لیے وقف کر دیا۔ اب اس وقف کو توڑ سکتا ہے یا نہیں اور وقف کہہ سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب | امام ابو یوسف کی روایت کے مطابق وقف بالقول صحیح ہے پس صورت مسئولہ میں یہ وقف صحیح ہو گیا اور اب اسے جائز نہیں کہ اسے فروخت کرے واذا کان الملک لرجل عند ھما یزول بالقول عند ابی یوسف وھو قول الائمۃ الثلاثۃ وھو قول اکثر اھل العلم وعلیہ ھذا اخر جہ الزیلعی الحنفی وعلیہ الفتوی کذا فی فتح القدیر وعلیہ الفتوی کذا فی السراج الوہاج انتہی (الفتوی)

فی الدار الملک قال ھو فی القیاس بالدار سواء وفی الاستحسان ھو وقفہ و بہ نأخذ قول ابی یوسف وعلیہ الفتوی (السراج الوہاج)

(ترجمہ) وقف میں فتوی قیاس پر ہے اور استحسان پر ہے اور ہم اسی کو لیتے ہیں اور ابو یوسف کے قول پر فتوی ہے۔ (اہلحدیث)

واللہ اعلم

کتبہ محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولانا مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح — الجواب صحیح

سید محمد عبد السلام غفرلہ — سید محمد ابو الحسن

الجواب صحیح والدعائی بالخیر

ابو محمد عبد الوہاب ثانی صدر بازار دہلی

الجواب صواب

بندہ محمد قاسم عفی اللہ عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صواب

بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح

عبد العزیز رحیم آبادی

الجواب صحیح

اخوہ سید الرحمن علی عفا عنہ مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

لا تفاوت ان الوقف صحیح

حررہ عبد الرحمن کفاہ اللہ عفا عنہ دہلی

الجواب صحیح

محمد کرامت اللہ عفا عنہ دہلوی

الجواب صحیح

محمد ابراہیم دہلوی

الجواب صحیح

کتبہ محمد عبد الصمد شرف

الجواب صحیح

عبد الرحمن مدرس مدرسہ سید نذیر حسین الخ پھاٹک حبش خان دہلی۔

الجواب مصیب

ابو محمد عبد الجبار ملکپوری وطنی قصبہ دہلی

اس فتوے کے اقول حنفی علماء ہیں دلیل میں کتب فقہ کا حوالہ ہے نہ کوئی آیت ہے نہ حدیث۔ مگر چونکہ اہلحدیث علماء کے نزدیک بھی یہی حق معلوم ہوتا ہے اس لئے کسی اہلحدیث عالم نے شرط اور تصحیح کرنے سے انکار نہیں کیا یہی میری مراد تھی اور ہے کہ چونکہ ہندیں اور میرے مخالف میں برابر کا مسئلہ مختلف فیہا ہے اس لئے ایک دوسرے کو مخالفت کی وجہ سے اس قدر آگے بڑھا دیں کہ اپنے ہی بارہ کو کاٹیں۔ تو مسیح موعود سے ان کو کیا ملا اور انہوں نے کیا سیکھا۔ کیا وہی مثل صادق ہوئی:-

"دھیلی بھی گیا اور روکھا کھایا"

قادیانی مباحثہ

گو قادیانی مشن بلکہ اس کے بانی سے ہمیشہ ہمارا مباحثہ ہوتا رہا یہاں تک کہ بانی مشن نے اسی مباحثہ سے تنگ آکر ۱۵ اپریل کو فیصلہ کا آخری فیصلہ کیا اعلان بھی کیا تھا جو خدا کے فضل سے بچوں کیلئے موجب ازدیاد یقین ہوا۔ الحمد للہ۔ مگر مرزا صاحب کے بعد جو ان کے مریدوں میں اختلاف ہوا تو ہم نے لکھا تھا کہ تمہاری مصالحت کی صورت یہ ہے کہ تم دونوں مل کر ہم سے مباحثہ کر لو تاکہ تم دونوں میں مصالحت ہو جائے! اس تجویز کو قادیانی پارٹی نے یوں توڑ مارا کہ ہم دونوں مل کر مباحثہ کر چکے ہاں صرف اپنی طرف سے منظور کیا چنانچہ ۲۶ مارچ کے اہلحدیث میں ہم نے بھی منظوری دیدی۔

مگر الفضل نے ۳۰ مارچ کے پرچہ میں (جو ۲ اپریل کو کہیں ملا ہے) بہت سے شرائط ایسی بیکار لکھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بحث کرنا نہیں چاہتے اور کہکر شائد بچ نکلنا ہے۔

ہم نے دلائل اور مفصل لکھا تھا (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث ۲۶ مارچ صفحہ ۹) کہ آپ جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں اور دلائل سے اس کو سمجھ جاتے ہیں پس ہم بھی آپ سے یہی پوچھتے ہیں کہ حکما پابند دعوے سمجھا دیں۔ ہاں آپ کا اختیار ہے کہ اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے جس جس مقدمہ سے چاہیں کام لیں ہمارا حق ہوگا جس مقدمہ (دلیل) پر چاہیں گے بحکم مناظرہ ہم اعتراض کریں گے آپ کا حق ہوگا کہ حکما اعتراض کی تحقیق کریں مگر قادیانی اور حق پسندی کا ٹھیکہ الفضل نے آپ سے آپ لیکر کہا کہ مباحثہ دو روز ہو گا لیکن ہم میں شریک ہونے سے نہیں ہٹنا چاہئے کہ وہ بیمار مخالفت ہے میں اس کے ساتھ اس مسئلہ کا م میں بھی کیوں نہ لوں۔ بس یہی ثبوت ایک کافی دلیل ہے علماء کی وسعت ظرفی کی کافی دلیل ہے!

خدا مسلمانوں کو نیک سمجھ اور بوجھ عطا کرے کہ وہ مخالفت اور مخالفت میں تمیز کر کے لا تفرقوا کو ہمیشہ ملحوظ رکھا کریں جس روز مسلمانوں کو یہ سمجھ آجائیگی آسمی روز ان کے دن بھلے ہو جاویں گے واللہ الہادی۔

قادیانی مشن

(خواجہ کمال الدین اور انکے)

اہلحدیث کے ناظرین جانتے ہونگے کہ خواجہ کمال الدین صاحب جو انگلستان میں تبلیغ اسلام کا کام شروع کر آئے ہیں باوجود مخالفت مذہبی کے اہلحدیث میں ان کے مشن کی ہمیشہ تائید ہوتی رہی کیونکہ ہم نے اسلام کا خادم صحیح سمجھا ہے وہ یہ ہے:-

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا (الآیۃ)

جب بولو عدل سے بولو"

مگر قادیانی اخبار ہمیشہ خواجہ صاحب کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار کی تازہ اشاعت میں ایک مضمون لکھا ہے جو یہ ہے:-

ناظرین نوٹ کرینگے۔ کہ مسئلہ احمدیہ کی خبروں کے ضمن میں یہ نوٹ کہاں درج کیا جانا چاہئے مگر اسے پڑھکر ان کا تعجب دور ہو جائیگا جب خواجہ صاحب کبھی دینی معلومات اور علم صحیح میں ممتاز یا مشار الیہ نہیں ہوئے۔ ولایت سے آکر ہندوستان میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جیسے حکم صریح کے خلاف دست سوال دراز کرنے کے لئے نکلے تو اپنے خیال میں ایک ماہر رفیق کو بھی جو تنخواہ دار ہے ساتھ لیا۔ تاکہ احمدیوں کو گمراہ کرنے میں ان کا معاون ہو۔ خواجہ صاحب کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ اچھے

خواجہ صاحب کے سفر کی برکات

وفات حیات مسیح پر کہیں! آپ لکھے مار امسئلہ جناب علم مناظرہ کا مسئلہ ہے کیونکر مسلمانوں کا حق نہیں کہ جبر و دلیل کو خود ہی سمجھ جاویں اور سائل کو تلقین کرنے بیٹھے کہ اس پر اعتراض کرو۔ ممکن ہے۔ سائل اس پر اعتراض کرے یا قصر مسافت کی بابت سے کسی پارسا سان طریق سے مدعی کی دلیل کو توڑ دے آپ کون ہوتے ہیں سائل کو سکھاویں اور مجبور کریں کہ فلاں دلیل کے اس جزو پر بحث کرو۔ واہ سبحان اللہ۔ قادیانی مشن نے دنیا میں تو تجدید کی تھی مقدمات میں بھی ایجاد سے نہیں رہ گئے آپ نے بھی کیا لکھا ہے:-

ہم اس دعوت (مسیحیت مرزا) کی علمی منہاج ثبوت ثبوت دینے کے لئے تیار ہو چکے ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کر لیتے ہیں (الفضل ۳۰ مارچ)

پس اب اپنی تیاری کو پورا کیجئے اور ابھی سے بحث کو نہ بڑھائیے۔ آپ اس دعوئے (مسیحیت مرزا) کا ثبوت دینے کو تیار ہیں تو ہم سننے کو حاضر ہیں۔

ہاں یہ خوب کہی

ڈلہوزی میں اسی طرح بحث شروع ہوئی تھی کہ پہلے وفات حیات مسیح پر مباحثہ ہوا تھا اور بعد میں صداقت پر۔ اور وہاں مناظر خود مولوی ثناء اللہ صاحب تھے (الفضل ۲۰ مارچ)

کیا خوب! اے جناب راہبر بھی کا تو گھر یہ ہے کہ آپ لوگ ادھر آدھر کی کہکر وقت ضائع کریں گے اور اصل مطلب پر نہ آویں گے۔ یہی تو آج تک افسوس رہا کہ آپ لوگ راہبر جیسے با امن مقام میں بھی صداقت مرزا کی بحث کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ بلکہ ہر ائیس لقاب صاحب راہبر نے تیسرے روز ہر چند زور سے فرمایا کہ وفات مسیح کا مسئلہ ایک حد تک پہنچ گیا ہے اب صداقت مرزا پر بحث ہونی چاہئے مگر آپ لوگوں نے ایک نہ سنی۔ آخر دوسرے روز بوریا بستر باندھکر راہبر کو مخاطب کرتے ہوئے تشریف لیگئے ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

پس آپ لوگوں کی طبیعت منصرہ دیکھ اور عجمہ بہ کو کے اس دعوے کا معقول صورت پر ذور دیا جاتا ہے کہ آپ نے جس دعوے کے ثبوت دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے نہیں تو ہی دعوے ہے اُسی کے ثبوت میں آپ ہو چاہیں گے نہیں مبحث دہی ہوگا دوسرا نہیں ہوگا

تعیین مبحث کے بعد باقی شرائط طے ہونگی جنہ العرض فی النفس۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا

"مولوی ثناء اللہ صاحب کی تاریخ سے ہم واقف نہیں باوجود اس علم کے کون سے مباحثات کا اسلوب اور طرز نکیا ہوتا ہے اور کہاں تک ان کی غرض اظہار حق و ہدایت خلائق ہوتی ہے اور کس حد تک وہ اخلاص پر مبنی ہوتے ہیں۔ ہم نے ان کے چیلنج مباحثہ منظور کرنے میں غلطی نہیں کمائی" (۳۰ ربابچ)

خوش اسلوب اور ہدایت حق کے سننے میں مرزا صاحب سے بیعت کرنا اگر دخل ہے تو میں مانتا ہوں کہ میرا اسلوب اچھا نہیں۔ اور اگر اس کے بغیر بھی خوش اسلوبی اور ہدایت حق ہو سکتی ہے تو میں بھی مباحثہ رامپور کے متعلق ہز ایکسی لنس نواب صاحب رامپور کا شکریہ پیش کرتا ہوں جس سے میری خوش اسلوبی کا ثبوت ہو سکیگا۔ حضور نواب صاحب فرماتے ہیں:۔

"رامپور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابو الوفاء محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی۔ مولوی صاحب ہدایت فصیح البیان ہیں۔ اور بڑی خوبی یہ ہے کہ بر جستہ کلام کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اُسے بدلائل ثابت کیا۔ ہمارے ان کے بیان سے محظوظ و مسرور ہوئے"

(دستخط خاص حضور نواب صاحب بہادر)

محمد حامد علیخان

صحیفہ محمدیہ قادیان رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۴ھ

اہلحدیث مرزا و مرزا صاحب کے اشتہارات کی مفصل تردید معہ جواب آنکہ حق نما قابل دید ہے قیمت عہ (تبلیغ)

مسافر آگرہ خبردار

اہلحدیث کے پچھلے پرچوں میں قادیانی پارٹی سے سہاحتہ کا اعلان دیکھکر مسافر آگرہ کو بھی شوق ہوا کہ ہم بھی اس میں داخل ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد کی نبوت کی بحث تو آپ لوگوں کا اندرونی جھگڑا ہے اس سے فارغ ہو کر ہم سے بھی بحث کرنی ہوگی۔ ہمارا سوال نبوت احمدیہ پر نہیں ہوگا بلکہ رسالت محمدیہ پر ہوگا یہ بھی لکھا کہ اس کام کے لئے ہمیں جہاں چاہو بلالو۔

بھائی جی کو واضح ہو کہ اہلحدیث اپنی طرف سے اعلان کرتا ہے کہ ہم دونوں مرزا صاحب کی نبوت کو سرے سے الگ کر دینگے آپ جیسک امرتسر و نزد اہلحدیث میں تشریف لاویں تاریخ جوں بھی پیش کیجاویگی اور آپ کا سوال بھی حل کر دیا جائیگا۔ اور اگر آپ کو تاویلیں ہیں اس سوال کو حل کرانا منظور ہو تو بہت خوب۔ اہلحدیث آپ کو وہاں پہنچانے میں بھی مدد دیگا۔ اور اس حدیث اس خدمت کو باعث نجات سمجھیگا۔ آپ ہم میں سے کسی سے یہ خدمت لیں ہم میں اس بارے میں آپ کوئی کاوش نہ پاویں گے۔ واقعی نبوت مرزا بہاولا اندرونی جھگڑا ہے جب ہمارا مشترک دشمن سامنے آجاوے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم پہلے اُس سے نمٹ لیں۔

مہاشہ جی! کب تک آؤ گے؟

یاں کے آنے کا مقرر تا صداوہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دیگا خدا وہ دن کرے

جنگ میں اسلام کی صداقت

عرصہ ہوا کہ خبر آئی تھی کہ اُس میں شراب خوری کی بندش ہو گئی۔ پھر فرانس کی خبر آئی۔ اب آجکل ان دونوں سے زیادہ مسرت بخش خبر یہ آرہی ہے کہ ہمارا شاہ اعظم نے مع شاہی خاندان کے شراب چھوڑنے کا ارادہ فرمایا ان کے ساتھ ہی وزیر جنگ لارڈ کچنر نے بھی۔ اور کیوں ایک بڑے بڑے لوگوں نے اظہار کیا ہے کہ جنگی ضرورت مقتضی ہے کہ شراب بند کیجائے کام کی کثرت اور کارگیری قلت کی وجہ سے کارگیری کا وقت نہ دیتے۔ وہ زیادہ پیا جاتا ہے اور شراب کی وجہ سے لڑائی میں شکست ہو جاتے ہیں۔ ماہر فن نے

کی تجویز ہوئی۔ ۱۰ اللہ اکبر وہ ملک جس کی بابت مولانا حالی کا مصرعہ صادق تھا ؎

شراب اُن کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
فلاں ملک آج اسلام کے حکم

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (مترجم ناچیز)

(اکرم کامیاب ہو)

کی تعمیل کا اعلان کرتا ہے۔ گو اپنے سفارد و سطلب کے لئے کرتا ہے مگر کرتا ہے کیا عجب کہ ہمارا شاہ اعظم اور اُن کے وزراء کی دلوں میں بیٹھ جائے اسی اضطرار کی خباثت کی خباثت جاگیر ہو جائے اور وہ ہمیشہ کیلئے اُس کو نہ صرف ترک کریں بلکہ اس کے چھوڑنے پر سزا مقرر فرمادیں۔ فرانس و موسائٹی کو مبارک!

قابل توجہ

انجمن کے جلسے میں مہمانوں کے لئے جو انتظام ہوتا ہے بیشک قابل شکریہ ہے۔ مگر تھوڑی سی اُس میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ امید ہے منتظمان جلسہ کو اتنی اصلاح کرنے میں کوئی وقت نہ ہوگی۔

اس دفعہ ایک امر تسر ہی مہمان کا بستر کھویا گیا جس میں ایک قیمتی دھوسی تھا۔ اس لئے آئندہ کو انجمن کی طرف سے بستروں کے رکھوانے کا وہی انتظام کیا جایا کرے جو ریلوے سٹیشنوں پر ہوتا ہے۔

چند کمروں کے درمیان ایک کمرہ خاص اسباب کے لئے تجویز کیا جائے جس میں مہمان جانے ہوئے اپنا اسباب رکھدیا کریں جس کی حفاظت کے لئے ایک آدمی دروازے پر موجود رہے۔ اس اسباب کی شناخت کے لئے وہی طریقہ جاری کیا جائے جو ریلوے سٹیشنوں پر لگیج آمد میں ہوتا ہے۔

سیرۃ البخاری ۔ امام بخاری کی سوانح عمری قابل دید ہے قیمت عہ

ہدایت الزوجین۔ نکاح وطلاق کے مسائل اور بیاہی خاوند کے حقوق کا بیان قیمت عہ (تبلیغ)

پیغام محمدی

(بدیک شاستروں کی فلاسفی نمبر ۳)

(دیکھ قاتل وہی خبر وہی خود مصنف بھی
اولیا دیرے کریں خون کا دعوے کس پر

متعلق ارشاد فرماتے ہیں:۔

باذلا۔ گونگا۔ اندھا۔ بہرا۔ بیرند۔ بڈھا۔ بیچہ۔ عورت۔ مریض۔ ایک عصمہ نہ رکھنے والا۔ ان سب کو وقت صلاح و مشورہ کبھی اپنے پاس نہ رکھے (منوصفحہ)

یہ سب پیشوایانِ مذہب کے پاپ سے ایسے ہوئے ہیں اس لئے موقع پا کر بھید ظاہر کر دیتے ہیں۔ اور ہر نر اور بڈھے اور عورت انہوں کی عقل قائم نہیں رہتی۔ اس وجہ سے یہ بھی بھید ظاہر کر دیتے ہیں۔ اس واسطے وقت مشورہ انتظام ملک کے یہ لوگ پاس نہ رہنے پاویں (منوصفحہ)

حاکم اعلیٰ:۔ ناظرین! حوالہ مذکورہ بالا سے ثابت ہے کہ اشخاص مذکورہ بالا اور پر نہ بھید ظاہر کر دیا کرتے ہیں لہذا ان کو بمصلحتِ انتظامی ہے باہر نکال دیا جاوے ہم نے اس عبارت کو کئی بار غور سے دیکھا۔ لیکن یہ فلسفہ سمجھ میں نہ آیا کہ بالوں آدمی اگر صلاح و مشورہ کے وقت موجود ہو تو وہ دوسرے کے واسطے کیا بھید کھلا سکتا ہے جبکہ خود اُس کی عقل ہی درست نہیں ایسے ہی ہوا اگر ایسے وقت موجود ہو تو وہ کیا بھید ظاہر کر سکتا ہے جبکہ وہ بوجہ بہرہ پن خود سننے اور سمجھنے سے معذور ہے۔ اسی طرح سے پرند کو لیجئے۔ اگر وہ صلاح و مشورہ کے وقت موجود بھی ہو تو کیا بھید ظاہر کر سکتا ہے تو وہ انسانی مشورہ کو کیسے سمجھ سکتا ہے۔ بفرض محال اگر سمجھ بھی لیا تو کہیگا کس سے۔ جبکہ اُس میں سمجھنے اور بولنے کا انسان کی طرح مادہ ہی نہیں رہا عورتیں اور اندھے۔ ان کو بھی تصور کے مجرم گردانا گیا ہے۔ اور بڈھوں کو تو ہر ایک قوم میں تجربہ کار مانا گیا ہے۔ لیکن یہ مسلم منوجی مہاراج نے کس زور اگر ان کو بیوقوف لکھدیا سیر کوئی پوچھے کہ بھلا ایک عصمہ نہ رکھنے والے نے کیا خطا کی ہے جو اس کو مشورہ سے خارج کیا گیا۔ اور سنئے سوامی جی: ارشاد فرماتے ہیں:۔

• زندہ۔ ہمت۔ کوشش۔ تحریک۔ حرکت۔ ہوش۔ امتیاز۔ فعل۔ حوصلہ۔ یاد۔ یقین۔ حواس۔ محبت۔ نفرت۔ لاپ۔ جدائی۔ لگاؤ۔ جدا کرنا۔ سننا۔ چھونا۔ دیکھنا۔ چکھنا۔ سونگھنا اور گیان ایسی چوبیس قسم کی طاقتیں جسم رکھتا ہے اس وجہ سے کہ ان میں آئندہ کے حصول سے محظوظ ہوتا ہے (ششتبار ۱۲ حصہ ۲۱)

حاکم اعلیٰ:۔ آریہ صاحبان عموماً اور مہاراج مسافر جی خصوصاً جواب دیں کہ یہ طاقتیں جو روح کو مکتی کی حالت میں بغیر جسم کے حاصل ہونگی کیا بغیر جسم کے ان کا پورا ہونا ممکن ہے۔ علم طب والے ان قوتوں کا نام حواس خمسہ ظاہرہ بتاتے ہیں جن کا تعلق روح اور جسم دونوں سے ہے۔ پس جبکہ مکتی کے اندر روح جسم میں ہوتی ہے اور جسم اُس کے ساتھ نہیں ہوتا تو یہ حواس خمسہ ظاہرہ جن کا تعلق روح اور جسم دونوں سے ہے۔ کس طرح کام میں لائے جا سکتے ہیں۔ سوائے اسکے چارہ نہیں کہ بالآخر یہ صاحبان روح کے ساتھ جسم کو بھی مکتی کی حالت میں لازمی قرار دیں۔ مگر یہ طاقتیں بیکار تسلیم کریں۔ دیکھیں ہمارا دوست کس کو منظور کرتا ہے ؎

من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

(خادم المسلمین محمد محی الدین اسلام نگر بدایوں)

آریوں کے پاپ معاف کر لیں آپ

آریہ سماج کا قول ہے:۔

گناہ بخشے جانے کی جو بات قرآن میں لکھی ہے" سب کو گناہگار بنانے والی ہے۔ پس یہ کتاب کلام الٰہی اور اس میں بیان کردہ خدا سچا نہیں ہے

"اگر گنا ہوں کو خدا معاف کرتا ہے تو مجھ کو نیا گناہ کرنا بھی معاف کرتا ہے اور بے فکر ہے۔ کہو کہ اس کی بخشش اور کوشش کی بھلائی ہے تو وہ زیادہ گناہ کرنا بہت طریقوں کو تجویز ہو جاویگی۔ اعتبار تقریر ۱۲ صفحہ ۱۲۱

اس لئے قرآن و قرآن کا خدا اور اُس کو ماننے والے اور گناہ کرنے والے سب کے سب پاپ سے پھر نہ جانے والے اور گناہ کرنے والے ہیں کہ گناہ بخشنا جاری ہے اس وجہ سے سب لوگ گناہ اور فساد کرنے سے کم نہ رہتے ہیں بشارط پرکاش صفحہ ۲۲۰)

حاکم اعلیٰ:۔ سوامی جی کی مذکورہ بالا تحریر سے نتیجہ صاف ہے کہ جس مذہب میں گناہوں کی معافی ہو وہ جھوٹا ہے اور اس میں بھلائی نہیں ہوتی۔ اور آریہ سماج کے ۱۰ اصول میں سے پانچویں اصول کے متعلق سوامی جی نے فرمایا ہے کہ:۔

ہمیشہ سچ کے گرفتار ہونے کو تیار رہنا چاہیئے۔ اور جھوٹ کو چھوڑنے کو ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ (ستیارتھ صفحہ ۱۲۱)

علمائے کرام توجہ فرماویں

علمائے دین اس بارہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ویدین کی گوالی و آفتاب، بیچ گرداس کی سالگرہ کا قائل ہے۔ اس کا خیال ہے کہ تمام ستارے ہماری زمین کی سی ہی ہیں جو کہ موسموں کے لحاظ سے مختلف ہیں ان میں حیوانات کا ہونا ممکن ہے بعض ستارے میں کسی قسم کے باشندے ضرور آباد ہیں وہ ہر ستارے کو دوسرے کے گرد گردش کرتا خیال کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ انہیں تعلقات سے اللہ تعالیٰ نے جہان کو وابستہ کر رکھا ہے۔ اور انسان کی مریخ بالجز ستاروں تک رسائی ہوئی

مکنات سے ہے نہ کہ ناممکنات سے

ترتیب عالم میں مولوی عبدالمجید صاحب غازیپوری (جنہوں نے ۲۰ فروری ۱۹۳۷ء کے اہلحدیث میں بعنوان نبوت اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا) کی طرح اس کا خیال ہے کہ عناصر سے جمادات، جمادات سے نباتات، نباتات سے حیوانات، حیوانات سے انسان ترقی یافتہ ہیں اور بوجہ علت المعلول ہونے کے یہ سلسلہ محض اللہ کی طرف ہی منسوب ہے اور ماسوا اللہ تعالیٰ کے کوئی بھی اس کا خالق نہیں ہو سکتا لہٰذا عرض ہے کہ کیا اسلام ایسے شخص کے خیالات کی تردید کرتا ہے اور ایسا شخص کس درجہ کا گنہگار ہے اور خیالات اس کے کیسے کہے جا سکتے ہیں۔ یا ان خیالات کا اسلام کی مخالفت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ایسے کو گنہگار یا کافر کہنا خود گنہگار اور کافر ہونا ہے؟ صاف بادلائل محکم اور مفصل تحریر فرمایا جائے

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب یا کوئی سے مکرر عرض ہے کہ ضرور توجہ فرمائی جاوے۔ والسلام

(اخبر بدایت اللہ سوہدروی (ضلع مراد آباد)

مسئلہ ثبوت اور ارتقاء

(از جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

اخبار گوہر بار اہلحدیث مورخہ ۲۰ فروری میں ایک مضمون عنوان بالا پر مولوی عبدالمجید صاحب غازیپوری کے قلم سے شائع ہوا ہے[1] جس سے ان کی مراد حقیقت نبوت کی تفہیم ہے۔ اس امر کو علمائے متقدمین نے دو طریق پر بیان کیا ہے، معقولی اور منقولی، امام غزالی۔ امام رازی۔ امام ابن تیمیہ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے زمانے تک اور پھر ان کے بعد جو کچھ علمی ترقی و تنزل کی صورتیں پیش آئیں ان پر نظر ڈال کر کے ہمارا خیال تھا کہ حقیقت نبوت کی تفہیم کے لئے شاید کوئی مرتبہ ترقی کا باقی نہیں رہا لیکن اللہ برکت کرے مولوی عبدالمجید صاحب کے علم و فضل پر جنہوں نے ان حضرات مذکورین کے طریق سے ہٹ اور معقل و نقل سے در اطراح ٹوال

[1] وہ مضمون در اصل مولانا شبلی مرحوم کی تصنیفات سے ماخوذ تھا (ایڈیٹر)

بلکہ ان حضرات کے مبلغ علم اصد سالی نظر سے اوپر ہمیں ایسی معراج کی رسائی کی جس سے (معاذ اللہ) مقام لاہوت تک پہنچنا بھی ممکن ہو گیا۔

مولوی صاحب موصوف نے اپنے بیان کی بنا، مسئلہ ارتقاء پر رکھی ہے جس کا خلاصہ ان کے اپنے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

موجودات عالم میں پہلے صرف عناصر تھے بعد ترکیب جمادات وجود میں آئے، پھر ان میں ترقی ہوتے ہوتے نباتات کا وجود ہوا۔ انہیں اور ترقی ہوئی تو حیوانات بنے۔ حیوانات میں ترقی ہوئی تو انسان بنے۔ یہ مرتبہ حیوانیت کا انجام اور انسانیت کا آغاز ہے۔ پھر یہ وحشی انسانوں میں ترقی ہوئی یہاں تک کہ انسان کے قوائے عقلیہ ذہن، ذکاء، صفائی باطن اور پاکیزہ خوبیاں ترقی کرتے کرتے انسان سے ملکیت کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں اور اسی درجہ کو ہم دوسرے لفظوں میں نبوت اور رسالت سے تعبیر کرتے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف نے اپنے بیان کی بنا، مسئلہ ارتقاء پر رکھی ہے جس کا خلاصہ ان کے اپنے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

موجودات عالم میں پہلے صرف عناصر تھے بعد ترکیب جمادات وجود میں آئے، پھر ان میں ترقی ہوتے ہوتے نباتات کا وجود ہوا۔ انہیں اور ترقی ہوئی تو حیوانات بنے۔ حیوانات میں ترقی ہوئی تو انسان بنے۔ یہ مرتبہ حیوانیت کا انجام اور انسانیت کا آغاز ہے۔ پھر یہ وحشی انسانوں میں ترقی ہوئی یہاں تک کہ انسان کے قوائے عقلیہ ذہن، ذکاء، صفائی باطن اور پاکیزہ خوبیاں ترقی کرتے کرتے انسان سے ملکیت کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں اور اسی درجہ کو ہم دوسرے لفظوں میں نبوت اور رسالت سے تعبیر کرتے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف نے مضمون کو اسی مقام پر شائد اس لئے بس کر دیا ہے کہ انہوں نے عنوان حرف نبوت ہی کے متعلق باندھا تھا۔ ورنہ اس سے آگے اگر کچھ اور مراتب کی بھی ترقی کرانے تو مدارج ملکوتیت سے ملائکہ مقربین و حاملین عرش کے رتبہ پر پہنچا کر اور آخر کار اس بابرکت مسئلہ ارتقاء کو جمیع مراتب طے کرانے کے بعد ارواح مجردہ سے (معاذ اللہ) خدا بنا دینا آسان تھا۔ امید ہے مولوی صاحب اس مسئلہ کو نامکمل نہیں چھوڑ دینگے بلکہ اس اور بھی روشنی ڈالینگے تاکہ مردہ شاہ دین کی رضا کچھ تو ثواب پہنچے کہ ان کے مسلک کی حمایت اسلام جیسے مکمل و مدلل مذہب کو بھی پڑی۔ جس سوا اس کے اپنی رسالت کی عمارت کو کھڑا تو کر لیا گو بنیاد ریت پر رکھی گئی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اس میں تو شک نہیں کہ نوع انسان کی ابتدا آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ اسی لئے ان کی اولاد کو بنی آدم اور آدمی کہتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ نے ارتقاء کے مراتب مذکورہ طے کرا کر پیدا نہیں کیا بلکہ ابتداءً ہی مٹی سے پیدا کیا۔ چنانچہ فرمایا۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ (حجر پ۱۴)

(اے پیغمبر) اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں بشر کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑے ہوئے سے۔ پس جب درست کروں میں اس کو اور پھونکدوں اس میں روح اپنی سے پس گر پڑنا تمہے اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے۔

اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ذکر میں فرمایا

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (آل عمران پ۳)

بیشک عیسےٰ کی مثال خدا کے نزدیک آدم کی طرح ہے کہ اسے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اسے کہا ہو جا۔ تو وہ ہو گیا۔

پھر حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ کی زوجہ حضرت حوا کو آپ ہی میں سے پیدا کیا۔ پھر ان دونوں سے ان کی اولاد مرد و عورت کو پیدا کیا۔ چنانچہ فرمایا

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً (نساء پ۴)

اے لوگو ڈرو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تمکو ایک جان سے اور پیدا کیا اس سے جوڑا اس کا اور پھیلائے ان دونوں سے مرد بہت اور عورتیں (بھی بہت)۔

حضرت آدم اور حوا کے بعد ان کی اولاد کی پیدائش کا عام سلسلہ نطفہ سے قائم کیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ (الم سجدہ پ۲۱)

اور شروع کیا پیدا کرنا انسان کا مٹی سے پھر بنایا اس کی اولاد کو نطفہ سے پانی ضعیف سے۔

ان آیات سے صاف ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ نے

آدم علیہ السلام کو مٹی ہی سے ان کی صورت پر پیدا کیا تھا اور اس پر آن سے بذریعہ نطفہ ان کی اولاد کا سلسلہ جاری کر کے نوع انسان کو آباد کیا برخلاف اس کے کہ پہلے عناصر سے مرکبات بنائے پھر ترقی کرائے کرائے انسانیت کے مرتبہ پر پہنچایا جیسا کہ مولوی صاحب نے بیان کیا ہے۔ اس مفہوم کو ہم ایک اور آیت میں دکھاتے ہیں جس کا اسلوب نہایت عجیب ہے۔ سورۂ روم میں فرمایا:۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ (روم پ۲۱)

قدرت خدا کے نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ تمکو مٹی سے پیدا کیا پھر اگہاں تم انسان ہو چلتے پھرتے۔

اس آیت میں اذا فجائیہ لانے کی وجہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو محض مٹی ہی سے انسانیت کے رتبے پر بنایا۔ اور ان کے درمیان کے ہستحالات و انتقالات سے آنا در کیا۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی جن کا مستقل مسلک استدلال اور بالخصوص مسئلہ علوم عقلیہ کو قطعہ قرآن میں کھپا دینا مسلم کل ہے اسی آیت کی تفسیر میں خدا تعالیٰ کی اس قدرت کاملہ بیان کے بعد کہ مٹی سے انسان کے پیدا کرنے میں کیا کیا کمال ہیں خاص اسی مسئلہ ارتقاء کی تردید میں فرماتے ہیں:۔

وَفِي الْاٰيَةِ لَطِيْفَتَانِ (احداهما) قوله اِذَا وهي كالمفاجأة يقال خرجت فاذا الاسد بالباب وهو اشارة الى ان الله خلقه من تراب لكن هكذا لا انه صار مدة نطفة ثم علقة ثم مضغة ثم حيوانا ثم انسانا وهذا اشارة الى مسئلة حكمية وهي ان الله يخلق الاشياء لا بايجاد بعض اجزاء الشيء بعض اجزاء اخر بل ابتداء كما انه يخلق جبرائيل وميكائيل

اس آیت میں دو لطیفے ہیں ایک یہ کہ کلمہ اذا مفاجات (دفعتاً کے) لئے ہے اور اس میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے کھڑے کھڑے پیدا کیا نو ہو گیا۔ ایسا نہیں کہ پہلے وہ معدن بنا پھر نباتات پھر حیوان پھر انسان اور یہ اشارہ ہے علم حکمت کے ایک مسئلہ کی طرف۔ اور وہ شارہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو ابتداءً ہی سے انسان بناتا ہے۔ پس خبر دار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شروع ہی سے زندہ اور بڑھنے والا جسم بناتا ہے۔ ایسا نہیں کہ خدا نے پہلے جمادات پیدا کیا ہو پھر جمادات سے نباتات پھر نباتات سے حیوانات پھر حیوانات سے انسان بنا دے۔ پس انواع کا پیدا کرنا وہی پہلی مراد ہے پھر ایسی انواع ہوتی ہیں جن میں اجناس ہوتی ہیں اسی پہلے انواع سے۔ پس اللہ تعالیٰ نے کہ ابتداءً ہی ایک مرتبہ ایسی شے میں پیدا کیا جو اس سے بہت بعید ہے ان مراتب میں ایک مرتبہ سے دوسرے مرتبہ میں لیجانے کے بغیر جو ہمنے اوپر بیان کئے،

اس بیان سے صاف روشن ہو گیا کہ مسئلہ ارتقاء اور بارۂ خلقت انسان بالکل باطل ہے۔ جب یہ حال ہے تو نبوت ایسے پاک مسئلہ کی حقیقت سمجھنے کی بنا اس پر کیسے رکھ سکتے ہیں؟ اور اگر کھیں بھی تو وہ حقیقت باطل ہوگی۔ اور لطف یہ کہ کئی منطق میں درج ہونے کے قابل ہمگی واللہ الہادی:

(خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

مذاکرہ علمیہ دربارہ فسخ نکاح زانیہ

(مورخہ ۸ ربیع الثانی)

از جناب مولوی عبدالسلام صاحب، (مبارکپوری)

جس قدر دلائل یا شواہد یا آیات فسخ نکاح زانیہ کے بارے میں (اس مذاکرہ کو پیش کرتے ہوئے) ذکر کئے گئے ہیں سب منظور و مقبول اور مفروض اور مفروش ہیں جس کا ذکر مفصلاً آتا ہے۔ قبل ان تفوش تفصیلی کے ایک تلخص اجمالی ذکر کیا جاتا ہے جو منجملہ مواد مضمون ہے لیکن اس سے پہلے ہم جناب ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں باادب گزارش کرتے ہیں کہ مذاکرات کی مدت میں کچھ توسیع فرمائی جائے[2] کیونکہ ہر شخص کو بروقت بہلت نہیں رہتی۔ بالخصوص ایسے موقع (الا) مسئلے جن میں جمہور کی مخالفت ہو اور اس زور شور کے ساتھ مع دلائل پیش کئے جائیں جیسا کہ یہ مذاکرہ (نمبر ۲) ہے۔ دوسری بات قابل گزارش یہ ہے کہ مدت مقررہ کے اندر جو مضامین مذاکرات کے متعلق ڈاک میں راقم مضمون کی طرف سے دیدئے جائیں انہیں داخل دفتر نہ کیا جائے۔ وصول اور وقت یہ دونوں قیمتی چیزیں ہیں جسکا اعتراف غالباً خود جناب کو بھی ہے اور مواقع مختلفہ میں اس کا اظہار بھی فرما چکے ہیں۔ تیسری گزارش یہ ہے کہ مذاکرات کے مضامین کی تقدیم و تاخیر میں وہی ترتیب ملحوظ رکھی جائے جس ترتیب سے وہ ڈاک کے ذریعہ دفتر میں پہنچتے ہیں۔

فضل اجمالی بر فسخ نکاح زانیہ

تجرد دنیا سے عورت زانیہ کا نکاح فسخ ہو نامنظور ہے۔ دیکھو ہلال بن امیہ نے اپنی بی بی کو اس فاحشہ فعل کرتے ہوئے دیکھا اور اگر آپ کی خدمت میں نالش کی۔ آپ نے بجائے اس کے کہ فرماتے کہ تمہارا نکاح فسخ ہو گیا اور تمہاری بی بی اب نہیں رہی، یہ فرمایا کہ چار گواہ لاؤ نہیں تو تمہاری پشت پر حد لگائی جائیگی۔ مگر ہلال صحابی سچے تھے اور سچ بات کہی تھی اس واسطے آن کو بھروسہ تھا کہ میں سچا ہوں میری بی بی نے ایسا فعل کیا ہے اسلئے خدا ضرور مجھے حد لگنا کیسے بچائیگا فقال هلال والذي اعزك بالحق اني لصادق فليرزلن الله ما يبرئ ظهري من الحد فنزل جبرئيل (الخ) اپنے ہلال ذی عرض کی قسم ہے اس پاک ذات کی جسنے آپ کو حق باتدکر بھیجا ہے بیشک میں سچا ہوں۔ پس ضرور اللہ تعالیٰ ایسا حکم نازل فرمائیگا جس سے میں حد سے بری کیا جاؤنگا۔ پس جبرئیل علیہ السلام آیت لعان لیکر نازل ہوئے اور لعان کیا گیا اور رد کا بھی زانی مرد کا مسلم

[2] بہت اچھا۔ اور مذاکرہ خود بھی ہمارے مکمل کر دیا (ایڈیٹر)

صورت واقعہ کا پتہ چلا ہوا ؛ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلال نے جھی بات کہی تھی مگر آنحضرت صلعم قانون شرع کے پابند تھے اس لئے چار گواہ یا اعتراف فرمایا کیونکہ اس وقت تک آیت لعان نازل نہیں ہوئی تھی ۔ یہاں آپ کو یہ زنا ناکارہ اگر تم ہے ہو تو تمہارا نکاح ہی فسخ ہو گیا تم اس کے شوہر باقی نہیں رہے لان المقذف لا یحل لہ المسکوت فی مواقع لا یلاعن فیھا من بیان القانون۔

اسی طرح عویمر عجلانی کا واقعہ ہے بلکہ عویمر کے واقعہ میں اتنا مقدر اور بھی ہے کہ بعد لعان آپ نے فرمایا قد کذبت علیھا یا رسول اللہ ان امسکتھا فطلقھا ثلثا (یعنی عویمر نے بعد لعان کے یہ کہا کہ اگر میں اپنی بی بی کو (بعد اس کے کہ میں نے اس کو ایک اجنبی مرد کیساتھ نشست میں مبتلا دیکھا اور اس کے ساتھ لعان کیا) اپنی زوجیت میں روک رکھوں تو میں اس بات کے کہنے میں جھوٹا ہونگا ۔ پس یہ کہکر انہوں نے تین طلاقیں دیدیں ۔ اس واقعہ میں تو صریح ہے کہ عویمر نے بعد لعان تین طلاقیں دیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ صرف لعان سے بھی فسخ نکاح نہیں ہو جاتا جب تک قاضی تفریق نہ کرائے ولو کانت الفرقۃ حصلت بجنس الملاعن لا ذکر علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی القاعدۃ الطلقات یقال لہ لیست فی زوجتک حتی تطلقھا فسکوتہ دلیل علی انہ لا یحل ارفع الطلاق وان الفرقۃ لم تحصل بعد (عمدۃ الرعایہ)

اسی طرح سعد بن عبادہ نے عرض کی کہ اگر میں اپنی بی بی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھوں تو کیا اسے قتل نہ کر ڈالوں (اور بجائے گواہ تلاش کرنے چلوں) آپ نے فرمایا ہاں ۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ مجرد زنا سے نکاح نہیں ٹوٹ جاتا ۔ ورنہ آپ ایسے موقع پر اس کے بیان سے سکوت نہ فرماتے اور ضرور فرماتے کہ تمہاری بی بی اس فعل سے بی بی باقی نہیں رہی بلکہ نکاح ہی فسخ ہو گیا لان المقذف لا یمسک عن بیان القانون فی مواقعھا۔

(۱) ایک فعلی امر ہے ۔ زانی اسے دیکھا کر نہیں کرتا ۔ قرائن یا امارات اغلبہ پائے جاتے ہیں ۔ اور ان کی بنا پر کوئی قطعی حکم فسخ نکاح وغیرہ کا نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ بغیر چار گواہ رویت کے زنا کا شرعی اعتبار نہیں

سوال میں جو یہ مذکور ہے کہ ایک سال تک عورت مذکورہ بغلاش مرد کے ساتھ رہی اور ایک لڑکی زنا سے پیدا ہوئی ۔ اس لڑکی کا ولد زنیہ ہونا شرعاً غیر مسلم ہے کیونکہ الولد للفراش وللعاھر الحجر ۔ یہ قاعدہ یہاں بھی مسلم ہے اور مدت حمل دو برس تک ہے ولادت عورت مذکورہ کے شوہر سے اس عورت سے اس نے نہیں کہا (حالانکہ لعان ایک ایسا حکم ہے کہ اس میں کوئی بات قانون مرد بہ سر کار کی کے خلاف نہیں ہے) نہ طلاق دیا ۔ حالانکہ اسے طلاق دینے کا اختیار تھا اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ حکم الحجیۃ للمجتہدین وجہ ایسی عورت سے راضی ہے لہذا فسخ کی ضرورت ہی نہیں ۔ اور چونکہ شوہر نے لڑکی کو اپنی طرف منسوب کر جیسے بھی نہیں رکھا اور اس لئے بھی لعان نہیں کیا اس لئے لڑکی اسی کی طرف منسوب کی جائیگی یہ تھا تفصیل اجمالی۔

اب یہاں سے تفریق تفصیلی ذکر کئے جاتے ہیں

(۲) قرآن کریم نے عورت زانیہ سے نکاح کرنیکو حرام کر دیا وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ اب بعد نکاح جب وہ زانیہ ہو گئی تو وہی علت حرمت پھر عود کر آئیگی والاحکام تدور مع العلل تو اب یہ علت مثل نکاح کیوں نہ ہوگی جبکہ قرآن مجید نے حرکات کے نکاح سے آیہ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ میں منع فرمایا تھا جب نکاح کے بعد عورت کفر و شرک کرے تو نکاح ٹوٹ گیا ولا تفسکوبعصم الکوافر اس لئے کہ وہ علت منع نکاح پھر عود کر آئی ۔

لقض ۱ ۔ آیہ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ میں ذالک کا مشار الیہ نکاح زانیہ ہونا غیر مسلم ہے بلکہ اس کا مشار الیہ فعل زنا ہے یعنی یہ فعل ہو مسلمین پر حرام ہے ۔ کما قال المفسرون ۔ اور اگر ذالک کا مشار الیہ نکاح زانیہ بھی قرار دیا جائے تو اس پر یہ نقض ہے کہ ابتدائی حکم نکاح کا اور ہے اور بقاء کا اور ۔ دیکھو ابتداءً بلا رضامندی طرفین کے نکاح نہیں ہو سکتا لیکن بعد نکاح حالت بقاء نکاح میں اگر جانبین سے ناراضی ہو جائے تو ہوتا رہتی ہے فسخ نکاح نہیں ہو جاتا بلکہ طلاق یا خلع کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اسی طرح یہ کہ ابتداءً (مذہب تفصیر کے مطابق) غیر ولی کا نکاح ناجائز ہے لیکن بعد نکاح کے ولی کے مر جانے سے بقاء نکاح میں کوئی خلل نہیں لہذا بقاء نکاح ولی کا محتاج نہیں بس ابتداءً حکم اور اس کے بقاء میں فرق ہو گیا۔

اور زانیہ کو مشرکہ اور مرتدہ پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اس لئے کہ وہاں صریح حکم موجود ہے وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ یہاں بھی اگر کوئی حکم ایسا صریح موجود ہوتا تو ابتداء اور بقاء کا حکم ایک ہوتا ورنہ لیس فلیس بلکہ یہاں اس کے خلاف یہ حکم موجود ہے کہ یا تو لعان کرے جس کی وجہ سے قاضی تفریق کرا دیگا یا سکوت کرے اور نو مہینے بعد بر عمل کرے یا طلاق دیوے اور اس سے الگ ہو ۔ لیکن پھر زنا سے نکاح کا فسخ ہونا موقوف علیہ ہے کیونکہ زنا خود یقینی امر قابل اس کے نہیں ہے کہ اپنے کوئی حکم مبنی کیا جائے ۔ جبتک قاعدہ شرعیہ کے مطابق زنا کا وقوع نہ ہو اور وہ بغیر گواہ رویت کے نہیں بالعان ہو۔

(۳) ابن تیمیہ تفسیر صورد نور میں فاسق کے نکاح کے فسخ پر علماء کا اتفاق نقل کرتے ہیں ۔ پس زانیہ کے زناکار ہو جانے سے کیوں نکاح فسخ ہوگا ؟

لقض ۱ ۔ ابن تیمیہ کا فسخ نکاح فاسق پر علماء کا اتفاق نقل کرنا صحیح نہیں ہے فانہ لم یقلہ غیرہ فیما اس لئے کہ امام مالک نے اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے ۔ اور ابو حنیفہ نے بھی ۔ اور ابن تیمیہ کا یہ کہنا کہ فسخ نکاح فاسق پر علماء کا اتفاق ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک فسخ نکاح فاسق کا ہونا ہی صحیح ہے ۔ اور یہ کہنا کہ

فتاوے

اطلاع - فی سوال متفرق علت ومرض ۳ پائی اور متعلقہ وراثت فی سوال یک پائی ۲ غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں ورنہ جواب سے جواب۔
(ابو الوفاء)

س نمبر ۱۲۹ - ہمارے ملک کوکن میں جب میت ہوتی ہے تو میت خواہ بچہ ہو یا جوان یا بوڑھا ہو اس کو غسل کے بعد کفن پہنانے کے قبل میت کا چہرہ کھلا رکھتے اس کی پیشانی پر کافور بچھا کے یا عطر لگا کے اس پر ایک سبز ریحان کے شاخ کی نوک سے کلمہ لکھتے ہیں۔ پھر سورہ تبارک اور سورہ والسجدہ والطور پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد میت کا منہ کفن سے بند کر کے میت کو جنازہ پر رکھ کے جنازہ جب چلتے ہیں تو اس کے ہمراہ لوگ بہت سے دائرے (یعنی دف) بجاتے ہیں اس کے ساتھ کلمہ طیبہ کو شور کے لہجے میں پڑھتے ہوئے محلہ سے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے لیجاتے ہیں اور مسجد مذکورہ میں رکھکر اول سورۂ تبارک وسورۂ طارق پڑھتے ہیں کے بعد نماز جنازہ گزارتے ہیں پھر وہی باجا بجاتے ہوئے قبرستان میں لے جاتے ہیں۔ جب میت کو لحد میں لٹا کے میت کے وارثوں میں سے ایک شخص قبر میں جھک آواز سے میت کے نزدیک بالبین کے اذان پکارتا ہے اس کے بعد مردوں کے مشہوری ملا قبر کے سرہانے قبلہ کی طرف منہ کر کے بلند آواز سے تلقین پڑھتا ہے۔ بعد اس کے قبر پر سفید چادر کا غلاف یا رنگین کپڑے کا بچھا کے اس کے اطراف میں چار شخص قرآن پڑھنے کے لئے بٹھاتے ہیں۔ بعد تیسویں یا چالیسویں دن قرآن پڑھنے والوں کو کچھ نقد روپیہ دیکر رخصت کرتے ہیں۔

(۱) اسے سوال کا حاصل: میت کی پیشانی پر کلمہ لکھنا اور سورت مذکورہ کا پڑھنا کہاں ہے اور (۲) جنازے کو باجا بجاتے ہوئے لیجانے کا ثبوت کہاں ہے کہ شور کے ساتھ کلمہ طیبہ کو شور کے لہجہ میں پڑھنا اور (۳) میں

(۴) اذان کا پکارنا اور مذکورہ ملا کے تلقین اور قبر پر غلاف بچھا کے وہاں پر قرآن شریف کا پڑھنا اور دوڑ شرع شریف کے درست ہے یا نہیں۔

اور میت کو اسی طرح بجاتے ہوئے جانے والے مجمع کے ہمراہ شریک ہونا درست ہے یا نہیں اور بہ رواج اہل سادات نظیری خاندان کو یا قادری یا رفاعی یا نقشبندیہ کو درست ہے یا نہیں اور یا سادات کے سوا شیخوں کو درست ہے یا نہیں۔

(راقم شہاب الدین خریدار ۲۳۳۳ ساکن ہرود ضلع ہزارہ حبشاں)

ج نمبر ۱۲۹ - یہ سب بعض رسوم ہیں افسوس ہے کہ لوگ خصوصاً سادات اپنے جد امجد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کو نہیں جانتے مان رسوم کا ثبوت قرآن وحدیث میں کہیں نہیں ملتا واللہ الہادی

س نمبر ۱۳۰ - رنگ وسوا میر کا شغل مذہب اسلام میں جائز ہے؟

ایک مصور حنفی صاحب کا جواب جواز کے ثبوت میں یہ ہے کہ ایک دفعہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو اپنے کندھے مبارک پر بٹھا کر رنگ شوخ زیبا اور کچھ لڑکیاں دف کے ساتھ گیت گا رہی تھیں۔ آں حضرت نے خود حضرت عائشہ کو آن میں شریک ہونے کو حکم دیا۔ اس ثبوت کی چول کہاں تک درست ہے؟ (خریدار ۲۹۰)

ج نمبر ۱۳۰ - حضرت عائشہ کو گانا نہیں سنوایا تھا بلکہ وہ ہی کرتب دیکھنے گئے تھے لڑکیوں کا گانا گھر میں عید یا شادی کے موقع پر جائز ہے اس کو اس رنگ سے کوئی تعلق نہیں جس سے علماء منع کرتے ہیں۔

س نمبر ۱۳۱ - تزیہ بنانے میں رقم دینا تزیہ بنانا اور تزیہ پر منتیں چڑھانا کس آیت کریمہ و حدیث رسول اللہ سے حلال ہے؟

اس میں بھی جواز کا ثبوت یوں دیا جاتا ہے کہ آل رسول کی محبت میں کیا جاتا ہے لہٰذا حلال ہے۔ دلیل ہر دو آیت یا حدیث ندارد۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۱ - تزیہ اور بت ایک ہے جس کی امداد و تزیہ بناتے ہیں دلیگاہ سے خالی نہیں قرآن کریم میں حکم ہے لَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ گناہ کے کاموں میں کسی کی مدد نہ کیا کرو

س نمبر ۱۳۲ - اہل سنت کے امام تحوّل میں ہولی کھیلیں، انہیں کے مقرر کردہ رنڈی کے ناچ میں بیٹھکر تماشا دیکھنا اور رقم دینا کیسے جائز ہے؟

جواب دیا جاتا ہے اہل ہنود احباب کی خاطر اگر ایسا کیا گیا تو کوئی ہرج نہیں کیونکہ اکثر دستور کی خاطر منظور ہوتی ہے پھر آپ کہہ یا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ الآیۃ کے پیش کرنے پر فرمایا جاتا ہے کہ اس آیت کریمہ کو اس سے کیا تعلق۔ یا للعجب!
(ایضاً)

ج نمبر ۱۳۲ - یہ سب سخت گناہ قریب کفر کے ہے اور اتباع اس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیے۔ آیت کریمہ بالکل اس مقام پر ٹھیک چسپاں ہے۔

س نمبر ۱۳۳ - جماعت فرض ہوتے سنت فجر کا پاس ہی کھڑے ہو کر پڑھنا، امام ابو حنیفہ کے اس قول کے موجب درست ہے۔ خواہ جماعت فرض ضائع ہی ہو جائے مگر سنت پڑھنا۔ کیا قرآن مجید کے سننے سے یہ فعل مانع نہیں ہوتا (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۳ - جماعت کے ہوتے ہوئے مسجد کی مسجد میں پڑھنا نہ آیت سے نہ حدیث سے نہ امام صاحب کے قول سے ثابت ہے بلکہ متاخرین کی محض رائے ہے جو صریح حدیث کے خلاف ہے جس میں ارشاد ہے اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ (جب نماز کی اقامت ہو جائے تو یہی نماز جائز ہے جس کی اقامت ہو رہی ہے) یعنی جس کو وہ نماز بھی پڑھنی ہو وہ بھی اسی میں ملا جائے۔

متفرقات

مشترک نوٹ

محکمہ حفظان صحت نے اعلان کیا ہے کہ مسالح کی عدم موجودگی میں ماحول مریض کا علاج مندرجہ ذیل طریق سے کرنا چاہیے۔

ڈاکٹری علم وجود کی میں طاعون (۱) مریض کو گھر کے سب کے مریض کا علاج (۲) سے زیادہ کھلے اور ہوادار کمرے میں رکھیں اور دروازے کھول کر باہر صاف میں اگر مطلع صاف ہو نہایت آرام سے بستر پر لٹا دو اور اسے بالکل بہتر سے اٹھنے نہ دو۔

(۲) مریض کو لکی غذا دو۔ شلغم دودھ، پتلی کھچڑی، مونگ کی دال کا پانی چنے کا رس، جوائش وغیرہ۔

(۳) مریض کو جب پیاس لگے سادہ اور ٹھنڈا پانی کثرت سے پلاؤ۔ پیاسے طاعون کے بیمار کو پانی نہ دینا غلطی ہی نہیں بلکہ ظلم ہے۔

(۴) مریض کو ایک قطرہ ٹکچر آیوڈین سوا تولہ پانی میں ملا کر ہر دو گھنٹے کے بعد پلاتے جاؤ۔ سوتے ہوئے مریض کو دوا پلانے کے لئے ہرگز نہ جگاؤ۔

(۵) گلٹی کے اوپر ٹکچر آیوڈین جمع شام دو دفعہ لگاؤ۔ اور کوئی دوائی اثر نہ دے۔ یہ دوائی پلنگ اور سب سفاخانوں سے مفت مل سکتی ہے۔

انجمن اخوان الصفا کا سالانہ جلسہ ذیل کے عطیے بصورت وعدہ وصول ہوئے۔

آنریبل خان بہادر محمد یوسف صاحب	۱۰۰۰
آنریبل خان بہادر محمد یونس صاحب	۵۰۰
خرچ دواگی ڈاک واجرت کرد	غیر
میزان کل خرچ ۱۵ - اپریل	۱۵
میزان چندہ مندرجہ اہلحدیث ۱۵ اپریل	

جناب عثمان خان صاحب کپڑے والے ضلع مظفر نگر عطیہ ۱۰ روپے خان صاحب ایوب خان صاحب ایوب محلہ جمالی پری صدر ۱۰
میزان کل چندہ
بقایا بابت دسمبر خرچ
اہلحدیث کمپنی کی بابت جناب ۲ اگست

فیض محمد خان صاحب چیف لیڈ گل تابہ فرماتے ہیں اہلحدیث مکتوبہ ۱۰ اپریل میں نور عنوان ایک نہایت مفید تجویز" میں اہلحدیث کمپنی کی تجویز سے مجھے اتفاق ہے۔ اس لئے میں سر دست دو صد روپے سے شرکت کی درخواست کرتا ہوں۔ جب یہ ڈھانچہ تیار ہو تو طلب فرمالیں۔ میں اہلحدیث کانفرنس علیگڑھ کی کامیابی پر آپ کو اور قوم کو مبارکباد گذارش کرتا ہوں۔ والسلام خیر ختام۔

(خاکسار فیض محمد خان عفا اللہ عنہ)

زمیندار کی شکایت ایک صاحب بہت اصرار سے اظہار شکایت کرتے ہیں کہ یکم فروری کے زمیندار میں ایک نظم چھپی تھی جس میں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یوں کہا ہے ؎

یا شفیع الذنبیں یا رحمۃ للعالمیں
انت حسبی انت لی انت لی نعم الوکیل

اس کے مرد یل نہوں نے بڑا لمبا مضمون بھیجا ہے۔ واقعی یہ خطاب غلط ہے اور آں حضرت کی شان میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا سخ ہے مگر زمیندار اخبار کوئی مذہبی پرچہ نہیں کہ اس کی ایسی باتوں کا اتنے شد و مد سے جواب دیا جائے۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔ امید ہے زمیندار کے قابل ایڈیٹر بھی آئندہ کو ایسا نہ کریں گے۔

یادرفتگان میرے والد شیخ عبد اللہ جو دہی کا سوں میں بڑھئے پوشیدہ تھے طاعون سے انتقال کر گئے۔ (شیخ احمد اللہ ہروی)

میری عزیزہ ہمشیرہ دو سال کی علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ (ناظمہ)

(شیخ احمد اللہ سراوہ ضلع میرٹھ)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحومین کے حق میں دعائے مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔

مفقود بزرگ مل گئے مولوی محمد صدیق صاحب امام مسجد اہلحدیث آگرہ آج کل مشہور باگپوری ملا تلسی داس مسجد الف دین سرکل ۴ میں ہیں۔

(محمد یعقوب انجکیٹر جزاہ اللہ)

غریب فنڈ میں ذیل کے قطعے فنڈ کے لئے

سابقہ۔ پہنچے۔

از حافظ الہ الدین موضع ٹھیرا ڈاک خانہ دینا نگر ضلع گورداسپور (سائل غیر ۲)۔

مولوی محمد عالم کچھاوہ ضلع گجرات (سائل) غیر

کل پہنچے

ردوں کے کے نام اخبار جاری کئے گئے۔

باقی بعد

نسبہ متائکین سال بذا (۲۹)

اہل حدیث کانفرنس کے کام

امرتسر - میں جس بساکھی کی منڈی لگ رہی ہے جس میں دور دور سے لوگ مویشی کی خرید و فروخت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ایسے موقعوں پر اہلحدیث کانفرنس بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں رہتی چنانچہ اس دفعہ بھی منڈی بساکھی پر کانفرنس کے پانچ پرچہ حفظ و حفظ و نصیحت میں مصروف ہیں۔

ذخیرہ گندم کے متعلق سرکاری حکم پنجاب گورنمنٹ نے ۱۹۴۱ء کے آرڈیننس کی رو سے جو گیہوں کے متعلق گورنمنٹ جاری کئے تھا احکامات صادر فرمائے ہیں کہ اضلاع لائلپور، ملتان، شاہ پور، منٹگمری لاہور، گجرات، جہلم، زمینداروں کے پاس تین سو ایکڑ اراضی سے زیادہ ہے اور ایک ہزار من سے زیادہ ذخیرہ گیہوں کا موجود ہے ۱۵ اپریل شمار ہوں گے اس کے بعد ہر ہفتے کی پہلی تاریخ کو تا صدور حکم ثانی تفصیل کیا کریں کہ ان کے پاس کس قدر گیہوں موجود ہے اور کس مقام پر اس کا گودام ہے۔ یہ حکم غالباً اس غرض سے ہے کہ گورنمنٹ حقریب گندم کی خرید کمپنیوں کی طرف سے شروع کرے گی اور اس میں آسانی ہو۔ ہر ہفتے کیلئے فرخ معین کر دیا جائیگا۔ اپریل میں قدرے گرانی ہو گی بعد ازاں سستی میں غلہ ہر سے سستا اور بہ بیرون ہند کے اور بھی ارزاں ہو جانے کی امید ہے۔ اگر گورنمنٹ ہر دفعہ ٹھہرتی تو ہندوستان میں بڑی مصیبت کا سامنا ہوتا اور باوجود کثرت پیداوار کے شاید ہم کا بھی ۱۲ (دیکھیں)

انتخاب از مشرق و مغرب

امرتسر میں طاعون ہنوز بدستور ہے جنگ کے متعلق جو اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۴ اپریل سے ۱۱ اپریل تک ہندوستان میں جو فوجیں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

جرمن آبدوز کشتیوں نے اس ہفتہ بوقار تک ۱۱ مالی گیر جہاز غرق کئے یا ڈبو دیئے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

(۱) انرانسی میٹیر ولیم۔
(۲) انگریزی سٹیمر بلو جیکٹ (یہ جہاز شکستہ حالت میں کارڈف پہنچ گیا)
(۳) سٹیمر سیون سیز۔
(۴) سٹیمر سیون ہیلز (اس کو بھی پھر پکڑ لیا گیا ہے)
(۵) سٹیمر کراؤن آف کیسٹیل۔
(۶) مالی گیر جہاز جیسن۔
(۷) مالی گیر جہاز گلوکسینیا۔
(۸) مالی گیر جہاز بیلی۔
(۹) ولنڈری سٹیمر مشیلڈ۔
(۱۰) سٹیمر لاک وڈ۔
(۱۱) مالی گیر جہاز نیو فونڈ لینڈ۔
(۱۲) امریکن سٹیمر گرین برایر۔
(۱۳) سسٹی آف بریمن۔
(۱۴) اولیدائن۔
(۱۵) روسی جہاز ہرمیز۔
(۱۶) ولنڈری جہاز پلنس ماؤرش۔
(۱۷) سٹیمر ہاتھ لینڈ۔
(۱۸) ایک انگریزی جہاز ساتھ پائنٹ۔
(۱۹) ایک ناروے کا تجارتی جہاز۔

ایک جرمن آبدوز کشتی جہاز گریٹ بیسٹرن سے جو سوئیٹ سے ہو کر آ رہا تھا بحیرۂ اٹلانٹک میں سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

جرمنوں نے سویڈن کا جہاز انگرمینڈ جس پر کوئلہ لدا ہوا تھا گرفتار کر لیا ہے۔

دو جرمن آبدوز کشتیاں بحیرۂ مناش کو جاتی ہوئیں درہ دانیال سے گزریں۔

ترکی جنگی جہاز محمدیہ روسی سرنگ ڈالنے والی کشتیوں کے تعاقب میں اڈرامیٹ کے قریب ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ اس کے عملہ کو دوسرے ترکی جنگی جہازوں نے بچا لیا۔

امارت بحرین جرمن تسلیم کرتی ہے کہ ان کی آبدوز کشتی نمبر ۲۹ غرق ہو گئی ہے۔

روسیوں کی اطلاع ہے کہ ترکی جنگی جہاز گوبین اور مریسلا عمل کر بحیرۂ اسود میں روسی جہازوں سے لڑتے ہیں۔

اس ہفتہ بھی اسٹریا سلطنتوں کے جنگی جہازوں نے درہ دانیال پر حملہ کیا۔ روسی اخبار کی اطلاع ہے کہ

ایجنسی کی خبر ہے کہ متحدہ سلطنتوں کے جہاز درہ دانیال پر تیسرا حملہ کل کیلئے مکمل تیاریاں کر رہے ہیں۔

انگریزی جنگی جہازوں نے زیر سرگ پر گولہ باری کی جس سے زیر سرگ میں کئی دھماکے سنے گئے جرمن توپخانہ نے بھی جواب دیا۔

ترکوں کے بارہ ہوائی جہاز درہ دانیال اور باسفورس میں دیدہ جال کا کام کر رہے ہیں۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمن آبدوز کشتیوں کے کارخانہ پر مقام بالوکن حملہ کیا اور آبدوز کشتیوں پر آنظم گرائے۔

بلجیمی ہوا بازوں نے لور شارک کے ریلوے جنکشن پر بم گرائے۔

فرانسیسی ہوا باز گیروس اور لوارنے دو جرمن ہوائی جہازوں کو آتشباری کر کے نیچے گرا لیا۔

اتحادی یعنی انگریزی فرانسیسی ہوا بازوں نے لینسین دافع میدان (جرمنی) پر بم گرائے۔

جنرل رابرٹ گو لٹر جو سلطان ایلم کی طرف فیصر ولیم کے لئے تخت لیکر گیا تھا قسطنطنیہ کو واپس گیا ہے

بالبحالی نے تمام لوگوں کو برسر اقتدار آنے کے قانون ملک کی حفاظت کے لئے طلب کر لیا ہے۔ اور اناطولی کی فوج جمع کی گئی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔

جزیرہ نما گیلی پولی میں کرنیل سے ترکی فوجیں جمع ہیں۔

روسی اطلاعیں متفرق ہیں کہ انہیں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔

کہتے ہیں کہ آسٹریا کی حالت سخت انارکی ناک ہو رہی ہے رعایا میں ہنگری میں بڑھتی چلی آتی ہیں۔

جرمن آسٹریا کی مدد کیلئے بڑی سرعت سے فوجیں بھیج رہے ہیں۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ آٹھ لاکھ آسٹریا کی فوج آنجک انہوں نے گرفتار کی ہے۔

آسٹریا میں سخت قحط رونما ہوا ہے۔

مغربی میدان جنگ میں اگرچہ ابھی تک موسم نامساعد ہے لیکن اس عرصہ میں کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیئے اور جہاں موقعہ ملا ہے جرمنوں کی خندقوں میں گھس کر انہیں پسپا کر دیتی ہیں اور اس طرح اپنی ترقی کو جاری رکھتی ہیں۔

کہتے ہیں کہ اب جرمنوں کو فتحیابی کی امید نہیں رہی اور وہ عام گفتگو میں "اگر ہمیں شکست ہوئی تو" کے الفاظ بھی استعمال کرنے لگے ہیں۔

سالشان کے مشرق میں فرانسیسیوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو پکڑ لیا۔ فرانس کے ہوائی بیڑے جرمن ہوائی جہازوں کے سٹیشنوں پر ۲۳ بم گرائے۔

روسی اخبار کا مراسلہ لکھتا ہے کہ آسٹریا نے غیر جانبدار حکومتوں کی معرفت روس کے آگے تجاویز صلح پیش کی ہیں۔

سمرنا کے کمانڈر نے یورپین باشندوں کو شہر سے چلے جانے کا حکم دیا ہے۔

مصر کے نئے سلطان پر ایک شخص نے گولی چلائی، گرفتار کیا گیا۔

بلغاریہ اور سربیہ کی سرحد پر معمولی سی جھڑپ ہو گئی۔ بلغاریہ کے ۱۰۰ اور سربیوں کے ۷۰ آدمی مارے گئے

انگلستان میں بحر کل شاہی خاندان سے لیکر مزدوروں تک ہتھیار کے برخلاف جہاد میں مصروف ہیں۔

ایک ہی کنال کو جاسوسی کے الزام میں پھانسی کی سزا دی گئی

مدینہ کانفرنس

سنگی مسودہ سے خوبصورت لیتھو پر طبع ہوا

سیکڑوں سال سے یہ کتاب نہیں چھپی

۹۶۲ھ مطابق ۱۵۵۴ء کا جبکہ ہندوستان پر شہنشاہ اکبر اور ترکی میں سلطان سلیمان اعظم اور ایران پر شاہ طہماسپ، اور مراکو میں نبی سعد میں سے مولیٰ ابی عبداللہ بادشاہ تھا۔ تہتر علماء دین کے مختلف ممالک کی سیاحت کر کے حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ میں ایک مجلس (کانفرنس) بدیں غرض قائم کی۔ کہ اسلام میں اسباب زوال رونما ہو چکے ہیں۔ اگر فوری انسداد نہ کیا گیا۔ تو نہایت بُرے نتائج پیدا ہونے کا احتمال ہے:۔

چونکہ یہ نہایت مبارک کام تھا۔ ان بیرونی تہتر چوٹی کے جہان اسلام علما کے علاوہ مدینہ طیبہ کے اس وقت کے موجودہ سب کے سب فضلا بھی اس میں شامل ہو گئے۔ جو جو بات زوال انہوں نے قرار دئے۔ اور ان کے دفع کے جو اسباب ان دردمندان اسلام نے تجویز کئے۔ وہ انہی میں سے ایک بزرگ سید ابوالفتاح المعروف شیخ عبدالمنعم بغدادی مشرقی نے ایک ضخیم کتاب جس کا نام انہوں نے تحفۃ الکونین رکھا تھا قلمبند کر دئے +

اس کتاب میں وہ اکثر امور مذکور ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر ہمارے دیکھتے دیکھتے جاپان نے ایسی اعلےٰ ترقی کر لی۔ اور یورپ کی بعض سلطنتوں نے دنیا بھر کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا ہے لازمی تعلیم اور صنعت و حرفت کے عام رواج کی ضرورت۔ اور قومی تجارت کی حفاظت کے مفید نتائج۔ عدل و انصاف کی ترویج اور رعایا پروری کے لئے راحت رساں قوانین کی تضبیط۔ اور حکام و عمال کے مظالم سے ناتوانوں کو محفوظ رکھنے کی تدابیر۔ عورتوں کے حقوق۔ محاصل و مالیات کے مسائل۔ ظلم و فساد اور جور و عناد کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے والے اسباب۔ محتسبوں۔ کوتوالوں۔ منصفوں۔ ججوں۔ مفتیوں۔ قاضیوں۔ تحصیلداروں۔ ڈپٹی کمشنروں۔ اور گورنروں تک کے فرائض اور مجلس شوریٰ کے فضائل۔ اور مسلمانوں کی سوشل و تمدنی اصلاحات۔ اور یتیموں مسکینوں۔ اسیروں۔ مریضوں۔ اور مسافروں کی دستگیری کے نہایت عجیب ضوابط اور کجرو بادشاہوں۔ امیروں۔ وزیروں کو راہ راست پر لانے کی پرحکمت تجاویز اور قومی کیرکٹر و اخلاق کو اعلےٰ پیمانہ پر پہنچانے کے بہترین وسائل کے علاوہ انہیں دلچسپ ابحاث کے دوران میں بعض نہایت قابل قدر قیمتی نصائح پیش کی گئی ہیں۔ علاوہ برآں خود جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جیسے مشہور و معروف صاحب قلم فاضل کے پر منعت تبصرہ نے جو اسکے ساتھ ہی شایع کر دیا گیا ہے سونے پر سہاگہ کا کام کر دیا ہے۔

طباعت چھپائی اور کاغذ اعلیٰ قسم کا ہے قیمت ہدایہ ہم ایک روپیہ (عصہ) محصول ڈاک تین آنے ۳ر علاوہ صرف ہو گا۔

عبدالرحیم و عبدالرحمن پسران مولوی رحیم بخش صاحب تاجران کتب لاہور مسجد چینیانوالی

ضرورت کتب۔ جو ضرورت ہو تحریر فرمائیں۔ ہفتہ وار روانہ کیا جائے گا۔ ادارہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً قومی و دینی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) پیرنگ الحوط و غیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ اگر پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۵ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والنیان ریاست کے مالاند ۔۔۔ ۱۰ روپے
ورسا و جاگیردان ۔۔۔ ۱۲ روپے
عام خریدار ان سے ۔۔۔ ۱۰ روپے
" ششماہی ۔۔۔ ۶ روپے
ممالک غیر سے سالانہ ۱۵ شلنگ یا پنس
" ششماہی ۸ شلنگ

اصلاح اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت مطے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۲ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

امرتسر کا واٹر ورکس (قابل توجہ گورنمنٹ) ۔۔۔ ۱
مسدرت ۔۔۔ ۲
خطاب بمسلم ۔۔۔ ۲
قادیانی مشن (خواب کمال الدین پر گاویاں میں خلقی) ۔۔۔ ۲
ہندوؤں کا تابع پر قطعی عمل نہیں ۔۔۔ ۳
اچھا افسر (۲) شوور ہوئے تباہ ۔۔۔ ۴
ایک بہت ضروری ذاکرہ علیہ جمعہ ۔۔۔ ۴
ایک سوال اہمیت تمام اور اسکا جواب ۔۔۔ ۵
بتلا نکتہ نہیں (نظم) ۔۔۔ ۶
مناقب مرسلہ مراسلات ۔۔۔ ۹
لوئیہ مولانا سید عزیز خاں صاحب مرحوم ترکی ۔۔۔ ۷
انجمن اخوان الصفا اور میرا خواب ۔۔۔ ۸
میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں ۔۔۔ ۸
مذاکرہ علمیہ نمبر ۲ ۔۔۔ ۱۱
فتاوے ۔۔۔ ۱۲
متفرق نوٹ ۔۔۔ ۱۳
انتخاب الاخبار ۔۔۔ ۱۴
اشتہارات ۔۔۔ ۱۵ تا ۱۶

امرتسر کا واٹر ورکس

قابل توجہ گورنمنٹ

گورنمنٹ پنجاب کو امرتسر شہر کی صفائی اور صحت کا جو خیال ہے وہ خود اس سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے ایک بڑی رقم امرتسر کی سڑکوں اور نالیوں کی درستی کے لئے عطا کی جس کے لئے اہالی امرتسر گورنمنٹ کے شکر گزار ہیں۔ مگر آج جس امر کی بابت ہم گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں وہ پانی کا انتظام ہے۔

میونسپل کمیٹی نے ابتدا میں سب سے کم محصول ۶ روپیہ سوا رکھا فقاوں بعد ۹ روپیہ سوا کیا۔ اب ایک آنہ فی روپیہ شامل ہوا ہے کہ آئندہ ۱۲ روپیہ سوا لیا جائیگا۔ اس نوٹس میں یہ بھی لکھا ہے کہ گورنمنٹ کی منظوری سے ایسا کیا گیا ہے اس لئے ہم بھی اس کے نقصان گورنمنٹ ہی کے گوشگذار کرتے ہیں۔

حفظان صحت میں پانی کو جس قدر دخل ہے اور کسی چیز کو اتنا نہ ہوگا۔ کھانے میں پینے میں غسل ہر طرح سے پانی ہی ایک چیز ہے جو بقاعدہ علم ڈاکٹری انسان کی صحت پر اثر کرتا ہے اس لئے میونسپل کمیٹی نے بار بار گورنمنٹ امرتسر میں پانی کے نل جاری کرائے مگر اس کے محصول میں جو دقتیں پیدا کی جاتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ میونسپل کمیٹی اس چشمۂ رحمت کو عام کرنا نہیں چاہتی بازاروں میں تو بجلی لائٹیں لگوائے ہیں مگر کوچوں میں نہیں لگواتی حالانکہ کوچوں میں پانی کی جس قدر ضرورت ہے وہ بازاروں میں نہیں کمیٹی مجبور کرتی ہے کہ کوچوں میں لگوانے والے اپنی مالکت سے لگوائیں سب مقام غور ہے کہ بازاروں میں جہاں پانی نالیوں کے دھونے اور بازاروں پر چھڑکاؤ کرنے میں خرچ ہوتا ہے تو

مرزا صاحب، مولوی نورالدین صاحب، سرسید احمد خان اور نواب محسن الملک وغیرہ نافع الناس تھے اسی لئے لمبی عمریں پائیں۔ اس پر مولوی ابوبکر صاحب ہوشیارپوری نے مناقبہ طور پر آواز دی کہ مولوی ثناء اللہ نے بھی عمر پائی تو ابوبکر صاحب نے سنبھلکر جواب دیا ہاں مولوی صاحب بھی پا دینگے۔ اس واقعہ پر تعارف میں بڑی خندگی ہوئی چنانچہ تفصیل لکھتا ہے:-

وہ جو خدا کا برگزیدہ نبی ہے اس بات کا محتاج کہ ہم آسے بھری محفل میں مسلمان کہیں اور یہ سمجھا جائے کہ مبلغ نے بڑا کام کیا کہ حضرت مرزا صاحب کو بھی مسلمان کہدیا۔ اگر تم میں کچھ جرأت ہے کچھ طاقت ہو سکتی ہے۔ چہ جائیکہ ہمیں پیش کرو دنیا کو اطلاع دو کہ خدا کا ایک نبی آیا ہر دو دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور اور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ ہمیں کہ محل شہر میں اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ کی غلط تفسیر کرو کہ جو انسان سے زیادہ لغو دسمان ہو دسمجھ سکے وہ غلط ہے اور جو سید سید اور محسن الاسلام کے درمے میں خدا کے برگزیدہ مسیح موعود اور وہ مہدی ہیں جن کا ذکر احادیث صحیحہ میں ہے اور وہ رسول ہیں جس کے ذریعے آں حضرت صلعم کی جبت ظلی کا اتمام ہونا تھا۔ اور وہی رسول ہے جس کی پیشگوئی قرآن مجید میں ہے۔ اور جس کے صدق کے نشانات اتنے ہیں کہ اگر وہ ہزار ہی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان سے ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ چہ جائیکہ بیسیوں پیشگوئیوں کی صلی پیشگوئیوں میں پیش کردہ دنیا کو اطلاع دے کہ خدا کا ایک نبی آیا ہر دو دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور اور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ ہمیں کہ محل شہر میں اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ کی غلط تفسیر کرو کہ جو انسان سے زیادہ لغو دسمان ہو دسمجھ سکے وہ غلط ہے اور جو سید سید اور محسن الاسلام کے درمے میں خدا کے برگزیدہ مسیح موعود اور وہ مہدی ہیں جن کا ذکر احادیث صحیحہ میں ہے اور وہ رسول ہیں جس کے ذریعے آں حضرت صلعم کی جبت ظلی کا اتمام ہونا تھا۔ اور وہی رسول ہے جس کی پیشگوئی قرآن مجید میں ہے۔ اور جس کے صدق کے نشانات اتنے ہیں کہ اگر وہ ہزار ہی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان سے ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ چہ جائیکہ بیسیوں پیشگوئیوں کی صلی پیشگوئیوں میں پیش کردہ دنیا کو اطلاع دے کہ خدا کا ایک نبی آیا ہر دو دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور اور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ ہمیں کہ محل شہر میں اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ کی غلط تفسیر کرو کہ جو انسان سے زیادہ لغو دسمان ہو دسمجھ سکے وہ غلط ہے اور جو سید سید اور محسن الاسلام کے درمے میں خدا کے برگزیدہ مسیح موعود اور وہ مہدی ہیں جن کا ذکر احادیث صحیحہ میں ہے اور وہ رسول ہیں جس کے ذریعے آں حضرت صلعم کی جبت ظلی کا اتمام ہونا تھا۔ اور وہی رسول ہے جس کی پیشگوئی قرآن مجید میں ہے۔ اور جس کے صدق کے نشانات اتنے ہیں کہ اگر وہ ہزار ہی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان سے ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ چہ جائیکہ بیسیوں پیشگوئیوں کی صلی پیشگوئیوں میں پیش کردہ دنیا کو اطلاع دے کہ خدا کا ایک نبی آیا ہر دو دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور اور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ ہمیں کہ محل شہر میں اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ کی غلط تفسیر کرو کہ جو انسان سے زیادہ لغو دسمان ہو

ابوبکر صاحب۔ اس بات کا فیصلہ کرنا مرزا صاحب کا کام کس لب و لہجہ سے ہونا چاہئے مگر کے متعلق نہیں کر سکتے ہیں ہمارے ہاں تو ان کے لئے القاب مقرر ہیں کیا مجال کوئی ان میں کمی بیشی ہو جائے۔ البتہ یہ بات ضرور قابل ذکر ہے کہ کئی لوگوں نے مرزا صاحب کو نام لیکر مخاطب کیا ہے اور جب کوئی عزیز کوئی قریبی رشتہ دار کہا جاتا کہ مولانا کا عمل سنت ہلی سال سے بھی اوپر ہو گیا وہ یاد ہو ولیسی عمر پانے کو قابل انسان نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ابوبکر صاحب کو سمجھ ہو گیا امید ہے آئندہ کل تقریر میں اس کی تلافی فرمائینگے!

مرزائی کا تنسخ پر قطعی عمل نہیں

ایک مسلمان جنوان سندھ جاتی اور اس کی بابندہ ستی مسمات بیبو ساکن حیدرآباد ضلع ہوشیارپور ۲ر اپریل ۱۹۱۸ء میں میری نظر سے گزرا جس میں سلسلہ حیدرآباد کی تکفیر کی ہے۔

پرماتما بذات خود جیوں کو ہی قانون کے مطابق سزا اور جزا دیتا ہے۔ وہ بیچارہ ان بتلاتے ہیں کوئی زمانہ سلسلہ میں تمام جانداروں کو جانکہ یا لکھ ہے وہ ان کے گزشتہ اعمال کی وجہ سے ہمارے اس وقت جیو جیسے کرم کر رہے ہیں زمانہ آنے میں جیزں کو انہی مطابق مخلوق بنا کر بھیجتا۔ (اخبار مسافر بوادر پر ۱۹۱۸ء)

ابوبکر صاحب۔ ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ کل جیوں ناطق و حیوان مطلق کو جو تکلیف ہتھیم کی وہ آرام ہر ایک طرح کا ملتا ہے وہ ازروئے تناسخ و سبھ ہمارے ماد صورالہ آبادی گزشتہ اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک جاندار گائے ہے ایک شخص اس کو ذبح کرے تو جو کچھ اس گائے کو وقت ذبح ہونے تک یعنی جتنا عرصہ ہو گی وہ اس گائے نے کیے گزشتہ اعمال کا ہی نتیجہ ہے کہ اس ذبح کرنے والے کا قصور شمار کیا جائے۔ تو ایسی حالت میں جب ہم کے عمل غور کرتے ہیں تو اور دوست اس وقت تناسخ کے مسئلہ کو سمجھ نہیں سکتے کہ بلکہ اس ذبح کرنے والے کو سزا دینے کے واسطے تیار ہو جاتے ہیں بلکہ یہ خیال نہیں کرتے کہ اس ذبح کرنے والے گائے کو ذبح تصور نہیں بلکہ یہ تصور تو گائے کے گزشتہ اعمال کا ہے کہ جو بوجہ گزشتہ اعمال کے آج ذبح ہو کر گولی کھاتی ہے۔ مگر ہم کہ آریہ دوست یہ کہیں کہ گائے نے گزشتہ جون میں ایسے افعال ہی نہیں کئے تھے جو یہ گائے کی جون میں آکر ذبح کیجاوے تو اس کا ظاہر ہے جواب دینگا کہ یہ دھوکے آپ سماج کا غلط ہے کہ جو کچھ یا شکنجہ جانداروں کو ملتا ہے وہ گزشتہ اعمال کا نتیجہ ہے۔ لہذا آریہ دوستوں کی جان بچے مشکل ہے۔ ہاتھ کاٹنے کے ذبح ہونیکو تناسخ کے ذریعہ جائز تسلیم کرینگے جب مشکل اور اگر جائز تسلیم کرینگے جب مشکل۔ دیکھیں آریہ دوست اور سادھوالہ آبادی کیا جواب دیتے ہیں:

منشی محمد داؤد خان ساکن ہمارے ترین
محمل ضلع ہوشیارپور

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث (قسط ۱)
(سبھا الہدیٰ)

کمیٹی میل لائن کا انتظام کرے اور گلیوں میں ذکر کرے جہاں کا پان کھائے اور پیسے میں صرف ہو۔ تو ایسی صورت میں کون کہہ سکتا ہے کہ کمیٹی نے واٹر ورکس کی اصل غرض کو مدنظر رکھا ہے اور اس طریق سے پانی اپنے اصلی کام میں صرف ہوتا ہے ہرگز نہیں۔

اس کے علاوہ پیس چند دنوں میں ٹوٹی کر دیگی ہے اور گلیوں کے فرش بڑی لاگت سے بنوائے گئے تو اس صورت میں کس کو پسند ہوگی کہ میل لائن اپنی لاگت سے لگوائے۔

کمیٹی عذر کرتی ہے کہ موجودہ ٹیکس میں اخراجات تو پورے نہیں ہوتے مگر یہ نہیں سوچتی کہ اخراجات اس لئے پورے نہیں ہوتے کہ واٹر ورکس کی تکمیل نہیں ہوئی جو گلیوں میں لگنے سے ہوگی۔ نہ وہ گلیوں میں میل لائن لگا دیگی۔ تکمیل ہوگی۔ جب تک تکمیل نہ ہوگی آمدنی نہ بڑھیگی۔

امید ہے گورنمنٹ اس امر پر کافی غور کر کے کمیٹی کو گلیوں میں میل لائن لگوانے اور پیس کو کم کرنیکی ہدایت کریگی تاکہ جو فائدہ واٹر ورکس کا سوچا گیا ہے وہ پوری طرح سے حاصل ہو سکے

معذرت

چونکہ نامہ نگاروں کے مضامین دیر سے آتے تھے۔ نیز اس ہفتے میری طبیعت ناساز رہی اس لئے خود کوئی مضمون نہیں لکھ سکا جنہیں مضامین کو دیکھ بھال کر ترتیب دیدیا۔ (ایڈیٹر)

خطاب بہ مسلم

یہ ایک نظم ہے جو مولوی الف دین صاحب وکیل راولپنڈی نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر پڑھی تھی صاحب موصوف کی فرمائش سے اس کے چند اشعار اہلحدیث میں درج ہیں خدا قبول فرمادے۔

(ایڈیٹر)

مسلمانو! کہاں اب ہیں وہ عظمت کے نشاں باقی
ستمگر آسمانِ عبرت ہے تمہاری داستاں باقی
باشداد اَوْ غَلِیُ الْکُفَّارِ رحماء بینھم دل باہم
تمہاری نرمی و گرمی سے تھا نظم جہاں باقی
جب اس نرمی و گرمی پر حکومت تھی فرمت کی
تھے آئینہ سیاست میں تمہیں تم حکمراں باقی
تھا قرآن ہاتھ میں بجبیں پر سجدہ پیہم میں
نہ ہارے رہیں پر کوئی اپنا ہمسراں باقی
تمہارا اللہ کے آگے کہا یا عاجزی و نیستی کا
یہ راز عظمت مسلم تھا سجدہ میں نہاں باقی
کمال عبدیت میں تھا جلال سلطنت مضمر
یہ نکتہ سیرت احمد سے ہے بجسر میاں باقی
وہ احمد میں رسول آکافۃ للناس عالم میں
میاں ہے رحمۃ للعالمیں سے جس کی شاں باقی
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا خطر
محمد ہی محمد ہیں ندیرا نسر میاں باقی
رہے قسمت خوشا طالع کہ یہ تکمیل دین حق
ترے حصے میں تھی اے خاتم پیغمبراں باقی
صلوٰۃ واللہ اَطْهَرُ اَنْ تُکَلِّفَ اللّٰهُ سے
میاں ہے دعوت پیغمبر آخر زماں باقی
چلا یا ربیع جسم و جاں برائے ارتقاء النساں
یہ ہیکل تیرا قرآں رہنمائے انس و جاں باقی
رہا دنیا میں گر افراط و تفریط کا دھوکہ
فضائل میں تو ہے کیتا سفینہ کون و مکاں تیرا
تری ذات مقدس ہے ظلہ کونین عالم میں
امام و مقتدا و قبلہ روحانیاں باقی
ترا اسلام ہے فطرت انہیں تبدیل فطرت میں
ہی فطرت پہ قائم ہیں زمین و آسماں باقی
ترا یہ دین قیم ہے شہ ادیان دنیوں میں
تو ہے شاہان عالم میں شہ شاہنشہاں باقی
یہودی ہیں کہ نصرانی برون ہیں کہ زرتشتی
یہ ہیں سب تحت اسلام کے ضلالتیاں باقی
کوئی دن ہیں یہ ساسے بند بچا جائینگے دنیا میں
رہیگا سکۂ توحید عالم میں رواں باقی
نتیجہ ایک ہی ہے سارے انسانی نشانوں کا

قادیانی ممشن

خواجہ کمال الدین پر قادیان میں سختی

۲ر اپریل کے اہلحدیث میں پچھلی شہر کا ذکر ہوا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے جلسہ میں کہا تھا کہ جسکم اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ

لہ ایم ہا کہ استقبال ہی کے وعدے ہیں۔ کیا ہی سنتے تو نہیں؟ الفضل من الیقین ۱۲ دیکھیں یہ اخبار کہاں تک ہمارے پیشگوئی کے پیچھے چلتا ہے ہی رہیگے۔ اہلحدیث

اچھا پنڑ وواہ شودر ہوئے تباہ

سوامی دیانندجی کا ستیارتھ پرکاش جو پندرہ مرتبہ آریہ سماج نے درست کرکے چھپوایا ہے اور اس کی عبارت ہر ایک مرتبہ کو دبیش آریہ دوست کردیتے ہیں آریوں کے اپنے خیال میں ستیارتھ پرکاش سنہ ۱۹۱۵ء میں بریر نگرانی خانہ کو لارام صاحب چھپا وہ وہ بہت صحیح ہے۔ لہٰذا میں ستیارتھ پرکاش سنہ ۱۹۱۵ء ہی کی تعلیق پیش کرتا ہوں جو خود سوامی دیانند نے بصورت مکالمہ دی ہے۔ ناظرین غور فرمائیں۔

برہمن کھشری اور ویش والوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویش مرد اجن کی مجامعت ہوچکی ہو) کا پنڑ وواہ نہ ہونا چاہئے

(۱۱) سوال پنڑ وواہ میں کیا نقص ہے۔

جواب۔ پہلا عورت مرد میں محبت کم ہونا کیونکہ جب چاہے تب مرد کر عورت اور عورت کر مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق پیدا کرلینگے۔ دوسرا جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یہ خیال کرے کہ مرنے کے پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں تب پہلی عورت کی یا پہلے خاوند کی جائداد کو اُڑا لیجانا اور اُن کے کنبہ والوں کا اُن سے جھگڑا کرنا تیسرا سب سے اپنے خاندانوں کا نام و نشان بھی بمنکر اُن جائداد کا برباد ہوجانا۔ چوتھا پتی پتنی اور استری پرت دونوں کا برباد ہونا ہیں نسر کے نقصوں کے سبب دونوں میں سے پڑھ وہ یا ایک سے زیادہ بواہ کبھی نہ ہونے چاہئیں

(ستیارتھ پرکاش صفحات ۴۳ و ۱۴۳)

خلاصہ۔ ناظرین کو معلوم ہوگیا کہ سوامی دیانند ارشاد فرماتے ہیں کہ کھشری ویش برہمن اقوام میں تحلل ثانی ہونا چاہئے لیکن میں عورتوں مردوں کی جماعت ایک مرتبہ یا چند مرتبہ ہوچکی ہو اُن کی شادی نہ ہونی چاہئے خواہ وہ عورت مرد کیسے ہی حسین اور قوی یا بالغ ہوں۔ اس کا کچھ خیال نہ کرے۔ حالانکہ ایسی تبدیلگی سراسر جائز ہی کیونکہ ایک عورت جوان ہے اور شادی ہوجانے کے بعد صرف ایک ہی مرتبہ خاوند کے پاس گئی ہے اور خاوند مرگیا۔ تو اب بتاؤ یہ عورت ایسی جوانی میں کیسے تمام عمر اپنے ارمانوں کا خون کرتی رہیگی۔ ایسے ہی مرد کا قصہ ہے کہ شادی ہونے پر ایک ہی مرتبہ عورت کے پاس گیا اور عورت اتفاقاً راہی عدم ہوگئی تو یہ مرد بھی تمام عمر کو عضو معطل ہوگئے اچھا سوامی جی کا حکم ہے اس حکم پر اگر عمل کیا جائے تو ان جوانوں کے جوش کا کون اندازہ کرسکتا ہے

علاوہ اس کے دیانندجی نے پنڑ وواہ (تحلل ثانی) برہمن کھشری اور ویش اقوام کو ہی کرنے سے منع کیا ہے اور شودروں کو اس سے منع نہ کیا۔ یعنی شودروں میں پنڑ وواہ ہوا کرے تاکہ سوامی دیانند کی خیال کے بموجب تزاعات شودروں میں پھیل کر تباہ ہوجاویں جیسا کہ سوامی دیانند نے پنڑ وواہ کی نقصان بیان کئے ہیں۔ وہ شی سوامی دیانند کی ہمدرد کھشری ویش برہمن دوبدیشی سے بچ جائیں اور شودر لوگ آفت میں آجائیں کیسے منصف مزاجی تھے۔

(خاکسار منشی محمد داؤد خان ساکن سرائے ترین سہیل ضلع مراد آباد)

ایک بہت ضروری تذکرہ علمیہ

(بقیہ "مجاہدی" الاخیر ۱۳۳۵ھ)

از جناب مولوی عبدالسلام صاحب بیل کپوسی

حدیث صحیح میں وارد ہوا تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ رواہ فی المؤطا یعنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑی جاتا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوط تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہوگے ایک اُن میں اللہ کی کتاب ہے دوسری اُس کے رسول کی سنت۔ اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں روایت کیا ہے جو اَصَحُّ الصِّحَاحِ ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تمسک کرنے اور چنگل سے تھامنے کی چیزیں جو مدار نجات ہیں وہ اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ایہ دو چیزیں ہیں۔

مسلم کی روایت میں ہے:۔

وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَفِي رِوَايَةٍ كِتَابُ اللهِ هُوَ حَبْلُ اللهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ	اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ان میں پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے اس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس تم اللہ کی کتاب کو تھامو۔ اور مضبوط تھامو۔ پھر ترغیب دلائی۔ پھر فرمایا اور دوسری چیز میرے اہلبیت ہیں میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو اس کی تابعداری کریگا راہ حق پر ہوگا اور جو اسے چھوڑ دیگا راہ حق سے بے راہ ہوجائیگا۔ اس روایت میں تمسک

یاد دلاتا ہوں میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو اس کی تابعداری کریگا ہدایت پر ہوگا اور جو اُسے ترک کریگا۔ گمراہ ہوگا۔

اس حدیث کا مطلب بھی پہلی روایت کی طرح صاف ہے کہ آپ نے کتاب اللہ اور اہل بیت کو تعلیم فرمایا اور کتاب اللہ کے ساتھ تمسک کرنیکو فرمایا۔ اور اسی کو ہدایت اور نور فرمایا اور تمسک یا کہ اسے مضبوط تھامو اور اسپر لوگوں کو رغبت دلائی اور ابھارا۔ پھر آپ نے دوسری چیز تعلیم سے اہل بیت کو فرمایا اور بار بار فرمایا کہ اپنے اہل بیت کے بارے میں میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔ دوسری روایت میں وارد ہوا کہ اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو اس کی تابعداری کریگا راہ حق پر ہوگا اور جو اسے چھوڑ دیگا

کی چیز صرف کتاب اللہ کو فرمایا اور اہل بیت کے بارے میں نصیحت فرمائی اور اللہ کو یاد دلایا کہ انکے ادائے حقوق اور عزت و حسن سلوک میں کمی نہ کیجائے لیکن اُن کو تمسک کی چیز نہیں فرمایا۔

ترمذی کی دو روایتوں میں بجائے سنت رسول کے اہل بیتی کا لفظ وارد ہوا اور اس نوع وطرز سے وارد ہوا کہ ان کو بھی تمسک پر ٹھیرایا گیا۔ چنانچہ اسکے الفاظ یہ ہیں:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي	اے لوگو میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم انہیں تھامے رہو گے ہرگز بے راہ نہ ہوگے ایک ان میں کتاب اللہ ہے

دوسری میری عترت یعنی اہل بیت،

ایک دوسری روایت یوں آئی ہے وہ بھی ترمذی کی ہے:۔

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا (ترمذی)	میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تم ان کے ساتھ چنگل مارو گے گمراہ ہرگز نہ ہوگے ایک ان میں بڑی ہے دوسرے سے وہ کتاب اللہ ہے جو ایک رسی دراز ہے آسمان سے زمین تک۔ دوسری میری عترت یعنی اہل بیت ہیں۔ اور یہ دونوں یعنی کتاب اللہ و اہل بیت دونوں متفرق نہ ہونگے یہاں تک کہ دونوں حوض کے پاس حوض پر جمع ہونگے پس دیکھو کیونکر تم میری جانشینی کرتے ہو ان دونوں میں؟

جو خدشہ ہے اسی ترمذی کی روایت پر ہے وہ یہ کہ اس روایت میں جہاں کتاب اللہ پر تمسک کرنے کا حکم ہے اہل بیت کے ساتھ بھی وہی حکم ہے پس اہل بیت سے مراد اگر آل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں جیسا کہ کلام اللہ کی ایک دوسری آیت جو علاوہ سورہ احزاب کے ہے شہادت دیتی ہے اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ

کہ (اس آیت میں اہل بیت سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بی بی ہیں) یا اہل بیت سے مراد حضرت فاطمہ بنت رسول و حضرت علی زوج بتول و حسن و حسین علیہم رضوان اللہ بھی مراد ہیں جیسا کہ حدیث کساء شہادت دیتی ہے تب بھی کوئی خدشہ نہیں ہے کیونکہ ان کے ساتھ تمسک کرنے کا یہ مطلب ہے گا کہ ان کی روایتوں پر عمل کیا جائے اور ان کی محبت لازم پکڑی جائے ان کی عزت کی نگہداشت کیجائے ان کا طریقہ جو انہوں نے مشکوٰۃ نبوت سے حاصل کرکے اس پر عامل رہے اُس کو اختیار کیا جائے اور چونکہ خاتمہ اسی پر ہوا اس لئے لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض بھی بلاشبہ صادق آیا۔

لیکن اہل بیت سے مراد اگر قیامت تک کے سادات ہوں (خواہ بنی طاہر خصوصاً مراد ہوں یا اور دائرہ وسیع کیا جائے اور اہل بیت سے مراد بنی عباس و بنی جعفر و زینب عموماً مراد ہوں) تو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ اگر آئندہ اہل بیت کی حالت ناگفتہ بہ ہوجائے (جیسا کہ ایک زمانہ سے اہل زمانہ بخر بکر رہے ہیں) اور اُن کا طرز عمل و نیز اُن کے عقائد ایسے ہوجائیں جیسا کہ ظاہر ہے (جسکی زیادہ تصریح کی حاجت نہیں ہے) تو لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض کی پیشین گوئی غلط ہوجاتی ہے اور اُن کے ساتھ تمسک کرنے کا یہ نتیجہ نکلیگا کہ تمسک کرنے والا بھی بدعقیدہ یا بدعمل ہوجائے یا جیسے وہ خود آج کل ہیں۔

یہیں سے ایک اور سوال پیدا ہوجاتا ہے وہ یہ کہ سید ہوکر اگر کوئی شخص جناب رسول اللہ صلعم اور دین اسلام کی نافرمانی کرے اور امور منکرہ کا مرتکب ہو تو کیا اُس کی توقیر کرنے کا حکم ہوگا یا نہیں اگر ان میں کا کوئی شراب پی لیوے تو کیا اُس کی سزا تعزیری ہوگی یا نہیں علیٰ ہذا القیاس اور باتیں ہیں۔ خود جناب ایڈیٹر صاحب اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں اور دیگر اہل علم بھی توجہ فرمائیں۔ والسلام

ایک سوال بابت قیام میلاد کا جواب

از مولوی خیرالدین احمد صاحب سرسہ ضلع حصار

مولوی محمد عبدالمجید صاحب امام مسجد قلعہ قسیم ایجنسی نے بذریعہ پرچہ اہل حدیث ۱۷ جمادی الاول خاکسار سے عبارت ذیل کا مطلب دریافت فرمایا ہے ان القیام و سیلۃ الی السجود للحی والسجود اصل بالدلیل ان السجود شرع عبادۃ بلا دون القیام کما فی سجدۃ التلاوۃ والقیام لیس شرع عبادۃ وحلال وحلت لان السجود غایۃ الخضوع حتی لو سجد لغیر اللہ یکفر بخلاف القیام۔

سو تعمیلاً لارشاد حسب فہم ناقص خلاصہ مطلب مع تسہیل ضروری ہدیہ ناظرین ہے۔

قیام (کھڑا ہونا) سجدہ کی طرف لے جانے کے لئے ذریعہ ہے اور اصل (عبادت) سجدہ ہے۔ سجدہ کے اصل عبادت ہونے کی یہ دلیل ہے کہ سجدہ (تنہا) بدون قیام بھی شریعت میں عبادت قرار دیا گیا ہے جیسے تلاوت کا سجدہ کہ بدون قیام عبادت ہے اور قیام تنہا کہیں شریعت میں عبادت قرار نہیں دیا گیا۔ لیکن میں اس دعوے کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں (دیکھو جنازہ میں قیام تنہا عبادت ہے) اور تنہا سجدہ عبادت قرار دینے اور قیام کو عبادت قرار نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ سجدہ میں انتہا درجہ کی عاجزی ہے کہ اس سے بڑھکر عاجزی (انکساری ممکن نہیں) اسی لئے اگر کسی نے غیر اللہ کو (خواہ کسی نیت سے) سجدہ کیا تو کافر ہوجائیگا (متصوفین زمانہ کو جنہوں نے قبر پرستی کو اصل تصوف سمجھ رکھا ہے اس مسئلہ سے عبرت پکڑنا چاہئے) ؎

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

بخلاف قیام کے اگر کسی کے لئے یا کسی وجہ سے کھڑا ہوگیا تو کافر نہیں ہوگا اور یہ بھی نہیں کہ ہر حرکت ہم جائز یا مستحب ہی ہو یہ تو ہوا خلاصہ مطلب۔

اب اصل مسئلہ کہ جس کے اثبات میں صاحب کتاب نے یہ عبارت لکھی اور بس دعوے کے لئے اس کو دلیل گردانا ہے عرض کرتا ہوں۔

مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو نماز میں کھڑا ہونے کی قدرت ہو اور رکوع سجدہ کرنے پر نہ ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے آیا کھڑا ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے یا بیٹھ کر کسی طرح سے گزارے۔ بہت سے فقہاء فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا کھڑے ہو کر پڑھنے سے بہتر ہے اور ظاہر کہ اس کے تسلیم میں بھی تامل ہے اس کے خلاف حضرت امام زفر و حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک قوی معلوم ہوتا ہے)

وجہ اولویت عبارت مستفسر میں یہ بتلائی ہے کہ قیام فریضہ ہے سجدہ کا جب اصل پر قدرت نہیں تو فرع پر کیونکر تمسک کرے وفیہ ایضاً تامل۔

افسوس اس وقت غنیہ المستملی موجود نہیں ورنہ سیاق سیاق سے ہم عبارت میں شاید مزید مدد لیتی۔

لیکن معلوم نہیں کہ مولوی صاحب موصوف نے اس عبارت سے قیام میلاد کیونکر ثابت فرمایا تمام میلاد سے تو اس کو تعلق نہیں شاید مولوی صاحب لفظ قیام سے دھوکا کھا گئے۔ یہ تو بلی کو چھیچھڑوں کے خواب اور دودھ اور دہ چارہ والا حساب ہے یا مولانا صاحب اپنی ایجاد بندہ مگر نہایت عجیب و انوکھی استدلال سے کہ فہم ناقص لوگوں کو راہ راست سے پھسلانا چاہتے ہیں۔ ان پڑھ اور اجڈ ان لوگوں کے نزدیک مولوی صاحب کا یہ استدلال خاکم بدہن کچھ وقعت رکھتا ہوگا۔ لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ کتنے دن میں ہے الحمد للہ ابھی دنیا علماء و اہل علم سے خالی نہیں ہوئی کہ ایسے کمزور استدلالوں کا کچھ داؤ چل سکے واللہ اعلم

(خاکسار خیر الدین احمد سروری عفی عنہ)

پتا لگتا نہیں

وائے اب دین منور کا پتا لگتا نہیں
ہیف اب اسلام انور کا پتا لگتا نہیں

ملت شرع پیمبر کا پتا لگتا نہیں
سنت ساقی کوثر کا پتا لگتا نہیں

سرکشان دین حق سے بھر گئی روئے زمیں
پیروان حکم داور کا پتا لگتا نہیں

شرک و بدعت فسق آثار ظلم و دغا
جن پرست و دین پیمبر کا پتا لگتا نہیں

دیکھتا ہوں جسکو ہے بیدرد و ظالم سنگدل
زہد و تقوے و ہنر کا پتا لگتا نہیں

ظل قص و غنا میں مرد و زن کا اجتماع
مجلس فکر و تدبر کا پتا لگتا نہیں

ہے کہاں وہ بیت اقدس جس کو تعمیر خلیل
حج کو جاتے ہیں مگر کا پتا لگتا نہیں

سجدہ گاہ ملائک تھا یا سجدہ گاہ
دلبر ان کے حرف محشر کا پتا لگتا نہیں

سچ ہے قرآن الحق نہ کرے عمل
قوم تو قعر ذلت کا پتا لگتا نہیں

جھا گیا لوگوں کے دل صحبت بد کا غبار
جسم خاکی میں اختر کا پتا لگتا نہیں

مرد ناں رکھتی ہیں تن پر سچیاں کا لباس
پردہ عصمت کی چادر کا پتا لگتا نہیں

(شیخ محمد فاروق جوہری ساکن میرٹھ)

تعاقب مسئلہ موباف

اخبار اہل حدیث کے ۱۳ ستمبر ۱۹۱۵ء کا پرچہ میری نظر سے گزرا۔ اس کے صفحہ میں دو شخصوں کی تحریر زیر تحت سرخی عورتوں کو تانگے سے موبائی دیکھنے پر کی گئی۔ مضمون کے پڑھنے سے سخت تعجب ہوا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں حضرات نے بامعان نظر مجیب کے جواب کو نہیں ملاحظہ فرمایا ہے۔ مجیب ہویدا مادہ پر دو پر واجب ہے کہ کتب اصول و لغت وغیرہ کو بھی طرح سے دیکھ لے تب کسی مضمون پر قلم اٹھاوے مسئلہ زیر بحث میں چند باتیں قابل غور ہیں۔ اولاً اس جواب میں یہ دیکھنا چاہئے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا مروی ہے ثانیاً وصل کے لغوی معنے کیا ہیں۔ ثالث اس مقام مبحوث عنہ میں معنی لغوی کے سوا کوئی دوسرا معنے بھی ملحوظ ہے یا نہیں رابعاً تعمیم کی تخصیص کب اور کس سے ہوتی ہے۔ خامساً کسی امر مشتبہ ہونے پر شرع کی جانب کیا حکم ہے اب حکم شارع علیہ السلام ملاحظہ ہو۔ ارشاد ہوتا ہے لعن اللہ الواصلۃ الخ وصل کے معنے میں الزیادۃ فیہ من غیرہ یعنے ایک چیز کو دوسری چیز کیساتھ ملانا۔ اسی بنا پر بعض علماء محققین نے قزاصل یعنی موئے بند زنان سے بھی منع فرمایا ہے قال دقیق العید قد نہی اکثر العلماء عن القزاصل وذالک لانہ فی معنی الوصل ومعنی الوصل الزیادۃ فیہ من غیرہ اور فتح الباری میں ہے القزامل جمع قزمل بفتح القاف وسکون الزاء نبات طویل الذوع لین والمراد بہ ھھنا خیوط من حریر او صوف یجعل ضفائر تصل بہ المراۃ شعرھا۔

اس عبارت سے وصل کا معنے صاف ظاہر ہو گیا اور جس نے وصل کو بال ہی کے ساتھ مخصوص کیا ہے کوئی دلیل نقلی کشفی نہیں بیان کی بلکہ اکثر فعل مشرکین عرب کی طرف لحاظ کیا حالانکہ شارع کی نہی مطلقاً ہے نہ کہ مقید۔

قسطلانی ص۳۵۵ جلد ۸ میں ہے وفی الحدیث کما قال النووی صریحۃ فی تحریم الوصل مطلقاً وھذا ھو الظاھر المختار ولم یثبت عن شیء قولہ صلے اللہ علیہ وسلم انما ھلکت بنو اسرائیل حین اتخذ ھذہ نساؤھم قال تعاونوا یعنی ما تکثر بہ النساء اشعارھن من الخرق۔ ھذا الحدیث حجۃ للجمھور فی منع وصل الشعر لشیء آخر سواء کان شعر انسان او غیرہ لعلۃ جابر زجر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان تصل المرأۃ بشعرھا شیئاً اخرجہ مسلم۔

اور قسطلانی ص۳۵۵ جلد میں ہے۔ قال مالک والطبری واکثر العلماء یحرم الوصل ممنوع بکل شیء شعرا وصوف او خرق او غیرھا۔

اور حدیث ابوداؤد میں نزل کے جواز کی ہے

عن سعید بن جبیر قال کا باس بالقرامل قال ابوداؤد کانہ یذھب الی ان المنھی عنہ شعر المشاط قال ابوداؤد وکان احمد یقول القرامل لیس بہ باس۔ اس میں چند وجہوں کو کلام ہے۔ اولاً یہ اثر روایت لولوی میں نہیں ہے جیسا کہ عون المعبود میں ہے ثانیاً سعید بن جبیر ھذا لیس فی روایۃ اللولوی۔ ثالثاً بر تقدیر صحت اس اثر کے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ خیال سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا ہے حدیث مرفوع سے یہ ثابت نہیں جیسا کہ ابوداؤد کا قول کا فذہبہ اس پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح دوسرے قول ابوداؤد سے امام احمد کا خیال ظاہر ہوتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اس مقام پر وصل کے معنے لغوی معنی کے سوا کوئی ہے یا نہیں۔ بر تقدیر اول ثبوت ارشاد ہوا اور بر تقدیر ثانی ہمارا دعوے ثابت۔ اور علی سبیل التنزل امر مبحوث عنہ مشتبہ ہونے سے خالی نہیں۔ اور اصل تقوے یہی ہے۔ کہ مشتبہات سے بھی احتراز کرے حاسی کو اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے واتقوا اللہ حق تقاتہ۔

لطف یہ ہے کہ دونوں تحریریں صاف ایک دوسرے کی نقیض ہیں۔ کیونکہ پہلے صاحب فرماتے ہیں۔ چوٹی میں چار انگشت سے بالوں میں کچھ بھی کپڑے کی گچھ کی ہو داخل باندھنے کے نہ صرف مقصود نہیں بلکہ مفسر جلی کی طرف خیال کیا جاتا ہے۔

اور دوسرے صاحب فرماتے ہیں۔

عورتوں کو اس قسم کے مباحث لکھا کر نرینہ حاصل کرنے سے محروم کر دیا

خلاصہ یہ کہ پہلے صاحب کے نزدیک موباف سے صرف سنجاف کا چوٹی منظور ہے اور دوسرے صاحب کے نزدیک صرف زینت لھوا فالقولان متنافیان واذا تعارضا تساقطا

اور حضرت ذوالجلال نے جو مرباف میں چند انگشت کی قید لگائی ہے معلوم اس کا ماخذ کیا ہے علاوہ ازیں اس سے معلوم ہوا کہ اگر اس سے زائد ہے تو حرام و ناجائز۔ حالانکہ چار انگشت کا موباف کسی عورت کو میں نے نہ دیکھا نہ سنا۔ پس اس کے قول سے ثابت ہوا کہ جو عورتیں آج کل چوٹی کو موٹی اور لانبی کرنے اور زینت کے خیال سے چار انگلی سے زیادہ موباف لگاتی ہیں وہ داخل کی مصداق ہیں وھو المقصود۔

اور مستر من ثانی نے جو غسل جنابت میں عورتوں کا بال نہیں کھولنا زینت کے خیال سے لکھا ہے۔ جناب من! زینت کا خیال نہیں بلکہ سہولت کے خیال سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا تھا۔

علاوہ ازیں جس عورت کے لئے یہ ارشاد ہوا تھا اس کے بال چلتے تھے۔ پانی ڈالنے سے بال کی جڑ تک تری پہنچ جاتی تھی۔ اس پر بھی احتیاط کا ارشاد ہوا (فرق ذلک عندنا کل حفنۃ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم ہوا انقضی شعرک واغتسلی بال کھول کر غسل کر چونکہ بال گچھے تھے اس لئے ان کو ایسا حکم ہوا۔ اصل مقصود غسل میں عضو کا تر ہو جانا ہے چنانچہ نووی شرح صحیح مسلم میں ہے۔ ھذا ھو المذھب الصحیح ان ضفائر المغتسلۃ اذا وصل الماء الی جمیع شعرھا ظاھرھا وباطنھا من غیر نقض لم یجب نقضھا وان لم یصل الا بنقضھا وجب نقضھا (انتہی)

اور سراج مسلم کی تفسیر میں جو اثر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے پہلے اس کی اسناد اور حوالہ کتاب ارشاد ہو۔ پھر جواب ثانی اسطرف سے لیں۔ بال تنی بات اور بھی دریافت طلب ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا فرمانا لیست الواصلۃ الخ تعنون کن لوگوں سے تھا اور ان لوگوں کا مقصد واقعی سے کیا تھا۔ امید ہے کہ اس ناچیز کی تحریر کو دونوں حضرات جیسی تامل اور فکر و روانی افشان سے ملاحظہ فرمائیں گے۔ انہ کریم۔

راقم آثم۔ محمد الیاس (تعلیم یافتہ مدرسہ عربیہ از چوک مسجد آرہ)

مثنیہ مولانا عرفان صاحب حیدرآبادی

از حافظ محمد عبید اللہ خان اسسٹنٹ انسپکٹر ٹیکس

کیوں بھائے گئے بارہ بھائے اعلے میں
شیخ الاسلام تقی مولوی سید عرفان
واں کمی ہی علماء و صلحاء کی کیا تھی
صدر میں اُن کے وہ ہو جیسے نہ تھا کچھ نقصان
ہند میں تو ہیں بہت عالم و صالح ایسے
کہیں بس علم و صلاح اُن پہ سراسر بہتان
شرک میں کوئی گرفتار کوئی بدعت میں
کوئی اخلاص میں کچا کوئی ناقص ایمان
اس زمانہ میں کہاں ایسے محقق عالم
مکاشف اُس پہ ہے اسرار حدیث و قرآن
خدا سے ڈرتے ہیں نہ تھا کچھ اُسے راحت کا خیال
جس نے راحت کے دیئے تھے اُسے گو سب سامان
فقہ سنت کا وہ اک مجتہد مطلق تھا
جس کا ہر حکم تھا منصوص قوی السند ان
عالم ما کان و ما سیکون قرآن و حدیث سے سنت
شہر میں تھا متبحر و مہیب و حسان
کوئی مرسوم ہو کوئی حال عبادت سے کام
کبھی دیکھا اُسے کسلان نہ پایا انسان
منع و اطلاق میں تھا تابع خاصان رسول
چال وہ تھی جو ہے تفویض عباد الرحمان
ہم یہی سمجھے ہیں واللہ عند اللہ اعلم
فقر و اکرام و عبد تھا وہ کامل انسان
شہر کا وہ تھا تیئیسویں ذیحجہ کی تھی
تیری سنہ ۱۳۳۲ سو تیس جو آیا فرمان
فاک کی معنوی حامل ہے کی جب اسعد نے
اُس سے ہاتف نے کہا شیخ بجو دو غفران

(۳۰۸)

اہلحدیث و طریقت

اہلحدیث اور تقلید — اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر علمانہ بحث کی گئی ہے قابل مطالعہ ہے قیمت ۲ آنہ (مینجر)

انجمن اخوان الصفا اور میرا خواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

مندرجہ ذیل چند سطور اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور فرمادیں۔ شروع ماہ جنوری کا ذکر ہے کہ ایک شب مجھے خواب آیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پاکیزہ مکان میں فرش نروش بچھا ہے اور ایک طرف حضرت اُستاذی مولانا مولوی غلام حسن صاحب سیالکوٹی تشریف فرما ہیں۔ اور دوسری اُنکے قریب ہی (سبحان ہند) حضرت اُستاذی مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل سیالکوٹی بیٹھے ہیں جناب کے پاس ایک بڑا سا رجسٹر ہے۔ یہ خاکسار بھی سلام مسنون کہنے کے بعد آپ کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ حضرت مولوی غلام حسن صاحب فاضل سیالکوٹی کو ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کا نام بھی رجسٹر ہذا میں درج کرنا چاہئے۔ سنتے ہی فاضل سیالکوٹی (سلام) نے میرا نام رجسٹر میں درج کیا مولانا! واللہ میں ہوں اس کی تعبیر سے نا آشنا ہی تھا کہ ۲۹ جنوری ۱۹۲۵ء کے اہلحدیث میں انجمن اخوان الصفا کا نوٹس پایا۔ دیکھتے ہی دل باغ باغ ہوگیا کہ غالباً اسی اخوان الصفا کا رجسٹر تھا جس میں میرا نام درج کیا گیا۔ نیز اگر کوئی اور تعبیر ہو تو بھی آپ مطلع فرمائیں۔ لہٰذا مکلف ہوں کہ موازی ۲۵ روپے ارسال خدمت ہے وصول کر کے میرا نام بھی رجسٹر میں لکھ دیویں۔ امید ہے کہ ناظرین عموماً اور مکرمی برادرم مولوی غلام حسین صاحب لاہوری (پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور) اور مولوی پیر نادر شاہ صاحب سبز پالی اور مولوی عبید اللہ صاحب ساہووالہ خصوصاً انجمن مذکورہ میں شامل ہو کر فلاح دارین حاصل کریں گے۔

(الرسول۔ حبیب اللہ مہتمم شفاخانہ فیضی مقام ڈھوک ڈاک خانہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ)

میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں

از مولوی عبدالحمید صاحب معلم حیدر آباد دکن

اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ میں مضمون مندرجہ بالا میری نظر سے گزرا جس میں مولوی محمد زکریا خان صاحب نے خاکسار سے بھی کچھ لکھنے کے لئے خواہش کی ہے اور گو فاضل ایڈیٹر اخبار مذکور نے اس کے متعلق معقول تجویز فرمادی ہے تاہم میں مناسب سمجھتا ہوں کہ میں بھی اپنی بساط کے موافق کچھ لکھوں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ میری اس ناچیز تحریر کو قبول فرمادے یعنی جس غرض سے یہ مضمون لکھا جارہا ہے وہ اس سے حاصل ہو جائے ہمارا کام پہنچا دینا ہے ما علینا الا البلاغ اور ہدایت کرنی صرف ہادی مطلق کے ہاتھ ہے۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

غیر بالذات مہیے فی اب اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے مولوی محمد زکریا خان صاحب کے والد سے صرف اس قدر استفسار کرنا چاہتا ہوں کہ آیا وہ قرآنمجید کو مانتے ہیں یا (عیاذاً باللہ) اس سے بھی انکی انکار ہے؟ غالباً بلکہ یقیناً اس کا جواب یہی عنایت ہوگا کہ ہاں وہ قرآن شریف کو مانتے ہیں[1]۔ اگر صورت حال یہ ہے تو آیات مندرجہ ذیل بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں:۔

مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (مسلمانو) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو مال (یا حکم) تمکو دیں وہ لیلو اور جس سے منع کریں اُس سے باز رہو)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سب مسلمانوں کو حکم صادر فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر دین میں کیا کریں۔ اور ظاہر ہے کہ آپ کی اطاعت تبھی صورت میں ممکن ہے جب مسلمان آپ کی حدیثوں کو مانیں اور جس کسی نے آپ کی حدیثوں کو نہ مانا اُس نے قرآن شریف کو بھی نہ مانا کیونکہ اُس نے اللہ جل شانہ کے حکم "مہما آتاکم الرسول صلے اللہ علیہ وسلم جو تمکو دیں وہ لیلو اور جس سے منع کریں اُس سے باز رہو" کی تعمیل نہ کی۔ اور میرے اس بیان کی تائید خود قرآن مجید کی آیت

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا مانے اُس نے اللہ کا کہا مانا) سے ہو رہی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسی بات کا حکم کرینگے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا اور اُس سے منع کرینگے جس سے اُس نے منع کیا وہ تو اللہ کا پیغام پہنچانے والے ہیں۔ لہٰذا ان لوگوں کو ڈرنا چاہئے جو کہتے ہیں ہمکو حدیث پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے لئے قرآن شریف کافی ہے۔ اگر حدیث پر عمل نہ کیا جائے تو بڑی مشکل پیش آئیگی نہ کوئی نماز پڑھ سکیگا نہ روزہ رکھ سکیگا نہ زکوٰۃ دے سکیگا نہ حج کر سکیگا کیونکہ ان سب چیزوں وغیرہ کا طریقہ حدیث ہی سے معلوم ہوا ہے۔ اگر میرا بیان غلط ہے تو مہربانی کر کے قرآن مجید سے بتا دیجئے۔

(ا) وضو کرنے والی کون کون سی چیزیں ہیں۔

(ب) کن کن چیزوں سے غسل کرنا واجب ہو جاتا ہے؟

(ج) وضو میں ہاتھوں کا پہنچوں تک دھونا کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا۔ ناک صاف کرنا۔ ڈاڑھی اور ہر انگلیوں کا خلال کرنا اور ہر عضو کو تین تین بار دھونا چاہئے۔

(د) اذان کس طرح دینی چاہئے۔

(ہ) اقامت کس طرح کہی جائے۔

(و) جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے وقت صفوف کا باندھنا اور اوّل بالغ مردوں پر پھر بچوں پر۔ نوکا کھڑا ہونا۔

(ز) نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا رفع یدین کرنا۔

[1] جب آپ کا یہ خیال ہے جو صحیح ہے تو بکم علم مناظرہ سوال عبث۔ آئندہ ایسا نہ ہو (ایڈیٹر)

زوسیدہ۔ کرنا۔ تشہد اور درود کا پڑھنا۔ سلام پھیرنا۔

(ح) ہر نماز میں اتنی رکعت پڑھنی چاہئے۔

(ط) فلاں نماز اس وقت پڑھنی چاہئے۔

(ی) نماز پانچ وقت پڑھنی چاہئے۔

(ک) فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جاوے۔ جب تک آفتاب طلوع نہ ہو لے۔

(ل) عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ جب تک آفتاب غروب نہ ہو جائے۔

(م) آفتاب نکلنے اور غروب ہونے وقت نماز نہ پڑھی جائے۔

(ن) سجدہ کس طرح کرنا چاہئے۔

(س) رکوع کی ہیئت کیا ہے۔

(ع) سجدہ سہو کیا ہے اور کس طرح اور کب کیا جاتا ہے؟

(ف) ایک سال گذرنے پر مال کی زکوٰۃ دینا چاہئے۔

(ص) کس قدر چاندی پر زکوٰۃ فرض ہے۔

(ق) کس قدر سونے پر زکوٰۃ دینی چاہئے۔

(ر) سونے چاندی زراعت (غلہ) وغیرہ پر کون سا حصہ بطور زکوٰۃ دیا جائے۔

غرضکہ میں کہاں تک لکھتا جاؤں۔ ہزاروں ایسے امور ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے اور جن کی پوری صراحت حدیثوں میں موجود ہے۔ اسی واسطے تو اللہ تعالیٰ بار بار قرآن مجید میں سوا اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے واسطے حکم فرما رہا ہے چنانچہ ارشاد ہے:۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (تمہارا ساتھی (یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) نہ بہکا ہے نہ بھٹکا اور نہ (اپنے دل کی) خواہش سے وہ (کوئی) بات کرتا ہے بلکہ اُس کی جو بات ہے وہ وحی ہے جو (اُسپر) بھیجی جاتی ہے)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر بات وحی ہوتی ہے تو حدیث بھی وحی ہوئی اور جب حدیث بھی وحی ہوئی تو حدیث کا ماننا فرض اور واجب ہوا اور اس کا انکار بھی گویا کفر۔

اب سوال یہ ہوگا کہ جب قرآن بھی وحی اور حدیث بھی وحی تو دونوں میں فرق کیا رہا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کم علمی کے باعث یہ سوال پیدا ہوتا ہے ورنہ اہل علم جانتے ہیں کہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ قرآن مجید وحی متلو ہے۔ اور حدیث شریف وحی غیر متلو (یعنے قرآن کی تلاوت نماز میں کی جاتی ہے اور حدیث کی تلاوت نہیں کی جاتی) نیز یہ کہ قرآن مجید کے تمام حروف و الفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور حدیثوں میں کچھ ایسی ہیں جن کے لفظ بھی اللہ کی طرف سے ہیں اور کچھ ایسی کہ مضمون اللہ کی طرف سے ہے اور لفظ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ باقی واجب الاتباع ہونے میں دونوں برابر اور مساوی ہیں۔

ایک سوال اور ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ چونکہ راویان حدیث میں محدثین کا اختلاف ہے کوئی کسی کو ثقہ کہتا ہے تو کوئی اسی کو غیر ثقہ۔ اس لئے حدیثوں کی صحت اور عدم صحت پر بھروسہ نہیں ہو سکتا۔ اور قرآن مجید پر ہر طرح کا اطمینان حاصل ہے اس لئے قرآن مجید پر تو عامل ہو سکتا ہے۔ برخلاف حدیث کے اس کا یہ حال نہیں۔ اس کا جواب دو طرح پر ہے۔ اوّل یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت قرآن و حدیث صحابہ کرام کو براہ راست ملے اور صحابہ کرام نے دونوں کو روایت کیا۔ تو گویا لحاظ روایت دونوں کا درجہ مساوی ہوا۔ پھر یہ کیونکر اطمینان ہو کہ یہ قرآن وہی قرآن ہے جو تیرہ سو برس پہلے اُن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا اور یہ احادیث وہ احادیث نہیں ہیں جو حضور کی زبان فیض ترجمان سے صادر ہوئی تھیں تھا أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأُمُورِ دُنْيَاكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ۔

دوم یہ کہ محدثین عظام نے بڑی تکلیف اُٹھا کر مصائب قبیل کر کے کوسوں سفر کر کے ہمارا رجال کی کتب مدون کر دیں اور صحیح ضعیف موضوع وغیرہ احادیث کو علیحدہ علیحدہ کر دیا ہمکو ان کی مدد سے علم حدیث بآسانی تمام ہم پہنچا اور ہر صحیح حدیث پہچان لیا کرتے ہیں؛

اگر اب بھی اپکی تسلی نہ ہوئی ہو تو قرآن شریف

ہے آپ کو واضح آیات بتادیتا ہوں جن سے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع نیچے حدیث پر عمل کرنا ثابت ہوتا ہے لیجئے سنئے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ (اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو۔ پھر اگر وہ نہ سنیں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنا کفر ہے یعنی جو شخص قرآن و حدیث سے انکار کرے وہ کافر ہے۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اس لئے کہ تم پر رحم کیا جائے)

اس آیت سے یہ نکلا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت اللہ کے رحم و کرم کا باعث ہے۔ اور اگر ان کی نافرمانی کرنے تو یہ رحم کے عضب الٰہی نازل ہو۔ اور اس آیت میں ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں ہم صرف قرآن مسئلیت پر عمل کریں گے حدیث شریف کو نہیں لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں پر عمل کرنے کا فرمایا جو شخص حدیث کو چھوڑتا ہے یا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔ اور ایسا شخص قرآن پر بھی رحم نہ ہوگا بلکہ غضب الٰہی کا مستحق ہوگا (عیاذاً باللہ)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (اور اگر تم میں ایمان ہے تو اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو) عطا (مطبوعہ دہلی) سنے کہا کہ اللہ اور رسول کا کہا ماننا ہے کہ قرآن و حدیث کی پیروی کرے۔ اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ بغیر قرآن و حدیث پر عمل کئے کوئی مومن نہیں ہو سکتا۔ اور جو کہ قرآن و حدیث کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ (اے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے والو! اللہ اور رسول خدا صلعم کا حکم مانو اور اس کی مخالفت کر کے اپنے نیک کاموں کو برباد نہ کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص قرآن و حدیث کے انکار کے علاوہ جو نیک کام کرے وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور کچھ کام نہ آئینگے۔

غالباً مضمون بہت طویل ہو جائیگا۔ اگر میں قرآن شریف کی سب آیات یہاں نقل کروں تو نہیں اللہ اور رسول کے حکم مانے یعنی قرآن و حدیث پر عمل کرنے کا حکم ہے۔ لیکن اگر ہمارے مرنا لا اور دیگر منکرین حدیث آیات مندرجہ بالا ہی کو بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں تو ان پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائیگا کہ حدیث سے انکار ہی کفر ہے لہٰذا ان پر فرض ہے کہ فوراً سے پیشتر اس سے توبہ کریں۔ اور حدیث کو بھی مثل قرآن مجید کے فرض و واجب العمل جانیں اجتنبوا الشاتب من الذنب (گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا وہ شخص جس نے گناہ کیا ہی نہیں)

میں یقین کرتا ہوں کہ اس قدر سمجھنے کے بعد آپ ضرور حدیث شریف کو ماننے لگے ہوں گے۔ لہٰذا اسی موضوع پر چند احادیث بھی سن لیجئے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل ومن ابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری کل امت جنت میں داخل ہوگی مگر وہ شخص جس نے قبول نہ کیا اور سرکشی کی۔ صحابہ نے پوچھا کہ قبول نہ کرنے والے اور سرکشی کرنے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس نے میری (قرآن کی) اس نے قبول نہ کیا۔

عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلفین احدکم متکئا علی اریکتہ یاتیہ الامر من امری مما امرت او نہیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ۔ (رواہ احمد ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی)

حضرت ابو رافع روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے کسی کو اس وقت چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے نہ پاؤں جب اسکے پاس میرے احکام میں سے ایسا حکم پہنچے جن کا میں نے حکم کیا ہے یا میں نے اس سے منع کیا ہے تو وہ یہ کہدے کہ اس کو ہم نہیں جانتا ہم نے جو کچھ کتاب اللہ میں پایا اسکی پیروی کی۔

عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کما حرم اللہ (رواہ احمد)

حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو میں قرآن اور اسی کے مانند ایک اور چیز دیا گیا ہوں، عنقریب کہ عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے چھپر کھٹ پر بیٹھکر کہے گا کہ تم اس قرآن کو اپنے اوپر لازم کر لو جس کو تم اس میں حلال پاؤ حلال جانو اور جو کچھ تم اس میں حرام پاؤ حرام جانو مگر حقیقت امر یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلعم نے حرام کیا وہ اس چیز کے مانند ہے جس کو اللہ نے حرام کیا الخ

اہل قرآن اس حدیث کو نغور انصاف سے پڑھیں اور انکار حدیث سے جلد توبہ کریں۔

عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اس وقت تک پورا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس چیز (دین و شریعت) کے تابع نہ ہو جائے جسکو میں لایا ہوں۔

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذالک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ (رواہ الترمذی) حضرت انس راوی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اگر تو بحالت سلامت ہو کہ صبح و شام اس حالت میں کرے کہ تیرے دل میں کسی کے لئے کینہ نہ ہو تو ایسا ضرور کر پھر فرمایا کہ یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھکو دوست رکھا اور جس نے مجھکو دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ آں حضرت صلعم کی سنت سے محض محبت کہنی اس حضرت صلعم کی محبت اور رفاقت کی باعث ہے اور اگر عمل کرے تو کیا کہنا۔ مگر جبتک کوئی حدیث کو رد نہ کرے یہ ناممکن ہے۔

عن انس بن مالک مرسلا قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ۔ حضرت انس بن مالک بطریق ارسال روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان دونوں پر عمل کئے جاؤ گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے ایک ان میں سے اللہ کی کتاب ہے اور دوسری اس کے رسول کی سنت (یعنی حدیث)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے قرآن و حدیث میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا تو بیشک وہ گمراہ ہو گیا

من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ (رواہ مسلم) اس نے میری فرمانبرداری کی تو بیشک اس نے خدا کی فرمانبرداری کی اور جسنے میرا خلاف کیا تو اس نے بیشک خدا کا خلاف کیا۔

یہ مضمون بہت وسیع ہے مگر اپنے بیحد طوالت اتنے ہی پر اکتفا کیا کیونکہ اگر مضمون طویل ہو جائیگا تو اخبار اہلحدیث کے کئی پرچوں میں شائع ہوگا اور ایک پرچہ میں نہ چھپ سکیگا۔

آخر میں ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمکو تادم واپسین قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اتباع کتاب و سنت پر ہی ہمارا خاتمہ کرے اور متبعین کتاب و سنت کے زمرہ میں ہمارا حشر کرے آمین یارب العالمین۔

اسی ملت پہ اسی پیروی سنت پر
اے خدا خاتمہ بالخیر ہمارا ہو جائے
شہرت گو دیجو حشر میں یارب ہمیں احسان
جس جا کھڑا ہوئے شفیع الامم رہے
(الواقم عبدہ الراجی عبدالحمید الہادی)

مذاکرہ علمیہ

(مورخہ ۱۹ ربیع الاول)

از مولوی عبدالحمید صاحب از حیدرآباد دکن

قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اس آیت پر جو اعتراض وارد کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مُحَرَّمًا کا مفعول اَلَّا لفظ کو بنا دیا ہے تو گویا اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں شرک نہ کرنا حرام کیا ہے جو سراسر غلط ہے۔ لہٰذا واضح ہو کہ حرام کے دو معنے ہیں (۱) ممنوع اور ناجائز ثابت۔ (۲) وہ فعل جس کا کرنا شروع ہے پہلے معنے کے اعتبار سے آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ تم ان حدود کے اندر ہی وہ حدود ہیں کہ شرک نہ کرو۔ والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل مت کرو وغیرہ وغیرہ دوسرے معنے کے لحاظ سے بھی آیت کا مطلب صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں شرک کرنا حرام کیا ہے یہ مطلب نہ ہوگا کہ اللہ نے تمہیں شرک نہ کرنا حرام کیا ہے اس وجہ سے کہ تحریم کبھی عدم پر وارد ہوتی ہے کبھی پر۔ اور یہی عدم شرک کا عدم شرک واللہ اعلم بالصواب

(عبدالحمید از حیدرآباد دکن)

از مولوی محمد اکبر خریدار ۳۷۶۳

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۱ بابت آنت قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کا مفعول اَلَّا لفظ کو بنا دیا ہے تو گویا اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں شرک نہ کرنا حرام کیا ہے جو سراسر غلط ہے۔ لہٰذا واضح ہو کہ حرام کے دو معنے ہیں (۱) ممنوع اور ناجائز ثابت۔ (۲) وہ فعل جس کا کرنا شروع ہے پہلے معنے کے اعتبار سے آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ تم ان حدود کے اندر ہی وہ حدود ہیں کہ شرک نہ کرو۔ والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل مت کرو وغیرہ وغیرہ دوسرے معنے کے لحاظ سے بھی آیت کا مطلب صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں شرک کرنا حرام کیا ہے یہ مطلب نہ ہوگا کہ اللہ نے تمہیں شرک نہ کرنا حرام کیا ہے اس وجہ سے کہ تحریم کبھی عدم پر وارد ہوتی ہے کبھی پر۔ اور یہی عدم شرک کا عدم شرک واللہ اعلم بالصواب

(عبدالحمید از حیدرآباد دکن)

از مولوی محمد اکبر خریدار ۳۷۶۳

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۱ بابت آنت قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ناصبہ مصدریہ قرار دیا جائے اور مَا خَوَّفَ دَيْكُمْ پر وقف نہ کیا جاوے تو معنے آیت کا یوں ہوگا کہ مردے اور وہ آیتیں مستثنیٰ ہیں جو تمہارے مالک نے تم پر حرام کی ہیں علیکم کما کتب ربکم۔ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْۤ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّاۤ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْۤ اِيْمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اکثر المفسرین:

اور اسی طرح سیاق ثَمَانِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَالْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

متفرق نوٹ

تقریظات حدیث اور اہل کتاب میں مولوی محمد علی صاحب (مرزائی) اور ایک آریہ کی مار کے متعلق بحث ہے۔ گو اس مضمون میں کافی نہیں تاہم معلومات کا ذخیرہ قابل دید ہے لکھائی چھپائی وغیرہ اچھی ہے قیمت ۴ ہر

تفسیر نوری مولوی نجم نور الدین صاحب قادیانی کے درس قرآن کے مختلف نوٹ ہیں جو مولوی محمد علی موصوف نے مرتب کر کے پہلا پارہ شائع کیا ہے۔ چونکہ ادیان کا اور ہمارا خانوادہ الگ الگ ہے اس لئے ہمارا یہ کہنا کہ اس تفسیر میں تحریفیں بھی ہیں کوئی محل تعجب نہیں۔ تاہم معلومات کو شائقین کے لئے قابل دید ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ بہت اچھے ہیں۔ دونوں کا چندہ ۱۔ دفتر انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور۔

ایک سوال السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے جد امجد ربیں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داد و نگ تو اکثر نام یاد ہیں اور سب کو واقفیت ہے مگر نانا نانی وغیرہ کا حال معلوم نہیں یہاں اہل علم اکثر خوض کر رہے ہیں پتہ نہیں ملا۔ لہذا مکلفت بدست ہوں کہ براہ نوازش آنحضرت صلعم کی والدہ اور نانا نانی پڑنانی وغیرہ کے اسماء لکھکر ضرور مطلع فرمائیے (سید مظہر ضیاء الحق از بھیلی واڑہ)

شاہجہانپور میں قادیانی مباحثہ حافظ عبد الکریم صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ایک قادیانی سے محمد عیش کو اپنے مذہب میں لانے کیلئے میں نے کہا مرزا صاحب نے تو نبوت کا دعوے کیا بلکہ عیش نبیوں سے افضل بتائے ہیں۔ اس لئے انکار کیا۔ لوگوں نے حوالہ طلب کیا میں نے رسالہ الہامات مرزا اور اخبار اہل حدیث میں سے وہ حوالجات پیش کئے۔ سب لوگ حیران رہ گئے محمد عیش نامی جو قادیانی ہوئے کو تھا اس خوشی میں مٹھائی بانٹ کر تائب ہوا۔ الحمد للہ یہ سب اخبار

اہل حدیث کی برکت ہے (عبد الکریم)

ایک اور کتاب مکمل رسالہ رفع الغفور فی وضع الایدی علی الصدور (مسئلہ اجازت مولوی عبد الحمید آسبٹ اٹاوی (جنھوں نے رسالہ لکھ کر طبع کرایا ہے) اب مفت تقسیم کیا جائیگا۔ اور جو لوگ ہدیہ المہدی کی جلدیں حسب اعلان سابق طلب کئے چکے ان کو بھیجا جائے رسالہ مذکور الرفیق کے فتح الغفور (عربی اور اردو) بھیجا جائیگا۔ اس لئے کہ عدۃ الرفیق تمام ہو چکا اطلاعاً تحریر ہے فقط۔

(خاکسار محمد ابو القاسم بنارس سٹی دارالنگر)

یادِ رفتگان ہماری پھپھی صاحبہ کا نواسہ سید مسعود انتقال کر گیا انا للہ (سید ابو الحسن بمبر حضرت میاں صاحب مرحوم دہلی)

میرا بھائی محمود جان طالبعلم مدرسہ ام لڑکیاں چھوڑ کر انتقال کر گیا انا للہ (عبد الرحیم از پشاور)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ ورد و دعا مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

اطلاع شرعی مسئلہ کے جواب کے لئے ۲ پائی اور درشتی سوال پر ۲ ارفی لفافہ اور ٹکٹی سوال کے ساتھ ۲ ارفی ضرور بھیجنے چاہئیں۔ ورنہ جواب کے اندراج کی شکایت سماعت نہ ہوگی۔

غریب سائل جو اجناد کی قیمت نہیں دے سکتے وہ ایک روپیہ سالانہ اخلاص و قبول بھیجا کریں حسب گنجائش غریبوں کو اجناد بھیجی جائیگی۔ نامل درخواست کوئی چیز نہیں۔

انجمن اخوان الصفا کا سالانہ جلسہ ۱۲ر اپریل میں غلط درج ہوا۔ کل ۱۱ر اپریل کو ہے۔ میزان

مجلہ ہائے مذہبی

دُم دار ستارہ کی نسبت کیا خیال کرتے ہو؟

ہیئت دان کہتے ہیں کہ دُم دار ستارے بڑے بڑے لمبے چکروں میں گردش لگاتے ہیں سالوں اور صدیوں تک گردش کرتے کرتے دُور بھی نکل جاتے ہیں۔ ان کے صدہا جنس پر اکثر خیالات کئے جاتے رہیں مگر سوائے خدا تعالیٰ کے اس راز کو کوئی نہیں جان سکتا۔ جہلاء ان کو اکثر منحوس سمجھتے ہیں کہ وبا پھوٹ ہوتے ہیں، سلطنتوں پر بربادی آتی ہے۔ مگر ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ دُم کیا چیز ہے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ جب ایسے ستارے سورج کے قریب تر آجاتے ہیں تو ان کے اندر کے مصالحات گرمی سے روشن ہو جاتے ہیں۔ ایک دُم دار ستارہ جو پانچ چھ سال ہوئے کہ مغرب سے نمودار اور غروب ہوا تھا اُس کی دُم کی کیفیت کو میں نے قریباً ۱۱ روز برابر غور سے ملاحظہ کیا اور اخیر پر قریباً ۱۲ روز بہت لمبی دیکھا۔ کیا سمجھا کہ یہ دُم ہی ہر روز غروب کم ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ وہی ستارہ بے دُم ہو گیا۔ یعنی صرف اُس کی دُم اُڑ گئی اور ستارہ موجود تھا سائنس دان اس پر کیا جواب دے سکتے ہیں آیا میرا تجربہ درست ہے یا غلط؟

(ایک ہیئت دان)

درخواست براہ جو ہمارا اہلحدیث اور اہل حدیثوں کی اسہدواتع گروہ ہیگاں کا امام بحالت نزع سے فوت ہو گیا۔ اس کے بعد ہمارا نور لیڈر صاحب کچھ نہیں رہا ہم وہ بھائی، ایک بہن ۱۱ ایک والدہ گل چار کس ہیں، میں اسلامیہ سکول میں نویں جماعت میں پڑھتا ہوں میرا چھوٹا بھائی دوسری جماعت میں ہے۔ سکول والے مجھے روپے (ماہوار) وظیفہ دیتے ہیں۔ لیکن یہ قلیل رقم اخراجات کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کی طرح بھی نہیں کھلی۔ تو فی صاحب میرا کچھ وظیفہ مقرر فرما دیں تاکہ غریبانہ گذارہ ہو سکے تو میں تمام عمر آپ کے ان کے حق میں دعا گو رہونگا۔ (فاکسار عبد الرب امرتسر کٹڑہ جیکساں حضرت دفتر اہلحدیث)

فتاویٰ

س نمبر ۱۳۴ - ملک عرب کا رواج جو شملہ و دستار بندی ہے اتباع رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صافہ باندھتے تھے یا ٹوپی بھی رکھ لیتے تھے اور اگر صافہ باندھتے تھے تو ٹوپی رکھکر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے یا نہ۔ اور اگر آپ صافہ سے نماز پڑھتے تھے ٹوپی پہن کر پڑھنے سے حرام یا مکروہ نہیں سمجھتے تھے تو اب ہم لوگ صافہ باندھکر پڑھیں یا ٹوپی پہنکر۔ اور اہل روم جو ہمیشہ سے ٹوپی رکھتے ہیں اُن کی نماز کا کیا حال ہے۔ امام اگر ٹوپی سے نماز پڑھے اور مقتدی صافہ باندھے کھڑے ہوں تو کیا امام کا فعل مقتدی پر اثر کر سکتا ہے۔ (غلام اللہ کاتب ہوشیارپور)

ج نمبر ۱۳۴ - آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف ٹوپی بھی پہنتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے ایک دفعہ آں حضرت نے جنت کے مکانوں کی بلندی بتلائی تو آپ کے سر مبارک اونچا کیا تو آپ کے سر سے ٹوپی اُتر گئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آں حضرت ٹوپی بھی بسر فرمایا کرتے تھے۔ نماز کی بابت تو خاص احادیث صحیح ہیں چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون پر باب مقرر کیا ہے۔

باب الصلوٰۃ فی الثوب الواحد ملتحفا بہ

اس باب میں حدیث لائے ہیں ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلی فی ثوب واحد قد خالف بین طرفیہ۔ یعنی آں حضرت نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اور اُس کی دو طرف دونوں کندھوں پر ڈالیں۔ اسی باب میں امام بخاری ایک اور حدیث لائے ہیں ان سائلا سأل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الصلوٰۃ فی ثوب واحد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولکلکم لہ ثوبان یعنی ایک آدمی نے آنحضرت سے سوال کیا کہ ایک کپڑے میں نماز ہو سکتی ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں؟ یہ جواب بھی دلالت کرتا ہے کہ ایک کپڑے میں بھی نماز جائز ہے۔

صحیح مسلم میں حدیث ہے ایک صحابی کے کپڑے کھونٹی پر رکھے تھے اُس نے سرہنگے نماز پڑھی ایک شاگرد کے سوال کرنے پر کہا میں نے اس لئے ایسا کیا ہے کہ تیرے جیسا احمق دیکھ لے: نتیجہ یہ ہے کہ نماز سر ننگے بھی جائز ہے تو ٹوپی سے کیوں جائز نہ ہو (بخاری جلد اوّل صفحہ ۵۰) امام ٹوپی سے ہو اور مقتدی پگڑی سے تو کوئی حرج نہیں۔

س نمبر ۱۳۵ - بعض لوگ کہتے ہیں کہ حنفی امام کے پیچھے اہلحدیث کی نماز نہیں ہوتی ہے اسواسطے کہ اہل حدیث رفع یدین کرتے اور سینہ پر ہاتھ باندھتے ہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۵ - اہلحدیث کی ہر ایک کے پیچھے نماز جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ امام بخاری نے باب مقرر کیا ہے۔ اما مت المفتون والمبتدع۔ اہلحدیث کا رفع یدین کرنا حنفی کے ساتھ یا پیچھے نماز پڑھنے کے مخالف نہیں یہ سب خود غرضوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ ہاں امام مقرر کرنے کے وقت عالم صالح دیکھنا چاہئے۔

(امر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۶ - ایک چمار قوم کا فرنے ایک شخص کا حقہ ایک دفعہ مدت میں ڈالدیا۔ اور وہ چمار کی زبان دوسری تھی یعنی وہ نہ کسی کی بات سمجھتا تھا اور نہ اُس کی زبان کوئی سمجھتا تھا جس شخص کا حقہ تھا اُسنے ۱۲ روپیہ وہ حقہ خریدا تھا لیکن اب اُس چمار کے فکر کر ڈالا اور دعمل دیکر مبلغ دو روپیہ بالعوض اُس حقہ کے لئے اور وہ حقہ اُسی کے حوالے کر دیا۔ اُس چمار نے اُس حقہ کو اُسی وقت توڑ ڈالا کہ یہ حقہ ہمارے لوگ اُس حقہ کو استعمال نہیں کرتے۔ اب سوال یہ ہے کہ عمر جو قیمت خرید سے زیادہ لے گئے شرعاً جائز ہوئی نہیں اور یہ وہ شخص لے سکتا ہے جس وقت اُس چمار سے جتنا چاہتے ڈاکر لے سکتے تھے۔

(منشی علی حسن خان سٹہر کھیتی)

ج نمبر ۱۳۶ - مہمل قیمت سے جتنا زیادہ لیا ظلم ہے اس کو واپس کرنا چاہئے واپس نہ کریں گے تو خدا کے نزدیک وہ دعویدار رہیگا۔

س نمبر ۱۳۷ - اگر دوکان میں کوئی اجنبی گاہک مال خریدنے آئے اور قیمت دیجائے۔ یا دوسری دوکان سے خرید کر لایا ہو اور مال بھول کر چلا جاوے اور نہ معلوم ہو کہ وہ کہاں کا رہنے والا تھا تو اب اُس کو بھولے ہوئے مال اور چیز کو کیا کیا جاوے (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۷ - بھولی چیز لقطہ ہے ایک سال تک اُس کے مالک کا انتظار کیا جائے نہ آوے تو اُسکو پہچان کر سر متمال کر لیں کبھی اُس کا مالک آجائے تو قیمت دیدیں۔

س نمبر ۱۳۸ - جنازہ کی نماز پڑھنے کے وقت چاروں تکبیروں میں رفع یدین جائز ہے یا پہلی تکبیر میں کیونکہ محی الدین نووی مسلم (مرحوم) نے ایک رسالہ تصنیف کیا اس میں آپ لکھتے ہیں اور حوالجات پیش کرتے ہیں کہ یہ حدیث بیہقی کی ابن عمرؓ کی روایت سے قسطلانی شرح صحیح بخاری چاپہ نولکشور کی جلد دوم کے صفحہ ۳۴۵ میں تو اب وہ حدیث کس درجہ کی ہے قابل حجت ہے یا نہیں۔ اور بارہ پانچوں صحیح بخاری فتح الباری میں حدیث ہے حضرت انس سے کہ استفتح الصلوٰۃ بالتکبیر ہے یعنی پہلی تکبیر میں رفع یدین ہے اور باقی میں نہیں اسکا از راہ مہربانی خلاصہ کو طور پر جواب فرماویں۔

(ابو سلیمان محمد عثمان ہلال پور ضلع ملتان)

ج نمبر ۱۳۸ - نماز جنازہ میں رفع یدین کرنا ایسا ثابت ہے کہ امام ابو حنیفہ صاحب سے بھی اس کے متعلق روایت آئی ہے جو مولانا عبد الحی مرحوم نے حاشیہ شرح وقایہ میں لکھی ہے پس رفعیدین نماز جنازہ میں مستحب ہے۔

س نمبر ۱۳۹ - مردے کو گھر سے نکال کر قبرستان لیجانے کے وقت پاؤں کو آگے لیجانا و بالسر کلمہ طیبہ آگے کر کے جانا کیا ہے؟

ج نمبر ۱۳۹ - دونوں طرح جائز ہے پاؤں پہلے کرنا اولیٰ و احوط ہے کیونکہ اکثر حدیثیں ایک قسم کی ترجیح ہے یا نہیں۔ اور رد و قدح جائز ہے یا نہیں (محمد عثمان ہلال پور)

ج نمبر ۱۴۰ - زمین نرم ہے تو دبانا جائز ہے اسمیں کوئی حرج نہیں۔

س نمبر ۱۴۱ - عیدین کی نماز میں رفع یدین ہے یا نہیں؟ ج نمبر ۱۴۱ - عیدین کی نمازوں میں رفع یدین ایسی ثابت ہے کہ حنفیہ بھی اس کے قائل ہیں (امر داخل غریب فنڈ)

اخبار یا تاریخ

جنگ کے متعلق جو تازہ خبر آئی ہے وہ یہ ہے کہ ہر طرف امن ہو رہی ہے۔ لیکن مورخہ ۱۹ اپریل تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں کی سرگرمیاں بہت کم رہی ہیں۔ انہوں نے پانچ چھ تجارتی جہاز ڈبو دیئے ہیں۔ چار جہاز پھینکے جن میں سے دو کو پھر کنارے پر لانے میں کامیاب ہو گئے۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے جرمن فوجوں پر بمباری کی ہے۔

ایک فرانسیسی جنگی جہاز اور ہوائی جہازوں نے غازہ کے مقام میں ترکی کیمپ پر گولہ باری کی۔

ایک انگریزی تجارتی جہاز کے کپتان کو ۵۰۰ روپیہ انعام ملا ہے کیونکہ اس نے اپنے جہاز کو ایک جرمن آبدوز کشتی کے حملہ سے کمال چابکدستی سے بچایا تھا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے کئی مقامات پر بم کے گولے پھینکے۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

ہسپتال جہازوں کے بیڑہ نے بھر دردانیال کے دہانے کے قلعوں پر گولہ باری کی۔

حصار بصرہ کی اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ دردانیال میں بارش اور برف باری کی وجہ سے ہوائی جہاز کام نہیں کر سکتے۔

ایک جرمن ہوائی جہاز نے ناصری (ناصرۃ) پر بم پھینکے جس سے دو مکانوں میں آگ لگ گئی۔

چار جرمن ہوائی جہاز فرانسیسی توپخانہ نے گرا لئے۔

قیصر جرمن نے سلطان المعظم کو جنرل خان در گولٹز کے ہاتھ قلعہ اردیہ کا تمغہ (آہنی صلیب) بھیجا ہے

بصرہ کے قریب مقام شعیبہ پر ترکی اور ہندوستانی فوجوں میں ایک زبردست معرکہ ہوا۔

قاہرہ کی اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ ترکی رسالہ کے پیچھے ہٹتے ہوئے ہزہ سوئز کے قریب۔ [illegible]

روسی نوجیں کوہ کاپیطین میں سوائے درہ ارزک کے تمام دروں پر قابض ہو کر ہنگری کے میدانوں کو دھمکی دے رہی ہیں۔

ماس خطرہ کو محسوس کر کے آسٹروی جنگی محکمہ نے جرمنی سے کمک طلب کی۔

پہلے تو یہ خبر آئی تھی کہ جرمنی نے آسٹریا کو کمک پہنچانے سے عاجز ہو کر آسٹریا کو اجازت دیدی تھی کہ وہ روس سے صلح کر لے

لیکن اب میں خبر آئی کہ تقریباً جرمنی فوجیں لیکر کوہ کاپیطین کے میدان جنگ میں پہنچ گیا ہے اور اور پہاڑ کو جرمن اور آسٹریا فوجوں کی کمان کر رہا ہے۔

آسٹریا ولیوں سے جرمن فوجوں کی مدد سے روسی فوجوں کو نہ صرف آگے بڑھنے سے روک دیا ہے۔ بلکہ ابتدا وہ روسیوں کے دو سو مربع میل علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

صاحب وزیر ہند کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹریا فوجیں جنوب مشرقی سربیا میں بھی جارحانہ کارروائی کر رہی ہیں جہاں انہوں نے بہت سے حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

شرخیلیک اس وقت کوہ کاپیطین میں نہایت خوفناک جنگ ہو رہی ہے جس میں ہر روز ہزاروں کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔

مغربی میدان جنگ میں اس ہفتہ کا نہایت اہم واقعہ اس پار جرمنی کی تقرر ہے۔

لسل پاشا جرنیل کو جرمنوں نے نہایت مستعدی کر رکھا تھا۔ جرمن کمانڈر کا خیال تھا کہ خدا ایک لاکھ فوج کا بھی نقصان ہو جائے لیکن لسل پاشا جرمنوں کو چاہئے کہ وہ کرے نہایت مستعدی سے لڑتا تھا۔

لیکن فرانسیسی فوجوں کے نہایت جانبازانہ حملے کے آگے اس کو دست کر لیا۔ تمام میدان جنگ جرمن لاشوں سے اٹا پڑا ہے۔

مغربی میدان جنگ کے باقی تمام حصوں میں معمولی چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہوتی رہیں۔

پوپ نے متحاربین میں صلح کرانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن امریکن اخبارات لکھتے ہیں کہ مصالحت کی تمام تر قبول اور وقت ہے۔

مسٹر بارکوٹ نے دیوان عام میں اعلان کیا کہ شرائط صلح کے متعلق برطانوی مقبوضات سے کامل مشورہ لیا جائیگا۔

انگلستان میں ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء تک ۳۲ ہزار عورتوں نے جنگ کے متعلق دستی خدمات پیش کیں۔

کوئینسٹاؤن انگلستان سے سامان جنگ کی تیاری کے انتظام کے لئے ایک بااختیار کمیٹی مقرر کی ہے۔

پارلیمان عوام میں مسٹر گیلسٹن نے اعلان کیا کہ اور اپریل تک انگریزی سپاہ کا کل نقصان ایک لاکھ ۳۹ ہزار ۳ سو ۴۷ تک پہنچ گیا۔

جرمن جنگی جہاز ڈریسڈن کو انگریزی جنگی جہازوں نے ساحل چلی کے قریب غرق کر دیا تھا اس پر مکہ مستدل چلی نے انگلستان پر اعتراض کیا کہ صلح چلی پر کیوں انگریزی جہازوں نے جنگ کی۔ اس پر سر اڈورڈ گرے وزیر خارجہ انگلستان نے گورنمنٹ چلی سے معذرت کی ہے۔

ایک اور داری کا جہاز سویڈن سے ڈنمارک اور سپاہیوں کو لیکر بیلجیم پہنچا ہے۔

ہر دوار میں ہندوؤں کا ایک میلہ ہر بارہ برس کے بعد ہوا کرتا ہے جس میں لوگوں کا سخت ہجوم ہوتا ہے پہلے سے لوگ وہاں اکٹھے ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس دفعہ کے میلہ میں ۱۴ اپریل کو ہوا ۲۲۰ آدمی ہیضہ میں مبتلا ہو کر مر گئے۔

پیرس کی اخبارات لکھتی ہیں کہ جرمنی کی حکام نے اٹلی میں مال بھیجنا بند کر دیا ہے۔

آئرلینڈ سیکرٹری سیسلم علی ہیرو فوجی کو رخصت پر ایک دن کے لئے دہلی کے قلعہ کلوچ کر دیئے ہیں۔

جاپان کی تجارت دن بدن بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے

سلسلۂ علوم قرآن عظیم الشان

تحریرات سرور ہادیٔ قرآنی — چہ دلیرند کہ دل بے برند پنہانی

قرآن مجید حضور اکرم سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ اثبات اعجاز قرآن کے لئے خود قرآن مجید کا وجود کافی و وافی ہے ؎ آفتاب آمد دلیل آفتاب ؎ گر دلیلت باید از دے رو متاب

لیکن مخالفین اسلام کیوں ماننے لگے۔ وہ تو یہی کہیں گے۔ کہ بعض مسلمانوں کا ایک اعتقادی مسئلہ ہے جس پر کوئی موجودہ شہادت اور عقلی دلیل نہیں ہے مگر نہ بعید ہو دیدۂ چشم ہ خفیر آفتاب را چہ گناہ۔ قرآن مجید کی ترغیب اور کثرت آیات اور تفریع سے آخر فجر عبارت کا تسلسل اس امر کو صاف بتا رہا ہے۔ کہ ایک مجزہ تو کیا ایک لفظ بھی بے دلیل اور بے ضرورت اور خلاف تہذیب نہیں ہے۔ بخود دلیل ہے کہ یہ کلام کلام الٰہی ہے۔ دوسری دلیل قرآن کے کلام ربانی ہونے پر یہ ہے کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم (دقی فداہ) امی تھے۔ نہ کسی مدرسہ میں آپنے تعلیم پائی تھی۔ نہ کسی معلم سے کچھ سیکھا تھا۔ باوجود اس کے آپکی زبان مبارک سے ایسے آیات و کلمات کا نکلنا جس میں صدہا قسم کے لطافت علمیہ اور اسرار حکمیہ موجود ہوں جن کے سمجھنے سے ایک عالم حیران کوشش در ہے۔ اس سے بڑھکر کیا ایجاز قرآن کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں تمام علوم کے مقاصد موجود ہیں۔ متعدد آیات قرآنی سے قرآن مجید کا جامع علوم ہونا معلوم ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ ایسی جامع مختصر مفید کتاب سے مسلمان اخلاقی۔ آبی۔ عملی طبعی۔ دماغی۔ تمدنی۔ تقدمی۔ مستقبل موجود ہوں۔ ہم اس سے غافل ہیں۔ اگرچہ قرآن مجید کے سمجھانے اور سمجھنے کے لئے سینکڑوں تفاسیر عربی اور فارسی اور اردو زبان میں تصنیف ہوئی ہیں لیکن قرآن پاک میں جو علوم ہیں۔ وہ کما حقہ الگ الگ متفرق کر کے کسی خاص زبان میں حل نہیں کیا۔ بلکہ ہر ہر علم کے مسائل جو اس علم سے متعلق ہوں۔ ایک ہی جگہ شواہد قرآنی کے ساتھ ملجائیں۔ گو عربی زبان میں اس کا کافی ذخیرہ ہے۔ لیکن اردو میں اب تک اس کا کوئی سلسلہ قائم نہیں ہوا۔ الحمد للہ اس ضرورت کو محسوس کر کے جناب **مولوی ابوالبرکات محمد عبید اللہ صاحب** سہسوانی فاضل نے سلسلہ علوم قرآن کا قائم کیا ہے۔ جسکے الگ الگ کتابیں دقائق و نکات پر لکھ کر مولوی صاحب موصوف نے اپنی بقیہ زندگی کو اسی خدمت قرآن کے لئے وقف کر دیا ہے۔ امید قوی ہے کہ بفضل و کرم سے اس کا اجر جمیل عطا فرمائے۔ اس سلسلہ علوم قرآن کے طالب و قاصد مقلہ گوں کو فائدہ بخشنے چنانچہ اسی سلسلہ میں حضرت مولانا نے

علم الاستفہام فی القرآن نمبر ۱ **علم الامر فی القرآن** نمبر ۲ **علم النہی فی القرآن** نمبر ۳

چھاپ چکے ہیں۔ ان رسالوں کی قیمت مع محصول ۱۲ رہے ہیں جو صاحب تفصیلی دیکھنا چاہیں وہ تفصیلی اشتہار بذریعہ کارڈ منگا لیں۔ علوم قرآن مجید و اظہار اعجاز قرآن مجید جس سلسلہ علوم قرآن کی ضرورت ہے اور جو کہ کن کن علوم سے بحث کریگا۔ اور کس ترتیب سے ہوگی وغیرہ۔ مرکھول پر لکھا۔ اور رسالے قیمت بھیجکر بذریعہ ویلو ایبل کے پتہ سے منگوائیں

المشتہر حافظ عبدالمجید ولیدیا بکاوٹ بانگا لوائی دقار الامرا بہادر مرحوم ساکن ملک پیٹ نمبر مکان ۱۹۱۶ حیدر آباد دکن۔

موصیائی

۳/۴

موصیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشتا ہے کامل معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے

ایک چھٹانک سے کم نسخہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ آنہ۔ آدھا پاؤ پیسے پاؤ پختہ سیر ۱۰ روپے۔ غیر ممالک سے محصول ڈاک وغیرہ علاوہ

تازہ شہادات

جناب مظفر خاں صاحب ہیڈ حوالدار لکھنؤ سے۔ رقمطراز ہیں کہ بندے نے آپ سے ایک چھٹانک موصیائی منگوائی تھی۔ جو کہ نہایت کارآمد ثابت ہوئی۔ لہٰذا اب براہ مہربانی دو چھٹانک موصیائی روانہ کریں (۲۷-۱-مارچ ۱۵ء)

جناب ایم عبداللطیف صاحب بنگلور سے لکھتے ہیں چند مرتبہ موصیائی منگوا چکا ہوں۔ جو نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اب ایک چھٹانک موصیائی اور عطری ارسال فرمادیں۔ (۲۲-۲-مارچ ۱۵ء)

جناب مولوی ابو المسعود محمود صاحب منیجر سعید المطابع بنارس تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے قبل ایک فرانسیسی موصیائی کی ارسال کر چکا ہوں امید ہے آپنے پارسل بھیجدیا ہوگا۔ میں کہاں تک آپکی اس موصیائی کی تعریف کروں۔ واللہ بڑی سرد مسند ہے۔ اب ایک چھٹانک شکر اللہ صاحب کانپور کے نام بھیجدیجئے۔ (۱۸-۱-مارچ ۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر ڈی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۱۲ نمبر ۲۶

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عمومًا اور اہلحدیثوں کی خصوصًا دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) چندہ ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط و مضمون واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک پر واپس ہو سکینگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ		۱۰ روپیہ
رؤسا و جاگیرداران سے	"	۵ روپیہ
عام خریداران سے	"	۳ روپیہ
	"	۱۰ شلنگ
ملک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ	۴ پنس
	شش ماہی	۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا تصفیہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت دار سال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مہتمم فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۴ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ مبارک

فہرست مضامین

آریہ سماج امرتسر میں لالہ ہنسراج جی کا لیکچر ۱
اعلان بروئے تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن ۳
قادیانی مشن (چوتھا عید ایڈیشن) ۲
بے انصافی کی حد ہو گئی ۴
مسافر اگرہ سے ہمارا مناظرہ (از ایڈیٹر یا انقتل) ۵
مدرسہ تعلیم آرہ کے پرنسپل صاحب کی انجمن ۶
مذاکرہ علمیہ ۶
گردش زمانہ ۷
سلسلۂ دنیا کی ازلیت کا ابطال ۸
ایک نہایت سخت تکوینی مجذوبی ۱۰
ایک تازہ سوال ۱۰
کیا یہ بیان ہے یا صحیح ہے ۱۱
خطاب مدراس کو شدھ دیو پنڈت ۱۱
تعاون ۱۲

آریہ سماج امرتسر میں
لالہ ہنسراج جی کا لیکچر

ہر ایک قوم اور مذہب میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ہدایت یافتہ ہوتے ہیں اُس مذہب کی راہ نجات جانتے اور اُس کے پیرو کو سمجھاتے ہیں۔ چونکہ وہ مذہب کو صرف راہ نجات جانتے ہیں نہ کہ دل لگی کا سامان اسلئے منشی اللہ دتا اُس کی پیروی بھی کرتے ہیں اور دنیا جانتی ہے کہ اُس مذہب کی ہدایت کے مطابق دیانت دار بھی ہوتے ہیں۔ لالہ ہنسراج جی کے لئے ان کا اظہار خط کافی ہے۔ مگر ہم اپنا خیال آن کی نسبت بھی لکھتے ہیں کہ وہ بعض دیگر لوگوں کی طرح (اگر ہم کو اُن کے حالات سے واقفیت ہوتی) ہمارے نزدیک بلکہ راہ نجات جان کر پیرو نہیں۔

۱۸-اپریل کو امرتسر کی آریہ سماج کالج پارٹی میں آپ کی تقریر ہوئی۔ میں اسی حسن ظنی سے خود سننے کو گیا۔ لالہ صاحب بہت زبان نہیں دل آزار نہیں مگر آریہ ہیں۔ لیکن پنجابی آریوں کی ایک پارٹی کے لیڈر ہیں۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا۔

برہمن کو وید کا پڑھنا پڑھانا ضروری فرض ہے۔ اس پر بہت زور دیا گیا منوجی کے حوالے دیکے ہم منتظر تھے کہ منو کا وہ حوالہ بھی دینگے جس میں منو نے لکھا ہے۔ برہمن کھتری اور ویش جو بغیر وید پڑھنے کے نجات پا لیں گے وہ مرنے (جنم) کے بعد جا دینگے عام ہندوؤں اور آریوں کو بھی دیدپڑھنے کی ترغیب دی۔ اسی تقریر میں مسلمانوں کو بھی [illegible] کے لئے قرآن شریف کو پڑھنے کی ترغیب دی۔ [illegible]

اسی ہنوان سے پاک شدہ ہوا اور پانی سے ایک کثیف پکایا ہے جس کا انزاج ایک شخص نے بچڑ کر ہلکا یا تو کیا ہم اس انزاج کو ہنوان کے لحاظ سے پاک سمجھ کر کھائیں یا اس کی ناجائز کمائی پر لحاظ کر کے چھوڑ دیں۔ لالہ صاحب بھی غالباً یہی فیصلہ کریں گے۔ لالہ صاحب سے یہ بھی کہا کہ میں ہنوان کے متعلق سائنٹفک اصولوں کا ذکر نہیں کرتا کیونکہ وقت کم ہے۔ لالہ صاحب کی علمی حیثیت اسی بات کی مقتضی تھی کہ آپ سائنٹفک اصولوں کا ذکر کرتے لیکن انہوں نے اگر نہیں کیا تو ہم کئے دیتے ہیں:

فلسفۂ الٰہیات ہمکو بتلاتا ہے کہ قدرت نے اپنا کوئی کام کسی مخلوق کے ہاتھ میں نہیں دیا۔ اس کے جملہ قوانین بجائے خود منکس اور انعکاسی کے ہاتھ میں ہیں۔ ہوا خراب ہو جاتی ہے تو اس کے لئے بھی قانون قدرت ہے۔ اس کو صاف کرنے کے لئے بھی قانون قدرت خود ہی کام کرتا ہے۔ سورج میں داغ پڑ جاتا ہے مگر چند دنوں میں وہ خود ہی محل پا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت فریم ہوں۔ کے۔ ہیں۔ خاندان سے ہیں۔ چاند سورج وغیرہ سب ہوا کی طرح ہیں۔ آپ ہنوان کو ہوا کی طرح پاک صاف کرتا ہے۔ ہم سوسائٹی کے ہنوان کو کیسے کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ ہنوان کہتے ہیں ذہبات ممکن نہیں کہ گندہ رہے اتنا بڑا کام (ہوا کا پاک صاف کرنا) بندوں کے ہاتھ میں دیدے۔ ہنوان کریں تو ہوا صاف ہو نہ کریں تو ناصاف رہے۔ آج کل جبکہ ہنوان کا رواج تقریب قریب منسخی کے ہے پاک اناج ہمکو ملنا محال یا مشکل ہو ہے؟ نہیں بلکہ پاک اناج کے معنے یہ ہیں کہ ہماری پاک کمائی سے ہمکو حاصل ہوا ہو۔ ہم محنت کریں۔ جائز نوکری کریں۔ جائز تجارت کریں اس کی آمدنی سے جو کھانا ہمکو ملے وہ پاک اور پوتر ہے۔ قدرت نے اس کو کسی ہونے سے پیدا کیا ہو۔ پھر اس پر پیدائش سے پیدا ہونے والے اس کو پلا ہو۔ یہ قدرت کا کام ہے ہمیں اس میں کیا دخیل اور کیا مطلب؟

یہی ایک آریوں کی اصولی غلطی ہے کہ وہ قدرتی کاموں میں دخیل ہونے ہیں یا بنانا چاہتے ہیں اسی غلطی سے وہ شادی کے مسئلہ کو نہیں سمجھ سکتے۔ سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں شادی اولاد پیدا کرنے کے لئے ہے۔ ہم کہتے ہیں شادی اس خواہش کے پورا کرنے کے لئے ہے جو قدرت نے مرد میں عورت کی اور عورت میں مرد کی پیدا کی ہے اولاد پیدا ہونا اس کا فائدہ ہے غرض نہیں آریہ اس اصول پر ہو تو جس صورت میں اولاد پیدا نہ ہو نکاح کا قائم رکھنا فضول ہو جائے خواہ مرد میں یا عورت میں کسی عیب اور نجھتی ہو۔ دونوں کو الگ ہو جانا چاہئے کیونکہ بے نتیجہ فعل کا کرنا اگر ایک گناہ ہے تو اس کو قائم رکھنا کئی ایک گناہوں کا موجب ہے۔ لالہ نیوگ سماج اس صورت میں طلاق کی اجازت ہی نہیں دیتی۔ کیونکہ نہیں دیتی تو یہی بے اصولی ہے۔

ظہیر: نیوگ کا ذکر یہاں مقصود نہیں مطلب یہ تھا کہ آریہ سماج ہنوان کی بوقلمونی بتلاتی ہے ایک فلسفی فضولیات فلسفہ الٰہیات جاننے والے کو زیادہ دیکھنے کی وقت ایک طفل تسلی سے زیادہ نہیں۔

لالہ صاحب نے تاکید کی کہ لیکچر ہر ہردوار کے اجتماع پر بڑا فخر کیا اور بار بار کہا کہ ایسا بڑا مجمع جس میں پندرہ بیس لاکھ آدمی جمع ہوتے ہیں محض ٹیلیفون کے میل ملاپ کا نتیجہ ہے۔ اس تو میں آپ یہاں تک ترقی کر گئے کہ بار بار آپ کے منہ سے یہ نکلا کہ دنیا میں کوئی ایسا مقام ہے؟ جہاں پندرہ بیس لاکھ آدمی اس طرح جمع ہوتے ہیں کہ ان کو کھانے کی فکر ہے نہ رہنے سہنے کی۔ نہیں اس وقت ہر شخص حیرت میں تھا کہ لالہ صاحب جیسے تعلیم یافتہ دنیا کے چپہ چپہ سے واقف ایسا دھوکہ کھاتے ہیں۔ ان کو کہ مظفر پور نہیں؟ ہر دوار میں تو کئی سالوں کے بعد اس دفعہ حسب اعلانات ۱۰ لاکھ کا اجتماع ہوا۔ کہ مظفر پور میں تو ہر سال اس سے زیادہ ہوتا ہے حالانکہ مکہ مظفر پور سے نزدیک ہے ڈھوڑا ہر دوار میں تو سپیشل پر سپیشل گاڑیاں جاتی ہیں۔ کہ مظفر ایک جنگل ہے جہاں نہ کچھ پیداوار ہے نہ رہائش کا سامان۔ ہر دوار ایک آباد جگہ اور سرسبز زمین کنارہ دریا ہے۔ ہر دوار کے مسافر ہندوستان کی

عقلوں کے ماتم کرتے ہوئے ہیں۔ مکہ معظمہ کے مسافر کل دنیا کے ہاں سے آتے ہیں ان لوگوں کو پوچھئے ہر ہندوستان سے آنے والے سے ملئے ہیں ان کی آمد ایسی میں پندرہ سال لگا جاتا ہے۔ غرض اسی عام کی بہت سی مثالیں دی جا سکتی ہیں مگر لالہ صاحب کو ہر دوار کی فضیلت نے دیر جوش دلایا کہ ہر دوار کے منہ سے ہر دوار کی بے نظیری سنکر میں ہی نہیں اور بھی دانشمند حال مخلص ہونگے۔

لیکچر بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے ختم ہوا۔ ہم آریہ سماج کو ایسے قابل لیکچراروں کے وجود پر مبارکباد دیتے ہیں۔

اعلان مبادیٔ تفسیر القرآن
بکلام الرحمٰن

یہ تفسیر سیرتی عربی میں تصنیف ہے۔ اس میں خاص التزام یہ ہے کہ ہر لفظ کی تفسیر میں دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ یہی تفسیر ہے جسکے متعلق بعض علمائے مخالفین کی آواز اٹھائی تھی اور اب تک وہ آواز کسی نہ کسی گوشے میں گونجتی ہے اس کے متعلق آج مجھے دو اعلان کرنے ہیں۔

(الف) ایک یہ کہ یہ تفسیر عرصہ سے ختم ہے اس لئے جو صاحب اس کی طرف اپنی کی رنجشیں بھیجتے ہیں وہ تکلیف نہ فرماویں۔

(ب) اس تفسیر کے متعلق میرا یہ ارادہ ہے کہ میں اپنی اُن تصانیف سے جو اس وقت میری زیر تحریر ہیں فارغ ہو کر اس تفسیر کو غور سے دیکھ لگا بلکہ اعلان بھی دوں گا کہ جس صاحب کو اس تفسیر پر اعتراض یا اشکال (خواہ عربیت یا تعلق تفسیر ہو) بیان کر کے اس فرماویں۔ میرا ہمیشہ سے معمول ہے اور خود بھی تفسیر لکھ کر غور سے دیکھ کر اس کی تصحیح یا تسلی کر لیتا ہوں۔

اس لئے صاحب جلدی چاہتے ہیں اُن کو دو کو میں نے کہنے کا انتظار دے رہا ہوں اُن کو بھی

عقائد کے متعلق دیگر عقائد کے متعلق سے کوئی اُن کو ہرگز اختیار ہے میرے حق کو غلط سمجھیں اور دوسرے عقائد کے معنے کو صحیح اعتقاد کریں۔

یا دوسری صورت یہ ہے کہ تفسیر ذکر کیے جس مقام پر اعتراض ہے اُس کی اصلاح عاجز کر دیں اور اس کے خود کو تفسیر مذکور چھاپ کر شائع کر دیں۔ میرا اس پر بھی اعتراض نہیں ہوگا۔

(ج) میری تصحیح یا اصلاح کے منتظر ہیں تو چند سے اور میرکریں کیونکہ میرے نزدیک حالات ہنوز آمدہ اُس تفسیر کی تصحیح یا اصلاح اُس کی نئی تصنیف سے زیادہ وقت طلب ہے جس کے لئے میں آج کل فارغ نہیں۔

میری طرف سے اجازت ہے جو صاحب چاہیں اس کی اصلاح کر کے چھاپ دیں۔ مگر کسی طریق سے جیسے بیضاوی وغیرہ .....

.....تفسیروں کے متعلق علماء نے کیا ہے کہ حواشی میں ان کی تائید تردید کی ہے۔ اندر دخل نہ دیں۔ اندر دخل دینا مصنف کا کام ہے غیر کا نہیں۔

یہ ایک تائید اور دستور المصنفین ہے اس کو کوئی صاحب بدگمانی سے سمجھیں یا حسن ظنی سے۔ بہر حال اُن کی دیانت ہے مجھے اس سے مطلب نہیں۔

میرا یہ اعلان اُن باریک دل حجاب کے لئے ہے جو محض دیانت داری سے معترض ہیں۔ باقی رہے ان کے سوا اور قسم کے لوگ سو اُن کا کوئی جواب نہیں خدا کی تائید ممکن ہے۔ مشیت نے اُن کی طرف توجہ کرنے سے بھی منع کیا ہے ؎

سواد جمع الحمار دافنه
اذا اصل فی قلب الغبی یقول

قادیانی مشن
چوتھا وعدہ پر

قادیانی مشن میں بڑے اختلاف اور قادیانی اور لاہوری پارٹیوں کا ہے جو مرزا صاحب کی خوبیوں میں مختلف ہیں مگر تعجب ہے اور چوتھے درجہ پر کچھ اور ہی کہتے ہیں اور مرنے سے ان کو جواب دیتے ہیں کہ تم دونوں غلطی پر ہو اصل ایمان اور صحیح نبی اور علم میں

مولوی عبد السلام نومسلم لاہوری کو ہر دو پارٹیاں بڑا عالم جانتی ہیں اب ایک صاحب ظہیر الدین نامی پیدا ہوئے ہیں انہوں نے ایک دو روز ہفتہ ہمارے پاس بھی آنا چاہا ہے تو باقاعدہ رائے کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔

الیاس ایک احمدی نوجوان سے مسز زبرگو آپ صاحبوں کو علم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کی تھی کہ جب تک کوئی خاص وحی روح القدس سے نہ ہو جب تک کوئی خلیفہ نہ ہو سب میرے اہل کرام کو روح القدس سے ہدایت پاتے رہنا چاہئے اور اس پر ہمیشہ قائم رہنا چاہئے۔ اور اس طرح حضرت مبارک احمد چہارشنبہ کے روز پیدا ہوا اسی طرح یہ عاجز بھی عید کے دن چہارشنبہ کو چوتھے پہر پیدا ہوا اور میرا چراغ بھی روشن کئے گئے۔ دلائل صحیحہ اور براہین قاطعہ سے فضلاء لوگ ہمیشہ فائدہ اٹھایا کرتے ہیں لیکن واقعات حقہ ایک ایسی چیز ہے جہاں ہر خاص و عام کو تسلیم حق کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس شہادت میں [illegible] لکھتا ہوں کہ میرے خدا نے مجھے ایسی دلدہ کو کے پاک بدن سے پیدا کیا جس کو سخت دردیں اور نومیدی کی حالت میں بھیجی تھی کہ [illegible]

ئی ایسا جس کے ہاں میرے بعد صرف تین ہی بچے پیدا ہوئے اور اس طرح سے الہام الٰہی کے ماتحت تین کو چار کرنے والا بچہ قرار دیا گیا۔ علاوہ ان پر طرفہ ہونے والے نقصان لوگ جو قرآن کریم سے چار عورتوں تک سے نکاح کرنے کا نہ صرف جواز بلکہ حکم نکالا کرتے ہیں ان کو وحی الٰہی تین کو چار کرنے والا سے بدرجہا لے تسلیم کرنا پڑے گا۔

اے احمدی قوم کے بزرگو میں جو خدا کی قدرت اور رحمت کا ایک ادنیٰ مظہر ہوں اُس کے فضل اور احسان کا ایک نشان ہوں۔ احمدیت کی فتح اور نصرت کے لئے جو بطور ایک کلید کے ہوں میرے ساتھ ہو جاؤ اور خدا کی پیشگوئیوں کی تکذیب نہ کرو۔ کوئی ایک شخص آدمی احمدی جماعت میں سے پیش کرو جس کو مسیح موعود نے اپنے بالقصد سے ایسا سائر ٹیکٹ دیا ہو جس کا یہ خلاصہ ہو کہ مسیح موعود (مرزا) نے تو اپنے بعض الہامات کو پہچاننے میں غلطی کی ہو لیکن اُس مطیع موعود نے اس غلطی کی اصلاح کی ہو اور خود مسیح موعود نے عالم رویا میں اُسکو بتلایا ہو کہ خدا نے فلاں فلاں غلطیوں کی جو درستی کی گئی ہے تو وہ بالکل صحیح ہے۔ ایسے ہی وہ بابرکت مؤید دعوے سے پہلے رؤیائے صادقہ اور سچے الہامات میں صاحب تجربہ بھی ہو۔ اور مسیح موعود کا وہ سچا خلیفہ ہو۔ اُس کی باتیں سچی اور اُس کے دعاوی بادلائل ہوں۔ پس لے وہ لوگ جو میرے دعاوی کی تصدیق کرنا چاہتے ہو تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں۔ اللہ تعالیٰ کے رسولوں۔ یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے اس بات پر بھی ایمان لاوے کہ قرآن کریم میں جس احمد کے حق میں حضرت مسیح ابن مریم کی طرف سے ایک پیشگوئی درج ہے وہ احمد رسول اللہ صلعم صرف ہمارے

لے کافر فاں علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے (الحدیث)

حضرت مسیح موعود (مرزا) جری اللہ فی حلل الانبیاء رہی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود نے جس ایک ذکی غلام کے حق میں اپنے خط مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء میں پیشگوئی کی ہوئی ہے وہ موعود یہی راقم الحروف ظہیر الدین نام ہی ہے والو

اہلحدیث - ہم تو اس الہامی مذہب کو ابتدا ہی سے سمجھنے سے تا حریر میں تو اب کیا سمجھینگے اس لئے بہتر یہی ہے کہ اپنی کم علمی کا اعتراف کر کے یہ سب کچھ قادیانی مشن کے سپرد کیا جائے۔ ع

محتسب را درون خانہ چہ کار

بے انصافی کی حد ہو گئی

ناظرین کو معلوم ہو گا کہ میں نے اپنے اہل حدیث بھائیوں کو جو کسی خاص وجہ سے مجھ سے بغض اللہ رکھتے ہیں (اَللّٰھُمَّ اَعْلِمْ یَا اَعْلَمُ اَوْ عِبَادَکَ) الحدیث ۱۹ جنوری میں اعلان کیا تھا کہ میرے ساتھ خاص خاص میں فیصلہ کرلیں جس کی صورت یہ لکھی تھی کہ محمد دین صاحب کسی مکان میں بیٹھکر گفتگو کریں جو مع فیصلہ منصف صاحب شائع کیا جاویگی۔ اُس گفتگو میں چار صاحب جو واقع میں بکثرت فریق ہیں اس نزاع میں بہت بڑا حصہ رکھتے ہیں مخاطب تھے۔ امرت سر میں مولانا احمد اللہ صاحب نقشہ۔ بٹالہ میں مولوی محمد حسین صاحب۔ پرنام بٹ (مدراس) میں مولوی فقیر اللہ۔ مارٹینڈی کے قاضی عبداللہ۔ میں نے لکھا تھا اگر مجلس میں ہو تو اس مجلس کے انتظام کا ذمہ دار میں ہوتا ہوں اس میں زیادہ سے زیادہ تین دس اہلحدیث جماعت کے شریک ہونگے فریق اہل حدیث اور کوئی ایسا شخص جس کی شرکت سے فتنہ و فساد کا خطرہ ہو شریک نہ ہوگا ہمیں افسوس ہے کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے سوا کسی کو اس مقابلہ کے لئے ہمت نہ ہوئی جناب موصوف نے اپنا معاملہ الگ کر کے جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب سب جج سیالکوٹ کو منصف مانا جن کا فیصلہ عنقریب شائع ہوگا انشاء اللہ۔

افسوس ہے اور علماء کو اس انصاف اور انصاف کی راہ پر چلنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو یقین ہے کہ جو بھی کوئی مجلس من امان کی ہوئی۔ تو اس ان کے دعوے پر پانی پھرا۔ اس لئے مولوی احمد اللہ صاحب نے بمشورہ اُن لوگوں کے جن کو کبھی وہ **اِخوان الشیطان** کا معزز لقب دیا کرتے تھے یہ چشمہ مار دیا کہ مباحثہ کھلے میدان میں ہو اور پندرہ روز تک ہو اور ہر میر پانچ گھنٹے ہو اور صرف تقریر ہو اور منصف مولانا محمود الحسن صاحب حنفی دیوبندی ہوں وغیرہ۔

یہاں کون کچی گولیاں کھیلا ہوا تھا جو تا کرتا چنانچہ ۲۲ فروری کے اہل حدیث میں ہمنے ان سب شرائط کی منظوری دی۔ مگر اتنا لکھا کہ چونکہ ان شروط پندرہ روزہ وغیرہ کے آپ لوگ موجد ہیں۔ میرے تو منشار کے خلاف ہیں اس لئے آپ ہی اس جلسہ کا انتظام کریں۔ چونکہ گفتگو تقریری ہوگی اس لئے منصف کا درمیان میں ٹھیرانا ضروری ہے پس منصف کو بھی آپ لوگ ہی بلا دیں۔ بعد انتظام میں حاضر ہو جاؤنگا۔

ناظرین یہ سنکر ہرگز حیرت ہونگے کہ فریق ثانی اپنی کمزوری کو اس قدر محسوس کرتا ہے کہ جلسہ عام اور اس کے جملہ لوازمات کی خواہش تو وہ کرے اور انتظام میرے سر رکھے۔ کہتے ہیں کہ نہیں جلسہ بھی عام ہو اور انتظام بھی تو کر۔ اسپر بعض مولانا داؤدغزنوی کہتے ہیں ہم جانتے تھے اور جانتے ہیں کہ خدا اللہ کبھی ہمارے سامنے نہ آئیگا کیونکہ اس کی نہت نیک نہیں۔ اے **مولانا!** اُس وقت کو یاد کر و جب ہم اور تم خدا کے سامنے اکیلے اکیلے حاضر ہونگے بلکہ آئیندہ یوم القیامۃ خود! کیا اُس عالم الغیب کو بھی یہی جواب دوگے۔ آہ افسوس ان لوگوں نے دین اور خدا کو ایک ہاتھ کا کھلونا سمجھ رکھا ہے۔ میں یقیناً کہتا ہوں امن امان کی مجلس ہو تو لاکھ لوگوں سے فیصلہ ہو تو پانچ منٹ کا کام ہے۔ یہ روز روز کی جو خ آنی ہی دیر ہے جب تک یہ لوگ سامنے نہیں آتے ورنہ چھٹے پانی میں یہ لوگ ہیں اور جوان کا دم خم ہے میں خوب

جانتا ہوں۔

غضب خدا ایک مسلمان کو جو نماز روزہ اور دیگر احکام شرع کی پابندی کرتا ہے بیٹھے منہ سے دجال ملحد زندیق اور کیا کچھ نہیں کہا جاتے ہیں۔ اور جب اس کا ثبوت مانگو تو لعلیں جھانکنے لگتے ہیں۔ اے بندگان خدا! خدا سے ڈرو۔ سنو! مالک کا فرمان ہے:۔

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ (جو کچھ تم بولتے ہو سب لکھا جاتا ہے)

اور سنو!

کُلُّ صَغِیْرٍ وَّ کَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ (چھوٹا بڑا سب لکھا جاتا ہے)

پس اگر آپ لوگوں کو ان آیات پر ایمان ہے اور میرا خیال ہے کہ ضرور ہے تو اہل علم کی مجلس میں میرے ساتھ گفتگو کر کے جلدی فیصلہ کرلیں ورنہ یاد رکھیں میں بھی اب تہیہ کر چکا ہوں کہ آپ لوگوں کو پیچھا نہ چھوڑونگا۔ تاوقتیکہ آپ لوگ مجھ سے فیصلہ نہ کرلیں **اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ** سے منہ نہ بند کریں **سنو** میں اپنا فانی الفقیر پھر سنائے دیتا ہوں آپ لوگ جو مجھکو ملحد زندیق وغیرہ کہتے ہیں اس کی مجھے تو اتنی بھی پروا نہیں جتنی گرمی میں مکھیوں کی ہوتی ہے کیونکہ میرا معاملہ میرے خدا سے ہے مگر آپ لوگ چونکہ اس بہانہ سے قومی تحریکات میں روڑا اٹکانا چاہتے ہیں گو آج تک بفضلہ تعالیٰ آپ لوگ اس میں سراسر ناکام رہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ۔ اسلئے میں باول ناخواستہ آپ لوگوں کو للکار کر کہتا ہوں کہ **اصول محمد ثین** کو ملحوظ رکھکر خاص مجلس اہل علم میں مجھ سے گفتگو کرو جس کی تفصیل میں ۱۹ جنوری کے اہلحدیث میں لکھ چکا ہوں۔

ایک اور طریق بھی ہے۔ لوگوں کو سنا سنا کر میں جانتا ہوں کہ آپ لوگ کسی طرح میرے سامنے نہ آوینگے کیونکہ آپ لوگ مسجدوں کے سربراہ رئیس کہلانا جانتے ہیں میدان کے سپاہی نہ آپ کبھی ہوئے نہ ہو سکتے ہیں۔ سنو!

تین اہل علم اور صاحب دیانت اس امر کے لئے منصف ہوں کو فیصلہ کی صورت کیا ہو۔ چند تجویزیں میں لکھکر پیش کروں جو مجھے منظور ہوں اور چند آپ لوگ پیش کریں۔ جس صورت کو منصف صاحبان منظور کریں اس طریق سے کارروائی ہو ایک منصف میری طرف سے ایک آپ لوگوں کی طرف سے تیسرا مسلم الطرفین خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم جس کو دونوں فریق مان لیں یہ آپ لوگوں کو اختیار ہے کہ گفتگو کی جو صورت یہ منصف صاحبان بالاتفاق یا بکثرت رائے تجلویز فرما کر کے اصل مسئلہ کے فیصلے کے لئے بھی انہی کو حکم مانیں یا کسی اور کو تبدیل کریں۔ یہ۔ اقرار نامہ پہلے ہو جاوے گا۔ مقام گفتگو اور فیصلہ امرتسر لاہور ہو یا دہلی جہاں آپ لوگ چاہیں میں حاضر ہو جاؤں گا۔

آپ میں دیکھ لو کہ کون سرد مہر ان میرے سامنے آتا ہے۔ میرا دعوے ہے کہ آپ لوگ ہرگز نہ آوینگے اگر کرے میرا دعوے غلط ثابت ہوا اور آپ لوگ آویں اور یہ آئے دن کا فساد مٹ جاوے **اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ** کل شئی قدیر و بالاجابۃ جدیر

اس تجویز میں میرے مخاطب وہی حضرات ثلاثہ ہیں جو اہلحدیث مورخہ ۱۹ جنوری میں تھے۔ جو تھے جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے اُن کا سابقہ مسلک منصف تک پہنچ چکا ہے جو عنقریب فیصل ہو جائیگا انشاء اللہ۔

ان صاحبان ثلاثہ کے سوا میں اور کسی صاحب کو سردست دعوت دیتا ہوں نہ جواب دونگا جس کی وجوہات خود ظاہر ہیں کہ یہی تین صاحب ہیں جن کی وجہ سے فساد ہے۔ امرت سر میں مولانا احمد اللہ صاحب کی وجہ سے ہے۔ بیرونجات میں کچھ ہے تو قاضی عبداللہ اور مولوی فقیر اللہ کی تحریرات کی وجہ سے گو قریب العلم اس لئے میں بھی ان تینوں ہی کو سردست دعوت فیصلہ دیتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ تینوں حضرات اپنے دعوے میں کہاں تک سچے ہیں۔ **وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ**۔

مسافر آگرہ سے ہمارا مناظرہ

(از ایڈیٹر الفضل قادیان)

مسافر آگرہ نے اپنے اخبار میں ہمکو مباحثہ کے لئے چیلنج دیا تھا جس کا منظور کیا جانا پہلے الفضل میں ایک مختصر سی تجویز پیش کی گئی کر مسافر آگرہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کے خلاف صلعم ہو۔ فیصلہ جو جو امور طے ہوئے الفضل اور مسافر آگرہ میں چھپنا چاہئے۔ ناظرین ہوں وہ اپنی مذہبی کتب سے دیں۔

مسافر آگرہ نے ۱۷ اپریل کے پرچہ میں لکھا ہے کہ مناظرہ کی کارروائی مسافر آگرہ میں نہیں چھپے گی۔ دوم پریذیڈنٹ تین منظور ہیں مگر وہ کسی مستند کتاب علمی حوالے کو کاٹ نہیں سکینگے۔ سوم اپنی اپنی الہامی کتاب سے دلیل دینی ضروری نہیں بلکہ ہر عقل پر جل ثبوت دینے کا اختیار ہوگا۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ وہ بذریعہ اخبار مناظرہ کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ البتہ دوسرا طریق مسافر آگرہ نے پیش کیا ہے جس کی میں خوشی ہے اور وہ یہ ہے:۔

آپ محمد حسین بٹالوی اپنے سر پر لیکر اپنی مجلس میں جائیں۔ یا جہاں ہم آپ کو دعوت کریں ہماری جملہ ذمہ داری پر آپ تشریف لاکر مناظرہ فرماویں۔

سو ہمیں یہ بھی منظور ہے۔ ہم چاہیں آپ چاہیں آپ کو آمادہ ہیں۔ اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے مناظرہ کی اجازت لیکر بھجوا دیں۔

(۲) پریذیڈنٹ تین ہونگے۔ ایک ہمارا ایک احمدی اور ایک فریقین کا مسلم۔

(۳) ہماری مستند کتابیں صرف قرآن شریف اور صحیح بخاری ہیں اور ثبوت کی ہمیں کتاب بس۔ اسی میں سب تاریخ بھی آجائیگی۔

(۴) مباحثہ تحریری ہوگا اور فریقین کی تحریریں حاضرین کو سنا دی جائینگی۔

پہلے دو روز ہم مدعی ہیں۔ دوسرے روز آپ دعوے کے الہامی ہونے کا پرچہ دیں۔ ہم جواب دینگے۔ پھر آپ جواب الجواب تا سبع مقررہ سے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت اور مقام مباحثہ سے ہمیں اطلاع دیں۔

ہاں یہ بھی ضروری ہے کہ جو دعوے کیا جاوے وہ بھی اپنی الہامی کتاب سے اور جو اُس کی دلیل پیش کی جاوے

وہ بھی اسی الہامی کتاب سے اس کے یہ معنے نہیں کہ مثلاً ہم قرآن شریف کی ایک آیت پڑھ دیں اور کہیں کہ چونکہ یہ قرآن شریف کی آیت ہے اس لئے ہمارا یہ لچر بلکہ ایسی مراد ایسی عقلی یا نقلی دلیل پیش کرنا ہے جو خود اس الہامی کتاب سے پیش کی ہو۔ پس اس کا التزام آپ کو کرنا پڑیگا کیونکہ اگر اس مذہب کا قائم مقام اپنے ذہن سے کوئی دلیل پیدا کر کے دیتا ہے تو وہ اس مذہب کا قائم مقام نہیں بلکہ وہ تو بجائے خود مدعی ہے۔ اور آپ اپنی مستند کتب سے قبل از مناظرہ اطلاع دیں۔

(ایڈیٹر الفضل قادیان)

اہلحدیث - مسافر آگرہ نے سمجھا تھا کہ اسلام میں اہلحدیث اور حنفی فرقے ایسے مخالف ہیں جیسے ہندوستان کے راجہ سلطان محمود مرحوم کے زمانہ میں تھے جن کی مخالفت کی وجہ سے سلطان محمود کو آسانی سے کامیابی ہوئی تھی۔ مگر اس کو پہلے بھی اور اب بھی تجربہ ہوا ہوگا کہ اسلام کے یہ دو فرقے باوجود سخت مخالفت کے اس حدیث کو نہیں بھولے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ **شیبونی یا علی من سوالهم** اس لئے یہ دونوں لفظاً و تو نیفاً یکساں جہتی سے تمہارے سامنے ہیں۔

ہمارے خیال میں ایک آسان تجویز یہ ہے جس میں زیادہ اجازت کی ضرورت نہ کسی طرح کی الجھن۔ بحث چونکہ تحریری ہوگی اس لئے فریقین کے محدود آدمیوں کی دعوت کا خرچ و فقرا اہل حدیث کر حاصل ہو۔ سب قسم کی راحت کے سامان مہیا کئے جاویں گے۔ اور مناظرہ کی شرائط جو دونوں میں فیصلہ ہونگی ان پر عمل ہوگا۔ نمائندان اخبار کو بجز خدمت فریقین کوئی خاص دخل نہ ہوگا۔ دونوں صاحبوں سے امید ہے اس کی منظوری سے جلد ہی اطلاع دینگے۔

ہم ایڈیٹر الفضل کی اس تجویز کی تحسین کرتے ہیں کہ بطریق ہبی دعوے کرے جو اس کی الہامی کتاب لئے کیا ہو۔ اس کی ایک مثال ہم دیتے ہیں تاکہ مسافر کو اپنے کا موقعہ نہ رہے۔ قرآن یا وید الہامی ہیں ان دونوں کتابوں نے الہامی ہونے کا خود دعوے کیا ہے۔ کیا ہو تو انہی الفاظ میں بیٹس ہونا چاہئے۔

تشریح اپنے الفاظ میں ہو تو حرج نہیں۔

الہامی ہونے کی دلیل ہو خود ان کتابوں نے دی ہو وہ پیش ہونی چاہئے اس کی شرح اپنے الفاظ میں ہو تو حرج نہیں۔ سنجات کا وعدہ کیا ہے ان کتابوں کے اصلی الفاظ میں دیکھنا چاہئے۔ ترجمہ ہم اور نہیں کر سکتے کوئی مذہبی مناظر اس طریق سے انحراف کریگا۔ قرآن تو خود اس قسم کے مناظرہ کا بانی ہے۔ حکما و اسلام میں علامہ ابن رشد نے اس طریق کی زیادہ اشاعت کی ہے رحمہ اللہ۔

مسافر کو جب مناظرہ کرانا منظور ہو تو ہم خود بھی حاضر ہیں۔ تحریر کے لئے فی پرچہ ۱۵ منٹ ہونگے یہ ہماری ضروری شرط ہوگی۔

مدرسہ احمدیہ آرہ کی پرانے طلبا کی انجمن

جناب ایڈیٹر صاحب زاد لطفہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ایک مختصر مضمون جناب کی خدمت میں ارسال ہے امید ہے اپنے اخبار میں شائع کر کے ناچیز کو شکریہ کا موقع دیجئے۔

۹ اپریل کے اخبار اہل حدیث میں یہ دیکھکر کمال مسرت ہوئی کہ آرہ کے سالانہ جلسہ میں ایک غیر مسبوق تحریک پیش ہوئی کہ طلبا قدیم کی ایک انجمن قائم کی جائے۔ چنانچہ یہ تحریک بہ اتفاق آرا منظور ہو کر سرپرست مولوی حافظ محمد صدیق صاحب عالم مقرر ہوئے۔

فی الحقیقت یہ تحریک نہایت ہی مبارک اور مفید تحریک ہے۔ اس انجمن کے قیام سے مدرسہ کو کئی مالی و انتظامی حالت بہتر، مدرسہ کے اغراض و مقاصد کی اشاعت و فارغ التحصیل طلبا و موجودہ طلبا میں اخلاق، اتفاق و اتحاد قائم ہو سکتا ہے اسلئے میری ذاتی رائے ہے کہ دیگر انجمنیں یا اولڈ بوائز ایسوسی ایشنز جس بافائدگی سے چلتی ہیں کبھی پیمانہ پر اس کی بھی بنیاد رکھی جائے خاکہ صرف ہمدرد مقامی طلبائے قدیم کی انجمن ہو۔ ہمدرد ناظم صاحب کو چاہئے کہ پہلے اخبار کے ذریعہ اور مدرسہ کے داخلہ رجسٹر سے پتہ معلوم کر کے تمام طلبائے قدیم کو اطلاع دیں اور اس کا افتتاحی جلسہ کر کے (جس میں اکثر طلبا قدیم موجود ہوں) انجمن کی بنیاد رکھیں اغراض و مقاصد پر بحث کریں اور قواعد و ضوابط مرتب کریں بعدہٗ انجمن اپنی کارروائی شروع کرے۔

مجھے سخت حیرت ہے کہ اس تحریک کو پاس ہوئے عرصہ گزر گیا مگر ناظم صاحب کی کم توجہی سے اب تک یہ نہ معلوم کر سکا کہ بالفعل انہوں نے اس کے قیام و اغراض کا کیا انتظام کیا۔ سالانہ جلسہ میں کن اغراض و مقاصد (اگرچہ مجملاً اخبار میں درج کرنا) کی بنا پر یہ تحریک ہوئی۔ موجودہ وقت میں کن اصول پر چلائی جا رہی ہے اور قواعد و ضوابط کے مرتب کرنے کی کیا صورت اختیار کی ہے یا کرنے والے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے مکرم دوست مولوی حافظ محمد صدیق صاحب پر کاشی روشنی ڈالیں گے تاکہ تمام طلبائے قدیم کو رائے دینے اور ہر طرح سے مدد پہنچانے کا موقع ملے۔

(سید عبد الباری اسسٹنٹ سکرٹری محمدن لائبریری ملتان)

مذاکرہ علمیہ

(صورتہ ۱۵ ربیع الاول)

اس میں شک نہیں کہ آیہ کریمہ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا الخ میں جو جو تحریم مذکور ہے وہ سب کی سب قابل عمل ہے اور ان میں سے کسی ایک کا ترک دوسرے کے ترک کو مستلزم نہیں ہے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ ان محرمات میں شرک باللہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ اور اس کی حرمت سب سے مقدم ہے۔ اور اس کے ارتکاب کی سزا سب سے بڑھ کر ہے۔ اور اس کے مرتکب کی بخشش سب سے مشکل ہے۔ اور اس کے مرتکب کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہنا سب سے یقینی ہے۔ اور اس کے مرتکب کا جنت سے محروم ہونا سب سے زیادہ قطعی ہے۔ اور اس کے مرتکب کا جنت سے محروم ہونا سب سے زیادہ قطعی ہے۔ اور اس کے مرتکب کا جنت سے محروم ہونا سب سے زیادہ قطعی ہے۔

جب لفظ اَلَّا تُشْرِكُوا کے ان کو ناصبہ کہا جائیگا تو اَلَّا تُشْرِكُوا کا محل نصب میں ہوگا ساقط علیکم کے معنے یہ ہونگے کہ آیت میں وہ چیز کو حرام کیا تمہارے رہنے (یہاں تک قطع کلام ہو گیا۔ بعد ازاں کہا گیا علیکم الا تشرکوا کو بایں شیئا معنے لازم پکڑ لیا کہ نہ شریک کرو تم ساتھ اللہ کے کسی چیز کو یا الا تشرکوا کو اگر ما حرم سے بدل کہا جائے یا تجعلوا مقدر مانا جائے یعنی الا تشرکوا کو لیکن جملہ الا تشرکوا کو ما حرم سے بدل کہا جائیگا۔ اس حالت میں لا کو زائد ماننا ہوگا جیسا کہ زائد ہے آیہ ما منعک الا تسجد اذ امرتک اور لئلا یعلم کے۔ اور جب ان کو مفسرہ کہا جائیگا کا اشارہ صاحب الجلالین دخل تو الا تشرکوا کے معنے میں ای لا تشرکوا کے ہوگا یعنی ما حرم میں جو کچھ ابہام یا اجمال پایا جاتا تھا اس کو ان مفسرہ نے تفسیر کر دیا اور باقی مفعول کے معنے متعلب نہ ہونے کا یہ جواب ہے کہ جملے واقع ہوئے اوامر ساتھ نواہی کے اور فعل تحریم اُسپر مقدم ہوا۔ اور شرک ہوئے اوامر اور نواہی داخل ہوئے میں بیچے حکم تحریم کا معلوم ہوئی یہ بات کہ تحریم راجع ہے طرف اضداد اس کے۔ اور وہ اضداد اسائت الی الوالدین اور قتل الکیل اور ترک اہمال فی القول وغیرہ ہے یعنی ان سب کا حرام کیا اور اوامر کے عطف میں کبھی دو احتمال ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ اوامر یعنی اوفوا الکیل والمیزان وغیرہ نہیں ہے۔ معطوف اوپر منہا ہی کو جو قبل اس کے ہے تاکہ لازم ہو کہ جیسا تحریم کا اوپر انہی منہا ہی کے بلکہ وہ معطوف ہے اقل ما حرم ربکم یعنی حکم کیا اُن لوگوں کو اپنے ساتھ ایک امر کے جو قریب ہوا اوپر اس کے حکم منہا ہی کا پھر حکم کیا اُن لوگوں کو دوسرے مرتبہ ساتھ چند اوامر کے۔ یہ معنی نہایت واضح ہیں۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ اوامر معطوف ہے اوپر منہا ہی کے اور داخل ہے بیچے ان تفسیر کے اور یہ لازم ہوگا اوپر تقدیر محذوف کے ایسا محذوف کہ ہو کان تفسیر کرنے والا واسطے اس کے اور واسطے اس منطوق کے جو تعلیل کر سکے اوامر کی ساتھ اس کے اور وہ محذوف اُس کے تقدیر عبارت ہذا امرکم بہ ہے پس خذف کیا اُس کو یعنی ما امرکم بہ کو واسطے دالات کرنے ما حرم ربکم کے۔ اور یہ لازم ہے کہ نہ ہو ما حرم ربکم کے تحریم اُس میں ہوگا ج

شاہراہ بند ہوگئے جن سے کہ دیوی دیوتا اس دنیا میں اترتے تھے اور فرمان روائی فرماتے تھے۔ باکسی دیوی کی حمایت میں تمام دیوی دیوتا سے متوسل ہو کر ان اقوام کے۔ ساتھ ہی مدفون ہوگئے۔ سورج چاند سب ارے۔ بارش ہوا وغیرہ اسی طرح قائم ہیں۔ لیکن صدہا سال گزر گئے کوئی دیوی دیوتا اس دنیا میں نہ آیا اور محکوم مخلوق کو اپنی حاکمی نہیں جتلائی۔ جب بھی کوئی تکلیف ہولی کو دنیا والے موتوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آسمان کی طرف دیکھا کہ ابھی کوئی دیوی دیوتا آکر تسکین و تسلی دیگا لیکن جب صدہا سال تک ناکامی کا منہ دیکھا اور دیوتاؤں کی طرف سے چنیں خشمناک والا معاملہ ہوتا پڑا کہ ان اقوام کی دعائیں غلط ہیں یا ان کے خیالات کمزور۔

افلاطون و ارسطو کا فلسفہ جس کے پیچھے ایک دنیا سر کٹے ہوئے تھی۔ دیکھ کر گئے۔ یہی کر گئے اور ان کا تجربہ بے نظیر تجربہ ہے جس کا خلاف نہ ہوگا جبتک کہ دنیا قائم رہیگی۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ بجز چند امور کے ان کے تمام تجربے بے سود ثابت ہوئے جن کا ہونا اور نہ ہونا مساوی ہے۔

ان جیسے تجربات سے ثابت ہوگیا کہ یہ ایک ناممکن امر ہے کہ زمانہ گردش کرے اور زمانہ والوں کے خیالات گردش نہ کریں۔ بعضا یہ کہنا پڑیگا کہ کوئی سائنس سائنس نہیں ہے کوئی تجربہ تجربہ نہیں ہے اور کوئی قاعدہ ایسا قاعدہ نہیں ہے جس کے خلاف نہ ہو۔

علیٰ ہذا القیاس زمانے کی اس لازمی گردش میں اسلام بھی چکر رہا ہے۔ اس عقیدہ و عملی تزلزل کی چادر پر جو دنیا کے بڑے سے بڑے ٹوٹے فوٹے ہمیں لاکر دیتی تھی بہت سے دھبے لگ گئے ہیں لیکن خیال رہے کہ اسے اور چادروں کی طرح گیہوں کا ٹوٹے کے چوندھیں لگے ہوئے کچے رنگ کے نشان نہیں جسے ہماری کوشش چادر کو دھو کر پھر اچھی صورت پر لا سکتی ہے لیکن اگر اسے اسی حالت پر چھوڑ دیا گیا تو اور چادروں کی طرح (یکدن اس کے بھی) دنیا کو بوسیدہ ٹکڑے سمجھ کر اڑا دیگی بقول سعدی ؎

سر چشمہ باید گرفتن بہ بیل
چو پر شد نشاید گزشتن بہ بیل

انسان جب کسی بڑے یا بھلے کام کا عادی ہو جاتا ہے تو اس کا چھوڑنا انسان کو بہت محال معلوم ہوتا ہے۔ مگر جو امور کہ اس کو مورد ولی ملتے ہیں اور وہ اپنے عامل رہتا ہے تو وہ اس کے لئے بالکل فطرت ہی بنجاتے ہیں اور ان کا ترک کرنا مشکل کیا عموماً ناممکن ہو جاتا ہے اس کی روش خواہ کیسی ہو لیکن وہ اسے بہت بھلی معلوم ہوتی ہے وہ اپنی چال میں نکتہ چینی سے بہت کم کام لیتا ہے اور اگر لیتا ہے تو دلیر نہایت جبر کرتا ہے لہٰذا اسے بہت جلد عنان خیالات پھیرنی پڑتی ہے پھر جب اس طرف سے ناکامی کا منہ دیکھتا ہے تو دلی الجھن مٹانے کے لئے اپنی بدترین روش کے ثبوت میں نیک ترین دلائل کا متلاشی ہوتا ہے اور یہاں بالکل ضعیف دلائل بھی اس کو مطمئن کرنے کے لئے کافی وافی ہوتے ہیں اور یہی ایک پورا باعث ہے جو کہ عموماً انسانوں کو چاہِ ظلمت سے بالکل باہر تو کیا ایک انچ بھی مشکل سے سرکنے دیتا ہے اس کو ہر شخص جو اس کی روش کے خلاف ہو بہت برا معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ اس کے اور اس کی فطرت کے خلاف ہوتا ہے اسے اس کی نصیحت خواہ کتنی ہی نیک ہو بہت بری معلوم ہوتی ہے اور وہ اسی طرح ظلمات در ظلمات میں اپنی عمر کو تمام کر دیتا ہے اس شخص کو بوجہ قرآن و احادیث اور مسلمانان حال کی روش پر نظر کریگا تو اسے ان کے مابین بہت پورا اتفاق معلوم ہوگا اس کو معلوم ہوگا کہ مسلمان بحیثیت مسلمان بہت دور ہٹ گئے ہیں۔ اس کو معلوم ہو گا کہ بہت سے امور قبیحہ حسن بنا دئے گئے ہیں۔ اور بہت سے شرعی امور کو مخدوش سمجھا گیا ہے۔ پھر بحیثیت طرز یہ معلوم ہوگا کہ فاعل اپنے افعال پر باوجود مسلمہ اختلافات کس قدر نازاں و مضبوط ہے۔

اگر یہاں اسلام کے ہر فرقہ کی روش الگ الگ بیان کر کے اثبات بھی دینے چاہیں تو وہ ایک بہت بڑی ضخیم کتاب کی صورت اختیار کرے گی۔ لہٰذا یہاں ان اعمال کا ذکر کیا جاویگا جو بحیثیت مسلمان بڑے ذوق شوق سے ان کو۔۔۔ بشرعی سمجھ کر عامل ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔

مسلمانوں کی اس تبدیلی میں بہت سا حصہ علمائے اسلام کا بھی ہے جس کی چند وجوہات ہیں۔ اول یہ کہ مروجہ امور عموماً علماء کے نزدیک چنداں خارج نہ سمجھے گئے۔ دوم جنہوں نے سمجھا بھی انہیں بجوت بدنامی لطل انداز ہونا دشوار معلوم ہوا۔ سوم نیکدلی نے اپنے الٹے تلے نکالنے کے لئے جہاں تک ہو سکا۔ تمام امور جائز کر دکھلائے مگر اس میں وجہ اول کا میرے خیال میں زیادہ حصہ ہے۔

(باقی آئندہ)

سلسلۂ دنیا کی ازلیت کا ابطال

از جناب مولوی محمد انصاری صاحب مقام دیوریہ ضلع گورکھپور

اہلحدیث مورخہ ۵ فروری میں جناب مولوی صاحب کی ایک تحریر نکلی تھی جس کا عنوان تھا "سوامی دیانند جی کی غلطی" اس میں آپ نے بڑی قابلیت سے اپنا مدعا ثابت کیا تھا مگر ایک مقام یعنی صفحہ کے نیچے حاشیہ پر میں نے مولوی صاحب موصوف کو توجہ دلائی تھی کہ دنیا اور سلسلۂ دنیا الگ الگ ہیں۔ آریہ دنیا کو ازلی نہیں کہتے سلسلۂ دنیا کو ازلی کہتے ہیں امید ہے مولوی صاحب آئندہ سلسلۂ دنیا کے ابطال پر قلم اٹھا دینگے۔

آج جو مضمون مولوی صاحب کا درج ہوتا ہے یہ اس نوٹ کی تعمیل ہے۔ ناظرین توجہ کا اثر۔ امید ہے ناظرین اس مضمون کو غور سے پڑھینگے کیونکہ اس میں اصل کے علاوہ عقل کو بھی دخل ہے اس لئے یہ مضمون قابل طور ہے۔ (ایڈیٹر)

میرے مضمون کا عنوان تھا "سوامی دیانند جی کی غلطی" اس میں شک نہیں کہ سوامی جی نے سلسلۂ دنیا کے ساتھ دنیا کو بھی ازلی مانا ہے کیونکہ اس سوال کے جواب میں کہ کہیں دنیا کا آغاز ہے

یا نہیں صاف بہ تحریر فرمایا ہے کہ نہیں (ستیارتھ صفحہ ۱۹۵) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بلفظہٖ دنیا کو ازلی بھی قائل ہیں جبھی تو اس کے آغاز سے انکار ہے اگر یہ دوست دنیا کو غیر ازلی اور صرف سلسلۂ دنیا کو ازلی کہتے ہیں تو ہمارے دلائل کو بغور ملاحظہ فرمانا چاہیے کہ سوامی جی نے اپنے مسلمہ اصول کے خلاف* دنیا اور اس کے سلسلہ کو بھی اناری مان لیا ہے۔ حالانکہ ستیارتھ کے صفحہ ۴۲۱ میں اناری چار اشیاء (فقط یہی چیزیں) سوامی جی نے صرف تین ہی شمار کئے ہیں۔ ایشور (خدا) جیو (روح) پرکرتی (مادہ عالم) ان تینوں کے علاوہ اگر سلسلۂ دنیا بھی قدیم مان لیا جائے تو پھر تین ہی نہیں کہنا چاہئے بلکہ چھ† پانچ اصول (یعنی ایشور۔ روح۔ مادہ اور سلسلۂ دنیا) کا ازلی ماننا لازم اور ضروری ہے۔

بہرحال سوامی جی اور ان کے فلاسفر چیلوں کا یہ اعتقاد ہے کہ سلسلۂ دنیا قدیم، ازلی اور ہمیشہ سے ہے جس کی کوئی ابتدا نہیں یعنی اس طرح نہیں کہ کسی وقت میں نہ تھا پھر ہو گیا۔ بلکہ جس طرح خدا کی ابتدا نہیں اسی طرح سلسلۂ دنیا کی بھی ابتدا نہیں لیکن جبکہ دنیا کا حدوث اور اس کی غیر ازلیت آپ دوستوں کو مسلم ہے تو اس کے سلسلہ کی قدامت اور ازلیت کے بطلان میں ذرہ برابر بھی کسی انصاف پسند انسان کو شبہ نہیں ہو سکتا اور یقیناً ہماری دوستوں کا یہ ازکار اعتقاد عقلی و نقلی دونوں قسم کے دلائل سے رد ہوتا ہے جو حسب ذیل ہیں:-

دلیل اول۔ تو اخبار اہلحدیث مورخہ ۵ فروری صفحہ ۸ کالم ۲ کے نوٹ میں مندرج ہے۔ ناظرین اسکو وہاں سے دیکھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔

دلیل دوم۔ سوامی جی نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ تمام قدروں سے ملکر بنی ہوئی دنیا برداہ (در سلسل) سے اناری ازلی ہے۔ (بقیہ کالم صفحہ ۱۰)

* ستیارتھ کے صفحہ ۱۰ میں آکاش یعنی آسمان کو بھی ازلی مانا ہے اور بجو الہجر و یرجھو سکا کے حصہ میں آکاش لینے آسمان کو مخلوق تسلیم کیا ہے۔

اس پر کمال ادب عرض ہے کہ یہ دور و تسلسل جس کے سوامی جی قائل ہیں دو حالتوں سے خالی نہیں۔ اول یہ دور و تسلسل پرمیشور کی جانب سے ہے یا خود بخود۔ غالباً بلکہ یقیناً ہمارے وہی علم آریہ دوست بھی دوسری صورت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے کیونکہ اس صورت میں ایشور کی ضرورت ہی باقی نہیں رہ سکتی ہے۔ پس جبکہ دنیا کا چار اول پہلی صورت کو انہیں تسلیم کرنا پڑیگا لیجئے غیر از اس اقرار کے انہیں چارہ نہیں کہ دور و تسلسل کا یہ سلسلہ ایشور ہی چلا رہا ہے۔ یہ بھی دو حالتوں سے خالی نہیں۔ اول ایشور اس کو اپنے علم و ارادہ سے چلا رہا ہے یا بتجربہ غیر۔ بصورت دوم ایسی ذات میں پرمیشور ہو سکتی صلاحیت ہی نہیں۔ اور بصورت اول یعنی اپنے علم و ارادہ سے ایسا کر رہا ہے اس کی بھی دو حالتیں ہیں یعنی اس کا علم و ارادہ ازلی ہے یا حادث۔ صورت ثانی الٰہی ذات میں ایشور ہونے کی قابلیت ہی نہیں کیونکہ ازلی کی تمام صفات ازلی ہوتی ہیں (ستیارتھ صفحہ ۲۷۵) اور بصورت اول یعنی اس کا علم و ارادہ ازلی ہے۔ اور اس دور و تسلسل کے سلسلہ کو اپنے اسی ازلی علم اور ارادہ سے چلا رہا ہے اس لئے اس کا یہ فعل یعنی سلسلہ دور و تسلسل کا چلانا اس کے ازلی علم و ارادہ کے بعد واقع ہوا۔ اور بعد کا تابع ہوا حدوث اور غیر ازلیت کی عین دلیل ہے اس لئے سلسلہ دنیا کی بابت دور و تسلسل سراسر باطل ہے۔

تنبیہ۱۔ روح۔ مادہ۔ دنیا اور سلسلۂ دنیا کو قدیم اور ازلی ماننے پر سوامی جی اور آریہ دوستوں کو غالباً اس خیال خام نے مجبور کیا ہے کہ اگر یہ سب قدیم اور ازلی نہیں تو ان کے وجود سے پیشتر پرمیشور کس کا مالک۔ کس کا خالق۔ کس کا رازق اور کس کا حاکم تھا۔ کیا وہ اس وقت معطل اور بیکار تھا۔ یعنی جب پرمیشور قدیم اور اس کی صفات (مالک ہونا۔ خالق ہونا۔ روزی دینا اور حاکم ہونا وغیرہ) قدیم ہیں۔ اور غیر مخلوق کی موجودگی کے صفات مستدعیہ بغیر کے ظاہر ہونے کیلئے کوئی جگہ و محل ممکن نہیں۔ اس لئے ان کا یہ کہنا ضرور ہوا کہ مادہ اور روح بھی ازلی ہیں اور تمام مخلوقات اور کائنات اور اس کے سلسلے بھی ازلی ہیں۔ (افسوس کہ آریہ دوستوں کو اقسام صفت کے سمجھنے کے باعث دھوکا ہوا)

اس کے متعدد جوابات میرے رسالہ حدوث عالم کے اندر موجود ہیں۔ اس مختصر تحریر میں ہر ایک کی گنجائش نہیں لیکن بحسب مضمون ما کا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ دو ایک یہاں بھی درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) آریہ دوست۔ صفت کئی قسم کی ہوا کرتی ہے۔ ایک تو لوازم ذات ہے جس کو صفت ذاتی اور صفت حقیقی کہتے ہیں۔ یہ صفت موصوف کی ذات سے علیحدہ نہیں ہوتی بلکہ اس کا جدا ہونا از قبیل محالات ہے۔ دوسری صفت اضافی ہے۔ یہ صفت بھی ذات کی صفت کہلاتی ہے مگر کسی دوسری چیز کے لحاظ سے موصوف کی ذات سے اس کا علیحدہ ہو جانا ممکن ہے مثلاً سفید کا غذ کی ایک ذاتی صفت سفیدی ہے لیکن جب اس پر سیاہی لگائی جائیگی تو سفیدی کی عارضی صفت اس کی زائل ہو جائیگی اور دوسری عارضی صفت سیاہی کے ساتھ وہ موصوف ہو جائیگا یا مثلاً اگر چہ پرمیشور کی صفات خلاقی و رزاقی وغیرہ یقیناً ازلی و قدیم ہیں لیکن موجودہ سرشٹی (دنیا) یا موجودہ انسان وغیرہ ان کے ساتھ پرمیشور کی صفت خلاقی و رزاقی کا ظہور اور اس کا اثر یقیناً حادث اور غیر قدیم ہے یعنی اس کا تعلق مخلوقات کے ساتھ ایک خاص وقت میں ہوا ہے جس کو وہی علیم کل جانتا ہے ایک بڑھئی ایک ایک کرسی جوڑ کر ہفتہ بھر میں ایک صندوق تیار کرتا ہے لیکن ہر ایک کرسی کے ساتھ اس کی صنعت کا تعلق ہفتہ بھر تک برابر نہیں رہتا۔ بلکہ ایک خاص وقت میں رہتا ہے اور دوسرے وقت اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اگر چہ یہ بہانہ صحیح ہے کہ ہفتہ بھر سے وہ بنا رہا ہے لیکن اس ہفتہ بھر کے اندر بھی صبح۔ شام۔ دوپہر۔ دن گھنٹے۔ منٹ اور سیکنڈ وغیرہ تو علیحدہ ہی علیحدہ ہیں۔ ہر ایک لکڑی اور اس کی پشت و رو۔ بالائی و زیرین ہر ایک حصہ اور ان کی اپنی اپنی صفت و وجود علیحدہ ہیں

علیحدہ وقت رکھتا ہے جو اسی ایک ہفتہ میں سے تقسیم ہو کر بحد رسدی قریباً برابر وقت کا ہر ایک لکڑی اور اس کے حصے اور ایچ ایچ کو پہنچیگا۔ مثلاً ہر ایک لکڑی اور اس کے حصوں کے ساتھ ہفتہ بھر کا تعلق ہو بلکہ ابھی لکڑیوں کے حصوں کا وقت یکے بعد دیگرے قائم مقام ہوتا ہوا ہفتہ بھر تک پہنچتا ہے اسی طرح اگر ہم مان لیں کہ پرمیشور دنیا کو برابر پیدا کرتا اور بگاڑتا ہے تب بھی یہ نہیں کہ دنیا کے ہر ایک جزو کے ساتھ اس کی قدرت کا تعلق اور اس کی طاقت کا لوتی زمانہ ازلی سے وابستہ ہے۔ مثلاً ہمان ویدا اور سوامی دیانند جی دونوں کی پیدائشوں کے ساتھ پرمیشور کی صفت خلاقی کا لوتی ہے لیکن اوّل الذکر کے ساتھ جب صفت خلاقی کا لوتی ہوا ہے تو جب بیان سوامی جی اس وقت تک اس کو ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ ترپن ہزار پنچانوے رسموں کا زیادہ گزرا۔ اور موخر الذکر کے ساتھ جب اس صفت خلاقی کا لوتی ہوا تو اس کو صرف ۱۹۰ برس کا زمانہ گزرا ہے۔

اسی طرح صفات بالقوہ اور صفات بالفعل کے درمیان فرق نہ سمجھنے کے باعث سوامی جی اور ہمارے آریہ دوست دھوکے میں پڑ کر تثلیث اور تریج کے قائل ہو گئے اور پرمیشور کو دنیا پیدا کرنے کیلئے روح اور مادہ کا محتاج بھی گو نہیں قرار دینا پڑا کہ اگر یہ دونوں (معاذ اللہ) موجود نہ ہوتے تو وہ کائنات پیدا کرنے سے مجبور رہتا (ستیارتھ صفحہ ۲۸۶)

اس میں شک نہیں کہ ایشور کی تمام صفات ازلی ہیں لیکن ان کے آثار بالقوہ ہیں مثلاً ایشور کی صفات خالقیت اور رزاقیت جو سوامی جی یا پنڈت لیکھرام جی کے ساتھ متعلق ہیں یہ بھی آخر اسی ازلی صفت کے آثار ہیں حالانکہ یہ دونوں حادث اور فنا پذیر ہیں۔ اس مثال سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ایشور کی ازلی صفات کے آثار کو ازلی ماننا درست نہیں۔ جس طرح باوجود ازلی صفات رکھنے کے سوامی جی کے ساتھ اس کی ازلی صفات خالقیت اور رزاقیت کا لوتی ایک خاص وقت میں ہوا اور اس کی ازلی صفت میں کسی قسم کی خرابی واقع نہیں ہوئی۔ اسی طرح باوجود ازلی صفات رکھنے کے بھی دنیا پیدا کرنے کی صفت کا ظہور اور اثر بھی ایک خاص وقت میں ہوا تو کونسی بھی خرابی لازم آسکتی ہے۔ اگر باوجود صفت خلق کے ساتھ موصوف ہونے کے بھی وہ پیدا نہ کرتا تو یہ کہنے کا کسی قدر موقع تھا کہ وہ معطل اور بے کار ہے لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ اس صفت خاص کا ظہور اس وقت ہوا جب اس کا ارادہ مقتضی ہوا۔ (باقی دارد)

ایک تاریخی سوال

جناب من! السلام علیکم۔

حضرت موسےٰ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر مصر سے چلے اور تمامی ہمراہیان کے ساتھ بحر سالم دریا کو عبور کر گئے۔ اور فرعون تمام اپنی فوج و لشکر کے ساتھ اس میں ڈوب مرا۔

آپ سوال یہ ہے کہ قرآن مجید کے لفظ تجرہ سے جو اَنْجَیْنٰکُمْ الخ میں مذکور ہے کون دریا مراد ہے۔ اور کس جگہ اور کس موقع سے اس دریا کے گزرے تھے وہ کون جگہ اور ملک تھا۔ اور کس مقام پر آئے وہ کون جگہ اور اس ملک کا نام کیا تھا؟

بعض معمولی خطبوں اور قصص الانبیاء و اردو ترجمہ کامل ابن اثیر جزری و بوستان کے ایک شعر

گلستاں کند آتش بر خلیل
گروہی بر اقتش بر و نہ اب نیل

سے دریائے نیل معلوم ہوتا ہے۔ اور تفسیر حسینی اور حال کی ایک کتاب اردو تاریخ کی خیر الکلام فی احوال الرب والانام و تفسیر قرآن مصنفہ سید احمد خان وغیرہ سے بحر قلزم معلوم ہوتا ہے۔

اہل کتاب ابن خلدون و کامل سے بتائے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ اور دیگر علمائے مفسرین و مورخین محققین متقدمین میں خصوصاً امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں وغیرہ کے کیا تحقیق کرتے ہیں اور آپ کے نزدیک کون امر محقق ہے امر فیصل شدہ تحریر فرماویں۔

(محکم رحیم الحق ریاست بہاولپور)

کمنا باز ار ضلع موگیر)

اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید ہے۔
قیمت صرف ۳ ؎ (منیجر)

کیا یہ بہتان ہے یا صحیح ہے

مکرمی و معظمی جناب مولانا و بالفضل اولانا مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب مدظلہ العالی۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ واضح ہو کہ یہاں شہر مدراس کلہ بڑیمٹ میں عرصہ ۱۵-۲۰ روز سے ایک کٹ ملا تشریف فرما ہوئے ہیں جن کا نام نامی سید مرکوی چشتی نظامی دہلوی ہے صاحب موصوف کا وعظ ٹرپلیکین بڑیمٹ اور دوسرے محلوں میں بھی ہوا جسکے اشتہار وعظ میں ایسے ایسے الفاظ جو سوائے گویا کوئی علامہ زمانہ ہیں۔ مگر اتفاق سے وعظ پر میں بھی گیا تو تقریر کیا بھی شرک و ضلالت سے پر تھی ہر ایک بدعت پر خوب قصے کہانیوں پر دلیل پکڑی غیر اس سے ہیں کوئی مطلب نہیں دوسرے وعظوں میں جب وعظ ہوا تو جناب سید محمد صدیق حسن خان کے اوپر ایسی اندھا پردازی کیگئی کہ تحریر کرنیکو قلم خود رکتا ہے اور یہ بھی کہا کہ نواب صاحب کی کل تصنیفات چھپانے رکھی تھیں۔ جب مولوی عبدالحق صاحب حرم لکھنوی اور مولوی عبدالحق صاحب دہلوی کا انتقال ہوا بعد ازاں چھپکر شائع ہوئے۔ مولانا یہ کیسے سفید جھوٹ ہے دیکھئے۔ اور اس پہلے آدمی نے یہ بھی کہدیا کہ جب عبدالوہاب نجدی کے مرید ہو کر پہلے وہابی تو عاملے لاٹھی ہاتھ میں لیکر مانگے تو جھٹ سے محمدی کہنے لگے۔ اس سے بھی بالکل تو عامل بالحدیث ہو گئے جب اس سے بھی بالکل نواب آدھے یا پاؤ شافعی ہو گئے ہیں اور کہتا ہے کہ پنجاب میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے اوپر ایک تفتیش عدالت میں چلایا گیا تو انہیں مولوی ثناء اللہ صاحب نے جا کر کہا میں شافعی کی تقلید کرتا ہوں اور میں شافعی ہوں کر کے قسم کھائی نعوذ باللہ من ذالک مولانا آپ ناکشا کے مضمون کو ملاحظہ فرماتے ہوئے اس کٹ ملا کاذب کی خوب تردید کر کے اور احمد الوی کو آپ جانتے ہیں کون سے ملک میں رہتے ہیں اس کی ساری قلعی کھول کر دکھلا دیجئے اور ہمیں مضمون کو آپکے اخبار گھر بار پیارے اہلحدیث میں درج فرما کر ہم سبکو شکر گزار بنا دیجئے۔

اولا جاوید محمد عبدالسلام تمبر کان۔ کمر ہپاپٹی کی گلی۔ بڑیمٹ مدراس)

ایڈیٹر۔ ان جیسے لوگوں کو علم تو ہوتا نہیں کہ علم کی بات کہیں۔ جبہ عمامہ باندھا اور لگے ادھر ادھر کی ہانکنے۔ بھلا کہاں عبدالوہاب نجدی جس کو خود نفہ کی معتبر کتاب شامی میں حنبلی مذہب کا مقلد لکھا ہے اور کہاں اہلحدیث جو کسی کی تقلید نہیں کرتے کہاں مقلد چلا اور کہاں شافعی لکھکر چھوڑے۔ یہ سب فضول باتیں اور محض پیٹ پالنے کے دھندے ہیں خدا سے دعا ہے ایسے لوگوں کو اتفاق رزق فراخ دے کہ ان کو وعظ گوئی کی ضرورت نہ پڑے۔

علمائے مدراس کو پچاس روپے انعام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب مالک ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر۔ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل سطور اپنے اخبار میں بہت جلد چھاپکر ممنون فرماویں اگر کوئی مدراسی حنفی عالم قرآن حدیث یا فقہ کی کسی معتبر کتاب سے عید میلاد، مولوی ثناء اللہ کے روبرو ثابت کر دیں تو میں اس شخص کو ۵۰ روپے انعام دینے کا وعدہ کرتا ہوں (اذیں کے معدراسی ہمجولیوں سے کوئی ایک صاحب ثابت کر دیں۔ نہیں تو الحسن عبدالسلام مدراس کا دعوے غلط۔

(۱) نواب رؤف احمد خان بہادر۔
(۲) حکیم الحاج محمد عبدالعزیز صاحب بہادر۔
(۳) مولانا عبدالرحمان صاحب بہادر۔
(۴) نواب محمد منور صاحب بہادر۔
(۵) محمد عبدالمجید صاحب مشہور۔
(۶) سید محمد عبدالقادر صاحب مالک و ایڈیٹر خبر دکن
(۷) الحاج خطیب قادر بادشاہ۔
(۸) مولوی الحاج صفی الدین محمد صاحب۔
(۹) نواب محمد عبدالقادر صاحب۔
(۱۰) مولوی محمد عبدالرحمن صاحب شاطر۔
(۱۱) شمس العلماء الحاج غلام رسول صاحب۔
(۱۲) مولانا نواب تجمل حسین خان بہادر ایمان۔
(۱۳) خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب مہاجر
(۱۴) نواب محمد علیم الدین صاحب۔
(۱۵) مولوی محمد غوث صاحب۔
(۱۶) شفاء الملک حکیم زین العابدین صاحب بی اے۔
(۱۷) یعقوب حسین سیٹھ۔
(۱۸) محمد عبداللطیف صاحب مالک جریدہ روزگار
(۱۹) محمد عظیم حسین خان بہادر۔
(۲۰) سید محمد قاسم صاحب وی آنریری سکرٹری اردو سوسائٹی۔
(۲۱) ساہوکار سعد اللہ باد شاہ صاحب۔
(۲۲) شمس العلماء قاضی عبید اللہ صاحب۔
(۲۳) حضور ریٹس آف ارکاٹ بہادر۔ (ایڈیشنل)
(۲۴) مولوی حاجی سید فخر الدین صاحب فخری۔

مولانا اہلحدیث ہیں لیکن عید میلاد میں نہایت کوشش سے چندہ دیتے ہیں اس لئے آپ سے بھی عید میلاد کا ثبوت مانگتا ہوں۔

(۲۵) نواب سید حسین علی خان بہادر۔
(۲۶) رحمان شریف صاحب محلہ بڑیمٹ۔
(۲۷) برہان الدین صاحب مدرس ترچناپلی۔
(۲۸) حسین جمالی صاحب۔

جب تک قرآن و حدیث یا فقہ کی کسی معتبر کتاب میں مجالس میلاد کا ثبوت نہ ہو اس قسم کے کام اور اخراجات سب گناہ اور غداتعالیٰ کے ہاں ناپسند ہیں۔ قرآن شریف میں ہے:۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ

(یعنی فضول خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں)

(محمد عبدالکریم فرزند حاجی مولوی محمد مخدوم شریف اہلحدیث امرتسر خریدار ۵۸۳)

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا قیمت ۴ ؎

(منیجر)

فتاویٰ

س نمبر ۱۴۲- عورت و مرد کی نماز پڑھنے میں یکسان و برابر ہیں یا کچھ فرق ہے۔ جو حکم قرآن و حدیث شریف کا اس مسئلہ میں ہو وہ مع دلائل بیان فرماویں (فتح الدین امام مسجد چک ۱۰ بڑھیوالہ ضلع لائلپور خریدار اخبار نمبر ۳۶۲۳)

ج نمبر ۱۴۲- عورت مرد کی اصل نماز میں کوئی فرق نہیں پردہ داری کا فرق ہے۔ یا جماعت میں عورتوں کو پیچھے کھڑا ہونے کا حکم ہے۔ یا عورتوں کا امام بھولے تو بجائے سبحان اللہ کہنے تالی بجائیں لہٰذا فرق جو بتایا جاتا ہے کسی آیت یا حدیث میں ثبوت نہیں۔ اللہ اعلم (ارد اخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۳- زید ایک شخص محمدی (اہلحدیث) دعوے پر پیرگرو ہی لیتے نماز روزہ کا پابند ہے۔ اور اپنی بیوی کو لباس کرتہ دیا نیچا سر پہنا تا ہے اور لمبکا بھی جس کو ٹخنوں سے بند کہتا ہے۔ اور ازار بند کمر میں باندھنے کو رکھتا ہے اور آگے کا پردہ ستر چھپانے کی غرض سے بیان رکھتا ہے تو ایسی حالت میں اس سے سلام و کلام و معانقہ و ہدیہ قبول کرنا عند الشرع شریف جائز ہے یا نہیں (محمد عبید اللہ خان عفی عنہ دارالاسلام پور ضلع گوجرانوالہ)

ج نمبر ۱۴۳- اگر کوئی امر خلاف شرع اس میں نہیں تو ایسا شخص قابل سلام و کلام ہے۔

س نمبر ۱۴۴- اہلحدیث کو خلف الامام نماز میں آیتوں کا جواب دیتے ہیں۔ مثلاً امام نے سورہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھا تو مقتدی جھان ربی الاعلیٰ۔ یا جب امام يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ بِٱلصَّلَوٰةِ وَأَنتُمْ سُكَٰرَىٰ پڑھے تو مقتدی کہے بلیٰ وانا علیٰ ذلک من الشاہدین تو اکثر علماء روکتے ہیں اور منع کرتے ہیں۔ اس کی بابت جناب کا کیا مسلک ہے اور آپ کا جواب دینا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے یا نہیں۔ (محمد عبید اللہ خان اہلحدیث)

ج نمبر ۱۴۴- حدیث شریف میں اتنا آیا ہے۔ جو کوئی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ پڑھے وہ جواب دے مگر علمائے باقی سوالات کر بھی ہی پر قیاس کر کے اجازت دی ہے کہ جیسے جنوں نے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کے جواب میں لا بشیٔ من نعمائک ربنا نکذب فلک الحمد کہا تھا اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو پسند فرمایا تھا (ارد اخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۵- ایک شخص کے پاس بیسیوں بلکہ ہزاروں مٹکے پانی کے بھرے ہوئے ہیں اور وہ صاحب پیاسوں کو پانی نہیں پلاتے۔ ان کیواسطے شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ (خاکسار کرم الٰہی ناگی انڈکوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ خریدار ۹۱)

ج نمبر ۱۴۵- اس کو ضرورت سے زیادہ ہے اور پھر وہ نہیں پینے دیتا تو اس آیت کے بھی آئیگا۔ يَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ۔ (ارد اخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۶- ایک شخص بدھتی مشرک نے مسجد یا مکان میں بتاریخ ۱۱ الخ ۳۰ ربیع الثانی کے کسی دن کھانا پکایا اور زید کو دعوت دینے بھیجا کہ فلاں وقت کھانا تیار ہے آپ کھانا کھانے تشریف لاویں۔ بکر نے دعوت کو منظور کیا۔ پندرہ منٹ کے بعد خالد آیا اور بکر سے بولا کہ جو کھانا پکا یا گیا ہے اور دعوت دی گئی ہے وہ کھانا حضرت پیران پیر کی گیارھویں کا ہے۔ نذر اللہ نام فرضی مشہور کیا ہی۔ کیونکہ انہی ایام میں گیارھویں کی جاتی ہے تو ایسی دعوت میں کہ حال شروع میں معلوم نہ ہوا ہو دعوت قبول کرنے کے بعد معلوم ہو۔ بکر کو وہ کھانا کھانا خالد کے کہنے سے درست ہے یا نہیں۔

(عبد الستار بنگلہ ضلع ناگپور)

ج نمبر ۱۴۶- نذر لغیر اللہ کسی کے کہنے سے بھی نہیں کھانا چاہیے۔ کیونکہ وہ حکم ما اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ حرام ہے۔

س نمبر ۱۴۷- ایک آدمی مؤذن ہے پنجوقتہ نماز پڑھتا ہے مگر نہ ہونے کے برابر۔ دسہرہ دیوالی ہولی وغیرہ و غمر میں کھانے کی دعوت آتی ہے تو قبول کر کے ان کے ہاں کھاتا ہے اور دلیل میں اخبار اہل حدیث کا فتویٰ پیش کرتا ہے۔ نتیجہ جہلم محرم، بدعت کی شادی وغیرہ وغیر کی دعوت سنظور کر کے کھانا کھاتا ہے۔ ڈاڑھی منڈاتا ہے۔ دلیل طلب کرو تو کہتا ہے کہ کیا حدیث ہے

(پچاخادم عبدالعزیز نرکھیڑ ضلع ناگپور)

ج نمبر ۱۴۷- کفار کی رسومات اور تہوارات میں شریک ہونا گناہ ہے کسی ایسی دعوت کا کھانا جو غیر اللہ کی نذر و نیاز نہ ہو جائز ہے مگر ان کی رسومات اور تہوارات کے دنوں میں ان سے شریک ہونا گناہ ہے کیونکہ یہ ان کے مذہبی کام ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کی دعوتوں میں جو خلاف سنت ہیں (پہلا، چوتھا، چالیسواں) شریک ہونا بھی جائز نہیں تاکہ یہ رسومات بند ہو جاویں۔

س نمبر ۱۴۸- امام مسجد میں تنہا نماز پڑھ رہا تھا کہ اس نے ایک رکعت نماز کی۔ اتنے میں مسجد کے باہر امام کہ چار بھائیوں میں سخت جھگڑا اگر رہا تھا کہ مار پیٹ ہونے لگی جس میں دو بھائی ایکطرف اور دو بھائی ایک جانب تھے۔ غرض امام اپنی فرض نماز توڑ کر جھگڑے میں شامل ہوا۔ اب جماعت میں اختلاف آیا ہے۔ کوئی کہتا ہے ہم اب امام کے پیچھے اقتدا نہیں کرینگے کیونکہ اس نے بہت سی حرکت کی۔ بعد ۱۵ منٹ امام سے پوچھا گیا تم نے کیوں ایسا فعل کیا تو دونوں گویا ہوئے کہ مجھکو میرے بھائی کے مارے جانیکا خوف تھا جسکی وجہ سے میں نے یہ فعل کیا۔ اب ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں یا ایسا شخص قابل امامت ہے یا نہیں۔

(محمد ظہیر الدین اجمیری اکھری ضلع گجام خریدار نمبر ۵۶)

ج نمبر ۱۴۸- صورت مرقومہ میں نماز چھوڑ دینے کی بابت کوئی روایت صحیح یاد نہیں۔ البتہ آنحضرتؐ کی عادت شریفہ تھی کہ نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو نماز کو خفیف (چھوٹی) کر دیتے تاکہ اس عورت کو بچے کی وجہ سے تکلیف ہو۔ اب قیاس کر کہ امام نماز چھوڑ دے اپنا خشوع خضوع بگاڑ کر نماز چھوڑ دی تو امامت کی قابلیت رکھتا ہے یا نہیں ہوگا واللہ اعلم عفی عنہ ۱۲

(ارد اخل غریب فنڈ)

متفرق نوٹ

آریہ مصنفوں کو سزائے قید پٹیالہ میں جو مقدمہ آریہ مصنفوں پر سکھوں کیطرف سے دائر تھا اس میں دونوں کو ایک ایک سال قید کی سزا ہوئی۔ سزا بحال ہی یا بیجا۔ اس کے متعلق غور کرنا چیف کورٹ کا کام ہے۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ آریہ سماج نے اپنے ان ملزم بھائیوں کی حمایت میں جو زور وقت اور روپیہ لگایا ہے قابل تعریف کام ہے ہمارا کہ لازم تھی ہوئے یہ دوسری بات ہے ؎

تھک تھک کے تو قسمت سے ہے ولے اے میر مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا۔

بلکہ آریہ سماج نے اس مصیبت میں مدد دی ہے۔

انجمن اخوان الصفا کے ممبروں کی تعداد بڑھانے میں ممبران کی طرف سے سستی ہو رہی ہے آج تک کل تعداد درج رجسٹر ۲۵ ہے۔

تصحیح مولوی غلام الحسن صاحب (مانڈہ ضلع فیض آباد) نے اطلاع دی ہے کہ میرا داخلہ عملہ لکھئے۔ اس حساب سے لفافہ پر ۱۰۶ کے تحت ڈاک منشائے آئے باقی اخذ (بزعم) خراجات جمع ہیں۔ گوشتہ پر جریں آخری سرکا نام میاں علیجان لکھا گیا ہے۔ اہل امام میاں جی علی شیر صاحب ہے۔ حسب قاعدہ میران (یعنی مہرستوں میں کل ممبروں کے نام درج کر لیا کریں تاکہ وقت پر ان کو تعاقب نہ کرنا پڑے)

اہلحدیث کمپنی کی تجویز کی بابت خلیفہ ابراہیم صاحب پٹیالوی جو ایک پرانے سرگرم آزمودہ بزرگ ہیں تحریر فرماتے ہیں:۔

پرچہ ۲ اپریل میں جو تجویز تحریر فرمائی ہے کہ کمپنی اہلحدیث قائم کیجاوے نہایت ہی بہتر ہے اگر اس کی طرف برادران اہلحدیث توجہ فرمائینگے تو دین دنیا کا فائدہ ہے اور کانفرنس کے لئے ایک قائمی کی صورت ہے۔ کیونکہ ہر وقت جلسہ سالانہ جو چندہ ہوتا ہے اس سے کیا کام چل سکتا ہے جس طرح ہو سکے اس کا انتظام جلد ہونا ضروری ہے۔ میں بھی یکمشت روپیہ آپ کے حوالہ کرونگا۔ زندگی کا بھروسہ ہی نہیں جہاں تک ممکن ہو جلدی کرو۔

(خاکسار محمد ابراہیم پٹیالوی)

تعاونۃ العلماء کے دفتر سے بدستخطی جناب مولوی عبدالحی صاحب قائم مقام ناظم ایک خط آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ارکان تعاونۃ العلماء اور ارکان انجمن اصلاح تعاونہ میں جو اختلافات تھا وہ رفع ہو گیا اب سب مل کر تعاونہ کو ترقی دینے کے لئے آمادہ ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ انجمن اصلاح تعاونہ کے قابل اور گرمجوش سکرٹری جناب نواب علی حسن خان صاحب نے نہ پبلک کو نہ انجمن کے ارکان کو تا حال مفصل کیفیت سے مطلع کیا۔ دیکھئے یہ خاموشی کب تک۔

تلاش روزگار میں روزگار کی وجہ سے پریشان ہوں۔ کسی صاحب کو میری خدمات کی ضرورت ہو تو مطلع فرماویں۔ قرآن شریف حفظ اور اردو و پڑھا سکتا ہوں۔ مولوی عبدالرحمن صاحب سفیر کانفرنس و مولوی عبدالغنی صاحب جو دھپوری میرے حال سے بخوبی واقف ہیں (خاکسار حافظ الارکیش موضع پیلی۔ ڈاکخانہ کانڑہ ضلع مراد آباد)

محب و بغض بغض للہ کے علم کی بابت جو مشہور ہے کہ یہ دو عمل یا عمل میں کیا صحیح ہے؟ اور اس کے کرنے والے آج کل بھی ہیں۔ واقف حال صاحبان مطلع فرماویں۔ (خادم اداء دہلی چتلی قبر)

یاد رفتگان میرے عزیز مولوی محمد عبید اللہ صاحب مدرس پٹیالہ کا بعارضہ طاعون انتقال ہو گیا ہے ایک لڑکا نہ سالہ اور دو لڑکیاں چھوڑیں اللہ کافی۔

خاکسار حسین سوداگر کوٹ قاضی (ریاست محل)

میرے بھائی مولک امام الدین صاحب وفات پا گئے (ہدایت اللہ سوہدرہ ضلع گجرانوالہ)

ناظرین سے مستدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

تاریخ وفات میرے مکرم مولوی غلام رسول صاحب (جن کی وفات کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۱۷ء میں ہے) ۲۳ جمادی الاول ۱۳۳۵ھ مین تاریخ

ان کی تجہیز و دفات پائے شعلے اہلحدیث مہربانی کر کے تکلیف فرماویں (سائل محمد مہرالدین خریدار اخبار اہلحدیث امرتسر)

سفر حج کی بابت احباب دریافت کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی رکاوٹ تو نہیں جہاں تک ہمیں معلوم ہے گورنمنٹ نے کوئی مخالفت نہیں فرمائی اور غالباً نہ فرماوے گی کیونکہ گورنمنٹ از راہ مہربانی پہلے ہی اعلان کر چکی ہے کہ موجودہ جنگ میں مقامات مقدسہ مسلمانان محفوظ رہینگے۔ تاہم اس کی آسان صورت یہ ہے کہ حاجی اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے حسب قانون پروانہ راہداری طلب کریں صاحب ڈپٹی کمشنر اصل حال سے اطلاع کر دینگے۔

دعاء صحت جناب مولانا عبدالعجاب صاحب عمر پوری فیصل ہال کشن گنج چند روز سے سخت علیل ہیں۔ ناظرین اخلاص قلب سے دعا کریں خدا مولانا موصوف کو صحت عاجلہ بخشے۔ مولانا اہل حدیث میں ایک جامع سلیم الفطرت عالم ہیں شفاہ اللہ شفاء عاجلاً۔

پتہ مخطوطہ جو صاحب مفتی عبدالکبیر خان (سابق دھرم ویر) کے ساتھ کسی مخطوطہ خطوط و کتابت کرنا چاہیں وہ ہمارے پتہ سے کریں (مینجر کوٹلی حاجی کرم الٰہی نور الٰہی سوداگران جلت شہر دہلی)

حساب دوستان مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے ۱۴ ہر مئی کارڈ چوری پی بھیجا جائیگا۔ خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو واپسی ڈاک طلاعدہی تاکہ وی پی کے واپس آنے سے وغیرہ کا ناحق نقصان نہ ہو۔ افسوس ہے بعض احباب باوجود اطلاع ہونے کے انکاری اطلاع نہیں دیتے اور ولو ایبل پیکٹ نقصان پہنچاتے ہیں ؎

دوستی خالی نہ باید ای فرزند

+۵۸۷+۳۸۵+۳۳۰+۲۶۰+۱۴۳+۸۷
+۶۵۷+۴۹۲+۳۲۷+۱۹۸+۱۵۱+۱۱۴+۱۱۲۴
+۱۵۵۸+۱۵۳۵+۱۵۲۳+۱۵۰۱+۱۴۶۹+۱۴۳۹
+۱۹۱۲+۱۶۹۳+۱۶۱۵+۱۶۰۸+۱۵۳۷+۱۵۳۴
+۲۲۹۰+۲۲۸۱+۲۱۷۸+۲۱۰۹+۲۰۹۴+۱۹۵۴

ایڈیٹر بٹالوی اور واعظ آبادی

ہمارے ناظرین نگاہ ہوں گے کہ ہمارے جناب کے بزرگ مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی جس کسی عالم پر خفا ہوتے ہیں اُن کو واعظ کہا کرتے ہیں۔ واعظ آپ کے اصطلاح میں ظلم کا لقب ہے۔ گزشتہ ایام میں جناب موصوف مولینا المکرم مولوی محمد اعزیز شرقی صاحب قیم آبادی مدظلہ پر خفا ہوئے تو آپ کو بھی علاوہ اور سخت کلامیوں کے واعظ کا خطاب دیا جو در حصل مناسب اور معمول خطاب ہے، مگر مولانا بٹالوی چونکہ اس وصف سے محروم ہیں اس لئے نہیں رکھتے اس لئے تعجب فرماتے ہیں، عرصہ ہوا میں نے ایڈیٹر بٹالوی کی مخالفت کے متعلق آپ کے ہی شاگرد واعظ کہا کرتے تھے، حسب عادت فرمائے لگے کہ یہ علماء میں علاوہ واعظ کا دعوہ کرتا ہے، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ایڈیٹر بٹالوی نے کبھی فیصلہ نہ کیا ہو کہ واعظ کسے کہتے ہیں، ان حضرات کو مسلم کہنا اس سے انہوں نے مسلۂ الفریقین کیا ہوا، مگر مولوی عبداللہ صاحب خود کر رہے ہیں کہ میں نے مولانا صاحبان کا نام بھی نہیں لیا اور ایڈیٹر بٹالوی کو بھولا بھالا کہتے ہیں۔ بٹالوی صاحب اگر سچ مچ ہی نادان ہیں کہ عبداللہ پاک سے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا بنا رکھی ہے۔

قولہ۔ اس بات کا ثبوت کیا ہے؟ رکھا۔

بٹالوی۔ صاحب کی عادت ہے کیا راد ہے۔ اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں تو اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہم نے خود پڑھی ہے۔ اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثبوت کیا ہے؟ تو اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہم نے خود پڑھی ہے۔ اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثبوت کیا ہے؟ تو اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہم نے خود پڑھی ہے۔

قولہ۔ ہم نے تو سنا ہے کہ آپ نے ترک کر دی ہے۔

بٹالوی۔ ہم نے بھی سنا ہے کہ آپ نے ترک کر دی ہے۔ اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ نماز پڑھنے کا ترک کر دیا ہے تو اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہم نے خود پڑھی ہے۔ اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ نماز پڑھنے کا ترک کر دیا ہے

قولہ۔ اہلحدیث کی جامع و مانع تعریف خاکسار ناظم ندوی کی تصنیف سے پیش کریگا پھر اس تعریف کا خارج از اہل حدیث ہونا بھی آپ ہی کے کلام سے پیش کریگا!!

آپ کی اس عبارت کے جتنے اگر میں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے تعریف جامع و مانع میں اور آپ اُن کو ترتیب و تجزیہ نہیں کھا لیتے پھر منطق کس کو کہتے ہیں پھر مقتضائے کلام سے ثابت کیجئے کیا جائے گا کہ یہی کہ آپ کی غرض صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے کلام میں لکھ کر تو پھر کلام سے کلام سے بار بار آپ کا لکھنا سراسر غلط ہے اور جب مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے خارج اہلحدیث ہونے کے مقرر ہیں تو پھر لکھنا کس امر میں ہوگا اور کیا حاصل جب تک اس اور عبارت میں آپ کا یہ حال بھلے تو وہ آپ سے رجال تقریر و مناظرہ وتحریر۔

قولہ۔ اس طرح تعریف سے خارجی دلائل منطقیہ دکھانا یہ دعویٰ ہے بے ثبوت ہے

میں کہتا ہوں کہ آپ نے خارجی دلائل کی تفسیر منطقیہ کا مسیدیا اس لکھ کیا ہے۔ خارج سے آپ کو مراد مولوی ثناء اللہ کے کلام سے خارج ہے تو معنے یہ ہوئے کہ جو آپ تقریر کریں گے۔ اور مولوی ثناء اللہ کا کلام جو آپ پیش کریں گے وہ متضاد نہیں ہوں اور آپ اُن کو ترتیب و تجزیہ نہیں کھا لیں گے پھر منطق کس کو کہتے ہیں پھر مقتضائے کلام سے ثابت کیجئے کیا جائے گا کہ یہی کہ آپ کی غرض صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے کلام میں لکھ کر تو پھر کلام سے کلام سے بار بار آپ کا لکھنا سراسر غلط ہے اور جب مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے خارج اہلحدیث ہونے کے مقرر ہیں تو پھر لکھنا کس امر میں ہوگا اور کیا حاصل جب تک اس اور عبارت میں آپ کا یہ حال بھلے تو وہ آپ سے رجال تقریر و مناظرہ وتحریر۔

قولہ۔ اس طرح تعریف سے خارجی دلائل منطقیہ دکھانا یہ دعویٰ ہے بے ثبوت ہے

میں کہتا ہوں کہ آپ نے خارجی دلائل کی تفسیر منطقیہ کا مسیدیا اس لکھ کیا ہے۔ خارج سے آپ کو مراد مولوی ثناء اللہ کے کلام سے خارج ہے تو معنے یہ ہوئے کہ جو آپ تقریر کریں گے۔ اور مولوی ثناء اللہ کا کلام جو آپ پیش کریں گے وہ متضاد نہیں ہوں اور آپ اُن کو ترتیب و تجزیہ نہیں کھا لیں گے اور بالکل غلط ہے کیونکہ جو آپ تقریر کریں گے اور جو کلام پیش فرمائیں گے مولوی ثناء اللہ کے کلام سے ثابت کریں گے اور بالکل غلط ہے کیونکہ جو آپ تقریر کریں گے اور جو کلام پیش فرمائیں گے وہ آخر فضا پایا ہی ہوگا اور منطق میں ہوتا ہی کیا ہے۔ قضایا سے مقدمہ۔ مقدمہ سے قیاس ترتیب و تجزیہ یہی تو کلانا جاتا ہے اسکو میں سمجھتا ہوں اگر آپ دلائل منطقیہ سے تعریف کرتے تو اسکی کیا صورت ہوتی ابھی صورت کو سوچئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ایسا ایسا دلائل منطقیہ سے تعریف کرنا بالکل غلط ہے اور ہم آپ کو بتلا دیں گے کہ آپ نے منطق کو کیا سمجھا ہے کہ آپ نے منطق کو کیا چیز سمجھا ہے کیا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا کلام جو آپ پیش کریں گے وہ مقدمات نہیں ہیں اور آپ اُن کو ترتیب و تجزیہ نہیں کھا لیں گے پھر منطق کس کو کہتے ہیں پھر مقتضائے کلام سے ثابت کیجئے کیا جائے گا کہ یہی کہ آپ کی غرض صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے کلام میں لکھ کر تو پھر کلام سے کلام سے بار بار آپ کا لکھنا سراسر غلط ہے اور جب مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے خارج اہلحدیث ہونے کے مقرر ہیں تو پھر لکھنا کس امر میں ہوگا اور کیا حاصل جب تک اس اور عبارت میں آپ کا یہ حال بھلے تو وہ آپ سے رجال تقریر و مناظرہ وتحریر۔

قولہ۔ اس طرح تعریف سے خارجی دلائل منطقیہ دکھانا یہ دعویٰ ہے بے ثبوت ہے

میں کہتا ہوں کہ آپ نے خارجی دلائل کی تفسیر منطقیہ کا مسیدیا اس لکھ کیا ہے۔ خارج سے آپ کو مراد مولوی ثناء اللہ کے کلام سے خارج ہے تو معنے یہ ہوئے کہ جو آپ تقریر کریں گے۔ اور مولوی ثناء اللہ کا کلام جو آپ پیش کریں گے وہ متضاد نہیں ہوں اور آپ اُن کو ترتیب و تجزیہ نہیں کھا لیں گے اور بالکل غلط ہے کیونکہ جو آپ تقریر کریں گے اور جو کلام پیش فرمائیں گے مولوی ثناء اللہ کے کلام سے ثابت کریں گے اور بالکل غلط ہے کیونکہ جو آپ تقریر کریں گے اور جو کلام پیش فرمائیں گے وہ آخر فضا پایا ہی ہوگا اور منطق میں ہوتا ہی کیا ہے۔ قضایا سے مقدمہ۔ مقدمہ سے قیاس ترتیب و تجزیہ یہی تو کلانا جاتا ہے اسکو میں سمجھتا ہوں اگر آپ دلائل منطقیہ سے تعریف کرتے تو اسکی کیا صورت ہوتی ابھی صورت کو سوچئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ایسا ایسا دلائل منطقیہ سے تعریف کرنا بالکل غلط ہے اور ہم آپ کو بتلا دیں گے کہ آپ نے منطق کو کیا چیز

مجربات سیوطی

ترجمہ اردو

کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ

مصنفہ قدوۃ الانام حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن السیوطیؒ

وہ کونسا شخص ہے۔ جو امام موصوف کے نام نامی سے واقف اور آپ کے درجے بہا تصانیف کا شیدا نہ ہو۔ آپ نے جس طرح کہ دیگر فنون میں سینکڑوں تصانیف ارقام فرمائی ہیں۔ اسی طرح علم طب اور تعویذات اور کلمات اور دیگر مجربات میں یہ کتاب نہایت جامع سب سے نرالی طرز پر بہت مفید لکھی ہے۔ اس میں آپ نے جملہ امراض۔ صفراوی۔ سوداوی۔ دموی۔ جملہ سے متعلق ہوں۔ یا اندروں سے سر کے متعلق ہوں۔ یا آنکھوں۔ دماغ۔ کانوں۔ ناک پھیپھڑہ دل جگر طحال۔ معدہ۔ اعضائے تناسل۔ رحم حمل۔ ہاتھ پاؤں۔ وغیرہ کے مہلک امراض مثل طاعون ہیضہ۔ وغیرہ کے ہوں۔ یا دیرینہ مثل آتشک سوزاک۔ نامردی سستی کے مردوں کے متعلق ہوں یا عورت۔ الغرض اس کتاب میں مرد عورت۔ لڑکے۔ لڑکی۔ بچے بوڑھے جوان۔ کے اندرونی و بیرونی جملہ امراض کا علاج۔ طب۔ تعویذات۔ کلمات۔ مجربات کے ذریعہ بتایا ہے۔ اور حفظان صحت کے ضروری اصول کے متعلق ۱۹۵ باب درج کئے ہیں۔ علاوہ اس کے مخلوط فنون دلکشہ جات کے تیار کرنیکی ترکیب اور زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا علاج بتایا ہے۔ یہ کتاب مرد جدقصیح اردو میں ترجمہ کراکر شائع کیا ہے قیمت دیکسر پیکنگ محصول ڈاک ۳ر

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی اس عجیب و غریب کتاب میں علاوہ سیکھوں قسم کی مفید باتوں کا کافی ذخیرہ فراہم کر دینے کے امام موصوف نے وہ کل قواعد ارقام فرمادیئے ہیں جن کے ذریعہ ایک ناتواں پراگندہ دل شخص ظاہری باطنی ترقی کے اعلیٰ سے اعلیٰ منازل حاصل کرتا ہوا بلند ہمت

منیجر اے۔ آر۔ کمپنی۔ بازار سرکلر روڈ۔ لاہور

خضاب عجاب

پندرہ روز رنگ اپنا اثر ویسے ہی آن بان سے قائم رہتا ہے۔ خواہ کتنا ہی بالوں کو دھوئے جائیں۔ رنگ اور چمک میں فرق نہیں آتا۔ پندرہ بیس روز کے بعد بھی صرف کھوپڑی پر کر لگانا پڑتا ہے۔ یہ دیگر بازاری خضابوں کی طرح بالوں کو بھورا۔ کھردرا اور کرخت نہیں بناتا تیل کی مانند لگایا جاتا ہے۔ نہ جلد کو داغ دیتا ہے۔ نہ لگاتے ہوئے کوئی بدبو محسوس ہوتی ہے۔ خضاب نہایت اعلےٰ ہے۔ ایک بکس چھ ماہ کے لئے کافی ہے۔ اپنے لئے اور اپنے احباب کے لئے جلدی منگوالیں ورنہ کیونکہ اندیشہ ہے۔ کہ دلالتی مال کے گرانی کی وجہ سے اس کی قیمت بھی بڑھائی پڑ جائے قیمت فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) محصول ڈاک علیحدہ کادی پی کیا جائے گا۔

طلسمی گولیاں

یہ بینظیر گولیاں ہر قسم کی بلغمی۔ صفراوی سوداوی دموی امراض و تقاضے کو دور کر کے دماغ کو طاقت حافظہ کو ترقی۔ اعصاب کو قوت۔ جگر و طحال۔ گردہ و مثانہ کی اصلاح۔ معدہ کو تقویت۔ دل کو قوی و مسرور۔ رنگ و خون کو صاف چہرہ کو بشاش و سرخ۔ بدن کو مضبوط و چست بنانے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ علاوہ برآں جملہ کی ہر قسم کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کا پورا تدارک کر کے۔ زہر نوقوت جماعت رجولیت کو قائم کر کے بے اندازہ ترقی دیتی ہیں۔ اور امساک توان کا لازمی نتیجہ ہے۔ نہ جریان و سرعت انزال کی شکایت باقی رہ جاتی ہے۔ نہ کثرت احتلام و رقت سے دل پریشان ہوتا ہے ہر وقت دن عید رات شب برات معلوم ہونے لگتی ہے۔ کمال یہ ہے۔ کہ تریاق سے بڑھ کر زود اثر ہیں۔ لطیف مقوی اور ہر قسم کی مرغن غذا کو ہضم کرا دینا ان کا معمولی کرشمہ ہے۔ تیس سال کے اوپر کے لئے خاص کر تر بہدف ہیں۔ قیمت اصلی تین روپے رعایتی دو روپے (علاوہ محصول ڈاک ۴ و

طلاء نادرہ یہ بھین کی غلط کاریوں سے گمشدہ طاقت کو واپس لاتا ہے قیمت تین روپے محصول ڈاک

منجھ دواخانہ تریاق صحت متصل طلسم شفا